www.KitaboSunnat.com

۵۹۸۳۔ حضرت ابوسود تمیمی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوسود تمیمی۔ ابن قانع نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے۔ حسان بن تمیس بن ابی سود بن کلب بن عدی بن مالک بن غدانہ بن یربوع بن حنظلہ بن مالک التمیمی حنظلی۔ وکیع بن ابوسود کے والد تھے۔ ایک روایت کے رو سے وکیع بن حسان بن ابوسود کے دادا تھے۔ جو دادا سے منسوب تھے۔ وکیع وہی ہیں جنہوں نے خراسان میں فتنہ برپا کیا تھا اور قتیبہ بن مسلم کو جو حاکم خراسان تھے۔ قتل کر دیا تھا۔ یہ سلیمان بن عبدالملک کی حکومت کا ابتدائی دور تھا۔ پھر وکیع کو معزول کر دیا گیا۔ دیکھئے الکامل فی التاریخ۔

ابواسود نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔

ابن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے معمر سے انہوں نے بنوتمیم کے ایک شیخ سے انہوں نے ابوسود سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ دوسروں کا مال ہڑپ کرنے کے لئے جھوٹی قسم کھانے سے رحم بانجھ ہو جاتا ہے۔ عبدالرزاق نے معمر سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔ ابن درید کہتے ہیں کہ وکیع کے دادا ابوسود مجوسی تھے جو بعد میں اسلام لائے تھے اور یہ بعید نہیں کیونکہ بنوتمیم کے قبائل' ایرانیوں کے قریب وجوار میں تھے اور ان کے زیر تسلط تھے۔ نیز اسلام سے پہلے کئی عرب قبائل نے عیسائیت قبول کر لی تھی مثلاً بنوتغلب اور بنوشیباق اور غسان کے بعض افراد نے اور تھوڑے سے مجوسی ہو گئے تھے اور یہودی یمن میں تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۸۴۔ حضرت ابوسوید انصاری رضی اللہ عنہ

حضرت ابوسوید۔ ایک روایت میں ابوسویہ انصاری اور ایک میں جہنی ہے۔ صحابی تھے۔ ان سے عبادہ بن نسی نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے سحر کے وقت اٹھنے والوں پر رحمت بھیجی ہے۔ دارقطنی لکھتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ سے روایت کرنے والے ابوسویہ ہیں اور جن لوگوں نے ابوسوید کہا۔ انہوں نے غلطی کی ہے۔

ابن ماکولا ان کا نام ابوسویہ بتاتے ہیں اور ان کی صحبت کے قائل ہیں۔ یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم۔ انہوں نے محمد بن علی بن میمون سے انہوں نے حصن بن محمد سے انہوں نے علی بن ثابت سے انہوں نے حاتم بن ابونصر سے انہون نے عبادہ بن نسی سے انہوں نے ابوسوید صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سحر خیزوں کے لئے دعا فرمائی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۸۵۔ حضرت ابوسہل رضی اللہ عنہ

حضرت ابوسہل۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ میں ان کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں جانتا۔

۵۹۸۶۔ حضرت ابوسہلہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوسہلہ۔ ان کا نام سائب بن خلاد تھا۔ اسماء کے تحت ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۹۸۷۔ حضرت ابوسیارہؓ

حضرت ابوسیارہ متعی، قیسی شامی۔ ان کا نام عمیرہ بن اعلم یا عامر بن ہلال از بنوعبس بن حبیب از خارجہ عدوان بن عمرو بن قیس عیلان بن مضر یا حارث بن مسلم تھا بروایت جماعتے صحابی تھے اور ان سے حدیث مروی ہے۔

ابومنصور بن مکارم نے باسنادہ معافی بن عمران سے انہوں نے سعید بن عبدالعزیز دمشقی سے انہوں نے سلیمان بنوموسیٰ سے انہوں نے ابوسیارہ متعی سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا۔

یارسول اللہ۔ میرے پاس کھجوریں اور شہد ہے آپ نے فرمایا عشر ادا کرو۔ انہوں نے التماس کی یارسول اللہ ان کا پہاڑ میری تحویل میں دے دیجئے۔ ابوعمر کے نزدیک بوجہ عدم ملاقات صحابی یہ حدیث مرسل ہے۔ جس سے استدلال نہیں کیا جاتا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۸۸۔ حضرت ابوسیف القینؓ

حضرت ابوسیف القین۔ ام سیف (جو حضور اکرمؐ کے صاحبزادے ابراہیم کو دودھ پلاتی تھی) کے خاوند تھے۔ ثابت نے بواسطہ انس حضور اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا میرے یہاں رات کو ایک بچہ پیدا ہوا جس کا نام میں نے اپنے ابوالاباء کے نام پر ابراہیم رکھا اور بچے کو ابوسیف کی بیوی ام سیف کے حوالے کرنا چاہا۔ کہ وہ اس کی پرورش کرے حضور بچے کو لے کر ان کے گھر گئے۔ ابوسیف دھونکنی دھونک رہے تھے اور گھر دھوئیں سے بھرا ہوا تھا۔ انس کہتے ہیں میں بھاگ کر ابوسیف کے پاس گیا اور کہا رک جاؤ کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے ہیں چنانچہ وہ رک گئے۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

باب الشین

۵۹۸۹۔ حضرت ابوشاہؓ

حضرت ابوشاہ۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ولید سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے (ح) میرے والد اور ابوداؤد نے حرب سے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہؓ سے روایت کی کہ جب حضور اکرم ﷺ نے مکہ کو فتح کیا تو آپ اس مجمع میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے مکہ کو اصحاب فیل سے بچایا اور اس پر اپنے رسول اور مومنین کو مسلط فرمایا اور میرے لئے صرف آج موجودہ وقت حملے کو حلال قرار دیا گیا ہے اس کے بعد قیامت تک کے لئے حرام ہے۔ حرم کے درخت نہ کاٹے جائیں۔ شکار کو نہ بھگایا جائے اور گری پڑی چیز نہ اٹھائی جائے۔ ہاں ڈھونڈھنے والے کو اجازت ہے اگر کوئی قتل کر دیا جائے تو اسے دو باتوں کا اختیار ہے۔ یا تو فدیہ قبول کر لے یا قاتل کو قتل کر دیا جائے۔ اس پر ابوشاہ یمنی اٹھا اور گزارش کی یارسول اللہ ﷺ مجھے یہ لکھ کر دیا جائے حضورؐ نے فرمایا اسے لکھ دو اس موقعہ پر حضرت عباسؓ نے گزارش کی۔

یارسول اللہ اذخر کو بھی مستثنیٰ فرما دیجئے آپ نے اس کی اجازت بھی دے دی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

راوی کہتے ہیں میں نے اوزاعی سے دریافت کیا کہ ابوشاہ نے کس چیز کے لکھنے کی درخواست کی تھی۔ انہوں نے کہا حضور اکرمؐ کے خطبے کی تحریر مقصود تھی۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۹۰۔ حضرت ابوشباثؓ

حضرت ابوشباث۔ ان کا نام خدیج بن سلامہ تھا۔ ہم ان کا ترجمہ خدیج کے تحت بیان کر آئے ہیں۔

۵۹۹۱۔ حضرت ابوشجرہؓ

حضرت ابوشجرہ۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن انہیں معلوم نہیں کہ انہیں صحبت نصیب ہوئی یا نہیں۔ ابن ابوخیثمہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے بعض اور لوگوں نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ قتیبہ بن سعید نے لیث بن سعد سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے ابوالزاہریہ سے انہوں نے ابوالشجرہ سے روایت کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نماز میں صفوں کو سیدھا کرو کیونکہ تمہاری صفیں فرشتوں کی صفوں کے ساتھ ساتھ ہوتی ہیں۔ جو تمہارے کندھوں کے درمیان صف آرا ہوتے ہیں اور درمیان میں فاصلے مت چھوڑو کیونکہ ان جگہوں میں شیطان کھڑا ہوجاتا ہے جو لوگ صفوں میں اتصال قائم رکھیں گے۔ اللہ ان میں اتصال پیدا کرے گا۔ ابوزاہریہ نے ان سے ایک حدیث روایت کی جس میں سلام کی فضیلت مذکور ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ کہ یہ ابوشجرہ ابن عمر سے روایت کرتے ہیں اور ان دونوں حدیثوں کو مرسل قرار دیا ہے۔

۵۹۹۲۔ حضرت ابوشجرہ کندیؓ

حضرت ابوشجرہ۔ ان کا نام معاویہ بن محصن بن علس بن اسود بن وہب بن شجرہ بن ربیعہ بن معاویۃ الاکرمین الکندی ہے۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ مشہور بہادر تھے۔ ہشام بن کلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۹۳۔ ابوشداد ذماریؓ

حضرت ابوشداد ذماری عمانی۔ عمان میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے مذکور ہے۔ کہ اہل عمان کو حضور اکرم ﷺ کی طرف سے ایک فرمان موصول ہوا۔ جو چمڑے کے ایک ٹکڑے پر مرقوم تھا۔

”محمد رسول اللہ ﷺ کی طرف سے اہل عمان کے نام۔ السلام علیکم۔ امابعد! اس امر کا اقرار کرو کہ اللہ کے بغیر اور کوئی معبود نہیں اور میں اس کا رسول ہوں۔ زکوٰۃ ادا کرو اور اس اس طریقے سے مسجدوں کی حد بندی کرو ورنہ تمہارے خلاف لشکر کشی کی جائیگی۔“

ابوشداد سے پوچھا گیا کہ ان دنوں عمان کا عامل کون تھا۔ انہوں نے جواب دیا۔ کسریٰ کے سرداروں میں سے ایک سردار۔ موسیٰ بن اسماعیل نے عبدالعزیز بن زیاد الحبطی سے انہوں نے ابوشداد سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اسے تینوں نے ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے ذماری لکھا ہے لیکن باقی اہل علم نے انہیں دِمائی لکھا ہے اور دِماء عمان کا ایک گاؤں ہے۔ ابومندہ اور ابونعیم نے عمانی تحریر کیا ہے اور ذِمار نواحی صنعاء میں یمن کا ایک گاؤں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۵۹۹۴۔ حضرت ابوشدادؓ

حضرت ابوشداد۔ انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کا علم ہے لیکن نہ تو آپ کو دیکھا اور نہ کوئی روایت سنی۔ بقول ابوعمر یہ معن بن عیسیٰ کا قول ہے۔ جو انہوں نے معاویہ بن صالح سے اور انہوں نے ابوشداد سے بیان کیا۔ ابن مندہ کہتے ہیں کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کی اور آپ کی وفات پر مدینے میں موجود تھے۔ اس کو ابن مندہ اور ابوعمر نے بیان کیا ہے۔

۵۹۹۵۔ حضرت ابوشراکؓ

حضرت ابوشراک قرشی فہری۔ بدر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود تھے اور اس وقت ان کی عمر ۳۲ برس تھی اور ہجرت کے (۳۶) سال میں وفات پائی۔ بروایتے ان کا نام عمرو بن ابوعمر تھا۔ یہ واقدی کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۵۹۹۶۔ حضرت ابوشریح انصاریؓ

حضرت ابوشریح انصاری۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ان کا ذکر صحابہ میں ہوا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ میں ان کی کنیت کے بغیر ان کے متعلق کچھ نہیں جانتا۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۹۷۔ حضرت ابوشریح خزاعیؓ

حضرت ابوشریح خزاعی کعبی۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں خویلد بن عمرو۔ ایک میں عمرو بن خویلد۔ ایک میں کعب بن عمرو اور ایک میں ہانی بن عمرو ہے۔ فتح مکہ سے پیشتر ایمان لائے۔ بنوکعب بن خزاعہ کا ایک علم فتح مکہ میں ان کے پاس تھا۔ ہم باب ''حاء'' میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابوشریح اپنے عہد کے عقل مندوں میں شمار ہوتے تھے وہ کہا کرتے کہ جب تمہارے کانوں تک یہ بات پہنچے کہ میں نے نکاح کرلیا یا میں نے سلطان سے نکاح کی درخواست کی ہے۔ تو جان لو کہ میں پاگل ہوگیا ہوں۔ اسی طرح اگر کسی کو میرا گھی' دودھ یا برہ' آ ہولے جائے۔ تو میری طرف سے اسے کھانے پینے کی اجازت ہے۔

کئی آدمیوں نے باسناد ہم تا ابوعیسیٰ ترمذی قتیبہ سے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے سعید بن ابوسعید سے انہوں نے ابوشریح عدوی سے روایت کی کہ انہوں نے عمرو بن سعید سے جو بعوث (معدی کرب کا گھوڑا) کو مکہ روانہ کر رہے تھے کہا اے امیر! مجھے اجازت دیجئے تا کہ میں آپ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہ خطبہ سناؤں۔ جو آپ نے فتح مکہ کے دن ارشاد فرمایا تھا اور جو میں نے اپنے کانوں سے سنا آنکھوں سے دیکھا اور دل میں محفوظ کرلیا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد فرمایا کہ مکہ کو اللہ نے عزت عطا فرمائی ہے۔ یہ عزت انسانوں کی دی ہوئی نہیں اور جو شخص اللہ اور رسول پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ میرے حکم کی خلاف ورزی نہیں کرنا چاہتا اسے چاہیے کہ اس (کعبہ) کی حدود میں خون ریزی نہ کرے اور درخت نہ کاٹے اور اگر کوئی شخص میرے حملے کو جواز بنائے تو اسے کہو کہ مجھے تو خدا نے اجازت دی ہے اور تمہیں نہیں دی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے بھی آج کے تھوڑے سے وقت کے لئے دی گئی تھی اور اب اسے وہ حرمت واپس مل گئی ہے۔ جو کل تک اسے حاصل تھی۔ مزید حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حاضرین کا فرض ہے کہ میری یہ ہدایات غائبین تک پہنچائیں۔ ابوشریح سے پوچھا گیا کہ عمرو بن سعید نے آپ سے کیا کہا۔ انہوں نے کہا کہ میں تم سے اس معاملے کے متعلق زیادہ جانتا ہوں کہ حرم کعبہ کسی گناہ گار کو پناہ نہیں دیتا اور نہ قاتل کو اور نہ (مجرم) جزیے میں خیانت کرنے والے کو اور ابوشریح ۶۸ ہجری میں فوت ہوئے۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۹۸۔ حضرت ابوشریح حارثیؓ

حضرت ابوشریح ہانی بن یزید حارثی۔ عبیداللہ بن احمد بغدادی نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے قیس بن ربیع سے انہوں نے مقدام بن شریح بن ہانی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہانی بنو حارث بن کعب کے وفد کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کی کنیت ابوالحکم تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں بلایا اور فرمایا کہ حکم اللہ کا صفاتی نام ہے۔ اس لئے ابوالحکم تمہاری کنیت کیسے ہو سکتی ہے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! جب میرے قبیلے میں کوئی جھگڑا ہو جاتا ہے تو وہ میرے پاس آ جاتے ہیں۔ دونوں فریق میرے فیصلے پر راضی ہو کر جاتے ہیں۔ اسی لئے وہ مجھے ابوالحکم کہتے ہیں۔ آپ نے دریافت فرمایا۔ تمہارے بڑے بیٹے کا کیا نام ہے؟ عرض کیا شریح' فرمایا آج سے تم ابوشریح ہو۔ اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دونوں باپ بیٹے کے لئے دعائے خیر فرمائی۔ ان کے بیٹے شریح بن ہانی تھے۔ جو حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے طرف دار تھے اور کوفے میں سکونت کر لی تھی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۵۹۹۹۔ حضرت ابوشریحؓ

حضرت ابوشریح۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے اعتی الناس علی اللہ عزوجل حدیث روایت کی جعفر انہیں برزغی کہتے ہیں بعض لوگ خزاعی اور بعض کچھ اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۰۰۔ حضرت ابوشریکؓ

حضرت ابوشریک۔ حضرت عمرؓ نے ان میں اور عبدالرحمٰن بن ثابت میں ایک احاطے کی تقسیم کی تھی۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۰۱۔ حضرت ابوشعیبؓ

حضرت ابوشعیب انصاری۔ ابومسعود اور جابر نے ان سے روایت کی ہے یحیٰی بن محمود اور ابویاسر نے باسنادہم تا مسلم بن حجاج بتایا کہ انہیں قتیبہ اور عثمان بن ابی شیبہ نے جریر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے ابومسعود انصاری سے روایت کی کہ انصار کے ایک آدمی کا نام ابوشعیب تھا۔ ان کا ایک غلام تھا' موٹا تازہ' ان کی ملاقات حضور اکرمؐ سے ہوئی۔ آپؐ کے چہرے پر انہیں بھوک کی علامات نظر آئیں۔ انہوں نے اپنے غلام سے کہا میں رسول اکرم ﷺ کی دعوت کرنا چاہتا ہوں تم پانچ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آدمیوں کا کھانا تیار کروا انہوں نے پانچوں میں پانچویں (حضور اکرمؐ) کو دعوت دی چنانچہ آپ کے پیچھے ایک زائد آدمی بھی ہو لیا۔ جب دروازے پر پہنچے تو آپ نے میزبان سے فرمایا۔ یہ آدمی از خود ہمارے پیچھے آ گیا ہے اگر تم اجازت دو تو ٹھہر جائے ورنہ واپس چلا جائے۔ میزبان نے اجازت دے دی۔ شعبہ ابو معاویہ اور ابن نمیر نے اعمش سے روایت کی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۰۲۔ حضرت ابوشقرہؓ

حضرت ابوشقرہ تمیمی رضی اللہ عنہ۔ ان سے مخلد بن عقبہ نے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم عورتوں کے سروں پر اونٹ کے کوہان مشاہدہ کرو تو جان لو ان کی نماز قبول نہیں ہوگی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر کے نزدیک حدیث مخدوش ہے۔

۶۰۰۳۔ حضرت ابوالشموسؓ

حضرت ابوالشموس بلوی۔ غزوۂ تبوک میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شامل تھے۔ ابوالفرج ثقفی نے باسنادہ ابن ابوعاصم سے انہوں نے بکر بن عبدالوہاب ابومحمد عثمانی سے انہوں نے زیاد بن نصر سے انہوں نے سلیم بن مطیر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوالشموس بلوی سے روایت کی کہ ہم غزوۂ تبوک میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے آپ نے دیکھا کہ ہم ثمود کے کنویں پر اترے ہیں۔ آٹا گوندھا ہے اور کنویں سے پانی نکالا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ پانی کو گرا دیں اور آٹے کو پھینک دیں اور یہاں سے اٹھ بھاگیں۔ میں اپنے لئے کچھ بچت کرنا چاہتا تھا چنانچہ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا یہ آٹا اونٹنی کو کھلا دوں آپ نے فرمایا ہاں کھلا دے۔ ہم نے پانی گرا دیا۔ آٹا پھینک دیا اور وہاں سے اٹھ بھاگے اور حضرت صالح علیہ السلام کے کنوئیں پر جا دم لیا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۰۴۔ حضرت ابوشمیلہؓ

حضرت ابوشمیلہ شنئی۔ عکرمہ نے ابن عباس سے روایت کی کہ ابوشمیلہ شراب میں بدمست تھا۔ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے مستی کی حالت میں لایا گیا۔ تو آپ نے مٹھی بھر مٹی اٹھائی اور اس کے منہ پر دے ماری فرمایا کہ اسے پیٹو۔ چنانچہ حاضرین نے اس کی اچھی خاصی مرمت کی ہاتھ جوتے اور ڈنڈے استعمال کئے گئے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۰۵۔ حضرت ابوشہمؓ

حضرت ابوشہم۔ روایت ہے۔ ان کا نام یزید بن ابوشیبہ تھا اور حضور اکرم ﷺ کی صحبت حاصل ہوئی تھی لیکن آدمی تھے بے ہودہ۔ حضور علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے پس توبہ کی اور بیعت کی۔ ہم سے ابوربیع سلیمان بن محمد بن محمد بن خمیس نے انہوں نے ان کے والد سے انہوں نے ابونصر بن طوق سے انہوں نے ابوقاسم بن مرجی سے انہوں نے ابویعلی موصلی سے انہوں نے بشر بن ولید کندی سے انہوں نے یزید بن عطاء سے انہوں نے بیان بن بشر سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوشہم سے اور وہ بیہودہ آدمی تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ میں مدینے میں ادھر ادھر گھوم رہا تھا کہ ایک لڑکی سامنے آگئی میں نے اس کے سرین پر ہاتھ رکھا دوسرے دن جب لوگ حضور اکرمؐ سے بیعت کے لئے حاضر ہوئے تو میں نے بھی ہاتھ بڑھایا مگر آپ نے ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا ارے چھیڑ چھاڑ کرنے والے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ بیعت سے محروم نہ فرمائیے۔ میں آئندہ ایسا نہیں کروں گا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۰۶۔ حضرت ابوشیبہ خدریؓ

حضرت ابوشیبہ حذری۔ بعض نے خضری لکھا ہے کیونکہ وہ سبزی بیچتے تھے۔ صحابیؓ ہیں۔ حجازی ہیں بعض کا خیال ہے کہ وہ ابوسعید حذری کے بھائی ہیں۔ واللہ اعلم

یحیٰ بن محمود نے اذنا باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے ابوعاصم سے انہوں نے یونس بن حارث ثقفی سے انہوں نے مشرس سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوشیبہ حذری سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا جس نے سچے دل سے خدا کی وحدانیت کا اقرار کیا۔ وہ جنت میں داخل ہوگا۔ یونس بن حارث سے مروی ہے کہ انہوں نے مشرس کو اپنے والد سے یہ حدیث سناتے سنا۔ ابوشیبہ خدری صحابی رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) قسطنطنیہ کی فصیل کے باہر فوت ہوئے اور ہم نے انہیں وہیں دفن کیا۔ ابوشیبہ یزید بن معاویہ کے عہد میں جہاد کرتے ہوئے شہید ہوئے تھے اور بلا د روم میں دفن ہوئے تھے۔

ابوزرعہ سے ابوشیبہ خدری کے بارے میں دریافت کیا گیا۔ انہوں نے کہا انہیں صحبت حاصل ہوئی لیکن ان کا نام نہیں معلوم ہوسکا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۰۷۔ حضرت ابوشیخؓ

حضرت ابوشیخ بن ابوثابت بن منذر بن حرام بن عمرو بن زید مناہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ بیئر معونہ کے حادثے میں شہید ہوئے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شہدائے بدر از بنو مالک بن نجار۔ بعدہ از بنوعدی بن عمرو بن مالک ابوشیخ بن ابوثابت بن منذر بن حرام کا ذکر کیا ہے۔ ابن اسحٰق نے ابوشیخ بن ابوثابت اور ابن ہشام نے ابوشیخ اور ان کا نام ابی بن ثابت تحریر کیا ہے اور حسان بن ثابت کا بھتیجا بیان کیا ہے۔ بقول ہشام وہ حسان کے بھائی تھے۔ واللہ اعلم۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔ ابوشیخ لاولد تھے۔

۶۰۰۸۔ حضرت ابوشیخ محاربیؓ

حضرت ابوشیخ محاربی۔ ان سے بواسطہ اہل کوفہ صرف ایک حدیث مروی ہے لیکن اس کا اسناد بقول ابوعمر نا قابل اعتماد ہے۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے قیس بن ربیع سے انہوں نے امراء القیس محاربی سے انہوں نے عاصم بن بجیر المحاربی سے انہوں نے ابن ابی شیخ سے اور ایک بار ابوشیخ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ ہمارے یہاں تشریف لائے اور فرمایا "اے معشر محارب! تم مجھے وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دودھ نہ پلانا جو تمہاری عورتوں نے دوھا ہے۔'' تینوں نے اس کو ذکر کیا۔

باب الصاد

۶۰۰۹۔ حضرت ابوصالحؓ

حضرت ابوصالح مولی ام ہانی۔ حسن بن سفیان نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذناً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ بن احمد سے انہوں نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے سعید ذوئیب سے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے رزین سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے ابوصالح مولی ام ہانی سے روایت کی کہ انہیں ام ہانی دختر ابوطالب نے آزاد کر دیا۔ میں ہر مہینے یا دو مہینے کے بعد ان سے ملنے جاتا تھا۔ ایک دفعہ ان کے پاس میں بیٹھا ہوا تھا کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے آپ کو دیکھتے ہی ام ہانی نے کہا۔

اے ابن عم! میرے اچھے اعمال مجھے بھاری معلوم ہوتے ہیں نیز میری قوت عمل کمزور ہوگئی ہے کیا کوئی بچاؤ کی صورت ہے۔ آپ نے فرمایا ام ہانی خیر کے کئی دروازے ہیں اگر تو سو دفعہ الحمدللہ پڑھے تو تیرا یہ عمل سو غلام آزاد کرنے کے برابر ہوگا اگر سو بار اللہ اکبر کہے تو اس کا ثواب اتنا ہوگا جتنا کہ ایک ایسے آدمی کو جو سو گھوڑے زین اور لگام کے ساتھ اللہ کی راہ میں دے دے اور سو دفعہ سبحان اللہ پڑھنا گویا قربانی کے سو اونٹ خدا کی راہ میں ذبح کیے جائیں۔ اسی طرح سو بار **لا الہ الا اللہ** کا ورد تمہیں شرک کے علاوہ ہر گناہ سے پاک کر دے گا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۱۰۔ ابوانصاریؓ

حضرت ابوصباح انصاری اکبر۔ بعض اہل علم نے ان کے نام میں صاد کی جگہ ضاد استعمال کیا ہے اور بقول ابوموسیٰ جعفر نے اسے باب ضاد میں ذکر کیا ہے اور ہم بھی اگلے باب میں ان کا ذکر کریں گے۔ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۱۱۔ حضرت ابوعقیلیؓ

حضرت ابوصخر عقیلی۔ بصری تھے۔ مسلم بن حجاج نے انہیں صحابی لکھا ہے۔ بقول ابوعمر ان کا نام عبداللہ بن قدامہ تھا۔ ان سے عبداللہ بن شقیق نے ایک حدیث حسن در بارہ علامات نبوت بیان کی ہے۔ سالم بن نوح نے سعید الجریری سے انہوں نے عبداللہ بن شقیق سے انہوں نے ابوصخر عقیلی سے روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کے زمانے میں ایک بار مدینے میں ایک شیر دار اونٹنی بیچنے آئے۔ جب وہ بک گئی۔ تو خیال آیا کہ کیوں نہ حضور اکرمؐ کی زیارت کرلوں۔ اتفاقاً مجھے راستے میں مل گئے۔ ابوبکر اور عمر ساتھ تھے میں بھی آپ کے پیچھے پیچھے چل دیا۔ اتنے میں ایک یہودی وہاں سے گزرا جو توریت پڑھ رہا تھا اور اپنے قریب المرگ بیٹے پر آنسو بہا رہا تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کی طرف چلے تو میں بھی ادھر کو ہولیا۔ حضور نے اسے فرمایا۔ اے یہودی میں تجھے اس خدا کی قسم دیتا ہوں جس نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر توراۃ اتاری اور جس نے بنی اسرائیل کے لئے بحیرہ احمر میں راستہ بنا دیا۔ میں تجھے زبردست قسم دیتا ہوں کیا توراۃ میں میرے اوصاف اور علامات مذکور نہیں ہیں اور کیا میری بعثت کا ذکر نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس نے سر ہلا کر جواب دیا کہ نہیں۔

اس پر اس کا بیٹا جو لب مرگ تھا بول پڑا۔ اس خدا کی قسم جس نے موسیٰ پر تورایت اتاری کہ آپ کے اوصاف علامات اور بعثت کا ذکر توراۃ میں ہے اور میں آپ کی رسالت کی شہادت دیتا ہوں پھر آپؐ نے کہا کہ اس یہودی کو اپنے اسلامی بھائی کے پاس سے اٹھا دیں۔ اس کے بعد وہ جوان مر گیا اور حضور اکرمؐ نے اسے اپنی تحویل میں لے لیا اس کی تجہیز و تکفین فرمائی اور نماز جنازہ پڑھائی۔ عبدالوہاب بن عطا نے جریری سے انہوں نے عبداللہ بن قدامہ سے انہوں نے ایک اعرابی سے جس کا نام نہیں لیا۔ اسی طرح روایت کی تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۱۲۔ حضرت ابوصرمہؓ

حضرت ابوصرمہ بن قیس انصاری۔ مازنی از بنو مازن بن نجار۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ بنو عدی بن نجار سے تھے اور بقول عمر اول روایت کے اکثر قائل ہیں۔

بقول ابونعیم یہ صاحب ابوصرمہ بن ابوقیس انصاری ہیں۔ نام مالک بن قیس تھا۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں شریک رہے بقول ابوعمران کا نام مالک بن قیس یا لبابہ بن قیس یا قیس بن مالک بن ابوانس یا مالک بن اسعد تھا۔ وہ اپنی کنیت سے مشہور تھے اور غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک رہے۔ ان سے محمد بن کعب القرظی محمد بن قیس اور ابن محیریز اور لولوہ نے روایت کی۔ اسماعیل اور ابراہیم وغیرہ نے باسناد ہم تا ابوعیسیٰ۔ قتیبہ سے انہوں نے لیث سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے لولوۃ سے انہوں نے ابوصرمہ سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جو شخص کسی کو دکھ دیتا ہے اللہ اسے دکھ دیتا ہے جو شخص کسی کو تنگ کرتا ہے۔ اللہ اسے تنگی میں مبتلا کر دیتا ہے۔

ضحاک بن عثمان نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے ابن محیریز سے روایت کی کہ ابوسعید خدری اور ابوصرمہ نے انہیں بتایا کہ غزوۂ بنو مصطلق میں کچھ لونڈیاں ہمارے ہاتھ آئیں بعض نے چاہا انہیں بیوی بنالیں بعض نے چاہا کہ ان سے تمتع کریں۔ اور پھر بیچ ڈالیں۔ اس کے بعد عزل کا عمل زیر بحث آیا بعض نے اسے جائز سمجھا چنانچہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے منع فرما دیا اور کہا کہ اللہ تعالیٰ نے قیامت تک آنے والی روحوں کی تخلیق فرما دی ہے مندرجہ ذیل اشعار ابوصرمہ کے ہیں

لنا صرم یدول الحق فیها واخلاق یسود بها الفقیر

"ہمارا ایسا گروہ ہے کہ جس میں حق ہمیشہ متحرک رہتا ہے اور ہم ایسے اخلاق کے مالک ہیں جو فقیر کو سیادت عطا کرتے ہیں۔"

و نصح للعشیرة حیث کانت اذا ملئت من الغش الصدور

"اور یہ گروہ جہاں بھی ہو معاشرے میں اجالا کر دیتا ہے۔ جب سینے کدورتوں سے لبریز ہو رہے ہوں۔"

وحلم لا یسوع الجهل فیه واطعام اذا قحط الصبیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"یہ ایسے حلم کے مالک ہیں کہ جہالت اس میں سرایت نہیں کر سکتی اور کھانا کھلاتے ہیں۔ ایسے حالات میں جب صابر آدمی بھی صبر سے اکتا جاتا ہے۔"

بذات ید علی من کان فیھا   نجود بہ قلیل او کثیر

"ہم اپنے مال سے تھوڑی، بہت ہر اس شخص کی مدد کرتے ہیں جو اس جماعت میں ہوں۔"

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۱۳۔ حضرت ابوصعیرؓ

حضرت ابوصعیر۔ ثعلبہ بن ابوصعیر بن زید بن سنان بن مہتجن بن سلامان بن عدی بن صعیر بن حزاز بن کاہل بن عذرہ بن سعد بن ہذیم العذری کے والد تھے۔ ان کی حدیث کے راوی ان کے بیٹے ثعلبہ ہیں۔

خالد بن ابوخداش نے حماد بن زید سے انہوں ے نعمان بن راشد سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ثعلبہ بن ابوصعیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر چھوٹے بڑے، آزاد اور غلام مرد اور عورت کا فطرانہ ایک صاع گندم یا ایک صاع کھجور ہے۔ محمد بن متوکل نے اسے مؤمل سے انہوں نے حماد سے انہوں نے نعمان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ثعلبہ بن ابو مالک سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی اور ابن جریج نے اسے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن ثعلبہ سے مرسلاً روایت کی اور ہمام نے بکر الکوفی سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن ثعلبہ بن صعیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا اور عمر بن صہبان انہوں نے زہری سے انہوں نے مالک بن اوس بن حدثان سے انہوں نے اپنے والد سے اور معمر نے زہری سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کیا اور سفیان بن حسین اور عبدالرحمٰن بن خالد بن مسافر نے زہری سے انہوں نے ابن مسیّب سے مرسلاً روایت کیا اور بقول ابونعیم یہی درست ہے۔

ابن مندہ کہتے ہیں کہ حماد بن زید کی حدیث جو نعمان سے مروی ہے۔ کسی نے اس کی پیروی نہیں کی اور درست اسناد وہ ہے۔ جو ابن جریج نے مرسلاً بیان کیا ہے۔ اسی طرح حدیث ابوہریرہ میں صحیح روایت وہ ہے جو عبدالرحمٰن بن خالد نے زہری سے مرسلاً بیان کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۱۴۔ حضرت ابوصفرہؓ

حضرت ابوصفرہ۔ ان کا نام ظالم بن سراق تھا اور ایک روایت میں سارق بن صبیح بن کندی بن عمرو بن عدی بن وائل بن حارث بن عتیک بن اسد بن عمران بن عمرو مزیقیاء بن عامر بن ماء السماء بن حارثہ بن امراء القیس بن ثعلبہ بن مازن بن ازد الازدی العتکی ہے اور وہ مہلب بن ابوصفرہ کے والد تھے۔ بصرے میں سکونت تھی حضور کے عہد ہی میں مسلمان ہو گئے تھے لیکن دربار رسالت میں حاضر نہ ہو سکے البتہ حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں دس بیٹوں کے ہمراہ جن میں ان کے چھوٹے بیٹے مہلب بھی شامل تھے حاضر ہوئے تھے۔ حضرت عمر انہیں دیکھتے رہے اور علامات کا اندازہ لگاتے رہے پھر ابوصفرہ سے کہنے لگے۔ تمہارا یہ بیٹا سب کا سردار ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک روایت میں ہے کہ ابوصفرہ نے اپنے مال کی زکوٰۃ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ادا کی مگر زیارت سے محروم رہے ایک اور روایت میں ہے کہ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں حاضر ہوئے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۱۵۔ حضرت ابوصفوان مالک بن عمیرہؓ

حضرت ابوصفوان مالک بن عمیرہ۔ ایک روایت میں مالک بن عمیر۔ ایک میں سوید بن قیس سلمی بروایتے ربیعہ بن نزار سے تھے۔ ابواحمد عسکری نے انہیں بنواسد بن خزیمہ میں شمار کیا ہے اور ان کا نام ابوصفوان مالک بن عمیر اسدی لکھا ہے۔

عمرو بن مرزوق نے شعبہ سے انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے ابوصفوان مالک بن عمیر سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کے لئے اس شخص سے شلوار کا کپڑا تین روپے کا خریدا۔ اس نے کپڑا ماپا اور تھوڑا سا زیادہ دیا ابوقطن عمرو بن ہیثم نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے ابوصفوان سے اسی طرح روایت کی۔

اور ثوری نے اسے سماک سے انہوں نے سوید بن قیس سے روایت کی کہ انہوں نے اور مخرفۃ الجری نے ہجر سے بیچنے کے لئے کچھ گندم خریدا۔ اتنے میں حضور اکرم ﷺ وہاں تشریف لے آئے اور مجھ سے ایک آدمی نے شلوار کے لئے کپڑا خریدا۔ آپ نے ماپنے والے سے فرمایا کپڑا قیمتاً ماپ کر دو۔ اور تھوڑا سا زیادہ دے دیا کرو۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۱۶۔ حضرت ابوصفیہؓ

حضرت ابوصفیہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ مہاجر تھے۔ عبدالواحد بن زیاد نے یونس بن عبید سے انہوں نے اپنی والدہ سے سنا کہ انہوں نے ایک مہاجر صحابی کو جن کا نام ابوصفیہ تھا اور ہمارے ہمسائے میں رہتا تھا۔ دیکھا کہ وہ ہر صبح کو سنگریزوں پر تسبیح پڑھا کرتے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۱۷۔ حضرت ابوصمیمہؓ

حضرت ابوصمیمہ۔ باب صاد میں ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے اور حافظ ابوعبداللہ بن مندہ نے باب ضاد میں ان کا ترجمہ لکھا ہے۔ ہم بھی اگلے باب میں ان کا ذکر کریں گے۔

باب الضاد

۶۰۱۸۔ حضرت ابوضبیسؓ

حضرت ابوضبیس۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ بیعت رضوان اور فتح مکہ میں موجود تھے اور امیر معاویہ کی خلافت کے آخری دور میں فوت ہوئے۔ ابن امندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۰۱۹۔ حضرت ابوضحاکؓ

حضرت ابوضحاک۔ غیر منسوب ہیں۔ ان کی حدیث کے راوی کوفی ہیں حسن بن سفیان نے انہیں صحابی شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے حسن بن احمد سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے ابوعمر بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے جبارہ ابن المغلس سے انہوں نے مندل (ابن علی) سے انہوں نے اسماعیل بن زیاد سے انہوں نے ابراہیم بن قیس بن اوس انصاری سے انہوں نے ابوالضحاک انصاری سے روایت کیا کہ جب رسول اکرم ﷺ خیبر کو روانہ ہوئے تو آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مقدمۃ الجیش پر مقرر فرمایا۔ تو حضور اکرمؐ نے ان سے فرمایا جبرئیل تم سے محبت کرتے ہیں۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! مجھے اس سے خوشی ہوئی کہ جبرئیل مجھے پسند کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے علی! تمہیں وہ ذات بھی پسند کرتی ہے جو جبرئیل سے بھی بڑی ہے یعنی خدائے عزوجل۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۰۔ حضرت ابوضمرہؓ

حضرت ابوضمرہ بن عیص از قریش۔ ان کا شمار المستضعفین من الرجال والنسا والولدان میں تھا۔ جب فرمان میں ان کا ذکر عورتوں اور بچوں کے ساتھ کیا گیا' تو وہ دربار رسالت میں حاضری کے لئے روانہ ہو گئے اور جب تنعیم کے مقام پر پہنچے تو فوت ہو گئے۔ اس پر یہ آیت اتری ومن یخرج من بیتہ مھاجرا الی اللہ ورسولہ ثم یدرکہ الموت فقد وقع اجرہ علی اللہ. سعید بن جبیر سے مروی ہے کہ جس شخص کے حق میں یہ آیت نازل ہوئی ہے اس کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابوضمرہ کے علاوہ اور بھی کئی نام لئے گئے ہیں اور کنیتوں کے تحت کئی ایک کا ذکر ہوا ہے مگر نام میں لیا گیا اور اسماء کے تراجم میں ہم نے کسی اور راوی سے ضمرہ بن عیص کا ذکر کیا ہے جو نہ ابوضمرہ ہے نہ ابوالعیص ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۱۔ حضرت ابوضمضمؓ

حضرت ابوضمضم غیر منسوب ہیں۔ ان سے حسن بن ابوالحسن اور قتادہ نے روایت کی کہ ابوضمضم نے کہا اے اللہ میں اپنی آبرو تیرے بندوں پر قربان کرتا ہوں۔ ابن عیینہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ ایک صحابی نے دعا مانگی اے اللہ میں اپنی آبرو تیرے بندوں پر قربان کرتا ہوں کیونکہ میرے پاس مال نہیں ہے کہ جوان تک پہنچ سکے حضور اکرم نے فرمایا جس شخص کے بارے میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ ضرور بخشا جائے گا وہ ابوضمضم ہو سکتا ہے اور ثابت نے انس سے ایک حدیث روایت کی آپ نے فرمایا کیا تم ابوضمضم کی طرح بننا پسند نہیں کرتے۔ انہوں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! ان میں کونسی خاص بات ہے؟ فرمایا ابوضمضم ہر صبح کو دربار خداوندی میں عرض پرداز ہوتا ہے۔ اللھم انی قد تصدقت عرضی علی من ظلمنی ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۰۲۲۔ حضرت ابوضمیرہ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوضمیرہ مولی رسول اللہ ﷺ ان کا تعلق حمیر قبیلے سے تھا۔ بقول امام بخاری۔ ان کا نام سعد تھا اور آل ذی یزن سے تھے۔ یہی رائے ابوحاتم کی تھی لیکن انہوں نے ان کا نام سعید حمیری لکھا ہے ایک روایت میں ان کا نام روح بن سندر اور ایک روایت میں روح بن شیرزاد ہے لیکن بقول ابوعمر پہلی روایت درست ہے حضور اکرمؐ نے ان کے لیے اور ان کے اہل بیت کے لئے ایک فرمان لکھ دیا تھا۔ جس میں مسلمانوں کو ان سے حسن سلوک کی دعوت دی تھی۔ وہ حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ بن ابوضمیرہ کے دادا تھے۔ ان کی اولاد ان کی حدیث کی راوی ہے لیکن اس کا اسناد قابل حجت نہیں۔

حسین بن عبداللہ۔ حضورِ اکرم ﷺ کا یہ فرمان لے کر مہدی امیر المومنین عباسی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ مہدی نے اس فرمان کو سر آنکھوں پر رکھا اور اس کو چوما اور حسین کو تین سو دینار عطا کئے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۳۔ حضرت ابوضمیمہؓ

حضرت ابوضمیمہ۔ حضور اکرم ﷺ کی صحبت سے مستفید ہوئے۔ ان سے حسن بصری نے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے قسط کا مفہوم دریافت کیا آپ نے فرمایا تو لوگوں کے ساتھ انصاف کر اور اہل عالم پر امن وسلام کو تقسیم کر۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۴۔ حضرت ابوالضیاح بن ثابتؓ

حضرت ابوالضیاح – ایک روایت میں ان کا نام نعمان ہے اور ایک دوسری روایت میں عمیر بن ثابت بن نعمان بن امیہ بن امراء القیس (البرک) بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس ہے۔ اسی طرح ایک اور روایت کے مطابق نعمان بن ثابت بن نعمان بن ثابت بن امرأ القیس ہے۔ وہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ غزوۂ بدر، احد، خندق اور حدیبیہ میں موجود تھے اور معرکہ خیبر میں شہید ہوئے تھے۔

عبیداللہ بن سمین نے باسنادہ ابن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے بدر از بنوثعلبہ بن عمرو بن عوف وابوالضیاع بن ثابت نیز اسی اسناد سے دربارۂ شہدائے غزوۂ خیبر از قبائل انصار از بنوعمرو بن عوف وابوالضیاح بن ثابت بن نعمان بن ثابت بن امراء القیس کا ذکر کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ ایک یہودی نے ان کے سر پر وار کیا اور کھوپڑی پھٹ گئی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الطاء

۶۰۲۵۔ حضرت ابوطخفہ غفاریؓ

حضرت ابوطخفہ غفاری۔ ایک روایت میں ابن طخفہ ہے۔ ہم ان کا ترجمہ قیس بن طخفہ کے تحت لکھ آئے ہیں ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۰۲۶۔ حضرت ابوطرفہ کندیؓ

حضرت ابوطرفہ کندی۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے مگر ان کی صحبت کے بارے میں کچھ نہیں جانتے۔ بقیہ نے ولید بن کامل سے انہوں نے ابوطرفہ سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جس کی صحت مرض پر غالب ہو۔ وہ دوا استعمال نہ کرے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۷۔ حضرت ابوطریف ہذلیؓ

حضرت ابوطریف ہذلی۔ ان کا نام سیار بن سلمہ یا ابن عیشہ الخیر اور کنیت ابوطریف تھی۔ ابوحاتم انہیں ان لوگوں میں شمار کرتے ہیں جن میں نام معلوم نہیں ہو سکا۔ جب حضور اکرمؐ نے طائف کا محاصرہ کیا۔ یہ وہاں موجود تھے۔

یحییٰ بن ابوالرجاء نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابوعاصم' ابوبشر بن طریف سے انہوں نے ازہر بن قاسم سے انہوں نے زکریا بن الحق سے انہوں نے ولید بن عبداللہ بن ابوہمیرہ سے انہوں نے ابوطریف سے روایت کی کہ وہ محاصرہ طائف میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے آپ نے ہمیں نماز مغرب ایسے وقت میں پڑھائی کہ اگر کوئی شخص ہم پر تیر اندازی کرتا تو وہ بآسانی ہدف دیکھ پاتا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۸۔ حضرت ابوطفیل عامر بن واثلہؓ

حضرت ابوطفیل عامر بن واثلہ یا بقول معمر عمرو بن وائلہ۔ پہلی روایت درست ہے ہم ان کا نسب ان لوگوں کے تراجم میں بیان کر آئے ہیں۔ جن کا نام عامر تھا یہ کنانی لیثی ہیں۔ غزوۂ احد کے سال میں پیدا ہوئے اور حضور اکرم ﷺ کی حیات مبارک کے اٹھارہ برس انہیں نصیب ہوئے۔ کوفے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔

یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ابی حبہ سے باسنادہما مسلم سے انہوں نے محمد بن رافع سے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے زہیر سے انہوں نے عبدالملک بن سعید بن ابجر سے انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی انہوں نے عبداللہ بن عباس سے کہا کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا تھا۔ انہوں نے کہا اچھا تم آپ کا حلیہ بیان کرو انہوں نے جواب دیا کہ انہوں نے آپ کو مروہ میں اونٹنی پر سوار دیکھا اور لوگ آپ کے اردگرد جمع تھے۔ ابن عباس نے کہا بلاشبہ وہ رسول کریم ﷺ ہی تھے اور بلاشبہ عوام آپ سے علیحدہ ہونا نہیں چاہتے تھے۔

بعد میں جناب ابوالطفیل حضرت علی کرم اللہ وجہہ کے حمایتوں میں شامل ہو گئے تھے اور ان کے ساتھ تمام معرکوں میں شریک رہے جب حضرت علی شہید ہو گئے تو ابوالطفیل مکہ میں مقیم ہو گئے اور وہیں وفات پائی ایک روایت میں ہے کہ وہ کوفے میں ٹھہر گئے تھے لیکن پہلی روایت درست ہے اور صحابہ میں یہ سب سے آخر میں فوت ہوئے۔ حماد بن زید نے جریری سے انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی وہ کہا کرتے تھے کہ میرے سوا ان دنوں کوئی ایسا آدمی موجود نہیں ہے جسے حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی ہو۔ ابوالطفیل اچھے شاعر تھے۔

ایدعونی شیخا و قد عشت حقبة ‏ ‏ وهن من الازواج نحوی نوازع

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

''کیا تم مجھے بوڑھا شمار کرتے ہو اور میں طویل زمانے سے زندگی گزار رہا ہوں اور میری بیویاں مجھ تک رسائی حاصل کرنے کے لئے ایک دوسرے سے جھگڑتی ہیں۔''

وما شاب راسی من سنین تتابعت — علی ولکن شیبتنی الوقائع

''میرا سر اس لئے سفید نہیں ہوا کہ متواتر سالہا سال مجھ پر بیت گئے ہیں بلکہ حوادث زمانہ نے مجھے بوڑھا کر دیا۔''

ابوالطفیل، فاضل، عاقل، حاضر جواب اور فصیح البیان آدمی تھے حضرت علی کے حمایتی تھے اور اصحاب ثلثہ کے مدح خوان روایت ہے کہ وہ ایک دفعہ امیر معاویہ سے ملنے گئے امیر نے دریافت کیا کہو تمہیں اپنے دوست ابوالحسن سے کس درجے کی محبت ہے۔ انہوں نے جواب دیا جیسی موسیٰ کی ماں کو موسیٰ سے تھی بلکہ مجھے تو اس باب میں اپنی کوتاہی کا شکوہ ہے پھر امیر نے پوچھا کیا تم ان لوگوں میں موجود تھے جنہوں نے عثمان کو قتل کیا تھا؟ کہا نہیں! بلکہ میں ان میں تھا جنہوں نے ان کے بچاؤ کے لئے محاصرہ کر رکھا تھا۔ ''تو نے ان کی امداد کیوں نہیں کی؟'' اچھا تم ہی بتاؤ کہ تم نے کیوں عثمان کی امداد نہیں کی؟ کیا تم ان پر حوادث زمانہ کے نزول کا انتظار کر رہے تھے۔ تم ان دنوں شام میں تھے اور وہ سب لوگ تمہارے ماتحت تھے اس دوران میں کیا سوچتے رہے۔ امیر نے آخر پوچھا کیا میں عثمان کے قصاص میں حق بجانب ہوں۔ ہاں درست ہے مگر تمہاری مثال ایک شاعر کے اس شعر کی مصداق ہے:

لا الفینک بعد الموت تندبنی — وفی حیاتی مازودتنی زادی

''میں نہیں پسند کرتا کہ تم بعد از موت مجھ پر آہ وزاری کرو جب کہ میری زندگی میں تم نے مجھے کبھی پوچھا تک نہیں کہ میں نے کھانا کھایا ہے۔''

ابوعمر، ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۲۹۔ حضرت ابوطلحہ انصاریؓ

حضرت ابوطلحہ انصاری۔ ان کا نام زید بن سہیل انصاری نجاری تھا۔ ہم ان کا نسب ان کے نام زید کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحق سے بسلسلہ شرکائے غزوۂ بدراز بنوخزرج ابوطلحہ کا جو بنومالک بن نجار سے تھے ذکر کیا ہے۔ ان کا نسب زید بن سہل بن اسود بن حرام تھا۔ ابن اسحق نے بھی یہی لکھا ہے۔

جب مسلمان ہجرت کر کے مدینہ آئے تو حضور اکرمؐ نے ابوعبیدہ جراح اور ابوطلحہ میں سلسلہ مواخات قائم فرمادیا یہ سب معرکوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے یہ بہترین تیرانداز بہادر سپاہی تھے۔ غزوۂ احد میں ان کی کارگزاری قابل تعریف رہی وہ حضور اکرمؐ کا بچاؤ اپنے آپ کو ڈھال بنا کر کرتے اور آپ کے آگے کھڑے ہو کر تیراندازی کرتے اور اپنی چھاتی سے سپر کا کام لیتے تاکہ حضور اکرمؐ کو کوئی گزند نہ پہنچے اور کہتے آپ کی گردن کے آگے میری گردن اور ذات کے سامنے میرا جسم ہے حضور اکرمؐ سن کر فرماتے کہ لشکر میں ابوطلحہ کی آواز سو آوازوں پر بھاری تھی۔ غزوۂ حنین میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے بیس آدمیوں کو قتل کیا تھا اور ان کے ہتھیار اتار لئے تھے۔

ابوالقاسم بن صدقہ بن علی الفقیہہ نے ابوالقسم بن سمرقندی سے انہوں نے علی بن احمد بن محمد البشری اور احمد بن محمد بن احمد البزار سے ان دونوں نے المخلص سے اور ان دونوں نے عبداللہ بن محمد البغوی سے انہوں نے صالح بن محمد سے انہوں نے صالح المری سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے انہوں نے ابوطلحہ سے روایت کی کہ وہ ایک دن حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور انہوں نے آپ کے چہرہ مبارک پر ایسی بشاشت اور مسرت دیکھی جو ایسے حالات میں شاذونادر ہی دیکھی جاتی ہے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ۔ اس غیر معمولی کشادہ روئی اور شادمانی کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا اے ابوطلحہ! مجھے کیوں خوشی نہ ہو۔ ابھی ابھی جبرئیل کہہ کر گئے ہیں کہ میری امت میں سے جو شخص بھی مجھ پر ایک بار درود پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اس پر دس بار رحمت بھیجیں گے۔ ابوالفضل منصور بن ابوالحسن الفقیہہ نے باسنادہ ابویعلی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سلام جمحی سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ جب ابوطلحہ نے سورۃ براۃ کی یہ آیت پڑھی۔ انفرو اخفا فاو ثقالا" تو کہنے لگے میں اس آیت سے یہ سمجھا ہوں کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے جوانی اور بڑھاپے میں اپنی راہ میں نکل کھڑا ہونے کی خواہش کرتا ہے۔ میرے لئے جہاد کا بندوبست کرو۔ انہوں نے کہا ابا! آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علاوہ ابوبکر اور عمر کے ساتھ شریک جہاد رہے ہیں۔ اب ہم آپ کی طرف سے جہاد کریں گے۔ انہوں نے کہا میرے لئے سامان جہاد کا بندوبست کرو۔ بیٹوں نے باپ کے حکم کی تعمیل کی اور وہ سمندری سفر پر روانہ ہو گئے اور چند دنوں کے بعد فوت ہو گئے چونکہ سمندر میں کوئی جزیرہ نہ ملا کہ انہیں دفن کریں سات دن تک ان کی لاش اسی حالت میں پڑی رہی اور اس میں کوئی تغیر وتبدل نہ ہوا۔

ابوطلحہ ام سلیم کے جو انس بن مالک کی والدہ تھیں، خاوند تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ مدینے میں ۳۱ ہجری میں فوت ہوئے اور دوسری روایت کی رو سے ۳۴ ہجری میں ان کا سال وفات ہے۔ اس وقت ان کی عمر ستر برس تھی۔ نماز جنازہ حضرت عثمان نے پڑھائی۔

حماد بن سلمہ نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد وہ چالیس برس تک رمضان کے روزے رکھتے رہے۔ بقول مدائنی ابوطلحہ نے ۵۱ ہجری میں وفات پائی۔ اس نے انس کے اس قول کی تصدیق ہوتی ہے کہ ابوطلحہ نے حضور اکرم ﷺ کے بعد چالیس برس تک روزے رکھے۔ وہ داڑھی کو خضاب نہیں لگاتے تھے اور چوڑے چکلے جسم کے مالک تھے۔ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۳۰۔ حضرت ابوطلیق اشجعیؓ

حضرت ابوطلیق اشجعی یا ابوطلق۔ پہلی روایت درست ہے۔ انہیں صحبت ملی۔ مختار بن فلفل نے طلق بن حبیب سے انہوں نے ابوطلیق سے روایت کی کہ ان سے ام طلیق نے حج کے لئے ایک اونٹ مانگا۔ میں نے اس سے کہا، کیا تو یہ حج فی سبیل اللہ ادا کرے گی۔ اس نے کہا اگر تو مجھے اونٹ دے گا تو میں یہ حج فی سبیل اللہ ادا کروں گی۔ میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا وہ ٹھیک کہتی ہیں اگر تو اسے اونٹ دے گا' تو تیرا یہ عمل فی سبیل اللہ شمار ہوگا اور اسی طرح حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مروی ہے کہ رمضان میں عمرے کا ثواب حج کے برابر ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۳۱۔ حضرت ابوطویل شطب الممدود رضی اللہ عنہ

حضرت ابوطویل۔ شطب الممدود۔ ان کی حدیث اہل شام نے روایت کی۔ باب شین میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۳۲۔ حضرت ابوطیبہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوطیبہ حجام' جو انصار کے قبیلے بنوحارثہ کے مولی تھے۔ پھر وہ محیصہ بن مسعود کے مولی ہو گئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حجامت کیا کرتے تھے' ان کا نام دینار' نافع یا میسرہ تھا۔ ہم ان کا ذکر کر آئے ہیں۔

ان سے ابن عباس' جابر اور انس نے روایت کی۔ یحییٰ بن ابوانیسہ نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی۔ رمضان کی سترہ تاریخ کو میری ملاقات ابوطیبہ سے ہوگئی۔ میں نے پوچھا کہاں سے آ رہے ہو۔ جواب دیا حضور کی موترا شی کر کے آ رہا ہوں۔ آپ نے مجھے اجرت عطا فرمائی تھی۔

ابوالفضل بن ابوالحسن طبری باسنادہ احمد بن علی سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے سلیمان بن قیس سے انہوں نے جابر روایت کی کہ حضور نے ابوطیبہ کو حجامت کے لئے طلب فرمایا۔ حضور ﷺ نے اجرت کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے تین صاع بتائے۔ آپ نے ایک کم کر دیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

باب ظاء

۶۰۳۳۔ حضرت ابوظبیان رضی اللہ عنہ

حضرت ابوظبیان۔ طبری نے ان کا ذکر ابوظبیان الاعرج سے کیا ہے۔ ان کا نام عبدشمس بن حارث بن کثیر بن جشم بن سبیع بن مالک بن ذہل بن مازن بن ذبیان بن ثعلبہ بن الدول بن سعد مناہ بن غامد الازدی الغامدی تھا۔ یہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یہ لوگ سراۃ کے پہاڑی سلسلے کے اشراف سے تھے۔ کلبی نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ حضورؐ نے انہیں ایک فرمان لکھ کر دیا تھا معرکہ قادسیہ میں ان کا علم ابوظبیان کے پاس تھا۔

۶۰۳۴۔ حضرت ابوظبیہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوظبیہ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کے رکھوالے تھے۔ عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر نے ابوسلام سے انہوں نے ابوظبیہ سے روایت کی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا پانچ کلمات ایسے ہیں جو میزان میں بڑے وزنی ہیں۔ سبحان اللہ' الحمد للہ' لا الہ الا اللہ' اللہ اکبر اور لا حول ولا قوۃ الا باللہ ایک مومن مر جاتا ہے اور اس کا صالح بیٹا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کا جانشین بنتا ہے۔ اس حدیث کے اسناد میں ابوسلام حبشی کے متعلق اختلاف ہے بعض کہتے ہیں۔ ابوسلام سے انہوں نے ابوظبیہ سے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ناقہ کے رکھوالے تھے۔ روایت کی اور بعض ابوسلام کے بعد ابوسلمٰی کا نام لیتے ہیں۔ جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے چرواہے تھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

باب عین

۶۰۳۵۔ حضرت ابوالعاص رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزیٰ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی قرشی عبشمی ۔ جو حضور ﷺ کے داماد یعنی جناب زینب کے جو آپ کی بڑی صاحبزادی تھیں' شوہر تھے۔ ان کی والدہ کا نام ہالہ تھا۔ جو خویلد کی بیٹی اور ام المومنین خدیجہ کی بہن تھیں۔ یہ ابوعمر کا قول ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کی والدہ کا نام ہند لکھا ہے ابوالعاص' حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اس اولاد کے جو جناب خدیجہ کے بطن سے ہوئی۔ خالہ زاد بھائی تھے۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کوئی لقیط ہشیم اور کوئی مہشم لکھتا ہے۔ اکثر لقیط کے قائل ہیں۔

ابوالعاص غزوۂ بدر میں مشرکین کی طرف سے شریک ہوئے تھے اور عبداللہ بن جبیر بن نعمان انصاری نے انہیں قیدی بنالیا تھا۔ جب اہل مکہ نے اپنے قیدیوں کا زرفدیہ بھیجا تھا' تو ان کا زرفدیہ عمرو بن ربیع لے کر آیا تھا۔ جو حضرت زینب نے دیا تھا۔ اس میں وہ ہار بھی تھا جو جناب خدیجہ نے بیٹی کو ابوالعاص سے بیاہتے وقت دیا تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا اگر تم مناسب سمجھو' تو زینب کے قیدی کو چھوڑ دو اور زرفدیہ واپس کر دو۔ صحابہ نے اس سے اتفاق کیا اور ابوالعاص حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مصاحب اور خیر اندیش تھے اور کفار مکہ کے دباؤ کے باوجود انہوں نے اپنی بیوی کو طلاق نہیں دی تھی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ان کے اس حسن کردار سے متاثر تھے جب وہ رہا ہوئے تو حضور نے ان سے یہ عہد لیا کہ جناب زینب کو مدینے بھیج دیں گے چنانچہ انہوں نے ایفائے عہد میں کوئی کوتاہی نہ کی اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس نے مجھ سے سچی بات کی۔ وعدہ کیا اور اسے پورا کیا۔

ابوالعاص مکہ میں اپنے شرک پر قائم رہے تا آنکہ وہ فتح مکہ سے پہلے تجارت کے لئے نکلے۔ ان کے ساتھ مشرکین کی ایک جماعت تھی اور قریش کا مال تجارت بھی تھا۔ واپسی پر ایک اسلامی سریے سے ان کا آمنا سامنا ہو گیا۔ زید بن حارثہ اس سریے کے امیر تھے' اس قافلہ تجارت کا مال لوٹ لیا گیا اور آدمی گرفتار کر لئے گئے۔ ابوالعاص ابن ربیع بھاگ کر مدینہ پہنچ گئے اور جناب زینب کی پناہ میں آ گئے۔

جب حضور اکرم ﷺ دوسرے دن نماز فجر ادا کر رہے تھے تو آپ نے صاحبزادی کی آواز سنی۔ اے لوگو! آگاہ رہو کہ میں نے ابوالعاص بن ربیع کو پناہ دی ہے۔'' حضور نے سلام کے بعد نمازیوں کی طرف منہ پھیرا اور فرمایا آیا تم نے وہ آواز سنی ہے۔ جو میں نے سنی ہے۔ حاضرین نے کہا ہاں رسول اللہ' ہم نے بھی سنی ہے۔ فرمایا بخدا مجھے اس سے پہلے اس پناہ کا کچھ علم نہ تھا اور مسلمانوں کا ادنیٰ آدمی بھی پناہ دے سکتا ہے۔ اس کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم صاحبزادی کے گھر تشریف لائے اور فرمایا اس کے آرام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

آسائش کا خیال رکھنا اور اس سے ہٹ کر رہنا۔ کہ تم اس کے لئے حلال نہیں ہو۔ انہوں نے عرض کیا ابا جان! ابوالعاص تو اپنا مال لینے آیا ہے حضورؐ نے تمام اہل سریہ کو جمع کر کے فرمایا تم جانتے ہو کہ اس آدمی کا ہمارے ساتھ کیا تعلق ہے؟ تم نے جو مال اس سے چھینا ہے وہ مال فئے ہے اور تمہارے لئے حلال ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم احسان کرو اور یہ مال اسے واپس کر دو اور اگر نہ واپس کرنا چاہو تو یہ تمہارا حق ہے۔ اہل سریہ نے مال واپس کر دیا اور ابوالعاص مال جمع کر کے مکہ کو روانہ ہو گئے اور لوگوں کا مال انہیں لوٹا دیا اور پھر کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہو گئے اور کہنے لگے میں اسلام قبول کرنے میں اس لئے متامل رہا کہ تم یہ نہ سمجھ بیٹھو کہ میری نظریں تمہارا مال ہڑپ کرنے پر لگی ہوئی تھیں پھر وہ مدینے آ گئے اور حضور ﷺ نے جناب زینب سے پھر ان کے نکاح کی تجدید کر دی اور ایک روایت میں ہے کہ پہلا نکاح ہی کافی سمجھا گیا تھا۔

ابن مندہ کا قول ہے کہ حضور ﷺ نے جناب زینب کو دو سال کے بعد پہلے نکاح کی بنا پر ابوالعاص کے حوالے کر دیا تھا اور ان کے بطن سے ایک لڑکا علی نام اور ایک لڑکی جس کا نام امامہ تھا پیدا ہوئے تھے۔ ان کا ذکر بعد میں آئے گا۔

جب رسول اکرم ﷺ نے حضرت علیؓ کو یمن روانہ کیا۔ تو ابوالعاص ان کے ساتھ تھے اور بعد میں جب حضرت ابوبکرؓ کی بیعت ہوئی تو ابوالعاص حضرت علی کے ساتھ تھے جناب زینب' ابوالعاص کی زوجیت ہی میں فوت ہوئیں اور ابوالعاص ۱۲ ہجری میں فوت ہوئے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابن مندہ کا یہ قول غلط ہے کہ حضور نے دو سال کے بعد صاحبزادی کو ابوالعاص کے حوالے کر دیا تھا کیونکہ جناب زینب بدر کے بعد مدینے آ گئی تھیں اور غزوۂ بدر ۲ ہجری میں واقع ہوا تھا اور ابوالعاص ۸ ہجری میں فتح مکہ سے پہلے اسلام لائے تھے اور یہ عرصہ چھ سال پر محیط ہے۔

۶۰۳۶۔ حضرت ابو عامر اشعریؓ

حضرت ابو عامر اشعری۔ ابو موسیٰ کے چچا تھا اور ان کا نام عبید بن سلیم بن حضار تھا اور ہم ان کا ذکر ابو موسیٰ' عبداللہ بن قیس کے ترجمہ میں کر آئے ہیں۔ اور ابو عامر کبار صحابہ سے تھے۔ جو غزوۂ حنین میں شہید ہوئے تھے۔

عبیداللہ بن سمین نے باسنادہ تا یونس ابن اسحٰق سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ابو عامر کو ان لوگوں کے تعاقب میں روانہ کیا۔ جو وادی اوطاس سے بھاگ نکلے تھے چنانچہ انہوں نے بعض بھاگنے والوں کو جا لیا اور تیر اندازی کر کے ان میں سے بعض کو قتل کر دیا اور باقی کو بھگا دیا۔ اس میں ابو عامر تیر لگنے کی وجہ سے قتل ہو گئے۔ پھر جھنڈا ابو موسیٰ اشعری نے لیا اور ان کے ساتھ لڑائی کر کے ان کو شکست دی۔ پس بعض لوگوں کا خیال ہے کہ سلمہ بن درید بن صمہ نے تیر سے ابو عامر کو قتل کر دیا تھا۔ سلمہ کا تیر ان کے گھٹنے پر لگا تھا۔ جس کے زخم سے وہ شہید ہو گئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ درید جسے ابو عامر نے قتل کیا تھا۔ اسی نے ابو عامر کو قتل کیا تھا لیکن یہ غلط ہے کیونکہ درید بہت بوڑھا ہو چکا تھا اور وہ اس جنگ میں حصہ نہیں لے سکا۔

یحیٰی بن محمود اور عبدالوہاب بن ابو حبہ نے باسنادہما مسلم سے انہوں نے عبداللہ بن براد اور ابو کریب سے اور (لفظ لا بن براد استعمال ہوا ہے) انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے یزید سے انہوں نے ابو بردہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حنین سے فارغ ہوئے۔ تو آپ نے ایک لشکر دے کر ابو عامر کو وادی اوطاس کی طرف بھیجا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہاں انہوں نے درید بن صمہ کو قتل کر دیا اور اس کے ساتھی بھاگ گئے۔ اس دوران میں بنو جشم کے ایک آدمی نے ان کے گھٹنے پر تیر مارا جو پھنس کر رہ گیا۔ ابوموسیٰ نے ان سے دریافت کیا کہ آپ کس آدمی کے تیر سے زخمی ہوئے ہیں انہوں نے ایک کی طرف اشارہ کیا' وہ اس پر حملہ آور ہوئے اور اسے قتل کر دیا واپس آ کر انہوں نے تیر نکال دیا اور ان سے کہا آؤ میں تمہیں حضور کی خدمت میں لے چلوں۔ انہوں نے جواب دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے میرا اسلام عرض کرنا اور درخواست کرنا کہ میری مغفرت کی دعا فرمائیں۔ تھوڑی ہی دیر کے بعد ابوعامر فوت ہو گئے۔ واپس آ کر میں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو واقعہ کی اطلاع دی آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے۔ اے اللہ تو قیامت کے دن ابوعامر کو اپنی اکثر مخلوق پر فضیلت عطا فرمائیو۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۳۷۔ حضرت ابوعامر اشعریؓ

حضرت ابوعامر اشعری۔ ابوموسیٰ کے بھائی تھے۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے ہانی بن قیس' کسی نے عبدالرحمٰن بن قیس کسی نے عبید بن قیس اور کسی نے عباد بن قیس لکھا ہے۔ بھائیوں کے ساتھ اسلام قبول کیا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۳۸۔ حضرت ابوعامرؓ

بقول ابوعمر: حضرت ابوعامرؓ۔ یہ ابوموسیٰ کے چچا کے علاوہ کوئی اور آدمی ہیں۔ ابونعیم نے انہیں اشعری لکھا ہے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ حضرمی نے عبید بن وہب کسی نے عبداللہ بن وہب کسی نے عبداللہ بن ہانی اور کسی نے عبداللہ بن عمار لکھا ہے۔ وہ عامر کے والد تھے' انہیں صحبت ملی اور شامی شمار ہوتے ہیں۔ ان سے مروی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بنو ازد اور اشعری کیسے اچھے لوگ ہیں۔ جو میدان جنگ سے نہیں بھاگتے اور نہ کسی سے دھوکا کرتے ہیں۔ یہ لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں اور خلیفہ بن خیاط نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ان صحابہ میں سے جن کا تعلق یمنی قبائل سے تھا اور شام میں مقیم ہو گئے تھے۔ ابوعامر اشعری کا نام لیا ہے۔ عبدالملک بن مروان کے عہد میں فوت ہوئے۔ ابونعیم اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۳۹۔ حضرت ابوعامر انصاریؓ

حضرت ابوعامر انصاری۔ انہوں نے آپ سے اہل نار کے بارے میں سوال کیا۔ ان سے فرات البہرانی نے روایت کی ابوعمر اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں انصاری لکھا ہے حالانکہ وہ اشعری ہیں اور ان سے بسندہ بواسطہ سلیم بن جنائزی۔ انہوں نے فرات البہرانی سے انہوں نے ابوعامر اشعری سے روایت کی کہ ایک آدمی نے حضور اکرم ﷺ سے اہل نار کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا۔ سائل نے بڑا سوال کیا ہے ہر بڑا آدمی اپنے ساتھی پر زیادتی کرتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۶۰۴۰۔حضرت ابو عامر ثقفیؓ

حضرت ابو عامر ثقفیؓ۔ ان سے محمد بن قیس نے روایت کی۔ ان کی حدیث کے بارے میں ایک شخص سے مروی ہے کہ ابو عامر نامی آدمی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ سبزی جنت ہے۔ کشتی ذریعہ نجات ہے۔ عورت خیر ہے۔ اونٹ باعث رنج ہے اور دودھ عین فطرت ہے اور قید ثبات فی الدین ہے اور مجھے دھوکا دینا ناپسند ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۴۱۔حضرت ابو عامر والد حنظلہؓ

حضرت ابو عامر۔ حنظلہ کے والد تھے۔ جو غسیل ملائکہ تھے۔

ابوموسیٰ نے کتابتہً ابو عبداللہ محمد بن عمر بن ہارون الفقیر اندھے سے انہوں نے ابو بکر احمد بن علی بن ثابت کے مخطوطے سے انہوں نے ابو بکر احمد بن محمد بن غالب برقانی سے انہوں نے علی سے (جو دار قطنی کے عم زاد ہیں) انہوں نے احمد بن محمد بن سعید سے انہوں نے عبید بن حمدون رواسی سے انہوں نے ابن ظریف بن ناصح سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ناصح الجعفی سے انہوں نے اجلح سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ انہوں نے بنو اوس سے ابو قیس ابن اسلت اور ابو عامر کو جو غسیل الملائکہ کا والد تھا اور بنو خزرج سے معاذ بن عفراؑ اور اسعد بن زرارہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا۔ آپ مسجد میں مصروف نماز تھے اور بقول شعبی آپ سے ملاقات کرنے والوں میں یہ لوگ سب سے آگے تھے جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ جب میں نے بیعت کی تو میرے ماموں میرے ساتھ تھے اور میں سب سے چھوٹا تھا۔

دار قطنی لکھتا ہے کہ ابن ناصح، اجلح اور ظریف سے روایت کرنے میں اکیلا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں میں نہیں سمجھ سکا کہ ابوموسیٰ نے کس طرح ابو عامر کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔ کیا وہ ابو عامر کو اس لئے مسلمان خیال کرتا ہے کہ مذکورہ بالا لوگوں میں شامل تھا حالانکہ اس میں ان کے اسلام کا ذکر نہیں ہے۔ رہا جابر کا قول کہ جب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی تو اس کا ماموں (ابو عامر) موجود تھا۔ اس میں اس کے اسلام کا ذکر نہیں۔ اس سے اس کا کفر ظاہر ہے۔ کچھ عرصے کے بعد وہ مدینہ چھوڑ کر مکہ چلا گیا تھا اور غزوۂ احد میں مشرکین کے ساتھ موجود تھا۔ بحالت کفر مرا۔ اور حضور اکرم نے اس کا نام ابو عامر فاسق رکھ دیا تھا۔ واللہ اعلم

۶۰۴۲۔حضرت ابو عامرؓ

حضرت ابو عامر یا ابو مالک۔ ان کا شمار شامیوں میں تھا۔ حمص میں مقیم تھے۔ ان سے شہر بن حوشب نے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کے درمیان بیٹھے تھے کہ جبرئیل آئے انسانوں کی صورت میں۔ حضور نے ان کے سلام کا جواب دیا۔ انہوں نے اسلام کی حقیقت دریافت کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۴۳۔حضرت ابو عامرؓ

حضرت ابو عامر۔ کوفی شمار ہوتے ہیں۔ مطین اور طبرانی نے انکا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے کتابتہً ابو غالب احمد بن عباس سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے ابوبکر بن ریدہ سے (ح) ابوموسیٰ کا قول ہے کہ انہیں ابوعلی نے انہیں احمد بن عبداللہ نے انہیں سلیمان بن احمد نے انہیں احمد بن داؤد مکی نے ۔ انہیں مسلم بن ابراہیم نے انہیں مالک بن مغول نے انہیں علی بن مدرک نے انہیں ابوعامر نے بتایا کہ ہم میں کچھ کمی تھی ۔ اس لئے انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی محفل میں آنا چھوڑ دیا ۔ آپ نے وجہ دریافت کی تو انہوں نے یہ آیت پڑھی یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا یَضُرُّكُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ آپ نے فرمایا اس سے مراد من ضل من الکفار ہے ۔ احمد بن عبداللہ نے محمد بن محمد سے انہوں نے محمد بن عبداللہ حضرمی سے انہوں نے محمد بن موسیٰ سے انہوں نے مسلم بن ابراہیم سے اسی طرح روایت کی ہے ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے ۔

۶۰۴۴ ۔ حضرت ابوعامر السکونی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعامر السکونی ۔ شامی تھے ۔ ان سے عبدالرحمٰن بن غنم نے روایت کی ۔ انہوں نے حضور اکرم سے دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ مکمل نیکی کیا ہے؟ فرمایا چھپ کر بھی نیکی کا کام اسی طرح کرنا جس طرح لوگوں کے سامنے کرتے ہو ۔ ابن غنم نے ابوعامر سے تمامی وضو کے بارے میں حدیث بیان کی ۔ حبیب بن صالح کہتے ہیں کہ ان کی نسبت سکونی ہے ۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے ۔

۶۰۴۵ ۔ حضرت ابوعامر رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعامر ۔ انہیں حضور اکرم ﷺ نے شام روانہ کیا ۔ ان سے ابوالیسر نے روایت کی کہ انہیں حضور اکرم ﷺ نے شام کو روانہ کیا پھر حدیث بیان کی ۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے ۔

۶۰۴۶ ۔ حضرت ابوعامر رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعامر ۔ بقول ابوموسیٰ یہ مختلف آدمی ہیں ۔ ابوحنیفہ نے محمد بن قیس سے روایت کی کہ ایک آدمی جس کی کنیت ابوعامر تھی ہر سال حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو تحفہ پیش کیا کرتا تھا جس سال شراب حرام ہوئی ۔ اس نے حضور اکرم کو حسب معمول شراب کی تھلیا بطور ہدیہ پیش کی ۔ آپ نے فرمایا اے ابوعامر! شراب تو حرام ہو چکی ہے ۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! اسے بیچ دیجئے ۔ اور اس کی قیمت کو اپنے کام میں لائیے فرمایا جس طرح شراب کا پینا حرام ہے ۔ اسی طرح اس کا خریدنا' بیچنا اور اس کی قیمت سے فائدہ اٹھانا بھی حرام ہے ۔

ابوموسیٰ کہتے ہیں ۔ یہ حدیث ابوتمام سے روایت ہو چکی ہے ۔ جس نے باہم ایک دوسرے کو گڈمڈ کر دیا ہے کیونکہ اس نے اپنی کتابوں کی درستگی کا پورا اہتمام نہیں کیا اور حافظ ابوعبداللہ بن مندہ نے ابوعامر ثقفی تحریر کیا ہے اور ان سے محمد بن قیس نے ایک اور حدیث روایت کی ہے اور غالباً وہ یہی آدمی ہے ۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوعامر کے کئی تراجم لکھے گئے ہیں لیکن اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ابوعامر کئی ہیں یا ان میں کچھ گڑبڑ ہے اور ہم نے بھی کئی تراجم لکھ دیئے ہیں کیونکہ یہ لوگ اسی طرح لکھتے آئے ہیں ۔ واللہ الموفق بالصواب ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۰۴۷۔ حضرت ابوعائشہؓ

حضرت ابوعائشہ۔ ابن ابی عاصم اور حسن بن سفیان نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذناً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے اسحٰق بن بہلول بن حسان سے انہوں نے ابوداؤد حفری سے انہوں نے بدر بن عثمان سے انہوں نے عبداللہ بن مروان سے انہوں نے ابوعائشہ سے (جو ایک راست گو آدمی تھے) روایت کی کہ ایک صبح کو حضور اکرم ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے فرمایا گزشتہ رات کو میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمانوں کی کنجیاں مجھے دی گئی ہیں اور اوازن وہی ہیں۔ جو تم دنیا میں استعمال کرتے ہو۔ میں نے ایک پلڑے میں وہ اوازن رکھے اور دوسرے میں اپنی امت کو۔ امت کا پلڑا بھاری نکلا پھر میں نے اوازن اتار کر باری باری ابوبکر، عمر اور عثمان کو رکھا توان کا وزن زیادہ نکلا۔ اس کے بعد میں جاگ اٹھا۔ اس حدیث کو شریک نے اشعث سے انہوں نے اسود بن ہلال سے انہوں نے ایک اعرابی سے جو بنو محارب سے ہیں اور انہوں نے رسول اللہ سے روایت کی۔

بحیر بن سعد نے خالد بن معدان سے انہوں نے ابوعائشہ سے روایت کی کہ کچھ یہودی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ تورات کے بعض ابواب کی تفسیر بیان فرمایئے کیونکہ نبی ہی ایسا کرسکتا ہے چنانچہ حضور اکرمؐ نے تفسیر بیان کی ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے کہا کہ ابونعیم نے دونوں حدیثوں کو ایک حدیث میں جمع کر دیا ہے لیکن احتمال ہے کہ دونوں راوی مختلف ہوں۔

۶۰۴۸۔ حضرت ابوعبادہ انصاریؓ

حضرت ابوعبادہ انصاری۔ ان کا نام سعد بن عثمان بن خلدہ بن مخلد بن عامر بن زریق انصاری زرقی تھا۔ غزوۂ بدر اور احد میں شریک تھے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۴۹۔ حضرت ابوعبداللہ اسلمیؓ

حضرت ابوعبداللہ اسلمی۔ ایک روایت میں ان کی کنیت ابوحدرد مذکور ہے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوسہل غانم بن احمد الحداد اور میں حاضر تھا اور ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد سے انہوں نے ابوطاہر محمد بن احمد بن عبدالرحیم سے انہوں نے عبداللہ بن محمد ابوالشیخ سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن حارث سے انہوں نے عبید بن عبیدہ سے انہوں نے معتمر بن سلیمان سے انہوں نے یزید بن عبداللہ بن قسیط سے انہوں نے قعقاع بن عبیداللہ سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ہمیں ایک سریہ (فوجی مہم) پر روانہ فرمایا اور اتفاقاً عامر بن اضبط ہمیں راستے میں مل گیا۔ پھر راوی نے وہ قصہ بیان کیا جس پر واذا ضربتم فی الارض فتبینوا آیت اتری۔ اس حدیث کے اسناد میں اختلاف ہے۔ طبرانی لکھتے ہیں کہ ابوعبداللہ جن سے قعقاع نے روایت کی وہی ابوحدرد ہیں۔ ان کی دو کنیتیں تھیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۰۵۰۔ حضرت ابو عبد اللہ خطمی رضی اللہ عنہ

حضرت ابو عبد اللہ خطمی حجازی انصاری۔ ابن ابو فدیک نے ان کی حدیث عمر بن محمد سے انہوں نے فلیح بن عبد اللہ سے انہوں نے ان کے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا پانچ اوصاف انبیا کی سنت ہیں حیا، حلم، حجامت، مسواک اور خوشبو۔ ابو مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۵۱۔ حضرت ابو عبد اللہ صنابحی رضی اللہ عنہ

حضرت ابو عبد اللہ صنابحی۔ نام عثمان بن عسیلہ تھا۔ صحبت سے فیض یاب ہوئے۔ حضور اکرم ﷺ کی زیارت کے لئے مکہ سے مدینہ گئے۔ وہاں پہنچ کر معلوم ہوا کہ آپ چند روز پیشتر وفات پا گئے ہیں۔ رجاء بن حیوہ نے محمود بن ربیع سے روایت کی۔ ہم عبادہ بن صامت کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ان کی طبیعت ناساز ہوگئی۔ اتنے میں صنابحی وہاں آ گئے۔ عبادہ کہنے لگے۔ جس کی خواہش ایسے شخص کو دیکھنے کی ہو۔ جو سات آسمانوں کی بلندیوں کو چھو آیا ہے۔ تو اسے چاہیے کہ صنابحی کو دیکھ لے جب صنابحی ان کے قریب پہنچے تو۔ عبادہ نے کہا اگر تمہارے بارے میں پوچھا گیا تو میں تمہاری پارسائی کی شہادت دوں گا اگر تمہارے بارے میں شفاعت کی ضرورت پڑی تو شفاعت کروں گا اور اگر میرا بس چلا تو فائدہ پہنچاؤں گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہم ان کا ذکر پہلے کر آئے ہیں۔

۶۰۵۲۔ حضرت ابو عبد اللہ قینی رضی اللہ عنہ

حضرت ابو عبد اللہ قینی۔ انہیں صحبت ملی۔ مصر میں سکونت کر لی تھی۔ ان سے ابو عبد الرحمٰن جیلی نے سرق کا قصہ (اور اس کے اس سودے کا ذکر کیا ہے۔ جسے اس نے ادھار پر خریدا تھا) ان کی یہ حدیث قوی نہیں اور ایک روایت میں ابو عبد الرحمٰن مذکور ہے۔ اس کا ذکر آگے آئے گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۵۳۔ حضرت ابو عبد اللہ مخزومی رضی اللہ عنہ

حضرت ابو عبد اللہ مخزومی۔ صحابی ہیں۔ ان سے یزید بن مالک نے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب کسی آدمی کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوتے ہیں۔ تو ایسے شخص پر خدا کی طرف سے دوزخ کی آگ حرام ہو جاتی ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۵۴۔ حضرت ابو عبد اللہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابو عبد اللہ۔ صحابی ہیں۔ ان سے عرفجہ نے روایت کی حماد نے عطا بن سائب سے انہوں نے عرفجہ سے روایت کی کہ وہ عتبہ بن فرقد کے پاس بیٹھے تھے کہ حضور اکرم ﷺ کے ایک صحابی آ گئے۔ اس پر عتبہ جو حدیث بیان کر رہے تھے۔ رک گئے اور نو آمد سے کہا اے ابو عبد اللہ! ہمیں رمضان کے بارے میں حدیث سناؤ۔ انہوں نے کہا میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ رمضان مبارک مہینہ ہے اس میں بہشت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور جہنم کے دروازے بند کر دیئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاتے ہیں اور شیاطین کو بیڑیوں میں جکڑا جاتا ہے اور منادی کرنے والا کہتا ہے اے نیکوکار! نیکی کی طرف بڑھ اور اے بدکار اب رک جا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

اور ابونعیم نے باسناد ابراہیم بن طہمان عطا سے روایت کی اور عتبہ نے یا فلاں کہہ کر مخاطب کیا۔ ابن عیینہ نے بھی اسے روایت کیا ہے اور اسے فرقد کی حدیث قرار دیا ہے۔ ابومنصور بن مکارم نے باسنادہ ابوزکریا یزید بن ایاس سے انہوں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عطاء بن سائب سے انہوں نے عرفجہ سے روایت کی کہ ہم عتبہ بن فرقد کے پاس بیٹھے تھے کہ رمضان کا ذکر چھڑ گیا انہوں نے دریافت کیا کس چیز کے بارے میں گفتگو کر رہے ہو۔ انہوں نے جواب دیا در بارہ رمضان۔ اس کے بعد انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی حدیث بیان کی۔ کہ جب رمضان آتا ہے۔ تو جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔

۶۰۵۵۔ حضرت ابوعبداللہ ؓ

حضرت ابوعبداللہ۔ انہیں صحبت ملی۔ ابوقلابہ جرمی اور ابونضرہ نے ان سے روایت کی ہے۔ حماد بن سلمہ نے سعید الجریری سے انہوں نے ابونضرہ سے روایت کی کہ ایک صحابی بیمار ہوئے اور دوست احباب عیادت کو آئے دیکھا کہ وہ رو رہے ہیں۔ احباب نے کہا اے ابوعبداللہ! کیوں رو رہے ہو کیا تمہیں یاد نہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمہیں فرمایا تھا۔ پانی پیو۔ صبر کرو کہ اب ہماری ملاقات حوض کوثر پر ہوگی۔ انہوں نے جواب دیا ہاں مجھے یاد ہے لیکن میں نے حضور اکرم ﷺ سے یہ بھی سنا کہ خدا نے انسانی روحوں سے کچھ روحیں اپنے دائیں ہاتھ میں لیں اور فرمایا یہ جنتی ہیں اور اس پر مجھے کوئی پریشانی نہیں پھر کچھ اپنے بائیں ہاتھ میں لیں اور فرمایا یہ دوزخی ہیں اور فرمایا اور اس پر مجھے کوئی پریشانی نہیں اور ان سے ابوقلابہ نے یہ حدیث روایت کی۔ بئس سیطة المومن زعموا۔ الخ ابونعیم اور ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۵۶۔ حضرت ابوعبداللہ ؓ

حضرت ابوعبداللہ۔ انہیں صحبت ملی۔ ان سے ابومصبح مقرئی نے روایت کی۔ اوزاعی نے ابن یسار سے انہوں نے مصبح بن ابومصبح سے روایت کی ان کے والد نے ایک صحابی ابوعبداللہ سے پوچھا (جو اپنے گھوڑے کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے) کہ آپ گھوڑے پر سوار کیوں نہیں ہو رہے ہے۔ انہوں نے جواب دیا میں نے حضور اکرمؐ سے سنا کہ جس کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو گئے۔ اس پر جہنم کی آگ حرام کر دی گئی۔ نیز اس سے میرا گھوڑا فائدے میں رہے گا اور اپنے خاندان سے بے نیاز رہوں گا۔ اور زیادہ تر اپنا سفر گھوڑے سے اتر کر طے کروں گا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۵۷۔ حضرت ابوعبداللہ ؓ

حضرت ابوعبداللہ یہ دوسرے ابوعبداللہ ہیں۔ ان سے یحییٰ بکائی نے روایت کی حجاج بن منہال نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے یحییٰ بکائی سے انہوں نے ابوعبداللہ صحابی رسول سے روایت کی کہ حضرت ابن عمر کہا کرتے تھے کہ ان سے ان کی باتیں اخذ کرو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن کثیر کہتے ہیں، بہت سے نام ایسے ہیں جن کی کنیت ابوعبداللہ ہے اور اکثر ان میں سے ایسے ہیں کہ جن کا ترجمہ ان کے اسماء کے ذیل میں لکھ آئے ہیں اور وہ بھی باہم گڈمڈ ہیں۔ اس کی دلیل یہ ہے کہ جس ابوعبداللہ سے حدیث من اغبرت قدماہ فی سبیل اللہ مروی ہے۔ وہ جابر بن عبداللہ انصاری ہیں اور حصین بن حرملہ نے ابومصبح سے روایت کی کہ مالک بن عبداللہ ایک دفعہ جابر بن عبداللہ کے پاس سے گزرے (اور یہ واقعہ اس وقت پیش آیا جب ہم ارض روم میں تھے) اور وہ ایک خچر کو کھینچے آ رہے تھے۔ انہیں مالک بن عبداللہ نے کہا۔ ابوعبداللہ سوار ہو جاؤ الی آخرہٖ اور غالباً ان میں (سوائے چند ایک کے) سب کا حال ایک جیسا ہے لیکن ہم سابقین کے تتبع میں سب کا ذکر کر دیا ہے۔

۶۰۵۸۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن اشعریؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن اشعری یا اشجعی۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی کہ طہارت ایمان کی شرط ہے۔ یحییٰ بن میمون عبدی نے یحییٰ بن ابوکثیر سے انہوں نے ابوسلام اسود سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن اشعری سے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ بقول ابومندہ ان کی کنیت ابومالک ہے اسے ابان بن یزید نے یحییٰ بن ابوکثیر سے اور بقول ان کے انہوں نے ابومالک الاشعری سے روایت کیا۔

۶۰۵۹۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن انصاریؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن انصاری۔ ان کا نام یزید بن ثعلبہ بن خزمہ بن اصرم بن عمرو البلوی ہے۔ جو بنوسالم (از انصار) کے حلیف تھے۔ بدر اور احد میں شریک ہوئے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۶۰۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن جہنیؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن جہنی۔ مصری تھے۔ انہیں صحبت میسر آئی۔ ان سے مرثد بن عبداللہ یزنی نے دو حدیثیں روایت کیں۔ ابن مندہ کہتے ہیں۔ ابوسعید بن یونس کو میں نے کہتے سنا کہ ابوعبدالرحمٰن جہنی جنہیں قینی بھی کہا جاتا ہے۔ مصری صحابی تھے۔ یحییٰ بن ابوالرجاء نے اجازۃً باسنادہ ابن ابوعاصم سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے محمد بن عبید سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یزید بن ابوحبیب سے انہوں نے ابوالخیر مرثد بن عبداللہ یزنی سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن جہنی سے روایت کی کہ ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ دو سوار سامنے نمودار ہوئے۔ آپ نے فرمایا بنومذحج کے دو رفیق معلوم ہوتے ہیں۔ جب قریب آئے تو بنومذحج سے تھے۔ جب ان میں سے ایک نے بیعت کے لئے ہاتھ بڑھایا تو کہنے لگا یا رسول اللہ! جس نے آپ کو دیکھا آپ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی اس کی کیا جزا ہے؟ آپ نے جواب دیا اسے بشارت ہو پھر اسے بشارت ہو پھر آپ نے اس سے مصافحہ فرمایا۔ پھر دوسرا آدمی آگے بڑھا اس نے گزارش کی یا رسول اللہؐ! جس نے آپ کو نہیں دیکھا آپ پر ایمان لایا اور آپ کی تصدیق کی اس کی کیا جزا ہے؟ آپ نے اسے بھی بشارت دی پھر اسے بشارت ہو اور بیعت کے لئے مصافحہ کیا پھر وہ واپس چلا گیا۔

ان سے دوسری مروی حدیث یہ ہے۔ ابوالفضل بن ابوالحسن مخزومی فقیمہ نے باسنادہ ابویعلی احمد بن علی سے انہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوخیثمہ سے انہوں نے ابن نمیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یزید بن ابوحبیب سے انہوں نے مرثد بن عبداللہ الیزنی سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن الجہنی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک موقعہ پر فرمایا کل میں یہود کے یہاں جارہا ہوں تم خاموش رہنا اگر وہ السلام علیکم کہیں تو وعلیکم کہہ دینا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۶۱۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن خاضن عائشہؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن۔ (جنہیں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی تحویل میں لے لیا تھا) ابوموسیٰ نے اذناً ابوغالب احمد بن عباس سے انہوں نے ابوبکر محمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوالقاسم سلیمان بن احمد سے (ح) ابوموسیٰ کو ابوعلی نے انہیں احمد بن عبداللہ نے انہیں محمد بن محمد مقری نے انہیں محمد بن عبداللہ الحضرمی نے انہیں ضرار بن صرد نے انہیں علی بن ہاشم نے انہیں عبدالملک بن ابوسلیمان نے انہیں عبداللہ بن عبداللہ رازی نے انہیں یحییٰ بن ابومحمد نے انہیں ابوعبدالرحمٰن حاضن عائشہ نے روایت کیا کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور جناب عائشہ کو ایک چادر اوڑھے دیکھا آدھی حضورؐ کے جسم پر اور آدھی ام المومنین پر تھی۔

یہ طبرانی کی روایت ہے مگر انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ کا ذکر نہیں کیا۔ اس کے علاوہ وہاں لفظ آخر کا احتمال ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۶۲۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن خطمیؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن خطمی۔ طبرانی نے انہیں صحابی لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوغالب کوشیدی سے انہوں نے ابن ریذہ سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن عثمان ابوشیبہ سے انہوں نے سنجاب بن حارث اور سعید بن عمرو الاشعثی سے انہوں نے حاتم بن اسماعیل سے انہوں نے جعید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے موسیٰ بن عبدالرحمٰن الخطمی سے انہوں نے محمد بن کعب القرظی سے سنا جوان کے والد عبدالرحمٰن سے پوچھ رہے تھے کہ جوئے کے بارے میں حضور اکرم ﷺ نے جو ارشاد فرمایا تھا۔ وہ مجھے بتایئے۔ انہوں نے کہا حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص جوا کھیل رہا ہو اور پھر نماز ادا کرنے لگ جائے۔ وہ ایسا ہے جیسے کہ کوئی شخص پیپ یا خنزیر کے لہو سے وضو کرے۔ پس اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اس کی نماز قبول نہ ہوگی۔ ابونعیم کا قول ہے کہ سلیمان وغیرہ نے اسی طرح بیان کیا ہے مگر اس کے باپ کا ذکر نہیں کیا۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۶۳۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن صنابحیؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن صنابحی۔ ان سے حارث بن وہب نے روایت کی اور روایت ہے کہ یہ وہی شخص ہیں جن سے عطاء بن یسار نے روایت کی ابوعبداللہ ضابحی اور آدمی ہیں۔ جنہیں حضور اکرم کی صحبت نہیں ملی اور الصنابح کا والد اعسر تھا اور ایک روایت میں ہے کہ صنابحی اور آدمی تھا۔

صلت بن بہرام نے حارث بن وہب سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن ضابحی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امت اس وقت تک دین پر ثابت قدم رہے گی۔ جب تک وہ ذیل کی تین باتوں کی مرتکب نہیں ہوتے۔ (۱) مغرب کی نماز کا انتظار کرنا ستاروں کے چمکنے تک۔ (۲) اور جب تک یہود اور نصاریٰ سے مشابہت کے نتیجے میں نماز فجر کو مؤخر نہیں کرتے۔ (۳) اور جب تک نماز جنازہ میں عدم شرکت کے مرتکب نہیں ہوتے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۶۴۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن فہریؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن فہری۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر ابوعبدالرحمٰن قرشی فہری (از بنوفہر بن مالک بن نضر بن کنانہ) کہہ کر کیا ہے۔ انہیں صحبت اور روایت کا موقعہ ملا بقول واقدی ان کا نام عبد تھا۔ کسی نے لکھا کہ ان کا نام یزید بن انیس تھا۔ ایک روایت میں کرز بن ثعلبہ ہے۔ غزوۂ حنین میں موجود تھے اور اس جنگ کے حالات انہوں نے بیان کئے ہیں اور ان کی حدیث میں مذکور ہے۔ فولوا یومئذٍ مدبرین اور اس دن وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ نکلے جیسا کہ قرآن میں یہ آیت آئی ہے۔

حضور اکرمؐ نے اس موقعہ پر فرمایا تھا "اے اللہ کے بندو! میں خدا کا بندہ اور اس کا رسول ہوں" پھر فرمایا اے مہاجرین میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ ہم مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں۔ ابوعبدالرحمٰن کہتے ہیں۔ مجھ سے ایک ایسے شخص نے جو آپ کے قریب تر تھا۔ بیان کیا کہ حضور نے مٹھی بھر ریت ان کے چہروں پر پھینکی اور فرمایا رسوا ہوں یہ چہرے چنانچہ اللہ نے کفار کو بھگا دیا اسے حماد بن سلمہ نے یعلی بن عطاء سے انہوں نے ابوہمام عبداللہ بن یسار سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن فہری سے روایت کی۔ یعلی کہتے ہیں کہ مجھ سے ان کے باپوں نے اپنے باپوں سے روایت کی کہ ہم میں کوئی آدمی بھی ایسا نہیں رہ گیا تھا جس کی آنکھیں اور منہ مٹی سے اٹ نہ گئے ہوں۔ اور کہا کہ ہم نے زمین اور آسمان کے درمیان لوہے پر لوہے کے لگنے کی سی آواز سنی (جیسے تلواروں کی جھنکار) یہ وہی صاحب ہیں جن سے عبداللہ بن عباس نے دریافت کیا تھا اے ابوعبدالرحمٰن کیا آپ کو معلوم ہے کہ حضور اکرم ﷺ نماز کے لئے کہاں قیام فرماتے تھے۔ انہوں نے کہا ہاں آپ اس قطعہ زمین میں جو کعبے کے سامنے ہے اور باب ابوشیبہ سے ملحق ہے۔ نماز ادا کیا کرتے تھے۔

ابواحمد عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ ابوداؤد سلیمان بن اشعث سے انہوں نے موسیٰ بن اسماعیل سے انہوں نے حماد سے انہوں نے یعلی بن عطا سے انہوں نے ابوہسام عبداللہ بن یسار سے روایت کی کہ ابوعبدالرحمٰن فہری حضور اکرم ﷺ کے ساتھ حنین میں موجود تھے۔ سخت گرم دن تھا چنانچہ ہم آرام کرنے کو ایک درخت کے سائے تلے لیٹ گئے۔ جب سورج ڈھل گیا تو میں نے کپڑے اور اسلحہ پہن کر اور گھوڑے پر سوار ہو کر حضور اکرمؐ کے پاس آیا۔ آپ خیمے میں آرام فرما رہے تھے۔ قریب جا کر السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اور عرض کیا یا رسول اللہ! گرمی کی وجہ سے برا حال ہے۔ آپ نے فرمایا ہاں ٹھیک کہہ رہے ہو۔ پھر بلال سے فرمایا بلال میاں! میرے گھوڑے پر زین کس دو۔ انہوں نے زین نکالی۔ جس کا باکھر کھجور کی چٹائی تھی۔ نہ استر تھا نہ باہر کا کپڑا تھا۔ آپ سوار ہوئے۔ ہم بھی سوار ہو لئے۔

یوں انہوں نے حدیث بیان کی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔ لیکن ابن مندہ نے اختصار سے کام لیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۰۶۵۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن قرشیؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن قرشی۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن سائب کے چچا تھے۔ صحابہ میں شمار ہوئے ہیں مگر بلا دلیل ان سے عبدالرحمٰن بن سائب نے روایت کی کہ عبداللہ بن عباس نے ابوعبدالرحمٰن سے اس مقام کے بارے میں دریافت کیا۔ جہاں حضور اکرم ﷺ نماز کے لئے اترے تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ اور ابونعیم نے ابوعبدالرحمٰن پر دو تراجم تحریر کئے ہیں۔ ایک قرشی کے لئے اور دوسرا فہری کے لئے لیکن ابوعمر نے دونوں کو قرشی فہری لکھا ہے مگر ابن مندہ اور ابونعیم نے اپنے تراجم میں اس کا ذکر نہیں کیا اور ابوعبدالرحمٰن کو انہوں قرشی قرار دیا ہے اور ان سے ابن عباس نے سوال کیا اور دونوں یہ سمجھے کہ وہ فہری نہیں ہیں۔ احتمال ہے کہ ابوعمر کا قول اقرب الی الصواب ہو۔ واللہ اعلم

۶۰۶۶۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن القینیؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن القینی۔ طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ حسن بن احمد نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے بکر بن سہل سے انہوں نے عبداللہ بن یوسف سے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن جیلی سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن قینی سے روایت کی کہ سرق نامی ایک آدمی نے ایک دوسرے آدمی سے جس سے اس نے سورۃ بقرہ پڑھی تھی۔ گندم خریدا۔ باہمی لین دین کے بعد سرق غائب ہوگیا۔ جب مل گیا تو صحابہ اسے حضور اکرم ﷺ کے پاس لے آئے آپ نے فرمایا اے سرق! اسے بیچ دے۔ میں اس کے ساتھ چل دیا چنانچہ صحابہ تین دن تک اسے اس بیع پر آمادہ کرتے رہے۔ آخر مجھے کوئی خیال آیا اور میں نے اسے آزاد کر دیا۔

احمد کی روایت میں تین دن کا ذکر نہیں البتہ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اور ان کا نام ابوعبداللہ القینی مذکور ہے۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے لیکن کسی نے ان سے روایت نہیں کی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۶۷۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن مخزومیؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن مخزومی۔ طبرانی نے بھی انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ لکھتے ہیں۔ حسن بن احمد نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان بن محمد بن عبدوس بن کامل السراج سے انہوں نے ابوکریب سے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے عثمان بن عبدالرحمٰن مخزومی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ سعد نے حضور اکرم ﷺ سے وصیت کے بارے میں دریافت کیا آپ نے چوتھے حصے کی اجازت دی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۶۸۔ حضرت ابوعبدالرحمٰن مذحجیؓ

حضرت ابوعبدالرحمٰن مذحجی۔ ان کی حدیث کو عیاض بن عبدالرحمٰن نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی۔ ان کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نام کے بارے میں اختلاف ہے جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کی تخریج کی ہے۔

۶۰۶۹۔ حضرت ابو عبدالعزیز انصاریؓ

حضرت ابو عبدالعزیز انصاری۔ ابو موسیٰ نے اذناً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ اور عبدالرحمٰن بن محمد سے (جیسا کہ میرا ظن غالب ہے) انہوں نے عبداللہ بن محمد (قباب) سے انہوں نے ابوبکر بن ابو عاصم سے انہوں نے کثیر بن عبید سے انہوں نے بقیہ سے انہوں نے عبدالغفور انصاری سے انہوں نے عبدالعزیز سے انہوں نے اپنے والد سے جو کہ صحابی بھی ہیں انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی کہ جس شخص نے کوئی اچھا کام کیا اور پھر اس پر اترایا اُس کی جزا کم ہو گئی اور اس کا عمل ضائع ہو گیا۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۷۰۔ حضرت ابو عبس بن جبرؓ

حضرت ابو عبس بن جبر۔ ایک روایت میں ابن جابر بن عمرو بن زید بن جشم بن مجدعہ بن حارثہ بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس ہے۔ ابو عمر نے اسی طرح ان کا نسب بیان کیا ہے۔ ابن کلبی نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔ ہاں البتہ مجدعہ کا نام خذف کر دیا ہے اور جشم بن حارثہ انصاری اوثی حارثی تحریر کیا ہے۔ ان کا نام عبدالرحمٰن تھا اور غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں شریک رہے۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ اسمائے شرکائے بدر از بنو حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس۔ ابو عبس بن جبر بن عمرو کا ذکر کیا ہے۔ یہ کعب بن اشرف یہودی کے قاتلوں میں شامل تھے نیز اسی اسناد کے ساتھ محمد بن اسحاق سے روایت ہے وہ کہتے تھے کہ کعب بن اشرف کے قتل میں مندرجہ ذیل آدمی شامل تھے: محمد بن مسلمہ' سلکان بن سلامہ ابو نائلہ' عباد بن بشر اور بنی حارثہ کے ایک آدمی ابو عبس بن جبر اور نیز ان سے مروی حدیث بیان کی ہے۔ ان کا شمار کبار صحابہ میں ہوتا تھا۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا ابن عاصم۔ انہوں نے عبدالوہاب بن بجدہ سے انہوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے یزید بن ابو مریم سے روایت کی کہ وہ نماز جمعہ پڑھنے جا رہے تھے۔ کہ ان کی ملاقات عبایہ بن رفاعہ بن رافع بن خدیج سے ہو گئی۔ انہوں نے ابو عبس سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا آپؐ نے فرمایا "جس آدمی کے قدم اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے ان قدموں پر جہنم کی آگ حرام ہو گئی۔"

ان کی وفات ۳۴ ہجری میں ستر برس کی عمر میں ہوئی۔ حضرت عثمان نے نماز جنازہ پڑھائی اور بقیع میں دفن ہوئے۔ ان کی قبر میں ابو بردہ بن نیار' قتادہ بن نعمان' محمد بن مسلمہ اور سلمہ بن سلامہ بن وقش اترے تھے۔ مروی ہے کہ اسلام کی بعثت سے پہلے بھی عربی میں لکھنا جانتے تھے ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے بقول ابو موسیٰ ان کا نام عبدالرحمٰن تھا جیسا کہ ہم اس نام کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۰۷۱۔ حضرت ابو عبس بن عامر بن عدیؓ

حضرت ابوعبس بن عامر بن عدی بن سواد بن عدی بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی۔ بقول ابن الکلبی غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ یہ صاحب اول الذکر سے مختلف ہیں کیونکہ وہ اوسی اور یہ خزرجی ہیں۔ ابن الکلبی نے بھی دونوں کا ذکر کیا ہے ایک کو اوسی اور دوسرے کو خزرجی لکھا ہے۔ بقول ابن اثیر یہ کوئی اختلاف فی النسب نہیں۔

۶۰۷۲۔ حضرت ابوعبید اللہؓ

حضرت ابوعبید اللہ۔ حرب بن عبداللہ کے دادا تھے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔ وہ ان کی صحبت کے قائل ہیں لیکن مجھے ان سے کوئی حدیث یاد نہیں۔

۶۰۷۳۔ حضرت ابوعبید مولیٰ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوعبید۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے اور آپ کا کھانا پکاتے تھے۔ ان سے ایک حدیث مروی ہے۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد بن حنبل سے روایت کی۔ اپنے باپ سے انہیں عفان نے انہیں ابان العطار سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے ابوعبید سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے گوشت پکایا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس کا بازو مجھے دو میں نے تعمیل کی۔ آپ نے پھر اپنی بات دہرائی میں نے دوسرا بازو پیش کیا آپ نے تیسری دفعہ پھر بازو طلب فرمایا میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! بکری کے کتنے بازو ہوتے ہیں فرمایا بخدا اگر تم خاموش رہتے۔ تو تم اس وقت تک ہنڈیا سے نکال دیتے رہتے جب تک میں طلب کرتا رہتا۔ تینوں نے بیان کیا ہے۔

۶۰۷۴۔ حضرت ابوعبیدؓ مولیٰ رفاعہ

حضرت ابوعبید۔ رفاعہ بن رافع الزرقی کے مولی تھے۔ صحابہ میں شمار ہوتے ہیں مگر بے دلیل عبداللہ بن اسود نے ابو معقل سے انہوں نے ابوعبید مولیٰ رفاعہ سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو اللہ کے نام پر سوال کرے وہ ملعون ہے اور جو ایسے سائل کو نہ دے وہ بھی ملعون ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔ فرق یہ ہے کہ ابن مندہ نے ابو معقل بن ابو مسلم سے روایت کی ہے اور ابوعبید کا ذکر نہیں کیا۔

۶۰۷۵۔ حضرت ابوعبید زرقیؓ

حضرت ابوعبید زرقی۔ ان کی حدیث کا ذریعہ ان کے بیٹے ہیں۔ ان کی حدیث کو عبد ربہ بن عطا اللہ نے روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۷۶۔ حضرت ابوعبید بن مسعودؓ

حضرت ابوعبید بن مسعود بن عمرو بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف الثقفی۔ جو مختار بن ابی عبید کے اور صفیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زوجہ عبداللہ بن عمر کے والد تھے۔ حضور اکرم ﷺ کے عہد مبارک میں ایمان لائے اور بعد میں حضرت عمر نے انہیں ۱۳ سال ہجری میں بھرتی کر لیا اور ایک بڑا لشکر دے کر جس میں بدریوں کی کافی تعداد شامل تھی۔ عراق کو روانہ کیا اور جسر ابوعبیدہ کا واقعہ ان ہی کی طرف منسوب ہے کیونکہ وہ اس واقعہ میں امیر لشکر تھے۔ اور جسر کے مقام پر جو حیرہ اور قادسیہ کے درمیان واقع ہے۔ لڑتے ہوئے شہید ہو گئے تھے۔ اس واقعہ کو یوم قس الناطف اور یوم المروحہ بھی کہتے ہیں۔ ایرانیوں کا امیر لشکر مردان شاہ بن بہمن تھا۔ ایرانیوں کا لشکر کثیر التعداد تھا اور ابوعبید نے ایرانیوں کے ململہ نامی ہاتھی پر جو رسالے کے ساتھ تھا۔ حملہ کیا تھا۔ ابوعبید ایک بڑی تعداد کے ساتھ جو اٹھارہ سو افراد پر مشتمل تھی۔ جو قتل ہو گئے تھے۔ ایک روایت کے رو سے غرق ہونے والوں اور شہید ہونے والوں کی تعداد چار ہزار تھی چونکہ مسلمانوں نے پل کو گرا دیا تھا۔ اس لئے جب انہیں شکست ہوئی تو دشمن سے بچنے کے لئے انہوں نے دریا میں چھلانگیں لگائیں اور غرق ہو گئے۔ اس مشکل وقت میں مثنیٰ بن حارثہ شیبانی نے ازسرنو پل کو کھڑا کرایا۔ اور جو بچ گئے تھے وہ دریا کو عبور کر کے جانیں بچا سکے۔

ابومحمد بن ابوالقاسم الدمشقی نے اذناً اپنے والد سے انہوں نے ابوغالب بن ابوعلی فقیہہ سے انہوں نے محمد بن احمد بن محمد سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن الفتح سے انہوں نے محمد بن سفیان سے انہوں نے سعید بن احمد بن نعیم سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے عبداللہ بن عون سے انہوں نے محمد بن سیرین سے روایت کی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ابوعبید کے انجام کا علم ہوا تو کہنے لگے اگر وہ میرے پاس آ جاتا تو میں اس کی امداد کرتا۔ ابوعمر نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۷۷۔ حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ

حضرت ابوعبیدہ بن جراح۔ ان کا نام عامر بن عبداللہ بن جراح تھا۔ ایک روایت میں عبداللہ بن عامر مذکور ہے لیکن پہلی روایت اصح ہے ان کا نسب عامر بن عبداللہ بن جراح بن ہلال بن اہیب بن ضبہ بن حارث بن فہر بن مالک بن نضر القرشی الفہری ہے۔ یہ عشرہ مبشرہ سے تھے۔ غزوہ بدر اور احد سمیت تمام غزوات میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ شریک رہے۔ اسی طرح حبشہ کی ہجرت ثانیہ میں شامل تھے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ تا یونس بن بکیر ابن اسحٰق سے بسلسلہ مہاجرین حبشہ از بنو حارث بن فہر ابوعبیدہ بن جراح کا ذکر کیا ہے اور ابن اسحٰق نے بہ سلسلہ شرکائے بدر ابوعبیدہ عامر بن عبداللہ بن الجراح کا نام لیا ہے۔

جب حضرت عمر شام میں آئے اور حضرت ابوعبیدہ کے اطوار زندگی کو دیکھا کیونکہ وہ حد درجہ عسرت سے گزر بسر کرتے تھے تو کہنے لگے اے ابوعبیدہ ہم سب کو دنیا نے تیرے سوا بدل دیا۔

ابوعبیدہ کی وفات عمواس کے طاعون کی وجہ سے ۱۸ ہجری میں ہوئی تھی اور معاذ بن جبل نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی تھی۔

سعید بن عبدالرحمٰن بن حسان سے مروی ہے کہ اس وبا میں پچیس ہزار آدمی مر گئے تھے اور بنوصخر کے بیس اور اسی طرح بنومغیرہ سے بھی اتنے ہی آدمی مر گئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ تعداد خالد بن ولید کے خاندان کی تھی۔ ابوعمر ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۰۷۸۔ حضرت ابوعبیدہ الدیلیؓ

حضرت ابوعبیدہ الدیلی حجازی تھے۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کی حدیث ان کی اولاد سے مروی ہے۔ یحییٰ بن محمود نے باسنادہ تا ابن ابی عاصم۔ ابراہیم بن منذر الحزامی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سعد المؤذن سے انہوں نے مالک بن عبیدۃ الدیلی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر اللہ کے عبادت گزار بندے۔ دودھ پیتے بچے اور گھاس چرنے والے مویشی دنیا میں نہ ہوتے تو خدا تم پر عذاب انڈیل دیتا اور پھر طلب رضا پر راضی ہو جاتا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۷۹۔ حضرت ابوعبیدہ بن عمارہؓ

حضرت ابوعبیدہ بن عمارہ بن ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشی مخزومی۔ آپؐ کی خدمت میں حاضر رہے اور اپنے چچا خالد بن ولید کے ساتھ معرکہ اجنادین میں موجود تھے اور عمارہ ان کا والد وہی آدمی ہے۔ جسے قریش مکہ نے جعفر بن ابوطالب سمیت دوسرے مسلمان مہاجرین کی واپسی کے لئے عمرو بن عاص کے ساتھ نجاشی کے دربار میں روانہ کیا تھا اور عمارہ وہیں مر گیا تھا۔ اس سے لازم آتا ہے کہ اس کا بیٹا حضور اکرم ﷺ کے وصال کے وقت جوان ہو چکا ہوگا۔ کیونکہ عمارہ کا حبشہ کی طرف جانے کا واقعہ ابتدائے اسلام میں پیش آیا تھا۔ واللہ اعلم

۶۰۸۰۔ حضرت ابوعبیدہ بن عمروؓ بن محصن

حضرت ابوعبیدہ بن عمرو بن محصن بن عتیک بن عمرو بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مالک بن نجار۔ یہ بئر معونہ کے حادثے میں شہید ہوئے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۸۱۔ حضرت ابوعبیدہؓ

حضرت ابوعبیدہ۔ ان کا نام عبدالقیوم تھا۔ حضور کی خدمت میں اپنے مولیٰ کے ساتھ جس کا تعلق بنو ازد سے تھا۔ حاضر ہوئے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے جواب دیا قیوم یا رسول اللہؐ! فرمایا عبدالقیوم ان کے مولیٰ کا نام عبدالعزیٰ ابومغویہ تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم آج سے عبدالرحمٰن ابوراشد ہو۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۸۲۔ حضرت ابوعتاب اشجعیؓ

حضرت ابوعتاب اشجعی۔ ان سے ان کے بیٹے عتاب نے سورۃ قل یا یھا الکفرون کے بارے میں حدیث بیان کی۔ ابومالک اشجعی نے عبدالرحمٰن بن نوفل سے اس نے اپنے والد سے انہوں نے عتاب اشجعی سے اس نے اپنے والد سے روایت کی۔ اسے ابن مندہ اور ابونعیم نے بیان کیا۔ ابونعیم لکھتے ہیں اسے متاخر (ابن مندہ) نے بیان کیا ہے اور اس پر کچھ اضافہ نہیں کیا لیکن صحیح روایت وہ ہے۔ جو ابواسحٰق نے فروہ بن نوفل اشجعی سے اس نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے آپ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درخواست کی کہ انہیں کوئی دعا بتائی جائے جسے وہ رات کو سوتے ہوئے پڑھ لیا کریں آپ نے فرمایا سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو۔ یہ تمہاری طرف سے شرک سے اعلان بیزاری شمار ہوگا۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ میں ابن مندہ کو مطعون نہیں کرتا کہ اس نے یہ ترجمہ اس طرح کیوں تحریر کیا حالانکہ وہ اس سے پہلے نوفل کے ترجمے میں صحیح بات لکھ آئے ہیں اور یہاں غلط بات نہیں لکھنا چاہیے تھی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ابونعیم وغیرہ اس طرح کے غلط تراجم لکھتے رہتے ہیں اور اگر ابن مندہ انہیں ناقابل اعتبار جان کر ترک کر دے تو یہ لوگ اس پر اعتراض کر دیتے ہیں لیکن اگر انصاف سے دیکھا جائے تو اس طرح کے تمام اعتراضات کو ابوزکریا اور ابوموسیٰ نے مسترد کر دیا ہے۔ اس ترجمے کے بارے میں بھی کہا جا سکتا ہے کہ اگر ابن مندہ اسے غلط سمجھ کر ترک کر دیتا اور کسی ایک آدھ نے اس کا ذکر کر دیا ہوتا۔ تو یہ لوگ اعتراض جڑ دیتے۔

۶۰۸۳۔ حضرت ابوعتیق محمد بن عبدالرحمٰنؓ

حضرت ابوعتیق۔ محمد بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر الصدیق بن ابوقحافہ قرشی تیمی۔ یہ صاحب خود ان کے والد ان کے دادا اور ان کے پردادا ابوقحافہ دولت اسلام سے مشرف ہوئے۔ اس خاندان کے علاوہ اور کسی خاندان کو یہ شرف حاصل نہیں۔ یہ عبداللہ بن ابوعتیق کے والد تھے۔ جو اپنی خوش طبعی کی وجہ سے مشہور تھے۔ کئی راویوں نے ابوعلی حداد سے انہوں نے ابونعیم حافظ سے انہوں نے ابوبکر بن بعابی سے انہوں نے حضرت ابوبکر سے روایت کی کہ ان کے پوتے محمد بن عبدالرحمٰن حجۃ الوداع کے دوران میں پیدا ہوئے اور آپ کی خدمت میں لائے گئے۔ اس خوش بخت خاندان کی چار پشتیں۔ حضور اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئیں ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۸۴۔ حضرت ابوعثمان اصجیؓ

حضرت ابوعثمان اصجی۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت میں عمرہ کیا تھا۔ ان سے ابوقبیل معافری نے روایت کی۔ وہ بقول ابوسعید بن یونس مصری تھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۸۵۔ حضرت ابوعثمان انصاریؓ

حضرت ابوعثمان انصاری۔ طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے (ح) ابوموسیٰ نے ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے غیلان بن عبدالصمد طیالستی سے انہوں نے عمر بن محمد بن حسن سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابوالزناد انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوعثمان انصاری سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک موقعہ پر میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور میں ایک عورت سے مجامعت کر رہا تھا۔ اس لئے میں نے مناسب نہ جانا کہ غسل سے پہلے آپ کے سامنے جاؤں چنانچہ میں نے کچھ توقف کیا اور پھر آپ سے جا کر مل گیا اور توقف کی وجہ بیان کی۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا انزال ہو گیا تھا میں نے عرض کیا نہیں۔ فرمایا اس صورت میں وضو کافی ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے بقول ابوموسیٰ ان کے نام کے بارے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اختلاف ہے۔عتبان اور عبداللہ بن عتبان اور صالح وغیرہ مذکور ہیں۔

۶۰۸۶۔ ابوعثمان بن سنہؓ

حضرت ابوعثمان بن سنہ خزاعی۔ فتح طائف کے بارے میں انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی۔ ربیع بن سلیمان نے ابن وہب سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوعثمان بن سنۃ الخزاعی سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے ہڈی اور لید سے استنجا کرنے سے منع فرمایا۔

اسی حدیث کو حرملہ نے ابن وہب سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوعثمان بن سنہ سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کی اور یہی مشہور ہے اور اسی طرح لیث وغیرہ نے یونس سے اور شعبی نے علقمہ سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابوعمر لکھتے ہیں کچھ لوگ ان کی صحبت کے قائل ہیں اور باقی انکاری ہیں اور اس میں شبہ ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ زہری نے ان سے یہ حدیث استنجاء مرسل بیان کی ہے۔

۶۰۸۷۔ حضرت ابوعثمان نہدیؓ

حضرت ابوعثمان نہدی۔ ان کا نام عبدالرحمٰن بن مل بن عمرو بن عدی بن وہب بن سعد بن خزیمہ بن رفاعہ بن مالک بن نہد بن زید القضاعی نہدی ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے عہد میں اسلام قبول کیا اور مال کی زکوۃ ادا کی لیکن آپ کی زیارت سے محروم رہے لیکن حضرت عمر کے دور خلافت میں جلولا اور قادسیہ کے معرکوں میں شریک رہے۔ ان کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے۔ انہوں نے عمر اور ابن مسعود سے روایت کی۔ ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۸۸۔ حضرت ابوعذرہؓ

حضرت ابوعذرہ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت انہیں نصیب ہوئی۔ ان سے عبداللہ بن شداد نے روایت کی۔ یزید بن ہارون، عبدالرحمٰن بن مہدی اور حجاج بن منہال نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے ابوعذرہ سے روایت کی کہ انہیں آپ کی زیارت نصیب ہوئی۔ اکثر راویوں نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے ابوعذرہ سے انہوں نے عائشہ سے انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے مردوں اور عورتوں کو حماموں میں نہانے سے منع فرمایا بعد میں مردوں کو دھوتی کے ساتھ اجازت دے دی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے حجاج کی حدیث میں اسے ذکر کیا ہے اور جناب عائشہ سے حماموں میں نہانے سے ممانعت کے بارے میں روایت کی ہے۔

۶۰۸۹۔ حضرت ابوعرسؓ

حضرت ابوعرس۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے یہ حدیث من کانت له ابنتان الخ روایت کی لیکن یہ حدیث ایک لحاظ سے مجہول اور ضعیف ہے۔ ابوعمر نے بیان کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۰۹۰۔ حضرت ابوعرفجہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعرفجہ۔ بنواوس کے حلیف تھے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ یہ ابن اسحٰق کا قول باسنادہ ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

۶۰۹۱۔ حضرت ابوالعریان رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالعریان محاربی یا سلمی۔ ابوموسیٰ نے کتابتہً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے ابوالقاسم طبرانی سے انہوں نے علی بن عبدالعزیز سے (ح) ابوموسیٰ کہتے ہیں ہم نے حسن سے انہوں نے احمد سے انہوں نے محمد بن احمد بن حسن سے انہوں نے حسن بن حسن حربی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے ابوخلدہ سے روایت کی کہ انہوں نے ابن سیرین سے کہا کہ جب میں نماز پڑھتا ہوں۔ تو مجھے یاد نہیں رہتا کہ میں نے دو رکعتیں پڑھی ہیں یا چار۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ مجھ سے ابوالعریان نے بیان کیا کہ ایک دن حضور اکرم ﷺ نماز پڑھا کر گھر تشریف لے گئے۔ ہم میں ایک دراز دست آدمی تھا۔ جسے حضور ذوالیدین کہتے اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ نے نماز میں قصر کی ہے یا بھول ہوگئی۔ فرمایا نہ قصر کیا ہے نہ بھول ہوئی ہے۔ اس نے کہا آپ سے بھول ہوئی ہے چنانچہ آپ آگے بڑھے۔ دو رکعتیں ادا کیں۔ پھر سلام پھیر کر تکبیر کہی۔ سجدہ ادا کیا پہلے سجدے کی طرح یا ذرا طویل تر۔ پھر تکبیر کہہ کر سر اٹھایا پھر تکبیر کہہ کر سجدہ کیا۔ پہلے سجدے کی طرح یا ذرا طویل تر لیکن محمد کو یاد نہیں رہا کہ آیا اس نے سلام پھیرا تھا یا نہ۔

ابوعمر لکھتے ہیں کہ ایک روایت میں ابوالعریان کی بجائے ابوہریرہ کا نام آیا ہے اور صرف ابوخلدہ ہی اس کے قائل ہیں اور ان کا نام ابوالعریان ہیثم بن اسود النخعی مذکور ہے جن سے طارق بن شہاب احمسی اور عبدالملک بن عمیر نے روایت کی ہے۔ کوفی تھے بعض نے بصری لکھا ہے۔

سفیان بن عیینہ نے عبدالملک بن عمیر سے روایت کی کہ عمرو بن حریث' ابوالعریان کی عیادت کو گئے۔ پوچھا کیا حال ہے؟ ابوالعریان نے جواب دیا دیکھتے نہیں ہو کہ جن چیزوں کی سیاہی مجھے مرغوب تھی وہ سفید ہوگئی ہیں اور جن کی سفیدی مجھے پسند تھی وہ سیاہ ہوگئی ہیں اور اسی طرح جن اعضا کو میں مضبوط رکھنا چاہتا تھا وہ نرم پڑ گئے ہیں۔

اسمع انبئک بآیات الکبر   تقارب الخطو وسوء فی البصر

"سنو میں تمہیں بڑھاپے کی علامتیں بتاتا ہوں۔ قدم چھوٹے ہوجاتے ہیں اور آنکھوں میں خرابی ہوجاتی ہے۔"

قلۃ الطعم اذا الزاد حضر   وکثرۃ النسیان فیما یذکر

"جب کھانا لایا جائے تو بھوک کم ہو۔ اور جو باتیں یاد رکھنے کی ہوں وہ بکثرت بھول جائیں۔"

وقلۃ النوم اذا اللیل اعتکر   نوم العشاء وسعال فی السحر

"اور جب رات تاریک ہوجائے۔ تو نیند غائب ہوجائے۔ عشا کے وقت نیند کا حملہ ہوجائے اور سحر کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وقت کھانسی کا۔"

وترکی الحسناء و فی قبل الطهر والناس یبلون کما تبلی الشجر

"اور خوبصورت عورتوں سے ایام ماہواری سے پہلے کنارہ کشی اور جس طرح درخت پرانے ہو جاتے ہیں۔
آدمی بھی پرانا ہو جاتا ہے۔"

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۹۲۔ حضرت ابو عریض رضی اللہ عنہ

حضرت ابو عریض۔ ابو حاتم رازی نے محمد بن دینار الخراسانی سے انہوں نے عبداللہ بن مطلب سے انہوں نے محمد بن جابر الحنفی سے انہوں نے ابو مالک اشجعی سے انہوں نے ابو عریض سے جو اہل خیبر میں حضور اکرم ﷺ کے رہنما تھے۔ ان سے مروی ہے کہ آپ نے انہیں ایک سو اونٹ عطا کیے تھے۔ انہوں نے ایک حدیث منکر بیان کی۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۹۳۔ حضرت ابو عزہ ہذلی رضی اللہ عنہ

حضرت ابو عزہ ہذلی۔ ان کا نام یسار بن عبداللہ یا یسار بن عبد یا یسار بن عمرو تھا۔ ابو احمد عسکری کے مطابق ابو عزہ ہذلی یسار بن عبداللہ بن عامر بن تمیم بن لفاشہ بن ملاص بن خزیمہ بن دہمان بن سعد بن مالک بن ثور بن طابخہ بن لحیان بن ہذیل ہے۔ بصرے میں سکونت تھی۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ایک روایت میں ان کا نام مطر بن عکامس ہے کیونکہ دونوں سے ایک ہی حدیث مروی ہے۔ ایک روایت میں ابو عزہ مطر سے مختلف آدمی ہیں اور یہی اکثریت کا خیال ہے ان سے ابو الملیح نے روایت کی۔ اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے احمد بن منیع اور علی بن حجر سے (ایک ہی خیال کو) ابراہیم بن اسماعیل سے انہوں نے ایوب بن ابو الملیح سے انہوں نے ابو عزہ سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب خدا چاہتا ہے کہ فلاں آدمی فلاں ملک میں مرے۔ تو وہاں اسے کوئی کام نکل آتا ہے۔

ترمذی لکھتے ہیں کہ ابو عزہ کو صحبت ملی اور ان کا نام یسار بن عبد تھا اور ابو الملیح بن اسامہ کا نام عامر بن اسامہ بن عمیر ہذلی تھا۔

ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۹۴۔ حضرت ابو عزیز ابیض رضی اللہ عنہ

حضرت ابو عزیز۔ ان کا نام ابیض تھا اور ہم باب ہمزہ میں ان کا ترجمہ لکھ آئے ہیں۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۹۵۔ حضرت ابو عزیز بن جندب رضی اللہ عنہ

حضرت ابو عزیز بن جندب بن نعمان۔ ان کا ذکر صحابہ میں کیا گیا ہے۔ ابو عمر نے اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ میں انہیں نہیں جانتا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۰۹۶۔ حضرت ابوعزیز بن عمیرؓ

حضرت ابوعزیز بن عمیر بن ہاشم بن عبد مناف بن عبدالدار بن قصی قرشی عبدری۔ یہ مصعب بن عمیر اور ابوالروم بن عمیر کے بھائی تھے اور ان کی اور مصعب کی والدہ کا نام ام خناس دختر مالک از بنو عامر بن لوئی تھا اور ابوعزیز کا نام زرارہ تھا انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور سماع حاصل ہوا۔ ان سے نبیہ بن وہب نے روایت کی یہ غزوۂ بدر میں بحیثیت کافر شریک تھے۔ اور جنگی قیدی بنالئے گئے تھے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ مجھے نبیہ بن وہب نے جو عبدالدار کے بھائی تھے بتایا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بدر کے قیدیوں کو لئے مدینے تشریف لائے۔ تو انہیں مسلمانوں میں تقسیم کر دیا اور فرمایا کہ ان لوگوں سے حسن سلوک سے پیش آنا ابوعزیز کہتے ہیں کہ وہ بھی قیدیوں میں تھے اور انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو جنگی قیدیوں کے بارے میں ہدایت دیتے ہوئے سنا۔

اس کے بعد حالت یہ ہوگئی کہ جس گھر میں مجھے رکھا گیا۔ وہاں جس شخص کے ہاتھ میں روٹی کا ٹکڑا آجاتا۔ وہ مجھے کھانے کو دے دیتا اور خود کھجور کھا کا گزارہ کر لیتا میں شرم کے مارے روٹی انہیں واپس کر دیتا لیکن وہ پھر میری طرف پھینک دیتے۔

خلیفہ بن خیاط نے انہیں بنوعبدالدار سے صحابہ میں شمار کیا ہے۔ بقول ابن کلبی وزبیر' ابوعزیز غزوۂ احد میں بحالت کفر مارا گیا تھا۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ یہ روایت غلط ہے اور احد میں بحالت کفر قتل ہونے والا ابوعزیز کا بھائی تھا اور مصعب بن عمیر احد میں بحالت اسلام شہید ہوئے تھے۔ ابونعیم لکھتے ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن وہ ابوعزیز کے اسلام کے قائل نہیں ہیں کیونکہ غزوۂ احد میں مشرکین کا علم اس کے پاس تھا۔ ابن ماکولا لکھتے ہیں کہ ابوعزیز غزوۂ احد میں بحالت کفر مارا گیا تھا۔

ابوجعفر باسنادہ تا یونس بن بکیر از ابن اسحٰق بسلسلہ مقتولین مشرکین در غزوۂ احد بنوعبدالدار سے جن گیارہ آدمیوں کا ذکر کیا ہے۔ ان میں ابوعزیز کا نام نہیں ہاں البتہ ان کے بھائی ابویزید بن عمیر کا نام ان میں شامل ہے۔ واللہ اعلم تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۰۹۷۔ حضرت ابوعسیبؓ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوعسیب۔ حضور اکرم ﷺ کے مولی تھے۔ صحبت اور روایت سے فیض یاب ہوئے۔ ایک روایت میں ان کا نام احمر ہے۔ ان سے ابونصیرہ اور حازم بن قاسم نے دو حدیثیں روایت کیں۔ ایک یہ ہے کہ جبرئیل میرے پاس بخار اور طاعون لے کر آئے۔ بخار تو میں نے مدینہ کے لئے رکھ لیا اور طاعون شام کو بھیج دیا۔ طاعون میری امت کے لئے باعث شہادت ہے۔ ان سے مسلم بن عبداللہ ابونصیرہ نے روایت کی۔

دوسری حدیث بھی ابونصیرہ نے ان ہی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ ایک رات کو گھر سے نکلے میں ساتھ ہولیا۔ راہ میں ابوبکر سے اور پھر عمر سے ملاقات ہوگئی۔ انہیں بھی ساتھ لے لیا پھر ایک انصار کے گھر کے پاس سے گزرے صاحب خانہ سے فرمایا کہ ہمیں تازہ کھجور کھلاؤ۔ وہ کھجور کا خوشہ لے آئے۔ سب نے کھجور کھائی اور پھر پانی پیا اس کے بعد آپ نے فرمایا یہی وہ نعمتیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔جن کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔

یہ حدیث ہثیم بن تیہان کی حدیث سے ملتی جلتی ہیں۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۹۸۔حضرت ابو عسیم رض

حضرت ابو عسیم۔بعض نے انہیں ابو عسیب شمار کیا ہے اور بعض نے ان کے علاوہ' حاکم ابو احمد وغیرہ نے دونوں میں امتیاز کیا ہے۔ابن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے بہز اور ابو کامل سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابو عمران الجونی سے انہوں نے ابو عسیب یا ابو عسیم سے روایت کی کہ بہز حضورؐ کے جنازے میں موجود تھے۔لوگوں نے پوچھا ہم حضور اکرم ﷺ کی نماز جنازہ کیسے پڑھیں۔انہوں نے کہا۔حجرے میں داخل ہو کر علیحدہ علیحدہ پڑھو چنانچہ ایک دروازے سے داخل ہوتے اور دوسرے سے نکل جاتے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لحد میں رکھا جا چکا۔تو مغیرہ نے کہا کہ آپ کے پاؤں کے تلے کچھ خرابی رہ گئی تھی جسے آپ نے درست نہیں کیا۔انہوں نے کہا تم اتر کر درست کر دو چنانچہ انہوں نے قبر میں اتر کر خرابی درست کر دی اور کفن میں ہاتھ ڈال کر آپ کے پاؤں کو چھوا۔پھر ان لوگوں سے کہا مجھ پر مٹی انڈیلو۔جب ان کی پنڈلیوں تک پہنچ گئی۔تو وہ باہر نکل آئے اور حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا کہ میں آپ کو حضور اکرم ﷺ کے ساتھ کئے وعدے کے بارے میں بتاتا ہوں۔ابو نعیم اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۰۹۹۔حضرت ابو العشر اء رض

حضرت ابو العشر اء الدارمی۔ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے کسی نے اسامہ بن مالک بن قہطم کسی نے بلز کسی نے مالک بن اسامہ اور کسی نے عطارد بن برز لکھا ہے۔بعض نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے مگر یہ غلط ہے درج ذیل حدیث کے راوی ان کے والد ہیں **لو طعنت فی فخذها لا جزاء عنک**" اگر تم جانور کی ران میں نیزہ چبھو دو۔تو یہ جائز ہوگا ہم اسامہ کے ترجمے میں اس کا ذکر کر آئے ہیں۔اور صحبت ان کے والد کو ملی اور مالک بن قہطم کے ترجمے میں اس کا ذکر کر آئے ہیں۔

۶۱۰۰۔حضرت ابو عطیہ بکری رض

حضرت ابو عطیہ بکری از بکر بن وائل۔ان سے مروی ہے کہ ان کے اہل خاندان انہیں (جب وہ ابھی لڑکے ہی تھے) لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے۔ان سے مسکین بن عبداللہ ابو فاطمہ ازدی نے روایت بیان کی کہ مجھے لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لائے اور میں ابھی نوجوان لڑکا تھا۔میں نے ابو عطیہ کو اس وقت دیکھا جب وہ بجستان کے لوگوں کو مدینے میں جمع کر رہے تھے اور وہ شہر سے میل بھر دور فروکش تھے۔میں نے ابو عطیہ کو اس وقت دیکھا جب کہ ان کی داڑھی اور سر کے بال سفید ہو چکے تھے اور سر پر سفید پگڑی باندھ رکھی تھی۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۰۱۔حضرت ابو عطیہ مزنی رض

حضرت ابو عطیہ مزنی۔ان کی حدیث بکر بن سوادہ نے عبدالرحمٰن بن عطیہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت کی۔ مصری شمار ہوتے ہیں۔ یہ ابوسعید بن یونس کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۰۲۔ حضرت ابوعطیہ الوداعیؓ

حضرت ابوعطیہ الوداعی۔ شامی صحابہ میں شمار ہوتے ہیں۔ ان کی صحبت میں اختلاف ہے۔ طبرانی اور مطین نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوغالب کوشیدی سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ سے انہوں نے ابوالقاسم طبرانی سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن عوف الحمصی سے انہوں نے محمد بن مصفی سے انہوں نے بقیہ سے انہوں نے بجیر بن سعد سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے ابوعطیہ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں ایک مرنے والے کا ذکر ہو رہا تھا۔ آپ نے دریافت فرمایا آیا تم سے کسی نے اسے کوئی نیک کام کرتے دیکھا ہے۔ ایک آدمی نے گزارش کی۔ یارسول اللہ! میں اور وہ ایک رات اللہ کی راہ میں بغرض چوکیداری جاگتے رہے تھے حضور اکرم ﷺ اہل مجلس کے ساتھ اٹھے اور آپ نے اس کی نماز جنازہ پڑھائی اور جب اسے قبر میں اتارا گیا تو آپ نے اس پر مٹی ڈالتے ہوئے فرمایا تمہارے ساتھیوں کا گمان ہے کہ تم دوزخی ہو لیکن میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ تو جنتی ہے اس کے بعد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا اے عمر! لوگوں کے اعمال کی چھان بین نہ کیا کرو بلکہ ان کی فطرت کا کھوج لگایا کرو۔

اور اسی مضمون کی حدیث ابوالمنذر سے بھی مروی ہے۔ امام احمد بن حنبل لکھتے ہیں کہ ابوعطیہ ہمدانی اور الوداعی دونوں ایک ہیں اور ان کا نام مالک بن ابوحمزہ تھا اور یہ مالک بن عامر ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ وہ حضرت عائشہ سے روایت کرتے تھے۔ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۰۳۔ حضرت ابوعقبہؓ

حضرت ابوعقبہ اور ایک روایت میں عقبہ ہے۔ انصار کے ایرانی النسل غلام تھے۔ خلیفہ نے انہیں بنوہاشم کا مولی اور صحابی لکھا ہے۔ بقول ابراہیم بن عبداللہ خزاعی وہ جبیر بن عتیک کے مولی تھے۔

محمد بن اسحٰق نے داؤد بن حصین سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابوعقبہ سے انہوں نے اپنے والد سے جو ایرانی غلام تھے۔ روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ غزوۂ احد میں موجود تھے اور انہوں نے ایک مشرک پر وار کیا اور کہا۔ لو اس کا مزہ چکھو کہ میں ایک ایرانی غلام ہوں۔ جب حضور کو علم ہوا۔ تو فرمایا تم نے یہ کیوں نہ کہا کہ تم انصاری غلام ہو۔ ابن مندہ نے اسی طرح ذکر کیا ہے۔

ابن اسحٰق کے مغازی کے طریق سے معلوم ہوتا ہے کہ عقبہ ان کا نام ہے۔ کنیت نہیں۔ ان کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر کے مطابق ان کا نام رشید تھا۔

۶۱۰۴۔ حضرت ابوعقرب بکریؓ

حضرت ابوعقرب بکری۔ ایک روایت میں کنانی ہے۔ ایک اور روایت کے مطابق۔ ان کا تعلق بنولیث بن بکر بن عبدمناہ بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنانہ سے تھا۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم انہیں کنانی بتاتے ہیں۔ ابونوفل کہتے ہیں کہ وہ ابونوفل بن ابوعقرب کے والد تھے۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ خلیفہ کہتے ہیں۔ ان کا نام خالد بن بجیر تھا اور ایک روایت کے مطابق ان کا نام عویج بن خویلد بن خالد بن عمرو بن حماس بن عویج تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ ابوعقرب کا نام معاویہ بن خویلد بن خالد بن بجیر بن عمرو بن حماس بن عویج بن بکر بن عبدمناہ بن کنانہ تھا اور یہی رائے ازدی موصلی کی ہے لیکن یہ امر مفید مطلب نہیں اور معاویہ کے بیٹے کا نام ابونوفل تھا۔ خلیفہ انہیں بصری کہتا ہے اور واقدی کے نزدیک وہ مکی ہیں اور ان سے ان کے بیٹے ابونوفل نے روایت کی اور ابن ماکولا نے ان کا سلسلہ نسب ازدی کی طرح ہی بیان کیا ہے لیکن انہوں نے ابوعقرب کا نام معاویہ نہیں اور عویج کو عریج لکھا ہے۔

الخطیب عبداللہ بن احمد بن محمد نے باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے انہوں ابوبحر سے انہوں نے محمد بن شاذان سے انہوں نے عمرو بن حکام سے انہوں نے اسود بن شیبان سے انہوں نے ابونوفل بن ابوعقرب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روزے کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا مہینے بھر میں ایک روزہ رکھ لے۔ انہوں نے اضافے کا مطالبہ کیا آپ بمشکل مہینے میں تین دنوں پر راضی ہوئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوعمر کے قول بکری اور دوسری روایت کنانی میں کوئی تناقض نہیں کیوں کہ ان کا تعلق بنوبکر بن عبدمناہ بن کنانہ سے ہے چنانچہ وہ لیثی بکری اور کنانی شمار ہوتے ہیں اور یہ بنوبکر بن وائل سے نہیں ہیں۔

رہا عویج کا معاملہ' اس کا صحیح تلفظ اور کتابت عریج ہے کیونکہ جن کتابوں سے میں نے امداد لی ہے وہ حد درجہ صحیح ہیں اور ان میں غلطی کی گنجائش نہیں ہے اور بعض کتابوں کے حاشیہ پر لکھا دیکھا گیا ہے کہ ابوعمر نے اس کا نام عویج تحریر کیا ہے حالانکہ یہ لفظ عریج ہے اگرچہ بعض کتابوں میں عویج درج ہے لیکن صحیح لفظ عریج ہے جو ابوعقرب کے اجداد میں کسی کا نام تھا۔

امیر ابونصر لکھتے ہیں کہ یہ لفظ عریج ہے جو بکر بن عبدمناہ بن کنانہ سے ہے اور ابونوفل بن ابوعقرب عریجی اسی خاندان سے تھا۔ اسی طرح ابن الکلبی نے کئی مقام پر اس کا تلفظ ضبط کیا ہے اور عریج بن بکر بن عبدمناہ بن کنانہ لکھا ہے اور ابونوفل بن عمرو بن ابوعقرب بن خویلد بن خالد بن بجیر بن عمرو بن حماس بن عریج ان میں سے تھے اور یہ بنوعریج کا خاندان ہے اور مدینے میں اب بھی ان کے کچھ لوگ رہتے ہیں اور جس شخص نے انہیں لیثی شمار کیا ہے۔ وہ غلطی پر ہے۔ واللہ اعلم۔

۶۱۰۵۔ حضرت ابوعقیل بلوی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوعقیل ان کا نام عبدالرحمٰن بن عبداللہ بلوی' انصاری' اوسی تھا۔ یہ لوگ بنوجحجبا بن ثعلبہ بن عمرو بن عوف کے حلیف تھے۔ جاہلیت میں ان کا نام عبدالعزیٰ تھا جسے بدل کر حضور نے عبدالرحمٰن کر دیا۔ طبری لکھتے ہیں کہ ابوعقیل' عبیلہ قسمیل بن فزار بن بلی کی اولاد سے تھے۔ ابن اسحٰق نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں بنوجحجبی کا حلیف قرار دیا ہے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے غزوۂ بدر انصار کے قبیلے اوس سے اور پھر بنوثعلبہ بن عمرو بن عوف سے ایک جماعت کا ذکر کیا ہے آگے چل کر لکھا ہے کہ بنوجحجبی بن کلفہ بن عوف سے ابوعقیل بن عبداللہ بن ثعلبہ از

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنو قضاعہ تھے۔ نیز ابن ہشام نے اکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے اسی طرح روایت کیا ہے ہاں البتہ سلسلہ نسب میں کچھ اضافہ کیا ہے۔ ثعلبہ بن بیجان بن عامر بن حارث بن مالک بن عامر بن انیف بن جشم بن عبداللہ بن تیم بن اراش بن عامر بن عبیلہ بن قسمیل بن فزار بن بلی۔ سلمہ نے ابن اسحٰق سے اسی طرح ذکر کیا ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ ابوجعفر کی رائے کے مطابق یہ وہی صاحب ہیں جو جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔

۶۱۰۶۔ حضرت ابوعقیلؓ

حضرت ابوعقیل صاحب الصاع، جن پر منافقوں نے طنز کیا تھا۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے بقول قتادہ ان کا نام جیجاب تھا۔ ابن اسحٰق نے ابوعقیل صاحب الصاع لکھا ہے، جو بنوانیف اراشی سے بنوعمرو بن عوف کے حلیف تھے۔ خالد بن سیار نے ابن ابوعقیل سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ ایک رات پیٹھ پر کنوئیں کے ڈول کی رسی کھینچتے رہے، جس کی اجرت دو صاع کھجور مقرر تھی۔ صبح کو ایک صاع کھجور اپنے بچوں کے لئے رکھ لی اور ایک صاع حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پیش کر دی۔ آپ نے فرمایا اسے صدقات میں شامل کر دو۔ مناق کہنے لگے کہ اللہ تعالیٰ ان کھجوروں سے بے نیاز ہے اور ان کا مذاق اڑایا کیونکہ عبدالرحمٰن بن عوف اپنا نصف مال اٹھا لائے تھے جو چار ہزار چار سو درہم بنتا تھا۔ اسی طرح عاصم بن عدی ایک سو وسق کھجور لے آئے تھے۔ منافق کہنے لگے یہ ریاکاری ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی اَلَّذِیْنَ یَلْمِزُوْنَ الْمُطَّوِّعِیْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ فِی الصَّدَقَاتِ وَالَّذِیْنَ لَا یَجِدُوْنَ اِلَّا جُهْدَهُمْ ''اور جو لوگ بطوع خاطر صدقہ ادا کرنے والے مومنوں کی اور ان لوگوں کی جن کے پاس اپنی محنت کے بغیر اور کچھ نہیں ہے، بھد اڑاتے ہیں۔'' تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۰۷۔ حضرت ابوعقیل ملیلیؓ

حضرت ابوعقیل ملیلی یا جعدی۔ ابوموسیٰ نے اذناً حسن بن احمد سے انہوں نے ابوالقاسم بن ابوبکر بن ابوعلی سے انہوں نے ابوالحسین محمد بن عبداللہ البرانی سے انہوں نے ابوعمرو بن حکیم سے انہوں نے ابوجعفر محمد بن ہشام بن بختری سے انہوں نے احمد بن مالک بن میمون سے انہوں عبدالملک بن قریب الاصمعی سے انہوں نے ہزیم بن سفر سے انہوں نے بلال بن اشقر سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے روایت کی کہ ہم لوگ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ حج کے ارادے سے روانہ ہوئے اور ابواء کے مقام پر اترے سر راہ ایک ضعیف العمر آدمی سے ملاقات ہوگئی۔ کہنے لگا: اے سوارو! ذرا ٹھہر جاؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا بڑے میاں! کہو کیا کہنا چاہتے ہو؟ بوڑھے نے کہا کیا تم میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود ہیں؟ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے رفقائے سفر سے کہا۔ تم میں سے کوئی نہ بولے۔ بوڑھے سے مخاطب ہو کر کہنے لگے کیا تمہاری عقل ٹھکانے پر ہے؟ بوڑھے نے جواب دیا۔ عقل ہی مجھے یہاں تک کھینچ لائی ہے۔ اس پر خلیفہ نے پوچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کب وفات پائی۔ بوڑھا کیا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے ہیں؟ خلیفہ نے جواب دیا ہاں۔ اس پر بوڑھا اتنا رویا، ہم سمجھے اس کی جان ہی نکل جائے گی۔ پھر اس نے دریافت کیا آپ کے بعد خلیفہ کون ہوا خلیفہ نے جواب دیا ابوبکر۔ بوڑھے نے کہا بنوتمیم کا وہ کمزور سا آدمی حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں وہی۔ کیا وہ تم میں موجود ہیں۔ کہا نہیں کیا وہ فوت ہو چکے ہیں۔ ہاں فوت ہو گئے ہیں۔ اس پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتار دیا کہ اس کی آواز گلوگیر ہوگئی۔ ابوبکر کا جانشین کون ہوا؟ عمر بن خطاب بوڑھے نے کہا انہیں بنو امیہ کا وہ سفید رنگ آدمی جو بڑا حلیم الطبع اور میل جول رکھنے والا تھا۔ کیا نظر نہیں آیا؟ (بوڑھے کا اشارہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف تھا) خلیفہ نے کہا ہاں معاملہ کچھ ایسا ہی ہوا۔

ایسا معلوم ہوتا ہے ابوبکر نے عمر کی دوستی کا پاس رکھا اور حکومت اسے دے دی۔ کیا عمر تم میں موجود ہے۔ ہاں جو آدمی تم سے باتیں کر رہا ہے۔ وہ عمر ہی ہے بوڑھا کہنے لگا میری امداد کر کیونکہ میرا کوئی امدادی نہیں۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا تم کون ہو؟ تاکہ میری امداد تم تک پہنچ سکے۔ اس نے جواب دیا۔ میرا تعلق بنو ملیل سے ہے۔ میں نے حضور اکرم ﷺ سے بنو جعل کے پشتے پر ملاقات کی تھی آپ نے مجھے اسلام کی دعوت دی۔ جو میں نے قبول کر لی پھر آپ نے مجھے ستو پلائے پہلے خود نوش جان فرمایا۔ آخر میں مجھے عطا کیا چنانچہ جب بھی مجھے بھوک لگتی ہے۔ وہ شکم سیری یاد آتی ہے اور جب بھی پیاس لگتی ہے وہ سیرابی یاد آتی ہے اور اسی طرح جب گرمی کی آگ بھڑکتی ہے۔ تو اس ٹھنڈک کی یاد سے دل کو بہلاتا ہوں پھر میں نے کوہ ابیض کی چوٹی پر بکریوں کا ایک ریوڑ پال لیا نمازیں پڑھتا اور رمضان کے روزے رکھتا تا آنکہ ہم پر قحط نازل ہوا چنانچہ اس ریوڑ میں سے صرف ایک بکری بچی۔ جس کے دودھ پر ہم گزارا کرتے تھے۔ گذشتہ رات بھیڑیئے نے اسے زخمی کر دیا۔ ہم نے اسے ذبح کیا۔ جس کا کچھ حصہ لئے ہم آپ کے پاس پہنچے ہیں۔ ہماری امداد کیجئے خدا آپ کا حامی و ناصر ہو۔ حضرت عمر نے کہا تم مجھے فلاں چشمے پر ملنا۔ میری امداد تجھے پہنچے گی۔

مسور سے مروی ہے۔ ہم پڑاؤ پر اترے۔ میں دیکھ رہا تھا کہ خلیفہ کی آنکھیں پیچھے سڑک پر لگی ہوئی تھیں۔ انہوں نے اپنی ناقہ کی مہار پکڑی ہوئی تھی کھانا نہیں کھا رہے تھے اور بوڑھے عرب اور اس کے ساتھیوں کا انتظار کر رہے تھے۔ جب باقی لوگ پہنچ گئے تو حضرت عمر نے چشمے کے مالک کو بلایا اور اس نے بوڑھے عرب کا ذکر کیا اور کہا کہ جب شیخ موصوف یہاں تیرے پاس پہنچے۔ تو اس کو روک لینا اور میرے واپس آنے تک اس کے طعام و قیام کا بندوبست کرنا۔

مسور سے منقول ہے کہ ہم حج سے فراغت کے بعد لوٹے اور اس مقام پر اترے تو خلیفہ نے چشمے کے مالک کو بلا کر شیخ کے بارے میں دریافت کیا۔ اس نے کہا کہ شیخ اس کے پاس آ گیا تھا اور اسے سخت تپ تھی۔ وہ تین بار بیمار ہوا آخر کار وہ مر گیا اور میں نے اسے دفن کر دیا اور یہ ہے اس کی قبر۔ راوی بیان کرتا ہے گویا میں اب بھی خلیفہ کو دیکھ رہا ہوں۔ یہ سنتے ہی وہ کود کر اٹھے۔ اس کی قبر پر جا کر کھڑے ہوئے۔ فاتحہ پڑھی پھر اسے گلے سے لگا لیا اور خوب روئے۔ شیخ کے اہل و عیال کو ساتھ لیا اور مدینے آ گئے اور جب تک زندہ رہے ان کی پرورش کرتے رہے۔

ابوعمر اور ابوموسیٰ دونوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن فرق یہ ہے کہ ابوعمر نے اختصار سے کام لیا ہے اور ابوموسیٰ نے پورا واقعہ بیان کیا ہے۔

۶۱۰۸۔ حضرت ابو العکر رضی اللہ عنہ

حضرت ابو العکر۔ یہ اس خاتون ام شریک کے بیٹے تھے۔ جس نے اپنا نفس حضور اکرم ﷺ کو بخش دیا تھا۔ ابو العکر کا نام بقول ابوعمر سلم بن سمی تھا۔ ابوموسیٰ نے باسنادہ تا ابوصالح ابن عباس سے روایت بیان کی کہ انہیں ام شریک دختر جابر نے بتایا کہ ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا بیٹا ابوالعکر اسلام قبول کر کے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ہجرت کر گیا۔ اس پر اس کے لوگ میرے پاس آئے اور کہنے لگے شاید تو بھی اپنے بیٹے کے دین پر ہوگی۔ خود انہوں نے کہا بلاشبہ تاکہ خدا تجھے بھی اس کی جزا دے۔ وہ روانہ ہو پڑے اور مجھے بھی ایک گراں رو اونٹ پر سوار کر دیا۔ مجھے کھانے پینے کو کچھ نہ دیتے تھے۔ جب دوپہر ہوئی وہ اپنے خیموں میں فروکش ہو گئے اور مجھے تپتی دھوپ میں چھوڑ دیا۔ جس سے میری عقل کان اور آنکھیں سب ماؤف ہو گئیں۔ جب تیسرے دن دوپہر ہوئی تو میں نے اپنے سینے پر پانی کے ڈول کی ٹھنڈک محسوس کی۔ میں نے اس سے تھوڑی دیر پانی پیا پھر وہ مجھ سے چھین لیا گیا۔ میں نے دیکھا کہ وہ ڈول زمین و آسمان کے درمیان معلق تھا چنانچہ دوسری بار میرے قریب آیا میں نے تھوڑی دیر اس سے پھر پانی پیا۔ تیسری دفعہ پھر یہی صورت پیش آئی تا آنکہ میں پوری طرح سیراب ہو گئی۔ پھر وہ پانی میرے سر، چہرے اور کپڑوں پر انڈیل دیا گیا۔

جب انہوں نے یہ حال دیکھا تو پوچھا اے دشمن خدا یہ کیا معاملہ ہے میں نے کہا یہ اللہ کا کرم ہے۔ وہ جلدی جلدی اٹھ کر اپنی مشکوں کے پاس آئے انہوں نے دیکھا کہ ان کے منہ اسی طرح بندھے ہوئے ہیں۔ اس پر پکار اٹھے کہ جس خدا نے اپنے کرم سے تجھے پانی عطا کیا ہے ہم شہادت دیتے ہیں کہ اسلام اسی کا دین ہے چنانچہ وہ اسلام لے آئے اور ہجرت کر کے حضور اکرم ﷺ کے پاس پہنچے۔

ابن کلبی لکھتے ہیں۔ یہ وہی خاتون ہیں جن کے بارے میں یہ آیت اتری وامرأة مومنة ان وهبت نفسها للنبی ''اور وہ مومن خاتون جس نے اپنا نفس نبی کو بخش دیا۔'' ابو عمر اور ابو موسیٰ نے انکا ذکر کیا ہے۔

۶۱۰۹۔ حضرت ابوالعلاء الانصاریؓ

حضرت ابوالعلاء الانصاری۔ نسب نامعلوم۔ طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابو غالب سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ کہتے ہیں۔ انہیں حسن نے انہیں احمد ان دونوں کو سلیمان بن احمد نے انہیں احمد بن عمرو الخلال نے انہیں یعقوب بن حمید نے انہیں نے محمد بن عمر الواقدی نے انہیں ایوب بن علاء الانصاری نے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو غزوۂ احد میں دو زرہیں پہنے دیکھا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۱۰۔ حضرت ابوالعلاء العامریؓ

حضرت ابوالعلاء العامری۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اسود بن شیبان نے ابوبکر بن سماعہ سے انہوں نے ابوالعلاء سے روایت کی کہ وہ بنو عامر کے وفد میں شامل تھے۔ انہوں نے حضور اکرم سے مخاطب ہو کر کہا یا سیدنا و یاذ الطول علینا! حضور اکرمؐ نے فرمایا رک جاؤ حسب معمول گفتگو کرو اور تمہیں شیطان تباہ نہ کرے کیونکہ سید صرف اللہ تعالیٰ ہے۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ ابوالعلاء یزید بن عبداللہ بن شخیر ہیں اور ان سے قتادہ نے انہوں نے غیلان بن جریر اور ابونصرہ نے مطرف بن عبداللہ شخیر سے انہوں نے اپنے والد سے یہ حدیث روایت کی ہے۔ ہم ان کا ذکر عبداللہ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں اور وہاں ان کا نسب بھی بیان کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۱۱۱۔ حضرت ابو العلاء مولی محمد بن عبداللہ بن جحشؓ

حضرت ابو العلاء مولی محمد بن عبداللہ بن جحش بن رباب الاسدی اسد بن خزیمہ۔ خلیفہ بن خیاط نے لکھا ہے کہ بنو اسد بن خزیمہ سے محمد بن عبداللہ بن جحش اور ان کے مولی ابو العلاء حضور اکرم ﷺ کے صحابی تھے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۱۲۔ حضرت ابو علقمہ بن اعورؓ

حضرت ابو علقمہ بن اعور سلمی۔ حافظ بن عبدالجلیل بن محمد نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن طلحہ بن یزید بن رکانہ سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ کو کبھی ہماری شراب کا علم نہ ہو سکا مگر آخر میں جب ہم غزوۂ تبوک کے سلسلے میں اس محاذ پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ حضور اکرم کی اقامت گاہ کو ابو علقمہ ابن اعور نے گھیرا ہوا تھا اور چونکہ وہ شراب ک نشے میں تھے۔ اس لئے انہوں نے خیمے کی کچھ رسیاں کاٹ دیں حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا۔ یہ کون ہے لوگوں نے عرض کیا ابو علقمہ ہے؟ جس نے شراب پی ہوئی ہے فرمایا تم میں سے ایک ادھر کا آدمی اٹھے اور اسے پکڑ کر اس کی اقامت گاہ پر چھوڑ آئے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۱۳۔ حضرت ابو علکثہؓ

حضرت ابو علکثہ۔ ابو راشد کے بھائی تھے اور ان کا ذکر ان کے بھائی کی حدیث میں گزر چکا ہے۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے کہ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہا گیا اور انہوں نے کنیتوں میں ابو راشد کا ذکر نہیں کیا۔ ابو راشد کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جن کا نام عبدالرحمٰن تھا اور ان کے بھائی کا نام قیوم تھا جسے آپ نے بدل کر عبدالقیوم بنا دیا تھا اور کنیت ابو عبید تھی۔ جسے بگاڑ کر ابو علکثہ بنا دیا۔

۶۱۱۴۔ حضرت ابو علی بن عبداللہؓ

حضرت ابو علی بن عبداللہ بن حارث بن رحضہ بن عامر بن رواحہ بن حجر بن معیص بن عامر بن لوئ قرشی عامری۔ ان کی والدہ کا نام ہند دختر مالک بن علقمہ تھا۔ معرکہ یمامہ میں شہید ہوئے اور فتح مکہ کے موقع پر مسلمان ہوئے تھے ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مجھے ان کی کسی روایت کا علم نہیں۔ یہ بھی تحریر کیا ہے کہ انہیں علی بن عبداللہ بھی کہا گیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور زبیر بن بکار کا خیال یہ ہے کہ بنو رحضہ بن عامر بن رواجہ سے ابو علی بن حارث بن رحضہ معرکہ یمامہ میں شہید ہو گئے تھے۔ اس کے بعد تحریر کیا ہے کہ علی بن عبیداللہ بن حارث بن رحضہ جنگ یمامہ میں شہید ہوئے تھے چنانچہ زبیر کے قول کے مطابق ابو علی علی بن عبیداللہ کے چچا ہوں گے اور بقول اور ابو عمر دونوں ایک ہیں۔ ان کے بارے میں دونوں روایتیں ہیں۔ ابو علی عبداللہ اور علی بن عبداللہ۔ واللہ اعلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۱۱۵۔ حضرت ابوعلی طلقؓ

حضرت ابوعلی طلق بن علی حنفی۔ بصرہ میں سکونت کر لی تھی۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ابونعیم نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۱۶۔ حضرت ابوعلی قیسؓ بن عاصم

ابوعلی قیس بن عاصم منقری۔ بصرے میں ٹھہر گئے تھے۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ابونعیم نے مختصر ذکر کیا ہے۔

۶۱۱۷۔ حضرت ابوعمارہؓ

حضرت ابوعمارہ براابن عازب۔ کوفے میں ٹھہر گئے تھے۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۱۸۔ حضرت ابوعمر انصاریؓ

حضرت ابوعمر انصاری۔ طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابو غالب سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ کہتے ہیں۔ ہم نے حسن بن احمد سے انہوں نے ابونعیم سے ان دونوں نے طبرانی سے انہوں نے علی بن عبدالعزیز سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے بشیر بن سلیمان سے انہوں نے ایک انصاری شیخ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جس نے نماز ظہر سے پہلے چار رکعتیں ادا کیں۔ گویا اس نے بنو اسماعیل کے ایک غلام کو آزاد کیا۔ اسی طرح طبرانی نے محمد بن اسحٰق بن راہویہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے فضل بن موسیٰ سے انہوں نے بشیر بن سلمان سے انہوں نے عمر انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے ایسی ہی روایت بیان کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۱۹۔ حضرت ابوعمر مولیٰ عمر بن خطابؓ

حضرت ابوعمر مولیٰ عمر بن خطاب۔ حسن بن سفیان نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ پھر وحدان میں۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے محمد بن مصفیٰ سے انہوں نے بقیہ بن ولید سے انہوں نے یحییٰ بن مسلم سے انہوں نے عکرمہ ولیس مولی ابن عباس سے انہوں نے ابوعمر مولیٰ بن عمر بن خطاب سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم آنکھوں سے اپنے بھائی کے لقمے کا تعاقب نہ کرو۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۲۰۔ حضرت ابوعمرو انصاریؓ

حضرت ابوعمرو الانصاری۔ حمانی نے ابواسحٰق حمیسی سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے غزوۂ احد پر صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا کل صبح اس جنت میں داخل ہو جاؤ۔ جس کی وسعت زمین و آسمان سے زیادہ ہے۔ اس پر ایک آدمی نے اپنے بھائی کو آواز دی۔ اے ابوعمرو۔ احد سے پہلے جنت اور رب کعبہ کی خرید سے نفع کما لو۔ وہ شریک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جنگ ہوئے اور ابو عمرو کو شہادت نصیب ہوئی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۲۱۔ حضرت ابو عمرو انصاریؓ

حضرت ابو عمرو انصاری۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ابو موسیٰ نے اجازۃً ابو غالب کوشیدی سے انہوں نے ابن ریذہ سے (ح) ابو موسیٰ کہتے ہیں۔ ہم نے حسن بن احمد سے انہوں نے ابو نعیم سے ان دونوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن عثمان بن ابو شیبہ سے انہوں نے عباد بن زیاد سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن محمد بن عبید اللہ عرزمی سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن طلحہ بن یزید بن عبید اللہ العرزمی جعفر بن محمد سے وہ اپنے باپ سے وہ محمد بن طلحہ بن یزید بن رکانہ سے انہوں نے محمد بن حنیفہ سے روایت کی کہ انہوں نے ابو عمرو انصاری کو جو بیعت عقبہ کے علاوہ بدر اور احد میں شریک رہے تھے' دیکھا۔ وہ پیاس کی وجہ سے مضطرب تھے اور غلام سے کہہ رہے تھے۔ مجھے تھام کر اٹھاؤ۔ اس نے انہیں اٹھایا اور کمان کو ذرا سا کھینچ کر آہستہ سے تین تیر پھینکے۔ پھر کہنے لگے میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ جس نے اللہ کی راہ میں ایک تیر بھی چلایا۔ نشانے تک پہنچا یا راستے ہی میں رہ گیا۔ قیامت کے دن وہ نور کا کام دے گا۔ اسی شام کو وہ قبل از غروب آفتاب شہید ہو گئے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں میرا خیال ہے کہ یہ صحابی ابو عمرۃ الانصاری تھے جن کا ذکر بعد میں بیان ہوگا۔

۶۱۲۲۔ حضرت ابو عمرو بن حفصؓ

حضرت ابو عمرو بن حفص بن مغیرہ بروایت زبیر۔ ایک روایت میں ابو حفص بن مغیرہ اور ایک روایت میں ابو عمرو بن حفص بن عمرو بن مغیرہ قرشی مخزومی مذکور ہے۔ ان کے نام میں بھی اختلاف ہے۔ احمد اور عبد الحمید کے علاوہ ایک روایت میں ہے کہ ان کی کنیت ہی ان کا نام تھی۔ ان کی والدہ درہ دختر خزاعی بن حویرث ثقفی تھی۔ جب آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو یمن روانہ فرمایا تو ابو عمرو کو بھی ساتھ بھیج دیا وہاں پہنچ کر انہوں نے اپنی بیوی فاطمہ دختر قیس الفہر یہ کو طلاق دے دی اور بیوی کو مطلع کر دیا اور پھر فوت ہو گئے اور ایک روایت میں ہے کہ زندہ رہے۔ فتیان بن احمد بن سمنیہ نے باسنادہ قعنبی سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبد اللہ بن یزید مولی اسود بن سفیان سے انہوں نے ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے فاطمہ دختر قیس سے روایت کی کہ ابو عمرو نے مجھے طلاق دے دی ہے اور خود روپوش ہو گیا ہے لیکن اپنے وکیل کو جو دے کر میرے پاس بھیجا ہے۔ جس پر فاطمہ ناراض ہوئی کہ اب اس کا میرے ساتھ کیا رشتہ رہ گیا ہے۔ وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور واقعہ بیان کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب تیرا نفقہ اس پر واجب الادا نہیں۔ اس لئے تجھے اپنی عدت ام شریک کے گھر میں گزارنا چاہیے پھر فرمایا لیکن وہ ایسی عورت ہے جسے ہر وقت میرے صحابی گھیرے رہتے ہیں۔ اس لئے بہتر ہوگا کہ تو عدت ابن ام مکتوم کے گھر میں گزار لے۔ وہ اندھا آدمی ہے۔ تو کپڑے اتار کر بھی رہ سکتی ہے یعنی اگر کبھی ضرورت پڑ جائے تو۔

ام زہری نے ابو سلمہ سے انہوں نے فاطمہ سے اسی طرح روایت کی اور ان کا نام ابو عمرو بن حفص لکھا ہے اور یحییٰ بن ابو کثیر نے ابو سلمہ سے روایت کی کہ ابو عمرو وہ آدمی ہیں جنہوں نے امیر المومنین عمر سے جب انہوں نے خالد بن ولید کو معزول کر دیا تھا رو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

درروناپسندیدہ انداز میں گفتگو کی تھی۔

ابویاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے سعید بن یزید سے (یعنی ابوشجاع سے) انہوں نے حارث بن یزید الحضرمی سے انہوں نے علی بن رباح سے انہوں نے ناشرہ بن سمی یزنی سے روایت کی کہ انہوں نے عمر بن خطاب کو یوم جابیہ کے موقعہ پر خالد بن ولید کو امارت سے معزول کرنے کی وجہ بیان کرتے اور ابوعبیدہ بن جراح کو ان کی جگہ مقرر کرنے کے متعلق خطبہ دیتے ہوئے سنا۔ خلیفہ نے کہا کہ خالد بن ولید نے مال غنیمت سے ایک خطیر رقم ایک شاعر کو دے دی تھی۔ اس پر ابوعمرو بن حفص نے کہا اے عمر! آپ نے جو عذر پیش کیا ہے یہ بھی کوئی عذر ہے۔ آپ نے اس آدمی کو معزول کیا جسے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مقرر کیا تھا اور آپ نے اس تلوار کو نیام میں ڈال دیا۔ جسے اللہ نے بے نیام کیا تھا اور اس علم کو لپیٹ دیا جسے آپ نے تیار کیا تھا۔ آپ قطع رحم اور اپنے عم زاد سے حسد کے مرتکب ہوئے ہیں۔ خلیفہ نے کہا اے ابوعمرو۔ تو خالد سے اقرب القرابت کم عمر (ناتجربہ کار) اور اپنے عم زاد سے جانب داری کر رہا ہے۔ بخاری نے ان کا ترجمہ ان اسما کے تحت بیان کیا ہے۔ جو بغیر از کنیت ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۲۳۔ حضرت ابوعمرو جریرؓ

حضرت ابوعمرو جریر بن عبداللہ بجلی۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۲۴۔ حضرت ابوعمرو بن حماسؓ

حضرت ابوعمرو بن حماس۔ صحابی تھے اور حجازی شمار ہوتے ہیں۔ ابن ابوذئب نے حارث بن حکم سے انہوں نے ابوعمرو بن حماس سے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت بیان کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا عورتوں کو راستے کے درمیان نہیں چلنا چاہیے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۲۵۔ حضرت ابوعمرو شیبانیؓ

حضرت ابوعمرو شیبانی سعد بن ایاس۔ حضور اکرم ﷺ کے معاصر تھے۔ ایمان لائے مگر زیارت سے محروم رہے وہ کہتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی اور وہ ان دنوں کاظمہ میں اونٹ چرایا کرتے تھے۔ ان کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے۔ انہوں نے ابن مسعودؓ حذیفہ اور ابومسعود بدری وغیرہ سے روایت کی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۲۶۔ حضرت ابوعمرو بن کعبؓ

حضرت ابوعمرو بن کعب بن مسعود۔ بقول ابن اسحٰق بئر معونہ کے حادثے میں شہید ہوئے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۲۷۔ حضرت ابوعمرو نخعیؓ

حضرت ابوعمرو نخعی۔ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو حضور اکرمؐ کی خدمت میں وفد کے ساتھ حاضر ہوئے۔ ابن قتیبہ نے انہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غریب الحدیث میں ذکر کیا ہے اور ان سے ایک خواب بیان کیا ہے جس کی تعبیر انہیں بتائی گئی تھی۔ غسانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۲۸۔ حضرت ابوعمروؓ

حضرت ابوعمرو غیر منسوب ہیں۔ وہ زامل بن عمر کے دادا تھے۔ ان کی حدیث زائل بن عمرو نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے بیان کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عید الفطر کی نماز پڑھنے کو نکلے۔ ان کے دائیں ہاتھ ابی بن کعب اور بائیں ہاتھ عمر یا ابن عمر تھے۔ جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو آپ ابوکبیر کے مکان کے پاس گزرے۔ اس کے صحن میں گوشت بیچنے والے جمع تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس طرح چاہو بیچو مگر حلال اور حرام کو ملا نہ دینا۔ نہ ذخیرہ اندوزی کرنا اور نہ قیمت بڑھانا اور نہ مال کو پھینکنا۔ شہری، بادہ نشین کے لئے خرید وفروخت نہ کرے اور نہ کوئی آدمی اپنے بھائی کی خرید کردہ چیز کو خریدنے کی کوشش کرے اور نہ اپنے بھائی کی منگنی میں اپنے لئے موقعہ پیدا کرے۔ اور اسی طرح کوئی عورت کسی دوسری عورت کی طلاق کی سعی نہ کرے تاکہ اپنے لیے جگہ پیدا کرے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یحییٰ نے اپنے دادا پر استدراک کیا ہے حالانکہ انہوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۲۹۔ حضرت ابوعمرہ انصاریؓ

حضرت ابوعمرہ انصاری۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں بشیر اور ایک میں ثعلبہ بن عمرو بن محصن بن عمرو بن عتیک بن عمرو بن مبذول تھا۔ اور مبذول کا نام عامر بن مالک بن نجار انصاری خزرجی تھا۔ بشیر اور ثعلبہ کے تراجم میں ہم ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابن کلبی نے ان کا نام ثعلبہ لکھا ہے اور ابن کلبی اور ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے جیسا کہ ہم لکھ آئے ہیں۔ ابونعیم نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور اختلاف بھی بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ بنو مازن بن نجار سے تھے لیکن پہلی بات درست ہے اور ابن اسحٰق نے ان کا ذکر بنو مالک بن نجار میں کیا ہے۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے غزوۂ بدر از بنو مالک بن نجار واز بنو عامر بن مالک بن نجار اور از عامر (مبذول) ثعلبہ بن عمرو بن محصن ذکر کیا ہے۔ ابوعمرہ غزوۂ احد کے علاوہ اور غزوات میں بھی شریک رہے اور حضرت علی کے ساتھ جنگ صفین میں شریک تھے اور مارے گئے۔ یہ ابونعیم اور ابوعمر کا قول ہے۔

عبادہ بن زیاد نے عبدالرحمٰن بن محمد بن عبیداللہ عرزمی سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن یزید بن طلحہ بن رکانہ سے انہوں نے محمد بن حنفیہ سے روایت کی کہ انہوں نے ابوعمرہ انصاری کو جنگ صفین میں دیکھا کہ پیاس کی وجہ سے لاچار تھے۔ غلام سے کہا کہ انہیں اٹھا کر بٹھا دو اور پھر اہل شام پر چند تیر پھینکے پھر کہنے لگے میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا جس نے اللہ کی راہ میں ایک تیر چلایا۔ نشانے تک پہنچایا نہ پہنچا وہ تیر قیامت کے دن اس کے لئے نور ثابت ہوگا وہ غروب آفتاب سے پہلے قتل ہوگئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابوعمر کا بیان ہے کہ بقول ابراہیم بن مندر اور ابوعمرۃ انصاری بنو مالک بن نجار سے تھے۔ جنگ صفین میں مارے گئے تھے۔ وہ عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ کے والد تھے اور ان کا نام بشیر بن عمرو بن محصن تھا۔ اس لحاظ سے وہ ابوعبیدہ بن عمرو بن محصن کے بھائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھے۔ جو سانحہ بئر معونہ میں مارے گئے تھے۔

باوجود ایں ہمہ۔ ان کے نسب کے بارے میں کہ وہ مالک بن نجار سے تعلق رکھتے تھے۔ اختلاف پایا جاتا ہے چنانچہ ابن مندہ تو اس بارے میں بالکل خاموش ہے۔

عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا ابوعمرہ سے روایت کی کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ غزوۂ بدر میں یا احد میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ نے پیادہ مجاہدوں کو ایک ایک حصہ اور سواروں کو دو دو حصے مال غنیمت سے عطا فرمائے۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے مطلب بن حطب مخزومی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ انصاری سے روایت کی کہ انہیں ان کے والد نے بتایا کہ وہ ایک غزوے میں حضور ﷺ کے ساتھ تھے چنانچہ لشکر کو سخت بھوک لگی۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے اجازت طلب کی کہ انہیں کچھ سواریاں ذبح کرنے کی اجازت دی جائے کہنے لگے۔ اللہ اس باب میں ہماری مدد کرے۔

جب حضرت عمر نے دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم انہیں سواریوں کو ذبح کرنے کا حکم دینے والے ہیں تو انہوں نے گزارش کی۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کل جب ہمارا مقابلہ دشمن سے ہوگا تو جب بھوکے ہوں گے تو بہادروں کی طرح کس طرح لڑ سکیں گے؟ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اگر آپ مناسب سمجھیں تو تمام افراد لشکر کو حکم دیں کہ اپنے اپنے توشہ دان خالی کر کے کھانا لے آئیں اور ایک جگہ اکٹھا کر کے آپ اس کی برکت کی دعا فرمائیں۔ آپ نے حکم دیا اور افراد لشکر اپنا کھانا لے آئے اور ایک جگہ جمع کر دیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اٹھ کر دعا فرمائی اور پھر آپ نے سپاہ کو حکم دیا کہ اپنے اپنے توشہ دان اٹھاؤ اور بھر بھر کر لے جاؤ تمام برتن بھر لئے گئے مگر ذخیرہ خوراک میں کوئی کمی نہ آئی تھی۔ حضور اکرم ﷺ اس حالت کو دیکھ کرا تنا ہنسے کہ آپ کی داڑھیں نمایاں ہو گئیں۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یہ ترجمہ ابونعیم نے ابوعمرہ کے بارے میں تحریر کیا ہے اور اس سے پہلے جو ترجمہ لکھا گیا ہے وہ ابوالحنفیہ کے بارے میں ہے اور بعینہ یہ حدیث لکھی ہے اور دونوں تراجم میں اس کے سوا کوئی فرق نہیں کہ اس ترجمے میں انہوں نے صفین کا ذکر کیا ہے اور پہلے میں نہیں کیا۔ دونوں ایک ہیں لیکن صحیح ابوعمرہ ہے۔ واللہ اعلم

۶۱۳۰۔ حضرت ابوعمرہ انصاریؓ

حضرت ابوعمرہ انصاری۔ حضور اکرم ﷺ کے عین حیات ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ قتیبہ بن سعید نے دراوردی سے انہوں نے ابوطوالہ عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن معمر سے انہوں نے ایوب بن بشیر سے روایت کی کہ ہم میں ایک شخص جس کا نام ابوعمرہ تھا۔ بیمار ہو گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آپ نے اس کا نام لے کر آواز دی۔ خواتین نے اسے بتایا کہ رسول کریم تشریف لائے ہیں حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ رہنے دو اگر اس میں ہمت ہوئی تو میری آواز کا ضرور جواب دیتا۔ خواتین نے زور زور سے چیخنا اور رونا شروع کر دیا۔ مردوں نے انہیں منع کیا حضور نے فرمایا انہیں اپنے حال پر چھوڑ دو۔ جب مجبور ہو جائیں گی۔ تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زور سے نہ روئیں گی ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے ابواحمد نے کنیتوں کے ذیل میں ان کا ذکر کیا ہے مگر انہیں اس ابوعمرہ سے جو عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ کے والد تھے۔ مختلف آدمی قرار دیا ہے اور یہ حدیث بھی بیان کی ہے مگر اس میں ان کی موت کا ذکر نہیں ہے لیکن اگر ان کی موت اس موقعہ پر واقع ہوئی ہے تو پھر یہ عبدالرحمٰن کے والد نہیں ہو سکتے۔

۶۱۳۱۔ حضرت ابوعمیر بن ابی طلحہؓ

حضرت ابوعمیر بن ابی طلحہ۔ اور ابوطلحہ کا نام زید بن سہل تھا۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ابوعمیر۔ انس بن مالک کے اخیافی بھائی تھے اور ام سلیم ان کی والدہ تھیں۔

عبداللہ بن احمد خطیب نے ابومحمد جعفر بن احمد بن حسین سے انہوں نے عبیداللہ بن عمر بن شاہین سے انہوں نے عبداللہ بن ماسی البزاز سے انہوں نے ابومسلم الکجی سے انہوں نے انصاری سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آئے اور ابوعمیر اداس تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی ماں سے دریافت فرمایا۔ ابوعمیر کیوں افسردہ ہے؟ انہوں نے کہا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس کا بلبل مر گیا ہے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اے ابوعمیر! تمہارے نغیر کو کیا ہوا؟''

انس بن سیرین نے انس بن مالک سے روایت کی کہ ابوطلحہ کا بیٹا بیمار ہو گیا۔ ابوطلحہ کسی کام سے گھر سے باہر گیا تو بچہ مر گیا۔ جب ابوطلحہ گھر لوٹا تو پوچھا کہ بچے کو کیا ہوا؟ ام سلیم نے کہا کہ اس کی حالت پہلے سے بہتر ہو گئی تھی جب شام کا کھانا اس کے سامنے رکھا تو اس نے کھایا اور پھر بیوی سے صحبت کی جب فارغ ہوا تو عورت نے کہا کہ بچے کو چادر سے ڈھانپ دو۔

جب صبح ہوئی اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور آپ کو واقعہ کی اطلاع دی تو آپ نے فرمایا اللہ تمہاری رات کو تم دونوں کے لیے مبارک کرے چنانچہ اس رات کو وہ حاملہ ہو گئیں اور ان کے یہاں عبداللہ بن ابوطلحہ پیدا ہوئے ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ اس رات کو مرنے والا بچہ ابوعمیر تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۳۲۔ حضرت ابوعمیرہؓ

حضرت ابوعمیرہ رشید بن مالک۔ انہیں حضور اکرم ﷺ سے سماع نصیب ہوا۔ ہم ان کا ذکر رشید کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابونعیم اور ابوعمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۶۱۳۳۔ حضرت ابوعنبہ خولانیؓ

حضرت ابوعنبہ خولانی۔ انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا زمانہ حاصل ہوا مگر آپ کی زیارت سے محروم رہے۔ انہیں دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز کی سعادت نصیب ہوئی۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ ان لوگوں میں سے ہیں جو حضور اکرم ﷺ پر آپ کی وفات سے پہلے ایمان لائے لیکن صحبت سے محروم رہے۔ معاذ بن جبل کی صحبت سے مستفیض ہوئے اور شام میں سکونت کر لی۔ ان سے محمد بن زیاد الالہانی۔ ابوالزاہریہ اور بکر بن زرعہ وغیرہ نے روایت کی۔

یحییٰ بن محمود بن سعد نے باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ہشام بن عمار سے انہوں نے جراح بن ملیح سے انہوں نے بکر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن زرعہ سے روایت کی کہ میں نے ابوعنبہ خولانی سے سنا کہ انہیں دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنے کا شرف حاصل ہے نیز انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ ہمیشہ اس دین میں ایسے ادارے قائم کرتا رہے گا جنہیں لوگ خدا کی اطاعت میں صرف کریں گے۔

نیز ابوعنبہ سے مروی ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ انہوں نے کہا کہ زمانہ جاہلیت میں میں نے اپنے بال بڑھا لئے تھے اور اپنے ایک بت پر چڑھاوا چڑھایا کرتا۔ پھر خدا نے مجھے ان سے نجات دی۔ اب اسلام میں۔ انہیں اسلام کے لئے کٹاتا ہوں نیز جاہلیت میں میں خون پیا کرتا تھا اور علائی نے یحییٰ بن معین سے ابوعنبہ خولانی کی حدیث میں بیان کیا ہے کہ انہیں دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز کا موقعہ ملا مگر اہل شام ان کی صحبت کے منکر ہیں۔

ابویاسر بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے اسماعیل بن عیاش سے انہوں نے شرحبیل بن مسلم خولانی سے روایت کی کہ انہوں نے سات آدمیوں کو دیکھا جنہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی اور دو ایسے آدمیوں کو دیکھا جنہوں نے جاہلیت میں خون پیا تھا لیکن انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب نہیں ہوئی اور یہ دو ابوعنبہ اور ابوفالج انماری تھے۔

عبداللہ نے اپنے والد احمد سے انہوں نے شریح بن نعمان سے انہوں نے بقیہ سے انہوں نے محمد بن زیادہ الہانی سے انہوں نے اپنے والد ابوعنبہ سے روایت کی (بقول شریح ابوعنبہ کو صحبت نصیب ہوئی) حضور اکرمؐ نے فرمایا جب اللہ کسی کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کی موت سے پہلے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نیک اعمال کے دروازے کھول دیتا ہے۔ ان کی صحابیت میں اختلاف ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۳۴۔ حضرت ابوالعوجاءؓ

حضرت ابوالعوجاء۔ زہری کا قول ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے بنوسلیم کے خلاف ایک سریہ ابوالعوجاء سلمی کی کمان میں روانہ کیا۔ وہ سب قتل کر دیئے گئے۔ ابن اسحٰق نے ان کا نام ابن ابوالعوجا لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۳۵۔ حضرت ابوعوسجہؓ

حضرت ابوعوسجہ ضبی۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً ابوالخیر محمد بن احمد بن باغبان سے انہوں نے ابوالحسین ذکوانی سے انہوں نے ابوعبداللہ الجرجانی سے انہوں نے ابوالعباس اصم سے انہوں نے عباس الدوری سے انہوں نے مہدی بن حفص ابواحمد سے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے سلیمان بن قرم سے انہوں نے عوسجہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ ایک سفر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھے۔ انہوں نے دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم موزوں پر مسح فرماتے تھے۔

امام بخاری نے ذہلی سے انہوں نے مہدی سے یہ روایت کی بقول ابن عقدہ عوسجہ کوفے کے ضبی قبیلے سے ہیں۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۱۳۶۔ حضرت ابوعویمرؓ

حضرت ابوعویمر اسلمی۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن ابواویس نے اپنے والد سے انہوں نے ابوالزناد سے انہوں نے ابوعویمر اسلمی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ہاتھ سے بجلی کی طرف اشارہ کرنے سے منع کیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۳۷۔ حضرت ابوعیاش زرقیؓ

حضرت ابوعیاش زرقی۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بقول ابن اسحٰق، زید بن صامت یا عبید بن زید بن صامت تھا۔ خلیفہ کے مطابق ان کا نام عبید بن معاویہ بن صامت بن یزید بن خلدہ بن عامر بن عبد حارثہ بن مالک بن غضب بن جشم بن خزرج انصاری، خزرجی زرقی ہے۔ ان کی والدہ خولہ دختر زید بن نعمان بن خلدہ بن عامر بن زریق تھیں۔ اکثر اہل حدیث کا خیال ہے کہ ان کا نام زید بن صامت تھا۔ کچھ کہتے ہیں کہ زید بن نعمان تھا اور نعمان بن عیاش کے والد تھے ابوعیاش کو حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور تمام غزوات میں شریک رہے اور حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد بھی زندہ رہے۔ ان سے مجاہد ابوصالح السمان نے روایت کی۔ امیر معاویہ کے عہد تک زندہ رہے اور چالیس ہجری کے بعد وفات پائی۔ ایک روایت میں ہے کہ پچاس ہجری کے بعد فوت ہوئے۔

یحییٰ بن محمود بن سعید اصفہانی نے حسن بن احمد سے (اور میں وہاں حاضر تھا اور سن رہا تھا) انہوں نے حافظ احمد بن عبداللہ بن احمد سے انہوں نے ابوبکر بن خلاد سے انہوں نے حارث بن ابواسامہ سے انہوں نے سعید بن عامر سے انہوں نے ابان بن ابوعیاش سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ ابوعیاش زرقی نے کہا اے اللہ میں تجھ سے سوال کرتا ہوں لک الحمد لا الہ الا انت الحنان المنان. بدیع السموات والارض ذالجلال والاکرام حضور اکرم نے فرمایا اے ابوعیاش! تو نے اللہ سے اس کے ان وصفی ناموں سے درخواست کی ہے جسے وہ قبول کرتا ہے اور جو مانگا جائے وہ ضرور عطا کرتا ہے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۳۸۔ حضرت ابوعیسیٰ انصاری حارثیؓ

حضرت ابوعیسیٰ انصاری حارثی۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے ان سے محمد بن کعب القرظی اور صالح مولی التوامہ نے روایت کی۔ ابن ابی ذہب نے صالح سے روایت کی کہ حضرت عثمان بن عفان نے ابوعیسیٰ کی عیادت کی۔ وہ بدری تھے اور خلافت عثمان کے دوران میں فوت ہوئے تھے۔ امام بخاری نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابوعمر نے مختصراً ان کے حالات لکھے ہیں۔

۶۱۳۹۔ حضرت ابوعیسیٰ ثقفیؓ

حضرت ابوعیسیٰ مغیرہ بن شعبہ ثقفی۔ ہم پیشتر ازیں اسماء کے ذیل میں ان کا تذکرہ کر چکے ہیں۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الغین

۶۱۴۰۔ حضرت ابوالغادیہ جہنیؓ

حضرت ابوالغادیہ جہنی۔ جہینہ بن زید بنو قضاعہ کے ایک ذیلی قبیلے کا نام ہے۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بشار بن ازیہر یا مسلم۔ شامی شمار ہوتے ہیں۔ پھر واسط چلے گئے تھے۔ ابوعمر لکھتے ہیں کہ انہوں نے آپؐ کی زیارت کی جب لڑکے تھے خود ان سے بھی یہی مروی ہے کہ جب وہ حضور اکرم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔ تو وہ اٹھتے لڑکے تھے۔ اور اپنی بکریاں چراتے تھے۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالصمد بن عبدالوارث سے انہوں نے ربیعہ بن کلثوم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوغادیہ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت عقبہ کی صبح کو ہمیں ایک خطبہ دیا ارشاد فرمایا اے مسلمانو! تمہارے خون اور مال تم پر اس طرح حرام یا قابل احترام ہیں جیسا کہ آج کا دن تمہارے اس شہر (مکہ) میں اور اس مہینے (ذوالحج) میں۔

ابوالغادیہ۔ حضرت عثمان کے حمایتوں میں تھے چنانچہ جب امیر معاویہ سے ملنے جاتے۔ تو دربار میں اجازت کے لئے اپنا تعارف قاتل عمار بن یاسر کہہ کر کراتے اور قتل کے بارے میں پوچھا جاتا۔ تو تفصیل سے واقعہ بتاتے جس سے ان کی عدم مبالات کا اظہار ہوتا اور ان کی اس بات پر اہل علم کو تعجب ہوتا۔ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قتل کی نہی روایت کرتے اور پھر عمار جیسے آدمی کو قتل کر کے اس پر اتراتے۔ اللہ ہمیں اس شر سے بچائے۔

ابن ابی الدنیا نے محمد بن ابومعشر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت بیان کی کہ ہم حجاج کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ایک آدمی آتا دکھائی دیا۔ حجاج نے دیکھ کر خوش آمدید کہا اور تخت پر اپنے پاس بٹھایا پوچھا کیا تم ہی نے حضرت ابن سمیہ کو قتل کیا تھا۔ انہوں نے جواب اثبات میں دیا اور تفصیل بتائی۔ اس کے بعد حجاج نے شامیوں کو مخاطب ہو کر کہا۔ جو شخص تم میں سے ایسے شخص کو دیکھنا چاہتا ہے جو قیامت والے دن بڑا کشادہ دست ہے اسے اس آدمی کی زیارت کرنا چاہیے پھر ابوغادیہ نے اس سے کوئی درخواست کی جو اس نے نامنظور کر دی۔ ابوغادیہ کہنے لگے۔ ہم کوسوں کی منازل طے کر کے آتے ہیں۔ جب ان لوگوں سے کچھ مانگتے ہیں۔ تو یہ انکار کر دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم قیامت کے دن بڑے کریم النفس ہو گے بخدا میں نے جس آدمی کو قتل کیا تھا۔ وہ احد پہاڑ کی طرح تھا اور اس کے دونوں ران کوہِ ورقان کی طرح تھے اور اس کا قبیلہ مدینے سے ربذہ تک تھا۔ یقیناً عمار قیامت کے دن عظیم الباع ہو گا بخدا! اگر تم تمام اہل ارض، عمار کے قتل میں ملوث ہوتے ہیں تو سب کا مقام جہنم ہوتا۔

ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے جناب عمار کو قتل کیا تھا۔ وہ کوئی اور آدمی تھا۔ اور یہ قاتل مشہور ہو گئے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۱۴۱۔ حضرت ابو الغادیہ مزنیؓ

حضرت ابو الغادیہ مزنی۔ بروایتے یہ اول الذکر سے مختلف آدمی ہیں۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ بن احمد سے انہوں نے عبدالملک بن حسن سے انہوں نے احمد بن عوف سے انہوں نے صلت بن مسعود سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمن طفاوی سے روایت کی کہ انہوں نے عاص بن عمر طفادی سے سنا کہ ابوالغادیہ' حبیب بن حارث اور ام ابوالغادیہ یہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں ہجرت کر کے حاضر ہوئے اور ایمان لے آئے۔ ان میں سے خاتون نے عرض کیا۔ یارسول اللہ۔ مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔ آپ نے فرمایا۔ ایسی بات کہنے سے پرہیز کرو۔ جس سے سننے والے کے کانوں میں زہر پھیل جائے۔

ابوموسیٰ نے ابو غالب سے انہوں نے ابوبکر بن ربذہ سے انہوں نے ابوالقاسم سلیمان بن احمد سے انہوں نے ابوزرعہ دمشقی اور ابوعبدالملک قرشی اور جعفر الفریابی سے انہوں نے محمد بن عائذ سے انہوں نے ہیثم بن حمید سے انہوں نے حفص بن غیلان ابومعبد سے انہوں نے جناد بن حجر سے انہوں نے ابوالغادیہ المزنی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جلدی ہی میرے بعد ایسے فتنے اٹھ کھڑے ہوں گے۔ کہ فائدے میں وہ بادیہ نشین ہوں گے جو نہ تو کسی کا خون بہائیں گے اور نہ کسی کے مال کو ضائع کریں گے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ ابونعیم نے دونوں حدیثوں کو ایک ترجمے کے تحت جمع کر دیا ہے احتمال ہے کہ ہر دو مختلف آدمی ہوں لیکن ابن اثیر لکھتے ہیں کہ میرے پاس ابونعیم کی کوئی ایسی کتاب نہیں کہ جس میں ابوالغادیہ کے ترجمے میں دوسری حدیث مذکور ہو اگر دونوں حدیثیں ایک ترجمے میں مذکور ہیں۔ تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ابوالغادیہ جہنی اور مزنی دونوں ایک ہیں کیونکہ حدیث ثانی کا مطلب نہی عن القتل ہے اور یہ امر جہنی کی حدیث میں موجود ہے۔ ہاں ان کے سلسلہ نسب میں راویوں میں اختلاف ہے۔ کوئی جہنی لکھتا ہے اور کوئی مزنی علاوہ ازیں ابونعیم نے حتمی طور پر ایک کو دوسرے سے مختلف نہیں ٹھہرایا۔ بلکہ صرف اتنا کہا۔ قیل انہ غیر الاول۔ واللہ اعلم۔

۶۱۴۲۔ حضرت ابوغزوانؓ

حضرت ابوغزوان۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوبکر محمد بن القاسم القرابی اور نوشیرواں بن شیرزاد دیلمی وغیرہ سے انہوں نے محمد بن عبداللہ الہانی سے انہوں نے سلیمان بن احمد بن ایوب سے انہوں نے اسماعیل بن حسن الخفاف سے انہوں نے احمد بن صالح سے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے حسین سے انہوں نے ابوعبدالرحمن حبلی سے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ سے ملاقات کو سات آدمی آئے آپ نے ایک ایک کر کے آدمی چھ صحابہ کی میزبانی میں دے دیئے اور ایک کو خود رکھ لیا حضور اکرم ﷺ نے مہمان سے دریافت کیا۔ تمہارا کیا نام ہے؟ اس نے ابوغزوان بتایا آپ نے مہمان کے لئے سات بکریوں کا دودھ دوہا اور مہمان سارا پی گیا۔ حضور اکرمؐ نے دریافت کیا کہ اسلام قبول کرو گے۔ ابوغزوان نے رضا مندی ظاہر کی اور مسلمان ہو گیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے سینے پر دست مبارک پھیرا۔ دوسری صبح کو آپ نے ایک بکری کا دودھ دوہا۔ جسے ابوغزوان پی نہ سکا حضور اکرم نے فرمایا۔ ابوغزوان کیا بات ہے؟ ابوغزوان نے جواب دیا یارسول اللہ!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخدا میرا پیٹ بھر گیا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ کل رات کو تیرے پیٹ میں سات انتڑیاں تھیں اور آج صرف ایک ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۴۳۔ حضرت ابوغزیہؓ

حضرت ابوغزیہ انصاری۔ ان سے ان کے بیٹے غزیہ نے روایت کی۔ وہ شامی شمار ہوتے ہیں۔ یزید بن ربیعہ صنعانی نے غزیہ بن ابوغزیہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول کریم باہر کو چلے اور آپ کے ساتھ چند آدمی تھے۔ ان میں سے ایک آدمی دوسرے کو کہنے لگا "یا محمد یا ابا القاسم" حضور رک گئے تو اس صحابیؓ نے عرض کی میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہوں آپؐ کو نہیں بلایا تو آپؐ نے فرمایا کہ میرا نام اور کنیت جمع نہ کیا کرو۔ وہاں قریب ہی ایک آدمی کھڑا پڑھ رہا تھا۔ وہ بادل کی طرح دوڑتا آیا۔ اس نے اسید بن حضیر کی طرح حدیث بیان کی تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۴۴۔ حضرت ابوغطیفؓ

حضرت ابوغطیف۔ انہیں صحبت میسر آئی۔ بقول ابن معین ان کا نام حارث بن غطیف تھا۔ بعض کہتے ہیں کہ ان کا نام غطیف بن حارث تھا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر اختصار سے کیا ہے۔

۶۱۴۵۔ حضرت ابوغلیظؓ

حضرت ابوغلیظ۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوبکر محمد بن ابونصر عثوانی سے انہوں نے اپنے والد کے خالو روح بن محمد سے انہوں نے ابوعلی بن شاذان سے (اپنی کتاب میں) انہوں نے ابوبکر محمد بن عباس بن نجیح سے انہوں نے اسماعیل بن اسحٰق الرقی سے انہوں نے ابوعبداللہ بن معاویہ جمحی سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے والد سے یہ حدیث سنی۔ جو انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوغلیظ امیہ بن خلف الجمحی سے نقل کی۔ کہ میرے ہاتھ میں لٹورا دیکھ کر آپ نے فرمایا کہ یہ وہ پہلا پرندہ ہے جس نے عاشورے کا روزہ رکھا تھا۔

اسمٰعیل کا قول ہے کہ عبداللہ ابوغلیظ کی اولاد سے تھا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ حدیث اسکے نام کی طرح غلیظ ہے۔

۶۱۴۶۔ حضرت ابوالغوثؓ

حضرت ابوالغوث بن حصین خثعمی۔ عرج سے تھے۔ عثمان بن عطاء نے اپنے والد سے انہوں نے ابوالغوث بن حصین سے روایت کی انہوں نے حضور اکرمؐ سے فوت شدہ آدمی کے حج کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ ہاں فوت شدہ آدمی کی طرف سے حج کیا جا سکتا ہے۔ انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ! اگر اس کے ذمہ روزے بھی ہوں تو آپ نے جواب دیا ہاں۔ روزہ بھی رکھا جا سکتا ہے۔ لیکن صدقہ بہتر ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

باب الفاء

۶۱۴۷۔ حضرت ابوفاختہؓ

حضرت ابوفاختہ۔ صحابی ہیں مگر بے دلیل۔ ان سے ثابت ابوالمقدام نے روایت کی۔ خطیب ابوالفضل بن ابونصر بن محمد نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے ابوعمر بن ثابت بن مقدام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوفاختہ سے روایت کی کہ حضرت علی نے انہیں بتایا کہ حضور اکرم ﷺ ہمارے ہاں تشریف لائے اور رات ہمارے پاس گزاری اور حسن وحسین دونوں سوئے ہوئے تھے اتنے میں امام حسن نے پانی مانگا۔ حضور اکرمؐ اٹھے اور ہمارے ایک مشکیزے سے گلاس میں پانی ڈالنے لگے پھر بچے کو پلانے کے لئے پانی کا گلاس لے آئے۔ اتنے میں حضرت امام حسینؓ نے گلاس سے پانی پینا چاہا مگر آپ نے انہیں روک دیا اور جناب حسن رضی اللہ کو گلاس دے دیا اس پر کسی نے کہہ دیا یا رسول اللہ! کیا آپ حسن سے زیادہ پیار کرتے ہیں؟ فرمایا نہیں۔ وجہ یہ ہے کہ پہلی طلب حسن نے کی تھی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ اے فاطمہ! میں تو حسن وحسین اور یہ سونے والا (علی) قیامت کے دن ایک جگہ میں اکٹھے ہوں گے۔

اور عبدالملک ذفاری کی حدیث جو انہوں نے ہشام بن محمد بن عمارہ سے انہوں نے عمر بن ثابت سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوفاختہ سے روایت کی ہے۔ اس میں جناب علی کا نام نہیں ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۴۸۔ حضرت ابوفاطمہ انصاریؓ

حضرت ابوفاطمہ انصاری۔ ابوحفص بن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے۔ خالد بن ہیاج نے اپنے والد سے انہوں نے ابان سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ ابوفاطمہ انصاری نے حضور سے بہترین عمل کے بارے میں دریافت کیا تاکہ وہ اس پر استقامت سے عمل کر سکیں۔ آپ نے روزے کا نام لیا اور اسے بے مثل قرار دیا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۴۹۔ حضرت ابوفاطمہ ایادیؓ

حضرت ابوفاطمہ ایادی۔ محمد بن ابوبکر مدینی نے (جس کی انہیں اجازت دی گئی) ابوسہل قتیبہ بن محمد بن احمد بن عبدالرحمٰن کسائی سے انہوں نے شجاع بن علی سے انہوں نے عمر بن عبدالوہاب سے انہوں نے ابوسعید نسائی محمد بن یونس سے انہوں نے ابوالعباس محمد بن محمد بن سعید بن بالویہ سے انہوں نے عثمان بن سعید الدارمی سے انہوں نے محمد بن بکار سے انہوں نے عنبسہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوعمران الجونی سے انہوں نے ابوفاطمہ ایادی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اس شخص کو حکیم نہ کہو کہ جو ایک ایسے شخص کے ساتھ جس سے بچاؤ کی کوئی صورت نہ ہو۔ حسن سلوک سے پیش نہ آئے تاآنکہ اللہ تعالیٰ اس کی نجات کی کوئی صورت پیدا کر دے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۵۰۔ حضرت ابوفاطمہ دوسیؓ

حضرت ابوفاطمہ دوسی یا ازدی یا لیثی یا ضمری۔ بقول ابوعمران کا نام عبداللہ تھا لیکن روایت مشکوک ہے۔ شام سے مصر چلے گئے اور وہاں گھر بنا لیا ایک روایت کے رو سے وہ ازدی شامی تھے۔ کسی نے لیثی مصری لکھا ہے۔ ابن یونس کے مطابق ازدی لیثی تھے حالانکہ وہ دوسی ہیں۔ فتح مصر میں شریک تھے۔ ان سے کثیر بن کلیب اور ایاس بن ابوفاطمہ نے روایت کی۔

مسلم بن ابوعقیل مولی زبیر نے عبداللہ بن ایاس بن ابوفاطمہ دوسی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ نے فرمایا۔ تم میں کون ایسا ہے۔ جو ہمیشہ تندرست رہنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چاہتا ہے اور بیمار ہونا نہیں چاہتا۔ ہم سب نے کہا یا رسول اللہ ہم سب یہی چاہتے ہیں اور ہم نے آپ کے چہرے میں ناگواری کے اثرات دیکھے حضور اکرمؐ نے فرمایا کیا تم بھٹکے ہوئے اونٹ بننا چاہتے ہو؟ صحابہ نے عرض کیا نہیں یا رسول اللہ! فرمایا۔ کیا تم نہیں جانتے کہ تمہارا شمار اصحاب البلاء والکفارات میں ہو بخدا جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو بیماری میں مبتلا کرتا ہے۔ تو اس میں اس کی بھلائی مقصود ہوتی ہے۔ کیونکہ خدا اپنے بندے کو کسی ایسے مقام پر اٹھانا چاہتا ہے جس تک رسائی کا راستہ اس خاص ابتلاء سے ہو کر گزرتا ہے۔

اس حدیث کو اس ترجمے میں ابو نعیم اور ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔ علاوہ ازیں ابو عمر نے حارث بن یزید سے انہوں نے کثیر الاعرج سے انہوں نے ابو فاطمہ سے حدیث السجود روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سجدے کثرت سے کرو۔ جسے ہم اس ترجمہ کے بعد ذکر کریں گے۔ لیکن ابن مندہ نے ان سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ ہاں اتنا ضرور کہا کہ ابو فاطمہ سے کثیر بن مرہ اور عبدالرحمٰن حبلی نے روایت کی ہے اور ابن یونس کی وہ بات لکھ دی جو ہم اوپر لکھ آئے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ رہا دوسی اور ازدی کا قصہ۔ یہ دونوں ایک ہیں اور ان میں کوئی تضاد نہیں کیونکہ دوس بنو ازد کا ذیلی قبیلہ ہے اور انیس بن ابو فاطمہ اور ایاس بن ابو فاطمہ کے تراجم میں ہم ان کے بارے میں زیادہ تفصیل سے لکھ آئے ہیں۔

۶۱۵۱۔ حضرت ابو فاطمہ ضمریؓ

حضرت ابو فاطمہ ضمری یا ازدی۔ مصری شمار ہوتے ہیں۔ ان سے کثیر بن مرہ اور عبدالرحمٰن حبلی نے بقول ابو نعیم روایت کی۔ ابن مندہ نے انہیں ضمری لکھا ہے اور ان سے حضور اکرم ﷺ کی مندرجہ بالا حدیث روایت کی ہے لیکن ابو نعیم نے حدیث الصحۃ کو ترجمہ اول کے تحت بیان کیا ہے اور حدیث السجود کو اس ترجمے کے تحت۔

یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابو عاصم، محمد بن مظفر سے انہوں نے محمد بن مبارک سے انہوں نے ولید بن سلم سے انہوں نے ابن ثوبان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے ابو فاطمہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے درخواست کی یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا کام بتائیے جس پر میں استقامت سے عمل کر سکوں آپ نے فرمایا۔ اللہ کی راہ میں جہاد کر کہ اس جیسا اور کوئی عمل نہیں۔ انہوں نے پھر اپنا سوال دہرایا۔ آپ نے فرمایا کہ ہجرت کر و تیسری دفعہ انہوں نے پھر وہی سوال دہرایہ۔ حضور اکرم نے فرمایا تو خدا کے سامنے سجدہ ریز ہو۔ اس سے ہر سجدے پر تیرا درجہ بڑھتا رہے گا اور تیرا ایک گناہ معاف کر دیا جائے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابو نعیم نے اس ترجمے کے تحت ابو فاطمہ کو ضمری اور بروایتے ازدی قرار دیا ہے اور ان سے حدیث السجود جسے (جیسا کہ ہم پہلے لکھ آئے ہیں) ابو عمر نے ابو فاطمہ دوسی کے ترجمے میں بیان کیا ہے روایت کی ہے اور ابن مندہ نے حدیث صحت جسے ابو نعیم اور ابو عمر نے ابو فاطمہ دوسی کے ترجمے میں بیان کی۔ ابو فاطمہ ضمری کے ترجمے میں ذکر کیا ہے۔ ہاں البتہ ابو نعیم نے یہ حدیث دوسی کے ترجمے میں بیان کی ہے اور اس کا ذکر ضمری کے بعد کیا ہے اور وجہ یہ بیان کی کہ چونکہ ابن مندہ نے ضمری کو افضل قرار دیا ہے۔ اس لئے میں نے ان کے تتبع میں ضمری کو بہتر جانتے ہوئے انہیں دوسی پر مقدم کر دیا اور یوں اغراض سے اپنے آپ کو بچا لیا حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں اور حق یہ ہے کہ ابو عمر اور ابو نعیم راستی پر ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابن ابو عاصم نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور حدیث السجود اور حدیث الصحۃ ان سے نقل کی ہے اور دونوں کو ایک قرار دیا ہے۔ واللہ اعلم

ابو موسیٰ نے ابو فاطمہ کی حدیث کے علاوہ ان کا وہ قول بھی (اخبر نا بعمل نستقیم علیه) اور ذکر سجود کو بھی بیان کیا ہے اور ابو فاطمہ انصاری سے منسوب کر دیا ہے لیکن ان کے ماخذ کا نہیں علم ہو سکا مگر ان کا یہ قول غلط ہے۔ واللہ اعلم

۶۱۵۲۔ حضرت ابو فالج انماریؓ

حضرت ابو فالج انماری۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو پایا۔ اور دور جاہلیت میں اکل الدم کا ارتکاب کیا تھا۔ ان سے محمد بن زیاد الہانی الحمصی نے موقوفاً روایت کی۔ امام احمد بن حنبل نے مسند میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان سے جو روایت بیان کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انہیں صحبت نصیب نہیں ہوئی اور ان کی حدیث ہم ابو عنبۃ الخولانی کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۵۳۔ حضرت ابو الفحم بن عمروؓ

حضرت ابو الفحم بن عمرو۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے اور نیز یہ بھی تحریر کیا ہے کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو احجار الزیت کے پاس دعا کرتے دیکھا اور یہ بھی لکھا ہے کہ انہیں ابو علی نے یہ بات سمرقند میں بتائی تھی۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۵۴۔ حضرت ابو فراس اسلمیؓ

حضرت ابو فراس اسلمی۔ ان کا نام ربیعہ بن کعب تھا اور ان سے محمد بن عمرو بن عطا اور ابو عمران الجونی نے روایت کی۔ اسماعیل بن عیاش نے عبدالعزیز بن عبیداللہ سے انہوں نے محمد بن عمرو بن عطا سے انہوں نے ابو فراس اسلمی سے روایت کی کہ ایک نوجوان ہر وقت حضور کی خدمت میں حاضر رہتا آپ نے ایک دن اس سے فرمایا۔ تو جو کچھ چاہتا ہے۔ مانگ لے تاکہ میں تیری خواہش پوری کر دوں۔ اس نے گزارش کی۔ اللہ سے دعا کیجئے کہ مجھے قیامت میں آپ کی معیت نصیب ہو۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا تم اس معاملے میں کثرت سجود سے میری مدد کرنا۔ یہ ابو نعیم اور ابن مندہ کا قول ہے۔ ابو عمر کا قول ہے کہ ابو فراش اسلمی کو حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ایک روایت میں ہے کہ ربیعہ بن کعب ان کا نام تھا اور بلاشبہ ربیعہ کی کنیت ابو فراس تھی اور جس شخص کی رائے میں ابو فراس دو ہیں۔ اس کے مطابق ابو فراس اسلمی بصری تھے اور ان سے ابو عمران الجونی نے روایت کی۔

دراصل ابو فراس اسلمی حجازی تھے اور حضور اکرم ﷺ کے خادم تھے اور اصحاب صفہ میں شامل تھے۔ جب آپؐ وفات پا گئے۔ تو ابو فراس صفہ سے اٹھ کر مدینے کی اضافی بستی میں آ گئے اور وفات تک وہیں قائم رہے۔ ان کی وفات واقعہ حرہ ۶۳ ہجری میں ہوئی۔

ان سے محمد بن عمرو بن عطا اور ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن نے روایت کی۔ اغلب یہی ہے کہ یہ دو آدمی ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۱۵۵۔ حضرت ابوفروہ اشجعیؓ

حضرت ابوفروہ اشجعی۔ کوفی تھے۔ عبدالعزیز بن مسلم نے ابواسحٰق سے انہوں نے ابوفروہ سے روایت کی کہ وہ مدینے میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی یا رسول اللہ۔ مجھے کوئی ایسی چیز بتایئے جسے رات کو سوتے وقت پڑھ لیا کروں فرمایا سورۃ کافرون پڑھ لیا کر۔ جو تیری طرف سے شرک سے اعلانِ بیزاری ہوگا۔ یہی روایت ابن اسحٰق سے ایک جماعت نے ازفروہ بن نوفل سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ اسی طرح ابو مالک اشجعی نے عبدالرحیم بن نوفل بن عتاب اشجعی سے روایت کی ہے۔ جو غلط ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۵۶۔ حضرت ابوفروہ مولی عبدالرحمٰن بن ہشامؓ

حضرت ابوفروہ مولی عبدالرحمٰن بن ہشام۔ حضور اکرم ﷺ کے عہد میں اسلام لائے۔ واقدی نے ان سے ذکر کیا ہے۔ کہ حضرت ابوبکرؓ نے مال غنیمت تقسیم کیا اور مجھے اتنا ہی دیا جتنا میرے مولیٰ عبدالرحمٰن کو دیا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۵۷۔ حضرت ابوفریعہؓ

حضرت ابوفریعہ سلمی۔ حجازی تھے اور بروایتے بنو اسلم سے تھے۔ حسن بن یعقوب بن خالد بن رفاعہ بن ابوفریعہ نے اپنے والد یعقوب بن خالد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا رفاعہ سے انہوں نے ابوفریعہ سے روایت کی۔ جب غزوۂ حنین میں لوگ بھاگ کھڑے ہوئے اور آپ کے ساتھ صرف بنوسلیم کھڑے رہ گئے تو حضور اکرمؐ نے فرمایا اے بنوسلیم! اللہ تعالیٰ تمہارے آج کے دن کو نہیں بھولے گا۔ ایک روایت کے مطابق ابوفریعہ ہی ان کا نام تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۵۸۔ حضرت ابوفسیلہؓ

حضرت ابوفسیلہ۔ محمد بن عمر المدینی نے کتابۃً حسن بن احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن محمد بن عبداللہ حضرمی سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے انہوں نے زیاد بن ربیع یحمدی سے انہوں نے عباد بن کبیر شامی سے اور انہوں نے اپنے قبیلے کی ایک عورت سے جس کا نام فسیلہ تھا۔ اپنے والد سے سنا کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہؐ! کیا اپنی قوم سے محبت کرنا عصبیت ہے؟ آپ نے فرمایا نہیں بلکہ اپنی قوم کی بے انصافی پر مدد کرنا عصبیت ہے۔

ان کے نام کے بارے میں ایک روایت حصیلہ ہے اور ان کے والد کا نام واثلہ بن اسقع تھا۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا نام ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں۔ کہ بلاشبہ ان کے والد کا نام واثلہ بن اسقع تھا۔

۶۱۵۹۔ حضرت ابوفضالہ انصاریؓ

حضرت ابوفضالہ انصاری۔ غزوۂ بدر میں شریک تھے۔ ان کے بیٹے فضالہ نے ان سے روایت کی۔ یحییٰ ابن ابوالرجاء ثقفی نے باسنادہ ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے انہوں نے حسن الاشیب سے انہوں نے محمد بن راشد سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے فضالہ بن ابوفضالہ سے روایت کی کہ وہ اپنے والد کے ساتھ حضرت علی کرم اللہ وجہ کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیادت کے لئے جو ینبوع میں بیمار تھے گئے۔ ان سے میرے والد نے کہا آپ اس مقام پر کیوں قیام پذیر ہیں۔ فرض کیجئے کہ آپ یہاں مرجائیں تو سوائے بنو جہینہ کے اور کوئی آدمی آپ کے قریب نہ ہوگا آپ مدینہ کو چلیں اور اگر آپ کو یہاں موت آ گئی تو آپ کے ساتھی آپ کو سنبھال لیں گے اور نماز جنازہ ادا کر دیں گے۔ ابوفضالہ بدری تھے۔

حضرت علیؓ نے کہا کہ میری موت اس مرض کی وجہ سے نہیں ہوگی کیونکہ حضرت نبی کریم ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھ پر حملہ کیا جائے گا اور میری داڑھی گلے کے خون سے رنگی جائے گی۔

ابوفضالہ نے جنگ صفین میں حضرت علی کے لشکر میں شامل ہو کر ۳۷ ہجری میں جنگ کی تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۶۰۔ حضرت ابوفکیہہؓ

حضرت ابوفکیہہ۔ بنو عبدالدار کے مولی تھے۔ بروایتے وہ بنو ازد سے تھے۔ مکہ میں ابتدائے بعثت میں اسلام قبول کیا اور ترک اسلام پر مجبور کرنے کے لئے انہیں بہت دکھ دیئے گئے مگر ان کی استقامت میں فرق نہ آیا۔ بنو عبدالدار کے کچھ لوگ انہیں روزانہ دوپہر کی سخت گرمی میں باہر لاتے۔ ان کے پاؤں میں لوہے کی بیڑیاں ڈال کر کپڑے اتار کر گرم ریت میں لٹا دیتے اور بڑا سا پتھر لا کر سینے پر رکھ دیتے تا کہ وہ حرکت نہ کر سکیں اور اس وقت تک ان کی یہی حالت رہی تا آنکہ اصحاب رسول کریمؐ نے حبشہ کو دوبارہ ہجرت کی اور یہ بھی ان کے ساتھ چھپ کر حبشہ چلے گئے۔

ابن اسحٰق اور طبری لکھتے ہیں کہ ابوفکیہہ صفوان بن امیہ بن خلف جمحی کے غلام تھے۔ جب بلال اسلام لائے تو یہ بھی اسلام لائے امیہ نے ان کے پاؤں میں رسی ڈالی۔ حکم دیا کہ انہیں گھسیٹ کر لے جاؤ اور گرم ریت پر لٹا دو ان کے پاس سے ایک مادہ سگ گزری۔ امیہ نے کہا کیا یہ تمہاری خدا نہیں۔ انہوں نے جواب دیا میرا اور تیرا رب اللہ تعالیٰ ہے اس نے سخت زور سے ان کا گلا دبا دیا۔ ابی بن خلف بھی امیہ بھائی کے ساتھ تھا۔ وہ اسے اور اکساتا چنانچہ انہوں نے اتنا مارا سمجھے کہ کام تمام ہو گیا ہوگا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ ادھر سے گزرے تو انہوں نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔

ایک روایت میں ہے کہ بنو عبدالدار نے انہیں اتنے دکھ دیئے کہ ان کی زبان منہ سے باہر کھینچ دی لیکن وہ اپنی بات پر قائم رہے۔ وہ ہجرت کر کے مدینے چلے گئے اور بدر سے پہلے فوت ہو گئے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۶۱۔ حضرت ابوفوزہؓ

حضرت ابوفوزہ جریر سلمی۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ یہ شامی تھے۔ ان سے عثمان بن ابوالعاتکہ اور بشر مولی معاویہ اور علا بن حارث نے روایت کی۔

ابن وہب نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے ابوعمر والازدی سے انہوں نے بشر مولی معاویہ سے روایت کی ان کا کہنا ہے کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے دس صحابہ سے جن میں ابوفوزہ شامل ہیں۔ سنا کہ جب تم نئے چاند کو دیکھو ذیل کی دعا پڑھا کرو:

اللهم اجعل شهرنا الماضی خير شهر وخير عاقبة وادخل علينا شهرنا هذا بالسلامة والاسلام وبالامن والايمان والمعافاة والرزق الحسن.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے بعض لوگوں نے ان کا نام فروہ لکھا ہے لیکن یہ غلط ہے اور صحیح نام وہی ہے۔ جو ہم لکھ آئے ہیں۔

۶۱۶۲۔ حضرت ابوالفیل خزاعیؓ

حضرت ابوالفیل خزاعی۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے یہ حدیث روایت کی آپ نے فرمایا ماعز کو رجم کے بعد برا بھلا مت کہو۔ ان سے عبداللہ بن جبیر نے روایت کی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب القاف

۶۱۶۳۔ حضرت ابوالقاسم انصاریؓ

حضرت ابوالقاسم انصاری۔ یزید بن ہارون نے حمید سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ رسول اکرم بقیع میں کھڑے تھے کہ ایک آدمی نے دوسرے کو ابوالقاسم کہہ کر پکارا حضور اکرمؐ متوجہ ہوئے۔ تو اس نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے آپ کو نہیں پکارا۔ آپ نے فرمایا۔ تم میرا نام رکھ لیا کرو لیکن کنیت نہ رکھا کرو۔

سفیان نے محمد بن المنکدر سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ ایک قبیلے میں ایک بچہ پیدا ہوا۔ اس کے باپ نے قاسم نام رکھا۔ ہم نے اسے کہا کہ تم اس کی کنیت ابوالقاسم نہ رکھنا۔ اس سے تمہیں کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ نے فرمایا۔ اس کا نام عبدالرحمٰن رکھ لو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۶۴۔ حضرت ابوالقاسمؓ مولیٰ ابوبکرؓ

حضرت ابوالقاسم حضرت ابوبکر صدیقؓ کے مولی تھے۔ ان سے ابوجہم کوفی نے روایت کی ہے۔ ان سے مروی ہے کہ جب خیبر فتح ہوا تو بعض صحابہ نے تھوم کھالیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا جس شخص نے یہ سبزی کھائی ہے۔ وہ اس وقت تک مسجد میں داخل نہ ہو۔ جب تک اس کے منہ سے بوختم نہ ہو جائے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۶۵۔ حضرت ابوالقاسمؓ

حضرت ابوالقاسم۔ حضور اکرم ﷺ سے روایت کی اور بکر بن سوادہ نے ان سے روایت کی۔ ابوموسیٰ اور ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں۔ مجھے یہ علم نہیں کہ یہ صاحب وہی ابوالقاسم ہیں جو جناب زینب بن جحش کے آزاد کردہ غلام تھے یا ان دونوں کے علاوہ کوئی اور آدمی تھے۔

۶۱۶۶۔ حضرت ابوقتادہ انصاریؓ

حضرت ابوقتادہ انصاری۔ ان کا نام حارث بن ربعی بن بلدمہ بن خناس بن عبید بن غنم بن کعب بن سلمہ سعد انصاری خزرجی سلمی تھا۔ رسول اکرم ﷺ کے شاہ سوار تھے۔ کلبی اور ابن اسحٰق کے مطابق ان کا نام نعمان تھا اور دونوں اسماء کے تحت ہم ان کا ترجمہ لکھ آئے ہیں مگر حارث زیادہ آیا ہے۔ ان کی والدہ کا نام کبشہ دختر مطہر بن حرام بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ تھا۔ ان کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شرکت بدر کے بارے میں اختلاف ہے۔ بعض نے انہیں بدری لکھا ہے مگر ابن عقبہ اور ابن اسحٰق نے انہیں بدریوں میں نہیں لکھا۔ ہاں غزوہ احد اور بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔

حسین بن یوحن بن اتویہ بن نعمان الباوری یمنی نے (جو اصفہان میں ٹھہر گئے تھے) اور ابوالعباس احمد بن عثمان بن ابوعلی نے ابوالفضل محمد بن عبدالواحد النیلی سے انہوں نے ابوالقاسم خلیلی سے انہوں نے ابوالقاسم علی بن احمد الخزاعی سے انہوں نے ابوسعید شاشی سے انہوں نے ابوعیسیٰ محمد بن ابوعیسیٰ سے انہوں نے حسین بن محمد سے انہوں نے سلیمان بن حرب سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے حمید سے انہوں نے بکر بن عبداللہ مزنی سے انہوں نے رباح سے انہوں نے ابوقتادہ سے روایت کی کہ آپ جب رات کو آرام فرماتے، تو دائیں پہلو پر لیٹتے اور جب صبح سے پہلے لیٹتے، تو اپنا بازو کھڑا کر کے سر مبارک ہتھیلی پر رکھ دیتے۔

عبداللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ غزوۂ ذی قرد میں حضورؐ کے سامنے آ گئے۔ آپ نے فرمایا، اے اللہ تو اس کے بالوں اور چہرے کو برکت عطا فرما۔ پھر فرمایا اللہ تیرے چہرے کو کامیابی عطا کرے۔ میں نے عرض کیا آپ کو بھی یا رسول اللہ پھر دریافت فرمایا کیا مسعدہ کو تو نے قتل کیا ہے۔ میں نے عرض کیا ہاں یا رسول اللہؐ! فرمایا تیرے چہرے کو کیا ہوا ہے۔ میں نے کہا لڑائی میں تیر لگا ہے۔ فرمایا قریب آ۔ آپ نے چہرے پر لعاب دہن لگایا تو گویا نہ چوٹ لگی تھی اور نہ خون ہی بہا تھا۔ ابوعمر، ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

ابوقتادہ ایک قول کے مطابق ۵۴ ہجری میں مدینے میں فوت ہوئے اور ایک روایت کے رو سے ان کی وفات کوفے میں حضرت علی کے دور خلافت میں ہوئی اور جناب امیر نے نماز جنازہ پڑھائی اور سات تکبیریں کہیں بروایت شعبی چھ تکبیریں کہی گئیں اور ابوقتادہ ان کے مطابق بدری تھے۔ حسن بن عثمان کہتے ہیں کہ ان کی وفات چالیس ہجری میں ہوئی اور حضرت علی کے ساتھ ان کے تمام معرکوں میں شریک رہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ مسعدہ جسے ابوقتادہ نے قتل کیا تھا۔ اس کا نسب مسعدہ بن حکمہ بن مالک بن حذیفہ بن بدر الفزاری تھا۔ اس کے دو بیٹے تھے عبداللہ اور عبدالرحمٰن۔ اول الذکر امیر معاویہ کی طرف سے اور ثانی الذکر عبدالملک کی طرف سے ایام گرما کے نظم و نسق کے انچارج رہے تھے۔

۶۱۶۷۔ حضرت ابوقتیلہؓ

حضرت ابوقتیلہ۔ ان کی صحبت میں اختلاف ہے۔ حضرمی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن ابوعاصم اور طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔

ابوالفرج بن محمود نے کتابۃً باسنادہ قاضی ابوبکر احمد بن عمرو سے انہوں نے عمرو بن عثمان سے انہوں نے بقیہ بن ولید سے انہوں نے بجیر بن سعد سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے ابوقتیلہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر فرمایا اے لوگو! کہ نہ تو میرے بعد کوئی نبی آئے گا اور نہ تمہارے بعد کوئی اور امت ہی ہوگی اپنے رب کی عبادت کرو، پانچ نمازیں قائم کرو۔ زکوٰۃ دو، رمضان کے روزے رکھو، امیر کی اطاعت کرو اور اپنے رب کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔ ابوقتیلہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ اور بھی کئی آدمیوں نے اس کی روایت کی ہے۔ امام بخاری نے ابوقتیلہ سے بواسطہ ابن حوالہ روایت کی ہے۔ ان سے خالد بن معدان نے روایت کی۔

ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

(الف) ۶۱۶۸۔ حضرت ابوقحافہؓ والد ابی بکر

حضرت ابوقحافہ والد ابی بکر صدیق۔ ان کا نام عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ القرشی تیمی تھا۔ فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور حضور اکرم ﷺ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے اور چودہ ہجری کے ماہ محرم میں فوت ہو گئے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

(ب) ۶۱۶۸۔ حضرت ابوقحافہؓ بن عفیف

حضرت ابوقحافہؓ بن عفیف المری۔ بروایتے انہیں صحبت حاصل ہے۔ حافظ ابوالقاسم بن عساکر الدمشقی نے بھی ان کا مختصراً ذکر کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ یہ دمشق میں سکونت پذیر رہے ہیں۔

۶۱۶۹۔ حضرت ابوقدامہؓ

حضرت ابوقدامہ انصاری۔ ابن عقدہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے اذناً شریف ابومحمد حمزہ بن عباس العلوی سے انہوں نے احمد بن فضل باطرقانی سے، انہوں نے ابومسلم بن شہدل سے انہوں نے ابوالعباس احمد بن محمد بن سعید سے انہوں نے محمد بن مفضل بن ابراہیم اشعری سے انہوں نے رجاء بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن کثیر سے انہوں نے قطر بن جارود سے انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی۔ ہم حضرت علیؓ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے حاضرین کو مخاطب ہو کر فرمایا میں تمہیں خدا کی قسم دیتا ہوں۔ تم میں سے وہ کون لوگ تھے جو غدیر خم پر موجود تھے۔ اس پر سترہ آدمی اٹھ کھڑے ہوئے۔ جن میں ابوقدامہ انصاری بھی تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم اس امر کی شہادت دیتے ہیں کہ ہم حضور اکرمؐ کے ساتھ حجۃ الوداع سے واپس ہوئے۔ جب ظہر کا وقت ہوا۔ رسول کریمؐ خیمے سے باہر تشریف لائے۔ حکم دیا کہ لکڑیاں گاڑ کر ان پر کپڑا ڈال دو۔ اذان دی گئی اور ہم نے نماز پڑھی۔ پھر حضور اکرمؐ نے کھڑے ہو کر حمد و ثنا کی اور فرمایا اے لوگو! کیا تم جانتے ہو کہ اللہ تعالیٰ میرا مولیٰ ہے اور میں مسلمانوں کا مولیٰ ہوں اور میں تم پر تمہاری جانوں سے زیادہ عزیز ہوں۔ یہ جملہ آپ نے کئی بار دہرایا۔ ہم نے کہا بے شک ہاں۔ حضور ﷺ نے اس وقت آپ کا ہاتھ پکڑ رکھا تھا اور فرما رہے تھے من کنت مولاہ فعلی مولاہ اے اللہ جو اس سے محبت کرے تو اس سے محبت کر اور جو اس سے عداوت کرے، تو اس سے عداوت کر۔ آپ نے ان جملوں کو تین بار دہرایا۔

بقول عدوی، ابوقدامہ بن حارث، غزوۂ احد میں موجود تھے اور اس غزوے میں انہوں نے نمایاں کام کیا تھا اور وہ عرصے تک زندہ رہے تا آنکہ جناب امیر کے ساتھ صفین کے معرکے میں شریک تھے۔ ان کی وفات پر ان کی نسل ختم ہو گئی۔ عدوی کے مطابق ان کا نسب ابوقدامہ بن حارث از بنوعبد مناہ از بنوعبید ہے اور ایک روایت میں ابوقدامہ بن سہل بن حارث بن جعدبہ بن ثعلبہ بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سالم بن مالک بن واقف ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۷۰۔ حضرت ابوقرادؓ

حضرت ابوقرارہ سلمی۔ یحییٰ بن ابوالرجاء نے کتابۃً باسنادہ تا ابوبکر بن ابوعاصم، محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے عبید بن واقد القیسی سے انہوں نے یحییٰ بن عطا ازدی سے انہوں نے عمر بن یزید سے (جو ابوجعفر خطمی ہیں) انہوں نے عبدالرحمٰن بن حارث سے انہوں نے ابوقرارہ سلمی سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے پانی طلب فرمایا۔ اس میں اپنا ہاتھ ڈبویا اور پھر وضو فرمایا۔ ہم نے بھی آپ کے تتبع میں ایسا ہی کیا۔ حضور اکرمؐ نے پوچھا تم نے ایسا کیوں کیا ہم نے اللہ اور اس کے رسول کی خوشنودی کی خاطر۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر تم اللہ اور اس کے رسول کی محبت کے خواستگار ہو تو اگر تمہیں امین بنایا جائے تو امانت ادا کرو اور اگر کوئی بات بتائی جائے تو اس کی تصدیق کرو اور اپنے ہمسائے سے حسن سلوک سے پیش آو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۷۱۔ حضرت ابوقرصافہؓ

حضرت ابوقرصافہ کنانی۔ ان کا نام جندر بن خیشنہ بن مرہ کنانی تھا۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ شام میں بمقام عسقلان سکونت اختیار کی۔ ان کا ذکر باب جیم میں گزر چکا ہے۔

یحییٰ بن محمود نے ابوالقاسم شحامی سے انہوں نے ابوسعد سے انہوں نے ابوبکر طرازی سے انہوں نے عبداللہ بن سلیمان بن اشعث سے انہوں نے ایوب بن علی عسقلانی سے انہوں نے زید بن سیار سے انہوں نے ابوقرصافہ کی بیٹی سے روایت کی کہ انہیں ابوقرصافہ نے بتایا کہ حضورؐ نے فرمایا اے اللہ! تو ہمیں قیامت کے دن نہ رسوا کر اور نہ مضموم بنا۔ ابونعیم، ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۷۲۔ حضرت ابوقرہؓ

حضرت ابوقرہ بن معاویہ بن وہب بن قیس بن حجر الکندی۔ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شریفی تھے۔ یہ ہشام بن کلبی کا قول ہے۔

۶۱۷۳۔ حضرت ابوقریعؓ

حضرت ابوقریع حجۃ الوداع میں حضور اکرمؐ کی سواری کے ساتھ ساتھ تھے۔ ان کی حدیث طالب بن قریع نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۷۴۔ حضرت ابوقطبہؓ

حضرت ابوقطبہ۔ ان کا نام یزید بن عمرو بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری، خزرجی سلمی تھا۔ قدیم الاسلام تھے اور عقبہ اور بدر میں شریک تھے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے بیعت عقبہ از

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنوسواد بن غنم بن کعب بن سلمہ اور یزید بن عمرو بن حدیدہ ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا سلسلہ نسب جس طرح ہم نے بیان کیا ہے۔ اولاً ہشام بن کلبی نے لکھا ہے۔

۶۱۷۵۔ حضرت ابوقعیسؓ

حضرت ابوقعیس۔ حضرت عائشہ کے رضاعی چچا یا رضاعی والد تھے۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے محمد بن مرزوق سے انہوں نے محمد بن بکر سے انہوں نے عباد بن منصور سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے ابوقعیس سے روایت کی کہ وہ حضرت عائشہ سے ملنے آئے اجازت مانگی مگر ام المومنین نے ناپسند کیا۔ جب حضور اکرم ﷺ تشریف لائے۔ تو جناب عائشہ نے حضور اکرم ﷺ کو بتایا کہ ابوقعیس کو انہوں نے اندر آنے کی اجازت نہ دی۔ فرمایا وہ تمہارے رضاعی چچا ہیں۔ حضرت عائشہ نے عرض کیا یا رسول اللہ میں نے دودھ عورت کا پیا ہے' نہ کہ مرد کا فرمایا' وہ تمہارے چچا ہیں۔ اس لئے وہ اندر آ سکتے ہیں اور ابوقعیس جناب عائشہ کے رضاعی باپ کے بھائی تھے اور ان کے بارے میں اختلاف ہے جو کہ ہم افلح کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۷۶۔ حضرت ابوالقمراءؓ

حضرت ابوالقمراء۔ کوفی تھے۔ ان سے شریک نے روایت کی کہ وہ حضور ﷺ کی مسجد میں حلقہ بنائے بیٹھے تھے' کہ آپ تشریف لائے۔ آپ نے اپنے حجرے سے باہر حلقے پر نظر ڈالی اور اصحاب القرآن میں بیٹھ گئے' فرمایا مجھے انہی لوگوں میں بیٹھنے کا حکم ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۷۷۔ ابوقیس انصاریؓ

حضرت ابوقیس انصاری۔ ان کی وفات حضور اکرم ﷺ کے عہد میں ہوئی۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر محمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن سعید بن ابومریم سے انہوں نے محمد بن یوسف فریابی سے انہوں نے قیس بن ربیع سے انہوں نے اشعث بن سوار سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے ایک انصاری سے روایت کی کہ ابوقیس فوت ہو گئے جو انصار کے اچھے لوگوں میں سے تھے ان کے بیٹے نے ان کی بیوی سے نکاح کی خواہش کی۔ اس عورت نے کہا کہ میں تو تجھے اپنا بیٹا شمار کرتی ہوں اور تم اپنی قوم کے اچھے لوگوں میں سے ہو مگر میں جاتی ہوں اور رسول اکرم ﷺ سے اس باب میں مشورہ کرتی ہوں۔ وہ حاضر خدمت ہوئی اور گزارش کی کہ ابوقیس مر گیا ہے۔ وہ اچھا آدمی تھا اور اس کا بیٹا قیس مجھ سے نکاح کرنا چاہتا ہے حالانکہ میں اسے اپنا بیٹا سمجھتی رہی اور وہ اپنے قبیلے کے صالح افراد میں سے ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم اپنے گھر چلی جاؤ۔ اس کے بعد یہ آیت نازل ہوئی۔ ولا تنکحوا ما نکح اباؤکم من النساء الا ما قد سلف ابونعیم ابوموسیٰ نے ان کی تخریج کی ہے۔

ابونعیم کہتے ہیں کہ ابوعمرو نے حسن بن سفیان سے انہوں نے جبارہ سے انہوں نے قیس سے اسی طرح روایت کی۔ ابونعیم اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۷۸۔ حضرت ابوقیس صرمہؓ

حضرت ابوقیس صرمہ بن ابوانس بن مالک بن عدی بن غنم بن نجار۔ یہ ابن اسحٰق کا قول ہے اور قتادہ کے مطابق ابوقیس بن مالک بن صفرہ ہے اور ایک روایت میں مالک بن حارث ہے لیکن ابن اسحٰق کا قول درست ہے۔

ابن اسحٰق کا قول ہے کہ ابوقیس نے زمانہ جاہلیت میں رہبانیت اختیار کر لی تھی اور وہ اون کے کپڑے پہنتے تھے۔ بتوں کے قریب نہیں جاتے تھے اور جنابت کے بعد غسل کرتے تھے' عیسائی ہونے کا ارادہ کیا تھا مگر پھر رک گئے تھے۔ اپنے گھر میں ایک کمرے کو مسجد بنایا ہوا تھا۔ جس میں حائضہ اور جنبی کو گھسنے نہیں دیتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ رب ابراہیم کی عبادت کرتے ہیں۔ جب حضور ﷺ تشریف لائے تو انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور اچھے مسلمان ثابت ہوئے۔ وہ اس وقت کافی بوڑھے ہو چکے تھے۔ زمانہ جاہلیت میں بھی حق اور صداقت کے زبردست حامی تھے چنانچہ اس باب میں انہوں نے عمدہ عمدہ اشعار کہے۔

یقول ابو قیس واصبح ناصحًا ۔۔۔ الا ما ستطعتم من وصاتی فافعلوا

''ابوقیس تم سے بطور ناصح کے کہتا ہے کہ میری نصائح پر جہاں تک ہو سکے عمل کرو۔''

اوصیکم باللہ والبرو التقٰی ۔۔۔ واعراضکم والبر باللہ اول

''اور میں تمہیں اللہ کے نام پر نیکی اور تقویٰ کی اور برائی سے روگردانی کی وصیت کرتا ہوں اور نیکی کو اللہ کے یہاں اول درجہ حاصل ہے۔''

وان قومکم ساد وافلا تحسدونھم ۔۔۔ وان کنتم اھل الریاسۃ فاعدلوا

اگر تمہاری قوم پر کسی کو سیادت حاصل ہو جائے' تو ان سے حسد نہ کرو اور اگر تمہیں سرداری مل جائے تو لوگوں سے انصاف کرو۔''

وان نزلت احدی الدواھی بقومکم ۔۔۔ فانفسکم دون العشیرۃ فاجملوا

''اور اگر تمہاری قوم پر کوئی مصیبت نازل ہو اور اگر تم اپنے قبیلے کو اپنے نفوس کی قربانی دے کر بچا سکو۔ تو ضرور ایسا کرو۔''

وان یات غرم قادح فارفقوھم ۔۔۔ وما حملو کم فی الملمات فاحملوا

''اور اگر ان پر بھاری تاوان ڈالا جائے تو ان کا ساتھ دو اور مصائب میں جو تکلیف پیش آئے اسے برداشت کرو۔''

وان انتم املقتم فتعففوا ۔۔۔ وان کان فضل الخیر فیکم فافضلوا

''اور اگر تمہیں غصہ آ جائے۔ تو معاف کر دو اور اگر تم میں دوسروں سے بھلائی کرنے کی خوبی پائی جائے تو ضرور بھلائی کرو۔

ان کے اشعار میں عمدہ عمدہ نصائح اور حکم کا ذکر ملتا ہے چنانچہ ابن اسحٰق نے ان کے بعض اشعار کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے ان کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر کیا ہے۔

۶۱۷۹۔ حضرت ابو قیس صیفیؓ

حضرت ابوقیس صیفی بن اسلت انصاری۔از بنو وائل بن زید۔ بھاگ کر مکہ چلے گئے تھے اور فتح مکہ تک وہیں قریش کے پاس ٹھہرے رہے۔ان کا ذکر صاد میں گزر چکا ہے۔

زبیر بن بکار کا قول ہے کہ ابوقیس بن اسلت کا نام حارث یا بروایتے عبداللہ تھا اور زبیر نے اسلت کا نام عامر بن جشم بن وائل بن زید بن قیس بن عامر بن مرہ بن مالک بن اوس لکھا ہے لیکن اس میں شبہ ہے اور صحیح یہ ہے کہ ابوقیس نے اسلام قبول نہیں کیا۔ ابن کلبی نے بھی اس کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے۔ایک روایت میں کہ جب حضور اکرم ﷺ نے ہجرت کی تو ابوقیس نے ایمان لانے کا ارادہ کیا۔وہ زمانہ جاہلیت میں بھی خدا کی وحدانیت کا قائل تھے اور خود کو حنفیہ گروہ کا فرد کہتے تھے۔

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لائے اور ابوقیس قبول اسلام کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہونے کو روانہ ہوئے تو راستے میں اسے عبداللہ بن ابی بن سلول منافقوں کا سردار مل گیا۔اس نے کہا تمہیں ہماری ہمسائیگی میں ہر طرح کی پناہ حاصل رہی ہے کبھی تم قریش کے حلیف بن جاتے ہو اور اب تم محمد کے پیروکار بننے جارہے ہو۔ابوقیس کو غصہ آ گیا کہنے لگا۔اب میں محمد کے پیرووں میں شامل ہونے والا آخری آدمی ہوں گا کہا جاتا ہے کہ جب وہ مرنے لگا تو حضور اکرم ﷺ نے اسے کہلا بھیجا اگر تم اب بھی کلمہ شہادت پڑھ لو۔تو میں قیامت میں تمہاری شفاعت کر سکوں گا۔ کہتے ہیں اسے کلمہ شہادت پڑھتے سنا گیا۔ایک روایت میں ہے کہ ابوقیس نے حضور اکرمؐ سے اسلام کے بارے میں کئی سوالات کئے۔جن کے جوابات سے وہ مطمئن ہو گئے اور اس نے اپنے بارے میں غور و خوض کا وعدہ کیا اس دوران میں اس کی ملاقات عبداللہ بن ابی سے ہو گئی۔کہاں سے آ رہے ہو۔ ابوقیس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لیا کہ آپ وہی نبی ہیں جن کے بارے میں یہود کے علما ہمیں بتایا کرتے تھے۔عبداللہ بن ابی کہنے لگا تم خزرج کی جنگ سے گھبرا گئے ہو۔اس پر ابوقیس نے کہا میں اس سال کے اختتام تک اسلام قبول نہیں کروں گا چنانچہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر نہ ہوا اور دس ماہ بعد فوت ہو گیا ایک روایت میں ہے کہ موت کے وقت اسے توحید الٰہی کا ذکر کرتے سنا گیا۔حجاج نے ابن جریج سے انہوں نے عکرمہ سے روایت کی کہ و لا تنکحوا ما نکح وابآؤ کم آیت کبیشہ دختر معن بن عاصم کے بارے میں نازل ہوئی ہے جو بنو اوس سے تھیں۔ جب ان کا شوہر ابوقیس مر گیا تو اس کے بیٹے نے اپنی سوتیلی ماں سے نکاح کرنا چاہا چنانچہ یہ آیت نازل ہوئی۔

عدی بن ثابت کا قول ہے کہ جب ابوقیس مر گیا تو اس کے بیٹے نے اپنی سوتیلی والدہ سے نکاح کرنا چاہا۔ کبیشہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر صورت حال بیان کی کہ ابوقیس کی وفات کے بعد اس کا بیٹا مجھ سے نکاح کی خواہش کرتا ہے حالانکہ وہ اپنے قبیلے کے صالح افراد میں سے ہے۔میں نے اسے کہا ہے کہ میں ان لوگوں میں سے نہیں ہوں جو رسول کریم ﷺ کی خواہش کے خلاف عمل کریں۔حضور اکرمؐ نے سکوت فرمایا اور مذکورہ بالا آیت نازل ہوئی۔ بایں تقدیر یہ خاتون وہ پہلی عورت ہیں۔جنہیں اپنے سوتیلے بیٹے سے نکاح کرنے سے منع کر دیا گیا۔

ابوعمرو اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوموسیٰ نے اختصار سے کام لیا ہے اور ابوعمر نے اس ترجمے کے تحت زواج

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امرأۃ الاب میں اس قصے کا ذکر کیا ہے اور ابوقیس انصاری کا ترجمہ نہیں لکھا اور دونوں کو ایک شمار کیا ہے۔

ابونعیم نے اس قصے کو ابوقیس انصاری کے ترجمے میں بیان کیا ہے اور ابوقیس بن اسلت کا ذکر نہیں کیا۔ ابوموسیٰ نے دونوں کے علیحدہ علیحدہ ترجمے لکھے ہیں اور ابن سلت کے ترجمے میں لکھا ہے کہ جعفر مستغفری نے ابن جریج سے ذکر کیا ہے کہ عکرمہ سے مذکور ہے کہ ابوقیس اور اس کے والد کی بیوی کبیشہ دختر معن بن عاصم کے بارے میں لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا آیت نازل ہوئی اور ابوقیس انصاری کے ترجمے میں اس قصے کا ذکر کیا ہے گویا اس نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ شمار کیا ہے اور اگر ابوموسیٰ دو ترجمے نہ لکھتا تو میں ایک ہی ترجمے پر اکتفا کرتا ہم لکھ آئے ہیں کہ ابوعمر اور ابونعیم نے بھی دو ترجمے لکھے ہیں۔ بایں امتیاز کہ ابونعیم نے ان کا نسب نہیں لکھا اور چونکہ ابوموسیٰ نے دو ترجمے تحریر کیے ہیں۔ اس لئے ان کے تتبع میں ہم نے بھی ایسا ہی کیا ہے تاکہ ہم سے کوئی کوتاہی نہ ہو جائے۔ واللہ الموفق للصواب

۶۱۸۰۔ حضرت ابوقیس بن حارثؓ

حضرت ابوقیس بن حارث بن قیس بن عدی بن سعد بن سہم القرشی السہمی۔ وہ سعد بن سہم کی اولاد سے تھے نہ کہ سعید کی اور قیس بن عدی بلا معارضہ قریش کا سردار تھا اور ابوقیس سابقین اولین سے تھے اور مہاجرین حبشہ میں شامل تھے۔

ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ تا یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ اسمائے مہاجرین حبشہ از بنو سہم۔ ابوقیس بن حارث بن قیس السہمی کا نام لیا ہے اور مزید تحریر کیا ہے کہ ابوقیس حبشہ سے واپس آئے اور غزوۂ احد اور بعد کے غزوات میں شامل رہے۔ ابن اسحٰق کے مطابق ابوقیس بن حارث کا نام عبداللہ تھا۔ ابوعمر کہتے ہیں۔ ابن اسحٰق سے مروی ہے کہ عبداللہ ابوقیس کا بھائی تھا اور جو کچھ ہم نے ابن اسحٰق کے مغازی میں دیکھا ہے انہوں نے مہاجرین حبشہ میں عبداللہ بن حارث بن قیس بن عدی کا ذکر کر کے ابوقیس بن حارث بن قیس کا نام لکھا ہے۔ اس طرح وہ ان کے بھائی بنتے ہیں اور ان کا نام نہیں لکھا اور ان کا والد حارث ان لوگوں میں شامل تھا۔ جن کا ذکر قرآن کی اس آیت میں ہے الذین جعلوا القران عضین" ابوقیس جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے تھے۔ عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ تا یونس ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے معرکہ یمامہ از بنو سہم ابوقیس بن حارث کا نام لیا ہے۔ تینوں نے ان ذکر کیا ہے۔

۶۱۸۱۔ حضرت ابوقیس جہنیؓ

حضرت ابوقیس جہنی۔ بقول ابن مندہ۔ ابوقیس حضور اکرم ﷺ کے ساتھ غزوۂ فتح مکہ میں موجود تھے۔ وہ صحرا میں گزر بسر کرتے تھے اور امیر معاویہ کی خلافت کے آخر تک موجود تھے۔ یہ محمد بن عمر الواقدی کا قول ہے۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ معرکہ یمامہ میں موجود تھے اور امیر معاویہ کی خلافت کے آخر عہد تک زندہ رہے۔ یہ کتنی غلط بات ہے۔ جسے ابن مندہ نے واقدی سے منسوب کیا ہے کیونکہ امیر معاویہ کی خلافت کا خاتمہ ساٹھ سال ہجری میں ہوا اور معرکہ یمامہ اس سے پچاس برس پہلے واقع ہوا تھا۔ خدا ہمیں ایسے اندھے تناقض سے محفوظ رکھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ ابوقیس جہنی فتح مکہ میں موجود تھے۔ حافظ عبداللہ نے ابوقیس بن حارث کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے اور دونوں میں خلط ملط کر دیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں یہ ہے رائے ابوعمر اور ابوموسیٰ کی در بارہ ابن مندہ لیکن یہ ان کی بہت بڑی بے انصافی ہے۔ زیادہ سے زیادہ ابن مندہ کے بارے میں وہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ انہوں نے سہمی اور جہنی کے تراجم میں کسی بہتر طریقے سے امتیاز نہیں کیا اور یہ کوئی ایسی کوتاہی نہیں کہ انہیں موردِ الزام ٹھہرایا جائے اور جس طریقے سے دونوں نے ابن مندہ کا ذکر کیا ہے۔ اس میں اعتراض کی کوئی گنجائش نہیں اور دونوں تراجم میں ہم نے اس لفظ کو ایک ہی طرح بیان کیا ہے تاکہ اس کا عذر واضح ہو جائے۔ اور یہ کہ اس سے کوئی غلطی سرزد نہیں ہوئی۔ علاوہ ازیں اس کی کتاب کے جو صحیح نسخے میرے پاس ہیں ان میں ابن مندہ نے دونوں تراجم کو بالوضاحت علیحدہ علیحدہ لکھا ہے اور دونوں تراجم میں نام کو جلی قلم سے لکھا ہے لیکن ابونعیم اس نسخے کی وجہ سے جو اس کے پاس ہے یہ نہیں سمجھ سکا کہ ابوقیس دو ہیں۔ اس لئے وہ ان دو کو ایک سمجھا اور معاملہ گڑبڑ ہو گیا چنانچہ اسے ابن مندہ نے ناپسندیدگی سے مجبور کیا کہ وہ اس کا ذکر کرے۔ اس کے بعد ابوموسیٰ نے ابوعمر کے تتبع میں وہی بات سوچے سمجھے بغیر کہہ دی۔ ورنہ ابن مندہ کی جو کتاب اس کے پاس ہے۔ وہ کسی طرح بھی ان کے ادعا کی حمایت نہیں کرتی۔ ابن مندہ کی وہ عبارت جو ہم نے نقل کی ہے۔ وہ ابن مندہ کے دعویٰ کو ثابت کرتی ہے۔ میں نے ان کی عبارت کو سہمی کے ترجمے کے آخر میں منفرداً نقل کیا ہے اور جہنی کے ترجمے کے شروع میں تاکہ اس کا عذر واضح ہو جائے۔

۶۱۸۲۔ حضرت ابوقیس بن معلیؓ

حضرت ابوقیس بن معلیٰ بن لوذان بن حارثہ بن زید بن ثعلبہ بن عدی بن مالک بن جشم بن خزرج۔ انصار کا ایک ذیلی قبیلہ ہے۔ بقول ابن کلبی غزوۂ بدر میں شریک تھے۔

۶۱۸۳۔ حضرت ابوقیسؓ

حضرت ابوقیس۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا میرے لئے محبوب ترین قدم وہ ہیں جو ادائے نماز کے لئے اٹھیں۔ اسے عمرو بن قیس نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کیا۔ ان کا نام بشیر بن عمرو تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۸۴۔ حضرت ابوالقین حضرمیؓ

حضرت ابوالقین حضرمی۔ بقول ابوعمران کا نام نصر بن دہر تھا۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے انہیں خزاعی لکھا ہے۔

یحییٰ بن حماد نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے سعید بن جمہان سے انہوں نے ابوالقین سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس سے گزرے اور ان کے پاس کچھ کھجوریں تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کی طرف جھکے تاکہ ان کھجوروں میں سے کچھ کھجوریں لے کر اپنے ساتھیوں میں بانٹ دیں، ابوالقین نے کپڑے کا دامن اپنے سینے سے لگا لیا۔ حضور نے فرمایا۔ خدا تیری کنجوسی میں اضافہ فرمائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہدبہ بن خالد نے حماد سے روایت کی اور ابوالقین اسلمی لکھا ہے اور روایت کی کہ ان کے چچا نے ابوالقین سے کچھ کھجوریں لے کر آپ اور چند صحابہ کو دینا چاہی تھیں۔ تینوں نے ان ذکر کیا ہے۔

۶۱۸۵۔ حضرت ابوالقین خزاعیؓ

حضرت ابوالقین خزاعی۔ حضور ﷺ نے انہیں کچھ وقف عطا فرمایا۔ ان سے اسید بن شامہ نے روایت کی۔ ان کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ ابن مندہ نے ان کے دو تراجم لکھے ہیں اور دونوں میں انہیں خزاعی لکھا ہے اگر ایک جگہ حضرمی اور دوسری جگہ خزاعی لکھتے تو بات بن سکتی تھی۔ ابوعمر اور ابونعیم نے صرف ایک ذکر کیا ہے۔

باب الکاف

۶۱۸۶۔ حضرت ابوکاہلؓ

حضرت ابوکاہل احمسی یا بقول ابوعمر بجلی۔ ابونعیم نے احمسی لکھا ہے۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے کسی نے قیس بن عائذ اور کسی نے عبداللہ بن مالک لکھا ہے۔ انہیں صحبت اور روایت نصیب ہوئی۔ اپنی قوم کے سردار تھے اور کوفی شمار ہوتے تھے۔ حجاج بن یوسف کے عہد میں فوت ہوئے۔

ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی الفقیہہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن نسائی سے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم سے انہوں نے ابن ابی زائدہ سے انہوں نے اسماعیل بن ابوخالد سے انہوں نے اپنے بھائی سعید سے انہوں نے ابوکاہل احمسی سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو حجۃ الوداع کے موقعہ پر ایک اونٹنی کی پیٹھ پر سے لوگوں کو خطاب کرتے دیکھا ایک حبشی نے اس کی مہار پکڑی ہوئی تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابوعمر لکھتے ہیں کہ ابوکاہل کا ذکر کیا گیا ہے لیکن ان کا نسب بیان نہیں کیا گیا اور ان سے ایک عجیب سی اچھی خاصی طویل حدیث روایت کی گئی ہے مگر ہم نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

۶۱۸۷۔ حضرت ابوکبشہ انماریؓ

حضرت ابوکبشہ انماری۔ انمار بنو مذحج سے ہے۔ ابن عیسیٰ نے تاریخ حمص میں ان صحابہ کا ذکر کیا ہے۔ جو وہاں آ گئے تھے۔ انہوں نے ابوکبشہ کو انماری لکھا ہے اور ان کے بارے میں لوگوں نے ہم سے اختلاف کیا ہے بعض کا قول ہے کہ وہ انمار غطفان سے تھے بعض کہتے ہیں کہ وہ بنولخم سے تھے۔ ابواحمد عسکری انہیں انمار بن بغیض بن ریث بن غطفان سے منسوب کرتے ہیں۔ ابن ابی عاصم انہیں انمار بن اراش بن عمرو بن غوث سے بتاتے ہیں۔

اسی طرح ان کے نام میں بھی اختلاف ہے بقول خلیفہ ان کا نام عمرو بن سعد ہے اور دوسری روایت میں سعد بن عمرو ہے۔ ابونعیم نے ان کا نام سلیم بتایا ہے۔

ابوکبشہ سے عمرو بن رؤبہ اور سالم بن ابوجعد نے روایت کی ہے۔ اسماعیل بن عیاش نے عمرو بن رؤبہ سے انہوں نے ابوکبشہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انماری سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ تم میں بہتر آدمی وہ ہے' جو اپنے اہل وعیال سے حسن سلوک سے پیش آتا ہے۔

کئی راویوں نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے حمید بن مسعدہ سے انہوں نے محمد بن حمران سے انہوں نے ابوسعید عبداللہ بن بشر سے روایت کی کہ انہوں نے ابوکبشہ انماری کو کہتے سنا کہ حضور اکرم ﷺ کی آستینیں تنگ ہوتی تھیں۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۸۸۔ حضرت ابوکبشہؓ مولیٰ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوکبشہؓ مولیٰ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ غزوہ بدر سمیت تمام غزوات میں شامل رہے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے غزوۂ بدر از بنوہاشم ابوکبشہ مولی رسول اللہ ﷺ کا ذکر کیا گیا ہے۔ نیز موسیٰ بن عقبہ نے انہیں بدریوں میں شمار کیا ہے۔ ابن ہشام کے مطابق وہ اہل فارس سے تھے۔ ان کے علاوہ بعض اور لوگوں کا خیال ہے کہ وہ دوس کے باشندے تھے ایک روایت کے مطابق ان کا مولد مکہ تھا۔ آپ نے انہیں خرید کر آزاد کردیا تھا۔ بقول ابوعمران کا نام سلیم تھا۔ ان کی وفات تیرہ سال ہجری میں اس دن ہوئی۔ جس دن حضرت عمر خلیفہ ہوئے۔ ایک روایت کی رو سے ان کی وفات تیرھویں سال ہجری میں بہ خلافت عمر اس دن ہوئی۔ جس دن عروہ بن زبیر پیدا ہوئے۔ ہم سلیم کے ترجمے میں پیشتر ازیں بیان کر آئے ہیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۸۹۔ حضرت ابوکبیر ہذلیؓ

حضرت ابوکبیر ہذلی شاعر۔ ابویقظان سے مروی ہے کہ ابوکبیر اسلام قبول کرکے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی کہ انہیں زنا کی اجازت دی جائے فرمایا کیا تم دوسروں کو اپنے اہل خانہ کے ساتھ اس کی اجازت دو گے؟ کہا نہیں فرمایا جو چیز تم دوسروں کے لئے جائز خیال کرتے ہو اپنے لئے کیوں درست نہیں سمجھتے؟ اس پر انہوں نے کہا پس اللہ سے دعا کریں کہ یہ بُری عادت مجھ سے چھوٹ جائے۔ اس پر حسان بن ثابت نے ذیل کے دو اشعار کہے۔

سالت هذيل رسول الله فاحشة ضلت هذيل بما سالت ولم تصب

"بنوہذیل نے رسول کریم ﷺ سے بدکاری کی درخواست کی مگر بنوہذیل نے جو درخواست کی اس میں وہ بھٹک گئے۔ اور راستی سے دور جا پڑے۔"

سالو انبيهم ما ليس معطيهم حتى الممات و كانوا عرة العرب

"انہوں نے اپنے نبی سے ایسی چیز کی اجازت مانگی جو آپ انہیں زندگی بھر نہیں دے سکتے تھے اور یہ لوگ عرب کے لئے باعث رسوائی تھے۔"

ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۱۹۰۔ حضرت ابوکثیرؓ مولیٰ بنوتمیم

حضرت ابوکثیر شامی۔ بنوتمیم الداری کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ابوبشر دولابی نے اسحٰق بن سوید الرملی سے انہوں نے عبیداللہ بن عبدالملک بن ابی کثیر سے روایت کی کہ انہوں نے سو برس زندگی پائی تھی۔ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے تمام بن وہب اور یسع بن اسبح دارینین سے سنا ان دونوں نے عبدالملک بن ابی کثیر سے جو تمیم الداری کے مولی تھے۔ انہوں نے ابن کثیر سے سنا کہ وہ بنوتمیم کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور میں لڑکا تھا۔ پھر انہوں نے حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کاذکر کیا ہے۔

۶۱۹۱۔ حضرت ابوکثیرؓ

حضرت ابوکثیر صحابی تھے۔ ان سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ معمر کے پاس سے گزرے اور انہوں نے اپنی ران ننگی کی ہوئی تھی۔ اسے مسلم زنجی نے علاء بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے والد سے انہوں نے ابوکثیر سے روایت کیا لیکن یہ غلط ہے اور صحیح وہ ہے جو اسماعیل بن جعفر نے علاء سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوکثیر سے جو محمد بن جحش کے مولیٰ تھے انہوں نے محمد بن جحش سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معمرؓ کے پاس سے گزرے اور انہوں نے ران ننگی کی ہوئی تھی۔

ابن مندہ کہتے ہیں کہ ابوکثیر تابعی ہیں اور جس نے انہیں صحابی قرار دیا ہے۔ وہ غلطی پر ہے۔ ابواحمد عسکری کا قول ہے کہ ان کی ولادت حضورؐ کے زمانے میں ہوئی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۹۲۔ حضرت ابوکریمہؓ

حضرت ابوکریمہ۔ ایک روایت میں ان کا نام مقدام بن معدیکرب ہے۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوطاہر یحییٰ بن ابوالفضل المحاملی سے مکہ میں انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوالحسین بن بشران سے انہوں نے ابوالحسین جوزی سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عبید سے انہوں نے خلف بن ہسام البزار سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے منصور سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابوکریمہ سے روایت کی کہ مہمان کی شب بسری کا بندوبست ہر مسلمان پر ضروری ہے اگر وہ میزبانی کے بغیر رات گزارے اور اسی طرح صبح ہو جائے تو یہ اس پر قرض ہوگا۔ مہمان چاہے تو وصول کرے اور چاہے تو ترک کر دے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۹۳۔ حضرت ابوکلابؓ

حضرت ابوکلاب بن ابوصعصعہ انصاری مازنی۔ وہ اور ان کے بھائی جابر بن ابوصعصعہ غزوۂ موتہ میں شہید ہوئے تھے۔ یہ دونوں حارث اور قیس پسران ابوصعصعہ کے بھائی تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۹۴۔ حضرت ابوکلیبؓ

حضرت ابوکلیب جہنی۔ ان کی اولاد ان کی حدیث کی راوی ہے۔ یہ حجازی شمار ہوتے ہیں۔ واقدی نے محمد بن سلیم سے انہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے عثیم بن کلیب جہنی سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو غروب آفتاب کے بعد عرفہ سے نکلتے دیکھا آپ کا مقصد مزدلفہ میں جلتی آگ تک پہنچنا تھا چنانچہ آپ اس کے بائیں طرف اترے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں۔ ابونعیم نے بھی ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے جیسا کہ اس اسناد میں مذکور ہے حالانکہ راوی عثیم بن کثیر بن کلیب ہے نہ کہ ان کے والد۔ ابوعمر نے بھی مختصراً ان کا ذکر کیا ہے اور ابوکلیب نے لکھا ہے کہ بعض لوگوں نے انہیں صحابی لکھا ہے لیکن میں ان سے ناواقف ہوا۔

۶۱۹۵۔ ابوالکنودؓ

حضرت ابوالکنود۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ انہوں نے جاہلیت کو پایا۔ محمد بن ابی لیلیٰ نے ہنیدہ بن خالد سے انہوں نے ابوالکنود سے روایت کی کہ ایک آدمی نے آپ سے لڑنے کے لئے تلوار مانگی۔ آپ نے فرمایا غالباً تو چاہتا ہے کہ تلوار لے کر سب کے پیچھے جا کر کھڑا ہو جائے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میرا ایسا ارادہ نہیں ہے چنانچہ تلوار لے کر صفوں میں گھس گیا لڑتا تھا اور یہ اشعار پڑھتا تھا۔

انا امرؤٌ عاهدني خليلي ونحن تحت اسفل النخيل

''میں وہ آدمی ہوں کہ میرے دوست نے مجھ سے اس وقت عہد لیا جب ہم کھجور کے ایک پست قامت درخت کے نیچے تھے۔''

ان لا اقوم الدهر في كبول اضرب بسيف الله والرسول

''میں نے وعدہ کیا تھا کہ میں ایک کنارے پر نہیں کھڑا ہوں گا اور اللہ اور رسول کی تلوار سے جہاد کروں گا۔''

اور جس نے حضور اکرم ﷺ سے تلوار لی تھی۔ وہ ابودجانہ انصاری تھے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب لام

۶۱۹۶۔ حضرت ابولاسؓ

حضرت ابولاس خزاعی۔ ایک روایت میں حارثی ہے۔ ان کا نام عبداللہ یا زیاد تھا۔ مدنی تھے۔ انہیں صحبت ملی۔ ان سے عمر بن حکم بن ثوبان نے روایت کی کہ ہم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صدقے کے اونٹوں میں سے ایک اونٹ پر سوار کیا۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ کمزور اور دبلے اونٹ شاید ہی ہمارا بوجھ اٹھا سکیں فرمایا' ہر اونٹ کی چوٹی پر شیطان مسلط ہوتا ہے۔ اس لئے جب ان پر سوار ہونے لگو تو اللہ کا نام لو اور ان کی نگہداشت کرو کیونکہ وہ تمہیں اپنی پیٹھ پر اٹھاتے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۹۷۔ حضرت ابولبابہ اسلمیؓ

حضرت ابولبابہ اسلمی۔ ان کا نام معلوم نہیں ہو سکا' انہیں صحبت ملی اور ان کی حدیث کے راوی کوفی ہیں۔ ابوبکر بزار نے انہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

صحابہ میں شمار کیا ہے۔ عبدالملک بن میسرہ نے ان سے روایت کی کہ ان کی ایک اونٹنی چوری ہوگئی۔ جسے انہوں نے ایک انصاری کے پاس دیکھا۔ انہوں نے کہا کہ وہ حضورﷺ کے سامنے اس کی ملکیت کے بارے میں شہادت پیش کر سکتے ہیں مگر انصاری نے گواہ پیش کر دیا کہ اس نے یہ اونٹنی طائف کے ایک مشرک سے اٹھارہ درہم میں خریدی ہے۔ حضور نے تبسم فرما کر کہا' اے ابولبابہ اگر تم اونٹنی کے خواہش مند ہو تو اٹھارہ درہم دے کر لے لو اور یا اونٹنی سے دست بردار ہو جاؤ۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۱۹۸۔ حضرت ابولبابہ رفاعہؓ

حضرت ابولبابہ رفاعہ بن عبدالمنذر بروایت ابن اسحٰق' اور احمد بن حنبل اور ابن معین۔ بقول موسیٰ بن عقبہ' ابن ہشام اور خلیفہ ان کا نام بشیر تھا۔ رفاعہ کے ترجمے میں ہم ان کا نام لکھ آئے ہیں اور یہ اپنے قبیلے کے نقیب تھے۔ بیعت عقبہ میں موجود تھے۔ غزوۂ بدر میں آپ کے ساتھ تھے کہ آپ نے انہیں اپنا جانشین بنا کر مدینہ واپس کر دیا اور مال غنیمت اور ثواب سے انہیں حصہ عطا فرمایا۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے' بنو اوس سے شرکائے بیعت عقبہ' رفاعہ بن عبدالمنذر بن زبیر بن زید بن امیہ بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس ابولبابہ کا ذکر کیا ہے۔ ابولبابہ حضور اکرمﷺ کے ساتھ غزوۂ بدر میں موجود تھے لیکن حضور نے انہیں اپنا جانشین بنا کر واپس کر دیا تھا اور ابن اسحٰق کی روایت کے مطابق' مہاجرین اور انصار کی کی ایک جماعت تھی جو بدر میں شریک نہ ہو سکی تھی اور آپ نے انہیں مال غنیمت سے ان کا حصہ عطا فرمایا تھا۔ ابولبابہ بن عبدالمنذر بھی ان میں شامل تھے کیونکہ آپ نے انہیں مدینہ کی نگرانی کے لئے راستہ سے واپس فرما دیا تھا۔ یہی صورت حال غزوۂ سویق میں پیش آئی تھی۔ وہ غزوۂ احد اور باقی تمام غزوات میں شریک جہاد رہے اور فتح مکہ میں بنو عمرو بن عوف کا علم ان کے پاس تھا۔

ابولبابہ نے خود کو مسجد کے ایک ستون کے ساتھ باندھ دیا تھا چنانچہ حوائج ضروریہ کے لئے ان کی بیٹی انہیں کھول دیتی۔ اسی طرح سات یا آٹھ دن بندھے رہے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ جب حضور نے بنو قریظہ کا جو بنو اوس کے حلیف تھے' محاصرہ کیا تو انہوں نے اس باب میں ابولبابہ سے مشورہ کیا۔ انہوں نے کہا کہ اگر تم ہتھیار ڈال دو گے تو موت کے لئے تیار ہو جاؤ۔ یہ بشری لغزش تھی جو ان سے سرزد ہوگئی۔ معاً انہیں خیال آیا کہ وہ دانستہ طور پر اللہ اور رسول سے خیانت کر بیٹھے ہیں۔ اس لئے انہوں نے اپنے آپ کو مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔

ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے خود کو ستون مسجد سے اس لئے باندھ لیا تھا کہ وہ غزوۂ تبوک میں حضور اکرمﷺ کا ساتھ نہ دے سکے تھے۔ انہوں نے قسم کھائی تھی کہ جب تک ان کی توبہ قبول نہ ہوگی۔ وہ نہ کچھ کھائیں گے نہ پئیں گے چنانچہ ضعف کی وجہ سے وہ اتنے کمزور ہو گئے کہ ان پر غشی طاری ہوگئی۔ سات دن کے بعد ان کی توبہ قبول ہوئی۔ تو انہوں نے التجا کی کہ آپ از راہ نوازش بنفس نفیس مجھے آزاد فرمائیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے ان کی رسیاں کھولیں تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ میں نے عہد کیا تھا کہ اگر میری توبہ قبول ہوگئی تو میں اسی گھر سے جس میں مجھ سے یہ گناہ سرزد ہوا ہے علیحدہ ہو جاؤں گا اور اپنا تمام مال و متاع اللہ کی راہ میں صدقہ کر دوں گا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے لبابہ! تجھے تیسرے حصے کی اجازت ہے کہ وہ صدقہ کرے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن عباس سے "وَاٰخَرُوْنَ اعْتَرَفُوْا بِذُنُوْبِھِمْ خَلَطُوْا عَمَلاً صَالِحًا وَّاٰخَرَ سَیِّئًا" اس آیت کے نزول کی ایک وجہ یہ بیان کی گئی ہے کہ ابولبابہ کے علاوہ سات' آٹھ یا نو اور صحابی بھی غزوۂ تبوک میں شرکت نہ کر سکے تھے ندامت اور پشیمانی کی وجہ سے انہوں نے خود کو مسجد کے ستونوں کے ساتھ باندھ دیا تھا۔ ندامت اور توبہ کو عمل صالح اور غزوے میں عدم شمولیت کو عمل سیئی سے تعبیر کیا گیا۔

حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ شافعی دمشقی نے ابوالعشائر محمد بن خلیل بن فارس سے ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابوالعلاء سے انہوں نے ابومحمد عبدالرحمٰن بن عثمان بن القاسم المعروف بابن ابی نصر سے انہوں نے ابواسحٰق ابراہیم بن محمد بن ابوثابت سے انہوں نے ابوعبداللہ محمد بن حماد طہرانی سے انہوں نے سہل بن عبدالرحمٰن ابوالہیثم رازی سے انہوں نے عبداللہ بن عبداللہ مدنی ابواویس سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حرملہ سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے ابولبابہ بن عبدالمنذر انصاری سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمعہ کے دن نماز استقاء پڑھی۔ ابولبابہ نے عرض کی۔ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کھجوریں کھلیانوں میں خشک کرنے کے لئے پھیلائی ہوئی ہیں۔ آسمان میں کہیں بھی بادل کا کوئی ٹکڑا موجود نہ تھا حضورؐ نے تین دفعہ بارش کے لئے دعا فرمائی۔ آخری دفعہ فرمایا اے اللہ تو اتنی بارش فرما کہ ابولبابہ کو اپنے کپڑے اتار کر اپنے کھلیان کا سوراخ اپنی دھوتی سے بند کرنا پڑے۔ آسمان نے برسنا شروع کیا اور اس زور کی بارش ہوئی کہ لوگ ابولبابہ کے گرد جمع ہو گئے اور ان سے کہا کہ جب تک وہ ننگے ہو کر اپنے کھیلان کی نالی دھوتی سے بند نہیں کریں گے' بارش نہیں رکے گی کیونکہ آپ نے اپنی دعا میں یہی فرمایا تھا چنانچہ جب ابولبابہ نے کپڑے اتار کر اپنی دھوتی سے نالی کو بند کیا تو بارش رک گئی۔ ان کی وفات حضرت علیؓ کے دور خلافت میں ہوئی۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۱۹۹۔ حضرت ابولبابہؓ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابولبابہ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ تھے اور آپ کے غلاموں میں ان کا نام آتا ہے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۰۰۔ حضرت ابولبیبہ اشہلیؓ

حضرت ابولبیبہ اشہلی۔ بنو اشہل سے تھے جو بنو اوس کا ذیلی قبیلہ تھا۔ ابوالفضل المنصور بن ابوالحسن الفقیہ نے باسنادہ احمد بن علی سے انہوں نے عمرو الناقد سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے حسن بن عبدالرحمٰن بن ابولبیبہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص بعد از نکاح ایک درہم ادا کر کے عورت کو اپنے لئے حلال کرنا چاہے یہ جائز ہے۔ ان سے اس حدیث کے علاوہ اور کئی احادیث بھی مروی ہیں جن کا اسناد قوی نہیں ہے اور ان سے ان کے بیٹے عبدالرحمٰن کے بغیر اور کسی راوی نے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۰۱۔ حضرت آبی اللحمؓ

حضرت آبی اللحم۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور دونوں نے یزید بن عبداللہ بن ہاد سے انہوں نے عمیر مولی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آبی اللحم سے انہوں نے آبی اللحم سے روایت کی کہ انہوں نے احجار الزیت کے پاس حضور اکرم ﷺ کو بارش کے لئے دعا کرتے دیکھا کہ آپ نے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھے۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ ابن مندہ نے آبی اللحم ان کی کنیت قرار دی ہے حالانکہ یہ ان کا لقب (آبی اللحم) ہے کیونکہ وہ گوشت نہیں کھاتے تھے۔

۶۲۰۲۔ حضرت ابولقیطؒ

حضرت ابولقیط۔ حبشی یا یمنی تھے۔ حضور اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے حضرت عمر کے عہد خلافت تک زندہ رہے فوجی نفری کا رجسٹر ان کی تحویل میں ہوتا تھا۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر کہتے ہیں میں انہیں نہیں جانتا۔

۶۲۰۳۔ حضرت ابولیلی اشعریؓ

حضرت ابولیلیٰ اشعری۔ انہیں صحبت ملی۔ ابوعمر عیسیٰ نے سلیمان بن حبیب محاربی سے انہوں نے عامر بن لدین اشعری سے انہوں نے ابولیلیٰ اشعری صحابی سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا کہ تم اپنے زعما کی اطاعت کرو اور مخالفت نہ کرو۔ کیونکہ ان کی اطاعت اللہ کی اطاعت اور ان کی نافرمانی اللہ کی نافرمانی ہے۔ مروان بن معاویہ نے محمد بن ابوقیس سے انہوں نے سلیمان اور محمد بن ابی قیس (محمد بن سعید مصلوب شامی) سے اور یہی آدمی ابوعمر عیسیٰ ہے اور اکثر اہل حدیث ان کے بارے میں تدلیس سے کام لیتے ہیں تاکہ ان کا معاملہ چھپا رہے کیونکہ وہ ضعیف اور متروک الحدیث ہیں اور مدار حدیث ان پر ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۰۴۔ حضرت ابولیلی انصاریؓ

حضرت ابولیلیٰ انصاری۔ ان کے بیٹے کا نام عبدالرحمٰن تھا۔ ان کے نام میں اختلاف ہے' کسی نے یسار بن نمیر کسی نے اوس بن خولی' کسی نے داود بن بلال اور کسی نے بلال بن بلیل لکھا ہے۔ ابن کلبی نے ابولیلیٰ انصاری کا نام داؤد بن بلیل بن بلال بن احیحہ بن جلاح بن حریش بن جحجبی بن کلفہ بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری اوسی لکھا ہے حضور ﷺ کی صحبت پائی۔ غزوۂ احد اور بعد کے غزوات میں شریک رہے۔ پھر کوفے میں منتقل ہوگئے۔ وہاں بنوجہینہ کے محلے میں ان کا ایک مکان تھا۔ وہ اپنے بیٹے کے ساتھ حضرت علی کے تمام معرکوں میں شریک رہے۔

ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے ان سے روایت کی' ابراہیم اور اسماعیل وغیرہ نے باسنادہم تا محمد بن عیسیٰ انہوں نے ابن ابی زائدہ سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ثابت البنانی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے روایت کی کہ ان کے والد نے بیان کیا کہ جب کسی گھر میں سانپ نظر آجائے تو تمہیں چاہیے کہ اسے کہو کہ ہم تمہیں حضرت نوح اور سلیمان بن داؤد کے عہد کا واسطہ دیتے ہیں کہ ہمیں دکھ نہ دینا اگر اس کے بعد پھر نمودار ہو تو اسے مار ڈالو۔

۶۲۰۵۔ حضرت ابولیلیٰ خزاعیؓ

حضرت ابولیلیٰ خزاعی۔ جعفر نے انہیں صحابی شمار کیا ہے۔ ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۲۰۶۔ حضرت ابولیلیٰ عبدالرحمٰنؓ

حضرت ابولیلیٰ عبدالرحمٰن بن کعب بن عمرو انصاری مازنی۔ انہیں صحبت ملی۔ غزوۂ احد اور بعد کے تمام غزوات میں شریک رہے۔ بقول واقدی حضرت عمرؓ کی خلافت کے آخری ایام یا حضرت عثمانؓ کے ابتدائی ایام خلافت تک زندہ رہے۔ ان کے بھائی کا نام عبداللہ بن کعب انصاری تھا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۰۷۔ حضرت ابولیلیٰ غفاریؓ

حضرت ابولیلیٰ غفاری۔ ان کا نام نہیں معلوم ہو سکا۔ ان کی حدیث اسحٰق بن بشر نے خالد بن حارث سے انہوں نے عوف سے انہوں نے حسن سے انہوں نے ابولیلیٰ غفاری سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ آپ کے بعد عظیم فتنہ اٹھ کھڑا ہوگا۔ جب ایسی صورت حال پیدا ہو تو تم علی کے گرد جمع ہو جاؤ کیونکہ قیامت کے دن وہ سب سے پہلے ملاقات کرے گا اور مصافحہ کرے گا وہی اس امت کے صدیق اکبر اور فاروق اعظم ہے جو حق و باطل میں فیصلہ کرے گا اور وہ مومنوں کے سردار ہیں۔

ابوعمر لکھتے ہیں کہ اسحٰق بن بشر وہ راوی ہے جس کی حدیث پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا جبکہ وہ اکیلا ہو۔ کیونکہ وہ ضعیف اور منکر الحدیث ہے۔

۶۲۰۸۔ حضرت ابولیلیٰ نابغہ جعدیؓ

حضرت ابولیلیٰ نابغہ جعدی شاعر تھے اور ان کا نام قیس بن عبداللہ بن عمرو بن عدس بن ربیعہ بن جعدہ بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ تھا۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے سامنے ذیل کا شعر پڑھا۔

بلغنا السماء مجدنا وجدودنا وانا لنرجو افوق ذلک مظهراً

"ہماری توقیر اور ہمارے اسلاف آسمان تک پہنچ گئے ہیں۔ ہمیں اب اس سے بلند تر مظہر کی خواہش ہے۔"

رسول کریم ﷺ نے دریافت فرمایا اس سے تمہارا کیا مقصد ہے۔ ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

بقول ابوعمر، نابغہ جعدی دوسو سال زندہ رہے یہی قول ہے عمر بن شبہ اور ابن قتیبہ کا۔ کہتے ہیں کہ ان کی ولادت نابغہ ذبیانی سے پہلے ہوئی۔ اور ابن زبیر کے عہد خلافت تک زندہ رہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب المیم

۶۲۰۹۔ حضرت ابومالک اسلمیؓ

حضرت ابومالک اسلمی۔ ابوبکر بن ابوعلی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ محمد بن بکیر نے ابن ابی زائدہ سے انہوں نے ابن ابی خالد سے انہوں نے ابومالک اسلمی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ماعز بن مالک کو تین دفعہ واپس بھیجا تھا۔ جب وہ چوتھی دفعہ آئے تو آپ نے انہیں رجم کرنے کا حکم دیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۲۱۰۔ حضرت ابو مالک اشجعیؓ

حضرت ابو مالک اشجعی۔ ایک روایت میں اشعری ہے۔ ان کا نام عمرو بن حارث بن ہانی تھا۔ بقول ابو عمران سے عطاء بن یسار نے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے انہیں صرف اشجعی لکھا ہے اور اس ترجمے میں ان کا ذکر نہیں کیا امام احمد بن حنبل نے انہیں صحابی شمار کیا ہے۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالملک بن عمرو سے انہوں نے زہیر بن محمد سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ابو مالک اشجعی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ سب سے بڑی دھوکا بازی یہ ہے کہ دو شخص ایک مکان میں شریک ہیں جب اس کی تقسیم عمل میں آئی ہے تو ایک آدمی اپنے ساتھی کے حصے سے بالشت بھر زمین فریب کاری سے ہتھیا لیتا ہے۔ اس طریقے سے وہ اس زمین کا وہ ٹکڑا سات طبقوں تک اپنی گردن میں طوق بنا کر ڈال لے گا۔ یہی قول ہے عبدالملک بن زہیر کا اور اس سے شریک، قیس بن ربیع اور عبیداللہ بن عمر نے عبداللہ بن عطا سے روایت کیا ہے اور ان کا نام انہوں نے ابو مالک اشعری لکھا ہے اور یہی صحیح ہے۔

نیز زہیر نے عبداللہ بن محمد سے انہوں نے عطا سے انہوں نے ابو مالک اشجعی سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی کہ میری امت میں زمانہ جاہلیت کی چار خصلتیں باقی رہ جائیں گی۔ امام بخاری نے بھی اسی اسناد سے اسی طرح نقل کیا ہے اور ان کا نام ابو مالک اشجعی لکھا ہے اور زہیر کثیر الخطاء راوی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۱۱۔ حضرت ابو مالک اشعریؓ

حضرت ابو مالک اشعری۔ اپنے اہل قبیلہ کے ساتھ بذریعہ کشتی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہیں صحبت حاصل ہوئی۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ کسی نے کعب بن مالک کسی نے کعب بن عاصم کسی نے عبید کسی نے عمرو اور کسی نے حارث لکھا ہے۔ شامی شمار ہوتے ہیں۔

یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے، ابوالقاسم اور اسماعیل بن احمد بن عمرو السمر قندی نے املاءً عبدالواحد بن علی العلاف سے انہوں نے علی بن محمد بن بشران سے انہوں نے اسماعیل بن محمد الصفار سے انہوں نے احمد بن منصور سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے ابن ابی حسین سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے ابو مالک اشعری سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں موجود تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی: يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِنْ تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ۔ نیز حضور اکرمؐ نے فرمایا "اللہ کے کچھ بندے جو انبیاء وشہداء نہ ہونے کے باوجود ایسے بھی ہیں کہ جن پر انبیاء اور شہداء بھی رشک کرتے ہیں کیونکہ انہیں قیامت کے دن اللہ کے قریب میں ایسا مقام حاصل ہوگا۔"

اسماعیل بن عبداللہ بن خالد بن سعید بن ابو مریم نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ میں نے ابو مالک اشعری کو یہ کہتے سنا کہ آپؐ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر ایام قربانی کے درمیان فرمایا۔ کیا آج یوم حرام نہیں؟ صحابہ کرام نے کہا، درست ہے یا رسول اللہ ﷺ! یہ دن قیامت کے دن تک اسی طرح قابل حرمت رہے گا۔ پھر فرمایا کیا میں تمہیں بتاؤں کہ مسلمان کون ہے۔ مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے مسلمان محفوظ رہیں۔ اور مومن وہ ہے کہ جس سے دوسرے مومنوں کے جان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وخون محفوظ ہوں اور مومنوں کا جان و مال ان پر تا قیامت حرام ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۱۲۔ حضرت ابو مالک غفاریؓ

حضرت ابو مالک غفاری۔ ابو احمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے اور محمد بن ابراہیم شلا ثائی سے انہوں نے اسحٰق بن ابراہیم الشہید سے انہوں نے ابو فضیل سے انہوں نے حصین سے انہوں نے ابو مالک غفار سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے حمزہ کی نماز جنازہ پڑھائی اور ان کے ساتھ سات جنازے اور لائے گئے اور اسی طرح پڑے رہے اور آپ نے سب کا جنازہ اکٹھا پڑھایا۔

۶۲۱۳۔ حضرت ابو مالک قرظیؓ

حضرت ابو مالک قرظی۔ یہ ثعلبہ کے والد ہیں۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو پایا اور اسلام قبول کیا۔ ان کا نام عبداللہ تھا۔ ان کی حدیث یزید بن ہاد نے ثعلبہ بن مالک سے روایت کی۔ ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ ابو مالک یمن کے یہودی تھے۔ بقول محمد بن سعد انہوں نے بنو قریظہ کی ایک عورت سے شادی کر لی تھی اور انہیں سے منسوب ہو گئے۔ یہ خود بنو کندہ سے تھے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۱۴۔ حضرت ابو مالک نخعیؓ

حضرت ابو مالک نخعی دمشقی' بروایتے انہیں صحبت ملی۔ معاویہ بن صالح نے عبداللہ بن دینار بہرانی حمصی سے انہوں نے ابو مالک نخعی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ ایسا آدمی جس سے اس کے والدین ناراض ہوں۔ ایسی عورت جو ننگے سر نماز پڑھے اور ایسا امام جسے اس کے مقتدی ناپسند کریں۔ ان سے کسی کی نماز بھی قبول نہیں ہوتی۔ صحیح بات یہ ہے کہ انہیں صحبت نصیب نہیں ہوئی اور ان کی حدیث مرسل ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۱۵۔ حضرت ابو مالکؓ

حضرت ابو مالک۔ مصر میں سکونت رکھ لی تھی۔ ان سے سنان بن سعد نے روایت کی یزید بن ابو حبیب نے سنان بن سعد سے انہوں نے ابو مالک سے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ آپ سے مشرکین کے بچوں کے بارے میں پوچھا گیا آپ نے فرمایا۔ وہ جنت میں اہل جنت کی خدمت گزاری کریں گے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ کہتے ہیں کہ ابو سعید بن یونس سے اسی طرح روایت کی۔ ابو نعیم کے مطابق مشہور اسناد یوں ہے۔ یزید از سنان از انس بن مالک۔

۶۲۱۶۔ حضرت ابو مالکؓ

حضرت ابو مالک۔ ہشام بن الغار نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے اہل دمشق کو بتایا کہ جلد ہی تم میں قذف' مسخ اور خسف کے واقعات ہوں گے۔ انہوں نے کہا اے ربیعہ! تمہیں کیسے معلوم ہوا۔ انہوں نے کہا یہ شخص ابو مالک حضور اکرم ﷺ کا صحابی ہے۔ اس سے پوچھ لو وہ ان کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے۔ انہوں نے ابو مالک سے پوچھا کہ ابن ربیعہ کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کہہ رہا ہے۔ انہوں نے کہا میں نے حضور اکرم ﷺ کو کہتے سنا کہ عنقریب ہی میری امت کو ان تین مصیبتوں سے پالا پڑے گا لوگوں نے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اس کی وجہ کیا ہوگی۔ فرمایا وہ گانے والی عورتیں رکھ لیں گے اور شراب پئیں گے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۱۷۔ حضرت ابو مالک رضی اللہ عنہ

حضرت ابو مالک نام نامعلوم۔ عبدالرحمٰن بن زید العمی نے اپنے والد سے روایت کی حضور نے فرمایا۔ جس نے اسلام میں اسی برس گزارے اللہ اس پر جہنم کی آگ حرام کردے گا اور جنت کے اونچے درجوں میں اس کا مقام ہوگا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ ہاں البتہ ابن مندہ نے عبدالرحمٰن بن زید لکھا ہے لیکن درست نام عبدالرحیم ہے۔

۶۲۱۸۔ حضرت ابوالمبتذل رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالمبتذل۔ ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ ابوزکریا یعنی ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ احمد بن سلیمان سے انہوں نے رشدین بن سعد سے انہوں نے حیی بن عبداللہ معافری سے انہوں نے ابوالمتبذل سے جو صحابی تھے اور افریقہ میں مقیم ہو گئے تھے حضور اکرم ﷺ سے سنا کہ جو شخص صبح اٹھ کر خدا کی ربوبیت میری رسالت اور دین اسلام کی قبولیت پر اظہار رضامندی کرے میں اس کی ضمانت دیتا ہوں کہ اسے پکڑ کر سیدھا بہشت میں لے جاؤں گا۔ اور اسی حدیث کو احمد بن طیب نے رشدین سے بیان کیا ہے اور ان کی کنیت ابوالمنیذ ریا المنتذر لکھی ہے۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور منذر یا منیذر کے نام کے تحت ان کا ترجمہ لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۱۹۔ حضرت ابوالمجبر رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالمجبر۔ حضرمی اور طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے حسن نے ابونعیم سے انہوں نے حبیب بن حسن سے انہوں نے موسیٰ بن اسحٰق سے (ح) ابونعیم نے محمد بن محمد سے انہوں محمد بن عبداللہ حضرمی سے (ح) ابوموسیٰ نے کوشیدی سے انہوں نے ابن ریذہ سے انہوں نے ابوالقاسم طبرانی سے انہوں نے ابوحصین محمد بن حصین بن القاضی سے وہ کہتے ہیں انہوں نے یحیٰی حمانی' انہوں نے مبارک بن سعید سے جو سفیان بن سعید ثوری کے بھائی ہیں۔ انہوں نے ابوالمجبر سے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے دو لڑکیوں' دو بہنوں یا دو خالاؤں یا دو پھوپھیوں یا دو دادیوں کی پرورش کی وہ میرے ساتھ جنت میں اس طرح ہوگا۔ جس طرح یہ دو انگلیاں باہم جڑی ہوئی ہیں۔ آپ نے انگشت شہادت کو ساتھ والی انگلی یعنی درمیانی سے ملا دیا تھا۔

ابوموسیٰ نے اذناً ابوالرجاء احمد بن محمد القاری سے انہوں نے ابوالعلاء عبدالصمد بن محمد الکرجی سے انہوں نے اجازۃً محمد بن صالح العطار سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن جعفر سے انہوں نے عبداللہ بن احمد بن عقبہ سے انہوں نے حسن بن عرفہ سے انہوں نے مبارک بن سعید سے انہوں نے خلید الفراء سے انہوں نے ابوالمجبر سے روایت کی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چار خصلتیں ایسی ہیں جو دل کا ناس مار دیتی ہیں۔ احمقوں سے مجالست اگر تو ان کی صحبت میں بیٹھے گا تو ان کی طرح ہو جائے گا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اگر اس سے دور رہے گا تو بچ جائے گا۔ دوسری کثرت گناہ قرآن حکیم میں ارشاد ہوتا ہے: کلا بل ران علی قلوبھم ما کانوا یکسبون (بلکہ ان کے اعمال سے ان کے دل زنگ آلود ہو گئے ہیں) تیسرا عورتوں سے خلوت۔ ان کی باتیں سننا اور ان کے کہے پر عمل کرنا۔ چوتھا مُردوں کی محفلوں میں شریک ہونا صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ! مُردوں سے کون مراد ہیں؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا دولت مند جس کی دولت نے اسے مغرور کر دیا ہو اور ظالم امام یعنی بے انصاف حاکم وقت۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۲۰۔ حضرت ابومحجیہ باہلیؓ

حضرت ابومحجیہ باہلی۔ ایک روایت میں عم مجیبہ ہے۔ ابوموسیٰ کے مطابق یہ ان لوگوں میں ہیں۔ جن کا نام معلوم نہیں ہو سکا۔ ابوعمر کہتے ہیں میں انہیں نہیں جانتا۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے انہیں ان لوگوں میں شمار کیا ہے۔ جنہوں نے اپنے والد سے مختصراً روایت کی۔

۶۲۲۱۔ حضرت ابومحجن ثقفیؓ

حضرت ابومحجن ثقفی۔ ان کا نام عمرو بن حبیب بن عمرو بن عمیر بن عوف بن عقدہ بن غیرہ بن عوف بن ثقیف الثقفی تھا۔ ایک روایت میں مالک بن حبیب اور دوسری میں عبداللہ بن حبیب آیا ہے۔ ایک اور روایت کے رو سے ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے۔ جب نویں ہجری کے ماہ رمضان میں بنوثقیف نے اسلام قبول کیا تو یہ بھی مسلمان ہو گئے تھے۔ ان سے ابوسعید بقال نے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے اپنی امت سے تین باتوں کا خطرہ ہے۔ ستاروں پر ایمان لانا، تقدیر کی تکذیب اور سلاطین کا ظلم۔

ابومحجن جاہلیت میں اور اسی طرح بعد از قبول اسلام بڑے دلیر اور بہادر سپاہی تھے۔ شاعر تھے اور اچھے شعر کہتے تھے مزید برآں بڑے سخی اور کریم النفس آدمی تھے لیکن شراب کا ایسا چسکا تھا کہ کسی طرح بھی رک نہیں سکتے تھے حضرت عمر نے انہیں سات آٹھ دفعہ حد لگائی۔ آخر جلاوطن کر کے ایک جزیرے میں قید کر دیا اور حفاظت کے لئے ایک آدمی ساتھ کر دیا لیکن ابومحجن بھاگ کر سعد بن ابی وقاص کے پاس چلے گئے جو ایران میں مصروف جہاد تھے جب حضرت عمر کو علم ہوا تو انہوں نے سعد کو لکھا کہ ابومحجن کو گرفتار کر کے جیل میں ڈال دو انہوں نے انہیں اپنی تحویل میں لے لیا اور پاؤں میں بیڑی ڈال دی۔ یہ وہ زمانہ تھا۔ جب قادسیہ میں اسلام اور کفر کی ٹھن گئی تھی اور زبردست جنگ ہو رہی تھی۔ ابومحجن نے سعد کی بیوی سے درخواست کی کہ وہ اسے آزاد کر دے اور سعد کا گھوڑا اسے دے دے تاکہ وہ جہاد میں حصہ لے سکے اگر وہ بچ گیا تو وعدہ کرتا ہے کہ واپس آ کر بیڑی پہن لے گا لیکن اگر شہید ہو گیا تو بات ہی ختم ہو جائے گی لیکن سعد کی بیوی نہ مانی اپنی بے بسی پر انہوں نے ذیل کے اشعار کہے

کفی حزنًا ان تردی الخیل بالقنا   واترک مشدودًا علی وثاقیا

"مجھے مغموم بنانے کو اتنی بات ہی کافی ہے کہ شاہ سوار نیزے لہراتے پھر رہے ہیں اور میں یہاں بیڑیوں میں جکڑا پڑا ہوں۔"

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اذا اقمت عنانی الحدید و اغلقت   مصارع دونی قدتصم المنادیا

"جب میں کھڑا ہونا چاہتا ہوں تو لوہے کی بیڑیاں مجھے روک لیتی ہیں اور مجھے میدان سے روک لیتی ہیں اور جنہیں میں مدد کے لئے پکارتا ہوں وہ بہرے ہو گئے ہیں۔"

وقد کنت ذامال کثیر واخوۃ   فقد ترکونی واحد الا اخالیا

"کبھی میرے پاس بڑا مال تھا اور کثیر التعداد بھائی بند تھے۔ وہ سب چھوڑ گئے ہیں۔ اب میں اکیلا ہوں اور کوئی عزیز میرے ساتھ نہیں۔"

حسبنا عن الحرب العوان وقد بدت   واعمال غیری یوم ذاک العوالیا

"جنگ یک حملہ شروع ہو گئی ہے اور ہمیں اس میں شرکت سے روک دیا گیا ہے اور میرے علاوہ دوسرے لوگوں کے کارنامے شان دار ہیں۔"

فللّٰہ عہد لا اخیس بعہدہ   لئن فرجت ان لا ازور الحوانیا

"میں خدا کے نام پر عہد کرتا ہوں اور میں اس میں خیانت نہیں کروں گا اگر سلمیٰ (سعد کی بیوی) مجھے کھول دے تو میں ہرگز شراب کی دکان پر نہیں جاؤں گا۔"

جب سلمی نے یہ اشعار سنے تو اس پر رقت طاری ہو گئی اور اس نے ابو محجن کو کھول دیا اور سعد کا گھوڑا بھی اس کے حوالے کر دیا۔ ابو محجن نے اس قیامت کا حملہ کیا کہ دیکھنے والے عش عش کر اٹھے جس طرف حملہ کرتے کوئی ٹھہر نہ سکتا اور وہ لوگوں پر بڑی تندی اور تیزی سے حملہ آور ہوتے تھے لوگ ہمہ تن حیرت تھے اور کوئی انہیں پہچان نہ سکا سعد ایک مکان کی چھت پر کھڑے یہ تماشا دیکھ رہے تھے کیونکہ وہ زخم کی وجہ سے سواری نہیں کر سکتے تھے۔ نیز عرق النساء کا ان پر حملہ تھا۔ کہنے لگے اگر ابو محجن قید میں نہ ہوتا۔ تو میں کہتا کہ یہ ابو محجن ہے اور جس گھوڑے پر وہ سوار ہے۔ وہ بلقاء ہے جب لوگ میدان جنگ سے واپس ہوئے تو ابو محجن نے بھی واپس آ کر پاؤں میں بیڑیاں پہن لیں سلمیٰ نے ساری بات سعد کو بتا دی اور انہوں نے ابو محجن کو آزاد کر دیا۔ اس حسن سلوک سے متاثر ہو کر ابو محجن نے شراب نوشی سے توبہ کر لی۔ کہنے لگے مجھے چڑ آتی تھی کہ میں حد سے ڈر کر شراب نوشی ترک کر دوں۔

مروی ہے کہ ابو محجن کے دونوں بیٹے ایک دفعہ امیر معاویہ کے دربار میں گئے۔ امیر معاویہؓ نے کہا تمہارا والد وہی شخص تھا نا جس نے ذیل کے اشعار کہے تھے۔

اذا مت فاوفننی الیٰ حنب کرمۃ   تروی عظامی بعد موتی عروقھا

"جب میں مر جاؤں تو مجھے شراب خانے کے ایک طرف دفن کر دینا تا کہ مرنے کے بعد میری ہڈیاں اس کی شراب سے سیراب ہوتی رہیں۔"

ولا تدفننی فی الفلاۃ فاننی   اخاف اذا مامت ان لا اذوقھا

"اور مجھے کسی کھلے میدان میں دفن نہ کرنا کیونکہ میں ڈرتا ہوں کے مرنے کے بعد مجھے اس کا چکھنا نصیب نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوگا۔"

ابومحجن کے بیٹے نے امیر معاویہ سے کہا کہ اگر آپ چاہتے تو اس کا کوئی اچھا شعر بھی سنا سکتے تھے امیر معاویہ نے کہا مثلاً ابومحجن کے بیٹے نے پڑھا۔

لا تسأل الناس عن مالي وكثرته   واسئل الناس عن حزمي وعن خلقي

"تم لوگوں سے میرے مال و متاع اور اس کی کثرت کے بارے میں مت پوچھو بلکہ چاہیے کہ تم میرے وقار اور میرے اخلاق کے بارے میں دریافت کرو۔"

القوم اعلم انی من سراتهم   اذا تطيش يد الرعد يدة الفرق

"میرے قبیلے کو علم ہے کہ میں ان کا خبر گیر ہوں۔ جب بزدل لوگوں کے ہاتھ کانپنے لگ جاتے ہیں۔"

قد اركب الهول مسدولا عساكره   واكتم السر فيه ضربة العنق

"میں خطرات کے فتنوں پر سوار ہو کر اس کے لشکروں کو تتر بتر کر دیتا ہوں اور اس کی گردن پر وار کر کے اس کے راز کو آشکار انہیں ہونے دیتا۔"

اعطى السنان غداة الروع حصته   وعامل الرمح ارويه من العلق

"جنگ کے دن میں نیزے کے بھالے کو اس کا حصہ دے دیتا ہوں۔ اور نیزے کے دستے کو خون سے سیراب کرتا ہوں۔"

عف المطالب عما لست نائله   وان ظلمت شديد الحقد والحنق

"جن مقاصد تک میری رسائی نہیں ہو سکتی۔ تم بھی ان سے دست کش ہو جاؤ اور اگر کوئی مجھ سے زیادتی کرے تو میں بھی اس باب میں سخت دشمن اور کینہ توز ہوں۔"

وقد اجود وما مالي بذي قنع   وقد اكر وراء المجحر الفرق

"میں لوگوں میں اپنا مال تقسیم کرتا ہوں لیکن میرے ذرائع غیر ملتجی ہیں اور جب میں حملہ کرتا ہوں تو لوگوں کی پناہ گاہوں کو پار کر جاتا ہوں۔"

قد يعسر المرء حينا وهو ذو كرم   وقد يثوب سوام العاجز الحمق

"کبھی ایک کریم النفس آدمی کچھ وقت کے لئے عسرت میں مبتلا ہو جاتا ہے اور کبھی ایک عاجز احمق آدمی ایک اچھی فکر تک رسائی حاصل کر لیتا ہے۔"

سيكثر المال يوما بعد قلته   ويكتسي العود بعد اليبس بالورق

"کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ مال گھٹ جانے کے بعد زیادہ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ خشک لکڑی پر کچھ عرصے کے بعد پتے نمودار ہو جاتے ہیں۔"

یہ اشعار سن کر امیر معاویہ نے کہا اگر مجھ سے پہلی گفتگو میں کچھ غلطی ہوگئی ہے تو انعام دے کر اس فروگزاشت کی تلافی کر دوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا چنانچہ اسے انعام سے نوازا اور کہا کہ عورتوں کو ابومحجن کی طرح بچے جننا چاہئیں۔

ابن سعد سے مروی ہے کہ ابومحجن نے جرجان یا آذربائیجان میں وفات پائی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۲۲۔ حضرت ابومحذورہ موذن رضی اللہ عنہ

حضرت ابومحذورہ موذن۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے سمرہ بن معیر کسی نے اوس بن معیر اور کسی نے معیر بن محیریز لکھا ہے۔ ہم ان کا نسب اوس اور سمرہ کے تراجم میں لکھ آئے ہیں۔ ابویقظان کے مطابق ان کا بھائی اوس بن معیر غزوۂ بدر میں بحالت کفر مارا گیا تھا اور ابومحذورہ کا نام سلمان یا سمرہ بن معیر تھا۔ ابوعمر لکھتے ہیں بعض لوگوں نے ان کا نام معین تحریر کیا ہے۔ طبری لکھتے ہیں کہ ابومحذورہ کا ایک بھائی تھا جس کا نام انیس تھا۔ جو بدر میں بحالت کفر قتل ہوا۔ محمد بن سعد کہتے ہیں۔ میں نے ابومحذورہ کا نسب ایک آدمی سے بطریق ذیل سنا۔ سمرہ بن معیر بن لوذان بن وہب بن سعد بن جمح اور ان کے بھائی کا نام اویس تھا بخاری اور ابن معین کے مطابق ان کا نام سمرہ بن معیر تھا اور بقول کلبی ان کا نام اوس بن معیر بن لوذان بن ربیعہ بن عریج بن سعد بن جمح تھا اور زبیر لکھتے ہیں کہ عریج' لوذان اور ربیعہ بھائی تھے از بنوسعد بن جمح۔ جو اس کے خلاف کہتے ہیں۔ وہ غلطی پر ہیں۔ نیز یہ کہ ان کا بھائی انیس بن معیر بحالت کفر غزوۂ بدر میں مارا گیا تھا اور ان کی ماں بنوخزاعہ سے تھی اور ان کی نسل ختم ہوگئی تھی۔

ابوعمر لکھتے ہیں کہ زبیر' ان کا چچا مصعب' ابن اسحٰق اور مسیبی اس پر متفق ہیں کہ ابومحذورہ کا نام اوس تھا اور یہ لوگ انساب قریش کے ماہرین سے ہیں اور جس نے ان کا نام سلمہ کہا ہے۔ وہ غلطی پر ہیں اور ابومحذورہ حضور اکرمؐ کے موذن تھے۔ حضور اکرم ﷺ نے انہیں اذان دیتے سنا۔ ان کی آواز آپ کو پسند آئی آپ نے بلایا۔ انہوں نے اسلام قبول کر لیا اور یہ خدمت ان کے ذمہ لگادی گئی اور مکہ میں وہ عرصے تک اذان دیتے رہے ان کے بعد ان کے چچازاد بھائی ابن محیریز نے یہ خدمت سنبھال لی۔ ان کے بعد ان کا بیٹا موذن بنا پھر یہ خدمت ربیعہ بن سعد بن جمح کے سپرد ہوئی۔ ابومحذورہ بہت خوش آواز تھے۔ حضرت عمر نے انہیں اذان دیتے سنا۔ تو کہنے لگے میں یہ سمجھا قریب ہے کہ تمہاری باچھیں پھٹ جائیں۔

ابواسحٰق بن محمد الفقیہہ وغیرہ نے باسناد ہم تا ابوعیسیٰ ترمذی۔ بشر بن معاذ سے انہوں نے ابراہیم بن عبدالعزیز بن عبدالملک بن ابومحذورہ سے انہوں نے اپنے والد اور دادا سے انہوں نے ابومحذورہ سے سنا کہ حضور اکرم ﷺ نے انہیں پاس بٹھا کر حرف بحرف اذان سکھائی۔ بشر نے ان سے کہا میرے سامنے اذان دہرایئے۔ انہوں نے ہماری اذان کے ہر کلمے کو دو دو دفعہ دہرایا۔

ابومحذورہ نے مکہ میں ۵۷ سال ہجری یا ۷۹ سال ہجری میں وفات پائی۔ وہ مدت العمر مکہ میں سکونت پذیر رہے اور ہجرت نہ کی۔ ان سے مروی ہے کہ آپؐ نے اپنا ہاتھ ان کے سر پر اور سینے پر ناف تک پھیرا اور مکہ میں اذان کہنے کی اجازت دی۔ پھر عتاب بن اسید حاکم مکہ ہوکر آئے اور ابومحذورہ ان کے عہد میں بھی اذان دیتے رہے۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۲۲۳۔ حضرت ابومحرزؓ

حضرت ابومحرز بکری۔ زمانہ جاہلیت کو پایا۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ بن محرز نے روایت کی۔ امام بخاری نے الوحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ تینوں نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۲۴۔ حضرت ابومحمد البدری الشامیؓ

حضرت ابومحمد البدری الشامی۔ ابواحمد عبدالوہاب بن ابومنصور امین نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے قعنبی سے انہوں نے مالک سے انہوں نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے عبداللہ بن محیریز روایت کی کہ ایک شامی کی کنیت ابومحمد تھی اور جنہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت ملی۔ انہوں نے کہا کہ آپ نے وتر کو واجب قرار دیا۔ مدجی کہتے ہیں کہ میں نے عبادہ بن صامت سے ذکر کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ وہ جھوٹ کہتا ہے۔

ایک روایت میں ان کا نام مسعود بن اوس بن زید بن اصرم بن زید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاری نجاری مذکور ہے۔ بدری تھے مگر ابن اسحٰق نے انہیں بدری نہیں لکھا۔ شامی تھے اور داریا میں رہتے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۲۵۔ حضرت ابومخارقؓ

حضرت ابومخارق۔ ان کے لڑکے کا نام قابوس تھا۔ حسن بن سفیان نے انہیں کوفی شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے' انہوں نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے جنادہ بن مغلس سے انہوں نے ابوبکر نہشلی سے انہوں نے سماک سے انہوں نے قابوس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضور ﷺ سے شکایت کی کہ فلاں آدمی اس کا مال چھیننا چاہتا ہے اسے کیا کرنا چاہیے۔ فرمایا اس کے سامنے اللہ کا نام پیش کرو اگر پھر بھی باز نہ آئے تو مسلمانوں سے امداد لو۔ اس نے گزارش کی کہ اگر مسلمان میری امداد نہ کریں تو فرمایا اپنے مال کے بچاؤ کے لئے اس سے لڑو اور اللہ کی راہ میں شہید ہو جاؤ اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتے تو مال سے دست بردار ہو جاؤ۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۲۶۔ حضرت ابومخشیؓ

حضرت ابومخشی طائی۔ مہاجرین سے ہیں۔ اور معرکہ بدر میں موجود تھے اور اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ ان کا نام سوید بن مخشی تھا۔ ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔ ابن اسحٰق نے لکھا ہے کہ وہ بنوامیہ کے حلیف تھے اور غزوۂ بدر میں شامل تھے ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۲۷۔ حضرت ابومدینہؓ

حضرت ابومدینہ الدارمی۔ ان کا نام عبداللہ بن مضر تھا۔ ان کا ذکر عبداللہ کے ترجمہ میں پہلے گزر چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۲۲۸۔ حضرت ابومذکورؓ

حضرت ابومذکور انصاری۔ یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہما تا مسلم بن حجاج' یعقوب الدورقی سے انہوں نے ابن علیہ سے انہوں نے ایوب سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ ایک انصاری ابومذکور نے ایک قبطی غلام کو جو دبر کا باشندہ تھا۔ آزاد کیا۔ غلام کا نام یعقوب تھا پھر حدیث بیان کی۔ اسے شعبہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے جابر سے انہوں نے قبیلے کے ایک آدمی سے جس نے غلام آزاد کیا۔ حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۲۹۔ حضرت ابومراوحؓ

حضرت ابومراوح غفاری۔ مدنی تھے۔ حضور اکرمؐ کے عہد میں پیدا ہوئے بقول ابوداود سجستانی انہیں صحبت ملی اور آپ نے ان کے لئے دعائے برکت فرمائی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کی حدیث کی روایت کی روایت اصم سے انہوں نے احمد بن فرج سے انہوں نے ابن ابی فدیک سے انہوں نے ربیعہ سے انہوں نے عثمان سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابوالمراوح لیثی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ ہم نے مال کو اقامت صلوٰۃ اور ادائے زکوٰۃ کے لئے نازل فرمایا۔ ان دونوں نے ان کے ترجمے میں اسی طرح ذکر کیا ہے اور دونوں نے انہیں غفاری لکھا ہے لیکن متن حدیث کے اندر انہیں لیثی لکھا ہے۔ ابوعمر نے انہیں غفاری شمار کیا ہے نیز تحریر کیا ہے کہ انہوں نے ابوذر اور حمزہ بن عمرو اسلمی سے روایت کی ہے۔ وہ کبار تابعین سے تھے اور ان سے عروہ بن زبیر نے روایت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۳۰۔ حضرت ابومرثد غنویؓ

حضرت ابومرثد غنوی۔ ان کا نام کناز بن حصین بن یربوع بن طریف بن خرشہ بن عبید بن سعد بن عوف بن کعب بن جلان بن غنم بن غنی بن اعصر بن سعد بن قیس عیلان اور ایک اور روایت میں کناز بن حصین بن یربوع بن جہینہ بن سعد بن طریف بن خرشہ بن سعد بن طریف آیا ہے اسی طرح ایک روایت میں ان کا نام حصین بن کناز آیا ہے مگر پہلی روایت زیادہ مشہور ہے۔ وہ حمزہ بن عبدالمطلب کے حلیف اور ہم عمر تھے ابومرثد اور ان کے بیٹے غزوۂ بدر میں موجود تھے۔

ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے غزوۂ بدر از خلفائے بنو ہاشم ابومرثد اور ان کے بیٹے مرثد کا جو حمزہ بن عبدالمطلب کے حلیف تھے نام لیا ہے اور ان کے بیٹے مرثد معرکہ رجیع میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں شہید ہوئے تھے اور ابومرثد کی وفات حضرت ابوبکر کے دور خلافت میں بارہ سال ہجری میں ہوئی تھی۔ اس وقت وہ ۶۶ سال کے تھے۔ وہ لمبے قد کے آدمی تھے اور بال بہت زیادہ تھے۔

ابوالفضل بن ابوالحسن مخزومی نے باسنادہ ابویعلی موصلی سے انہوں نے عباس النرسی سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے انہوں نے بشر بن عبیداللہ انہوں نے ابوادریس خولانی سے انہوں نے واثلہ بن اسقع سے انہوں نے ابومرثد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا قبروں پر مت بیٹھو اور نہ ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو۔ ابونعیم'

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۳۱۔ حضرت ابومرحبؓ

حضرت ابومرحب۔ ان کا نام سوید بن قیس تھا۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۳۲۔ حضرت ابومرحبؓ آخر

حضرت ابومرحب۔ ابوعمر کہتے ہیں میں انہیں نہیں جانتا۔ صحابی شمار ہوتے ہیں۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۳۳۔ حضرت ابومرحبؓ

حضرت ابومرحب۔ ایک روایت میں ابن مرحب مذکور ہے اور ایک دوسری روایت میں مرحب آیا ہے۔ انہیں صحبت ملی۔ ان سے شعبی نے روایت کی۔

ابواحمد بن سکنیہ الصوفی نے باسنادہ ابوداؤد سلیمان بن اشعث سے انہوں نے محمد بن صباح بن سفیان سے انہوں نے ابن ابی خالد سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابومرحب سے روایت کی کہ عبدالرحمٰن بن عوف حضور اکرم ﷺ کی قبر میں اترے تھے۔ انہوں نے کہا گویا میں اب بھی ان چار آدمیوں کو دیکھ رہا ہوں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اگر یہ صاحب ان دو حضرات میں شامل نہیں جن کا ذکر ہم کر آئے ہیں تو پھر یہ کوئی اور آدمی ہیں۔

۶۲۳۴۔ حضرت ابومرہ طائفیؓ

حضرت ابومرہ طائفی۔ بقول حضرمی وہ صحابی ہیں۔ ابوموسیٰ کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ انہوں نے محمد بن محمد سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن سلیمان انہوں نے عبداللہ بن حکم سے انہوں ے یحییٰ بن اسحٰق سے انہوں نے سعید بن عبدالعزیز سے انہوں نے ابومرہ طائفی سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے ابن آدم! اگر تو دن کے ابتدائی حصے میں چار رکعت نماز ادا کرے گا تو وہ نماز تجھے دن کے آخری حصے تک کفایت کرے گی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۳۵۔ حضرت ابومرہ ثقفیؓ

حضرت ابومرہ بن عروہ ثقفی۔ ہم ان کا نسب ان کے باپ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ حضور اکرم ﷺ کے عہد میں پیدا ہوئے۔ انہیں اور ان کے والد کو صحبت نصیب ہوئی۔ ان کے والد کبار صحابہ میں سے تھے۔ ابوعمر نے اسی طرح مختصراً ان کا ذکر کیا ہے واقدی لکھتے ہیں کہ عروہ بن مسعود کے دونوں بیٹے ابومرہ اور ابوملیح آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اپنے والد کے قتل کے بارے میں حضور ﷺ کو بتایا اور اسلام قبول کرلیا۔

۶۲۳۶۔ حضرت ابومریم جہنیؓ

حضرت ابومریم جہنی۔ بقول ابوبکر احمد بن عمرو بزار ان کا نام عمرو بن مرہ تھا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۲۳۷۔ حضرت ابومریم خصیؓ

حضرت ابومریم خصی' شامی تھے۔ اوزاعی نے سلیمان بن موسیٰ سے روایت کی کہ انہوں نے طاؤس سے کہا کہ مجھ سے ابومریم خصی نے حدیث بیان کی اور انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ مجھے کسی غیر خصی سے متعارف کرائیے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۳۸۔ حضرت ابومریم سکونیؓ

حضرت ابومریم سکونی۔ ان سے یہ حدیث مروی ہے "من ولاہ اللہ من امور المسلمین شیئًا" ابن ابی عاصم نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں ازدی لکھا ہے اور ان سے یہ حدیث روایت کی ہے یحییٰ بن محمود نے اجازتاً باسنادہ تا ابن ابی عاصم' ہشام بن عمار سے انہوں نے' صدقہ بن خالد سے انہوں نے یزید بن ابومریم سے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے ایک فلسطینی' سے جس کی کنیت ابومریم تھی' حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس شخص کو اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں پر حکومت بخشی اور اس نے خود کو مسلمانوں کی نظروں سے اوجھل کر دیا۔ اللہ اس سے قیامت کے دن اس کے فقر و فاقہ کی وجہ سے پردہ کرلے گا۔

ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ان کے خیال میں ان کا تعلق بنو کندہ سے ہے جیسا کہ ہم اگلے ترجمے میں بیان کریں گے۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابومریم سے عبادہ بن نسی' قاسم بن مخیمرہ' زبیر بن عبداللہ اور ابوالمعطل نے روایت کی کہ وہ امیر معاویہ سے ملنے گئے تو انہوں نے کہا اے ابومریم! تم سے مل کر ہمیں بڑی خوشی ہوئی۔

۶۲۳۹۔ حضرت ابومریم سلولیؓ

حضرت ابومریم سلولی۔ ان کی نسبت بنوسلول سے غلط ہے۔ ابومریم مرہ بن صعصعہ بن بکر بن معاویہ بن بکر بن ہوازن کے بیٹے تھے اور ان کے بھائی کا نام عامر تھا اور ان کی ماں کا نام سلول تھا اور دونوں بھائی ماں کے نام سے منسوب ہیں۔ ان کی والدہ ذہل بن شیبان کی دختر تھیں۔ ابومریم بصری یا کوفی تھے۔ انہوں نے حضور ﷺ سے دس احادیث روایت کیں۔ ان کے بیٹے کا نام یزید تھا اور ان کا اپنا نام مالک بن ربیعہ تھا۔ ان کا ذکر پہلے آچکا ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۴۰۔ حضرت ابومریم غسانیؓ

حضرت ابومریم غسانی۔ ابوبکر بن عبداللہ بن ابومریم کے دادا تھے۔ ان سے مروی ہے کہ آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی یارسول اللہ! آج رات کو میرے گھر میں ایک بچی پیدا ہوئی ہے۔ اس کا نام تجویز فرما دیجئے۔ فرمایا' آج رات مجھ پر سورۂ مریم اتری ہے اس لئے اس کا نام مریم رکھ دو۔ اس سے ان کی کنیت ابومریم ہوگئی۔ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک رہے۔

ابوحاتم رازی لکھتے ہیں میں نے ابومریم کے ایک بیٹے سے ان کا نام پوچھا تو اس نے نذیر بتایا۔ وہ شامی تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۲۴۱۔ حضرت ابومریم کندیؓ

حضرت ابومریم کندی۔ ایک روایت میں ازدی ہے۔ شامی شمار ہوتے ہیں۔ اسماعیل بن عیاش نے صفوان بن عمرو سے انہوں نے بحر بن مالک سے انہوں نے ابومریم کندی سے انہوں نے آپ سے روایت کی کہ میں ایک گوہ لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپؐ نے فرمایا یہ اور اس سے ملتے جلتے حشرات الارض گزشتہ عہد کی وہ قومیں ہیں جنہوں نے خدا کی نافرمانی کی اور اللہ نے انہیں مسخ کر کے حشرات الارض بنا دیا۔

ایک روایت کے مطابق غسانی نہیں ہیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ وہ غسانی ہیں۔ ابن مندہ نے ابومریم سکونی کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ وہ کندی ہے اور اس میں کوئی استبعاد نہیں کیونکہ سکونی بنو کندہ کا ایک ذیلی قبیلہ ہے بایں ہمہ ان کی حدیث ضعیف ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۴۲۔ حضرت ابومسعود انصاریؓ

حضرت ابومسعود انصاری۔ ان کا نام عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ اور ایک روایت کے مطابق یسیرہ تھا۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ وہ بدری مشہور ہیں۔ کیونکہ وہ بدر کے سکونتی تھی۔ یا وہاں آ کر ٹھہر گئے تھے۔ اکثر اہل السیر انہیں بدری نہیں گردانتے ہاں البتہ بیعت عقبہ میں موجود تھے ایک روایت کے رو سے غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ بیعت عقبہ از بنو حارث بن خزرج۔ ابومسعود عقبہ بن عمرو بن ثعلبہ بن اسیرہ بن عسیرہ بن عطیہ بن خدارہ بن عوف بن خزرج کا نام لیا ہے اور جو لوگ بیعت عقبہ میں موجود تھے۔ ابومسعود عمر میں ان سب سے چھوٹے تھے اور خدارہ خدرہ کے بھائی تھے اور کوفہ میں ٹھہر گئے تھے۔

ابوالفضل بن ابونصر خطیب نے ابومحمد بن جعفر بن احمد سے انہوں نے حسن بن احمد بن شاذان سے انہوں نے عثمان بن احمد الدقاق سے انہوں نے یحیٰی بن جعفر سے انہوں نے عمرو بن عبدالغفار سے انہوں نے اعمش وفطر سے انہوں نے اسماعیل بن رجاء سے انہوں نے اوس بن ضمعج سے انہوں نے ابومسعود انصاری سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کی امامت وہ کرے جسے قرآن پر مقابلتہً زیادہ عبور ہو یعنی بہتر قاری ہو اور اگر اس وصف میں سب برابر ہوں تو پھر اعلم بالسنتہ کو ترجیح دی جائے اور اگر اس وصف میں بھی سب برابر ہوں تو جو ہجرت میں پہلے ہوگا اس کو ترجیح حاصل ہوگی اور اگر اس میں بھی سب مساوی ہیں تو جو آدمی عمر میں بڑا ہوگا۔ وہ امامت کا زیادہ مستحق ہوگا۔ اسی طرح صاحب خانہ پر اس کے گھر میں یا اس کے دائرہ اثر میں کوئی اور شخص امامت کا مجاز نہ ہوگا اور نہ کسی شخص کو اس کی مسند پر بلا اجازت بیٹھنے کی اجازت ہوگی۔

ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان کے سال وفات میں اختلاف ہے بعض کے مطابق انہوں نے اکتالیس یا بیالیس سال ہجری میں وفات پائی۔ بعض نے ان کا سال وفات ساٹھ ہجری کے بعد تحریر کیا ہے۔

ابوعمر نے خدارہ کو خا کے ساتھ اور دارقطنی نے جیم سے جدارہ لکھا ہے۔ اسی طرح یُسیرہ کی یاء پر پیش سین کے نیچے زیر لکھی ہے۔ اُسیرہ کو الف پر پیش اور سین کے نیچے زیر ہے۔ ایک روایت میں الف پر زبر بھی مذکور ہے۔ واللہ اعلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۲۴۳۔ حضرت ابو مسعود غفاریؓ

حضرت ابو مسعود۔ ابو القاسم طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے اجازۃً ابو غالب سے انہوں نے محمد بن عبد اللہ سے (ح) ابو موسیٰ کہتے ہیں ہمیں حسن بن احمد نے ابو نعیم سے ان دونوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن یعقوب بن سورۃ البغدادی سے انہوں نے محمد بن بکار سے انہوں نے ہیاج بن بسطام سے انہوں نے عباد سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابو مسعود غفاری سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا اور اس دن رمضان کا چاند نظر آ گیا تھا کہ اگر لوگوں کو رمضان کی برکتوں کا علم ہو جائے۔ تو وہ تمنا کریں گے کہ رمضان سال بھر چلتا رہے۔

اس صحابی کے بارے میں اختلاف ہے۔ زیادہ تر ان سے جو کچھ مروی ہے۔ اس میں انہیں ابن مسعود کہہ کر پکارا گیا ہے۔ ایک روایت میں ان کا نام عبد اللہ آیا ہے اور اسماء کے ذیل میں ہم ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۴۴۔ حضرت ابو مسعودؓ

حضرت ابو مسعود غیر منسوب ہیں۔ ابو بکر بن ابو علی نے ان کا ذکر کیا ہے اگر یہ بدری نہیں ہیں۔ تو لازماً کوئی اور آدمی ہیں۔ محمد بن اسحٰق المسیبی نے محمد بن فلیح سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے زہری سے بنو حارث بن خزرج میں سے ابو مسعود بن عمرو بن ثعلبہ کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابو موسیٰ نے ابو مسعود کو ابو مسعود بدری کے علاوہ کوئی اور آدمی فرض کیا ہے لیکن میرا ظن غالب یہ ہے کہ یہ وہی ہیں کیونکہ ابو مسعود بدری کا نسب بھی ابن عمرو بن ثعلبہ سے از بنو عوف بن حارث بن خزرج بنا بریں ابن ابی علی کو کیسے معلوم ہو گیا کہ یہ دونوں غیر ہیں حالانکہ یہ دونوں ایک ہیں۔ ابن موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۴۵۔ حضرت ابو مسلم اشعریؓ

حضرت ابو مسلم اشعری۔ ان سے عبد الرحمٰن بن غنم نے انہوں نے رسول اکرم سے روایت کی آپ نے فرمایا جلد ہی ایک ایسی قوم پیدا ہو گی جو شراب کا نام بدل کر اسے حلال قرار دے لے گی چنانچہ سازہائے لہو ولعب ان کے سروں پر توڑے جائیں گے۔ زمین پھٹ جائے گی اور وہ لوگ مسخ ہو کر سور اور بندر بن جائیں گے۔ اسی طریقے سے ابو مسلم سے روایت کی ہے لیکن یہ غلط ہے اور ابو مالک اشعری سے بھی روایت کی ہے۔ ابو مالک یا ابو عامر سے ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۴۶۔ حضرت ابو مسلم حلیلیؓ

حضرت ابو مسلم حلیلی۔ حضور اکرم ﷺ کو پایا۔ لیکن اسلام امیر معاویہ کے عہد میں قبول کیا۔ حماد بن سلمہ نے قاسم الرحال سے انہوں نے ابو قلابہ سے روایت کی کہ ابو مسلم نے امیر معاویہ کے عہد میں اسلام قبول کیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ہم انہیں کسی صورت میں بھی صحابی نہیں کہہ سکتے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۲۴۷۔ حضرت ابو مسلم خولانیؓ

حضرت ابو مسلم خولانی عابد۔ انہوں نے زمانہ جاہلیت پایا۔ حضور اکرم ﷺ کی وفات سے پہلے اسلام قبول کیا لیکن زیارت سے محروم رہے اور مدینہ میں اس وقت آئے۔ جب حضور اکرم کا وصال ہو چکا تھا اور حضرت ابو بکر خلیفہ ﷺ بن گئے تھے۔ ان کا شمار کبار تابعین میں ہوتا ہے۔ شامی تھے اور نام عبداللہ بن ثوب تھا۔ ایک روایت میں عبداللہ بن عوف آیا ہے لیکن اول الذکر زیادہ مشہور ہے۔ یہ صاحب بڑے پارسا عبادت گزار' عالم فاضل اور صاحب کرامت بزرگ تھے۔ ان سے ابوادریس خولانی وغیرہ نے جو تابعین شام سے تھے روایت کی۔

اسماعیل بن عیاش نے شرحبیل بن مسلم خولانی سے روایت بیان کی کہ اسود بن قیس بن ذی الخمار نے یمن پر حملہ کر کے قبضہ کر لیا ابو مسلم خولانی کو بلوایا اور کہا کیا تم میری نبوت کی شہادت دیتے ہو۔ انہوں نے جواب دیا مجھے تمہاری بات سنائی نہیں دیتی پھر اس نے پوچھا۔ کیا تم محمدؐ کی نبوت کے قائل ہو؟ انہوں نے کہا ہاں۔ اس پر اس نے اپنے پہلے سوال کو بار بار دہرایا جس کا جواب ابو مسلم نے وہی دیا جو پہلی بار دیا تھا۔ اسود نے حکم دیا کہ چتا چلائی جائے اور انہیں اس میں پھینک دیا جائے لیکن آگ میں انہیں کوئی تکلیف نہ پہنچی اسود کو مشورہ دیا گیا کہ اسے اپنے پاس سے دور بھگا دے ورنہ تیرے پیروکاروں میں بددلی پیدا ہو گی چنانچہ انہیں وہاں سے نکل جانے کا حکم ملا۔

ابو مسلم مدینہ آ گئے مگر حضور اکرم ﷺ فوت ہو چکے تھے اور ابو بکر کا عہد خلافت تھا مسجد نبوی کے سامنے انہوں نے اونٹ کو بٹھایا اور مسجد میں داخل ہو کر ایک ستون کے ساتھ قیام کیا اور نماز ادا کی حضرت عمر نے انہیں دیکھا تو دریافت کیا کہ کہاں سے آئے ہو۔ انہوں نے یمن کا نام لیا۔ حضرت عمر نے دریافت کیا۔ اس آدمی کا کیا بنا جسے ایک کذاب نے آگ میں ڈالا تھا۔ انہوں نے کہا اس آدمی کا نام عبداللہ بن ثوب تھا۔ پوچھا وہ تم ہی تو نہیں ہو؟ کہا ہاں میں ہی ہوں۔ حضرت عمر نے انہیں گلے سے لگا لیا اور رونے لگ گئے۔ پھر وہ انہیں حضرت ابو بکر کے پاس لے آئے۔ انہوں نے کہا خدا کا شکر ہے کہ میں زندہ ہوں اور امت محمدیہ میں اس شخص کو دیکھ رہا ہوں جسے وہ ابتلاء پیش آیا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو پیش آیا تھا۔

اسماعیل بن عیاش سے مروی ہے کہ انہوں نے بنو خولان کے ایک آدمی کو جو یمن کے آباد کاروں میں سے تھا۔ بنو عنس کے آباد کاروں کو یہ کہتے سنا کہ تمہارے جھوٹے ساتھی نے ہمارے ایک ساتھی کو آگ میں ڈالا جس سے اسے کوئی ضرر نہ پہنچا۔

ابو عمر کہتے ہیں۔ اس حدیث کا پہلا حصہ عبداللہ بن زید کے بھائی حبیب بن زید بن عاصم انصاری کے بارے میں مشہور ہے جو انہیں مسیلمہ کذاب کے ساتھ پیش آیا۔ جس نے انہیں قتل کرا دیا تھا اور ان کے تمام اعضا ایک ایک کر کے کاٹ دیئے گئے تھے اور اس کا آخری حصہ بنو خولان کے ایک آدمی کے بارے میں ہے جسے اسود عنسی نے یمن میں جلا دیا تھا اور ان کا نام ذویب بن وہب تھا اسود عنسی جھوٹے نے ان کو یمن میں آگ لگا دی تھی اور اسماعیل بن عیاش کی حدیث غیر شامیوں کے لئے حجت نہیں بن سکتی ہاں البتہ شامیوں سے مروی ہو تو ان کی حدیث میں مضائقہ نہیں۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۶۲۴۸۔ حضرت ابو مسلم مرادیؓ

حضرت ابو مسلم مرادی۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ مصر میں عمرو بن عاص کے محکمہ پولیس میں تھے۔ بقول ابو سعید بن یونس ان سے عمرو بن یزید خولانی نے جو ثابت کے بھائی تھے۔ روایت کی عیاش بن عباس۔ نے عمرو بن یزید خولانی سے انہوں نے ابو مسلم سے جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی ہیں۔ روایت کی کہ ایک شخص نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتائیے کہ میں جنت میں پہنچ جاؤں اور دریافت فرمایا اگر تمہاری والدہ زندہ ہے تو اس کی خدمت کرتا کہ اس کے قریب ہو جائے۔ اس نے کہا یارسول اللہ! میری والدہ زندہ نہیں۔ فرمایا پھر فقراء کو کھانا کھلا اور لوگوں سے نرم گفتگو کر۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۴۹۔ حضرت ابو مصعب اسدیؓ

حضرت ابو مصعب اسدی۔ ابو موسیٰ نے اجازۃً ابو علی سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے علی بن عبداللہ المعدل سے انہوں نے ابو روق احمد بن محمد بن بکر سے انہوں نے ریاشی سے انہوں نے سلیمان بن عبدالعزیز سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ بنو اسد کا وفد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا جن میں عرفطہ بن نضلہ بھی تھا۔ اس نے ذیل کا شعر پڑھا۔

بقول ابو مصعب صادقًا　　　علیک السلام ابا القاسم

آپ نے اس کے جواب میں وعلیکم السلام فرمایا۔ اس حدیث کو ابو نعیم اور ابن مندہ نے ابو مکعت کے ترجمے میں بیان کیا ہے۔ جس کا مکمل ذکر بعد میں آئے گا۔ ابو نعیم کہتے ہیں کہ ابن مندہ نے غلطی کا ارتکاب کیا ہے کیونکہ ابو مصعب کی جگہ ابو مکعت لکھ کر یہ حدیث نقل کر دی ہے چنانچہ ابو موسیٰ نے بھی ابو مصعب ہی لکھا ہے اور حدیث کے آخر میں یہ لکھ دیا ہے کہ ابو نعیم نے یہ حدیث ابو مکعت کے ترجمے میں بیان کر دی ہے اور آگے تحریر کر دیا ہے کہ ابن مندہ سے غلطی ہوئی ہے کیونکہ صحابی کا نام ابو مصعب ہے اور یہی درست ہے ابو موسیٰ لکھتے ہیں کہ ابو نعیم غلطی پر ہیں۔ ابو مکعت صحابی ہیں اور شاعر ہیں۔ ابو نعیم کا یہ اعتراض بلاوجہ ہے اور ابن مندہ راستی پر ہیں کیونکہ علماء کی ایک بڑی جماعت ان کی ہم نوا ہے۔ ہم ان کا ذکر آگے چل کر بیان کریں گے۔ انشاء اللہ

۶۲۵۰۔ حضرت ابو مصعب انصاریؓ

حضرت ابو مصعب انصاری۔ ابو نعیم کہتے ہیں ان کے بارے میں اختلاف ہے۔ ابو موسیٰ نے اذناً ابو علی حداد سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے محمد بن اسحٰق قاضی سے انہوں نے احمد بن سہل بن ایوب سے انہوں نے علی بن بحر سے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے روایت کی کہ انہوں نے ابو مصعب انصاری سے سنا حضور اکرمؐ نے فرمایا خوش چہرہ لوگوں سے بھلائی کی توقع رکھو۔ ابو موسیٰ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۵۱۔ حضرت ابو مصعبؓ

حضرت ابو مصعب۔ غیر منسوب ہیں۔ طالوت بن عبصاد نے جریر سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے روایت کی کہ مدینہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ابومصعب نامی ایک لڑکا تھا اس نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی یا رسول اللہ! مجھے بہشت میں اپنے ساتھ رکھیں گے فرمایا ٹھیک ہے۔ تم اس سلسلے میں کثرت عبادت سے میری مدد کرو۔ ابوعلی نے ان کا ذکر کر کے ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔ غالباً ان کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

۶۲۵۲۔ حضرت ابومعاویہؓ

حضرت ابومعاویہ بن عبداللات ازدی۔ ان کی حدیث کے راوی ان کی اولاد سے ہیں۔ ابوغالب احمد بن عباس نے ابوبکر بن ریذہ سے (ح) ابوموسیٰ کا قول ہے کہ ابوعلی نے ابونعیم سے ان دونوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے موسیٰ بن جمہور تنیسی سے انہوں نے علی بن حرب موصلی سے انہوں نے علی بن حسن سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن خالد بن عثمان سے انہوں نے اپنے والد خالد سے انہوں نے اپنے والد عثمان بن محمد سے انہوں نے اپنے والد محمد بن عثمان سے انہوں نے اپنے والد عثمان بن ابومعاویہ سے انہوں نے اپنے والد عبداللات ازدی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا امانت کا وصف بنوازد میں اور حیا کی خوبی قریش میں پائی جاتی ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۵۳۔ حضرت ابومعبد جہنیؓ

حضرت ابومعبد جہنی۔ ان کا نام عبداللہ بن عکیم تھا۔ طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ اس کی سند ابوموسیٰ ہیں۔ جوان سے متقدم ہیں۔ انہوں نے طبرانی سے انہوں نے ابویحییٰ عبدالرحمٰن بن محمد بن مسلم رازی سے انہوں نے حسن بن زبرقان کوفی سے انہوں نے مطلب بن زیاد سے انہوں نے ابن ابولیلیٰ سے انہوں نے عیسیٰ سے روایت کی کہ ہم ابومعبد سے ملنے گئے تاکہ ان کی عیادت کریں ہم نے دریافت کیا۔ آیا آپ کو کچھ چاہیے۔ انہوں نے کہا اب تو میں لب مرگ ہوں۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے کبھی کسی چیز سے دل لگایا۔ وہ اس کا محتاج ہو گیا۔ اسی طرح طبرانی نے ذکر کیا ہے لیکن ان کا نام نہیں لیا۔

ابوعیسیٰ ترمذی نے محمد بن میرویہ سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے ابن ابولیلیٰ سے انہوں نے عیسیٰ سے روایت کی کہ وہ ابومعبد عبداللہ بن عکیم الجہنی کی عیادت کو گئے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۵۴۔ حضرت ابومعبد بن حزنؓ

حضرت ابومعبد بن حزن بن ابووہب مخزومی۔ ابومعبد ان کے بھائی سائب اور عبدالرحمٰن اور ان کی والدہ ام الحارث دختر شعبہ بن ابوقیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسلی بن عامر بن لوئ اور ابومعبد جو سعید بن میتب کے چچا ہیں کو حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی لیکن ان سے کوئی حدیث مروی نہیں ابن دباغ اور زبیر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۵۵۔ حضرت ابومعبد خزاعیؓ

حضرت ابومعبد خزاعی جو ام معبد کے خاوند تھے۔ ان کا نام میں اختلاف ہے۔ محمد بن اسماعیل کے مطابق ان کا نام جیش تھا اور انہوں نے ام معبد سے حضور اکرم ﷺ کا حلیہ مبارک معلوم کیا تھا اور ان کے شوہر ابومعبد اور ان کے بھائی جیش بن خالد نے ام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معبد سے ایک ہی مفہوم کی حدیث سنی ہے۔ ابومعبد کی وفات حضور اکرم ﷺ کے عہد میں ہوئی۔ ابومعبد نے قدید میں اپنی سکونت رکھی ہوئی تھی۔

عبدالملک بن وہب المذحجی نے حر بن مصیاح نخعی سے انہوں نے ابومعبد الخزاعی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ہجرت کے لئے مکہ سے مدینہ کو روانہ ہوئے۔ آپ کے ساتھ حضرت ابوبکر اور عامر بن فہیرہ ان کے مولیٰ بھی تھے اور عبداللہ بن اریقط لیثی رہنمائی پر مامور تھے۔ یہ لوگ ام معبد خزاعیہ کے خیمے کے پاس سے گزرے۔ وہ ایک زیرک اور جفاکش خاتون تھی۔ جو خیمے کے سامنے صحن میں بیٹھی ہوئی تھی اور وہاں سے گزرنے والوں کو کھلاتی پلاتی تھی۔ ان حضرات نے اس سے گوشت اور کھجوریں طلب کیں مگر اس کے پاس کچھ نہ تھا۔

اس دوران میں حضور اکرم ﷺ نے خیمے کے ایک کونے میں ایک بکری کھڑی دیکھی۔ دریافت فرمایا۔ یہ بکری یہاں کیا کر رہی ہے؟ ام معبد نے کہا۔ بیماری کی وجہ سے ریوڑ کے ساتھ نہیں جا سکی فرمایا کیا دودھ دیتی ہے۔ اس نے جواب دیا۔ نہیں۔ یہ دودھ نہیں دیتی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تو مجھے اجازت دے گی کہ اس کا دودھ دوھ لوں۔ اس نے جواب دیا اگر آپ کو اس کے تھنوں میں دودھ دکھائی دیتا ہے تو وہ دوھ لیجئے۔ حضور اکرم ﷺ نے بکری کو بلایا۔ جب وہ آئی۔ تو آپ نے اس کے تھنوں کو چھوا اور اللہ کا نام لے کر دعا فرمائی۔ اے اللہ! تو ام معبد کی بکریوں کو مبارک کر بکری آرام سے کھڑی ہو گئی اور دودھ اتارا اور جگالی کرنے لگی آپ نے اپنے ساتھیوں کو دودھ پلانے کے لئے برتن منگوایا آپ نے سارا دودھ اس برتن میں دوھ کر بکری کو پلا دیا جب اس کا پیٹ بھر گیا تو آپ نے پھر اس کا دودھ دوھ کر اپنے ساتھیوں کو پلایا اور سب سے آخر میں خود نوش فرمایا۔

ہم ان کا حال پیشتر ازیں حبیش کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۵۶۔ حضرت ابومعتب بن عمرو اسلمیؓ

حضرت ابومعتب بن عمرو اسلمی۔ محمد بن اسحٰق نے اس شخص سے جس نے انہیں عطا بن ابومروان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابومعتب بن عمرو سے روایت کی کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خیبر پہنچے آپؐ نے صحابہ سے جن میں میں بھی موجود تھا۔ فرمایا آؤ۔ یہاں کھڑے ہو کر آسمانوں (اور جن پر یہ سایہ کریں) اور زمینوں (اور جن کو یہ اگائیں) اور شیطانوں (اور جن کو یہ گمراہ کریں) اور آندھیوں (اور جن کو یہ اڑائیں) کے خدا سے دعا کریں کہ وہ اس قصبے اور اس کے باشندوں کو خیر و عافیت سے رکھے اور شر اور بربادی سے محفوظ رکھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابوعمر نے اس نام کے لکھنے میں احتیاط سے کام لیا ہے۔ انہوں نے ابومعتب عین اور باء سے لکھا ہے جب کہ اور لوگوں نے ابومغیث غین اور ثا سے لکھا ہے امیر ابونصر نے ابومعتب لکھا ہے۔ بقول طبری یہ ابومروان معتب بن عمرو اسلمی ہیں۔ واقدی نے ان کی کنیت ابومعتب درج کی ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۵۷۔ حضرت ابومعقل انصاریؓ

حضرت ابومعقل انصاری۔ ان سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے روایت کی۔ اعمش نے عمارہ بن عمیر اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جامع بن شداد سے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابومعقل سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی یا رسول اللہ ﷺ ام معقل نے آپ کے ساتھ حج کرنے منت مانی تھی مگر وہ ادا نہ کرسکی۔ اب وہ کیا کرے۔ فرمایا رمضان میں عمرہ ادا کرے۔

نیز انہوں نے گزارش کی میرے پاس ایک اونٹ ہے۔ جسے میں نے اللہ کے نام پر روک رکھا ہے۔ کیا وہ اس پر سوار ہو کر حج کے لئے جاسکتی ہے آپؐ نے اجازت دے دی۔

اور شریک نے ابواسحٰق سے انہوں نے اسود سے انہوں نے ابومعقل سے روایت کی اور یہ حدیث ام معقل سے بھی مروی ہے۔ جسے ہم ان کے ترجمے میں بیان کریں گے نیز اس حدیث کو ابوموسیٰ نے بھی بیان کیا ہے۔

ہمارے استاد امام ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن فضل نے محمد بن ابونصر حمیدی سے انہوں نے اسماعیل بن سعید الحبال سے انہوں نے ابوالحسین علی بن احمد بن عمر الکنانی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن زکریا نیشاپوری سے انہوں نے احمد بن شعیب سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن محمد بن کثیر الحرانی سے انہوں نے عمرو بن حفص بن غیاث سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمارہ اور جامع بن شداد سے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابومعقل سے روایت کی اور مذکورہ بالا حدیث بیان کی۔ تینوں نے اور ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے اس حدیث کو ترجمے کے شروع میں بیان کیا ہے لیکن اس کے استدراک کی وجہ معلوم نہیں ہوسکی۔ ابوموسیٰ نے اس حدیث کو محمد بن عبداللہ بن زکریا نیشاپوری سے بیان کیا ہے اور ابومعقل کا نام ہثیم اسدی لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے ابومعقل کو اسدی لکھا ہے لیکن ابن مندہ نے ان کی نسبت کا ذکر نہیں کیا۔

۶۲۵۸۔ حضرت ابومعقلؓ

حضرت ابومعقل غیر معروف۔ انہوں نے رسول کریم ﷺ کی یہ حدیث روایت کی کہ قضائے حاجت کرتے اور پیشاب کرتے وقت۔ نہ تو قبلے کی طرف منہ کیا جائے اور نہ پیٹھ کی جائے۔ احمد بن عبداللہ فاریانانی نے اس حدیث کو ابراہیم بن عبداللہ خزاعی سے روایت کی ہے۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے بھی اسے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن ابوعمر نے اس متن کو اول الذکر ترجمے میں بیان کیا ہے اور دونوں حدیثوں کو ایک راوی سے روایت کیا ہے یعنی ابومعقل انصاری سے۔ واللہ اعلم

۶۲۵۹۔ حضرت ابومعقل بن نہیکؓ

حضرت ابومعقل بن نہیک بن اساف بن عدی بن زید بن جشم بن حارثہ۔ غزوۂ احد میں ابومعقل اپنے بیٹے عبداللہ کے ساتھ موجود تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کے خیال کے مطابق یہ وہی صاحب ہیں جن سے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث نے روایت کی یعنی ان کی مراد ابومعقل انصاری ہیں۔ جن کا ذکر گزر چکا ہے۔

۶۲۶۰۔ حضرت ابومعلق انصاریؓ

حضرت ابومعلق انصاری۔ ابوموسیٰ کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے فضل بن محمد بن سعید ابونصر المعدل سے انہوں نے عبداللہ بن محمد ابوالشیخ سے انہوں نے اپنے ماموں ابومحمد عبدالرحمٰن بن محمود بن فرج سے انہوں نے ابوسعید عمارہ بن صفوان سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے محمد بن عبداللہ الرقی سے انہوں نے یحییٰ بن زیاد سے انہوں نے موسیٰ بن وردان سے انہوں نے الکلبی سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ ایک شخص جن کی کنیت ابومعلق انصاری تھی۔ سفر پر روانہ ہوئے۔ ان کے پاس بہت سامال تھا۔ جسے لے کر انہیں سارے علاقے میں پھرنا تھا۔ کیونکہ وہ ایک تاجر تھے۔ وہ اپنی پارسائی اور عبادت گزاری کی وجہ سے مشہور تھے۔ راہ میں انہیں ایک مسلح ڈاکو سے مٹھ بھیڑ ہوگئی۔ یہ قصہ بالتفصیل کتاب الوظائف کے باب صلوۃ المضطر میں ابوموسیٰ کی زبانی مذکور ہے۔

ڈاکو نے ابومعلق سے کہا اپنا مال میرے حوالے کردو۔ میں تمہیں قتل کروں گا۔ انہوں نے کہا کہ میرا مال لے لو۔ ڈاکو نے کہا مال تو میرا ہی ہے میں تم کو بھی قتل کروں گا۔ انہوں نے کہا اچھا مجھے اتنی مہلت دو کہ میں چار رکعت نماز ادا کرلوں۔ ابومعلق نے اپنے آخری سجدے میں دربار خداوندی میں یہ دعا کی

"اے مہربان خدا۔ اے عرش مجید کے مالک۔ میں تجھے تیری عزت و جبروت اور تیری بے سہیم خدائی کا واسطہ دیتا ہوں اور تیرے اس نور کو جس نے ارکان عرش کو منور کیا ہے بطور تمسک کے تیرے دربار میں پیش کرتا ہوں کہ اس ڈاکو کے شر سے مجھے بچا۔" یا مغیث اغثنی یا مغیث اغثنی

انہوں نے اس دعا کو بحالت سجدہ تین دفعہ دہرایا اچانک ایک سوار نیزہ لئے وہاں نمودار ہوا جس نے ڈاکو کو قتل کردیا۔

۶۲۶۱۔ حضرت ابوالمعلی بن لوذان رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالمعلی بن لوذان انصاری۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی لیکن اکثر علما ان کے نام سے ناواقف ہیں۔ ایک روایت میں ان کا نام زید بن معلی مذکور ہے۔

فقیہہ ابراہیم بن محمد وغیرہم نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن عبدالملک بن ابوالشوارب سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ابن ابوالمعلی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ نے ایک دن مسجد نبوی میں خطبہ دیا اور فرمایا۔ اللہ نے اپنے ایک بندے کو اختیار دیا کہ وہ آخرت اور دنیا میں سے ایک کا انتخاب کرلے۔ اس بندے نے اپنے رب سے ملاقات کو دنیا کے مال و متاع پر ترجیح دی۔ جب حضرت ابوبکر نے حضرت نبی کریم کا یہ خطاب سنا تو وہ رونے لگ گئے۔ صحابہ باہم کہنے لگے کیا تم کو اس بوڑھے آدمی پر تعجب نہیں آیا کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک آدمی کا ذکر فرمایا۔ اور اس نے رونا شروع کردیا (یعنی صحابہ نہ سمجھ سکے کہ دونوں باتوں میں کیا ربط ہے؟) حالانکہ ابوبکر ہی حضور اکرم کے اشاروں اور کنایوں کو سمجھتے تھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۶۲۔ حضرت ابوالمعلی رضی اللہ عنہ دادا ابی اسد

ابوالمعلی جو ابوالاسد سلمی کے دادا تھے۔ یہ حسن سمرقندی کا قول ہے اور ان سے کوئی سند مذکور نہیں۔ ہاں ان سے دربارۂ قربانی ایک حدیث مروی ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ انہیں علم نہیں کہ کسی اور نے بھی ان کا نام ابوالمعلی لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۲۶۳۔ حضرت ابو معمرؓ

حضرت ابو معمر۔ ان کا قول ہے کہ وہ اہل بیت کو رات کو کہانیاں سنایا کرتے تھے۔ ان کی حدیث کو معلی واسطی نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے ابن ابی جعفر سے انہوں نے ابو معمر سے روایت کیا لیکن یہ اسناد مجہول ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

۶۲۶۴۔ حضرت ابو معنؓ

حضرت ابو معن' حضرمی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے اذناً ابو علی سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن محمد سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن سلیمان سے انہوں نے محمد بن عبدالعزیز بن ابو رزمہ سے انہوں نے علی بن حسن سے انہوں نے ابو حمزہ سے انہوں نے عاصم بن کلیب سے انہوں نے سہیل بن ذراع سے روایت کی کہ انہوں نے معن بن یزید سے سنا کہ انہوں نے ابو معن کی زبانی سنا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ تم لوگ مسجد میں جمع ہو اور جب سب لوگ آ جائیں تو مجھے بھی اطلاع دینا۔ جب صحابہ جمع ہو گئے تو ہم نے آپ کو اطلاع دی۔ حضور تشریف لائے اور ہمارے پاس آ کر بیٹھ گئے پھر ہم میں سے ایک آدمی نے اٹھ کر فصیح و بلیغ تقریر کی جب وہ ختم کر چکا تو آپ نے فرمایا۔ ان من البیان لسحرا

ایک روایت میں ہے کہ عاصم بن کلیب نے محارب بن زیاد سے انہوں نے سہیل بن ذراع سے انہوں نے علی سے ایک اور حدیث روایت کی۔ ابو نعیم' ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو عمر نے لکھا ہے کہ بعض لوگوں نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ جو غلط ہے اور وہ معن بن یزید ابو یزید ہیں جنہیں حضور اکرم ﷺ نے مخاطب ہو کر فرمایا ما نویت یامعن

۶۲۶۵۔ حضرت ابو معنؓ

حضرت ابو معن آخر۔ بقول ابو موسیٰ جعفر مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ بایں ہمہ میں اس اسناد کی ذمہ داری سے خود کو بری الذمہ قرار دیتا ہوں۔ انہوں نے باسنادہ طالوت بن عباد سے انہوں نے عباس بن طلحہ سے انہوں نے ابو معن صاحب اسکندریہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ بندوں سے ہر نعمت کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی۔ سوائے اس نعمت کے جو اللہ کی راہ میں صرف کر دی جائے۔

اور اسی اسناد سے انہوں نے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ دنیا بھر کی نیکیوں کی مثال جہاد فی سبیل اللہ کے مقابلے میں ایسی ہے جیسے کہ طوفانی سمندر کے مقابلے میں ویران اور سنگلاخ زمین کا ٹکڑا۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۶۶۔ حضرت ابو مغیثؓ

حضرت ابو مغیث۔ محمد بن عثمان بن ابو شیبہ نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے ابو موسیٰ نے کتابۃً ابو علی سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے محمد بن احمد بن حسن سے انہوں نے محمد بن عثمان بن ابو شیبہ سے انہوں نے جنادہ بن مغلس سے انہوں نے یحییٰ بن علاء رازی سے انہوں نے معمر بن راشد سے انہوں نے عثمان بن واقد سے انہوں نے مغیث الجہنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا نیکی سے عمر بڑھتی ہے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۲۶۷۔ حضرت ابومکرمؓ

حضرت ابومکرم اسلمی۔ محمد بن ابوبکر مدینی اذنا ابوعبداللہ حسین بن عبدالملک سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن محمد سے انہوں نے عبدالصمد بن محمد عاصمی سے بلخ میں انہوں نے ابراہیم بن احمد مستملی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن محمد الحرانی سے انہوں نے احمد بن محمد الذہبی سے انہوں محمد بن عبدالملک بن زنجویہ سے انہوں نے شریح بن نعمان سے انہوں نے ابن ابوالزناد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے ابومکرم اسلمی سے جو حضور اکرم ﷺ کے صحابی تھے۔ روایت کی کہ جب سورۃ روم نازل ہوئی۔ تو مشرکین مکہ نے کہا اے ابوبکر! یہ کیا معاملہ ہے۔ کیا یہ تمہارے ساتھی کا کلام ہے۔ حضرت ابوبکر نے کہا بخدا یہ بات نہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ مزید یہ بیان کیا ہے کہ انہوں نے تاریخ بلخ میں اسی طرح مرقوم دیکھا ہے۔ ابوموسیٰ کے علاوہ اوروں نے ان کا نام نیار بن مکرم لکھا ہے اور غالباً ابومکرم ان کی کنیت تھی۔

۶۲۶۸۔ حضرت ابومکعتؓ

حضرت ابومکعت اسدی۔ ان کی حدیث فضل ضبی نے ان کی دادی سے (جو بنواسد کی ایک خاتون تھیں) ابومکعت اسدی سے روایت کی وہ کہتے ہیں کہ جب انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی۔ تو ذیل کے دو اشعار پڑھے

یقول ابو مکعت صادقا — علیک السلام ابا القاسم

سلام الالہ وریحانہ — وروح المصلین والصائم

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اے ابومکعت! تم پر بھی سلام ہو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم کی رائے ہے کہ ابن مندہ کو غلطی لگی ہے کیونکہ ان کی کنیت ابومصعب ہے نہ کہ ابومکعت۔ ابن اثیر کے مطابق ابن مندہ ٹھیک کہہ رہے ہیں اور ابونعیم غلطی پر ہیں۔ امیر ابونصر نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کی کنیت ابومکعت لکھی ہے۔ میم پر پیش اور عین پر زیر ہے اور یہ اسدی ہیں۔ اثیری اور ابن دباغ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام ابومکعت عرفطہ بن نضلہ بن اشتر بن حجوان بن فقعس بن طریف بن عمرو بن قعین بن حارث بن ثعلبہ بن دودان بن اسد بن خزیمہ لکھا ہے۔ ابن ماکولا نے حارث بن عمرو لکھا ہے' سیف لکھتے ہیں کہ حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر انہوں نے ایک شعر پڑھا ابواحمد عسکری نے بھی ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔

۶۲۶۹۔ حضرت ابومکنفؓ

حضرت ابومکنف۔ بروایتے ان کا نام عبد رضی تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور فتح مصر میں شریک تھے اور بقول ابوسعید بن یونس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں ایک فرمان عطا فرمایا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۷۰۔ حضرت ابوملیحؓ ثقفی

حضرت ابوملیح بن عروہ بن مسعود ثقفی۔ اور عروہ بن مسعود کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ کہ وہ کیسے قتل ہوئے۔ ان کا نسب ہم پیشتر بیان کر چکے ہیں۔ عبدالملک بن عیسیٰ ثقفی نے ان سے روایت کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ ابوملیح بن عروہ اور قارب بن اسود حضور کی خدمت میں ہو ثقیف کے وفد سے پہلے عروہ بن مسعود کے قتل کے بعد حاضر ہوئے۔ اس سے ان کا مقصد بظاہر بنوثقیف سے علیحدگی اختیار کرنا تھا چنانچہ وہ مسلمان ہوگئے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم جسے چاہو اپنا متولی بنالو۔ انہوں نے کہا ہم اللہ اور اس کے رسول کو اپنا متولی تسلیم کرتے ہیں۔ آپ نے فرمایا اور ماموں ابوسفیان بن حرب کو بھی۔ انہوں نے کہا آپ کا فرمان بجا ہے۔ یارسول اللہ۔ ہم عروہ کے ترجمے میں ان کا واقعہ تفصیل سے بیان کرآئے ہیں۔

۶۲۷۱۔ حضرت ابوملیح ہدادیؓ

حضرت ابوملیح ہدادی۔ ان سے عبدالدائم نے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے ان کے جوتے کا تسمہ کاٹ دیا اور وہ ایک جوتے سے چلتے آئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۷۲۔ حضرت ابوملیح ہذلیؓ

حضرت ابوملیح ہذلی۔ حسن بن عمارہ نے حکم سے انہوں نے ابو محمد ہذلی سے روایت کی کہ مغیرہ بن شعبہ نے ایک عورت کو دیکھا۔ جس نے ایک حاملہ عورت کے بچے پر ضرب لگائی۔ انہوں نے دریافت کیا آیا کسی کو علم ہے کہ کیا کیا جائے۔ ایک آدمی ابوالملیح نے کہا۔ ہماری ایک عورت نے دوسری کو مارا تھا اور اس کے والی نے دربار رسالت میں شکایت کی تھی۔ پھر اس نے وہ حدیث بیان کی۔

اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسنادہم تا ابوعیسیٰ ترمذی بیان کیا کہ ان سے محمد بن بشار نے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یزید الرشک سے انہوں نے ابوملیح سے انہوں نے رسول کریم ﷺ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے درندوں کی کھال کو استعمال کرنے سے منع کیا اور ابوملیح نے اسی روایت کو اپنے والد سے روایت کیا ہے جسے ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کریں گے اور وہ اصح ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۷۳۔ حضرت ابوملیکہ ذماریؓ

حضرت ابوملیکہ ذماری۔ انہیں صحبت ملی۔ ان سے ان کے بیٹے اور راشد بن سعد نے روایت کی۔ شامی شمار ہوتے ہیں۔

معاویہ بن صالح نے راشد بن سعد سے انہوں نے ابوملیکہ ذماری سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کسی بندے کا ایمان اس وقت تک مکمل نہیں ہوتا۔ جب تک وہ اپنے بھائی کے لئے وہی کچھ پسند نہ کرے۔ جو وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے اور جب تک وہ اللہ سے بحالت مزاح اسی طرح نہ ڈرے جیسا کہ وہ بحالت سنجیدگی ڈرتا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۷۴۔ حضرت ابوملیکہ قرشیؓ

حضرت ابوملیکہ قرشی تیمی۔ ان کا نام زہیر بن عبداللہ بن جدنان بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ جد عبداللہ بن عبیداللہ بن ابوملیکہ محدث تھا۔ انہیں صحبت ملی اور حجازی شمار ہوتے ہیں۔ ان کی حدیث عمرو بن علی نے ابن جریج سے انہوں نے عبداللہ بن عبیداللہ بن ابوملیکہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے انہوں نے ابوبکر صدیق سے روایت کی کہ ایک شخص نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے کے ہاتھ کو کاٹا۔ جس سے اس کا دانت گر گیا۔ خلیفہ ابوبکر نے ان کا دعویٰ باطل کر دیا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۷۵۔ حضرت ابوملیکہ کندیؓ

حضرت ابوملیکہ کندی۔ انہیں صحبت ملی۔ مصری شمار ہوتے ہیں۔ انہیں بلوی کہا جاتا تھا۔ ان سے علی بن رباح اور ثابت بن رویفع نے روایت کی یہ ابوبن سعید بن یونس کا قول ہے۔ ان سے مروی ہے کہ انہوں نے ابوراشد کو جو فلسطین میں تھے کہا اگر تمہیں کسی قوم یا علاقے کا والی مقرر کر دیا جائے تو تو اس ذمہ داری سے کیسے عہدہ برآ ہوگا؟ اگر تو ان کی اطاعت کرے گا تو تیرا مقام جہنم ہوگا اور اگر تو ان کی بات نہ مانے گا جب بھی تیرا مقام جہنم ہوگا۔ تینوں نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔ بقول ابوعمر کندی اور قرشی دونوں میں شبہ ہے۔

۶۲۷۶۔ حضرت ابوملیل بن ازعرؓ

حضرت ابوملیل بن ازعر بن زید بن عطاف بن ضبیعہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف بن مالک بن اوس انصاری۔ اوسی ضبعی غزوۂ بدر اور احد میں موجود تھے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے بدر از بنوضبیعہ بن زید اور ابوملیل بن ازعر بن زید بن عطاف کا ذکر کیا ہے۔ ابن اسحٰق کے علاوہ اور لوگوں نے بھی انہیں شرکائے بدر میں شمار کیا ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۷۷۔ حضرت ابوملیل سلیکؓ

حضرت ابوملیل سلیک بن اغر۔ ان کا شمار بھی صحابہ میں ہوتا ہے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۷۸۔ حضرت ابوملیل بن عبداللہؓ

حضرت ابوملیل بن عبداللہ انصاری خزرجی۔ یہ عباس مستغفری کا قول ہے اور انہوں نے باسنادہ ابن جریج سے "لا خیر فی کثیر من نجوٰھم" اور اس سے بعد کی آیت کے بارے میں بیان کیا کہ یہ عام لوگوں کے بارے میں ہے۔ اس پر انہوں نے اپنی زرہ ابوملیل بن عبداللہ خزرجی کے گھر میں پھینک دی۔ ابوموسیٰ نے مختصر ذکر کیا ہے۔

۶۲۷۹۔ حضرت ابوالمنتفقؓ

حضرت ابوالمنتفق۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔ ابن ابی عاصم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا قاضی ابوبکر احمد بن عمروٗ محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے معاذ بن معاذ سے انہوں نے ابن عوف سے انہوں نے محمد بن جحادہ سے انہوں نے ایک آدمی سے انہوں نے اپنے ایک ساتھی سے ...... جن کا تعلق بنو عنبر سے تھا۔ اس نے اپنے والد سے جن کی کنیت ابوالمنتفق تھی۔ روایت کی کہ وہ مکہ میں آئے معلوم ہوا کہ حضور اکرم ﷺ عرفات میں ہیں۔ وہ عرفات چلے گئے تا کہ آپ سے ملاقات کر سکیں۔ وہاں انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہونے کی کوشش کی لیکن صحابہ نے انہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روکا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اسے میرے قریب آنے دو چنانچہ بارہا ایسا ہوا کہ میری سواری اور آپ کی سواری کی گردنیں آپس سے ٹکرا جاتیں۔ انہوں نے گزارش کی یا رسول اللہ۔ کوئی عمل بتائیے کہ جنت کے قریب اور جہنم سے دور ہو جاؤں۔ فرمایا خدائے واحد کی عبادت کرو' اور شرک نہ کرو' نماز قائم کرو' زکوٰۃ ادا کرو۔ کعبے کا حج اور عمرہ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو اور جو عمل تو لوگوں کو کرتے پسند کرے وہ عمل تو بھی کر اور جسے ناپسند کرے۔ اس سے کنارہ کشی کرلے۔

۶۲۸۰۔ حضرت ابوالمنذر رجہنیؓ

حضرت ابوالمنذر رجہنی۔ ان سے زید بن وہب نے روایت کی۔ کوفی تھے۔ ابوالمجالد نے زید بن وہب سے روایت کی انہوں نے ابوالمنذر رالجہنی سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ انہیں افضل الکلام بتایا جائے۔ فرمایا اے ابوالمنذر! ذیل کے کلمات سو بار دن میں پڑھا کرو۔

لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ. ولہ الحمد یحیی ویمیت بیدہ الخیر وھو علی کل شئی قدیر

اس کلام کی وجہ سے سوائے اس کے جوان کا ورد کرتا ہوگا۔ باقی تمام لوگوں سے افضل ہوگا۔ نیز **سبحان اللہ و الحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم** کا کثرت سے ورد کیا کرو۔ نیز نماز میں استغفار پڑھنا نہ بھولنا کہ اس کے پڑھنے سے اللہ کی رحمت سے خطائیں معاف ہو جاتی ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۸۱۔ حضرت ابوالمنذر رؓ یزید بن عامر

حضرت ابوالمنذر رؓ یزید بن عامر۔ ان کا نام یزید بن عامر بن حدیدہ بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری خزرجی سلمی تھا۔ بقول موسیٰ بن عقبہ غزوۂ بدر میں موجود تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے معرکہ بدر از بنو سلمہ پھر بنو سواد بن غنم سے۔ بنو حدیدہ سے۔ ابوالمنذر رکا نام لیا ہے۔ یعنی یزید بن عامر بن حدیدہ کا۔

۶۲۸۲۔ حضرت ابوالمنذر رؓ

حضرت ابوالمنذر ر۔ طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ہشام بن سعد نے یزید بن ثعلب سے انہوں نے ابوالمنذر ر سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ کے پاس ایک شخص آیا اور گزارش کی کہ فلاں آدمی مرگیا ہے۔ اس کی نماز جنازہ ادا فرمائیے۔ حضرت عمر نے کہا۔ خدا بچائے۔ فاجر تھا۔ یا رسول اللہ رحمت نہ فرمائیے۔ اس آدمی نے کہا یا رسول اللہ۔ وہ رات آپ کو یاد ہوگی۔ جب میں پہرے پر متعین تھا۔ ان پہرہ دینے والوں میں یہ آدمی بھی موجود تھا۔ حضور اکرم ﷺ اٹھ کھڑے ہوئے نماز جنازہ ادا فرمائی۔ پھر اس قبر تک آئے اور بیٹھ گئے اور جب اس پر مٹی ڈالی گئی۔ تو آپ نے بھی تین بار مٹی ڈالی فرمایا جس نے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔ اس پر جنت واجب ہوگئی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ یہ ابوالمنذر ر یزید بن عامر ہیں یا کوئی اور' یہ حدیث ابوعطیہ کے ترجمے میں گزر چکی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۶۲۸۲۔ حضرت ابومنصور فارسیؓ

حضرت ابومنصور فارسی۔ مصری شمار ہوتے ہیں۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں
نے محمد بن احمد بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے (ح) احمد سے منقول ہے کہ انہوں نے قاضی ابواحمد محمد بن احمد بن
ابراہیم سے انہوں نے حسین بن احمد بن فضل باہلی سے ان دونوں نے قتیبہ سے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے دوید بن
نافع سے روایت کی کہ میں نے ابومنصور سے کہا۔ اے منصور! کاش تم میں غصہ نہ ہوتا۔ انہوں نے کہا۔ کیا میری تیزی طبع سے
فلاں فلاں کام میں آسانی پیدا نہیں ہوئی۔ خود حضور اکرمؐ نے فرمایا ہے۔ کہ تیزی طبع میری امت کے بہترین آدمیوں کو بھی لرزا
دیتی ہے۔

اس حدیث کو احمد نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے ابوالربیع زہرانی سے انہوں نے
عبدالرحمٰن بن ابان سے انہوں لیث سے انہوں نے دوید سے انہوں نے ابومنصور سے روایت کی اور انہیں صحبت ملی اور یونس بن
...نے لیث سے روایت کی اور ان کا نام ابومنصور فارسی لکھا ہے۔ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۸۳۔ حضرت ابومنظورؓ

حضرت ابومنظور۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ابومنظور سے روایت کی کہ جب حضور اکرم ﷺ نے خیبر فتح کیا تو خچروں
اور سیاہ گدھوں کی چار جوڑیاں بھی مال غنیمت میں شامل تھیں۔ حضور اکرمؐ نے ایک گدھے سے اس کا نام پوچھا تو اس نے یزید بن
شہاب بتایا۔ تو یوں یہ حدیث بہ عنوان مخاطبۃ الحمار بیان کی اور حضور نے اس کا نام یعفور رکھ دیا۔ آپ اس پر سوار ہوتے تھے اور
ابوموسیٰ نے اسے تفصیل سے بیان کیا ہے اور آخر میں لکھا ہے کہ یہ حدیث ہر لحاظ سے حد درجہ منکر ہے۔ مجھ سے اس کی روایت اسی
وقت درست ہوگی جب میرے اعتراض کا ذکر بھی کیا جائے۔

۶۲۸۴۔ حضرت ابومنفعہ ثقفیؓ

حضرت ابومنفعہ ثقفی۔ بقول ابونعیم بصرے میں سکونت کر لی تھی۔ ابوعمر لکھتے ہیں ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے عبدالوہاب بن
ابومنصور صوفی نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حارث بن مرہ سے انہوں نے کلیب بن منفعہ سے
انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ میں نے آپؐ سے پوچھا یا رسول اللہ میں کس سے بھلائی کروں۔ آپ
نے فرمایا اپنے ماں، باپ، بہن، بھائی اور آزاد کردہ غلام سے۔ ان کا حق تجھ پر واجب ہے اور اس صلہ رحمی کا قائم رکھنا ضروری ہے۔
...نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ نے اختصار سے کام لیا ہے اور ان کی نسبت حنفی لکھی ہے۔
...کی وجہ ہے کہ انہوں نے ابوموسیٰ پر استدراک کیا ہے کیونکہ ابونعیم اور ابوموسیٰ دونوں نے انہیں ثقفی لکھا ہے اور ان کے مطابق
...دونوں ایک ہیں۔

۶۲۸۵۔ حضرت ابومنقعہ انماریؓ

حضرت ابومنقعہ انماری۔ ان کا نام نصر بن حارث تھا۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ احمد بن محمد بن عیسیٰ نے تاریخ الحمصین میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ حضور اکرمؐ کے صحابہ میں سے جو لوگ حمص میں آ گئے تھے۔ ابومنقعہ ان میں شامل تھے۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے حالانکہ اس سے پہلے انہوں نے ان کا نام فا سے لکھا ہے اور یہاں قاف سے اور یہاں ان کا نام نصر لکھا ہے حالانکہ ان کا نام بکر ہے۔ دارقطنی کی یہی رائے ہے اور انہوں نے ان کا نام فا سے لکھا ہے۔ ہم نے ابوعمر کے تتبع میں ابومنقعہ کا ذکر کر دیا ہے۔ تاکہ ان کی غلطی واضح ہو جائے۔

۶۲۸۷۔ حضرت ابومنیبؓ

حضرت ابومنیب۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ مسلم بن زیاد نے ان سے روایت کی بقیۃ بن ولید نے مسلم سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کے چار صحابہ۔ انس بن مالک' فضالہ بن عبید' روح بن سنان یا سنان بن روح اور ابومنیب کلبی کو دیکھا۔ یہ چاروں حضرات اپنی پگڑی کا شملہ پیچھے کو لٹکاتے تھے۔ جو ٹخنوں تک ہوتا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۸۸۔ حضرت ابوالمنیذ رؓ

حضرت ابوالمنیذ ر یا ابوالمنتذ ر۔ جعفر نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ ہم پیشتر ازیں ابوالمنذ ر کے ترجمے میں علماء کے اختلاف کا ذکر کر آئے ہیں۔

۶۲۸۹۔ حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ

حضرت ابوموسیٰ اشعری۔ ان کا نام عبداللہ بن قیس ہے۔ ہم ان کا نسب اور کچھ حالات ان کے نام کے ترجمے میں اس سے پہلے بیان کر آئے ہیں۔ ان کی والدہ بنوعک سے تھیں۔ اسلام قبول کیا اور مدینہ میں فوت ہو گئیں۔ ایک گروہ نے جن میں واقدی بھی شامل ہیں۔ لکھا ہے کہ ابوموسیٰ سعید بن عاص کے حلیف تھے۔ مکہ میں اسلام قبول کیا اور ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔ وہاں سے انہوں نے دو کشتیوں میں اس وقت مراجعت کی جب حضور اکرمؐ ﷺ خیبر میں تھے۔ واقدی نے خالد بن ایاس سے انہوں نے ابوبکر بن عبداللہ بن ابوجہم سے روایت کی کہ ابوموسیٰ بہت بڑے نساب تھے۔ نیز وہ کہتے ہیں۔ ابوموسیٰ نے حبشہ کو ہجرت نہیں کی اور نہ وہ قریش میں کسی کے حلیف تھے بلکہ وہ قدیم الاسلام ہیں۔ مکہ میں اسلام قبول کیا اور اپنے اہل قبائل میں چلے گئے اور اشعریوں کا وفد لے کر اس موقعہ پر دوبارہ دربار رسالت میں حاضر ہوئے۔ جب حضرت جعفر اپنے ساتھیوں کے ساتھ دو کشتیوں میں سوار ہو کر حبشہ سے واپس آئے تھے اور آپ اس موقعہ پر خیبر میں تھے۔

ابوعمر لکھتے ہیں کہ ابن اسحٰق نے اس لئے (انہیں مہاجرین حبشہ میں شامل کر دیا ہے......) کہ اتفاق سے ابوموسیٰ اپنے قبیلے کے ساتھ اس وقت دربار میں حاضر ہوئے۔ جب حضرت جعفر اپنے رفقا کے ساتھ حبشہ سے لوٹے تھے اور چونکہ ابوموسیٰ اشعری نے انہیں کشتیوں میں سفر کیا تھا۔ ابن اسحٰق نے اس اشتباہ کی وجہ سے انہیں بھی مہاجرین حبشہ میں شمار کر لیا اگرچہ دونوں فریق علیحدہ علیحدہ کشتیوں میں سوار تھے۔ یہ دونوں گروہ بمقام خیبر حضور اکرم ﷺ کی خدمت حاضر ہوئے تھے اور آپ نے سب کو مال غنیمت سے حصہ عطا فرمایا اور اس قول کی تصدیق یحییٰ بن محمود اور ابویاسر کی اس روایت سے ہوتی ہے جو انہوں نے باسناد ہما مسلم بن حجاج سے انہوں نے براد الاشعری سے اور محمد بن علاء الہمدانی سے ان دونوں نے ابواسامہ سے انہوں نے یزید سے انہوں نے ابوبردہ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے ابوموسیٰ سے روایت کی کہ ہمیں حضور اکرم ﷺ کی ہجرت کا علم ہوا اور ہم یمن میں تھے چنانچہ میں اور میرے بھائی ابوبردہ اور ابورہم (ابوموسیٰ ان دنوں چھوٹے تھے) اور ہمارے قبیلے کے ترپن یا کم وبیش افراد ہجرت کے ارادے سے روانہ ہوئے اور کشتی میں سوار ہوئے۔ جس نے انہیں نجاشی کے ملک میں پہنچا دیا۔ وہاں ان کی ملاقات جعفر بن ابی طالب سے اور ان کے ساتھیوں سے ہوگئی اور انہوں نے کہا کہ رسول کرمؐ نے ہمیں یہاں اقامت کے لئے روانہ کیا تھا۔ اس لئے ہم یہاں ہیں۔ مقیم ہیں چنانچہ ابوموسیٰ کے ساتھی بھی وہیں ٹھہر گئے اور پھر وہ سب کچھ عرصے کے بعد اکٹھے بارادہ ہجرت مدینہ روانہ ہوئے اور وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں اس وقت پہنچے جب خیبر فتح ہو چکا تھا چنانچہ آپ نے مال غنیمت سے سب کو حصہ عطا کیا اور جو لوگ غزوہ میں موجود نہ تھے۔ سوائے اہل سفینہ کے اور کسی کو کچھ نہ دیا اور یہ حدیث صحیح ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ان لوگوں کو مال غنیمت سے حصہ نہیں دیا تھا۔

حضرت عمر ﷺ نے انہیں بصرے کی حکومت' مغیرہ کے بعد دی تھی۔ پھر حضرت عثمان نے انہیں معزول کر دیا اور جب اہل کوفہ نے سعید بن عاص کو اپنا حاکم قبول کرنے سے انکار کر دیا اور خلیفہ سے ابوموسیٰ کی تقرری کا مطالبہ کیا۔ تو خلیفہ نے انہیں مقرر کر دیا اور حضرت علی کے دور خلافت تک وہیں رہے۔ جب حضرت علی نے طلحہ اور زبیر کے حملے کو بصرے سے روکنے کے لئے ادھر کا رخ کیا۔ تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اہل کوفہ کو مدد کے لئے بلایا لیکن ابوموسیٰ نے اس فتنے سے بچنے کے لئے اہل کوفہ کو روک دیا چنانچہ امیر المومنین نے انہیں معزول کر دیا۔

حضرت علی اور امیر معاویہ کے محاکمے میں ابوموسیٰ حضرت علی کی طرف سے حکم تھے چنانچہ انہیں دھوکا دیا گیا اور یہ دھوکا کھا گئے۔ وہاں سے مکہ چلے گئے اور وہاں فوت ہوگئے۔ ایک روایت کے مطابق ۴۲ ہجری میں کوفے میں وفات پائی۔ ایک روایت میں چوالیس ایک میں پچاس اور ایک میں باون سال ہجری مذکور ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے تفصیل سے ان کا ذکر کیا ہے۔ نیز ہم پیشتر ازیں ان کے نام کے ترجمے میں اس سے زیادہ لکھ آئے ہیں۔

۶۲۹۰۔ حضرت ابوموسیٰ انصاری مدنیؓ

حضرت ابوموسیٰ انصاری مدنی۔ انہیں صحبت ملی۔ عبداللہ بن عبدالرحمٰن سمرقندی نے محمد بن یزید البزاز سے انہوں نے سری بن عبداللہ سلمی سے انہوں نے حاتم بن ربیعہ عامری اور عبداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے چچا نافع ابوسہیل سے انہوں نے ابوموسیٰ انصاری صحابی سے جو آپ کے منتخب صحابہ سے تھے۔ روایت کی کہ ہم لوگ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے حضور نے فرمایا۔ ایمان کی چکی چل رہی ہے۔ تم بھی قرآن کے ساتھ ساتھ گھومتے جاؤ۔ جدھر کو گھومے' صحابہ نے پوچھا یارسول اللہ! اگر ہم میں اس کی ہمت نہ ہو تو۔ فرمایا عیسیٰ علیہ السلام کے حواریوں کی طرح ہو جاؤ جنہیں آروں سے چیرا گیا اور سولیوں پر لٹکا دیا گیا کیونکہ نیکی کی موت بدکاری کی زندگی سے بہتر ہے۔

ہاں سنو۔ یہ بنی اسرائیل کے امرا تھے جو ان حواریوں پر ظلم کرتے تھے اور انہیں کوئی روکتا نہیں تھا اگر چہ انہیں کھلاتے پلاتے اپنے گھروں میں مجالس میں آنے کی اجازت دیتے تھے اور امداد کرتے تھے مگر ان کے اس سلوک کی وجہ سے ان کے دلوں میں نفرت پیدا ہوگئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عبداللہ بن عبدالرحمٰن سے منقول ہے کہ انہوں نے امام بخاری سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے اس کی صحت سے انکار کر دیا اور کہا کہ وہ ابوموسیٰ انصاری اور حاتم بن ربیعہ کو نہیں جانتے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۹۱۔ حضرت ابوموسیٰ الحکمی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوموسیٰ الحکمی۔ حجاج بن قرافصہ نے عمرو بن ابوسفیان سے روایت کی کہ ہم مروان بن حکم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ابوموسیٰ حکمی وہاں آ گئے۔ مروان نے ان سے دریافت کیا۔ کیا کبھی حضور اکرمؐ کے زمانے میں تقدیر پر گفتگو ہوئی۔ انہوں نے جواب دیا۔ آپ نے فرمایا تھا جب تک یہ امت تقدیر کی تکذیب نہ کرے گی جو کچھ...... اس کے پاس اس وقت ہے۔ اس پر قابض رہے گی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۹۲۔ حضرت ابوموسیٰ غافقی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوموسیٰ غافقی۔ ان کا نام مالک بن عبادہ یا مالک بن عبداللہ یا عبداللہ بن مالک تھا۔ مصری شمار ہوتے' عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قتیبہ سے (اور قتیبہ نے انہیں لکھا) انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے یحییٰ بن معین حضرمی سے روایت کی کہ ابوموسیٰ غافقی نے عقبہ بن عامر الجہنی کو منبر پر بیٹھے دیکھا کہ حضور اکرمؐ سے احادیث بیان کر رہے تھے انہوں نے کہا کہ یا تو یہ شخص حافظ حدیث ہے اور یا اپنے کو تباہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ حضور اکرمؐ نے ہم سے جو آخری عہد لیا تھا۔ وہ یہ تھا کہ تم کتاب اللہ پر مضبوطی سے قائم رہو۔ جلد ہی کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جو مجھ سے احادیث نقل کریں گے لیکن جس نے مجھ سے کوئی ایسی بات منسوب کی۔ جو میں نے نہیں کہی۔ اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ جس کو میری کوئی حدیث یاد ہو تو وہ اس کو آگے بیان کرے۔ ابوعمر' ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۹۳۔ حضرت ابوموَیہبہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابوموَیہبہ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کردہ غلام تھے۔ اور وہ بنو مزینہ کے مولد تھے۔ حضور اکرمؐ نے انہیں خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ معرکہ مریسیع میں موجود تھے لیکن ان کا نام نہیں معلوم ہو سکتا۔ ان سے عبداللہ بن عمرو بن عاص نے روایت کی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن ربیعہ سے انہوں نے عبید سے جو حکم بن ابوالعاص کے آزاد کردہ غلام تھے۔ انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن عاص سے انہوں نے ابوموَیہبہ سے روایت کی کہ ایک رات کو حضور اکرم ﷺ نے مجھے یاد فرمایا۔ اے ابوموَیہبہ مجھے حکم ہوا ہے کہ میں جنت البقیع والوں کی مغفرت کی دعا مانگوں۔ میں آپ کے ساتھ چل پڑا۔ ہم قبرستان میں پہنچے حضور اکرم ﷺ نے ہاتھ اٹھائے اور ان کی مغفرت کی دعا فرمائی اور فرمایا اے اہل قبور! جس حالت میں تم ہو وہ اس حالت سے آسان تر ہے جو تمہارے بعد آنے والے لوگوں کو پیش آئے گی۔ فتنے سیاہ رات کے اندھیرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی طرح مسلسل بڑھتے چلے آ رہے ہیں اور دوسرا فتنہ پہلے سے مہیب تر ہوگا۔

''اے ابومویہبہ! مجھے دنیا اور آخرت (خلد اور جنت) کی کنجیاں دی گئیں اور مجھے اختیار دیا گیا کہ چاہوں تو دین و دنیا کی نعمتیں پسند کرلوں یا اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ترجیح دوں میں نے اللہ کی ذات کو ترجیح دی۔

ابومویہبہ نے عرض کی یارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں آپ دین و دنیا ہر دو کی نعمتیں پسند فرمالیتے۔'' حضور نے فرمایا اے ابومویہبہ! میں نے اللہ تعالیٰ کے دیدار اور جنت کو ترجیح دی ہے۔ اس کے بعد آپ واپس تشریف لے آئے اور دوسری صبح کو اس مرض میں مبتلا ہوگئے جو جان لیوا ثابت ہوا۔

۶۲۹۴۔ حضرت ابوالمہلب رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالمہلب۔ غیر منسوب ہیں اور حضرمی نے انہیں ''الوحدان'' میں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ بن ابوبکر مدینی نے اذنا حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن محمد المقری سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن سلیمان سے (ح) احمد نے محمد بن احمد بن حسن سے انہوں نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ سے انہوں نے ضرار بن صرد سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن ابوفدیک سے انہوں نے عبدالعزیز بن مہلب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ابوبکر اور عمر کے بارے میں ارشاد فرمایا کہ یہ میرے کان اور آنکھ ہیں۔ احمد کا قول ہے کہ ان کی کتاب میں اس طرح مذکور ہے۔

ان کا نام عبدالعزیز بن مطلب بن عبداللہ بن حطب ہے۔ انہوں نے اپنے باپ سے انہوں نے اپنے دادا سے احتمال ہے کہ ابومہلب ان کی کنیت ہو اور اس کا احتمال بھی ہے کہ مطلب کو کسی نے مہلب پڑھ لیا ہو۔ واللہ اعلم ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۹۵۔ حضرت ابومیسرہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابومیسرہ۔ انہیں حضور اکرم ﷺ سے سماع حاصل ہے۔ ان سے حضرت ابن عمر کے مولیٰ نافع نے روایت کی۔ قاسم بن حکم نے جریر بن ایوب سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابومیسرہ سے انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دیتا ہوں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۹۶۔ حضرت ابومیسرہ رضی اللہ عنہ مولیٰ عباس

حضرت ابومیسرہ۔ حضرت عباس کے آزاد کردہ غلام تھے۔ جعفر مستغفری نے باسنادہ لیث بن سعد سے انہوں نے ابوقبیل سے انہوں نے ابومیسرہ سے روایت کی کہ میں ایک رات رسول اکرمؐ کے قریب سویا حضورؐ نے فرمایا اے عباس! تمہیں آسمان پر کیا نظر آیا انہوں نے کہا یارسول اللہ! ثریا ستاروں کا جھنڈ دکھائی دے رہا ہے فرمایا تمہارے خاندان کے اتنے ہی خلیفے امت محمد یہ پر حکمرانی کریں گے (ثریا ستاروں کی تعداد دیکھنے سے تو سات معلوم ہوتی ہیں۔ جب کہ عباسی خلفاء کی تعداد ۳۷ ہے۔ اس لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث مخدوش ہے۔)

ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۹۷۔ حضرت ابومیمونؓ

حضرت ابومیمون۔ ان کا نام جابان تھا۔ حضور اکرم ﷺ کا سماع نصیب ہوا۔ ان کی حدیث ابوخالد نے میمون بن جابان سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب النون

۶۲۹۸۔ حضرت ابونائلہؓ

حضرت ابونائلہ۔ سلکان بن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاری اشہلی ایک روایت کے مطابق سلکان ان کا لقب تھا اور نام سعد تھا غزوۂ احد میں موجود تھے اور ان لوگوں میں شامل تھے جنہوں نے کعب بن اشرف یہودی کو قتل کیا تھا اور کعب اس کے رضاعی بھائی تھے اور آپ کے صحابہ میں مشہور تیر اندازوں میں سے تھے۔ نیز وہ شاعر تھے۔ ان کے بھائیوں کے نام سلمہ اور سعد سلامہ کے بیٹے تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۲۹۹۔ حضرت ابونبقہؓ

حضرت ابونبقہ بن علقمہ بن المطلب۔ ابوعمر نے انہیں صحابی لکھا ہے۔ ہمارے یہاں وہ غیر معلوم ہے ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ حضور اکرمؐ نے ان کے لئے خیبر کے خراج سے پچاس وسق غلہ مقرر فرمایا تھا۔ یہ ابن اسحٰق سے مروی ہے۔ ابوالولید بن الفرضی کے مطابق ان کا نسب ابونبقہ بن علقمہ بن مطلب بن عبد مناف تھا اور نام عبداللہ تھا اور محمد بن علاء بن حسین بن عبداللہ بن نبقہ ان کی اولاد سے تھے۔ طبری نے ان کا سلسلہ عبداللہ بن علقمہ بن مطلب بن عبد مناف لکھا ہے اور یہ وہی ابونبقہ ہیں جنہیں آپ نے خیبر کے خراج سے کچھ غلہ عطا کیا تھا۔ زبیر بن بکار لکھتے ہیں کہ علقمہ بن مطلب کا بیٹا ابونبقہ تھا اور ان کا نام عبداللہ تھا اور ان کی والدہ ام عمرو دختر ابوالطلاطلہ تھی از بنوخزاعہ ابونبقہ کے دو بیٹے تھے بنام علاء و ہذیم۔ جو دونوں جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے تھے اور دونوں لاولد مرے۔ حضور اکرمؐ نے ابونبقہ کے لئے خیبر کی پیداوار سے پچاس وسق غلہ مقرر فرما دیا تھا۔ ان باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ مجہول الحال نہ تھے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۰۰۔ حضرت ابوالنجمؓ

حضرت ابوالنجم۔ حسن بن سفیان نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ان کی حدیث ابن لہیعہ نے کعب بن علقمہ سے روایت کی کہ ابوالنجم نے حضور اکرمؐ سے سنا آپ نے فرمایا۔ جلدی ہی میری امت میں ایک ایسا آدمی پیدا ہوگا۔ جو بڑا خناس ہوگا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۶۳۰۱۔ حضرت ابونجیح سلمیؓ

حضرت ابونجیح سلمی۔ ان کی حدیث کو عبدالرزاق نے ابن جریج سے انہوں نے میمون سے انہوں نے ابوالمغلس سے انہوں نے ابونجیح سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جسے سہولت حاصل ہو اور نکاح نہ کرے وہ مجھ سے نہیں' اور ہارون بن ریاب نے ابونجیح سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا وہ شخص مسکین ہے' مسکین ہے (دو دفعہ) جس کی بیوی نہ ہو صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ۔ خواہ وہ مالی لحاظ سے تونگر ہو۔ فرمایا ہاں' خواہ وہ مالی لحاظ سے امیر ہی کیوں نہ ہو نیز فرمایا جس عورت کا خاوند نہ ہو۔ وہ بھی مسکینہ مسکینہ (دو دفعہ) ہی شمار ہوگی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۰۲۔ حضرت ابونجیح عمرو بن عبسہؓ

حضرت ابونجیح عمرو بن عبسہ۔ ان کا ذکر پیشتر ازیں باب عین میں مذکور چکا ہے۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور یہ اول الذکر ہی ہیں۔

۶۳۰۳۔ حضرت ابونجیح القیسیؓ

حضرت ابونجیح القیسی۔ ایک روایت میں عبسی مذکور ہے اور ان سے صرف ایک حدیث در بارہ نکاح مروی ہے۔ ان کی حدیث ربیعہ بن لقیط نے روایت کی ہے لیکن وہ ثابت نہیں۔ ابوعمر نے انہیں قیسی اور ایک اور روایت میں عبسی لکھا ہے۔ ابن اثیر کہتے ہیں۔ میرے خیال کے مطابق یہ عمرو بن عبسہ ہیں۔ جنہیں قیسی اور سلمی کہا گیا ہے کیونکہ بنوسلیم' بنوقیس عیلان سے ہیں۔ اس لئے انہیں سلمی کہتے ہیں اور قیسی بھی۔ واللہ اعلم

اور یہ وہی ابونجیح ہیں جنہیں ہم پہلے تر جموں میں بیان کر چکے ہیں اور نکاح کے بارے میں عمرو بن عبسہ کی حدیث مشہور ہے۔ جس کا ذکر ہم پہلے کر آئے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۰۴۔ حضرت ابونخیلہ بجلیؓ

حضرت ابونخیلہ بجلی۔ ان سے ابووائل شقیق بن سلمہ نے روایت کی۔ سفیان نے منصور سے انہوں نے ابووائل سے ج… حضور اکرم ﷺ کے صحابی تھے اور جن کی کنیت ابونخیلہ تھی۔ وہ جہاد کے لئے نکلے۔ انہیں ایک تیر لگا جسے انہوں نے کھینچ کر نکال د… اور دعا کی اے اللہ! تو اس کے درد میں کمی کر دے لیکن اس کے اجر میں کمی نہ کرنا۔ انہیں کہا گیا تو اللہ سے اور مانگ جو مانگنا چاہ… ہے۔ انہوں نے دعا کی اے اللہ! تو مجھے اپنے مقربین میں شامل کر اور میری ماں کو حور عین بنا دے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۰۵۔ حضرت ابونخیلہ اللہبیؓ

حضرت ابونخیلہ اللہبی۔ عبداللہ بن عقیل بن یزید بن راشد نے اپنے والد سے روایت کی۔ ہم مسلم بن حزیفہ عامری کی ملاقا… کو گئے۔ انہوں نے ہمیں بتایا کہ ابورہیمہ سمعی اور ابونخیلہ لہبی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں سونا لے کر حاضر ہوئے۔ آپ نے ا…

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے لئے ایک فرمان تحریر فرمایا۔ جس میں مذکور تھا کہ جو شخص کسی چیز کو پائے وہ اس کی ہوگی اور معدنیات اور دفینوں میں پانچواں حصہ حکومت کا ہوگا اور ہر چالیس دینار پر ایک دینار واجب الادا ہوگا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۰۶۔ حضرت ابونضرؓ

حضرت ابونضر۔ غزوہ خیبر میں شریک تھے اور ان کا نام ان میں شامل ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ میں اس سے زیادہ ان کے بارے میں اور کچھ نہیں جانتا اور ابن ہشام نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جنہیں حضور اکرم ﷺ نے خراج خیبر میں خصوصی امداد فرمائی تھی لیکن ابن ہشام بھی ان کے بارے میں مطمئن نہیں ہیں۔

۶۳۰۷۔ حضرت ابونضرؓ

حضرت ابونضر سلمی۔ ان کی حدیث معافی بن عمران نے مالک بن انس سے روایت کی اور انہیں ابونضر ہی لکھا ہے حالانکہ صحیح ابن نضر ہے اور موطا میں اسی طرح مذکور ہے۔ ابن مندہ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے اور ابن مندہ نے ابن ابوعاصم سے انہوں نے یعقوب بن حمید سے انہوں نے عبداللہ بن نافع سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر سے انہوں نے ابونضر سے روایت کی۔ یہ ان لوگوں میں شامل ہیں جن کے تین بیٹے مر گئے تھے۔ یہ معافی بن عمران سے متفق ہیں کہ انہوں نے بھی انہیں نضر لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۶۳۰۸۔ حضرت ابونضیرؓ

حضرت ابونضیر بن تیہان بن مالک۔ جو ابوہیثم بن انصاری اوسی کے بھائی تھے۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی کے ترجمے میں بیان کریں گے۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوۂ احد میں شریک تھے۔ ابوعمر نے طبری سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۰۹۔ حضرت ابونعمان ازدیؓ

حضرت ابونعمان ازدی۔ طبرانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ سے حسن سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن علی صائغ سے انہوں نے یعقوب بن حمید بن کاسب سے انہوں نے محمد بن عمر واقدی سے انہوں نے ایوب بن نعمان سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے غزوۂ احد میں حضور اکرم ﷺ کو دو زرہیں پہنے دیکھا۔ اسی طرح طبرانی نے ایک دوسرے شیخ سے انہوں نے یعقوب سے روایت کی اور ایوب بن علاء لکھا ہے اور ہم اسے بیان کر آئے ہیں۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۱۰۔ حضرت ابوالنعمانؓ

حضرت ابوالنعمان۔ غیر منسوب ہیں۔ حضرمی اور ابن ابی شیبہ نے انہیں صحابی شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذناً حسن بن احمد سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن محمد مقری سے انہوں نے محمد بن عبداللہ حضرمی سے (ح) ابونعیم کہتے ہیں۔ ہمیں محمد بن احمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن حسن نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ سے (ح) ابونعیم کہتے ہیں ہم سے جعفر بن محمد بن عمرو نے انہیں ابوحسین وداعی نے انہیں یحییٰ بن عبدالحمید نے انہیں قیس بن جابر نے انہیں عمرو بن یحییٰ بن سعید بن العاص نے انہیں ابونعمان نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا۔ ایسی عورت جو نفاس کے دوران میں مر جائے اور اس کے بچے پر جو زنا سے پیدا ہوا ہو۔ نماز جنازہ ادا کرو۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۱۱۔ حضرت ابونملہ انصاریؓ

حضرت ابونملہ انصاری۔ ان کا نام عمار بن معاذ بن زرارہ بن عمرو بن غنم بن عدی بن حارث بن مرہ بن ظفر بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی ظفری تھا اور ایک روایت میں ان کا نام عمرو تھا جو حضور اکرم ﷺ کے ساتھ غزوات میں باستثنائے غزوۂ بدر موجود رہے اور ایام حرہ میں ان کے دو بیٹے عبداللہ اور محمد قتل ہوئے تھے۔

یحییٰ بن ابوالرجاء نے اذناً باسنادہ تا ابن ابی عاصم یعقوب بن حمید سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابونملہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی محفل میں موجود تھے کہ اس اثنا میں ایک یہودی وہاں آ گیا اس نے آپ سے مخاطب ہو کر کہا

اے محمد! کیا اس جنازے نے اس دوسرے جنازے کے ساتھ جو ان لوگوں کے پاس سے گزرا تھا۔ کوئی بات کی تھی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اس کا علم خدا کو ہوگا۔ یہودی نے کہا۔ میں شہادت دیتا ہوں کہ اس نے بات کی تھی۔ اس پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے مسلمانو! جب اہل کتاب تم سے کوئی بات اپنے مذہب کے بارے میں بتائیں تو تم نہ اس کی تصدیق کرو نہ تکذیب کرو۔ بلکہ کہو کہ ہمارا اللہ اور اس کی کتاب پر ایمان ہے۔ ابونملہ نے عبدالملک بن مروان کے زمانے میں وفات پائی اور ان کے بیٹے کا نام جن سے زہری نے روایت کی نملہ تھا اور اسی پر ان کی کنیت تھی۔ ابن ماکولا نے ان کا ذکر کیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۱۲۔ حضرت ابونہیک انصاریؓ

حضرت ابونہیک انصاری اشہلی۔ از بنو عبدالاشہل۔ ابوبکر صدیق نے انہیں سلمہ بن سلامہ بن وقش کے ساتھ خالد بن ولید کے پاس یہ حکم دے کر بھیجا تھا کہ بنوحنیفہ کا جو آدمی بھی تمہارے ہتھے چڑھے اسے قتل کر دو لیکن انہیں وہاں جا کر علم ہوا کہ خالد بن ولید نے مجاعہ بن مرارہ سے مصالحت کر لی۔

ابوعمر نے انکا ذکر کیا ہے لیکن وہ لکھتے ہیں کہ مجھے مذکورہ بالا بات کے علاوہ انکے بارے میں اور کسی خبر یا روایت کا علم نہیں ہے۔

باب الہاء

۶۳۱۳۔ حضرت ابوہاشم بن عتبہؓ

حضرت ابوہاشم بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس بن عبدمناف قرشی عبشمی۔ معاویہ بن ابوسفیان کے ماموں تھے اور باپ کی طرف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے ابوحذیفہ کے اور ماں کی طرف سے مصعب بن عمیر کے بھائی تھے۔ ان کی ماں خناس دختر مالک قرشیہ عامریہ تھی۔ ایک روایت کے رو سے ان کا نام شیبہ ایک اور روایت کے مطابق ہشیم یا مہشم تھا۔ فتح مکہ کے دن ایمان لائے اور شام میں سکونت اختیار کر لی اور حضرت عثمان کے دور خلافت میں وفات پائی۔ ان کا شمار زاہد اور پارسا صحابہ میں ہوتا تھا چنانچہ ابوہریرہ جب بھی ان کا ذکر کرتے۔ تو انہیں صالح اور پارسا کہہ کر پکارتے۔ کئی آدمیوں نے اپنے اسناد سے جو محمد بن عیسیٰ تک جاتا ہے۔ محمود بن غیلان سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور اور اعمش سے انہوں نے ابووائل سے روایت کی کہ امیر معاویہ۔ ابوہاشم کی عیادت کو آئے۔ پوچھا ماموں جان! آپ کیوں رو رہے ہیں؟۔ سکرات موت کی وجہ سے آپ بے چین ہیں۔ یا دنیا کا لالچ ہے؟ کہا۔ ایسی کوئی وجہ نہیں بلکہ وجہ یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے مجھ سے عہد لیا تھا جس پر میں عمل پیرا نہ ہو سکا۔ آپ نے فرمایا تھا کہ تجھے اے ابوہاشم! دنیا کے مال سے ایک خادم اور ایک گھوڑا چاہیے۔ فی سبیل اللہ جہاد کے لئے اور آج یہ اتنی اشیاء میرے پاس موجود ہیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۱۴۔ حضرت ابوہاشم مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابوہاشم۔ حضور اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ کئی آدمیوں نے اذناً ابوسعید کی کتاب سے انہوں نے محمد بن ابوعبداللہ مطرز سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن جعفر سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن علی رازی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن ابوثلج سے انہوں نے حسن بن حماد بن کسیب سے انہوں نے یحییٰ بن یعلی سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن حلو بن السری اودی سے انہوں نے ابوہاشم مولی رسول اکرمؐ سے روایت کی کہ ان کی والدہ آپؐ کی کنیز تھیں۔ حضور اکرمؐ نے میرے والد اور والدہ ہر دو کو آزاد فرما دیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک دن مسجد سے تشریف لائے۔ دیکھا کہ حضرت علیؓ اور فاطمہؓ دونوں دھوپ میں سوئے ہوئے ہیں۔ آپ ان کے سرہانے جا کھڑے ہوئے۔ حضور خیبر کی ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ آپ نے اس چادر سے انہیں لوگوں سے چھپا دیا اور تین دفعہ فرمایا اے شہریوں اور دیہاتیوں سے میرے پیارو! اٹھو۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۱۵۔ حضرت ابوہانیؓ

حضرت ابوہانیؓ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس حاضر ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعائے برکت فرمائی اور ان کو یزید بن ابوسفیانؓ کے پاس ٹھہرایا۔

ان کی حدیث کو عبدالرحمٰن بن ابومالک اپنے باپ سے وہ اپنے دادا یعنی ابوہانی سے روایت کرتے ہیں اس کو ابوعمر نے بیان کیا ہے۔

۶۳۱۶۔ حضرت ابوہبیرہ بن حارثؓ

حضرت ابوہبیرہ بن حارث بن علقمہ بن عمرو بن کعب بن مالک بن مبذول بن مالک بن نجار انصاری۔ خزرجی نجاری غزوۂ احد میں شہید ہوئے۔ ان کی کنیت ہی ان کا نام ہے۔ ایک روایت میں ابواسیرہ مذکور ہے۔ ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوالفضل مدینی مخزومی نے باسنادہ تا ابویعلی۔ ہارون بن معروف سے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے مخرمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعید بن نافع سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کے صحابی ابوبصیرہ الانصاری نے مجھے ایک دن دیکھا کہ میں اشراق کی نماز طلوع آفتاب کے دوران میں پڑھ رہا تھا۔ انہوں نے اسے غلط قرار دیا اور مجھے ٹھیک طلوع آفتاب کے دوران میں نماز پڑھنے سے منع کیا کیونکہ آپؐ نے فرمایا تھا۔ اس کا طلوع شیطان کے دونوں سینگوں کے درمیان سے ہوتا ہے۔ ابویعلی نے اسے اسی طرح روایت کیا ہے۔

سعید تابعی ہیں اور انہیں اس کا علم نہ تھا کہ غزوۂ احد میں کون شہید ہوا۔ اسی بناپر ان کا یہ قول کہ ابوبصیرہ نے مجھے نماز پڑھتے دیکھا۔ مخدوش ہے اگر یہ ابوبصیرہ غزوۂ احد میں شہید ہونے والے مختلف ہوں تو' ورنہ یہ منقطع ہوں گے۔

واقدی نے ان کا نام ابواسیرہ لکھا ہے جب کہ باقی لوگ ان سے اختلاف کرتے ہیں اور ان کے مطابق یہ ابوبصیرہ ہیں اور ایک روایت میں ان کے بھائی کا نام ابواسیرہ تھا۔ واللہ اعلم

ابوجعفر نے باسنادہ تا یونس ابن اسحٰق سے بسلسلہ شہدائے احد از بنو مالک بن نجار پھر از بنوعمرو بن مبذول۔ ابوبصیرہ بن حارث بن علقمہ بن عمرو بن کعب بن مالک بن عمرو بن مبذول کا نام لیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۱۷۔ حضرت ابوہدبہ انصاریؓ

حضرت ابوہدبہ انصاری۔ ان سے ان کے بیٹے محمد بن ابوہدبہ نے اپنے بھتیجے زہری کی حدیث جو انہوں نے اپنے چچا سے سنی روایت کی۔ جعفر المستغفری کے مطابق انہوں نے برذعی سے اور انہوں نے ابوحاتم الرازی سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے انکا ذکر کیا ہے۔

۶۳۱۸۔ حضرت ابوہذیلؓ

حضرت ابوہذیل۔ ابوبکر بن ابوعلی نے باسنادہ عبداللہ بن خراش سے انہوں نے اوسط سے انہوں نے ابوہذیل سے روایت کی آپ نے فرمایا قربانی کرنے والے کو خود بھی اپنی قربانی کا گوشت کھانا چاہیے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۱۹۔ حضرت ابوہریرہ دوسیؓ

حضرت ابوہریرہ دوسی۔ حضور اکرم ﷺ کے ایسے صحابی ہیں جنہوں نے آپ سے کثیر احادیث روایت کیں۔ وہ دوسی ہیں اور دوس بن عدثان بن عبداللہ بن زہران بن کعب بن حارث بن کعب بن مالک بن نصر بن ازد سے ہیں۔

خلیفہ بن خیاط اور ہشام بن کلبی نے ان کا نام عمیر بن عامر بن عبدذی الشری بن طریف بن عتاب بن ابوصعب بن منبہ بن سعد بن ثعلبہ بن سلیم بن فہم بن غنم بن دوس لکھا ہے۔ ان کے نام کے بارے میں اتنا اختلاف ہے کہ صحابہ کی جماعت میں کسی اور کے بارے میں اتنا اختلاف نہیں۔ ایک روایت میں عبداللہ بن عامر ایک میں بریر بن عشرقہ ایک میں سکین بن دومہ ایک میں عبداللہ بن عبدشمس اور ایک میں عبدشمس مذکور ہے۔ یہ روایات یحییٰ بن معین اور ابونعیم نے بیان کی ہیں۔ اسی طرح ایک روایت میں ان کا نام عبدنہم اور ایک میں عبدغنم آیا ہے۔ محرر بن ابوہریرہ سے مروی ہے کہ ان کے والد کا نام عبدعمرو بن عبدغنم تھا اور عمرو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن علی الفلاس کا قول ہے کہ اس باب میں صحیح بات یہ ہے کہ ان کا نام عبد عمرو بن غنم تھا۔ ان تمام ناموں میں جو تبعید پائی جاتی ہے۔ وہ قبول اسلام کے بعد بدل دی جاتی تھی کیونکہ حضور اکرم ﷺ عبد شمس عبد غنم اور عبد العزیٰ طرز کے ناموں کو نہیں رہنے دیتے تھے۔ ایک روایت کے رو سے اسلام میں ان کا نام عبد اللہ یا عبد الرحمٰن تھا۔ بقول ہثیم بن عدی جاہلیت میں ان کا نام عبد شمس اور اسلام میں عبد اللہ تھا۔ ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ مجھ سے بعض ابو ہریرہ کے دوستوں نے ابو ہریرہ سے یہ روایت بیان کی کہ جاہلیت میں ان کا نام عبد شمس تھا جسے قبول اسلام کے بعد حضور اکرم ﷺ نے عبد الرحمٰن بنا دیا اور کنیت کی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنی آستین میں بلی کا ایک بچہ لئے پھرتے ہیں اس لئے انہیں لوگ ابو ہریرہ کہنے لگے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ نے ان کی آستین میں بلی کا بچہ دیکھا تو فرمایا تم ابو ہریرہ ہو۔

اور کثیر التعداد آدمیوں نے اپنے اسناد سے امام ترمذی سے انہوں نے احمد بن اسماعیل مرابطی سے انہوں نے روح بن عبادہ سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے عبد اللہ بن رافع سے روایت کی کہ میں نے ابو ہریرہ سے ان کی کنیت کی وجہ دریافت کی۔ انہوں نے کہا۔ میرے پاس چھوٹی سی بلی تھی۔ جسے میں رات کو ایک درخت پر بٹھا دیتا اور جب صبح ہوتی تو اسے پکڑ لاتا اور دن بھر کھیلتا رہتا۔ اس لئے میری یہ کنیت پڑ گئی۔ ابو ہریرہ اصحاب صفہ میں سے تھے۔ امام بخاری کے مطابق ان کا اسلامی نام عبد اللہ تھا۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ہم نے ان ناموں کا ذکر اہل علم کی پیروی کی غرض سے کیا ہے۔ ورنہ ان کے ذکر میں کیا دھرا ہے۔ وہ اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور ہیں اور نام معدوم ہو چکے ہیں۔

ابو ہریرہ فتح خیبر کے سال اسلام لائے اور آپ سے ایسے چمٹے کہ زندگی بھر ساتھ نہ چھوڑا اس مواظبت سے ان کی غرض علم دین کا حصول تھا چنانچہ حضور اکرم ﷺ نے ان کے لئے دعا بھی فرمائی تھی۔ ابراہیم وغیرہ نے ابو عیسیٰ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے عثمان بن عمر سے انہوں نے ابن ابو ذئب سے انہوں نے سعید المقبری سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی یا رسول اللہ! میں آپؐ سے بہت سی چیزیں سنتا ہوں لیکن مجھے کچھ یاد نہیں رہتا۔ آپؐ نے فرمایا کہ چادر بچھاؤ میں نے بچھا دی۔ اس کے بعد جو کچھ آپ نے کثیر التعداد احادیث روایت فرمائیں چنانچہ ان احادیث میں سے کوئی حدیث عمر بھر نہ بھولا اور امام ترمذی نے ابن منیع سے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے یعلی بن عطاء سے انہوں نے ولید بن عبد الرحمٰن سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کی کہ انہوں نے ابو ہریرہ سے کہا چونکہ آپؓ اکثر و بیشتر حضور کی خدمت میں موجود رہتے تھے۔ اسی لئے آپ کو احادیث زیادہ یاد ہیں۔

ابو الفرج بن ابو الرجاء نے ابو الفتح اسماعیل بن فضل بن احمد بن اخشید سے انہوں نے ابو طاہر محمد بن احمد بن عبد الرحیم سے انہوں نے ابو حفص کنانی سے انہوں نے ابو القاسم بغوی سے انہوں نے زہیر بن حرب سے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابو ہریرہ کو کہتے سنا۔ لوگ کہتے ہیں کہ ابو ہریرہ کیسے حضور اکرم ﷺ سے اتنی کثرت سے احادیث روایت کرتا ہے۔ خدا شاہد ہے کہ میں ایک مسکین آدمی تھا اور صرف شکم پُری پر آپ کی خدمت میں مصروف رہتا۔ مہاجرین خرید و فروخت کے لئے بازار چلے جاتے اور انصار اپنی روزہ مرہ کی مصروفیات میں منہمک رہتے۔ اس دوران

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا جو شخص اپنا کپڑا بچھائے گا وہ مجھ سے سنی ہوئی باتوں کو نہیں بھولے گا۔ میں نے کپڑا بچھایا۔ آپ نے احادیث ارشاد فرمائیں۔ پھر میں نے کپڑے کو سمیٹا اور پھر وہ احادیث میں کبھی نہ بھولا۔

عمر بن طبرزد کے علاوہ کافی لوگوں نے ابوالحسین سے انہوں نے ابن غیلان سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے جعفر بن محمد بن شاکر الصائغ سے انہوں نے عفان سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ابوسنان سے انہوں نے عثمان بن ابوسودہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کی عیادت یا ملاقات کے لئے جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے' تجھے مبارک ہو' تو نے نہایت عمدہ کام کیا ہے۔ میں نے اس کے عوض تیرے لئے بہشت میں مقام بنا دیا ہے۔

امام بخاری لکھتے ہیں کہ کم وبیش آٹھ سو صحابہ اور تابعین نے ابوہریرہ سے روایت کی صحابی راویوں میں ابن عباس' ابن عمر' جابر' انس اور واثلہ بن اسقع جیسے لوگ شامل ہیں۔

حضرت عمر نے انہیں بحرین کا والی مقرر کیا۔ پھر معزول کر دیا۔ بعد میں پھر مقرر کرنا چاہا لیکن انہوں نے انکار کر دیا۔ مدینہ میں سکونت اختیار کر لی اور وہیں وفات پائی۔ بقول خلیفہ ان کی وفات ۵۷ ہجری میں ہوئی۔ ہیثم بن عدی کا قول ہے کہ ان کی وفات ۵۸ ہجری میں ہوئی۔ اس وقت ان کی عمر ۷۸ برس تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ ان کی وفات عقیق کے مقام پر ہوئی۔ ان کی میت مدینہ لائی گئی اور ولید بن عتبہ بن ابوسفیان نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ جو اپنے چچا معاویہ بن ابوسفیان کی طرف سے مدینہ کا حاکم تھا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے مختصراً اور ابوعمر نے تفصیلاً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۲۰۔ حضرت ابوہلال تیمیؓ

حضرت ابوہلال تیمی۔ یہ ابونعیم کا قول ہے اور ابن مندہ نے انہیں کلبی لکھا ہے اور دونوں ایک ہیں کیونکہ تیم الات اور بروایتے تیم اللہ' ابن رفیدہ بن ثور بن کلب بن وبرہ بنوکلب کا ایک اچھا بڑا ذیلی قبیلہ ہے جو حضور ﷺ سے ملاقات کے لئے حاضر ہوا تھا۔ ان کی حدیث کے راوی ان کی اولاد ہی ہے۔

علقمہ بن ہلال نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے جو بنوتیم اللہ سے تھے روایت کی کہ بعد از ہجرت وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں اس وقت حاضر ہوئے۔ جب آپ ایک چھوٹے سے چشمے کے کنارے قیدیوں کو قتل کر رہے تھے اور سطح آب پر خون پھیل گیا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابوزکریا نے ان کے دادا پر استدراک کیا ہے اور ان کے دادا نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۲۱۔ حضرت ابوہند اشجعیؓ

حضرت ابوہند اشجعی۔ نعیم بن ابوہند کے والد تھے۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ ایک روایت میں نعمان بن اشیم اور ایک میں رافع بن اشیم مذکور ہے۔ کوفی تھے خلیفہ بن خیاط کے مطابق' ابوہند کا نام رافع تھا۔ ایک اور روایت میں نعمان مولیٰ اشجع مذکور ہے بقول خلیفہ' نعیم کو حضورؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۳۲۲۔ حضرت ابو ہند حجامؓ

حضرت ابو ہند حجام بیاضی مولیٰ فروہ بن عمرو بیاضی۔ ان کا نام عبداللہ یا یسار تھا۔ غزوۂ بدر کے علاوہ تمام غزوات میں شریک رہے۔ انہوں نے ایک موقعہ پر آپؐ کی ایک رگ سے رفع درد کے لئے فصد لیا تھا۔ ان کے بارے میں ایک بار حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا۔ اے بنو بیاضہ! ابو ہند کا تعلق انصار سے ہے' اس لئے اس کے نکاح کا بندوبست کرو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۲۳۔ حضرت ابو ہند الداریؓ

حضرت ابو ہند الداری از بنودار بن ہانی بن حبیب بن نمارہ بن لخم اور یہ ہیں۔ مالک بن عدی بن عمرو بن حارث بن مرہ بن اُدد بن زید اور ابو ہند کا نام بریر ہے اور ایک روایت میں بر بن عبداللہ بن بریر بن عمیت بن ربیعہ بن دراع بن عدی بن دار ہے۔ ابونعیم کے بقول وہ تمیم الداری کے بھائی ہیں۔ ابوعمر کے مطابق وہ تمیم الداری کے عم زاد ہیں اور سگے بھائی نہیں ہیں۔ وہ ماں کی طرف سے ان کے بھائی ہیں۔ وہ اور تمیم' دراع بن عدی میں جمع ہو جاتے ہیں اور یہی رائے ہے ابن الکلبی کی ہے۔

ابو ہند اور ان کے دو ہم زاد تمیم اور نعیم پسران اوس حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور شام کی جاگیر کی درخواست کی۔ آپ نے انہیں فرمان عطا فرمایا۔ جب حضرت ابوبکر کا عہد آیا تو انہوں نے وہ فرمان سامنے پیش کیا۔ انہوں نے ابوعبیدہ بن جراح کو نفاذ کے بارے میں لکھا ہے۔

ان کی حدیث کا مخرج ان کے بیٹے ہیں۔ سعید بن زیاد نے اپنے والد سے انہوں نے دادا ابو ہند داری سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا کہ جناب باری نے فرمایا جو انسان میری قضا پر راضی نہ ہو اور میری آزمائش پر صبر نہ کر سکے اسے چاہیے کہ کوئی اور خدا تلاش کر لے۔ ابوعمر اور ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۲۴۔ حضرت ابوالہیثم مالک بن تیہانؓ

حضرت ابوالہیثم مالک بن تیہان بن مالک بن عتیک بن عمر بن عبدالاعلم بن عامر بن زعورا بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس انصاری اوسی اور زعورا جو عبدالاشہل کے بھائی ہیں۔ بیعت عقبہ میں موجود تھے اور نقیبوں میں شامل تھے۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے یہی روایت بیان کی ہے اور لکھا ہے کہ بنوعبدالاشہل کے نقیب اسید بن حضیر اور ابوالہیثم بن تیہان تھے اور اسی اسناد سے انہوں نے غزوۂ بدر میں بنوعبدالاشہل اور ابوالہیثم بن تیہان سے شریک ہونے والوں میں سے مالک اور عتیک کا ذکر کیا ہے۔ جو تیہان کے بیٹے تھے ابوالہیثم تمام غزوات میں شریک رہے اور بیس یا اکیس سال ہجری میں فوت ہوئے۔ ایک روایت کے مطابق وہ جنگ صفین میں حضرت علی کے لشکر میں تھے اور اسی معرکے میں شہید ہوئے ہم پیش تر ازیں مالک کے ترجمے میں ان کا ذکر کر چکے ہیں۔ ابوعمر' ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۲۵۔ حضرت ابوالہیثمؓ

حضرت ابوالہیثم۔ یہ اول الذکر سے مختلف آدمی ہیں۔ طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابو غالب سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے ان دونوں نے سلیمان بن احمد سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے ورد بن احمد بن لبید سے انہوں نے صفوان بن صالح سے انہوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے بکر بن سوادہ سے انہوں نے ابوالہیثم سے روایت کی کہ وہ وضو کر رہے تھے کہ آپ نے فرمایا اے ابوالہیثم! اپنے پاؤں کے نچلے حصے کا خیال رکھو۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الواؤ

۶۳۲۶۔ حضرت ابوواثلہؓ

حضرت ابوواثلہ ہذلی۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یعقوب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے ابان بن صالح سے انہوں نے شہر بن حوشب اشعری سے انہوں نے رابہ نامی ایک شخص سے جوان کے قبیلے کا تھا اور جو اپنے باپ کے مرنے کے بعد اپنی ماں کے لئے اس کا قائم مقام ہو گیا تھا۔ یہ صاحب عمواس کے طاعون میں موجود تھے۔ جب اس بیماری نے زور پکڑا تو ابوعبیدہ بن جراح نے لوگوں کو خطبہ دیا اور کہا اے لوگو! بیماری اللہ تعالیٰ کی رحمت ہے تمہارے پیغمبر کی دعوت ہے اور تم سے پہلے گزرے ہوئے صالحین کی موت ہے۔ اس لئے ابوعبیدہ اللہ سے دعا کرتا ہے کہ اسے اس سے حصہ عطا فرمائے چنانچہ انہیں پھوڑا نکلا اور فوت ہو گئے۔

ابوعبیدہ نے معاذ بن جبل کو اپنا جانشین مقرر کر دیا تھا۔ جب ان کی موت کا وقت قریب آیا۔ تو انہوں نے عمرو بن عاص کو فوج کا کمانڈر بنایا۔ انہوں نے لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا اے لوگو! جب یہ مرض پھیلتا ہے تو آگ کی طرح بھڑکتا ہے۔ اس لئے تم اس سے بچاؤ کے لئے پہاڑوں میں پناہ لو۔ ابوواثلہ نے ان سے کہا تم جھوٹ کہہ رہے ہو حالانکہ تمہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی ہے۔ بخدا تم میرے اس گدھے سے بھی برے ہو۔ عمرو بن عاص نے کہا۔ میں تمہاری تردید نہیں کرتا تاہم یہاں ٹھہریں گے نہیں۔ ان کے چلے جانے سے باقی لوگ بھی ادھر ادھر بکھر گئے اور خدا نے انہیں اس موذی مرض سے بچا لیا۔ جب خلیفہ عمر کو عمرو بن عاص کی بات کا علم ہوا۔ تو انہوں نے اسے ناپسند نہ کیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں میں نے ابوواثلہ سے اس واقعہ کے بغیر اور کچھ نہیں سنا اور ایک دوسرے اسناد سے یہی واقعہ شہر بن حوشب سے مذکور ہے اور انہوں نے ابوواثلہ کی بجائے یہ واقعہ شرحبیل بن حسنہ سے منسوب کیا ہے۔

۶۳۲۷۔ حضرت ابوواقد لیثیؓ

حضرت ابوواقد حارث بن عوف لیثی از بنولیث بن بکر بن عبد مناہ بن کنانہ بن خزیمہ کنانی لیثی۔ ہم ان کا نسب حارث بن عوف کے ترجمے میں بیان کر چکے ہیں۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے حارث بن عوف کسی نے عوف بن حارث اور کسی نے حارث بن مالک لکھا ہے کوئی کہتا ہے کہ وہ غزوۂ بدر میں موجود تھے اور کوئی کہتا ہے کہ موجود نہیں تھے اور فتح مکہ کے موقعہ پر بنوضمرہ، بنولیث اور بنوسعد بن بکر کے علم ان کے پاس تھے ایک روایت میں ہے کہ وہ فتح مکہ کے موقعہ پر اسلام لائے لیکن صحیح یہ ہے کہ وہ فتح مکہ میں بحیثیت ایک مسلمان کے شریک تھے۔ مدنی شمار ہوتے ہیں۔ جنگ یرموک میں شامل تھے۔ بعد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں مکہ میں ایک سال مجاور کعبہ کی حیثیت سے قائم رہے۔ پھر وفات پا گئے اور مہاجرین کے مقبرے میں بمقام فخ دفن ہوئے۔ ان کی وفات اڑسٹھ ہجری میں ہوئی۔ جب ان کی عمر ۷۵ یا ۸۵ سال تھی۔

ان سے ابن مسیب، عروہ بن زبیر، عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ اور عطا بن یسار وغیرہ نے روایت کی۔ کئی آدمیوں نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن عبد الاعلی صنعانی سے انہوں نے سلمہ بن رجاء سے انہوں نے عبد الرحمٰن بن عبد اللہ بن دینار سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں ابو واقد اللیثی سے روایت کی۔ جب حضور اکرم ﷺ مدینہ میں تشریف لائے۔ تو یہاں کے لوگ زندہ اونٹ کا کوہان اور دنبے کی سیرین کاٹ لیتے اور کھا لیتے حضور نے فرمایا۔ زندہ جانور کا کوئی عضو نہ کاٹا جائے کیونکہ وہ مردار ہے۔

ابو نعیم، ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۲۸۔ حضرت ابو واقدؓ مولیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت ابو واقد۔ جو رسول اکرم ﷺ کے آزاد کردہ غلام تھے۔ ان سے زاذان نے روایت کی۔ ابو عمر نے اسے مرفوع کہا ہے آپ نے فرمایا جو شخص اللہ کی اطاعت کرتا ہے۔ گویا وہ اللہ کا ذکر کرتا ہے۔ خواہ اس کی نمازیں روزے اور تلاوت قرآن کم ہی کیوں نہ ہو۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۲۹۔ حضرت ابو واقد نمیریؓ

حضرت ابو واقد نمیری۔ ابن شاہین نے انہیں صحابی شمار کیا ہے اور باسنادہ داؤد سے انہوں نے عبد الرحمٰن سے انہوں نے ابو خثیم سے انہوں نے نافع بن سرجس سے انہوں نے ابو واقد نمیری سے روایت کی کہ جب حضور اکرم ﷺ لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے تو جلدی ختم کر دیتے اور جب انفرادی نماز ادا کرتے تو زیادہ دیر صرف فرماتے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۳۰۔ حضرت ابو وائل شقیق بن سلمہؓ

حضرت ابو وائل شقیق بن سلمہ۔ جو ابن مسعود جاہلی کے مصاحب تھے۔ ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۳۱۔ حضرت ابو وحوحؓ

حضرت ابو وحوح انصاری یا بلوی۔ اس بنا پر وہ انصار کے حلیف ہوں گے۔ منیعی اور ارغیانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن لہیعہ نے حارث بن یعقوب سے انہوں نے ابو شعیب مولیٰ ابو وحوح سے روایت کی کہ ہم نے ایک مردے کو نہلایا اور پھر چاہا کہ غسل کریں کہ اس دوران میں وحوح حضور اکرم ﷺ کے مصاحب وہاں آ گئے وہ کہنے لگے بخدا ہم نہ تو زندگی میں نجس ہیں اور نہ بحالت موت بلکہ مجھے تو خدشہ ہے کہ غسل میت سنت نہ ہو۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۳۳۲۔ حضرت ابووداعہؓ

حضرت ابووداعہ القرشی السہمی ۔ان کا نام حارث بن صبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم تھا۔ یہ اوران کے بیٹے مطلب بن ابووداعہ فتح مکہ کے دن ایمان لائے ۔ان کا ذکر حارث کے ترجمے میں ہو چکا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۳۳۔ حضرت ابوودیعہؓ

حضرت ابوودیعہ۔ جعفر مستغفری اور ارغیانی نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ جعفر نے ان کا نام خدام بن خالد لکھا ہے۔ جو خنساء کے والد تھے یا کوئی اور۔ ابومعشر نے سعید المقبری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوودیعہ صحابی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص جمعے کے دن اس طرح غسل کرے جیسے جنابت سے کیا جاتا ہے پھر کوئی خوشبو یا تیل جو میسر ہو لگائے اور مسجد میں جا کر دو نمازیوں کے درمیان سے گردنیں پھلانگتے ہوئے نہ جائے بلکہ خاموشی سے امام کے قریب بیٹھ جائے اگر اس نے دو جمعوں میں یہ سلسلہ قائم رکھا تو دونوں جمعوں کے دوران میں اس سے جو قصور سرزد ہوئے ہیں۔ وہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۳۴۔ حضرت ابوالوردؓ

حضرت ابوالورد المازنی مازن الانصار۔ حضور اکرمؐ نے ان کی کنیت ابوالورد رکھی تھی۔ ان کا نام حرب تھا۔ انہوں نے مصر میں سکونت کر لی تھی۔ ان کی حدیث کے راوی ان کے بیٹے ہیں۔ ابن لہیعہ نے یزید بن ابی حبیب سے انہوں نے لہیعہ بن عقبہ سے انہوں نے ابوالورد مازنی سے روایت کی۔ رسول اللہؐ نے تنبیہ فرمائی۔ تم ست رفتار سواروں سے محتاط رہو۔ اگر وہ تم سے مل گئے تو تمہیں چھوڑ دیں گے اور اگر تم نے ان پر کامیابی حاصل کی۔ تو تمہیں فریب دیں گے۔''

عمر بن محمد بن طبرزد وغیرہ نے ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن محمد سے انہوں نے محمد بن محمد بن غیلان سے انہوں نے ابوبکر الشافعی سے انہوں نے محمد بن لیث جوہری' احمد بن یعقوب مقری اور احمد بن محمد السعدی سے ان سب نے جبارہ سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے حمید الطویل سے انہوں نے ابن ابی الورد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے دیکھا کہ میں ایک سرخ رنگ کا آدمی ہوں۔ آپ نے فرمایا کہ تم ابوالورد ہو۔ ابن الکلبی کہتے ہیں کہ ابوالورد بن قیس بن فہر انصاری۔ حضرت علی کے ساتھ جنگ صفین میں موجود تھے ابواحمد عسکری نے ابوالورد کا ذکر کیا کہ انہوں نے رسول کریم سے روایت کی کہ ''تم سپاہ کے ایسے دستے سے محتاط رہو جب وہ تمہارا سامنا کرے تو بھاگ جائے اور جب بالادستی حاصل کر لے تو دھوکا دے۔''

ابن کلبی کے مطابق یہ صحابی ابوالورد بن ثمامہ بن خزن قشیری سے مختلف ہیں۔ عبدان نے جبارہ سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے حمید سے انہوں نے ابن ابی الورد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے ان کا رنگ سرخ دیکھا تو فرمایا تم ابوالورد ہو۔ ابن کلبی کے رو سے دونوں ایک نہیں ہیں بلکہ دو مختلف آدمی ہیں۔ جب کہ باقی دونوں کو ایک گردانتے ہیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۳۳۵۔ حضرت ابوالوصلؓ

حضرت ابوالوصل۔ حافظ ابوعبداللہ بن مندہ نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے مگر معرفتہ الصحابہ میں ذکر نہیں کیا۔ ان کی حدیث ان کی اولاد کے پاس ہے۔ انہوں نے آپؐ کے ساتھ جہاد میں شرکت کی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۳۶۔ ابوالوقاصؓ

حضرت ابوالوقاص۔ مطر نے حسن سے انہوں نے ابووقاص سے جو حضور اکرم ﷺ کے مصاحب تھے۔ روایت کی کہ اللہ کے یہاں سے مؤذنوں کو وہ اجر ملے گا جب وہ اذان اور اقامت میں ہوں جو غازیوں کو ملے گا۔ جب وہ راہ خدا میں اپنے خون میں لت پت ہوتے ہیں۔ حضرت عمر کہا کرتے اگر میں موذن ہوتا۔ تو میرا مقصد حیات پورا ہو جاتا۔ ابوموسیٰ نے بھی اسی طرح بیان کیا ہے۔ لیکن حضور اکرم ﷺ کا نام مبارک نہیں لیا۔

۶۳۳۷۔ حضرت ابووہب جشمیؓ

حضرت ابووہب جشمی۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی اور ان سے عقیل بن شبیب نے روایت کی عبدالوہاب بن علی نے ابوغالب ماوردی سے انہوں نے باسنادہ سلیمان بن اشعث سے انہوں نے ہارون بن عبداللہ سے انہوں نے ہشام بن سعید طالقانی سے انہوں نے محمد بن مہاجر سے انہوں نے عقیل بن شبیب سے انہوں نے ابووہب جشمی سے روایت کی اور انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ آپ نے فرمایا کہ تم اپنے گھوڑوں کو چھوؤ۔ ان کے ماتھوں، پٹھوں اور ان کے پہلوؤں پر ہاتھ پھیرؤ ان کی گردنوں میں پٹے ڈالو اور رسیاں نہ ڈالو۔ اسی اسناد سے رسول اللہ ﷺ سے مروی ہے آپ نے فرمایا تم ہر کمیت سرخ اور ایسے سیاہ گھوڑے کی حفاظت کرو، جس کی پیشانی اور چاروں پاؤں سفید ہوں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۳۸۔ حضرت ابووہب جیشانیؓ

حضرت ابووہب جیشانی۔ ان کا نام دیلم بن ہوشع یا ابن الہمیع تھا۔ ان سے عبداللہ بن عمر نے روایت کی اور محمد بن عجلان سے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ ابووہب جیشانی نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! ہم انار سے شراب بنایا کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے جیشانی کا علیحدہ ترجمہ نہیں لکھا بلکہ اس حدیث کو ابووہب جشمی کے ترجمے میں لکھ دیا ہے اور مزید لکھا ہے میں نہیں کہہ سکتا آیا یہ صحابی جشمی ہیں یا جیشانی ہیں اگرچہ اس اسناد میں جیشانی کا لفظ مذکور ہے لیکن صحیح جشمی ہے اور انہیں صحبت نصیب ہوئی اور جیشانی مصری ہیں اور تابعین میں سے ہیں جو ضحاک بن فیروز دیلمی سے روایت کرتے ہیں۔ ان سے یزید بن ابی حبیب اور جیشان یمنی نے ابواحمد عسکری نے احمد بن حباب الحمیری سے روایت کی کہ ابووہب جیشانی دیلم بن الہمیع نے حضور اکرم ﷺ سے دربارہ شراب سوال کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۳۳۹۔ حضرت ابووہب الکلبیؓ

حضرت ابووہب الکلبی۔ ابونعیم کے بقول ان کا نام عبدالملک تھا اور وہ دومتہ الجندل کے حاکم تھے۔ ان کا بیان ہے کہ وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں ایسے موقعہ پر حاضر ہوئے کہ آپ دعا فرما رہے تھے۔

یحییٰ بن وہب الکلبی نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ نے آل اُکیدر کو ایک فرمان لکھ کر دیا مگر آپ کے پاس اس وقت مہر نہ تھی۔ اس لئے آپ نے اپنے ناخنوں سے نشان لگا دیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابونعیم کے مطابق وہ دومتہ الجندل کے حاکم تھے اور ان کا نام عبدالملک تھا مگر اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ اور غزوۂ تبوک کے موقعہ پر حضورؐ سے ادائے جزیہ پر مصالحت ہوئی تھی اور اس پر سب متفق ہیں۔

باب الیاء

۶۳۴۰۔ حضرت ابویحییٰؓ

حضرت ابویحییٰ۔ ان کا نام شیبان تھا اور ابوہبیرہ کے دادا تھے۔ کوفی شمار ہوتے ہیں۔ ابوہبیرہ یحییٰ بن عباد بن شیبان نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ میں مسجد نبوی میں آیا اور حضور اکرم ﷺ کے حجرے کی طرف گیا اور آہستہ سے آواز نکالی۔ حضور نے فرمایا۔ ابویحییٰ ہو۔ عرض کیا ابویحییٰ ہوں۔ یارسول اللہ! فرمایا کل آنا۔ میں نے گزارش کی میں آج روزے کا ارادہ کر رہا ہوں۔ آپ نے فرمایا۔ میرا ارادہ بھی یہی ہے لیکن ہمارے موذن کی آنکھیں دکھتی ہیں۔ وہ صبح اندازہ نہ کر سکا اور طلوع صبح سے پہلے ہی اذان دے دی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۴۱۔ حضرت ابویزید حذامیؓ

حضرت ابویزید حذامی۔ وہ ابویزید بن عمرو ہیں۔ واقدی نے انہیں ان لوگوں میں شمار کیا ہے جو بنو جذام سے اسلام لائے۔ ابن الدباغ نے ابوعلی غسانی سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۴۲۔ حضرت ابویزید والد حکیمؓ

حضرت ابویزید والد حکیم۔ ان سے عطا بن سائب نے روایت کی۔ ابن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عطا بن سائب سے انہوں نے حکیم بن ابویزید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا لوگوں کو نیکی کی دعوت دو کہ انسان اس طرح ایک دوسرے سے فائدہ اٹھاتے ہیں اور جب تم سے تمہارا کوئی بھائی مشورہ کرے تو صحیح مشورہ دو اور اس حدیث کو عوانہ نے عطا سے انہوں نے حکیم بن ابویزید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ایک شخص سے جس نے حضور اکرم ﷺ سے سنا کہ آپ حسب ارشاد فرما رہے تھے۔ اسی طرح حماد بن سلمہ نے عطا سے انہوں نے حکیم بن یزید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی اور وہ ابن ابی یزید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۴۳۔ حضرت ابویزید لقیطیؓ

حضرت ابویزید لقیطی۔ ان کا شمار فلسطینیوں میں ہے۔ نعیم بن طریف نے اپنے والد طریف بن معروف سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا عمرو بن حزابہ سے انہوں نے حزابہ بن نعیم سے روایت کی کہ وہ ایک جماعت کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے' جب آپ تبوک میں کیمپ کیے ہوئے تھے۔ آپ نے فرمایا تم اپنے جوان مردوں اور قابل احترام لوگوں کا احترام بجالاؤ اور زکوٰۃ ادا کرو کہ زکوٰۃ کے بغیر دین نہیں۔ ابویزید نے دریافت کیا یا رسول اللہ! زکوٰۃ کیا ہے؟ آپ نے فرمایا۔ زکوٰۃ کی دو قسمیں ہیں۔ مال کی زکوٰۃ اور جانداروں کی زکوٰۃ۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۴۴۔ حضرت ابویزید نمیریؓ

حضرت ابویزید نمیری۔ انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت حاصل ہوئی۔ ان سے ایوب سختیانی نے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں جب اپنی قوم کی امامت (سرداری) سنبھالی۔ اس وقت ان کی عمر ستر برس تھی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کا خیال ہے کہ ابویزید عمرو بن سلمہ جرمی ہیں۔ جن کی کنیت ابویزید یا ابوبرید تھی۔ ان سے ایوب سختیانی ابوقلابہ جرمی اور مسعر بن حبیب وغیرہ نے روایت کی ہے۔ انہوں نے اپنی قوم کی قیادت سنبھالی۔ جب ان کی عمر چھیاسٹھ یا سرسٹھ برس تھی۔ نمیری کی نسبت غلط ہے۔

۶۳۴۵۔ حضرت ابوالیسرؓ

حضرت ابوالیسر۔ کعب بن عمرو بن (مالک بن عمرو بن) عباد بن عمرو بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ انصاری سلمی۔ ان کی والدہ نسیبہ دختر ازہر بن مری بنوسلمہ سے تھی۔ بیعت عقبہ اور غزوۂ بدر میں شریک تھے بڑے خوش حال اور تونگر آدمی تھے۔ غزوۂ بدر میں حضرت عباس کو انہوں نے ہی گرفتار کیا تھا۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بسلسلہ شرکائے بدر از بنوسلمہ اور پھر بنوعدی سے ابوالیسر کعب بن عمرو کا نام لیا ہے اور یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے غزوۂ بدر میں مشرکین کا علم جو ابوعزیز بن عمیر کے ہاتھ میں تھا چھین لیا تھا۔ بعد کے غزوات میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ شریک رہے۔ بعد میں معرکہ صفین میں حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھے۔

شریف ابوالمحاسن محمد بن عبدالخالق جوہری انصاری نے کتابتہً اور ابوعمر وعثمان بن ابوبکر بن جلدک نے ان سے انہوں نے ابوالفتح احمد بن محمد بن احمد الحداد سے انہوں نے ابوالحسن بن ابوعمر بن حسن سے انہوں نے سلیمان بن احمد الطبرانی سے انہوں نے محمد بن نضر ازدی سے انہوں نے احمد بن یونس سے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے عاصم بن سلیمان سے انہوں نے عون بن عبداللہ بن عتبہ سے روایت کی کہ ابوالیسر کا ایک شخص پر قرضہ تھا۔ وہ ان سے تقاضا کرنے ان کے گھر پر گئے۔ اس آدمی نے اپنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کنیز سے کہا کہہ دو کہ میاں گھر پر نہیں ہیں۔ ابو یسر نے یہ بات سن لی اور کہا میں نے تمہاری بات سن لی ہے۔ باہر آؤ اور اس صورت حال کی وضاحت کرو۔ اس نے کہا' اس کی وجہ ناداری ہے۔ ابو یسر نے کہا قسم بخدا!؟ اس مقروض شخص نے کہا اللہ کی قسم! تو ابو یسر نے کہا جاؤ میں نے تمہیں معاف کیا۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جس نے کسی تنگ دست کو مہلت دی یا اس کا قرضہ معاف کر دیا۔ وہ قیامت کے دن اللہ کے سائے میں ہوگا۔

طبرانی کا قول ہے کہ عاصم الاحول سے اس حدیث کو ابوالاحوص کے علاوہ اور کسی نے روایت نہیں کیا۔ ابو یسر نے مدینہ میں ۵۵ ہجری میں وفات پائی۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۴۶۔ حضرت ابو یسع رضی اللہ عنہ

حضرت ابو یسع۔ انہوں نے حضور ﷺ کے بارے میں پوچھا تو بتایا گیا کہ آپ عرفات میں ہیں۔ ان کی حدیث محمد بن خالد نے عبداللہ بن ابو حمید سے انہوں نے ابو عثمان المہدی سے طویل روایت کی۔ تینوں نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۶۳۴۷۔ حضرت ابوالیقظان رضی اللہ عنہ

حضرت ابوالیقظان۔ بخاری نے انہیں صحابی لکھا ہے۔ لیکن ان سے کوئی حدیث روایت نہیں کی۔ یہ ابن مندہ اور ابو نعیم کا قول ہے۔ ابو عمر کا قول ہے۔ ان کا ذکر ان صحابہ میں آیا ہے جو مقیم مصر ہو گئے تھے۔ ان سے ابو عشانہ نے روایت کی۔ انہوں نے ابو عشانہ سے کہا اے ابو عشانہ! تمہیں مبارک ہو کہ تم حضور اکرم ﷺ کا اتنا احترام کرتے ہو حالانکہ تم نے انہیں نہیں دیکھا اور تم اکثر ان لوگوں سے بدرجہا بہتر ہو۔ جنہوں نے حضور کی زیارت کی۔ ابن ابی حاتم لکھتے ہیں کہ ابو زرعہ نے مسند ابوالیقظان میں اس ایک حدیث کا ذکر مصریوں کی مسند میں کیا ہے۔

۶۳۴۸۔ حضرت ابو یونس ظفری رضی اللہ عنہ

حضرت ابو یونس ظفری۔ ابن ابی عاصم نے الوحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ یحییٰ بن محمود بن سعد نے اذنا باسنادہ تا ابن ابی عاصم سے انہوں نے دحیم سے انہوں نے ابن ابی فدیک سے انہوں نے ادریس بن محمد بن یونس سے انہوں نے ابو محمد ظفری سے انہوں نے دادا یونس سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ آپ کے ساتھ حجۃ الوداع میں موجود تھے۔ ان کی عمر بیس سال تھی اور سر پر بڑے بڑے بال تھے۔ ابو موسیٰ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ایسے صحابہ جو اپنے والد کے نام سے جانے جاتے ہیں

۶۳۴۹۔ حضرت ابن الادرع رضی اللہ عنہ

حضرت ابن الادرع۔ حدیث رمی میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ جب حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اچھا تم تیراندازی کرو میں ابن الادرع کے ساتھ ہوں۔ ایک روایت میں ان کا نام سلمہ آیا ہے۔ ابن ابی عاصم کے مطابق ان کا نام محجن تھا۔ دونوں تراجم میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۳۵۰۔ حضرت ابن الاسقعؓ

حضرت ابن الاسقع بکری۔ ان سے ان کے مولی نے روایت کی۔ امام بخاری کے نزدیک وہ مرسل ہے۔ حجاج نے ابن جریج سے انہوں نے عمر بن عطا سے انہوں نے ابن الاسفع البکری کے آزاد کردہ غلام سے (یہ وہ آدمی ہے جس نے ابن الاسقع سے صحیح روایت کی) روایت کی کہ حضور ﷺ مہاجرین صفہ کے پاس آئے تو ایک شخص نے دریافت کیا یا رسول اللہ! قرآن کی سب سے بلند مرتبہ آیت کون سی ہے۔ آپ نے فرمایا آیت الکرسی۔ مسلم بن خالد نے ابن جریج سے انہوں نے اسقع سے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۵۱۔ حضرت ابن بجیرؓ

حضرت ابن بجیر شامی۔ ان سے جبیر بن نضیر نے روایت کی یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم محمد بن مصفی سے انہوں نے بقیہ بن ولید سے انہوں نے سعید بن سنان سے انہوں نے ابوالزاہریہ انہوں نے جبیر بن نفیر سے انہوں نے ابن بجیر سے (جو حضور کے صحابی تھے) روایت کی کہ ایک بار حضور ﷺ نے بھوک کی شدت کی وجہ سے پیٹ پر پتھر باندھ لئے۔ فرمایا بہت سے لوگ جو دنیا میں کھاتے پیتے ہیں اور عیش کرتے ہیں قیامت کے دن بھوکے ننگے ہوں گے اور بہت سے لوگ جو دنیا میں بھوکے ننگے ہیں۔ آخرت میں شکم پُر اور کپڑوں میں ملبوس ہوں گے۔ بہت سے لوگ جو یہاں معزز شمار ہوتے ہیں۔ وہاں رسوا ہوں گے و برعکس۔ جو شخص اپنے آپ کو اس چیز سے دور رکھتا ہے جو اللہ نے رسول اکرم ﷺ پر اتاری ہے اسے آخرت کی نعمتوں سے محرومی نصیب ہوگی۔ نیز فرمایا۔ اعمال جنت کی مثال اس دشوار گزار زمین کی سی ہے۔ جو اونچائی پر ہو اور اعمال جہنم کی مثال اس نرم زمین کی سی ہے جو نشیب میں ہو۔ بہت سی شہوانی سرگرمیاں ایسی ہیں جن کی لذت کا دورانیہ ایک ساعت ہوتا ہے مگر اس کی سزا طویل عرصے تک بھگتنا پڑتی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۵۲۔ حضرت ابن ثعلبہؓ

حضرت ابن ثعلبہ۔ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ یحییٰ بن جابر نے ابن ثعلبہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی یا رسول اللہ! میری شہادت کی دعا فرمائیے۔ آپ نے فرمایا اپنے چند بال مجھے دو۔ پھر فرمایا اپنا بازو ننگا کرو۔ پھر آپ نے وہ بال ان کے بازو پر باندھ دیئے پھر پھونک ماری اور دعا فرمائی۔ اے اللہ! تو ابو ثعلبہ کا خون کافروں اور منافقوں پر حرام کر دے۔ مگر اس روایت میں ابن ثعلبہ کا ذکر نہیں ہے۔ مگر پہلی اسناد میں ملتا ہے۔

۶۳۵۳۔ حضرت ابن جاریہ انصاریؓ

حضرت ابن جاریہ انصاری۔ ان کے نام میں اختلاف ہے۔ بعض نے ان کا نام زید لکھا ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ حمران بن اعین نے ابوالطفیل سے انہوں نے ابن جاریہ سے روایت کی کہ جب نجاشی شاہ حبشہ فوت ہوئے تو حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ تمہارا بھائی نجاشی فوت ہو گیا ہے چنانچہ ہم باہر نکلے اور ہم نے نماز جنازہ پڑھی اور ہماری آنکھوں کے سامنے کچھ بھی نہ تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۳۵۴۔ حضرت ابن جعدبہؓ

حضرت ابن جعدبہ۔ ان کی صحبت کا علم نہیں' ان سے محمد بن کعب نے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اللہ نے تم سے تین امور کو پسند کیا ہے۔ اللہ کی عبادت کرو' اس سے کسی کو شریک نہ کرو اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑو۔ اور اللہ نے جسے تمہارا حاکم بنایا ہے اس کی اطاعت کرو اور اس بات کو ناپسند کیا کہ زیادہ سوال کرو اور مال کو ضائع کرو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۵۵۔ حضرت ابن جمرہؓ

حضرت ابن جمرہ الاسدی۔ انہیں صحبت ملی۔ جعفر نے مجاہیل میں ان کا ذکر کیا ہے لیکن کوئی حدیث نقل نہیں کی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۵۶۔ حضرت ابن جمیلؓ

حضرت ابن جمیل۔ ابوہریرہ کی حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسناد ہما تا مسلم بن حجاج' زہیر بن حرب سے انہوں نے علی بن حفص سے انہوں نے ورقاء سے انہوں نے ابوزناد سے انہوں نے اعرج سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے حضرت عمر کو جمع صدقات کے لئے بھیجا لیکن ابن جمیل خالد بن ولید اور حضرت عباس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا نے ادائیگی سے انکار کر دیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ کیا ابن جمیل کو زکوۃ دینا اس لئے ناگوار ہے کہ وہ غریب تھا اور اب امیر ہو گیا ہے۔ خالد بن ولید سے زکوۃ مانگنا' تو بے انصافی ہے۔ اس نے تو راہ حق میں تیاری کے لئے زرہ رہن رکھ دی ہے۔ رہ گیا عباس وہ میرا اعزیز رشتہ دار ہے۔ میں اس کی طرف سے دوگنا ادا کروں گا۔ پھر فرمایا اے عمر! کیا تم جانتے ہو کہ کسی شخص کا چچا اس کے باپ کی طرح ہوتا ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۵۷۔ حضرت ابن حدیدہؓ

حضرت ابن حدیدہ۔ ایک روایت میں ابوحدیدہ ہے۔ اس سے پہلے ان کا ذکر کنیتو میں ہو چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۵۸۔ حضرت ابن ابی حمامہؓ

حضرت ابن ابی حمامہ سلمی۔ بقول ابن مندہ وہ سلمی حجازی ہیں۔ انہوں نے باسنادہ موسیٰ بن محمد انصاری سے انہوں نے ابن اسحق سے انہوں نے یعقوب بن عتبہ سے انہوں نے حارث بن ابوبکر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ابن ابی حمامہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی یارسول اللہ! میں نے اللہ تعالیٰ کی حمد میں اور آپ کی نعت میں کچھ اشعار کہے ہیں۔ فرمایا جو کچھ میرے بارے میں لکھا ہے۔ وہ تو رہنے دو ہاں جو کچھ اللہ کی ثنا میں کہا ہے وہ سناؤ۔

ابونعیم نے ان کا نام ابن حماطۃ السلمی لکھا ہے۔ انہوں نے حماد سے انہوں نے محمد بن اسحق سے اسی اسناد سے روایت کی ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس سے ابن مندہ نے روایت کیا ہے۔ ابن حماطہ شاعر تھے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۵۹۔ حضرت ابن حنظلیہؓ

ابن حنظلیہ انصاری۔ حجازی تھے۔ ابو محمد بن ابو القاسم دمشقی نے اذنا ابو القاسم بن سمرقندی سے انہوں نے ابو الحسین بن نقور سے انہوں نے مخلص سے انہوں نے عبداللہ بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبادہ بن محمد بن عبادہ بن صامت سے انہوں نے ایک شخص سے' جو امیر معاویہ کی گارڈ میں تھا۔ سنا کہ امیر معاویہ کو ایک گھوڑا پیش کیا گیا۔ انہوں نے ابن حنظلیہ نامی ایک انصاری سے مخاطب ہو کر پوچھا۔ بتاؤ تم نے حضور ﷺ سے گھوڑے کے بارے میں کیا سنا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خدا نے گھوڑوں کے ماتھے پر قیامت تک کے لئے خیر اور بھلائی لکھ دی ہے اور ان کے پاسبان ان کے سوار ہیں اور ان پر انفاق کرنے والے کی مثال ایسی ہے جیسے کسی نے ہاتھ کھول رکھا ہو اور اسے بند نہ کرے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۶۰۔ حضرت ابن خالدؓ

حضرت ابن خالد بن سنان عبسی۔ ابن جریج سے منقول ہے کہ انہوں نے کئی آدمیوں سے خالد بن سنان کا قصہ سنا۔ حضورؐ جب بھی ان کے بیٹے کو دیکھتے تو انہیں بھتیجا کہہ کر بلاتے حالانکہ آپؐ نے اور کسی کو اس لفظ سے مخاطب نہیں فرمایا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۶۱۔ حضرت ابن الدحداحؓ

حضرت ابن الدحداح۔ ایک روایت میں ابن الدحداحہ ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ہی فوت ہوئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھی بقول ابو موسیٰ یہ مختلف فیہ ہے یعنی اس میں اختلاف ہے۔ کئی آدمیوں نے اسناد ہم تا ابو عیسیٰ ترمذی' محمود بن غیلان سے انہوں نے ابو داؤد سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کے ساتھ ابن الدحداح کا جنازہ پڑھنے جا رہے تھے حضور گھوڑے پر سوار تھے۔ درمیانہ رفتار سے جا رہے تھے اور ہم سب آہستہ آہستہ آپ کے ارد گرد چل رہے تھے اور جراح نے سماک سے انہوں نے جابر بن سمرہ سے روایت کی کہ حضور ابن الدحداح کے جنازے کے پیچھے پیادہ چل رہے تھے اور واپسی پر آپ گھوڑے پر سوار تھے۔ ابو عیسیٰ نے اس حدیث کو حسن صحیح لکھا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ جب ابو عیسیٰ نے ان کی وفات اور حضور ﷺ کی نماز جنازہ صحیح قرار دیا ہے۔ تو ابو موسیٰ نے اسے مختلف فیہ کیسے کہا ہے۔

۶۳۶۲۔ حضرت ابن ربعہؓ

حضرت ابن ربعہ خزاعی۔ بخاری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابراہیم بن سعد نے سلیمان بن کثیر سے انہوں نے ابن ربعہ خزاعی سے انہوں نے (ان کی ماں کا نام سہمیہ تھا اور یہ زمانہ جاہلیت کے تھے۔ انہیں حضور کا دیدار نصیب ہوا) روایت کی کہ وہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مختار ثقفی کے زمانے میں کوفے میں آئے اور آپ سے ایک حدیث روایت کی جس میں یہ فقرہ شامل تھا "ما کنت لا کذب علی رسول اللہ ﷺ" "میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی جھوٹ منسوب نہیں کروں گا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔

۶۳۶۳۔ حضرت ابن زمل جہنی رضی اللہ عنہ

حضرت ابن زمل جہنی۔ انہیں حضور اکرم ﷺ سے سماع نصیب ہوا۔ ان سے ابو مشجعہ بن ربعی نے روایت کی۔ محمد بن عمر مدینی نے کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے ابو نعیم احمد بن عبد اللہ سے انہوں نے ابو عمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے وہب الولید بن عبد الملک بن عبد اللہ بن مسرح حرانی سے انہوں نے سلیمان بن عطا قرشی حرانی سے انہوں نے مسلمہ بن عبد اللہ جہنی سے انہوں نے اپنے چچا ابو مشجعہ بن ربعی جہنی سے انہوں نے ابن زمل جہنی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ بعد از ادائے نماز صبح قبلہ رخ رہ کر ہی "سبحان اللہ وبحمدہ استغفر اللہ ان اللہ کان توابا" ستر مرتبہ پڑھتے تھے اور پھر نمازیوں کی طرف منہ کر کے ان سے ان کے خواب دریافت فرماتے کیونکہ حضور خوابوں میں دلچسپی لیتے تھے اسی طرح کے ایک موقعہ پر فرمایا کیا تم میں سے کسی نے کوئی چیز دیکھی تو ابن زمل نے اپنا خواب بیان کیا اور حدیث بیان کی۔ ابن مندہ نے ان کا نام عبد اللہ بن زمل لکھا ہے۔ ابو نعیم اور ابوضحاک نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ہم ان کے بارے میں پہلے بحث کر چکے ہیں۔ اور صحیح ابن زمل ہے۔ دونوں نے ان کا ذکر بھی کیا ہے۔

۶۳۶۴۔ حضرت ابن سبرہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابن سبرہ۔ جعفر نے صحابی لکھا ہے اور باسنادہ اوزاعی سے انہوں نے قزعہ سے روایت کی کہ ایک دفعہ ابن سبرۃ جو حضور کے مصاحب تھے۔ ان سے ملنے آئے میں نے گزارش کی کہ ہمیں کوئی حدیث جو آپ نے حضور اکرم ﷺ سے سنی ہو، سنایئے انہوں نے کہا میں نے آپ کو فرماتے سنا۔ جو شخص صبح کی نماز ادا کرتا ہے وہ اللہ کے ذمہ (پناہ) میں آ جاتا ہے پس تم ہوشیار رہو کہ وہ کوئی چیز تم سے مانگ لے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۶۵۔ حضرت ابن سندر رضی اللہ عنہ

حضرت ابن سندر مولی روح بن زنباع جذامی۔ مصری شمار ہوتے ہیں۔ ان سے مرثد بن عبد اللہ یزنی نے روایت کی رسول اکرم ﷺ نے فرمایا بنو اسلم کو خدا سلامت رکھے۔ بنو غفار کو معاف فرمائے اور بنو نجیب کو اپنی اور اپنے رسول کی پسندیدگی سے نوازے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۶۶۔ حضرت ابن سیلان رضی اللہ عنہ

ابن سیلان کوفی شمار ہوتے ہیں۔ ان سے قیس بن ابی حازم نے روایت کی کہ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابو بکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے محمد بن حسن سے انہوں نے خالد سے انہوں نے بیان سے انہوں نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے ابن سیلان سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا آپ نے نظریں آسمان کی طرف اٹھائی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی تھیں فرمایا سبحان اللہ اہل دنیا پر حوادث بارش کے قطروں کی طرح برس رہے ہیں۔قیس سے یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے یہ حدیث اس شخص سے سنی ہے جس نے حضور سے سنی ہے۔دونوں نے اس کو اسی طرح بیان کیا ہے۔

۶۳۶۷۔حضرت ابن الشیابؓ

ابن الشیاب۔ان سے ابوبلال نے روایت کی کہ احد کے غزوہ میں حضور اکرم ﷺ اور کفار قریش کے درمیان صرف حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ حائل تھے تا آنکہ وہ قتل ہو گئے۔انہوں نے اس جنگ میں اکتیس کافروں کو قتل کیا تھا۔وہ اللہ اور اس کے رسول کے شیر کہلاتے تھے۔دونوں نے اس کو بیان کیا ہے۔

۶۳۶۸۔حضرت ابن شیبہؓ

حضرت ابن شیبہ۔جعفر نے باسنادہ تا حماد بن سلمہ' عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے ابن شیبہ سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا۔جب تمہاری محفل میں کوئی شخص آئے۔تو چاہیے کہ اپنے بھائی کے لئے جگہ بناؤ تا کہ وہ بیٹھ جائے کیونکہ یہ عزت افزائی ہے۔اللہ اس کی عزت افزائی کرے گا اور اگر ایسا نہ ہو سکے تو اسے چاہیے کہ جہاں جگہ ملے وہاں بیٹھ جائے۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے مگر اس کے اسناد میں اختلاف ہے۔

۶۳۶۹۔حضرت ابن ابی شیخؓ

حضرت ابن ابی شیخ الحاربی۔کوفی شمار ہوتے ہیں۔ان سے عاصم بن بجیر نے روایت کی۔حضور اکرم ﷺ ان کے یہاں تشریف لے گئے۔اور فرمایا اے بنو محارب! خدا تمہیں اپنی نصرت سے نوازے۔تم مجھے کسی عورت کا دوھا ہوا دودھ نہ پلانا۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۷۰۔حضرت ابن عائذؓ

ایک روایت میں عابد آیا ہے۔ہم عبداللہ بن عائذ کے ترجمے میں ان کا ذکر کر چکے ہیں۔دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۷۱۔حضرت ابن عائشؓ

ابن عائش جہنی۔جعفر اور ابن ابوعاصم نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے یحییٰ بن ابوکثیر سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوعبداللہ سے روایت کی کہ انہیں ابن عائش نے بتایا کہ رسول کریم ﷺ نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا اے ابن عائش! کیا میں تمہیں بتاؤں کہ شیطان سے پناہ مانگنے کے لئے بہترین دعا کون سی ہے۔میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور ارشاد فرمایئے۔فرمایا معوذتین۔(قل اعوذ برب الفلق) و (قل اعوذ برب الناس)

۶۳۷۲۔حضرت ابن عبسؓ

ابن عبس۔ان سے مجاہد نے روایت کی ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن بکر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برسانی سے انہوں نے عبید اللہ بن ابوزیاد سے انہوں نے عبداللہ بن کثیر الداری سے انہوں نے مجاہد سے روایت کی کہ ہم جنگ دوس میں شریک تھے کہ ایک شخص سے جس نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا اور جس کا نام ابن عبس تھا۔ ہماری ملاقات ہوگئی' اس نے کہا کہ میں اپنے قبیلے کی ایک گائے ہانکنے لئے جارہا تھا کہ گائے کے پیٹ سے آواز آئی۔ (اے آل ذریح! کہ ایک آدمی مندرجہ ذیل فصیح الفاظ چیخ چیخ کر بول رہا ہے۔ لا الہ الا اللہ) ہم مکہ آئے تو ہمیں حضور اکرم ﷺ کی بعثت کا علم ہوا۔ اور یہ بھی کہ وہ مکہ سے نکل چکے ہیں ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔ (حیف ہے' کہ ابن اثیر نے اس حدیث پر اعتراض نہیں کیا جو بالکل لغو اور بے سرو پا ہے۔ مترجم)

۶۳۷۳۔ حضرت ابن عدس رضی اللہ عنہ

حضرت ابن عدس معافری۔ انہیں صحبت حاصل ہوئی۔ ان کی حدیث مرسل ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس کی تین لڑکیاں ہوں پس ان پر صبر کرے وہ انہیں کھلائے' پلائے' پہنائے اور ان کی تربیت کرے وہ ادائے زکوٰۃ اور شرکت جہاد سے مستثنیٰ ہوگا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے بقول جعفر۔

۶۳۷۴۔ حضرت ابن عسال رضی اللہ عنہ

حضرت ابن عسال۔ علی بن عبداللہ بن بجہ نے اور اسحٰق بن ثعلبہ نے بیان کیا کہ ابن عسال جن کا تعلق بنو ثعلبہ بن سعد بن ذبیان سے ہے' رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر اسلام لائے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۷۵۔ حضرت ابن عصام اشعری رضی اللہ عنہ

حضرت ابن عصام اشعری۔ شامی شمار ہوتے ہیں۔ ان سے ابن محیریز نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے دس عورتوں پر لعنت بھیجی۔ (۱) دروغ گو۔ (۲) جادوگرنی۔ (۳) عورتوں کے بالوں کو جوڑنے والی۔ (۴) ایک عورت کے بال دوسرے کے بالوں میں پیوند کرانے والی۔ (۵) دانتوں کو تیز کرنے والی۔ (۶) دانتوں کو تیز کرانے والی۔ (۷) بالوں کو تاؤ دینے والی۔ (۸) تاؤ دلانے والی۔ (۹) سوئی سے جسم پر نشان بنانے والی۔ (۱۰) اور بنوانے والی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۷۶۔ حضرت ابن عفیف رضی اللہ عنہ

حضرت ابن عفیف۔ حضور کا زمانہ پایا مگر سماع نصیب نہ ہوا۔ جعفر بن بریقان نے ثابت بن حجاج سے انہوں نے ابن عفیف سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت ابوبکر کو رسول کریم ﷺ کے بعد لوگوں سے بیعت لیتے دیکھا اور تھوڑی دیر ان کے پاس کھڑا رہا۔ میں ان دنوں بالغ ہو چکا تھا۔ یا کہا کہ قریب البلوغ تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۷۷۔ حضرت ابن غنام رضی اللہ عنہ

حضرت ابن غنام۔ بخاری نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابوالفرج نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے یعقوب بن حمید سے انہوں نے اسماعیل بن ابواویس سے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے عبداللہ بن عنبسہ سے انہوں نے ابن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غنام سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص صبح اٹھ کر یہ دعا پڑھے۔

اللھم ما اصبح بی من نعمة او با حد من خلقک فمنک وحدک لا شریک لک فلک الحمد ولک الشکر

تو اس دن کا شکر ادا ہو جاتا ہے۔ اسے ابن وہب نے سلیمان سے روایت کیا لیکن اسناد میں اختلاف کیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۷۸۔ حضرت ابن فراسیؓ

حضرت ابن فراسی۔ ایک روایت میں فراسی آیا ہے۔ ہم پہلے ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۶۳۷۹۔ حضرت ابن فسحمؓ

ابن فسحم۔ مسعر بن کدام نے ابو بکر بن حفص سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ نے بدر کے دن یہ آیت تلاوت فرمائی وسارعوا الی مغفرة من ربکم وجنة عرضها السموات والارض "یہ سن کر ایک انصاری ابن فسحم نے کہا واہ واہ پھر پوچھا یا رسول اللہ! میرے اور اس کے درمیان کتنا فاصلہ ہے تاکہ میں اس میں داخل ہو جاؤں؟ فرمایا! کفار کے لشکر کا مقابلہ کرو اور فرمان الٰہی کی تصدیق کرو۔ ان کے ہاتھ میں چند کھجوریں تھیں۔ جو انہوں نے پھینک دیں اور صفوں میں گھس گئے تا آنکہ شہید ہو گئے۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۰۔ حضرت ابن اقریظہؓ

حضرت ابن اقریظہ۔ ان سے کثیر بن سائب نے روایت کی۔ یہ دونوں بنو قریظہ سے جنگ کے دنوں میں حضور ﷺ کے سامنے پیش کئے گئے تو جوان میں بالغ ہو چکے تھے یا ان میں حالت انتشار پیدا ہو جاتی۔ وہ قتل کر دیئے جاتے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۱۔ حضرت ابن القشبؓ

حضرت ابن القشب۔ حضور اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور وہ بعد از صبح نماز پڑھ رہے تھے۔ حضورؐ نے ان سے دریافت فرمایا کیا تم صبح کی چار رکعت نماز پڑھتے ہو۔ اس کو عبداللہ بن بحینہ نے روایت کیا ہے۔ ایک روایت ہے کہ دونوں ایک ہیں۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۲۔ حضرت ابن اللتبیہؓ

حضرت ابن اللتبیہ ازدی۔ حضور اکرم ﷺ نے انہیں وصولی زکوٰۃ پر مقرر فرمایا تھا۔ ابو الفرج بن ابو الرجاء اور عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہما مسلم بن حجاج سے انہوں نے اسحٰق بن ابراہیم اور عبد بن حمید سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے ابو حمید ساعدی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے بنو ازد کے ابن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

المتبیہ کو وصولی صدقات کے لئے مقرر فرمایا۔ وہ بعد از وصولی آئے اور کچھ مال حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا اور کہا یہ بیت المال کا ہے اور یہ مال میرا ہے جو مجھے بطور ہدیہ پیش کیا گیا ہے۔ فرمایا تم اپنے ماں باپ کے گھر کیوں نہ بیٹھے رہے اور دیکھتے کہ لوگ تمہیں ہدیے پیش کرتے ہیں یا نہ۔ ایک روایت میں ان کا نام عبداللہ ہے۔ ہم ان کا ذکر پہلے کر آئے ہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۳۔ حضرت ابن لیلیٰ رضی اللہ عنہ

حضرت ابن لیلیٰ مزنی۔ ابو موسیٰ نے اذناً محمد بن رجاء سے انہوں نے احمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے احمد بن موسیٰ سے انہوں نے شافعی سے انہوں نے حسن بن احمد بن لیث سے انہوں نے عمر بن ایوب غفاری سے انہوں نے محمد بن معن سے انہوں نے مجمع بن یعقوب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید سے انہوں نے مجمع بن جاریہ سے روایت کی کہ غزوۂ تبوک کے موقعہ پر جن لوگوں نے حضور ﷺ سے سواری مانگی تھی۔ تو آپ نے فرمایا تھا کہ ابھی میرے پاس سواریاں نہیں ہیں تو وہ رو رہے تھے۔ وہ سات افراد تھے۔ جن میں ابن لیلیٰ بھی شامل تھے۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۴۔ حضرت ابن مربع رضی اللہ عنہ

یہ وہ صاحب ہیں۔ یہ وہ صاحب ہیں جنہیں حضور اکرمؐ نے اہل موقف کی طرف بھیجا تھا کہ وہ اپنے مشاعر پر ثابت قدم رہیں ایک روایت میں ان کا نام عبداللہ تھا اور ایک میں زید۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۵۔ حضرت ابن ابی مرحب رضی اللہ عنہ

حضرت ابن ابی مرحب۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ ثوری سے انہوں نے اسماعیل سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابن ابی مرحب سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر میں چار آدمی اترے تھے۔ ان میں ایک عبدالرحمٰن بن عوف تھے۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۶۔ حضرت ابن مسعدہ رضی اللہ عنہ

حضرت ابن مسعدہ صاحب جیوش۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کہتے سنا کہ میں اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۷۔ حضرت ابن مسعود غفاری رضی اللہ عنہ

حضرت ابن مسعود غفاری۔ ایک روایت میں ابو مسعود ہے۔ کنیتوں میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۸۔ حضرت ابن مسعود وہبی رضی اللہ عنہ

حضرت ابن مسعود وہبی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے یہ حدیث روایت کی ہے کہ حضور اکرمؐ نے ایک شخص سے پوچھا تم نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قیامت کے لئے کیا زادِ سفر تیار کیا ہے' اس آدمی نے جواب دیا میں اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہوں آپ نے فرمایا ہر آدمی اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۸۹۔ حضرت ابن معیزؓ

حضرت ابن معیز۔ حضور کا زمانہ پایا مگر زیارت نصیب نہ ہوئی۔ ان سے ابووائل نے روایت کی۔ انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۹۰۔ حضرت ابن ام مکتومؓ

حضرت ابن ام مکتومؓ۔ ان کا نام عمرو بن قیس تھا۔ ان کا ذکر ہو چکا ہے۔

۶۳۹۱۔ حضرت ابنا ملیکہؓ

حضرت ابنا ملیکہ جعفیان۔ ایک کا نام سلمہ بن یزید تھا۔ داؤد بن ابو ہند نے شعبی سے انہوں نے علقمہ بن قیس سے انہوں نے ملیکہ جعفیان کے دونوں بیٹوں سے روایت کی کہ وہ دونوں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی یا رسول اللہ! ہماری ماں زمانہ جاہلیت میں مری ہے۔ وہ صلہ رحمی کرتی' غریبوں کو صدقے دیتی اور کئی اچھے اچھے کام کرتی تھی۔ کیا اسے ان کاموں سے کوئی فائدہ ہوگا۔ فرمایا نہیں۔

ہماری ماں نے' ہماری ایک بہن کو زندہ دفن کر دیا تھا کیا اس سے ہماری بہن کو کوئی فائدہ پہنچے گا۔ فرمایا نہیں دونوں مردود ہیں' ہاں اگر وائدہ (زندہ دفن کرنے والی) ایمان قبول کر لے۔ تو اس کا گناہ معاف ہو سکتا ہے۔ جب حضور نے دیکھا کہ آپ کی باتوں سے ہم حد درجہ دلگیر ہو گئے ہیں۔ تو فرمایا میری ماں تمہاری ماں کے ساتھ ہے۔

ابراہیم نے علقمہ اور اسود نے ابن مسعود سے روایت کی کہ ملیکہ کے دونوں بیٹے ہمارے پاس آئے اور اسی طرح روایت بیان کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۹۲۔ حضرت ابن المنتفقؓ

ابن المنتفق قیسی۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عفان سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے محمد بن جحادہ سے انہوں نے مغیرہ بن عبداللہ یشکری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ جوتا خریدنے کے لئے کوفے کے بازار میں گئے۔ لیکن بات نہ بنی۔ میں نے اپنے ساتھی سے کہا چلو مسجد کو چلیں وہاں بنو قیس کے ایک آدمی سے جس کا نام ابن المنتفق تھا۔ ملاقات ہوگئی۔ وہ کہنے لگا مجھ سے حضور اکرمؐ کے اوصاف اور حالات بیان کئے گئے چنانچہ میں مکہ گیا۔ وہاں سے منیٰ اور منیٰ سے عرفات گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو پا لیا۔ بڑھ کر میں نے حضور ﷺ کی سواری کی مہار پکڑ لی۔ آپ میرے ساتھ گفتگو فرماتے چلے آ رہے تھے۔ بارہا ایسا ہوا کہ ہماری سواریوں کی گردنیں باہم ٹکرا گئیں لیکن آپ نے کبھی اظہار ناپسندیدگی نہ فرمایا۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ میں دو باتیں دریافت کرتا ہوں وہ کون سی چیز ہے جو مجھے جہنم کی آگ سے بچائے گی اور وہ چیز کون سی ہے جو مجھے بہشت کے قریب لے جائے گی۔ پھر اس نے حدیث بیان کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر کیا ہے۔

۶۳۹۳۔ حضرت ابن ناسح رض

حضرت ابن ناسح حضرمی۔ جعفر مستغفری نے ان کا نام لیا ہے اور وہ حدیث بیان کی ہے۔ جو ہم ناسخ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۹۴۔ حضرت ابن نهلہ رض

حضرت ابن نہلہ۔ ابو منصور بن مکارم بن احمد مؤدب نے باسنادہ معافی بن عمران سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے ابن عبید حاجب سلیمان بن عبدالملک سے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے ابن نہلہ سے روایت کی۔ لوگوں نے حضور اکرم ﷺ سے درخواست کی یا رسول اللہ قحط کے غلوں کا نرخ مقرر فرما دیجئے۔ آپ نے فرمایا خدا نے اس قحط کے بارے میں جو تم میں نمودار ہوا ہے۔ نہیں بتایا اور اس کے بارے میں مجھے کوئی ہدایت نہیں دی۔ اس لئے اللہ کے فضل کا سوال کرو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۹۵۔ حضرت ابن نعمان رض

حضرت ابن نعمان۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی اور ان سے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

ان صحابہ کرام کا ذکر جنہوں نے اپنے والد سے روایت کی

۶۳۹۶۔ حضرت ابوابراہیم رض۔ عن ابیہ

ابوابراہیم اشہلی نے اپنے والد سے روایت کی۔ ابو منصور بن مکارم المؤدب نے باسنادہ معافی بن عمران سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے ابوابراہیم سے جو بنو اشہل سے تعلق رکھتے تھے۔ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو نماز جنازے میں ذیل کی دعا پڑھتے سنا "اللھم اغفر لحینا و میتنا و غائبنا وشاھدنا. الخ ابواحمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ عبدالاشہل ابوابراہیم بن عبدالاشہل نے اپنے والد سے نماز جنازہ کی دعا نقل کی ہے۔ ابواحمد نے عبدالاشہل کو آباء الادنی میں شمار کیا ہے حالانکہ وہ ابوالقبیلہ ہیں اور انصاری ہیں۔ اور یہ آدمی قبیلہ سے ہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۹۷۔ حضرت ابوالاسود رض۔ عن ابیہ

ابوالاسود النہدی۔ عن ابیہ۔ یونس بن بکیر نے عنبسہ بن ازہر سے انہوں نے ابوالاسود نہدی سے انہوں نے اپنے والد سے جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کو پایا روایت کی کہ حضور اکرم لنگڑا کر چل رہے تھے اور ایک غار کی طرف جا رہے تھے چنانچہ آپ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاؤں کی ایک انگلی زخمی ہوگئی۔ اس پر آپ نے فرمایا

ھل انت الا اصبع دمیت و فی سبیل اللہ ما لقیت

''تو ایک انگلی ہی تو ہے' جو زخمی ہوگئی ہے اور یہ تکلیف تجھے اللہ کی راہ میں پیش آئی ہے۔''

اور اسی واقعہ کو شعبہ' ثوری' زہیر اور ابوعوانہ وغیرہم نے اسود بن قیس سے انہوں نے جندب سے روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۳۹۸۔ حضرت بھیسہؓ۔ عن ابیھا

بھیسہ عن ابیھا۔ ابواحمد نے باسنادہ سلیمان بن اشعث سے انہوں نے عبداللہ بن معاذ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے کہمس بن حسن سے انہوں نے سیار بن منظور سے جو بنوفزارہ سے تھے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ایک خاتون سے جن کا نام بھیسہ تھا۔ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے اجازت لے کر اپنا ہاتھ آپؐ کی قمیص میں ڈال لیا اور دریافت کیا یارسول اللہ ﷺ وہ کون سی چیز ہے جس کے استعمال سے لوگوں کو روکنا منع ہے۔ فرمایا: پانی۔ انہوں نے پھر اسی سوال کو دہرایا تو آپ نے فرمایا: نمک۔ انہوں نے پھر اس سوال کو دہرایا۔ فرمایا: تو بھلائی کئے جا۔ اس میں تیری بھلائی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۳۹۹۔ حضرت حارث بن خفافؓ۔ عن امہ' عن ابیھا

حارث بن خفاف غفاری۔ انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی۔ خالد بن حرملہ نے حارث بن خفاف سے انہوں اپنے اپنی ماں سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے حضور ﷺ کو ہاتھ پر پٹی باندھے دیکھا کہ بچھو نے ڈس لیا تھا۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۰۰۔ حضرت فسیلہؓ۔ عن ابیھا

فسیلہ اپنے والد سے روایت کی۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ واثلہ بن اسقع ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا یارسول اللہ! کیا اپنی قوم سے محبت کرنے کا نام عصبیت ہے فرمایا نہیں بلکہ عصبیت اس کا نام ہے کہ وہ بے انصافی میں اپنی قوم کی مدد کریں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر کہتے ہیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ خاتون واثلہ بن اسقع کی دختر ہیں۔

۶۴۰۱۔ حضرت مجیبہؓ۔ عن ابیھا او عمھا

مجیبہ باہلیہ۔ انہوں نے اپنے والد یا چچا سے روایت کی۔ ان سے ابوالسلیل ضریب بن نفیر نے اور سعید الجریری نے ابوالسلیل سے انہوں نے ایک خاتون سے جو بنو باہلیہ سے تھیں جن کا نام مجیبہ تھا۔ انہوں نے اپنے والد یا چچا الجریری کو شک ہے سے روایت کی کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ چند روز قیام کے بعد لوٹ آیا اور ایک سال کے بعد پھر حاضر ہوا تو میری حالت بدل چکی تھی۔ میں نے گزارش کی یارسول اللہ! کیا آپ نے مجھے پہچانا فرمایا تم کون ہو؟ میں نے عرض کیا میں باہلی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خاندان سے ہوں۔ ایک سال پیشتر میں حاضر ہوا تھا فرمایا تجھے کیا ہو گیا ہے تو تو خوش شکل آدمی تھا عرض کیا جب سے میں آپ سے ملاقات کر کے گیا ہوں۔ میں دن بھر روزے سے ہوتا ہوں اور صرف رات کو کھاتا ہوں فرمایا تم نے اپنی جان کو کیوں عذاب میں ڈالا تو رمضان کے علاوہ ہر مہینے میں ایک روزہ رکھ لے۔ اس نے عرض کیا کچھ بڑھا دیجئے۔ آپ نے مہینے میں دو دن اور پھر تین دن روزہ رکھنے کی اجازت دے دی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن ابی عاصم نے بھی یہ حدیث بیان کی ہے اور راوی کا نام ابوابی مجیبہ لکھا ہے اور اسے ایک آدمی کی کنیت گردانا ہے۔ جو اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں۔

۶۴۰۲۔ حضرت میمون الکردیؓ۔ عن ابیہ

میمون الکردی۔ اپنے والد سے روایت کی ان کا نام جابان تھا۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا۔ جس شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور اس کا ارادہ ادائے مہر کا نہ تھا تو قیامت کے دن وہ اللہ سے ایسے ملے گا گویا وہ عمر بھر زنا کرتا رہا تھا اور اسی طرح جس شخص نے قرض لیا اور ارادہ ادا کرنے کا نہ تھا۔ وہ خدا سے اس طرح ملے گا جیسے وہ چور تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۰۳۔ حضرت یحییٰ بن اسحٰقؓ۔ عن امہ، عن ابیھا

یحییٰ بن اسحٰق۔ انہوں نے اپنی والدہ سے اور انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ ان کا نام رفاعہ بن رافع تھا۔ عبدالسلام بن حرب نے یزید بن عبدالرحمٰن سے (وہ دالانی ہیں) انہوں نے یحییٰ بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے اپنی والدہ حمیدہ یا عبیدہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے رسول اکرمؐ سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا گھوڑے کو گروی رکھنا جائز ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۰۴۔ حضرت ابوالملیحؓ۔ عن ابیہ

ابوالملیح ہذلی۔ اپنے والد سے روایت کی۔ کثیر لوگوں نے بانسا ہم ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابوکریب سے انہوں نے ابن المبارک اور محمد بن بشر اور عبداللہ بن اسماعیل سے انہوں نے سعید بن ابوعروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابوالملیح سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے درندوں کے چمڑے کو بطور فرش استعمال کرنے سے منع کیا۔ ابوعیسیٰ کہتے ہیں کہ ہم سعید بن ابوعروبہ کے سوا اور کسی کو نہیں جانتے۔ جس نے "عن ابی الملیح عن ابیہ" کہا ہو' ابوموسیٰ کو چاہیے تھا کہ وہ ان کا ذکر کرتے حالانکہ انہوں نے ایسے لوگوں کا ذکر بھی کیا ہے۔ جو ابوالملیح سے بھی ضعیف تر ہیں۔

۶۴۰۵۔ انصار کا ایک شخص عن ابیہ

انصار کا ایک شخص۔ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا۔ جس نے قبل از ظہر چار رکعت نماز ادا کی۔ اس کا اتنا ثواب ہے گویا اس نے حضرت اسماعیل کی اولاد سے ایک غلام کو آزاد کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ نے دو ترجمے لکھے ہیں۔ حالانکہ حدیث ایک ہے۔ یہ ابن مندہ کی غلطی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۴۰۶۔ بلی کا ایک شخص اپنے والد سے

ایک بلوی جس نے اپنے والد سے روایت کی۔ یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے یعقوب بن حمید سے انہوں نے عبدالعزیز بن محمد سے انہوں نے سعد بن سعید سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ایک بلوی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی' جلد ہی وہ زمانہ آنے والا ہے۔ جب کہ اس عہد کا آدمی بعد کے عہد کے آدمی سے بہتر ہوگا۔ اسے سلیمان بن بلال نے سعد بن سعید سے روایت کیا کہ وہ بلوی شخص اپنے والد کے ساتھ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کے والد نے علیحدگی میں حضور ﷺ سے مشورہ کیا آپ نے اس کے والد سے فرمایا۔ جب تو کسی بات کا ارادہ کرے گا۔ تو اللہ تیرے لئے اس میں کامیابی کی سبیل پیدا کر دے گا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۰۷۔ شام کا ایک شخص اپنے والد سے

ایک شامی جس نے اپنے والد سے روایت کی۔ ثوری نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ایک شامی سے جس نے والد سے روایت کی کہ ایک شخص نے دربار رسالت میں حاضر ہو کر گزارش کی یا رسول اللہ اسلام کیا ہے فرمایا اسلام قبول کر اور محفوظ ہو جا۔ اس نے پوچھا حقیقت اسلام کیا ہے' فرمایا تو اپنی مرضی کو خدا کے سپرد کر دے اور یہ کہ مسلمان تیری زبان اور ہاتھوں سے محفوظ رہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۰۸۔ بنوضمرہ کا ایک شخص اپنے والد سے

بنوضمرہ کا ایک آدمی جس نے والد سے روایت کی۔ فتیان بن سمنہ جوہری نے باسنادہ قعنبی سے انہوں نے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے بنوضمرہ کے ایک شخص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے حضور ﷺ سے عقیقے کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا۔ اس لفظ عقوق کو تو میں پسند نہیں کرتا لیکن جس شخص کو اللہ لڑکا عطا کرے۔ وہ اس کی طرف سے یہ قربانی ضرور ادا کرے۔ ابن مندہ نے اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۰۹۔ ایک عرب اپنے والد سے

ایک عرب اپنے والد سے۔ اس کے والد نے حضور ﷺ کے پیچھے نماز ادا کی اور آپ نے دائیں بائیں سلام پھیرا۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۱۰۔ قبا کا ایک شخص اپنے والد سے

حضرت ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے عبد بن حمید سے اور محمد بن مدویہ سے انہوں نے فضل بن دکین سے انہوں نے اسرائیل سے' انہوں نے ثور سے انہوں نے قباء کے ایک شخص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم قبا میں نماز جمعہ کے لئے حاضر ہوں۔ نیز ان سے مروی ہے کہ آپ سے اونٹنیوں کے دودھ کے بارے میں دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا کوئی حرج نہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۴۱۱۔ بنومدلج کا ایک آدمی اپنے والد سے

بنومدلج کے ایک آدمی اپنے والد سے روایت کر کے بیان کرتے ہیں کہ حضرت سراقہ بن مالک بن جعشم حضور اکرم ﷺ کی محفل سے اٹھ کر ہمارے پاس آیا۔ ایک آدمی نے بطور مذاق سے پوچھا کیا تمہیں یہ بھی نہیں بتایا گیا کہ رفع حاجت کیلئے کیسے بیٹھنا چاہیے؟ سراقہ نے جواب دیا۔ بخدا حضور ﷺ نے ہمیں بتایا ہے کہ ہم بائیں پاؤں پر زور دیں اور دائیں کو کھڑا رکھیں۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۱۲۔ ایک مدنی اپنے والد سے

سعید المقبری نے ایک آدمی سے اس نے اپنے والد سے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص اچھی طرح نہایا پھر اس نے اچھے کپڑے پہنے اور خوشبو لگائی۔ پھر جمعے کے لئے مسجد کو روانہ ہوا۔ صف میں آ کر بیٹھ گیا اور پھر نماز پڑھی۔ امام کے انتظار میں خاموش بیٹھ گیا دو جمعوں کے درمیان اس سے سرزد ہونے والی خطائیں معاف کر دی جائیں گی بلکہ تین زیادہ دنوں کی بھی لیکن درست اسناد یہ ہے۔ سعید المقبری نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن ودیعہ سے انہوں نے سلمان سے انہوں نے رسول کریم ﷺ سے دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۱۳۔ ایک مکی نے اپنے والد سے

ایک مکی نے اپنے والد سے۔ حماد بن سلمہ نے ایوب سے انہوں نے ایک شیخ سے منیٰ میں سنا جو اپنے والد سے روایت کر رہے تھے کہ آپ نے ایسے اونٹ کو جس کا پرانا اون جھڑ گیا ہو اور ایسے اونٹ کو جو طاعون کی وجہ سے لب مرگ پہنچ گیا ہو۔ ذبح کرنے سے منع فرمایا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۱۴۔ اولاد نقباء سے ایک آدمی نے اپنے والد سے

اولاد نقباء سے ایک آدمی نے اپنے والد سے روایت بیان کی ہے کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی اس شرط پر کہ آپ نے فرمایا اللہ کا شریک کسی کو نہیں بناؤ گے' نہ چوری کرو گے' نہ زنا کرو گے اور نہ اپنی اولاد کو قتل کرو گے۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۱۵۔ بنونمیر کے ایک آدمی نے اپنے والد سے عن جدہ عن ابیہ

بنونمیر کے ایک آدمی نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے' انہوں نے اپنے باپ سے۔ شعبہ نے غالب القطان سے' انہوں نے بنونمیر کے ایک شخص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ان کے دادا کے والد نے انہیں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجا کہ میں ان کا سلام آپ تک پہنچا دوں۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ میری طرف سے تمہارے والد کو بھی سلام ہو پھر فرمایا جو شخص کسی قوم کو سلام بھیجے' اسے اس کے بدلے میں دس نیکیاں عطا ہوتی ہیں خواہ وہ لوگ ان کا سلام مسترد کر دیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۴۱۶۔ایک شخص عن ابیہ

ایک شخص نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ کوئی شخص پیشاب یا پاخانہ کرتے وقت قبلتین میں سے کسی ایک کی طرف منہ کرے۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۱۷۔ایک شخص نے اپنے والد سے

ایک شخص نے اپنے والد سے روایت کی کہ ان کے والد نے حضور اکرم ﷺ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! وہ کون سا عمل ہے جس سے جنت لازم ہو جاتی ہے۔معاویہ بن صالح نے اوزاعی سے اور ان کے علاوہ اور لوگوں نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ بن یزید سے انہوں نے ابو یزید کے والد سے انہوں نے ابوذر سے روایت کی اور سماک الحنفی نے مالک بن مرثد سے انہوں نے اس کے والد سے انہوں نے ابی ذر سے روایت کی۔ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۱۸۔ایک شخص اور ان کے والد

ایک شخص اور ان کے والد۔ابوموسیٰ نے کتابۃً ابوبکر محمد بن قاسم بن علی بن حنۃ الصوفی سے انہوں نے ابو طاہر بن محمود سے انہوں نے ابوبکر بن مقری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن محمد بن عبدالعظیم سے مصر میں انہوں نے یونس بن عبدالاعلی سے انہوں نے محمد بن معن غفاری سے انہوں نے ربیعہ بن ابوعبدالرحمٰن سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے ایک آدمی سے روایت کی کہ وہ اپنے والد کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گئے اور حضور ﷺ سے ایک بکری جو گم ہو جائے اس کے بارے میں پوچھا تو فرمایا بکری تمہارے لئے تمہارے بھائی کے لئے یا بھیڑیئے کے لئے ہے۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

ان صحابہ کا ذکر جنہوں نے اپنے بھائی' دادا' ماموں اور چچا سے روایت کی

۶۴۱۹۔حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ عنہ

حضرت ابوامامہ باہلی۔ابوموسیٰ' کتابۃً ابو غالب کوشیدی اور نوشیرواں بن شیرزاد' ابوبکر محمد بن قاسم' ابوزید غانم بن علی مشکلہ' ابوالخیر عبدالکریم بن فورجہ اور ابوبکر محمد بن احمد الصغیر سے ان سب نے ابوبکر بن ریذہ سے انہوں نے ابوالقاسم طبرانی سے انہوں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے انہوں نے سوید بن سعید سے انہوں نے علی بن مسہر سے انہوں نے لیث بن ابوسلیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سابط سے انہوں نے ابوامامہ اور ان کے بھائی سے روایت کی۔ان دونوں کا بیان ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے کچھ لوگوں کو وضو کرتے دیکھا اور فرمایا اپنی ایڑیوں کو دوزخ کی آگ سے بچاؤ۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ایک جماعت نے اس حدیث کو لیث سے نقل کیا ہے۔پھر اس باب میں ان میں باہم اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ اس حدیث کی روایت صرف ابوامامہ سے کی گئی ہے۔بعض نے ان کے بھائی سے اور بعض نے بربنائے شک' دونوں میں سے ایک کا نام لیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ہمیں یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ از ابن ابی عاصم' انہوں نے یوسف بن موسیٰ سے انہوں نے جریر سے انہوں نے لیث سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سابط سے انہوں نے ابوامامہ کے بھائی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے کچھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

لوگوں کو دیکھا کہ وہ وضو کر رہے تھے ان کے ٹخنوں کے پیچھے انچ بھر جگہ خشک رہ گئی تھی۔اس پر آپ نے فرمایا ویل للا عقاب من النار۔

۶۴۲۰۔حضرت اخو عمرو بن امیہؓ

اخو عمرو بن امیہ ضمری۔ابو احمد عسکری کا خیال ہے کہ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔

۶۴۲۱۔حضرت جد ابی الاسدؓ

جد ابی الاسد یا ابوالاسود السلمی۔ہم ابوالمعلی کے ترجمے میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۲۲۔حضرت جد اسماعیلؓ

جد اسماعیل انصاری۔امام بخاری نے انہیں ابن ابراہیم لکھا ہے مگر ان کے دادا کا نام معلوم نہیں ہو سکا اور نہ ان کی حدیث ثابت ہو سکی ہے۔

ابوموسیٰ نے اذناً ہمارے استاد سے ابوالقاسم اسماعیل بن محمد بن فضل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن احمد سے انہوں نے جعفر بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن ہارون سے انہوں نے عمرو بن علی سے انہوں نے داؤد سے انہوں نے محمد بن ابوحمید سے انہوں نے اسماعیل انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ ایک شخص آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور گزارش کی یا رسول اللہ! مجھے نصیحت فرمایئے مگر اختصار سے' فرمایا جو چیزوں دوسروں کے ہاتھ میں ہو۔اس سے قطع امید کرے' لالچ سے بچ کر رہ' کہ یہ دائمی فقر ہے اور جب ادائے نماز کرے تو سکون اور اطمینان سے کر اور اس کام سے بچ' جس سے بعد میں پشیمانی ہو۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۲۳۔حضرت جد ابوالاسودؓ

جد ابوالاسود المالکی۔یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے حوطی سے انہوں نے بقیہ سے انہوں نے خالد بن حمید المہری سے انہوں نے ابوالاسود مالکی سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا وہ حاکم کبھی انصاف نہیں کر سکتا۔جو اپنی رعیت کے ساتھ لین دین کرے۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۲۴۔ایک خاتون کا دادا

ایک بدو خاتون کا دادا' داؤد بن ابوہند سے مروی ہے کہ ہم مکہ روانہ ہوئے اور ایک جگہ پڑاؤ کیا۔وہاں ایک عرب خاتون آئی اور اس نے ہم سے سوال کیا لیکن ہم نے اسے کچھ نہ دیا۔جب ہم نے کوچ کا ارادہ کیا۔تو اس خاتون نے کہا! یا اللہ (تین بار) یا احد (تین بار) اور یا واحد (تین بار) یہ لوگ چاہیں یا نہ چاہیں۔تو ان سے میرا رزق مجھے دلا۔تھوڑا سا وقت گزرا تھا کہ ہماری ایک اونٹنی بیمار ہو گئی چنانچہ ہم نے اسے ذبح کر دیا۔اس کے اچھے اچھے حصے اپنے لئے علیحدہ کر لئے اور باقی وہیں رہنے دیا۔ہم نے اس خاتون سے اس بارے میں دریافت کیا اس نے کہا میرے دادا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تھے تو آپؐ نے یہ دعا انہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سکھائی تھی چنانچہ ہم اسی دعا کے سہارے جی رہے ہیں۔ (یہ حدیث اس لئے مخدوش ہے کہ حضور اکرم ﷺ ایسی دعا نہیں سکھا سکتے جس میں دوسرے کا نقصان ہو۔ مترجم)

۶۴۲۵۔ حضرت جد ابودعشم رضی اللہ عنہ

جد ابودعشم الجہنی۔ عبداللہ بن ابراہیم نے ابوعمرو غفاری سے انہوں نے ابودعشم حجازی الجہنی سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے چرواہے کو دیکھا جو اپنی بکری سے پاگلوں کی طرح باتیں کر رہا تھا۔ فرمایا اس بدو کو میرے پاس لاؤ لیکن اسے ڈرانا مت۔ جب وہ حضورؐ کے پاس آیا۔ تو فرمایا آرام سے بیٹھو اور خبطیوں کی طرح باتیں مت کرنا۔ راوی کہتا ہے میں نے یوں محسوس کیا گویا کہ خبط اس کے ماتھے پر بیٹھا ہوا تھا۔ ابواحمد عسکری نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۲۶۔ حضرت جد ابی امیہ رضی اللہ عنہ

جد ابی امیہ۔ بقول جعفر' انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا مجھے جبرئیل نے کہا کہ میں اپنی کمر مضبوط کرنے کے لئے ہریسہ کھایا کروں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۲۷۔ حضرت جد ابوشبل رضی اللہ عنہ

جد ابوشبل مخزومی۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعلی حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن جعفر سے انہوں نے ابوالفضل بن حباب سے انہوں نے مسلم بن ابراہیم سے انہوں نے واصل بن مرزوق باہلی سے انہوں نے ایک مخزومی سے جن کی کنیت ابوشبل تھی۔ انہوں نے اپنے دادا سے جو حضور اکرمؐ کے صحابی تھے۔ روایت کیا کہ حضور اکرمؐ نے حضرت معاذ بن جبل سے دریافت کیا تم خداوند تعالیٰ کو دن میں کتنی بار یاد کرتے ہو انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ دس ہزار بار۔ میں ہر روز اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہوں فرمایا کیا میں تجھے ایسے کلمات نہ بتاؤں جو تجھے ان سے آسان ہوں اور جن کا ثواب دس ہزار سے دس ہزار گنا زیادہ ہو۔ لا الہ الا اللہ عدد ما احصاہ اللہ' لا الہ الا اللہ عدد کلماتہ لا الہ الا اللہ عدد خلقہ' لا الہ الا اللہ زنۃ عرشہ' لا الہ الا اللہ ملأ سماواتہ ' لا الہ الا اللہ ملا ارضہ' لا الہ الا اللہ مثل ذلک لا یحصیہ ملک و لا غیرہ۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۲۸۔ حضرت جد صعصعہ رضی اللہ عنہ

جد صعصعہ واخوہ۔ صعصعہ بن ابی الحویف نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ وہ اور ان کے بھائی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ مسجد خیف میں منیٰ میں صبح کی امامت فرما رہے تھے اور ہم اپنے ٹھکانوں پر نماز ادا کر آئے تھے۔ جب آپ نے رخ مبارک پھیرا تو فرمایا ان دونوں کو میرے پاس لاؤ۔ آپ نے دریافت فرمایا تم کیوں نماز میں شریک نہیں ہوئے؟ ہم نے گزارش کی کہ ہم نماز ادا کر چکے ہیں فرمایا اگر آئندہ کبھی ایسی صورت پیش آئے۔ تو نماز میں شریک ہو جایا کرو اس سے گھر پر ادا کی ہوئی نماز نفل شمار ہو جائے گی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۶۴۲۹۔ حضرت جدالصلت بن زبیدؓ

جدالصلت بن زبید۔ ابواحمد عسکری کا قول ہے کہ بعض لوگوں نے انہیں بنو مزینہ سے شمار کیا ہے اور یہ کہ صاحب زبید بن صلت کندی نہیں ہیں' انہیں نے صلت بن زبید المزنی سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ نے انہیں خرص کا حاکم مقرر فرمایا۔

ابواحمد عسکری کے مطابق زبید بن صلت کا اس معاملہ سے کوئی واسطہ نہیں کیونکہ زبید اور ان کا بھائی دونوں بنوکندہ کے ذیلی قبیلے بنوکثیر سے تھے اور بنوکثیر اور بنواشعث دونوں سانحہ ارتداد میں حضرت ابوبکر کے پاس لائے گئے تھے اور آپ نے معاف فرما دیا تھا۔ ابن ماکولا وغیرہ نے صرف بنوکندہ کو مؤلفۃ القلوب میں شمار کیا ہے۔

۶۴۳۰۔ حضرت جدطلحہ بن مصرفؓ

جدطلحہ بن مصرف۔ ابواحمد عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ تا ابوداؤد' محمد بن عیسیٰ اور مسدد سے انہوں نے عبدالوارث سے انہوں نے لیث سے انہوں نے طلحہ بن مصرف سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ میں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ وہ اپنے سر پر بار بار مسح فرما رہے تھے تا آنکہ آپ نے ﷺ نے دونوں ہاتھ' دونوں کانوں کے نیچے سے نکالے مسدد کہتے ہیں کہ انہوں نے اس کا ذکر یحییٰ سے کیا تو انہوں نے انکار کر دیا ابوداؤد کہتے ہیں انہوں نے امام احمد کو کہتے سنا کہ یہ ابن عیینہ ہے جن کے بارے میں خیال ہے کہ وہ ماننے سے انکار کرتے اور کہتے یہ کونسی بات ہوئی کہ طلحہ اپنے باپ سے اور وہ ان کے دادا سے؟

۶۴۳۱۔ حضرت جدعدی بن ثابتؓ

جدعدی بن ثابت۔ یحییٰ بن ابوالرجاء نے ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے شریک سے انہوں نے ابوالیقظان سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی کہ مستحاضہ صرف ایام حیض کے دوران میں نماز چھوڑ سکتی ہے۔ ان ایام کے بعد وہ غسل کرے گی اور پھر ہر نماز کے لئے وضو کرے گی اور نماز ادا کرے گی اور روزے رکھے گی۔

۶۴۳۲۔ حضرت جدعمارۃ قرشیؓ

جدعمارۃ قرشی۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابومنصور عبدالرحمٰن بن محمد قزاز سے انہوں نے ابوبکر احمد بن علی بن ثابت سے انہوں نے احمد بن جعفر قطیعی سے انہوں نے یوسف بن عمر القواس سے انہوں نے محمد بن قاسم بن بنت کعب سے انہوں نے ہثیم بن سہل التستری سے روایت کی کہ انہوں نے حماد بن زید کو دیکھا کہ وہ گدھے پر سوار تھے اور قارویہ کے گھر آئے جو ایک بزاز تھا۔ ان کی آمد پر ایک شخص جس کا نام عمارۃ القرشی تھا۔ پذیرائی کے لئے اٹھا تاکہ ان کی رکاب تھام کر انہیں نیچے اتارے۔ انہوں نے کہا ذرا ٹھہر جائے۔ انہوں نے خرندہ سے مزدوری کم کرنے کو کہا۔ اس نے انکار کیا۔ بلکہ مہلت دینے کو آمادہ ہو گیا۔ میرے والد نے میرے دادا سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا۔ تین آدمیوں کے حقوق میں سوائے منافق کے جس کا نفاق ظاہر ہر و باہر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہو۔ کوئی اور آدمی کی کاروادار نہ ہوگا۔ (۱) جسے اسلام میں بڑھاپے نے آلیا ہو۔ (۲) بھلائی کی تعلیم دینے والا۔ (۳) اور امام عادل۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۳۳۔ حضرت جد عمران الثقفی رضی اللہ عنہ

جد عمران الثقفی۔ یحییٰ بن یمان نے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عمران ثقفی سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم نے ان کے ہاتھ میں ایک انگوٹھی سونے کی دیکھی فرمایا اس کا استعمال ترک کردو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ اس کی زکوٰۃ کیا ہے۔ فرمایا آگ کا انگارہ۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۳۴۔ حضرت جد عمرو بن یحییٰ مازنی رضی اللہ عنہ

جد عمرو بن یحییٰ مازنی۔ عمرو بن یحییٰ مازنی نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ایک مجلس میں تشریف فرما تھے ایک شخص اپنی جگہ سے اٹھا اور دوسرا آدمی اس کی جگہ بیٹھ گیا۔ تھوڑی دیر میں وہ آدمی واپس آ گیا۔ آپ نے اس شخص کو جو اس جگہ پر بیٹھ گیا تھا فرمایا کہ اس کی جگہ سے اٹھ جاؤ کیونکہ ہر آدمی کا حق اس کی اپنی جگہ پر فائق ہے۔ ابواحمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۳۵۔ حضرت جد ابی مروان اسلمی رضی اللہ عنہ

جد ابی مروان اسلمی۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابراہیم بن اسماعیل انصاری سے انہوں نے صالح بن کیسان سے انہوں نے عطا بن مروان اسلمی سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ ہم رسول کریم کے ساتھ خیبر کو روانہ ہوئے جب ہم قریب پہنچے اور دور سے شہر کو دیکھ لیا تو رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ اے لوگو! ٹھہر جاؤ ہم ٹھہر گئے پس لوگ ٹھہر گئے پھر ذیل کے کلمات ارشاد فرمائے۔

اللھم رب السموات السبع وما اظللن. و رب الارضین السبع وما اقللن ورب الشیاطین وما اضللن. انا نسئلک من خیرھا و خیر اھلھا و نعوذبک من شرھا وشر اھلھا. ادخلو بسم اللہ.

ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۳۶۔ حضرت جد مسمع الججی رضی اللہ عنہ

جد مسمع الججی۔ ابن شاہین نے ان کا ذکر کیا ہے۔ علاء بن اخضر الرام عجلی نے بنوجبہ کے ایک شیخ سے جس کا نام مسمع تھا۔ اس نے اپنے والد سے اس نے دادا سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو کعبے میں ساریہ کے پاس دو رکعت پڑھتے دیکھا۔ آپ نے شیخ کو فرمایا۔ تم بھی یہاں دو رکعت نماز ادا کرلو۔ ابوموسیٰ نے بیان کیا ہے۔

۶۴۳۷۔ حضرت جد ملیح بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

جد ملیح بن عبداللہ انصاری الخطمی۔ ابواحمد عسکری اور ابن ابی عاصم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے الحوطی اور دحیم سے انہوں نے ابن ابی فدیک سے انہوں نے عمر بن محمد اسلمی سے انہوں نے ملیح بن عبداللہ انصاری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ پانچ چیزیں انبیاء کی سنت ہیں۔

(۱) حیا (۲) حلم (۳) حجامت (۴) مسواک (۵) اور خوشبو لگانا۔

۶۴۳۸۔ حضرت خال البراء بن عازب رضی اللہ عنہ

حضرت خال البراء بن عازب۔ یعیش بن صدقہ بن علی الفقیہہ نے باسنادہ نسائی سے انہوں نے احمد بن عثمان بن حکیم سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے حسن بن صالح سے انہوں نے السدی سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے براء بن عازب سے روایت کی کہ انہیں ایک آدمی ملا۔ جس کے ہاتھ میں نیزہ تھا۔ پوچھا کہاں جا رہے ہوں۔ اس نے کہا مجھے آپ نے ایک ایسے آدمی کی طرف بھیجا تھا' (جس نے اپنے باپ کے بعد باپ کی بیوی سے نکاح کر لیا تھا) کہ میں اسے قتل کر دوں۔

البراء کے ماموں کا نام ابوبردہ ہانی بن نیار تھا۔ اور بقول ابن ماکولا جس آدمی نے اپنے باپ کی بیوی کو اپنی بیوی بنا لیا تھا۔ اس کا نام منصور بن زیان بن سنان الفز اری تھا۔

۶۴۳۹۔ حضرت خال حرب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ

خال حرب بن عبداللہ الثقفی۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن دکین سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عطا سے انہوں نے حرب بن عبیداللہ سے انہوں نے اپنے ماموں سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے کچھ امور کی وضاحت کی درخواست کی آپ نے فرمایا ان کے دس دس حصے کر دو۔ انہوں نے کہا یا رسول اللہ عشور کا حکم تو یہود اور نصاریٰ کو دیا گیا ہے۔ نہ کہ مسلمانوں کو۔

۶۴۴۰۔ حضرت خال ابی السوار رضی اللہ عنہ

خال ابی السوار العدوی۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً حسن بن احمد سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے ابوعلی محمد بن احمد بن بالویہ نیشاپوری سے انہوں نے ابوبکر بن خزیمہ سے انہوں نے محمد بن عبدالاعلی سے انہوں نے معتمر بن سلیمان سے انہوں نے والد سے انہوں نے سمیط سے انہوں نے ابوالسوار سے انہوں نے اپنے ماموں سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ لوگ آپ کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ یہ بھی ان میں شامل ہو گئے جب حضور اکرم ﷺ ان کے پاس آئے تو کھجور کی ٹہنی سے یا چھڑی سے یا مسواک سے جو اس وقت آپ کے ہاتھ میں تھی انہیں ایک ہلکی سی ضرب لگائی۔ جس سے انہیں کوئی تکلیف نہ ہوئی۔ جب وہ رات کو سوئے تو انہیں خیال آیا کہ حضور نے انہیں ان کے کسی ایسے کام کی وجہ سے مارا ہے۔ جس کا علم آپ کو خدا کی طرف سے ہوا ہوگا۔ دوسرے دن صبح وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو جبرئیل علیہ السلام نازل ہوئے اور کہا! یا رسول اللہ ﷺ آپ قوم کے چرواہے ہیں' اس لئے ان کے سینگ نہ توڑیے جب آپ صبح کی نماز ادا فرما چکے تو صحابہ سے مخاطب ہو کر فرمایا تمہیں کسی قصور یا مخالفت کی وجہ سے نہیں مارتا۔ اے اللہ! یہ لوگ اکثر میرے آگے پیچھے رہتے ہیں اور اس میں کوئی تعجب کی بات نہیں۔ اے اللہ! اگر میں کسی کو ماروں یا انہیں مجھ سے کوئی دکھ پہنچے تو اس ضرب کو تو ان کے حق میں کفارہ اور اجر بنا دے یا فرمایا کہ مغفرت اور رحمت بنا دے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۴۴۱۔ حضرت خال سوید بن جحیرؓ

خال سوید بن جحیر۔ یعلی بن اسد نے قزعہ بن سوید سے انہوں نے والد سے انہوں نے سوید بن جحیر سے انہوں نے اپنے ماموں سے روایت کی کہ میں حضور اکرم ﷺ سے عرفہ اور مزدلفہ کے درمیان ملا اور آپ کی اونٹنی کی مہار پکڑ لی اور عرض کیا یارسول اللہ وہ کون سے اعمال ہیں۔ جو مجھے جنت کے قریب اور دوزخ سے دور کر دیں گے آپ نے فرمایا بخدا سوال کو مختصر کر کے تم نے اسے عظمت اور طوالت دے دی ہے! فرض نماز ادا کر' زکوٰۃ دے اور حج کر اور لوگوں کے ساتھ ایسا سلوک کر جو تو اپنے لئے پسند کرے اور جو تو اپنے لئے ناپسند کرتا ہے وہ ان کے لئے بھی ناپسند کر۔ یہ حدیث گزر چکی ہے۔ عم مغیرہ بن سعد بن اخرم کے ذکر میں اور ایک روایت کے رو سے سائل سعد بن اخرم یا ابن المنتفق ہیں بلکہ ایک اور روایت میں عبداللہ بن المنتفق مذکور ہے اور صحیح میں ابوایوب کی حدیث مذکور ہے کہ ایک شخص نے یہ سوال پوچھا اور اس کا نام ذکر نہیں کیا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۴۲۔ عم اشعث بن سلیمؓ

عم اشعث سلیم۔ شعبہ نے اشعث بن سلیم' انہوں نے اپنی چچی سے انہوں نے ان کے چچا سے روایت کی کہ ایک بار میں مدینہ کی گلیوں میں گھوم رہا تھا کہ پیچھے سے ایک آدمی نے آواز دی کہ اپنی دھوتی کو اوپر اٹھاؤ کہ زیادہ چلے اور صاف رہے۔ پس مڑ کر دیکھا تو حضور اکرم ﷺ تھے میں نے عرض کیا یارسول اللہ' یہ دھوتی ہی تو ہے جو ذرا ڈھلک گئی ہے فرمایا کیا میرا طریقہ تجھے پسند نہیں میں نے دیکھا تو آپ کی دھوتی پنڈلیوں کے نصف تک تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۴۳۔ عم انس بن مالکؓ

عم انس بن مالک۔ یحییٰ بن یزید الرہادی نے زید بن ابی انیسہ سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ میں نے اپنے چچا کو دیکھا کہ علم لئے ہوئے تھے۔ میں نے دریافت کیا کہاں کا ارادہ ہے۔ کہنے لگے مجھے رسول اللہ ﷺ نے طلب فرمایا ہے اور صحرا میں ایک بدو نے اپنی ماں کو بیوی بنالیا ہے۔ مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں اسے قتل کر دوں اور اس کا مال تقسیم کر دوں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ غلط ہے کیونکہ کافی رواۃ نے اس حدیث کو عدی سے انہوں نے براء سے روایت کیا اور انہوں نے چچا یا ماموں سے روایت کی ہے۔

۶۴۴۴۔ عم براء بن عازبؓ

عم براء بن عازب۔ ابواحمد عبدالوہاب بن ابومنصور نے ابوغالب ماوردی سے مناولۃً باسنادہ سلیمان بن اشعث سے انہوں نے عمرو بن قسیط الرقی سے انہوں نے عبیداللہ بن عمرو سے انہوں نے زید بن ابی انیسہ سے انہوں نے عدی بن ثابت سے انہوں نے براءؓ سے روایت کی کہ میں نے اپنے چچا کے ہاتھ میں نیزہ دیکھا۔ الی آخر الحدیث' ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۴۵۔ عم جبر بن عتیکؓ

عم جبر بن عتیک۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن احمد بن حسن سے انہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محمد بن عثمان بن ابوشیبہ سے انہوں نے قاسم بن خلیفہ سے انہوں نے عمرو بن محمد سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے عبداللہ بن عیسیٰ سے انہوں نے جبر بن عتیک سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ میں آپ کے ساتھ انصار کے ایک گھر میں گیا جس میں موت ہوگئی تھی۔ عورتیں رو رہی تھیں۔ میں نے کہا حضور موجود ہیں اور یہ لوگ رو رہے ہیں فرمایا جب تک میت یہاں رکھی ہے رو لینے دو۔ جب اٹھالی گئی تو پھر نہیں روئیں گے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ کہتے ہیں۔ یہ حدیث کئی لحاظ سے مختلف فیہ ہے۔

۶۴۴۶۔ ابن عم حارثؓ

حضرت ابن عم حارث۔ حارث بن سعید بن یزید ازدی کے ترجمے میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ یزید بن ابوحبیب نے سعید بن یزید ازدی سے انہوں نے اپنے ابن عم سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرمؐ سے گزرش کی یا رسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ فرمایا تو اللہ سے اس طرح حیا کر۔ جس طرح تو اپنی قوم کے بزرگ سے حیا کرتا ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۴۷۔ عم حبیب بن ہرمؓ

عم حبیب بن حرم بن حارث سلمی۔ ابوالفرج بن محمود نے کتابۃً باسنادہ تا ابوبکر احمد بن عمرو سعید بن اشعث سے انہوں نے ابوبکر زہرانی سے انہوں نے ابوحباب سے انہوں نے حبیب بن حرم بن حارث سے روایت کی کہ میرے چچا کا وظیفہ دو ہزار تھا۔ جب اس کی ادائیگی ہوئی۔ تو انہوں نے اپنے غلام سے کہ جاؤ اور واجب الادا قرض ادا کرو کیونکہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص اپنے پیچھے ایک دینار چھوڑ مرے گا۔ اسے ایک داغ اور جو دو دینار چھوڑ مرے گا۔ اسے دو داغ گرم لوہے کے لگائے جائیں گے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۴۸۔ عم ابوحرۃؓ

عم ابوحرۃ الرقاشی۔ بروایتے ان کا نام حنیفہ تھا۔ ابوالفضل بن ابوالحسن طبری نے باسنادہ تا ابویعلی عبدالاعلیٰ بن حماد سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے ابوحرۃ الرقاشی سے روایت کی کہ میں حضور اکرم ﷺ کی اونٹنی کی مہار تھامے ہوئے تھا۔ اس واقعہ کا تعلق حجۃ الوداع کے ایام تشریق سے ہے کہ آپ نے فرمایا اے لوگو! میں ہر قسم کے ربا یعنی سود کو حرام قرار دیتا ہوں۔ اول ربا جس پر یہ حکم لاگو ہو رہا ہے۔ عباس بن عبدالمطلب کا ربا ہے۔ تم اپنے راس المال کے مالک ہو جس میں نہ تم پر کوئی بے انصافی ہوگی۔ اور نہ تم بے انصافی کے مرتکب ہوگے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۴۹۔ عم الحسحاسؓ

عم الحسحاس۔ حسحاس کے ترجمے میں ذکر کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے اختصار سے ذکر کیا ہے۔

۶۴۵۰۔ عم حسناء دختر معاویہؓ

عم حسناء دختر معاویہ صریمیہ۔ ابویاسر بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسحٰق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الازرق سے انہوں نے عوف سے انہوں نے حسناء بنت معاویہ صریمیہ سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی میں نے دریافت کیا جنت میں کون لوگ ہوں گے حضور اکرمؐ نے فرمایا: شہید' بچہ اور زندہ دفن کردہ لڑکی جنتی ہیں۔ شعبہ' یحییٰ بن سعید وغیرہما نے عوف سے نقل کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۵۱۔ عم خارجہ بن صلتؓ

عم خارجہ بن صلت۔ ابواحمد نے باسنادہ سلیمان بن اشعث سے انہوں نے مسدد سے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے زکریا سے انہوں نے عامر شعبی سے انہوں نے خارجہ بن صلت سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر انہوں نے اسلام قبول کیا واپسی پر وہ ایک جماعت کے پاس سے گزرے جنہوں نے ایک آدمی کو زنجیروں میں جکڑ رکھا تھا۔ ان لوگوں نے کہا ہمیں بتایا گیا ہے کہ تمہارے آقا خیر کثیر لے کر آئے ہیں۔ کیا تمہارے پاس بھی ہے تاکہ اس مریض کا علاج ہو سکے میں نے کہا بے شک میرے پاس اس کا علاج ہے چنانچہ سورۃ فاتحہ پڑھ کر دم کیا اور وہ ٹھیک ہو گیا۔ انہوں نے مجھے سو بکریاں دیں۔ لیکن میں نے انکار کر دیا۔

پھر میں لوٹ کر حضور اکرم ﷺ کے پاس آیا اور واقعہ بیان کیا دریافت فرمایا۔ اس کے علاوہ بھی کچھ پڑھا تھا میں نے عرض کیا نہیں فرمایا لوگ جھوٹے منتر پڑھ کر لے لیتے ہیں۔ تو نے تو سچا منتر پڑھا ہے۔ اس لئے جائز ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۵۲۔ عم رافع بن خدیجؓ

عم رافع بن خدیج۔ ہم ان کا ذکر ابی ثابت کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۵۳۔ عم زید بن ارقمؓ

عم زید بن ارقم۔ کثیر التعداد نے باسنادہم ترمذی سے انہوں نے عبد بن حمید سے انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے زید بن ارقم سے روایت کی کہ میں اپنے چچا کے ساتھ تھا میں نے عبداللہ بن ابی بن سلول کو اپنے ساتھیوں سے کہتے سنا۔ تم ان لوگوں پر جو محمد کے اردگرد رہتے ہیں۔ کچھ نہ خرچ کیا کرو تاکہ وہ تتر بتر ہو جائیں اور جب ہم مدینہ واپس جائیں گے۔ تو ان رذیلوں کو مار بھگائیں گے۔ میں نے چچا سے ذکر کیا۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ذکر کر دیا آپ نے عبداللہ بن ابی کو بلا بھیجا۔ اس نے اور اس کے ساتھیوں نے قسم کھائی کہ انہوں نے یہ بات نہیں کہی چنانچہ آپؐ نے مجھے جھوٹا اور عبداللہ بن ابی کو سچا قرار دیا۔ اس سے مجھے ایسا صدمہ پہنچا کہ زندگی بھر نہیں پہنچا تھا چنانچہ پریشانی سے خانہ نشین ہو گیا میرے چچا نے کہا۔ تیرا ارادہ اس کے سوا اور کوئی نہ تھا کہ آپؐ تمہیں کاذب قرار دیں۔ جلد ہی یہ آیت نازل ہوئی ''اذا جاءک المنافقون'' نازل ہوئی۔ آپؐ نے مجھے بلا بھیجا اور آیت پڑھ کر سنائی اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہاری تصدیق کر دی ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۴۵۴۔ بنو ساعدہ کے ایک شخص کے چچا

بنو ساعدہ کے ایک شخص کے چچا۔ ابن مندہ کا قول ہے۔ بقول ابو نعیم یہ آدمی بنو سعد سے تھا۔ خالد بن عبداللہ واسطی نے سعید الجریری سے انہوں نے ساعدی سے (ایک روایت میں السعدی ہے) انہوں نے والد یا چچا سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم کے سجدہ میں اتنی دیر تک پڑے دیکھا۔ جتنی دیر میں کہ آدمی سبحان ربی الاعلیٰ کو تین دفعہ دہرائے۔

ابو موسیٰ نے ابن مندہ پر اعتراض کیا ہے اور عم السعدی یا ابوہ کہہ کر حدیث بیان کی ہے اور ابن مندہ نے اسے ترک نہیں کیا تاکہ ان پر استدراک ہو سکے بلکہ انہوں نے تو ابو نعیم کے قول کو غلط قرار دیا ہے اور ابو موسیٰ' ابن مندہ کی غلطی کی نشاندہی اسی وقت کر سکتے تھے اگر ان سے یہ غلطی سرزد ہوئی ہوتی۔ اس بنا پر اس کا ذکر بے سود ہے۔

۶۴۵۵۔ ابن عم سبرہ بن معبدؓ

ابن عم سبرہ بن معبد جہنی۔ ان کا ذکر ربیع بن سبرہ کی حدیث میں جو انہوں نے اپنے والد سے دربارہ متعہ نساء روایت کی ہے۔ گزر چکا ہے کہ ان کا عم زاد ان کے ساتھ تھا۔ وہ جوان تر تھے اور ان کے عم زاد کی چادر بہتر تھی۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۵۶۔ عم ابی الشماخ ازدیؓ

عم ابی الشماخ ازدی۔ زائدہ نے سائب بن جیش الکلاعی سے انہوں نے ابو الشماخ سے انہوں نے اپنے چچا سے جو صحابی تھے۔ روایت کی کہ وہ امیر معاویہ کے دربار میں گئے اور کہا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا کہ جس شخص کو لوگوں کی ولایت عطا ہو اور پھر وہ مسکینوں اور مظلوموں پر اپنا دروازہ بند کر دے تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنی رحمت کے دروازے بند کر دے گا۔ اور اسے اپنے محتاج ترین بندوں میں شامل کر دے گا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۵۷۔ عم شیبہ الحجبیؓ

عم شیبہ الحجبی جعفر نے ذکر کیا ہے۔ انہوں نے باسنادہ مسمار بن عمر بن عویس سے انہوں نے ابو العباس بن طلابہ سے انہوں نے ابو القاسم انماطی سے انہوں نے ابو طاہر المخلص سے انہوں نے یحییٰ بن صاعد سے انہوں نے بکار بن قتیبہ سے انہوں نے محمد بن الوزیر ابو المطر ف سے انہوں نے موسیٰ بن عبد الملک سے انہوں نے والد سے انہوں نے شیبۃ الحجبی سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تین اوصاف ایسے ہیں جن کی وجہ سے تو اپنے بھائی کی محبت حاصل کرنے میں کامیاب ہوگا۔ (۱) جب بھی اسے ملے تو سلام کہہ۔ (۲) مجلس میں اس کے لئے جگہ بنا۔ (۳) اور اسے بہتر نام سے پکار۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۵۸۔ عم عامر بن طفیلؓ

عم عامر بن طفیل۔ ابو موسیٰ نے اذناً حسن بن احمد سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے محمد بن محمد سے انہوں نے حضرمی سے انہوں نے شیبان بن فروخ سے انہوں نے عقبہ بن عبداللہ رفاعی سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے عامر بن طفیل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے روایت کی کہ عامر نے حضور اکرمؐ کو ایک گھوڑا بطور ہدیہ روانہ کیا اور کہلا بھیجا کہ مجھے ایک پھوڑا نکل آیا ہے۔ کوئی دوا ارسال فرمائیں۔ حضور اکرمؐ نے گھوڑا تو واپس فرما دیا کیونکہ اس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا لیکن شہد کی ایک کپی روانہ کی اور کہلا بھیجا کہ اس سے پھوڑے کا علاج کرو۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ اسے صحابی کہنا بالکل غلط ہے۔ نیز عامر بن طفیل کا حضور اکرمؐ کو ہدیہ بھیجنا بھی درست نہیں کیونکہ وہ کافر آپ کا شدید ترین دشمن تھا وہ بھلا کیوں آپ سے پھوڑے کا علاج طلب کرتا کیونکہ یہ وہی شخص ہے جس نے مسلمانوں کو بئر معونہ میں قتل کیا تھا بلکہ یہ واقعہ ابو براء ملاعب الاسنہ کا ہے۔ جو عامر بن طفیل کا چچا تھا۔ اسی نے رسول کریمؐ کو ہدیہ بھیجا تھا اور طالب دوا ہوا تھا اور اس نے اسلام قبول نہیں کیا تھا علاوہ ازیں ابن بریدہ کی ملاقات عامر سے ثابت نہیں کیونکہ وہ رسول اکرم ﷺ کی زندگی ہی میں مر گیا تھا اگر اس واقعہ کا ذکر نہ کیا جاتا تو بہتر تھا۔

۶۴۵۹۔ عم عبداللہ جہنیؓ

عم عبداللہ الجہنی۔ ابوعلی نے ابونعیم سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے انہوں نے اسماعیل بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن مسلمہ سے انہوں نے عبداللہ بن سلیمان سے انہوں نے معاذ بن عبداللہ الجہنی سے انہوں نے والد سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم ﷺ اپنے حجرے سے باہر تشریف لائے اور آپ پر غسل کے آثار تھے۔ ہم سمجھے غالباً آپ نے اپنی ازواج سے تمتع فرمایا ہے۔ ہم نے گزارش کی یا رسول اللہ ﷺ آپ کے انفاس سے خوشبو آ رہی ہے۔ فرمایا ہاں اللہ کا شکر ہے۔ پھر اللہ کا شکر ہے۔ پھر آپ نے دولت کا ذکر فرمایا کہ دولت اور صحت میں کوئی حرج نہیں اگر تقویٰ کا خیال رکھا جائے چنانچہ تقویٰ اور انفاس کی پاکیزگی ہر دو دولت اور دنیا کی نعمتوں سے بہتر ہے۔

ایک روایت کے مطابق اس آدمی کا نام عبیداللہ معاذ ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۶۰۔ عم عبدالجلیلؓ

عم عبدالجلیل۔ یحییٰ بن محمود نے باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے دحیم سے انہوں نے ابن ابی فدیک سے انہوں نے داؤد بن قیس سے انہوں نے عبدالجلیل فلسطینی سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا فرمایا جو شخص غصے کو پی جائے حالانکہ اسے اس کے نفاذ پر مقدرت حاصل ہو۔ اللہ تعالیٰ اسے امن اور ایمان سے مالا مال کر دے گا۔

اس سے آگے اسماعیل بن عبداللہ بن دحیم نے باسنادہ روایت کیا کہ جو شخص صرف تواضعاً للہ خوبصورت لباس پہننا چھوڑ دے۔ اللہ تعالیٰ اسے کرامت اور احترام کی خلعت سے سرفراز فرمائے گا اور جو آدمی اللہ کی رضا کی خاطر اپنے اندر وسعت پیدا کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے ملکوتی تاج عطا فرمائے گا۔

اور یہی حدیث داؤد نے زید بن اسلم سے انہوں نے عبدالجلیل سے اور بروایتے عبدالجلیل سے انہوں نے چچا سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۴۶۱۔ عم عبدالرحمٰن بن سلمہؓ

عم عبدالرحمٰن بن سلمہ خزاعی۔ روح بن عبادہ نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سلمہ خزاعی سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ ہم عاشورے کی صبح کو ناشتے کے بعد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے فرمایا کیا آج تم نے روزہ رکھا ہے ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہم تو ناشتہ کھا آئے ہیں۔ فرمایا دن کے باقی حصے کچھ کھاؤ پیو گے نہیں۔

اسی حدیث کو یزید بن ذریع وغیرہ نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ ابواحمد عسکری نے اس حدیث کو بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ عبدالرحمٰن بن منہال بن سلمہ نے اپنے چچا سے انہوں نے ابواحمد سے باسنادہ انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے محمد بن منہال سے انہوں نے یزید سے انہوں نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن سلمہ سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ اسلم رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ نے فرمایا کیا آج کا روزہ آپ نے رکھا ہے انہوں نے گزارش کی نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا آج کا روزہ پورا کرو۔ بعد میں اسے قضا کر لینا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۶۲۔ عم عبدالرحمٰن بن ابوعمرہؓ

عم عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ۔ ابن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبدالکریم جزری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی آپ نے فرمایا میرے نام اور کنیت کو مت جمع کرو۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۶۳۔ عم عبیداللہؓ

عم عبیداللہ یا عبداللہ۔ ابوالیمان نے شعیب بن ابوحمزہ سے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن کعب بن مالک سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ جب رسول کریمؐ قبائل کے تعاقب سے واپس ہوئے۔ تو آپ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔

ابونعیم باسنادہ سفیان سے وہ زہری سے وہ ابن کعب بن مالک سے وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اکرمؐ نے عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا ہے اور ابن مندہ نے ابویمان سے انہوں نے شعیب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید سے انہوں نے عبداللہ بن کعب سے انہوں نے چچا سے روایت کی لیکن اس حدیث کے اسناد میں حمید کو کوئی دخل نہیں ہے اور مرزوق بن ابی ہذیل نے اس کی تجوید کی ہے اور اسے زہری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب انہوں نے اپنے چچا عبداللہ بن کعب بن مالک سے انہوں نے والد کعب سے روایت کی کہ جب حضور اکرم ﷺ جب آپ عرب قبائل کے تعاقب سے واپس آئے۔ عورتوں اور بچوں کے قتل سے منع فرمایا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۶۴۔ عم ام عمرو دختر عیسیٰؓ

عم ام عمرو دختر عیسیٰ۔ جعفر نے ذکر کیا ہے اور ابن ابی عاصم نے ام عمرو صریمیہ لکھا ہے۔ یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ تا قاضی ابوبکر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے ابو عامر سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے عاصم بن سلیمان سے انہوں نے ام عمرو دختر عیسیٰ سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ وہ ایک سفر میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے۔ اس دوران میں آپ پر سورۃ مائدہ کا نزول ہوا۔ چنانچہ آپ کی ناقہ عضباء کا کندھا سورۃ کے بوجھ سے جھک گیا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

ابن ابی عاصم کے قول کے مطابق ام عمرو بنوتمیم سے تعلق رکھتی ہیں اور ابن مقاعس بن عمرو بن کعب بن سعید بن زید مناہ بن تمیم بنوصریم سے تھا۔

۶۴۶۵۔ عم عمیر بن سعیدؓ

عم عمیر بن سعید۔ ابوالجواب نے عمار بن زریق سے انہوں نے عبداللہ بن عیسیٰ سے انہوں نے عمیر بن سعید سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی کہ ہم لوگ حضور اکرم ﷺ کی معیت میں جنت البقیع کو روانہ ہوئے فرمایا جس نے ہمیں دھوکا دیا وہ ہم میں سے نہیں ہے۔

اسی حدیث کو شریک نے عبداللہ بن عیسیٰ سے انہوں نے جمیع بن عمیر سے انہوں نے اپنے ماموں ابو بردہ سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ اس ترجمے کو ابن مندہ نے اسی طرح لکھا ہے۔ جس طرح ہم لکھ آئے ہیں اور ابوموسیٰ نے بھی بعینہٖ اسی طرح درج کیا ہے ہاں البتہ انہوں نے شریک کی روایت کا تذکرہ نہیں کیا۔ پھر میں سمجھ نہیں سکا کہ استدراک کیوں کیا گیا؟ حالانکہ انہوں نے اس کو ذکر کیا ہے۔

۶۴۶۶۔ عم ابی عمیر بن انسؓ

عم ابی عمیر بن انس۔ ابواحمد نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے حفص بن عمر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے ابوعمیر بن انس سے انہوں نے اپنے صحابی چچا سے روایت کی کہ کچھ سوار حضور اکرم ﷺ کے پاس آئے۔ انہوں نے بیان کیا کہ انہوں نے کل چاند دیکھا تھا۔ فرمایا افطار کر لو اور کل صبح کو نماز عید کے لئے عیدگاہ کو جانا۔

اسی حدیث کو بشر بن مفضل اور عثمان بن جبلہ نے شعبہ سے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے ابوعبداللہ بن انس سے روایت کیا نیز اس حدیث کو ابوعوانہ اور ہشیم وغیرہما نے ابوبشر سے انہوں نے ابوعمیر بن انس سے روایت کیا جیسا کہ روح نے اسے شعبہ سے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۶۷۔ عم قرہ بن دعموصؓ

عم قرہ بن دعموص۔ ایک دفعہ چچا کی معیت میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۶۸۔ عم مجیبہؓ

عم مجیبہ' ام مجیبہؓ کے ترجمے میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۴۶۹۔عم معاویہ بن حکیمؓ

عم معاویہ بن حکیم۔اسماعیل بن عیاش نے سلیم بن سلیمان سے انہوں نے یحییٰ بن جابر الطائی سے انہوں نے معاویہ بن حکیم سے انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔نحوست کوئی چیز نہیں۔ہاں البتہ بعض عورتیں، مکان اور گھوڑے برکت والے ہوتے ہیں۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۷۰۔عم معاویہ بن قرۃؓ

عم معاویہ بن قرۃ المزنی۔زائدہ نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے خطیب ابوالفضل عبداللہ بن احمد باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے روایت کی کہ ایک شخص اپنے چھوٹے سے بیٹے کو لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آتا اور اسے آپ کے سامنے بٹھا دیتا حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا کیا تم اس سے محبت کرتے ہو۔اس نے جواب دیا بلاشبہ یارسول اللہؐ مجھے اس سے بہت پیار ہے کچھ عرصہ کے بعد وہ بچہ مرگیا۔حضور نے اس سے دریافت فرمایا تجھے ضرور دکھ ہوا ہوگا اس نے کہا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ نے فرمایا اس وقت تجھے کتنی خوشی ہوگی۔جب تو بہشت میں داخل ہوگا اور جنت کے دروازے پر یہ لڑکا کھڑا ہوگا اور تیرے لئے دروازہ کھولے گا۔اس نے کہا بلاشبہ یارسول اللہ! فرمایا تجھے انشاءاللہ یہی صورت حال پیش آئے گی۔

شعبہ نے بھی اس حدیث کو معاویہ سے ان کے والد کے واسطے سے بیان کیا ہے اور خالد بن میسرہ اور زیاد الجصاص نے اس سے موافقت کی ہے۔بن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۷۱۔عم مغیرہ بن سعدؓ

عم مغیرہ بن سعد بن اخرم۔اعمش نے عمرو بن مرۃ سے انہوں نے مغیرہ بن سعد بن اخرم سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ جب حضور اکرم ﷺ (بروایتے عرفہ میں تھے) تو وہ آپ کی خدمت میں حاضری کے لئے آگے بڑھے مگر لوگوں نے انہیں روک دیا۔آپ نے فرمایا مت روکو اور اسے آنے دو۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

ایک روایت میں اس شخص کا نام سعد بن اخرم ہے اور ایک دوسری روایت میں یہ شخص کوئی اور ہے۔یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ از ابن ابی عاصم۔انہوں نے ابن نمیر سے انہوں نے یحییٰ بن عیسیٰ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے مغیرہ بن عبداللہ بن سعد بن اخرم سے انہوں نے اپنے والد یا چچا سے (اعمش کو اس میں شک ہے) روایت کی انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے دریافت کیا یارسول اللہ! وہ کون سا عمل ہے جو مجھے جنت کے قریب تر کردے گا۔

۶۴۷۲۔عم المنہال بن سلمہؓ

عم المنہال بن سلمہ خزاعی۔بقول جعفر عبدالرحمٰن بن سلمہ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے یحییٰ بن محمود سے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن منہال خزاعی سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ رسول کریم نے اسلم سے فرمایا۔آج کا روزہ رکھو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ۔ ہم تو ناشتہ کر چکے ہیں۔ فرمایا آج عاشورے کا روزہ پورا کرو۔ اس میں انہوں نے عن ابیہ کا ذکر نہیں کیا جب کہ باقی لوگوں نے کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے اختصاراً ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابو موسیٰ نے اس میں ابن مندہ پر استدراک کیا ہے حالانکہ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ عبدالرحمٰن بن سلمہ خزاعی نے اپنے چچا سے روایت کی اور عاشورے کے روزے کا ذکر کیا ہے اس کے بعد باسنادہ محمد بن منہال پھر قتادہ سے باسنادہ اسی طرح بیان کیا ہے۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ایک ہیں چنانچہ عم عبدالرحمٰن کے ترجمے میں جو کچھ ہم لکھ آئے ہیں۔ وہ کافی ہے کیونکہ کبھی اس روایت کا انتساب ان کے والد کی طرف ہے اور کبھی دادا کی طرف۔ واللہ اعلم

۶۴۷۳۔ عم یحییٰ بن خلادؓ

عم یحییٰ بن خلاد۔ ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی الفقیہ نے باسنادہ ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب نے انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے بکر بن مضر سے انہوں نے ابن عجلان سے انہوں نے علی بن یحییٰ زرقی سے انہوں نے والد سے انہوں نے چچا سے روایت کی (اور وہ بدری تھے) کہ ہم حضور اکرم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص مسجد میں داخل ہوا اور مصروف نماز ہو گیا۔ وہ نماز ادا کر رہا تھا اور آپ اسے کنکھیوں سے دیکھ رہے تھے۔ نماز سے فراغت کے بعد اس نے حاضر ہو کر سلام عرض کیا آپ نے جواب سلام کے بعد فرمایا جاؤ پھر نماز پڑھو کہ تمہاری نماز نہیں ہوئی۔ راوی کہتا ہے۔ مجھے یاد نہیں رہا۔ دوسری یا تیسری کوشش پر اس آدمی نے گزارش کی مجھے اس ذات کی قسم! جس نے آپ پر کتاب نازل فرمائی میں نے تو کوشش کر دیکھی ہے۔ آپ مجھے بتائیں یا نماز پڑھ کر دکھائیں آپ نے فرمایا جب تو نماز کا ارادہ کرے تو اچھی طرح وضو کر قبلہ رخ ہو کر کھڑا ہو تکبیر کہہ پھر فاتحہ سورت پڑھ پھر سکون اور اطمینان سے رکوع کر پھر سر اٹھا اور جب سیدھا کھڑا ہو چکے تو اطمینان سے سجدہ کر پھر سر اٹھا جب سیدھا بیٹھ چکو۔ تو اسی طرح سکون سے دوسرا سجدہ کر۔ جب اس طریقے سے تم ارکان نماز سکون و اطمینان سے کرو گے تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی اور اس میں کوئی کمی نہیں رہ جائے گی۔

یہ علی بن یحییٰ بن خلاد بن رافع الزرقی ہیں۔ اور رفاعہ بن رافع ان کے چچا ہیں اور اس کا ذکر ہو چکا ہے اور اس حدیث کو اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے علی بن یحییٰ بن خلاد بن مالک بن رافع بن مالک سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے چچا سے روایت کی ہے اس سے ظاہر ہو گیا کہ وہ رفاعہ بن رافع ہیں۔

ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

ان صحابہ کرام کا ذکر جو اپنے قبائل سے منسوب ہیں

۶۴۷۴۔ حضرت بنوازدؓ

حضرت بنوازدؓ۔ شعبہ نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے زہیر بن اقمر سے روایت کی کہ جب حضرت علی کرم اللہ وجہہ شہید کر دیئے گئے۔ تو امام حسن تقریر کے لئے اٹھے' اتنے میں بنوازد کا ایک بوڑھا آدمی کھڑا ہوا اور کہنے لگا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص مجھ سے محبت کرتا ہے وہ اس شخص سے جو منبر پر ہے محبت کرے نیز فرمایا کہ جو لوگ یہاں موجود ہیں۔ وہ میرا یہ پیغام ان لوگوں تک پہنچائیں جو موجود نہیں ہیں اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد نہ ہوتا تو میں اٹھ کر یہ بات نہ کہتا۔

عروہ بن زبیر نے بنوازد کے آدمی کی وساطت سے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی کہ یمن فتح ہو جائے گا اور وہاں کے کچھ بدحال لوگ آئیں گے اور مدینہ ان کے لئے اچھا ثابت ہوگا آپ نے عراق اور شام کا ذکر بھی فرمایا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۷۵۔ حضرت بنو اسدؓ

بنو اسد۔ ابو احمد باسنادہ ابو داؤد سے انہوں نے عبداللہ بن مسلمہ سے انہوں نے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے بنو اسد کے ایک آدمی سے روایت کی کہ میں اور میرے اہل و عیال بقیع الغرقد میں اترے۔ میری بیوی نے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جاؤ اور کچھ کھانے کو مانگ لاؤ اور لوگ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں اپنی حاجتیں بیان کرتے تھے۔

میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچا وہاں ایک آدمی کو دیکھا جو آپ سے مانگ رہا تھا اور آپ فرما رہے تھے کہ میرے پاس دینے کو کچھ نہیں۔ وہ آدمی اٹھ کر چلا گیا اور غصے میں تھا اور وہ کہہ رہا تھا قسم بخدا! آپ اسے دیتے ہیں جسے چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ یہ اس لئے بگڑ رہا ہے کہ میرے پاس وہ چیز کیوں نہیں۔ جو یہ مانگتا ہے تم میں جس شخص کے پاس ایک اوقیہ ہو یا اس کی مقدار ہو اور وہ پھر مانگے اسے لجوج ہی کہنا چاہیے۔ اسدی نے کہا یا رسول اللہ ہمیں تو ایک لقحہ ہی کافی ہے۔ اوقیہ تو چالیس درہم کا ہوتا ہے۔ میں نے کچھ نہ مانگا اور میں واپس آ گیا۔

اس کے بعد آپ کے پاس جو اور منقی آ گیا اس میں سے آپ نے ہمیں بھی عطا فرمایا تا آنکہ اللہ نے ہمیں غنی کر دیا۔ ثوری نے اس کی روایت کی جس طرح امام مالک نے بیان کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۷۶۔ حضرت بنو اسلمؓ

بنو اسلم۔ عبداللہ بن احمد خطیب نے ابو محمد سراج سے انہوں نے ابوالقاسم عبید اللہ بن عمر بن احمد بن شاہین سے انہوں نے ابو محمد بن ماسی بزار سے انہوں نے ابو شعیب حرانی سے انہوں نے علی بن جعد سے انہوں نے زہیر سے انہوں نے سہیل بن ابوصالح سے انہوں نے والد سے انہوں نے بنو اسلم کے ایک آدمی سے روایت کی کہ میں حضور اکرم ﷺ کے پاس تھا کہ ایک آدمی جسے بچھو نے کاٹا' آیا۔ اور کہا رات کو مجھے کاٹ کھایا ہے اور میں سو بھی نہیں سکا آپ نے پوچھا کس نے کاٹا ہے؟ اس نے کہا بچھو نے۔ فرمایا اگر شام کو تو نے یہ کلمات پڑھے ہوتے تو تجھے کوئی چیز دکھ نہ دیتی اعوذ بکلمات اللہ التامة من شر ما خلق ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وہ انصار صحابہ جن سے احادیث مروی ہیں

۶۴۷۷۔ حضرت ابوامامہ بن سہلؓ۔ عن رھط من الانصار

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف۔ انصار کے ایک قبیلے سے تھے۔ مروی ہے کہ ان سے ایک آدمی آدھی رات کو بیدار ہوا تا کہ قرآن مجید کی اس سورت کو جو اس نے حفظ کی تھی۔ اسے پھر سے دہرائے لیکن سوائے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کے کچھ بھی یاد نہ آیا۔ صبح سویرے دربار رسالت کے دروازے پر حاضر ہوا تا کہ رسول اکرم ﷺ سے دریافت کرے یکے بعد دیگرے وہاں لوگ جمع ہوتے گئے اور وہاں اچھا خاصہ ہجوم ہو گیا وہ آپس میں ایک دوسرے سے پوچھتے رہے مگر کسی کے حافظے میں کچھ بھی محفوظ نہیں رہ گیا تھا۔ اس اثناء میں حضور اکرم ﷺ نے انہیں اندر آنے کی اجازت دی اور انہوں نے اپنی مشکل بیان کی آپ نے مختصرے سکوت کے بعد فرمایا۔ وہ سورت تو کل رات ہی منسوخ ہو گئی تھی چنانچہ وہ تمہارے حافظوں سے بھی اٹھا لی گئی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۷۸۔ حضرت جنادہؓ۔ عن رجل من الانصار

جنادہ (ایک انصاری سے) ابومنصور بن مکارم بن احمد بن سعد بن حسن المؤدب نے باسنادہ (تا ابوزکریا یزید بن ایاس بن قاسم ازدی) ابوحفص احمد بن صالح بن عبدالصمد اسدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن محاشر سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے جنادہ بن ابی امیہ سے روایت کی کہ ہم ایک انصاری کے پاس گئے اور کہا جو کچھ تم نے رسول کریم سے سنا ہے ہمیں سناؤ اور کسی غیر کی کوئی بات نہ کہنا۔ خواہ وہ تمہارے دماغ میں جاگزیں ہی کیوں نہ ہو۔ اس نہ کہا حضور اکرم ﷺ نے کھڑے ہو کر تین بار فرمایا۔ میں تمہیں دجال سے ڈراتا ہوں اور اس کا قصہ بالتفصیل بیان فرمایا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۷۹۔ حضرت ابوحازمؓ عن البیاضی

ابوحازم التمار البیاضی سے اور بیاضہ انصار کا قبیلہ ہے۔ ان کا نام عبداللہ بن جابر بتایا گیا ہے' مالک نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم التیمی سے انہوں نے ابوحازم التمار سے انہوں نے بیاضی سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور صحابہ نماز پڑھ رہے تھے اور ان کی قراءت کی آواز زیادہ اونچی سنائی دے رہی تھی۔ فرمایا نمازی اللہ سے سرگوشی کر رہا ہوتا ہے اس لئے تمہیں یہ امر پیش نظر رکھنا چاہیے کہ وہ کس سے سرگوشی کر رہا ہے اور شور نہیں کرنا چاہیے۔

اسی حدیث کو یزید بن ہاد اور ولید بن کثیر نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے بیاضی سے اور لیث بن سعد نے ابن الہاد سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ایک آدمی سے اس نے رسول کریم ﷺ سے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۰۔ حضرت حضرمی بن لاحقؓ۔ عن رجل من الانصار

حضرمی بن لاحق نے انصاری سے یحییٰ بن محمود بن سعد نے اجازۃً باسنادہ ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے یحییٰ بن درست

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے ابو اسماعیل القیاد سے روایت کی کہ میں نے یحییٰ بن ابو کثیر سے کھٹمل کے بارے میں دریافت کیا۔ جو ایسے آدمی کے کپڑوں میں پائی جائے۔ جو نماز پڑھ رہا ہو۔ انہوں نے کہا مجھے حضرمی بن لاحق نے ایک انصاری سے جو بنو خطمہ سے تھا بتایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص نماز کے دوران میں اپنے کپڑوں میں کھٹمل دیکھ پائے تو وہ ایسے ہی میں رہنے دے اور مسجد میں نہ پھینکے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۱۔ حضرت ابوالخیر یزنیؓ۔ عن رجل من الانصار

ابوالخیر یزنی نے ایک انصاری۔ لیث بن سعد نے یزید بن ابو حبیب سے انہوں نے ابوالخیر مرثد بن عبداللہ یزنی سے روایت کی کہ ایک انصاری نے انہیں بتایا کہ عیدالاضحیٰ کے موقعہ پر مدینہ میں لوگوں نے کچھ شور سنا اور سمجھے کہ حضور اکرمؐ نماز عید پڑھ چکے ہیں چنانچہ انہوں نے اپنی قربانی کے جانور ذبح کر دیئے بعد میں کہ انہیں معلوم ہوا کہ اندازہ غلط تھا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابھی نماز ادا نہیں کی چنانچہ انہوں نے آدمی بھیج کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صورت حال سے آگاہ کیا آپ نے فرمایا کہ اور جانور خریدو اور پھر سے قربانی کرو۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۲۔ حضرت زاذانؓ۔ عن رجل من الانصار

زاذان۔ ایک انصاری سے۔ ابن فضیل نے حصین سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے زاذان سے انہوں نے ایک انصاری سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھنے کے بعد اللھم اغفرلی ذنبی انک انت التواب الغفور پڑھتے ہوئے سنا۔ یہاں تک کہ یہ کلمات پڑھتے پڑھتے یہ تعداد سو دفعہ تک پہنچ گئی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۳۔ حضرت ابوالسائب مولیٰ عائشہؓ۔ عن رجل من الانصار

ابوالسائب مولیٰ عائشہ ایک انصاری سے جو بنو عبدالاشہل سے تھے۔ ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن خارجہ بن زید بن ثابت سے انہوں نے ابوالسائب مولیٰ عائشہ دختر عثمان سے روایت کی کہ ایک صحابی جن کا تعلق عبدالاشہل سے تھا۔ وہ اور ان کے بھائی غزوۂ احد میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے چنانچہ لڑائی میں وہ دونوں زخمی ہو گئے جب حضور اکرم ﷺ کے منادی کرنے والے نے دشمن کے مقابلے کے لئے روانگی کی منادی کی تو میں نے بھائی سے کہا۔ یا بھائی نے مجھ سے کہا کہ رسول اللہؐ کے اس غزوے میں ہمارا برا حال ہوا ہے ہمارے پاس سواری بھی نہیں اور ہمارے ہاں سب زخمی ہیں۔ بہر حال رسول اکرمؐ کے ساتھ روانہ ہو پڑے۔ میں مقابلۃً بھائی سے کمتر زخمی تھا۔ جب وہ لاچار ہو جاتا تو کسی گھاٹی پر میں اسے اٹھا لیتا اور کہیں وہ چلنے لگ جاتا۔ تاآنکہ ہم اسلامی لشکر تک پہنچ گئے۔ رسول اللہؐ بھی تشریف لے آئے اور حمراء الاسد پر جو مدینہ سے آٹھ میل کے فاصلے پر ہے۔ پڑاؤ فرمایا اور وہاں تین روز (یعنی سوموار، منگل وار اور بدھ وار) رکے رہے پھر مدینہ واپس آ گئے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۴۸۴۔ حضرت سعید بن جشم ؓ۔ عن رجل من الانصار

سعید بن جشم نے ایک انصاری سے۔ سعید بن عامر نے ایک شخص سے جس کا نام غالباً سعید بن جشم سے انہوں نے ایک انصاری سے جو حضور اکرم ﷺ کے صحابی تھے اور جو شام میں منتقل ہو گئے تھے۔ انہوں نے بیان کیا کہ ایک بار آپ نے ہمیں ایسی نصیحت کی اور ایسا موثر وعظ فرمایا کہ جس پر بدن پر رونگٹے کھڑے ہو گئے آنکھوں نے بہنا شروع کر دیا اور دل کانپنے لگ گئے۔ ہم نے کہا اس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ دنیا سے تشریف لے جانے والے ہیں۔ پس ہم سے کوئی عہد بھی نہیں لیا۔ فرمایا اللہ سے ڈرو۔ میرے طریقے کو اپناؤ اور میرے بعد آنے والے خلفاء کے طریقے کو جو ہدایت یافتہ اور لوگوں کو ہدایت دینے والے ہیں۔ دانتوں سے مضبوط پکڑ لو۔ ان کی بات سنو۔ ان کا حکم مانو پس بے شک ہر بدعت گمراہی ہے۔ دونوں سے ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۵۔ حضرت ابوالعالیہ ؒ۔ عن رجل من الانصار

ابوالعالیہ ایک انصاری سے۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے یزید سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے حفصہ دختر سیرین سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے ایک انصاری سے روایت کہ وہ اپنی اہلیہ کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی زیارت کے لئے نکلے۔ میں ابھی آپ کے پاس کھڑا ہی تھا کہ آپ کے ساتھ ایک آدمی تھا جو آپ کی طرف متوجہ تھا۔ میں نے دل میں کہا۔ شاید ان کا باہم کوئی کام ہے چنانچہ میں ایک طرف کو بیٹھ گیا۔ بخدا رسول اکرم ﷺ اتنی دیر تک کھڑے رہے کہ مجھے آپ پر رحم آنے لگا۔ جب وہ صاحب چلے گئے۔ تو میں نے عرض کیا یارسول اللہؐ! انہوں نے آپ کو اتنی زحمت دی کہ میرا دل آپ کے لیے بے چین ہو گیا تھا۔ حضورؐ نے فرمایا کیا تم نے اسے دیکھا تھا؟ میں نے کہا ہاں آپؐ نے فرمایا تم سمجھے کہ وہ کون تھے؟ میں نے کہا نہیں یارسول اللہ! آپ نے فرمایا۔ وہ جبرئیل تھے وہ مجھے پڑوسی کے بارے میں وصیت کرتے رہے یہاں تک کہ میں نے گمان کیا کہ شاید پڑوسی کو یہ وارث ہی بنا دیں۔ اگر تم سلام کہتے تو وہ تمہارے سلام کا جواب دیتے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۶۔ حضرت عباس بن عبدالرحمٰن ؓ۔ عن رجل من الانصار

حضرت عباس بن عبدالرحمٰن ایک انصاری سے۔ روح بن عبادہ نے ابن جریج سے انہوں نے عباس بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ایک انصاری سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا۔ دین (قرضہ) تو ایک طے شدہ امر ہے اور زعیم (ضامن) گھاٹے میں رہتا ہے۔ ابومندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۷۔ حضرت عبداللہ بن عباس ؓ۔ عن رہط من الانصار

حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔ گروہ انصار سے۔ ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آسمان پر ایک ستارا چھوٹا۔ حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا تم ستاروں کے چھوٹنے کے متعلق کیا عقیدہ رکھتے تھے۔ ہم نے جواب دیا یارسول اللہ! ہم یہ سمجھتے تھے کہ کوئی بڑا آدمی پیدا یا فوت ہوا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ستاروں کے چھوٹنے کا آدمیوں کی موت وحیات سے کوئی تعلق نہیں ہوتا بلکہ بات یہ ہے کہ جب خداوند تعالیٰ کوئی حکم صادر فرماتا ہے تو حاملین عرش خدا کی تسبیح کہتے ہیں اور پھر آہستہ آہستہ یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات اوپر سے چلتی نیچے آسمان دنیا تک پہنچ جاتی ہے۔ اس مقام پر شیاطن الجن اس خبر کو جھپٹنے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ آسمان کی بات اپنے چیلوں چانٹوں تک پہنچا دیں اس پر ستارے ان کا تعاقب کرتے ہیں۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۸۔ حضرت عبداللہ بن محمد بن حنفیہؓ۔ عن رجل من الانصار

حضرت عبداللہ بن محمد بن حنفیہ ایک انصاری سے۔ ابواحمد نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے ابن کثیر سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے عثمان بن مغیرہ سے انہوں نے سالم بن ابوالجعد انہوں نے عبداللہ بن محمد بن حنفیہ سے روایت کی کہ میں اور میرا والد اپنے ایک انصاری رشتہ دار کی عیادت کے لئے گئے۔ اتنے میں نماز کا وقت ہوگیا۔ تو انصاری نے اپنی کنیز سے کہا کہ ہمیں خالص پاکیزگی اور استراحت لا کر دو۔ ہم نے اس چیز کو ناپسند کیا۔ ہمارے میزبان نے کہا میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اے بلال۔ ہمیں نماز سے استراحت دے۔ نیز محمد بن حنفیہ نے اپنے سسرال کے ایک عزیز نے جس کا تعلق بنو اسلم سے تھا روایت کی کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا جس شخص نے جان بوجھ کر مجھ سے کوئی جھوٹ منسوب کیا وہ اپنا ٹھکانا جہنم میں بنالے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۸۹۔ حضرت عبداللہ بن ابوملیکہؓ۔ عن رجل من الانصار

عبداللہ بن ابوملیکہ ایک انصاری سے۔ ابن جریج نے ابی ملیکہ سے انہوں نے ایک انصاری سے جو مکہ میں تھے روایت کی کہ جب حضور اکرم ﷺ تناول فرمانے لگتے تو ذیل کے دعائیہ کلمات ارشاد فرماتے۔

اللھم بارک لنا فیما رزقتنا وعلیک خلفه

دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۰۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عویم بن ساعدہؓ۔ عن رجل من الانصار

عبدالرحمٰن بن عویم بن ساعدہ انصار کے چند آدمیوں نے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عویم بن ساعدہ سے انہوں نے انصار کے چند آدمیوں سے روایت کی کہ جب ہمیں مکہ سے حضور اکرم ﷺ کی ہجرت کی خبر ملی۔ تو ہم آپ کے انتظار میں شہر سے باہر دھوپ میں آ کر بیٹھ جاتے تھے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۱۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰؓ۔ عن اشیاخ من الانصار

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ۔ انصار کے چند شیوخ سے۔ حضور اکرم ﷺ نے کسی بھی مسلمان کو ڈرانے سے منع فرمایا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۲۔ حضرت عبیداللہ بن عدیؓ۔ عن رجل من الانصار

حضرت عبیداللہ بن عدی بن خیار ایک انصاری سے۔ ابوالیمان نے شعیب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عدی بن خیار سے انہوں نے روایت کی ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک انصاری نے آ کر آپ سے حاضری کی اجازت طلب کی اور آپؐ کو ایک طرف لے گیا اور منافقین میں سے ایک آدمی کے قتل کی اجازت طلب کی آپ نے بلند آواز میں اس سے پوچھا۔ کیا وہ کلمہ توحید نہیں پڑھتا اور نماز ادا نہیں کرتا۔ انصاری نے کہا۔ اس کے کلمے اور نماز کا کیا اعتبار؟ فرمایا ایسے لوگوں کے قتل ہی سے اللہ نے مجھے منع کیا ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۳۔ حضرت علی بن بلالؓ۔ عن ناس من الانصار

حضرت علی بن بلالؓ۔ از گروہ انصاری۔ عبدالوہاب بن ہبتہ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے ابو بشر سے انہوں نے علی بن بلال سے انہوں نے گروہ انصار سے روایت کی کہ ہم رسول کریم ﷺ کے ساتھ نماز مغرب ادا کرتے وہاں سے فراغت کے بعد ہم تیر اندازی کی مشق کرتے اور جب ہم گھروں کو واپس لوٹتے تو اس وقت بھی ہم اپنے تیروں کے ہدف بآسانی دیکھ سکتے تھے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۴۔ حضرت ابو عمرو شیبانیؓ۔ عن رجل من الانصار

ابو عمرو شیبانی ایک انصاری سے۔ زائدہ نے رکین بن ربیع سے انہوں نے عمیلہ سے انہوں نے ابو عمرو شیبانی سے انہوں نے ایک انصاری سے انہوں نے رسول کریم سے روایت کی۔ گھوڑے تین قسم کے ہیں۔ ایک وہ ہے جسے ایک شخص جہاد فی سبیل اللہ کے لئے باندھ رکھے۔ اس کی قیمت' سواری اور چارے پر بھی اللہ کے یہاں اجر ہے۔ دوسری قسم وہ ہے جو ریس (دوڑ) کے لئے رکھے جاتے ہیں۔ اس کی قیمت' سواری اور چارہ سب بوجھ ہے۔ تیسری قسم وہ ہے جو سواری کی غرض سے رکھے جاتے ہیں۔ ہوسکتا ہے کہ کبھی یہ گھوڑے سرحدوں کی حفاظت کے کام آئیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۵۔ حضرت ابو قلابہ رقاشیؓ۔ عن رجل من الانصار

ابو قلابہ رقاشی ایک انصاری سے۔ بروایتے یہ ہشام بن عامر تھے۔ حماد بن سلمہ نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے روایت کی کہ میں مسجد میں داخل ہوا: دیکھا کہ بہت سے لوگ ایک صحابی پر ہجوم کئے ہوئے ہیں۔ میں بھی ان کے قریب ہو گیا۔ وہ بیان کر رہے تھے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آپؐ کے بعد ایک جھوٹا اور گمراہ انسان خروج کرے گا اور اس کے سر پر گھنگھریالے بال ہوں گے۔ وہ لوگوں سے کہے گا کہ میں تمہارا خدا ہوں لیکن جو شخص کہے گا: ربی اللہ لا الہ الا اللہ علیہ توکلت والیہ انیب" اس آدمی پر اس کا کوئی بس نہ چلے گا۔ اسی حدیث کو معمر نے ایوب سے انہوں نے ابو قلابہ سے انہوں نے ہشام بن عامر انصاری سے روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۶۔ حضرت کلیب بن شہابؓ۔ عن رجل من الانصار

کلیب بن شہاب ایک انصاری سے عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ ابو داؤد سے انہوں نے ہناد بن سری سے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے عاصم یعنی ابن کلیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ایک انصاری سے روایت کی کہ ہم رسول اکرم ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ ہمارے ساتھیوں کو سخت بھوک لگی۔ راستے میں ایک بکری ہاتھ لگ گئی جس کو انہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چھپ لیا۔ ہماری ہانڈیاں جوش کھا رہی تھیں کہ رسول اکرم ﷺ اپنی کمان کو زمین پر ٹکاتے وہاں تشریف لے آئے چنانچہ آپ نے ہماری ہانڈیاں اپنی کمان سے الٹ دیں پھر آپ نے گوشت کو مٹی میں دبانا شروع کر دیا اور فرمایا کہ ممنوع چیز کسی صورت میں بھی مردار سے حلال تر نہیں یا فرمایا کہ مردار کسی طرح بھی ممنوع چیز سے حلال تر نہیں ہے۔ اس میں ہناد کو شک ہے اور ابواسحٰق نے زائدہ سے انہوں نے عاصم بن کلیب سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انصاری نے ہمیں بتایا کہ ہم رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنازہ پڑھنے کو روانہ ہوئے جبکہ میں اس وقت جوان تھا جب ہم لوٹے تو راستے میں قریش کی ایک عورت کھڑی تھی۔ جس نے حضور اکرم ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ! فلاں خاتون نے آپ کو رفقاء سمیت کھانے کی دعوت دی ہے۔ ہم سب حضور اکرمؐ کے ساتھ اس خاتون کے گھر آ کر بیٹھے اور کھانا لایا گیا آپ نے اور صحابہ نے ہاتھ کھانے کی طرف بڑھائے۔ جب آپ نے لقمہ منہ میں ڈالا۔ تو صحابہ نے دیکھا کہ آپ لقمے کو نگل نہیں رہے تھے چنانچہ صحابہ نے ہاتھ روک لئے۔ دیکھیں آپ لقمے سے کیا سلوک کرتے ہیں آخرکار آپ نے لقمہ نکال کر پھینک دیا فرمایا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ گوشت مالک کی اجازت کے بغیر پکایا ہے، بہتر ہے کہ قیدیوں کو کھلا دو۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۷۔ حضرت مجاہد بن جبرؓ۔ عن رجل من الانصار

مجاہد بن جبر ایک انصاری سے منصور بن معتمر نے مجاہد سے انہوں نے ایک انصاری سے روایت کی کہ ایک آدمی نے رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا۔ یارسول اللہ بنو عبدالمطلب کی ایک آزاد کردہ لونڈی رات بھر نماز پڑھتی ہے اور سوتی نہیں۔ روزہ رکھتی ہے اور افطار نہیں کرتی۔ فرمایا میں روزہ رکھ کر افطار کرتا ہوں۔ رات کو نماز پڑھتا ہوں اور سوتا بھی ہوں۔ جو میرے طریقے سے روگردانی کرتا ہے اس کا مجھ سے کوئی واسطہ نہیں۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۸۔ حضرت محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبانؓ۔ عن رجل من الانصار

محمد بن عبدالرحمٰن بن ثوبان ایک انصاری سے۔ ابونعیم نے سفیان سے انہوں نے سعد بن ابراہیم سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ایک انصاری سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جمعے کے دن ہر مسلمان کو غسل اور مسواک کرنا چاہیے اور اگر میسر ہو تو خوشبو لگائے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۴۹۹۔ حضرت محمد بن علی بن حسینؓ۔ عن رجل من الانصار

محمد بن علی بن حسین ایک انصاری سے۔ ابن وہب نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے جعفر بن محمد بن علی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کے پاس ایک سائل آیا آپ نے صحابہ سے دریافت فرمایا کیا کسی کے پاس کچھ وافر غلہ ہے۔ انصار کے بنو حبلی میں سے ایک شخص نے کہا ہاں یارسول اللہ! ہے۔ فرمایا اسے چار وسق وزن غلہ دے دو۔ پھر آپ نے کچھ دیر توقف فرمایا تو انصار کی ایک عورت نے کہا یارسول اللہ! ہمارے پاس بھی کچھ نہیں ہے۔ فرمایا گھبراؤ نہیں ہو جائے گا وہ عورت تین بار حاضر ہوئی جب تیسری بار حاضر ہوئی تو کہنے لگی یارسول اللہ! آپ کتنی بار وعدہ فرما چکے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے تبسم فرمایا اور حاضرین سے پوچھا کس کے پاس وافر غلہ ہے۔ ایک شخص نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ! ہے۔ فرمایا: اسے آٹھ وسق دے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دو۔ اس نے کہا یا رسول اللہ میرے پاس صرف چار وسق ہے۔ فرمایا چار ہی دے دو۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۰۰۔ حضرت محمد رضی اللہ عنہ بن کعب القرظی۔ عن رجل من الانصار

محمد بن کعب القرظی ایک انصاری بنو وائل سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے سوال کیا یا رسول اللہ کس پر جمعہ فرض ہے۔ فرمایا سوائے عورت' بچے اور غلام کے ہر مسلمان پر فرض ہے۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۰۱۔ حضرت محمد بن منکدر رضی اللہ عنہ عن رجل من الانصار' عن ابیہ

محمد بن منکدر را یک انصاری سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ نے انہماک سے کسی بات کی طرف کان لگا لئے تا آنکہ ہم اکتا گئے پھر ہماری طرف متوجہ ہوئے اور وہ انہماک ختم ہو گیا فرمایا جبرئیل آئے تھے اور کہہ رہے تھے۔ اللہ نے فرمایا کہ جب بندہ مومن مجھ سے کوئی چیز طلب کرتا ہے تو میں اس کی پکار کا جواب دیتا ہوں اور اس کی حاجت پوری کر دیتا ہوں کچھ دیر کے بعد آپ پر پھر وہی حالت انہماک طاری ہو گئی۔ جب وہ حالت ختم ہو گئی تو آپ نے پھر سے ہماری طرف توجہ فرمائی اور فرمایا کہ جبرئیل پھر آئے اور کہہ گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ جب کافر مجھ سے اپنی حاجت طلب کرتا ہے۔ تو میں جبرئیل سے کہتا ہوں کہ تو اس کی حاجت پوری کر دے کہ مجھے اس کی آواز ہی ناپسند ہے۔ ابو نعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۵۰۲۔ حضرت محمود بن لبید رضی اللہ عنہ۔ عن نفر من الانصار

محمود بن لبید انہوں نے چند انصار سے۔ فضل بن دکین نے ہشام بن سعد نے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے محمود بن لبید انصاری سے انہوں نے چند انصار سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا صبح سویرے اٹھنے کی کوشش کرو کیونکہ صبح سویرے اٹھنے میں بڑا اجر ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے

۶۵۰۳۔ حضرت مسلمہ رضی اللہ عنہ' عن جابر' عن رجل من الانصار

حضرت مسلمہ رضی اللہ عنہ نے جابر سے انہوں نے ایک انصاری سے روایت کی۔ یہ انصاری عبد اللہ بن انیس ہیں۔ جن سے "من ستر مومنا" والی حدیث مروی ہے۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۰۴۔ حضرت معاویہ بن قرہ رضی اللہ عنہ۔ عن رجل من الانصار

معاویہ بن قرہ۔ ایک انصاری سے عبد الوہاب بن عطا نے سعید بن ابو عروبہ سے ایسے محرم (احرام باندھنے والے آدمی) کے بارے میں دریافت کیا جس نے شتر مرغ کے انڈے پھوڑ دیئے تھے۔ انہوں نے مطر الوراق سے انہوں نے معاویہ بن قرہ سے انہوں نے ایک انصاری سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں دریافت کیا۔ جو احرام باندھے ہوئے تھا۔ اونٹنی پر سوار تھا اور یوں اس نے شتر مرغ کے انڈے جو ریت میں دفن تھے۔ اونٹنی کے پاؤں کے نیچے روند ڈالے۔ وہ آدمی حضرت علی کے پاس گیا اور اس بارے میں فتویٰ دریافت کیا۔ حضرت علی نے فرمایا۔ ہر انڈے کے بدلے میں تجھے ایک اونٹنی کو گابھن کرانا ہو گا۔ یا اس کا بچہ بطور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تاوان دینا ہوگا۔ وہ آدمی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور صورت حال بیان کی آپ نے فرمایا جو کچھ علی نے کہا ہے وہ تو سن ہی چکا ہے۔ اب آؤ میں تمہیں اس سلسلے میں کچھ رعایت دیتا ہوں۔ ہر انڈے کے بدلے میں ایک روزہ رکھو اور ایک مسکین کو کھانا کھلاؤ۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

بنو جہینہ

۶۵۰۵۔ اسید بن عبدالرحمٰنؓ۔ عن رجل من جہینہ

بنو جہینہ اسید بن عبدالرحمٰن۔ بنو جہینہ کے ایک آدمی سے اوزاعی نے اسید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے بنو جہینہ کے ایک آدمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہم رسول اکرمؐ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے۔ اس دوران میں ہم ایک ایسے مقام پر اترے۔ جہاں بڑی تنگ جگہ تھی چنانچہ شدت ہجوم سے راستہ رک گیا۔ حضور اکرمؐ نے منادی کرائی کہ جو شخص ساتھیوں کی تنگی کا ذریعہ بنے گا یا راستہ بند کردے گا وہ جہاد کے ثواب سے محروم رہے گا۔

اسی حدیث کو عباد بن جویریہ نے اوزاعی سے انہوں نے اسید سے انہوں نے قرہ بن مجاہد سے انہوں نے سہل بن معاذ بن انس جہنی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۰۶۔ حضرت ابواسحٰق سبیعیؓ۔ عن رجل من جہینہ او مزینہ

ابواسحٰق ہمدانی سبیعی۔ بنو جہینہ یا بنو مزینہ کے ایک آدمی سے۔ ابویاسر بن ابوحبہ نے باسنادہ وہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یحییٰ بن آدم سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے بنو جہینہ کے ایک آدمی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے الشعاب میں ایک آدمی کو یا حرام یا حرام کہتے سنا۔ یہ ان کی رسم تھی حضور اکرمؐ نے فرمایا: "یا حلال یا حلال" دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۰۷۔ حضرت ابواسحٰق سبیعیؓ۔ عن رجل من جہینہ

ابواسحٰق سبیعی۔ بنو جہینہ کے ایک دوسرے آدمی سے بقول ابونعیم' ابوالاحوص نے ابواسحٰق سے انہوں نے بنو جہینہ کے ایک آدمی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا بہترین چیز جو ایک شخص دوسرے کو دے سکتا ہے۔ وہ حسن خلق ہے اور بدترین چیز۔ اچھی شکل کے اندر برا دل ہے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۰۸۔ حضرت ابوبکر بن زید بن مہاجرؓ' عن رجل من جہینہ

ابوبکر بن زید بن مہاجر۔ بنو جہینہ کے ایک آدمی سے۔ ان کا قول ہے کہ ان کا ایک بھائی فوت ہوگیا اور اس نے دو دینار اپنے بعد چھوڑے۔ میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا یارسول اللہ میرا بھائی فوت ہوگیا ہے اور اس کا ترکہ صرف دو دینار ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ گرم لوہے کے دو داغ اس کے بعد اس آدمی نے کہا اگر میں نے حضور اکرمؐ سے جھوٹ منسوب کیا ہو۔ تو میں بدترین آدمی ہوں۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۵۰۹۔ حضرت ابوالحویرث عبدالرحمٰن بن معاویہؓ۔ عن رجل من جہینہ

ابوالحویرث عبدالرحمٰن بن معاویہ مدنی۔ بنو جہینہ کے ایک آدمی سے مروی ہے رسول اکرمؐ نے فرمایا جس نے اپنے کسی یتیم کو یا کسی اجنبی یتیم کو اپنے خاندان میں شامل کر لیا اور اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور اس کی بہتری میں کوشاں رہا۔ اس کی مثال مجاہد فی سبیل اللہ، قائم اللیل اور صائم الدہر کی سی ہو گی۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۱۰۔ حضرت سعید بن یسارؓ

سعید بن یسار بنو جہینہ کے ایک آدمی سے۔ حماد نے عمرو بن یحییٰ سے انہوں نے سعید بن یسار سے روایت کی کہ میں نے بنو جہینہ کے ایک ایسے آدمی کو دیکھا۔ جس سے طویل تر اور عظیم آدمی۔ میں نے نہیں دیکھا تھا۔ اس آدمی سے منقول ہے کہ ہم حضور اکرم کے پاس ایسے زمانے میں آئے۔ جب ملک میں قحط تھا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ان کو باہم تقسیم کر لو۔ لوگ ایک ایک دو دو آدمیوں کے ہاتھ پکڑ کر لے جا رہے تھے لیکن میرا قد اور جسم دیکھ کر گھبراتے تھے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۱۱۔ حضرت شمر بن عطیہؓ۔ عن رجل من جہینہ

شمر بن عطیہ، جہینہ یا مزنیہ کے ایک آدمی سے۔ سفیان نے اعمش سے انہوں نے شمر بن عطیہ سے انہوں نے بنو جہینہ یا بنو مزینہ کے ایک آدمی سے روایت کی کہ ایک بار تقریباً سو بھیڑیوں کا ایک جتھا جب حضور اکرم ﷺ نے نماز ادا کی آپ کی خدمت میں پیش ہوا آپ نے فرمایا کہ بھیڑیوں کا یہ وفد اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ تم اپنی خوراک میں سے ان کا حصہ علیحدہ کر دو اور باقی کو اپنے لئے محفوظ کر لو چنانچہ بھیڑیوں نے آپ کے سامنے اپنی شکایت پیش کی اور واپس چلے گئے اور ان کے چیخنے کی آواز آ رہی تھی۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۱۲۔ حضرت عبداللہ بن عکیمؓ۔ عن مشیخۃ من جہینہ

عبداللہ بن عکیم۔ بنو جہینہ کے عمر رسیدہ لوگوں سے، قاسم بن مخیمرہ نے عبداللہ بن عکیم سے انہوں نے جہینہ کے عمر رسیدہ لوگوں سے روایت کی کہ رسول اکرم نے انہیں لکھ کر انتباہ فرمایا کہ مردار سے کوئی فائدہ نہ اٹھایا جائے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۱۳۔ حضرت عطاء بن یسارؓ۔ عن رجل من جہینہ

عطاء بن یسار۔ بنو جہینہ کے ایک آدمی سے جو صحابی تھے۔ لیث بن سعد نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابوہلال سے انہوں نے ہلال بن اسامہ سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے جہینہ کے ایک آدمی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے انہیں ایک جن کے پاس بھیجا۔ فرمایا تین دن تک خوب تیز چلتے جاؤ جب تجھے سورج نظر نہ آئے تو اونٹ کو گھاس چراؤ۔ یا کسی کا پیٹ بھرو یہاں تک کہ تمہارے پاس جنوں کی جوان لڑکیاں سینہ پھلائے آئیں گی۔ ان کے مرد پرانے کپڑوں میں ہوں گے اور ان کی عورتیں کالے رنگ کی ہوں گی تم انہیں کہنا اے مغرور بنو اسفع۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۵۱۴۔ حضرت عمران بن ابی انسؓ۔ عن رجل من جہینہ

عمران بن ابی انس۔ بنوجہینہ کے ایک آدمی سے انہوں نے رسول اکرمؐ کو ذیل کی دعا مانگتے سنا۔ اللھم انی اعوذ بک من الشیطان من نفخہ و نفثہ و ھمزہ۔"

انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ۔ اس سے پہلے کبھی بھی ہم نے آپ کو یہ دعا مانگتے نہیں سنا یہ کیا چیز ہے؟ فرمایا نفخ سے مراد کبر نفث سے مراد شعر اور ہمزہ سے مراد غصہ ہے۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۱۵۔ حضرت کلیب بن شہابؓ۔ عن رجل من جہینہ

کلیب بن شہاب۔ جہینہ یا مزینہ کے ایک آدمی سے۔ عاصم بن کلیب نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں سوائے صحابہ کے اور کسی کو بھی حکومت عطا نہیں ہوتی تھی۔ انہی سے مروی ہے کہ دفعہ ہم ایران میں تھے کہ عیدالاضحیٰ آ گئی اور بکریاں مہنگی ہو گئیں چنانچہ ہم دو دو اور بعض اوقات تین تین جذع (دو سالہ اونٹ کا بچہ) کے بدلے میں ایک بوڑھی بکری خریدتے تھے پس حضور اکرم ﷺ کے صحابہ میں سے ایک آدمی ہماری مدد کو کھڑا ہوا۔ پس اس نے کہا ہم رسول اللہؐ کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ پھر عیدالاضحیٰ کا دن آ گیا اور بکریاں اتنی مہنگی ہو گئیں کہ دو دو جذع کے بدلے میں ایک بکری خریدی جانے لگی۔ اس موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جذع اور ثنی (ایک سالہ جانور) دونوں برابر ہیں۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اور بنوجہینہ یا مزینہ کے ایک آدمی کا ترجمہ بیان کیا ہے لیکن حدیث میں جہینہ کا نام نہیں لیا۔

۶۵۱۶۔ حضرت ہلال بن یسافؓ۔ عن رجل من ثقیف، عن رجل من جہینہ

ہلال بن یساف بنوثقیف کے ایک آدمی سے انہوں نے بنوجہینہ کے ایک شخص سے انہوں نے عبدالوہاب بن ابومنصور الامین سے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے مسدد اور سعید بن منصور سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ہلال بن یساف سے انہوں نے بنوثقیف کے ایک آدمی سے انہوں نے بنوجہینہ کے ایک آدمی سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جلدی ہی ایک قوم سے تمہارا مقابلہ ہوگا اور تم ان پر غلبہ پا لوگے اور وہ تم سے اپنے آپ کو مال و دولت کی وجہ سے بچا لیں گے۔ نہ کہ اپنی ذات یا اولاد کی وجہ سے، سعید بن منصور نے اپنی حدیث میں ذیل کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے "اور وہ تم سے صلح کر لیں گے۔" اس کے بعد مسدد اور سعید دونوں اس پر متفق ہیں کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ "تم ان سے اس سے زیادہ کچھ نہ لینا کہ وہ تمہارے لئے حلال نہ ہوگا۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

بنوحارثہ

۶۵۱۷۔ حضرت اسماعیل بن امیہؓ

بنوحارثہ اسماعیل بن امیہ بنوحارثہ کے ایک شیخ سے۔ ایک اونٹ ایک کنوئیں میں گر پڑا اور وہ اسے کسی طرح ذبح نہیں کر سکتے تھے پس انہوں نے اس کے پہلو میں خنجر مار کر اسے ذبح کر دیا پھر حضور اکرمؐ سے اس کے کھانے کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اجازت دے دی۔

ابواحمد نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے یعقوب سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطا بن یسار سے انہوں نے بنو حارثہ کے ایک آدمی روایت کی کہ وہ احد کی ایک گھاٹی میں اونٹ کا بچہ چرا رہا تھا۔ اسے موت نے آ لیا لیکن اسے ذبح کرنے کے لئے اس کے پاس کچھ نہ تھا چنانچہ انہوں نے اس کے سینے کو پتھر سے زخمی کر دیا اور خون بہ گیا پھر وہ حضور اکرم کے پاس آئے اور حضور اکرم ﷺ کو صورت حال سے آگاہ کیا آپ نے کھانے کی اجازت دے دی۔

بنوالحریش

۶۵۱۸۔ حضرت ہانی بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بن الشخیر ۔ عن رجل من بنی الحریش

بنوالحریش ہانی بن عبداللہ بن شخیر نے بنوالحریش کے ایک آدمی سے' یعیش بن صدقہ بن علی نے باسنادہ تا احمد بن شعیب سے انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے ہانی بن شخیر سے انہوں نے الحریش سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ میں سفر میں تھا۔ حضور ﷺ کی خدمت میں آیا۔ آپ کھانا کھا رہے تھے اور میں روزے سے تھا۔ مجھے آپ نے کھانے کی دعوت دی میں نے گزارش کی یا رسول اللہ میں تو روزے سے ہوں فرمایا آؤ بھی۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ خداوند تعالیٰ نے مسافر کو کتنی رعایتیں دی ہیں۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ وہ کون کون سی رعایتیں ہیں۔ فرمایا روزہ اور آدھی نماز۔ یہ آدمی ہی عبداللہ بن شخیر ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی اور کہا "کنت مسافرا" الی آخرہ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

بنوخثعم

۶۵۱۹۔ حضرت عمارہ بن عبد رضی اللہ عنہ۔ عن شیخ من خثعم

عمارہ بن عبد یا ابن عبید بنوخثعم کے ایک شیخ سے۔ ابویاسر نے باسنادہ وہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عفان سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے داؤد بن ابوہند سے انہوں نے عمارہ سے روایت کی کہ ایک بار ہم دشمن کے علاقے میں داخل ہو گئے۔ پھر واپس آ گئے ہم میں ایک شیخ بھی تھا۔ ان میں حجاج کا ذکر چھڑ گیا۔ وہ لڑ پڑا اور اس نے اسے گالی دی میں نے کہا گالی مت دو وہ تو اللہ کی راہ میں جہاد کرتا ہے۔ اہل عراق سے امیر المومنین کے حکم کے مطابق' اس نے کہا یہ ان سب میں بڑا کافر ہے میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا اس فتنے میں پانچ فتنے اٹھیں گے چار تو گزر چکے ہیں اور ایک باقی ہے اور وہ فتنہ صیلم ہے اور اے اہل شام یہ تم میں ہوگا اگر تجھے اس سے پالا پڑے اور تیرا بس چلے تو اسے روک دے اور دونوں فریقوں میں سے کسی کا ساتھ نہ دے ورنہ زمین میں سرنگ بنا اور اس میں گھس جا۔ ابونعیم نے اس کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۵۲۰۔ حضرت ابن عباسؓ

حضرت ابن عباسؓ۔ ابوالقاسم یعیش بن صدقہ الفقیہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن نسائی سے انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ بنوخثعم کی ایک عورت نے حضور اکرمؐ سے اس صبح کو جب لوگ حج کے لئے اکٹھے ہو رہے تھے۔ دریافت کیا کہ حج بیت اللہ میرے والد پر بھی جو کافی بوڑھے ہیں۔ فرض ہے لیکن ان کے پاس سواری نہیں۔ کیا میں ان کی طرف سے حج کر سکتی ہوں۔ فرمایا ہاں ایسا کرنا درست ہے۔

اور یہ واقعہ اول الذکر سے مختلف ہے کیونکہ آپ کے عین حیات میں واقع ہوا ہے اور یہ ایک بوڑھے کا قصہ ہے۔ جس کے پاس سواری نہ تھی اور اول الذکر میں وہ واقعہ ایام حج میں ایک ایسے آدمی کو پیش آیا۔ جو مصروف جہاد تھا اور یہ اس سے مختلف ہے۔ واللہ اعلم

۶۵۲۱۔ حضرت ابوہمام شعبانیؓ۔ عن رجل من خثعم

ابوہمام شعبانی بنوخثعم کے ایک آدمی سے۔ معاویہ بن سلام نے زید بن سلام سے انہوں نے ابوسلام سے روایت کی کہ ان سے ابوہمام شعبانی نے نقل کیا کہ میں قزوین کے ایک سرحدی مورچے پر مقیم تھا اور ہم میں بنوخثعم کا ایک آدمی تھا۔ جو صحابی تھا۔ انہوں نے بیان کیا کہ ہم حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تبوک کو روانہ ہوئے۔ ایک رات ایک مقام پر آپ نے تمام صحابہ کو جمع کر کے فرمایا مجھے دو خزانے حکومت ایران اور روم کے دیئے گئے ہیں اور میری امداد کے لئے ملوک حمیر کو مقرر فرمایا گیا ہے۔ وہ آئیں گے اور اللہ کا مال لے کر اس کی راہ میں جہاد کریں گے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۲۲۔ حضرت الدوسیؓ

الدوسی۔ یحییٰ بن محمود اور ابویاسر نے باسنادہما تا مسلم۔ ابوبکر بن ابوشیبہ اور اسحٰق بن ابراہیم سے انہون نے سلیمان سے۔ ابوبکر کہتے ہیں۔ ہمیں سلیمان بن حرب نے انہوں نے حماد سے انہوں نے حجاج الصواف سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ طفیل بن عمرو الدوسی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئے۔ اور کہا یا رسول اللہ! کیا آپ کے پاس مضبوط قلعہ ہے۔ پھر حدیث بیان کی۔

ان سے مروی ہے کہ رسول کریمؐ نے ہجرت کی۔ تو طفیل بن عمرو اور ان کے قبیلے کے ایک اور آدمی نے بھی ان کے ساتھ ہجرت کی۔ انہوں نے مدینہ میں سکونت اختیار کر لی۔ طفیل کا ساتھی بیمار پڑ گیا اور آہ وزاری کرنے لگ گیا اس نے تیر کا پیکان لیا اور ہاتھوں کی انگلیوں کے پیوید کاٹ ڈالے۔ اس کے ہاتھوں سے خون بہنے لگ گیا اور وہ مر گیا۔ اسے طفیل نے خواب میں دیکھا کہ وہ اچھی حالت میں تھا مگر ہاتھ ڈھانپ رکھے تھے۔ طفیل نے پوچھا کہو۔ خدا نے تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا۔ کہا ہجرت مدینہ کی وجہ سے میری مغفرت ہوگئی۔ طفیل نے دریافت کیا تو نے ہاتھ کیوں ڈھانپ رکھے ہیں۔ کہا اللہ میاں نے کہا جس چیز کو تو نے خود بگاڑا ہے ہم اسے درست نہیں کریں گے۔ طفیل نے حضور اکرمؐ سے خواب بیان کیا۔ تو آپ نے دعا فرمائی اے اللہ! تو اس کے ہاتھوں کو بھی ٹھیک کر دے اور قصور کو بھی معاف فرما دے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنوالدیل

۶۵۲۳۔ حنظلہ بن علی دیلیؓ۔عن رجل من بنی الدیل

حضرت حنظلہ بن علی الدیلی۔ بنودیل کے ایک آدمی سے ان سے مروی ہے کہ میں نے گھر میں ظہر کی نماز ادا کی۔ مسجد نبوی کے پاس سے گزرا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھا رہے تھے۔ میں پاس سے گزر گیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تم کیوں شریک نماز نہ ہوئے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نماز ادا کر چکا تھا۔ فرمایا تاہم تمہیں شریک ہو جانا چاہیے تھے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

بنوسدوس

۶۵۲۴۔ حضرت محارب بن دثارؓ۔عن رجل من قومہ

حضرت محارب بن دثار۔ اپنے قبیلے کے ایک آدمی سے انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ حضور اکرم ﷺ صحابہ کی ایک جماعت کے ساتھ ہمارے پاس سے گزرے۔ ہمارے پاس ایک لڑکا تھا جس کا ہاتھ ایک دن پہلے ٹوٹ گیا تھا اور ہم نے اس پر پٹی باندھ دی تھی۔ جب کھانا چنا گیا تو لڑکے نے کھانے کے لئے اپنا بایاں ہاتھ بڑھایا آپ نے فرمایا۔ رک جا۔ ہم نے کہا یا رسول اللہ کل اس کا ہاتھ ٹوٹ گیا۔ ہم نے اس پر پٹی باندھ دی تھی۔ حضور اکرمؐ نے پٹی کھول کر اس پر ہاتھ پھیرا اور اس کا دایاں ہاتھ ٹھیک ہو گیا اور اس نے دائیں ہاتھ سے کھانا کھایا اور پھر اپنے قبیلے میں لوٹ گیا۔ اس قبیلے میں ایک شیخ تا حال اسلام سے انکاری تھا۔ اس نے اس لڑکے سے صورت حال پوچھی اور اس نے بتایا تو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گیا۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم' محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے مسلم بن قتیبہ سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے اپنے قبیلے کے ایک آدمی سے انہوں نے ایک اور آدمی سے روایت کی کہ انہوں نے آپؐ کو سفر میں دیکھا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

بنوسلیط

۶۵۲۵۔ حضرت الحسنؓ۔عن رجل من بنی سلیط

حضرت الحسن۔ بنوسلیط کے ایک آدمی سے۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوالنصر سے انہوں نے ابن المبارک سے انہوں نے حسن سے انہوں نے بنوسلیط کے ایک آدمی سے روایت کی کہ وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ صحابہ کی ایک جماعت میں تشریف فرما تھے۔ انہوں نے آپ کو فرماتے سنا۔ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ نہ وہ اس پر ظلم کرے گا اور نہ اسے رسوا کرے گا۔ آپ نے سینے کی طرف اشارہ کر کے فرمایا کہ تقویٰ کا مقام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہاں ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

بنو سلیم

۶۵۲۶۔ حضرت اسماعیل بن ابراہیم ؓ۔ عن رجل من بنی سلیم

حضرت اسماعیل بن ابراہیم انصاری۔ بنو سلیم کے ایک آدمی سے' یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ تا ابوبکر ابن ابی عاصم انہوں نے بندار سے انہوں نے بدل بن محبر سے انہوں نے سعید سے انہوں نے علاء بن اخو شعیب الفزاری سے انہوں نے ایک آدمی سے انہوں نے اسماعیل سے انہوں نے بنی سلیم کے ایک آدمی سے روایت کی کہ میں نے رسول کریم ﷺ سے امامہ دختر عبدالمطلب سے نکاح کی درخواست کی۔ آپ نے اس سے میرا نکاح کرا دیا۔ اور گواہ طلب نہ فرمائے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۲۷۔ جری النہدی ؓ۔ عن رجل من بنی سلیم

جری النہدی بنو سلیم کے ایک آدمی سے۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے معاذ سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں جری النہدی سے انہوں نے بنو سلیم کے ایک آدمی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے اپنے ہاتھ کو میرے ہاتھ پر رکھ کر فرمایا کہ سبحان اللہ نصف میزان ہے اور الحمد للہ میزان کو بھر لے گا اور اللہ اکبر زمین و آسمان کی وسعتوں کو پر کر دے گا۔ وضو نصف ایمان اور روزہ نصف صبر ہے۔

یونس بن ابو اسحٰق سے اور فطر اور زہیر نے ابو اسحٰق سے اور عاصم نے بہدلہ سے انہوں نے جری سے انہوں نے بنو سلیم کے دو آدمیوں سے جو حضور اکرم ﷺ کے صحابی تھے۔ وہ دونوں باہم ملے۔ ایک نے دوسرے سے کہا کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو اسی طرح فرماتے سنا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۲۸۔ حضرت خالد بن معدان ؓ۔ عن رجل من بنی سلیم

خالد بن معدان۔ بنو سلیم کے ایک آدمی سے ایک روایت میں ان کا نام عتبہ بن عبد آیا ہے محمد بن اسحٰق نے ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن معدان صحابی سے مروی ہے کہ ہم نے حضور اکرم ﷺ سے درخواست کی کہ اپنے بارے میں کچھ ارشاد فرمائیے۔ فرمایا میں اپنے دادا ابراہیم کی دعا اور عیسیٰ بن مریم کی بشارت ہوں اور جب میں ماں کے پیٹ میں تھا۔ تو میری والدہ نے خواب میں دیکھا کہ ان کے جسم سے ایک نور نکلا جس نے شام کے شہر بصریٰ کے محلات کو آنکھوں کے سامنے لا کھڑا کیا۔ بنو سعد بن بکر نے مجھے دودھ پلانے کا بندوبست کیا گیا۔ اس دوران جب میں اپنے رضاعی بھائیوں کے ساتھ رہتا تھا۔ ایک دن دو آدمی آئے جن کا سفید لباس تھا۔ اور ان کے ہاتھ میں ایک تھال تھا جس میں برف تھی۔ انہوں نے مجھے زمین پر لٹایا۔ میرا پیٹ چیرا۔ دل کو نکالا اسے اچھی طرح دھو کر اس میں ایمان اور حکمت بھر دی۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۲۹۔ نعیم بن سلامہ ؓ۔ عن رجل من بنی سلیم

نعیم بن سلامہ بنو سلیم کے ایک آدمی سے۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی جب بھی رسول اکرم ﷺ کھانے سے فارغ ہوتے تو یہ دعا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پڑھتے۔

اللھم لک الحمد اطعمت وسقیت واتبعت وارویت فلک الحمد غیر مکفور ولا مودع ولا مستغنی عنک.

ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۳۰۔ حضرت یزید بن عبداللہ بن شخیرؓ۔ عن رجل من بنی سلیم

یزید بن عبداللہ بن شخیر بنوسلیم کے ایک آدمی سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی زیارت کی آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بندے کو جو کچھ عطا کرتا ہے۔ کبھی اسے ابتلا میں بھی ڈال دیتا اگر خدا کی تقسیم پر رضا مند ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے اور وسعت پیدا کرتا ہے اور اگر راضی نہیں ہوتا تو برکت سے محروم رہتا ہے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

شرعب

۶۵۳۱۔ حضرت حبان بن زید شرعبیؓ۔ عن شیخ من شرعب

حضرت حبان بن زید شرعبی۔ بنوشرعب کے ایک شیخ سے۔ ابوالیمان نے جریر بن عثمان سے انہوں نے حبان بن زید شرعبی سے کہ بنوشرعب کے ایک شیخ کے مزاج میں کچھ خرابی تھی۔ ارض روم میں ایک مقام پر انہوں نے پڑاؤ کیا۔ ایک مویشی' اس کی سواری اور خیمے کے قریب آیا جسے ایک مسلمان نے جو قریب ہی تھا۔ روک دیا شرعبی اس آدمی کے پاس بھاگ کر گیا اور کہا کہ میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تین غزوات میں شریک رہا ہوں۔ میں نے آپؐ کو یہ فرماتے نہیں سنا کہ پانی' گھاس اور آگ میں سب مسلمان شریک ہیں۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔ شرعب قبیلہ حمیر کی شاخ ہے۔

بنوعامر بن صعصعہ

۶۵۳۲۔ حضرت ایوب سختیانیؒ۔ عن رجل من بنی عامر

حضرت ایوب سختیانی۔ بنوعامر کے ایک آدمی سے اس نے اپنے قبیلے کے ایک آدمی سے کہ صحابہ نے کچھ جنگی قیدی پکڑے میں آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ کھانا تناول فرما رہے تھے۔ فرمایا قریب آجاؤ اور کھاؤ عرض کیا روزے سے ہوں۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ نے مسافر سے دو رعایتیں کی ہیں' روزہ اور آدھی نماز' اسی طرح حاملہ عورت اور دودھ پلانے والی ماں کے لئے بھی رعایت ہے۔

اسی حدیث کو ثوری وغیرہ نے ایوب سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے انس بن مالک کعبی سے اسی طرح روایت کیا ہے جیسا کہ ہم انس کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں اور حماد نے اس حدیث کو یزید بن عبداللہ بن شخیر سے انہوں نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے (اور اس کی قوم عامر بن صعصعہ ہے' نہ کہ یزید بن حریش بن کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے اسی طرح کعبی کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تعلق بھی عامر سے ہے کیونکہ ان کا نسب بھی کعب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ ہے)

بنو عدی بن کعب

۶۵۳۳۔ حضرت برد بن سنان رضی اللہ عنہ۔ عن رجل من بنی عدی

حضرت برد بن سنان بنو عدی بن کعب کے ایک آدمی سے۔ یہ لوگ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ بیٹھ کر نماز پڑھ رہے تھے۔ انہوں نے وجہ دریافت کی تو آپؐ نے بتایا کہ آپ کو بچھو نے ڈنگ مارا ہے۔ اس کے بعد فرمایا جب تم نماز میں بچھو کو دیکھ پاؤ تو اسے بائیں جوتے سے مار ڈالو۔

۶۵۳۴۔ حضرت العرکی رضی اللہ عنہ

حضرت العرکی۔ امیر ابونصر بن ماکولا نے کہا کہ یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے حضور اکرم ﷺ سے سمندری پانی سے وضو کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ ان سے عبداللہ بن جریر نے روایت کی۔ یہ ایسا نام ہے۔ جو صفت نسبتی سے ملتا جلتا ہے۔

بنو غفار

۶۵۳۵۔ حضرت ابو حاجب رضی اللہ عنہ۔ عن رجل من بنی غفار

حضرت ابو حاجب۔ بنو غفار کے ایک آدمی سے ایک روایت کے مطابق ان کا نام حکم بن عمرو تھا۔ ابو اسحٰق ابراہیم بن محمد الفقیہ وغیرہ نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمود بن غیلان سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے سلیمان التیمی سے انہوں نے ابو حاجب سے انہوں نے بنو غفار کے ایک آدمی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے اس پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا جس سے عورت نے طہر کا غسل کیا ہو۔

اسی حدیث کو عاصم الاحول نے ابو حاجب سے انہوں نے حکم بن عمرو الغفاری سے روایت کیا اور یوسف بن یعقوب نے سلیمان التیمی سے اور انہوں نے بنو غفار کے ایک آدمی سے روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یہ صاحب حکم بن عمرو غفاری ہیں ابو احمد نے باسنادہ ابو داؤد سے انہوں نے ابن بشار سے انہوں نے طیالسی سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابو حاجب سے انہوں نے حکم بن عمرو سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے عورت کے طہر کے فاضل پانی سے وضو کرنے سے منع فرمایا۔

۶۵۳۶۔ حضرت سعد بن ابراہیم رضی اللہ عنہ۔ عن رجل من بنی غفار

حضرت سعد بن ابراہیم بنو غفار کے ایک آدمی سے۔ ابراہیم بن سعد زہری نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہم حمید بن عبدالرحمٰن کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ مسجد نبوی میں ہمارا ایک غفاری دوست جس کی آنکھوں میں کچھ کمزوری تھی۔ سامنے آ گیا حمید نے اسے بلا بھیجا۔ جب وہ آیا تو حمید نے مجھے کہا اے بھتیجے! ذرا کھلے ہو بیٹھو کیونکہ اس شخص نے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ کئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سفروں میں شرکت کی ہے چنانچہ وہ ہم دونوں کے درمیان بیٹھ گیا پھر حمید نے اس آدمی سے کہا جو حدیث آپ نے حضور اکرم ﷺ سے سنی ہے۔ ہمیں سناؤ کہا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ بادل کو اٹھاتا ہے۔ پھر وہ نہایت عمدہ ہنسی ہنستا ہے اور نہایت عمدہ گفتگو کرتا ہے دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۳۷۔ حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔ عن رجل من بنی غفار

حضرت عبداللہ بن عباسؓ۔ بنو غفار کے ایک آدمی سے۔ عبداللہ بن احمد بن محمد خطیب نے ابو سعد مطرز سے اجازۃً انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے حبیب بن حسن سے انہوں نے محمد بن یحییٰ مروزی سے انہوں نے محمد بن احمد بن ایوب سے انہوں نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن حزم سے انہوں نے اس شخص سے جس نے ابن عباس سے روایت کی۔ وہ کہتے ہیں۔ مجھے بنو غفار کے ایک آدمی نے بتایا کہ میں اور میرا عم زاد ایک پہاڑ پر چڑھے۔ وہاں سے بدر کا میدان جنگ نظر آتا تھا۔ اس وقت ہم مشرک تھے۔ ہم دیکھ رہے تھے کہ کسے شکست ہوتی ہے تاکہ ہم بھی لوٹ مار میں حصہ لے سکیں۔ اتنے میں بادل کا ٹکڑا ہمارے پاس سے گزرا جس میں گھوڑوں کے ہنہنانے کی آوازیں آئیں۔ اس بادل سے ایک آواز آئی۔ حیزوم آگے بڑھو۔ اس سے میرے عم زاد کے دل کا پردہ پھٹ گیا اور گر کر مر گیا۔ میں بھی مرنے کے قریب تھا لیکن میں نے خود کو تھام لیا۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ آیا اس آدمی کا ذکر پہلے ہو چکا ہے یا نہ۔

۶۵۳۸۔ حضرت عطاء بن یسارؓ۔ عن رجلین من بنی غفار

حضرت عطاء بن یسار۔ بنو غفار کے دو آدمیوں سے ابن وہب نے عمرو بن حارث سے انہوں نے بکیر سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے بنو غفار کے دو آدمیوں سے روایت کی کہ وہ دونوں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ مانگنے کو حاضر ہوئے۔ ان سے فرمایا جیسے کہ تم ہو پھر آپ مڑے۔ کچھ دیر توقف فرمایا۔ پھر تقریباً تین آدمیوں کا کھانا چادر میں ڈال کر لائے اور فرمایا قریب آجاؤ۔ جب سے میں تم سے علیحدہ ہوا ہوں۔ میں نے تمہارے لئے خود کو تکلیف میں ڈالا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

قریش

۶۵۳۹۔ حضرت منذر ثوریؓ۔ عن نفر من قریش

حضرت منذر الثوری چند قریشیوں سے۔ ربیع بن منذر ثوری نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضرت علیؓ اور طلحہؓ کے درمیان گفتگو ہو رہی تھی حضرت علی نے کہا کہ جری وہ شخص ہے جو اللہ اور رسول کو کافی سمجھے۔ پھر فرمایا فلاں فلاں کو بلاؤ انہیں کہا کہ قریش کے چند آدمیوں کو بلا لاؤ۔ پوچھا تم کس بات کی شہادت دو گے۔ انہوں نے کہا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ میرا نام بھی رکھ لو اور کنیت بھی مگر آج کے بعد اس کی اجازت نہ ہوگی۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنو بلقین

۶۵۴۰۔ حضرت عبداللہ بن شقیق رضی اللہ عنہ۔ عن رجل من بلقین

حضرت عبداللہ بن شقیق۔ بنوبلقین کے ایک آدمی سے' ابوالفضل المنصور بن ابوالحسن نے باسنادہ ابویعلی سے انہوں نے عبدالواحد بن غیاث سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے بدیل بن میسرہ سے انہوں نے عبداللہ بن شقیق سے انہوں نے بلقین کے ایک آدمی سے روایت کیا کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ وادی قری میں تھے۔ انہوں نے دریافت کیا یا رسول اللہ! آپ کو کس چیز کا حکم دیا گیا ہے فرمایا مجھے حکم دیا گیا ہے کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ نماز قائم کرو اور زکوٰۃ دو انہوں نے دریافت کیا۔ مغضوب علیھم کون ہیں۔ فرمایا یہود۔ پوچھا ضالین کون ہیں فرمایا نصاریٰ۔ انہوں نے دریافت کیا مال غنیمت کس کے لئے ہے فرمایا ایک حصہ اللہ کا اور چار حصے غازیوں کے۔ انہوں نے دریافت کیا کیا کسی کا استحقاق دوسرے سے زیادہ بھی ہے۔ فرمایا نہیں ہاں اس صورت میں کہ خود کوئی بڑھ کر اٹھالے۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

بنو کلب

۶۵۴۱۔ حضرت ثابت بن معبد رضی اللہ عنہ

حضرت ثابت بن معبد بنوکلب کے ایک آدمی سے عبدالملک بن ثابت بن معبد نے اپنے والد سے انہوں نے بنوکلب کے ایک آدمی سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ میں ایک عورت کے حسن و جمال پر فریفتہ ہوں لیکن وہ بانجھ ہے۔ کیا میں اس سے شادی کرلوں فرمایا نہیں۔ انہوں نے اپنے سوال کر بار بار دہرایا مگر حضور اکرم ﷺ نے ہر دفعہ نفی میں جواب دیا تا آنکہ آخر میں فرمایا کہ ایک سیاہ فام عورت جو بچے جنے میرے نزدیک اس سے کہیں بہتر ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ میں کثرت کو پسند کرتا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

بنو کنانہ

۶۵۴۲۔ حضرت اشعث بن ابوالشعثاء رضی اللہ عنہ۔ عن رجل من کنانہ

حضرت اشعث بن ابوالشعثاء۔ بنوکنانہ کے ایک آدمی سے۔ عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابونضر سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے اشعث بن ابوالشعثاء سے انہوں نے کنانہ کے ایک آدمی سے روایت کی کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو ذی المجاز کے بازار میں گھومتے دیکھا فرما رہے تھے۔ اے لوگو! لا الہ الا اللہ کہو اور نجات پاؤ گے اور ابوجہل آپ پر مٹی ڈالتا تھا اور کہتا تھا اے لوگو! دیکھنا یہ شخص تمہیں تمہارے دین سے برگشتہ نہ کردے۔ یہ چاہتا ہے کہ تم اپنے دین کو چھوڑ دو۔ لات وعزیٰ سے اعلان بیزاری کرو لیکن رسول کریم اس کی طرف دھیان نہیں دیتے تھے۔ ابن مندہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۴۳۔ حضرت یحییٰ بن حسان ؓ۔ عن رجل من کنانہ

حضرت یحییٰ بن حسانؓ۔ بنو کنانہ کے ایک آدمی سے۔ ابواسحٰق فزاری نے یحییٰ بن حسان سے روایت کی کہ انہوں نے بنو کنانہ کے ایک آدمی سے سنا۔ وہ کہہ رہے تھے کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کے پیچھے فتح مکہ کے دن نماز پڑھی آپ دعا مانگ رہے تھے

" اللھم لاتخزنی یوم القیامة و لا تحزنی یوم الباس"

اور اسی روایت کو ریان بن جعد سے انہوں نے یحییٰ بن حسان سے انہوں نے ابوقرصافہ سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

بنولیث

۶۵۴۴۔ حضرت ابن عباسؓ

حضرت ابن عباس۔ ابواحمد بن سکینہ صوفی نے ابوغالب ماوردی سے مناولۃً باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن فارس سے انہوں نے موسیٰ بن ہارون بردی سے انہوں نے ہشام بن یوسف سے انہوں نے قاسم بن فیاض انباری سے انہوں نے خلاد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابن المسیب سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ ایک شخص بکر بن لیث حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اعتراف کیا کہ اس نے ایک عورت سے چار دفعہ زنا کیا ہے لیکن عورت نے انکار کیا اور کہا کہ یہ جھوٹ بول رہا ہے۔ حضور اکرمؐ نے اسے دروغ گوئی کی وجہ سے (۸۰) کوڑے لگائے۔

بنومحارب

۶۵۴۵۔ عبدالملک مصریؓ۔ عن رجل من محارب

حضرت عبدالملک مصری بنومحارب کے ایک آدمی سے۔ ایک شخص حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور گزارش کی یا رسول اللہ! مجھے ایک عورت پسند آ گئی ہے آپ از راہ کرم میرے لئے دعائے برکت فرمائیں۔ حضور اکرم ﷺ نے انکار کر دیا کیونکہ وہ بانجھ تھی۔ وہ آدمی واپس چلا گیا کچھ دنوں بعد پھر آیا اور اجازت طلب کی لیکن آپ نے اجازت نہ دی اور فرمایا کہ سیاہ فام بچے جننے والی عورت ایک خوبصورت بانجھ عورت سے بہتر ہے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے ابونعیم اس حدیث کو پیشتر ازیں بنوکلب کے ایک آدمی کے ترجمے میں بیان کر چکے ہیں۔

بنومزینہ

۶۵۴۶۔ عبدالرحمٰن بن بشرؓ۔ عن رجل من مزینہ

حضرت عبدالرحمٰن۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً محمد بن عمر بن ہارون سے انہوں نے ابوبکر ثابت کی کتاب سے عبداللہ بن حسن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

النحاس کو پڑھ کر سنایا کہ محمد بن اسماعیل بصلانی نے بندار سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عبید سے سنا انہوں نے حسن سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن معقل سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن بشر سے انہوں نے بنو مزینہ کے کئی آدمیوں سے جو صحابی تھے۔ سنا کہ بنو مزینہ کا سردار قبیلہ جس کا نام ابن الابحر یا ابوابجر تھا۔ کچھ مانگنے کے لئے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ فرمایا میرے پاس صرف حمری رہ گیا ہے۔ باقی جو تھا میں نے اپنے اہل وعیال کو کھلا دیا ہے۔ اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اپنے اہل وعیال کو اپنے عمدہ مال سے کھلایئے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۴۷۔ علقمہ بن عبداللہ المزنی ؓ۔ عن رجل من مزینہ

علقمہ بن عبداللہ المزنی۔ بنو مزینہ کے ایک آدمی سے۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا جسے اللہ اور یوم آخرت پر ایمان ہے۔ وہ اچھی بات کہے یا خاموش رہے۔ جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔ وہ اپنے ہمسائے کا احترام کرے اور اسی طرح اپنے مہمان کا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

بنو ہجیم

۶۵۴۸۔ ابوتمیمہ بنو ہجیم ؓ

حضرت ابوتمیمہ بنو ہجیم کے آدمی سے۔ اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ ترمذی سے انہوں نے سوید بن نصر سے انہوں نے عبداللہ بن مبارک سے انہوں نے خالد الحذاء سے انہوں نے ابوتمیمہ ہجیمی سے انہوں نے بنو ہجیمہ کے ایک آدمی سے روایت کیا کہ میں حضور اکرم ﷺ کی تلاش میں پھر رہا تھا کہ میں نے آپ کو ایک مجمع میں دیکھا جہاں آپ صلح کرا رہے تھے۔ جب آپ اس محفل سے اٹھے تو آپ کے ساتھ اس مجمع سے چند آدمی ہو لئے۔ جب میں نے یہ حالت دیکھی تو میں نے کہا۔ علیک السلام یا رسول اللہ۔ اس پر آپ نے فرمایا تم پر بھی مردوں کا سلام ہو۔ پھر میری طرف متوجہ ہو کر آپ نے فرمایا جب تم اپنے کسی بھائی کو سلام کہو تو السلام علیک ورحمۃ اللہ کہو۔ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ نے میرے سلام کے جواب میں فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ اس حدیث کو ابوغفار نے ابوتمیمہ سے انہوں نے ابوجری جابر بن سلیم الہجیمی سے روایت کیا۔ ابوتمیمہ کا نام طریف بن مجالد تھا۔

۶۵۴۹۔ والد ابی تمیمہ ہجیمی ؓ

والد ابی تمیمہ ہجیمی اور اس کا بیٹا۔ وہ تابعین سے تھے۔ خالد الحذاء نے ابوتمیمہ ہجیمی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ وہ سواری پر حضور اکرم ﷺ کے پیچھے بیٹھے تھے کہ سواری کو ٹھوکر لگی میں نے کہا شیطان غرق ہو۔ آپ نے فرمایا۔ ایسا مت کہو۔ کیونکہ اس سے وہ پھولنا شروع ہو جاتا ہے اور پھیلتے پھیلتے مکان سے بڑا ہو جاتا ہے چنانچہ میں نے اپنی قوت سے اسے پچھاڑا ہے بلکہ ایسے موقعہ پر بسم اللہ کہو۔ اس کی تاثیر سے وہ چھوٹا ہو کر مکھی کی طرح ہو جاتا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنو ہلال

۶۵۵۰۔ سماک بن ولید حنفی ؓ۔ عن رجل من بنی ہلال

حضرت سماک بن ولید حنفی۔ بنو ہلال کے ایک آدمی سے ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابوزمیل سماک سے انہوں نے بنی ہلال کے ایک آدمی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ صدقہ قبول کرنا دولت مند کو زیب نہیں دیتا اور نہ دینے والے آدمی کے ہم پلہ آدمی کو۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

بنو یربوع

۶۵۵۱۔ اشعث بن سلیم ؓ۔ عن رجل من یربوع

حضرت اشعث بن سلیم نے اپنے والد سے انہوں نے بنو یربوع کے ایک آدمی سے' ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے اشعث بن سلیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے بنو یربوع کے ایک آدمی سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے آپ لوگوں سے فرما رہے تھے۔ دینے والے کا ہاتھ اونچا ہوتا ہے۔ خواہ تو اپنی ماں' باپ' بھائی' بہن یا اپنے قریب تر رشتہ داروں کو دے۔ پھر ایک آدمی نے گزارش کی یا رسول اللہ! یہ بنوثعلبہ بن یربوع ہیں۔ جنہوں نے فلاں قبیلے کو نقصان پہنچایا ہے۔ آپ نے فرمایا کوئی آدمی دوسرے پر زیادتی نہ کرے۔

بنو الیمن

۶۵۵۲۔ یحییٰ بن عمارہ ؓ۔ عن شیخ من الیمن

حضرت یحییٰ بن عمارہ بن حزم نے بنو یمن کے ایک شیخ سے۔ وہ کہتے ہیں کہ ابو طالب کی وفات میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا میں نے دل میں کہا کہ میں ضرور آپ کی خدمت میں حاضر ہوں گا۔ اور آپ کی گفتگو سنوں گا میں آپ کی گھر میں داخل ہوا اور پانی طلب کیا۔ آپ کی ایک صاحبزادی نے اٹھ کر ایک پیالے میں مجھے پانی دیا مجھے اس سے الجنی خوشبو آئی کہ سبحان اللہ! اس سے حضور اکرم ﷺ نے پانی پیا تھا میں نے آپ کو فرماتے سنا اے اللہ تو اس سے دوگنا بھلائی کر جو محمد سے بھلائی کرے۔ ابو طالب کی وفات کے بعد خدیجۃ الکبریٰ فوت ہو گئیں اور آپ پر غم کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

ان حضرات کا ذکر جنہیں حضور اکرمؐ کی صرف صحبت نصیب ہوئی راویوں کا ذکر بہ ترتیب حروف تہجی

۶۵۵۳۔ اسد بن وداعہ ؓ۔ عن رجل من اصحاب النبیؐ

اسد بن وداعہ۔ نے حضور اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کی اور اسد عمر رسیدہ پسندیدہ آدمی تھے۔ آپ نے خیبر کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گرفتار شدہ عورتوں میں ایک عورت کو دیکھا جو حاملہ تھی اور بچہ جننے کے قریب تھی آپ نے دریافت کیا یہ کس کی لونڈی ہے اس آدمی نے جواب دیا یارسول اللہ یہ فلاں بن فلاں کی ہے دریافت فرمایا کیا وہ اس سے ہم بستر ہوتا ہے۔ اس نے کہا ہاں یارسول اللہ فرمایا میں چاہتا ہوں کہ اس پر ایسی لعنت بھیجوں جو قبر میں بھی اس کا پیچھا نہ چھوڑے۔ یہ بچہ اس کا وارث ہوگا حالانکہ یہ اس کا نہیں ہے کیا وہ اسے غلام بنائے گا۔ اس نے اس کے کانوں اور آنکھوں کو کھلایا ہے۔ ابن مندہ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۵۵۴۔ اکدر بن حمام رضی اللہ عنہ۔ عن رجل من الصحابہ

اکدر بن حمام ایک صحابی سے۔ ابو محمد قاسم بن علی بن عساکر دمشقی نے کتابۃً ابوالوفاء عبدالواحد بن احمد الشرابی سے انہوں نے ابوطاہر بن محمود سے انہوں نے ابوبکر بن مقری سے انہوں نے ابوالعباس بن قتیبہ سے انہوں نے حرملہ سے انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے عمرو سے انہوں نے سعید بن ابی ملال سے انہوں نے خدیج بن صوفی الحجری سے روایت کی کہ انہوں نے اکدر بن ہمام کو کہتے سنا کہ مجھے حضور اکرم ﷺ کے ایک صحابی نے بتایا کہ ہم ایک دن مسجد نبوی میں بیٹھے تھے کہ ہم نے ایک نوجوان سے کہا جاؤ اور رسول اکرمؐ سے دریافت کرو کہ کونسا عمل جہاد کے ہم پلہ ہے وہ دو دفعہ حاضر خدمت ہوا اور دونوں بار آپ کا جواب تھا لا شیء اس کے بعد ہم نے مشورہ کیا کہ اگر تیسری بار بھی حضور اکرمؐ کا جواب وہی ہو تو پھر دریافت کیا جائے کہ اس کے قریب قریب کونسا عمل ہے چنانچہ حضورؐ سے وہی سوال کیا گیا آپ نے فرمایا خوش کلامی، صائم الدھر ہونا اور ہر سال حج کرنا۔ اس کا مقابلہ کوئی اور عمل نہیں کرسکتا ہے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۵۵۔ حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ۔ عن رجال من الصحابہ

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف۔ حضور اکرمؐ کے ایک صحابی تھے۔ ابوامامہ کا نام اسعد تھا۔ اوزاعی نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل سے روایت کی کہ انہیں حضور اکرمؐ کے بعض صحابہ نے بتایا کہ آپ مساکین اور غریب مریضوں کی عیادت فرماتے اور ان کے جنازوں کے ساتھ چلتے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۵۶۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ۔ عن رجل من الصحابہ

انس بن مالک حضور اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے۔ معتمر بن سلیمان نے اپنے والد سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے آپ کے بعض صحابہ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معراج کی رات کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے گزرے۔ تو انہیں نماز میں مصروف پایا۔

اسی حدیث کو حماد بن سلمہ نے سلیمان تیمی اور ثابت سے انہوں نے انس بن مالک سے اسی طرح روایت کی ہے۔ اسی طرح عمر بن حبیب نے سلیمان سے انہوں نے انس سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۵۷۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ذکر خادماً للنبی صلی اللہ علیہ وسلم

انس بن مالک نے جو حضور اکرم ﷺ کے خادم تھے۔ یہ روایت بیان کی کہ ابوعبداللہ محمد بن سرایا بن علی وغیرہ کئی آدمیوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باسنادہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے سلیمان بن حرب سے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک یہودی غلام تھا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزاری میں مصروف رہتا۔ ایک دفعہ وہ بیمار پڑ گیا اور آپ اس کی عیادت کو گئے اور اس کے سرہانے جا کر بیٹھ گئے اس سے فرمایا کہ اسلام قبول کر لو اس نے اپنے باپ کی طرف جو وہیں تھا۔ دیکھا اس نے کہا جو کچھ ابوالقاسم کہہ رہے ہیں۔ مان لو چنانچہ وہ مسلمان ہو گیا۔ جب حضور اکرم ﷺ وہاں سے باہر آئے تو فرمایا اس اللہ کا شکر ہے کہ جس نے اس کو جہنم کی آگ سے بچا لیا ہے۔

۶۵۵۸۔ ایوب بن بشیرؓ۔ عن بعض الصحابہ

حضرت ایوب بن بشیر بن اکال انصاری۔ بعض صحابہ سے' ابوالیمان نے شعیب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ایوب بن بشیر انصاری سے انہوں نے بعض صحابہ سے روایت کی کہ اس دفعہ آپ گھر سے نکلے تو سیدھے منبر پر تشریف لائے اور کلمہ شہادت پڑھا اور سب سے پہلے جو گفتگو فرمائی۔ وہ شہدائے احد کے لئے دعائے مغفرت تھی۔ اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ ایک بندے کو اختیار دیا گیا کہ وہ دنیا اور آخرت میں سے ایک کو پسند کر لے۔ اس نے آخرت کو چن لیا ابوبکر سمجھ گئے کہ حضور کا یہ اشارہ اپنی ذات کی طرف ہے۔ وہ رونے لگ گئے اس کے بعد آپ نے فرمایا۔ تم اپنی سہولت کے مطابق مسجد میں کھلنے والے سب دروازے۔ سوائے ابوبکر کے دروازے کے بند کر دینا کیونکہ میرے اندازے کے مطابق ابوبکر سے بڑھ کر اور کوئی آدمی ایسا کشادہ دست نہیں ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۵۹۔ ایوب بن شرحبیلؓ۔ عن رجل من الصحابہ

حضرت ایوب بن شرحبیل اصبحی۔ جو عمر بن عبدالعزیز کے والی مصر تھے۔ ایک صحابی سے' یزید بن ہارون نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہران سے انہوں نے ایوب بن شرجیل سے روایت کی کہ انہیں عمر بن عبدالعزیز نے لکھ بھیجا کہ مسلمانوں سے ہر چالیس دینار پر ایک دینار اور اہل ذمہ پر ہر بیس دینار پر ایک دینار وصول کرو جب ان سے اس شرط پر مصالحت ہوتی ہو کیونکہ مجھے یہ بات ایک ایسے آدمی نے بتائی ہے جس نے یہ بات اس شخص سے سنی تھی۔ جس نے حضور اکرم ﷺ سے سنی تھی۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۰۔ بسطام الکوفیؓ۔ عن رجال من الصحابہ

بسلام الکوفی ایک صحابی سے' عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے عمرو بن فروخ سے انہوں نے بسطام سے انہوں نے ایک بدو سے جوان کی مہمان داری کر رہا تھا۔ روایت کی کہ اس نے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی اور آپ نے دونوں طرف سلام پھیرا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۱۔ حضرت بشیر بن یسارؓ۔ عن رجال من الصحابہ

بشیر بن یسار چند صحابہ سے۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے بشیر بن یسار سے انہوں نے چند صحابہ سے روایت کی کہ جب رسول اکرم ﷺ نے خیبر کو فتح کر لیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور وہاں کے کاروبار کو سنبھالنے سے عاجز آ گئے۔ تو انہوں نے اسے پھر سے یہود کے حوالے کر دیا تاکہ وہ اسے سنبھال لیں۔ ابونعیم نے اسے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۲۔ حضرت ابوبکر بن عبدالرحمٰنؓ۔ عن بعض الصحابہ

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام۔ ابوالیمان سے شعیب نے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبدالملک بن ابوبکر سے روایت کی کہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے انہیں بتایا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جلدی ہی دنیا پر خسیس اور ذلیل غالب آ جائیں گے اور افضل الناس وہ ہوگا جو دو شریف آدمیوں میں امن اور دوستی پیدا کرے گا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۳۔ ابوبکر بن عبدالرحمٰن چند صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے

ابوبکر چند صحابہ سے۔ ابوحرم مکی بن ریان بن شبۃ النحوی نے باسنادہ یحییٰ سے انہوں نے مالک سے انہوں نے سمی مولی ابوبکر سے انہوں نے ابوبکر محمد بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے بعض صحابہ سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے مکہ کے موقعہ پر اپنے رفقا کو حکم دیا کہ وہ افطار کر دیں اور دشمنوں پر اپنی قوت اور طاقت کا اثر ڈالیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود روزے سے تھے۔

اور ابوبکر سے مروی ہے کہ جس شخص نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی میں نے اسے بتایا کہ خود میں نے رسول کریم ﷺ کو عرج کے مقام پر گرمی یا شدت پیاس سے سر پر پانی ڈالتے دیکھا پھر رسول کریم کو بتایا گیا چونکہ آپ نے روزہ رکھا ہے۔ اس لئے لوگوں نے بھی روزہ رکھ لیا ہے چنانچہ جب آپ الکدید کے مقام پر پہنچے تو آپ نے پانی منگا کر افطار کیا اور لوگوں نے بھی افطار کر لیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۴۔ حضرت ثابت بن سمطؓ۔ عن رجال من الصحابہ

ثابت بن سمط ایک صحابی سے' شعبہ نے ابوبکر بن حفص سے انہوں نے عبداللہ بن محیریز سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس مشروب کا نام بدل دیں گے۔

اسی حدیث کو سفیان نے شیبانی سے انہوں نے ابوبکر بن حفص سے انہوں نے عبداللہ بن محیریز سے انہوں نے ایک صحابی سے اور انہوں نے رسول کریم سے روایت کی۔

اسی طرح بلال نے یحییٰ سے انہوں نے ابوبکر بن حفص سے انہوں نے عبداللہ بن محیریز سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے عبادہ سے انہوں نے رسول کریم ﷺ سے روایت کیا ہے بقول ابن مندہ۔

نیز بلال بن یحییٰ نے اسے ابوبکر بن حفص سے انہوں نے ابو مصبح یا ابن مصبح سے انہوں نے ابن سمط سے انہوں نے عبادہ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ ﷺ نے عبداللہ بن رواحہ کی عیادت کی اور انہیں بستر سے اٹھنے کی اجازت نہ دی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۵۶۵۔ حضرت جریر بن عبداللہؓ۔ عن رجل من الصحابہ

جریر بن عبداللہ بجلی۔ ایک ایسے آدمی سے جسے حضور اکرم ﷺ کی صحبت ملی۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسحق بن یوسف سے انہوں نے ابو خباب سے انہوں نے زاذان سے انہوں نے جریر بن عبداللہ سے روایت کی کہ ہم حضور اکرمؐ کے ساتھ مدینہ سے باہر نکلے دیکھا کہ ایک سوار ہماری طرف چلا آ رہا ہے حضور اکرم ﷺ نے دیکھا تو فرمایا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس کا ارادہ ہمیں سے ملاقات کا ہے وہ ہمارے قریب آ کر رک گیا اور سلام کہا ہم نے سلام کا جواب دیا تو حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا کہاں سے آ رہے ہو۔ اس نے جواب دیا۔ اپنے اہل وعیال اور اپنے خاندان سے کس سے ملنا چاہتے ہو اس نے جواب دیا رسول اللہؐ سے۔ فرمایا ان سے تو مل لئے۔ اس نے کہا یا رسول اللہ۔ ایمان کیا ہے فرمایا خدا کی توحید اور میری رسالت کا اقرار' قیام صلوٰۃ' ادائے زکوٰۃ' صوم رمضان اور حج بیت اللہ۔ اس نے کہا میں ان سب کی ادائیگی کا اقرار کرتا ہوں۔

اس اثناء میں اس کی سواری کا پاؤں ایک چوہے کی بل میں پھنس گیا جس سے وہ جانور گر پڑا۔ ساتھ ہی سوار گرا اور اس کا سر پھٹ گیا اور وہ فوت ہو گیا۔ حضور اکرم ﷺ اس آدمی کی طرف بڑھے اور عمار بن یاسر اور حذیفہ بن یمان نے جھپٹ کر اس آدمی کو اٹھا کر بٹھایا اور حضور اکرم ﷺ کو بتایا کہ وہ آدمی فوت ہو گیا ہے آپ نے ان اصحاب سے منہ دوسری طرف موڑ لیا پھر فرمایا کیا تم میرے اعراض کی وجہ نہیں سمجھے تھے میں نے دیکھا تھا کہ دو فرشتے اس کے منہ میں جنت کے پھل ڈال رہے تھے جس سے میں نے اندازہ لگایا کہ وہ بھوکا مرا ہے۔ بخدا یہ ان لوگوں میں سے تھا جن کے بارے میں ارشاد ہوتا ہے الذین امنو ولم یلبسوا ایمانھم بظلم اولئک لھم الا من وھم مھتدون

اس کے بعد آپ نے فرمایا اپنے بھائی کے قریب ہو جاؤ۔ ہم اس کی میت کو اٹھا کر پانی کے پاس لے گئے۔ اسے نہلایا۔ خوشبو لگائی اور اٹھا کر قبر کے پاس لے گئے۔ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اور اس کی قبر کے کنارے پر بیٹھ گئے فرمایا اس کی قبر میں لحد بناؤ کہ لحد ہمارے لئے ہے اور کھدائی دوسروں کے لئے ہے۔ اس حدیث کو ایک جماعت نے زاذان سے روایت کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۶۔ حضرت جندب بن عبداللہ بجلیؓ۔ عن رجل من الصحابہ

جندب بن عبداللہ بجلی ایک صحابی سے۔ حماد بن سلمہ نے ابو عمران جونی سے روایت کی کہ میں نے جندب سے کہا کہ میں نے ابن زبیر سے بیعت کی ہے کہ ان کی طرف سے شامیوں سے لڑوں گا۔ اس نے کہا گویا تو یہ کہنا چاہتا ہے کہ اس خونریزی کا فتویٰ تو نے جندب سے حاصل کیا ہے۔ میں نے کہا میں اس سلسلے میں اپنے بغیر کسی اور کے لیے فتویٰ لینے کی ضرورت نہیں محسوس کرتا۔ پھر تیرا جو جی چاہے۔ فتویٰ دے۔ فلاں آدمی نے مجھے رسول اکرم ﷺ کی زبانی یہ بات سنائی کہ مقتول قاتل کے ساتھ دربار خداوندی میں حاضر ہوگا۔ اللہ پوچھے گا تو نے میرے بندے کو کیوں قتل کیا تھا وہ کہے گا فلاں کے کہنے پر۔ اللہ سے ڈر۔ تو ہی وہ آدمی نہ ہو۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۵۶۷۔حضرت حبیب بن ابی ثابتؓ۔عن رجال من اصحاب النبیؐ

حبیب بن ابی ثابت۔رسول اکرم ﷺ کے صحابہ سے۔حکیم بن جبیر نے حبیب بن ابی ثابت سے روایت کی کہ ہم اپنے قبیلے کے بزرگوں کی محفل میں بیٹھے ہوئے تھے کہ امام زین العابدین علی بن حسین کا گزر وہاں سے ہوا۔امام اور قریش کے چند آدمیوں کے درمیان ایک عورت کے بارے میں جس سے ان میں سے کسی نے نکاح کر لیا تھا۔جھگڑا تھا کیونکہ امام اس نکاح پر رضامند نہ تھے۔بنو انصار کے بزرگوں نے امام سے کہا۔کیا آپ نے کل ہمیں اس تنازعے کے بارے میں جو آپ میں اور فلاں فلاں میں پایا جاتا ہے دعوت نہیں دی تھی۔ہمارے بزرگوں نے ہمیں بتایا ہے کہ وہ رسول اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور التماس کی یا رسول اللہ! کیا ہم اپنا گھر بار اور مال و متاع آپ کے حوالے نہ کر دیں کیونکہ آپ کے طفیل خدا نے ہمیں اپنے انعام و اکرام سے نوازا ہے۔اس پر ذیل کی آیت اتری۔

قل لا اسئلکم علیه اجرا. الا المودة فی القربی

اور ہم آپ کے مددگار رہیں' ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۸۔حضرت حسن بصری رحمہ اللہ علیہ۔عن رجال من الصحابہ

حسن بصری۔اصحاب رسول سے۔زید العمی وغیرہ نے حسن بصری سے روایت کی۔وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے پچاس صحابہ سے یہ حدیث سنی حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا کہ مرد مرد کو آغوش میں لے اور چھری کو تیز نہ کرے جب بکری دیکھ رہی ہو اور آدمی اپنی بیوی سے کسی دوسرے کے سامنے مجامعت سے پرہیز کرے۔خواہ وہ پنگھوڑے میں دودھ پیتا بچہ ہی کیوں نہ ہو اور قرآن مجید کے الفاظ کو لعاب دہن سے نہ مٹایا جائے اور اسی طرح معاوضہ لے کر قرآن پڑھانے' اذان دینے اور امامت کرنے سے منع فرمایا۔دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۶۹۔حضرت حسن رحمہ اللہ علیہ۔عن رجل من الصحابہ

حسن سے ایک صحابی سے۔یزید بن ہارون نے ہشام سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ ہم ایک سفر میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے کہ اللہ اکبر اللہ اکبر کی آواز آئی فرمایا یہ آواز فطرت کے عین مطابق ہے۔اس کے بعد اس نے اشهد ان لا اله الا الله کہا فرمایا آگ سے نجات پا گیا۔ہم اس وادی کی طرف بڑھے۔وہاں ایک چرواہے کو دیکھا۔جو ادائے نماز کی تیاری کر رہا تھا۔ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۷۰۔حسن ایک صحابیؓ سے

حسن ایک صحابی سے۔حجاج نے قتادہ سے انہوں نے حسن بصری سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔قیامت اس وقت قائم ہوگی۔جب پہاڑ اپنی جگہ سے ہل جائیں گے اور تم بڑے بڑے کاموں کو حسب دستور بڑا سمجھنا چھوڑ دو گے۔

عفیر بن معدان نے قتادہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے سمرہ سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی۔ابن مندہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۷۱۔ حسن ؓ ایک صحابیؓ سے

حسن ایک صحابی سے۔ ہشیم نے منصور سے انہوں نے حسن بصری سے روایت کی کہ مجھے ایک صحابی نے بتایا کہ حضور اکرم ﷺ نے بیٹھ کر پیشاب کیا اور اتنی دیر لگائی کہ ہمیں وہم پڑ گیا کہ کہیں سرین کی ہڈیاں علیحدہ نہ ہو جائیں۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۷۲۔ حصین بن جندب۔ عن بعض الصحابہ

حصین بن جندب ابوظبیان بعض صحابہ سے۔ بکر بن بکار نے حبیب بن حسان سے انہوں نے ابوظبیان سے روایت کی کہ ایک آدمی حضور اکرمؐ کی خدمت میں آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہؐ میں طبیب ہوں کیا آپ کو اپنی ذات میں کسی بیماری کا خدشہ ہے آپ نے فرمایا میں تجھے ایک عجیب بات دکھاتا ہوں۔ آپ نے کھجور کے ایک خوشے کو بلایا۔ وہ اپنی شاخ سے علیحدہ ہوا اور آپ کی طرف چل پڑا۔ کبھی آپ کو سجدہ کرتا اور کبھی سر اٹھاتا۔ جب حضور اکرم ﷺ کے پاس پہنچا تو آپ نے فرمایا کہ واپس جاؤ چنانچہ وہ خوشہ اپنی ٹہنی سے جا کر چمٹ گیا۔

ابن اسحٰق نے مختار بن ابوالمختار سے انہوں نے ابوظبیان سے انہوں نے اپنے رفقا سے روایت کی کہ ہم ایک سفر میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھے۔ ایک گھنگھریالے بالوں والے یہودی آدمی سے سامنا ہو گیا جب وہ حضور کے قریب آیا تو کہنے لگا کہ اے ابوالقاسم! میں آپ سے ایک بات پوچھتا ہوں جس کا جواب نبی ہی دے سکتا ہے۔ فرمایا پوچھو کیا پوچھنا چاہتے ہو۔ یہودی نے کہا یہ بتائے کہ کس مرد سے لڑکا پیدا ہوتا ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۷۳۔ ابوالحکم تنوخی ؓ۔ عن رجل من الصحابہ

ابوالحکم تنوخی ایک آدمی سے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا جنت ایک خزانہ ہے۔ جو تکالیف اور مشقتوں سے ڈھانپا ہوا ہے اور جہنم کو خواہشات نفسانی نے ڈھانپ رکھا ہے۔ جس نے جنت کے اوپر سے دقتوں کا پردہ اٹھا دیا۔ اس نے جنت تک رسائی حاصل کر لی اور جس نے خواہشات کا پیچھا کیا۔ وہ جہنم میں گر گیا دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۷۴۔ حمید بن عبدالرحمٰن حمیریؓ۔ عن رجل من الصحابہ

حمید بن عبدالرحمٰن حمیری ایک صحابی تھے۔ ابوالقاسم بن صدقہ الفقیہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن نسائی سے انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے عوانہ سے انہوں نے داود الاودی سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ میں ایک ایسے آدمی سے ملا جے ابوہریرہ کی طرح چار سال تک آپؐ کی خدمت میں حضوری کا شرف حاصل ہوا تھا۔ انہوں نے کہا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ہر روز کے بناؤ سنگار سے اجتناب کیا جائے نیز غسل خانے میں پیشاب کرنے سے منع فرمایا اسی طرح حکم دیا کہ مرد عورت کے بچے کھچے پانی سے اور عورت مرد کے بچے کھچے پانی سے غسل نہ کرے اور علیحدگی اختیار کریں۔

ابو احمد نے باسنادہ تا ابوداؤد سلیمان، ہناد بن السری سے انہوں نے عبدالسلام بن حرب سے انہوں نے ابوخالد دالانی سے انہوں نے ابوالعلاء داؤد اودی سے انہوں نے حمید سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بلانے والے اکٹھے ہو جائیں تو اس آدمی کی دعوت کو قبول کر' جو دروازے کے قریب تر ہو اور اگر ایک آگے نکل جائے تو اس کی پیروی کر۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۷۵۔ حضرت حمیدؓ۔ عن اعرابی لہ صحبۃ

حمید۔ ایک بدو سے جسے صحبت نصیب ہوئی۔ سلیمان بن مغیرہ نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ایک بدو سے جسے حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ اس نے آپ کو نماز پڑھتے دیکھا۔ جب آپ نے رکوع سے سر اٹھایا تو اپنے ہاتھوں کو کانوں کی لوؤں تک لے گئے۔ اسی بدو سے مروی ہے کہ حضور ﷺ نماز پڑھ رہے تھے اور جوتے پہن رکھے تھے' اس کے بعد آپ نے بائیں طرف تھوکا اور پھر جوتے سے رگڑ دیا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔ حمید بن عبدالرحمٰن کا قول ہے کہ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اور باسنادہ سلیمان بن مغیرہ سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ایک بدو سے روایت کیا اور حدیث بیان کی۔

۶۵۷۶۔ حضرت حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف۔ عن رجل من الصحابہ

حمید بن عبدالرحمٰن بن عوف زہری نے ایک صحابی سے۔ عبدالرزاق نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ ایک شخص حضور ﷺ سے نصیحت کا طلبگار ہوا فرمایا غصہ نہ کھایا کر۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۷۷۔ حضرت حنظلہ بن ابوسفیان جمحی۔ عن رجل ادرک النبیؐ

حنظلہ بن ابوسفیان جمحی ایک ایسے آدمی سے جسے حضور ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا' بلاشبہ جو زیادہ ہیں' وہ تھوڑے ہیں۔ اس آدمی نے کہا بالضرور ہم اسے اچھے اور برگزیدہ لوگوں میں پاتے ہیں فرمایا نہیں مگر وہ جس نے ایسا ایسا کہا اپنے آگے پیچھے اور دائیں بائیں۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۷۸۔ حیی بن یومن۔ عن رجل من الصحابہ

حیی بن یومن' ابوقبیل المعافری ایک آدمی سے جسے حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی' لیث بن سعد نے ابوقبیل سے انہوں نے بعض صحابہ سے روایت کی کہ ایک دن حضور کے ساتھ وہ باہر نکلے فرمایا میرے دائیں ہاتھ میں یہ اللہ کی کتاب ہے۔ جس میں اہل جنت کے' ان کے آباؤ اجداد اور ان کے قبائل کے مکمل نام درج ہیں۔ اسی طرح مزید فرمایا میرے بائیں ہاتھ میں یہ اللہ کی کتاب ہے' جس میں اہل جہنم کا مکمل رجسٹر ہے۔ جن میں کوئی کمی بیشی نہیں ہو سکتی۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۷۹۔ حضرت خالد بن دریک۔ عن رجل من الصحابہ

خالد بن دریک ایک صحابی سے' ابوعمران حفص بن عمر نے اصبغ بن زید سے انہوں نے خالد بن کثیر سے انہوں نے خالد بن دریک سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے مجھ پر جھوٹ باندھا۔ وہ جہنم کی آنکھوں میں اپنا ٹھکانا بنا لے۔ صحابہ نے عرض کیا کیا جہنم کی بھی آنکھیں ہیں آپؐ نے فرمایا کیا تم نے قرآن کی یہ آیت نہیں پڑھی؟ واذا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

رأتهم من مكان بعيد

اسی حدیث کو حسن بن قتیبہ نے اصبغ سے انہوں نے خالد سے انہوں نے ابوسعید خدری سے روایت کیا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۸۰۔ حضرت داؤد بن عمرو۔ عن ابی سلام، عمن رأی النبیؐ

حضرت داؤد بن عمرو ابوسلام ایک آدمی سے جسے حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے داؤد بن عمرو انہوں نے ابوسلام سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ آپ نے پیشاب کیا پھر قرآن کریم کی کوئی آیت تلاوت کی۔ ہشیم کا قول ہے کہ آپ نے بارہا پانی کو چھونے سے پہلے، قرآن کی آیات پڑھیں۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۸۱۔ حضرت ذکوان، ابوصالح، عن رجل من الصحابۃ

ذکوان، ابوصالح ایک صحابی سے۔ وکیع نے اعمش سے، انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے حضورؐ کے ایک صحابی سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا: افضل ترین کلام سبحان اللہ، الحمد للہ، لآ الہ الا اللہ اور اللہ اکبر ہے۔ اس کو ابوحمزہ سکری نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے اور اسی طرح وکیع نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے حضور اکرمؐ کے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی عبادت میں اس قدر مصروف رہتے تھے کہ آپؐ کے پاؤں متورم ہو گئے تھے کہا گیا یا رسول اللہ ﷺ آپ اتنی عبادت فرماتے ہیں حالانکہ اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے قصور معاف فرما دیئے ہیں۔ آپ نے فرمایا کیا میں اس کا شکر گزار بندہ نہ بنوں۔

اسی حدیث کو ابومعاویہ نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نماز ادا فرمایا کرتے۔

اسی حدیث کو شعبہ اور ثوری نے ابوصالح سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۸۲۔ حضرت ذکوان ابوصالح۔ عن رجل من الصحابہ

ابوصالح ایک صحابی سے۔ ابواسحٰق فزاری نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ایک صحابی سے انہوں نے رسول اکرمؐ سے روایت کی۔ آپ نے فرمایا جو شخص اللہ پر ایمان رکھتا ہے اسے یا تو اچھی بات کہنا چاہیے یا خاموش رہے۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔ بقول ابن اثیر دونوں راوی ایک ہی معلوم ہوتے ہیں۔ کیونکہ اسناد ایک ہی ہے۔

۶۵۸۳۔ حضرت راشد بن سعد المقرائی۔ عن رجل لہ صحبۃ

راشد بن سعد المقرائی۔ ایک صحابی سے ابومحمد بن ابوالقاسم دمشقی اجازۃً ابوالقاسم حسین بن حسن بن محمد بن اسدی سے انہوں نے ابوالقاسم علی بن محمد بن علاء سے انہوں نے ابومحمد بن ابونصر سے انہوں نے ابوالحسن بن حذلم سے انہوں نے ابوزرعہ عبدالرحمٰن بن عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے معاویہ بن صالح سے انہوں نے صفوان بن عمرو سے انہوں نے راشد بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سعد سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ انہوں نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ سوائے شہداء کے باقی مسمانوں کا قبر میں کیا حال ہوگا۔ فرمایا تلوار کی چمک سے ان کے سروں سے اس فتنے کو ٹالا جاسکتا ہے۔ دونوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۵۸۴۔ حضرت ربعیؓ۔ عن رجل من الصحابہ

ربعی ایک صحابیؓ سے۔ سفیان نے منصور سے انہوں نے ربعی بن خراش سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ تم اس مہینے (شعبان) سے آگے نہ بڑھو۔ جب تک کہ تم اگلے مہینے کا چاند نہ دیکھ لو یا گنتی پوری نہ کر لو اور پھر روزے رکھو جب تک نیا چاند نہ نظر آئے یا گنتی نہ پوری ہو جائے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۸۵۔ حضرت رفیع ابوالعالیہؒ۔ عن رجل من الصحابہ

رفیع ابوالعالیہ ایک صحابیؓ سے۔ ابوخلدہ بن دینار نے ابوالعالیہ سے انہوں نے ایک ایسے آدمی سے جسے حضور اکرم ﷺ کی خدمت کا شرف حاصل ہوا۔ یہ روایت کی اور کہا کہ میں نے آپ سے تمہارے لئے یہ بات محفوظ رکھی ہے کہ جب حضور اکرمؐ نماز ادا کر چکتے۔ تو آپ اس وقت تک مسجد سے نہ نکلتے جب تک دوسری نماز کا وقت نہ آ جاتا۔ پھر آپ مسجد کے درمیان سادہ سا وضو فرماتے۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابومعاویہ عبدہ اور یحییٰ بن سعید اموی سے انہوں نے عاصم سے انہوں نے ابوالعالیہ سے انہوں نے اس شخص سے جس نے رسول اکرمؐ سے سنا۔ آپ نے فرمایا نماز کے ہر رکن کو رکوع ہو یا سجدہ اس کا حق دو۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۸۶۔ حضرت زاذان۔ عن بعض اصحاب النبیؐ

زاذان۔ بعض صحابہ سے حماد بن سلمہ نے عطاء بن سائب سے انہوں نے زاذان سے انہوں نے ایک ایسے آدمی سے جس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا آپؐ نے فرمایا جس نے مرتے وقت کلمہ توحید پڑھا۔ وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۸۷۔ حضرت زہیر بن عبداللہؓ۔ عن رجل من الصحابہ

زہیر بن عبداللہ ایک صحابی سے۔ عبدالوہاب نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ازہر بن قاسم سے انہوں نے ہشام دستوائی سے انہوں نے ابوعمران جونی سے روایت کی کہ فارس میں زہیر بن عبداللہ نامی ہمارا ایک امیر تھا۔ اس نے بتایا کہ ایک شخص نے حضور اکرم ﷺ سے یہ حدیث بیان کی جو شخص بالا خانے پر یا گھر کی چھت پر ننگا سوتا ہے اور اس پر کوئی کپڑا نہیں جو اس کے پاؤں کو ڈھانپے۔ میں اس کی ذمہ داری سے بری ہوں۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۸۸۔ حضرت زید بن اسلمؒ۔ عن رجل من الصحابہ

زید بن اسلم ایک صحابی سے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ہشام بن سعد سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ایک ایسے آدمی سے جس نے حضور اکرمؐ سے حدیث روایت کی۔ وہ حضور اکرمؐ کے پاس سے گزرے۔ آپ ایک قبر پر جس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ایک آدمی دفن کیا جا رہا تھا۔ بیٹھے ہوئے تھے اور فرما رہے تھے۔ اے اللہ میں اس آدمی سے راضی ہوں۔ تو بھی اس سے راضی ہو۔ میں نے دریافت کیا کون فوت ہوا ہے۔ جواب ملا عبداللہ ذوالبجادین۔ اسی حدیث کو یونس نے ابن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن مسعود سے روایت کیا اور ذوالبجادین کی موت کا ذکر کیا اور اس کے آخر میں کہا کہ حضور اکرمؐ نے دعا فرمائی اے اللہ میں اس سے راضی ہوں۔ تو بھی اسے اپنی رضامندی سے نواز۔ ابن مسعود نے اس موقعہ پر خواہش کی تھی۔ کاش اس قبر میں دفن ہونے کا اعزاز مجھے ملتا۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۸۹۔ حضرت زید بن اسلمؓ۔ عن رجل عن بعض اصحاب النبیؐ

زید بن اسلم ایک صحابی سے۔ ابواحمد عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ ابوداؤد سجستانی سے انہوں نے محمد بن کثیر سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جسے قے ہوگئی۔ احتلام ہوگیا یا جس نے فصد کھلوائی وہ افطار نہ کرے۔

۶۵۹۰۔ حضرت زید بن حواری۔ عن رجل من اصحاب النبیؐ

زید بن حواری عمی۔ صحابی کی ایک جماعت سے۔ عبدالرحمٰن بن زید العمی نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہم چالیس ایسے شیوخ سے ملے جنہوں نے ہمیں حضور اکرم ﷺ کی زبانی حدیثیں سنائیں آپ نے فرمایا جس نے میرے صحابہ کا احترام کیا اور انہیں اچھا جانا۔ اور ان کے لیے استغفار کیا وہ روز محشر جنت میں ان کے ساتھ ہوگا۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۹۱۔ حضرت سالم بن ابوالجعدؓ۔ عن رجل من الصحابہ

سالم بن ابوالجعد۔ ایک صحابی سے۔ ہمام نے عطا بن سائب سے روایت کی کہ ایک بدو نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا۔ السلام علیک یا غلام نبی عبدالمطلب! حضور اکرم ﷺ نے اس کے سلام کا جواب دیا۔ اس نے کہا میں اپنی قوم کا قاصد اور ان کی طرف سے وفد بن کر آیا ہوں۔ میں آپ سے کچھ سوالات پوچھنے آیا ہوں اور میرا تعلق بنوجشم سے ہے جو آپ کے ننھال ہیں۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ آپ کو کس نے پیدا کیا۔ آپ سے پہلے کون تھا اور کیا وہ اب بھی ہے آپ نے جواب دیا اللہ تعالیٰ نے اس نے کہا میں آپ کو قسم دیتا ہوں۔ کیا اس خدا ہی نے آپ کو بھیجا ہے؟ فرمایا: "ہاں"۔

اس حدیث کو محمد بن فضیل نے عطا سے انہوں نے سالم سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا اور ابن مسیب نے سالم سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن عاصم سے انہوں نے حصین سے انہوں نے سالم بن ابوالجعد سے انہوں نے اپنی قوم کے ایک آدمی سے روایت کی کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی تھی۔ آپ نے کھجور کی شاخ میرے ہاتھ پر ماری اور فرمایا کہ اسے پھینک دو چنانچہ میں نے پھینک دی۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۹۲۔ حضرت سعد بن مسعودؓ۔ عن رجل من الصحابہ

سعد بن مسعود ایک صحابی سے۔ بکر بن مضر نے عبیداللہ بن زحر سے انہوں نے سعد بن مسعود سے انہوں نے ایک صحابی سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی۔ فرمایا بخدا اس وقت میری امت کا کیا حشر ہوگا جب مرد اکڑ اکڑ کر چلیں گے اور عورتیں ناز و ادا کی نمائش کریں گے اور اسی طرح جب میری امت دو حصوں میں بٹ جائے گی۔ ایک حصہ اللہ کی راہ میں اپنا سینہ تان کر کھڑا ہوگا اور دوسرا حصہ غیر اللہ کا کارگزار ہوگا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۹۳۔ حضرت سعید ابوالبختریؓ۔ عن رجل من الصحابہ

سعید ابوالبختری ایک صحابی سے۔ شعبہ بن عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابوالبختری سے انہوں نے ایک ایسے آدمی سے جس نے حضور اکرمؐ سے سنا آپ نے فرمایا لوگ اس وقت تک تباہ نہیں ہوتے۔ جب تک وہ اپنے آپ سے معذرت خواہ ہوتے رہیں۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۹۴۔ حضرت سعید بن میسّبؓ۔ عن رجل من الصحابہ

سعید بن میسّب ایک صحابی سے۔ عبید بن عمر نے ابن شہاب سے انہوں نے سعید بن میسّب سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ عیدگاہ کی طرف روانہ ہوئے وہاں صحابہ نے آپ کے پیچھے صف بندی کی اور نجاشی کے لئے چار تکبیریں نماز جنازہ ادا فرمائی۔ اس حدیث کو اصحاب سیر نے۔ سعید بن میسّب سے بواسطہ ابوہریرہ روایت کیا ہے۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۹۵۔ حضرت سعید بن میسّب۔ عن ثلاثین رجلا من الصحابہ

سعید بن میسّب۔ تیس عدد صحابہ سے' ابویاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے۔

انہوں نے سعید بن میسّب سے (انہوں نے حضورؐ کے تیس عدد صحابہ سے) یہ حدیث سنی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جس نے اپنے غلام کا ایک حصہ آزاد کیا۔ یہ حکم باقی ماندہ حصے پر بھی لاگو ہوگا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۹۶۔ حضرت سلام بن عمروؓ۔ عن رجل من الصحابہ

سلام بن عمرو ایک صحابی سے۔ ابوعوانہ نے ابوبشر سے انہوں نے سلام بن عمرو سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کتا نجس ہے۔ سوائے اس کتے کے جو بکریوں کی رکھوالی کے لئے ہو۔ اس میں نہ تو کوئی عزت ہے اور نہ فائدہ۔

ابوالفضل بن ابوالحسن فقیہہ نے باسنادہ ابویعلی سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے غندر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابوبشر سے انہوں نے سلام سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اپنے بھائیوں سے حسن سلوک سے پیش آ ؤیا فرمایا کہ ان سے بھلائی کرو اگر تمہیں کوئی تکلیف پیش آئے تو ان سے مدد مانگو اور اگر انہیں کوئی دقت پیش آئے تو ان کی امداد کرو۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۵۹۷۔ حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن ؒ۔ عن رجل من الصحابہ

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن ایک صحابی سے۔ ابوالیمان نے شعیب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے بنو ہذیل کی دو عورتوں کے جھگڑے میں کہ ایک نے دوسری پر تیراندازی کی تھی۔ فیصلہ فرمایا تھا۔

اس حدیث کو امام مالک نے موطا میں زہری سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کیا' ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے روایت کی کہ انہوں نے ابومالک اشجعی سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے اس شخص سے جس نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھا۔ روایت کیا کہ انہوں نے آپؐ کو ایک ایسے کپڑے میں نماز پڑھتے دیکھا جو دونوں طرف مختلف رنگ کا تھا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۵۹۸۔ حضرت سلیمان بن یسارؒ۔ عن رجل من الصحابہ

سلیمان بن یسار۔ ایک صحابی سے عبداللہ بن محمد بن عقیل نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے کسی صحابی سے سنا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میرا یہ منبر جنت کے ایک حوض کے کنارے پر نصب ہے اور اسی طرح میرے حجرے اور منبر کے درمیان جو جگہ ہے وہ جنت کا ایک باغ ہے۔

۶۵۹۹۔ حضرت سوید بن غفلہؒ۔ عن رجل من الصحابہ

سوید بن غفلہ ایک صحابی سے۔ عبدالوہاب بن ہبتہ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے ہلال بن خباب سے انہوں نے میسرہ ابوصالح سے انہوں نے سوید بن غفلہ سے روایت کی کہ ہمارے پاس رسول اللہ ﷺ کی طرف سے صدقات جمع کرنے والا آیا۔ کہنے لگا میری ذمہ داری یہ ہے کہ نہ تو دودھ دینے والے جانور کو پکڑوں گا اور نہ ملے ہوئے جانوروں میں تفریق کروں گا اور نہ بچھڑے ہوئے جانوروں کو جمع کروں گا اتنے میں ایک آدمی بڑے کوہان والی اونٹنی لئے آیا۔ محصل کو کہا کہ یہ لے لو۔ لیکن اس نے انکار کر دیا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۰۰۔ حضرت شبیب بن ابی روحؒ۔ عن رجل من الصحابہ

شبیب بن ابی روح ایک صحابی سے۔ وکیع نے سفیان سے انہوں نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے شبیب بن ابی روح سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ ایک دن حضور اکرم ﷺ نے صبح کی نماز میں سورۃ روم تلاوت فرمائی اور درمیان میں آپ بھول گئے بعد از ختم نماز آپ نے فرمایا بعض لوگ کیسے عجیب ہیں کہ وہ ہمارے ساتھ نماز میں شریک ہوتے ہیں مگر بغیر طہارت کے جس سے ہماری نماز میں خرابی واقع ہو جاتی ہے کوئی آدمی بغیر از طہارت نماز میں شریک نہ ہو۔ یعنی اچھی طرح وضو کرے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۶۰۱۔ حضرت شداد بن ہادؓ ایک بدو سے

شداد بن ہاد ایک بدو سے۔ جو حضور اکرم ﷺ کی صحبت سے مستفیض ہوا۔ یعیش بن صدقہ الفقیہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن نسائی سے انہوں نے سوید بن نصر سے انہوں نے عبداللہ سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عکرمہ بن خالد سے انہوں نے ابن ابی عمار سے انہوں نے شداد بن ہاد سے روایت کی کہ ایک بدو آپ کی خدمت میں آیا اور ایمان لے آیا پھر پوچھا کیا میں ہجرت کروں آپ نے اجازت دے دی اور ایک صحابی کو اس کے بارے میں ضروری ہدایات دیں۔ جب کبھی لڑائی ہوتی۔ تو حضور اکرم ﷺ مال غنیمت سے اسے حصہ دیتے اور اس کے ساتھیوں کو بھی اتنا حصہ عنایت فرماتے اور وہ اعرابی ان کی سواریوں کو چرایا کرتا۔ جب صحابہ نے اس کا حصہ اسے پیش کیا تو اس نے پوچھا۔ یہ کیا ہے صحابہ نے اسے بتایا تو دربار رسالت میں حاضر ہو کر پوچھا یا رسول اللہ۔ میں نے اسلام اس لئے قبول نہیں کیا کہ مال غنیمت سے مجھے بھی حصہ ملے گا بلکہ میں نے آپ کی پیروی اس لئے اختیار کی تھی تاکہ دشمن کا تیر میرے حلق میں لگے میں مر جاؤں اور سیدھا جنت میں جاؤں فرمایا اگر تیرا ارادہ سچا ہے تو خدا ایسی صورت پیدا کر دے گا۔

کچھ دنوں کے بعد مسلمان کو کفار کے خلاف ایک مہم پیش آئی اور صحابہ اسے اٹھا کر حضور کے سامنے لائے اسے وہیں تیر لگا تھا جہاں اس نے اشارہ کیا تھا۔ حضور نے دریافت فرمایا کیا یہ وہی آدمی ہے۔ صحابہ نے عرض کیا۔ ہاں یا رسول اللہ وہی ہے فرمایا چونکہ وہ اپنے ارادے میں بے ریا تھا۔ یعنی سچا تھا اس لئے خدا نے اس کی خواہش پوری کر دی۔ آپ نے اس کی تکفین فرمائی اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جبہ مبارک کا کفن پہنایا گیا اور نماز جنازہ پڑھی اور دعا فرمائی اے اللہ! یہ تیرا بندہ ہے جس نے تیری راہ میں ہجرت کی اور لڑ کر شہید ہوا۔ میں اس کا گواہ ہوں۔

۶۶۰۲۔ حضرت شرحبیل شفعہ رجبیؒ۔ عن رجل من الصحابہ

شرحبیل بن شفعہ رجبی۔ ایک آدمی سے جسے صحبت نصیب ہوئی۔ ابویاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے ابوالمغیرہ سے انہوں نے جریر بن عثمان سے انہوں نے شرحبیل بن شفعہ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا۔ قیامت کے دن بچوں کو حکم ملے گا۔ کہ جاؤ جنت میں چلے جاؤ وہ گزارش کریں گے۔ یا اللہ! ہم اپنے والدین کے بغیر کیسے جائیں اس پر اللہ تعالیٰ حکم دے گا۔ جاؤ اپنے والدین کو بھی ساتھ لے جاؤ۔

اسے حسن اشنب نے جریر سے انہوں نے شرحبیل سے انہوں نے عتبہ بن عبدالسلمی سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے اسی طرح روایت کیا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۰۳۔ حضرت شریح نے ایک صحابیؓ سے

شریح نے ایک صحابی سے عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسحٰق بن عیسیٰ طباع سے انہوں نے جریر بن حازم سے انہوں نے واصل الاحدب سے انہوں نے ابووائل سے انہوں نے شریح سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اپنے بندے سے فرماتا ہے اگر تو میری طرف آنے کے لئے اٹھے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

گا۔ تو میں تیری طرف آنے کے لئے چلوں گا اور اگر تو چلے گا تو میں دوڑوں گا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۰۴۔ حضرت صدی بن عجلان عن رجل من الصحابہ

صدی بن عجلان ابوامامہ باہلی ایک صحابی سے۔ القاسم نے ابوامامہ سے انہوں نے ایک ایسے شخص سے جس نے حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی۔ جب آپ یوم الترویہ کو منیٰ کی طرف جا رہے تھے اور آپ کی سواری کے ایک طرف بلال چل رہے تھے۔ ان کے ہاتھ میں ایک لکڑی تھی۔ جس پر انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو گرمی سے بچانے کے لئے ایک کپڑا تان رکھا تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۰۵۔ حضرت طاؤس ایک صحابیؓ سے

طاؤس ایک صحابی سے۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے روح اور عبدالرزاق سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے حسن بن مسلم سے انہوں نے طاوس سے انہوں نے ایک ایسے آدمی سے روایت کی جس نے حضور اکرم ﷺ کی زیارت کی آپ نے فرمایا بیت اللہ کا طواف عبادت ہے اس لئے دوران طواف میں زیادہ باتیں نہ کرو۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۰۶۔ حضرت طلحہ بن عبیداللہ۔ عن رجل قدم علی النبیؐ

طلحہ بن عبیداللہ ایک آدمی سے جو حضور اکرم ﷺ کی ملاقات کو آیا۔ ابوجعفر المبارک بن مبارک بن احمد بن زریق الحداد امام الجامع بواسط نے ابوالسعادات المبارک بن حسین بن عبدالوہاب بن یعقوبا المقری سے انہوں نے ابوالفتح نصر بن حسن بن قاسم الشاشی سمرقندی سے انہوں نے ابوبکر احمد بن منصور بن خلف المغربی سے انہوں نے ابوبکر محمد بن عبداللہ بن زکریا سے انہوں نے ابوعلی اعرابی سے انہوں نے محمد بن صباح زعفرانی سے انہوں نے عبداللہ بن نافع زبیری سے' انہوں نے محمد بن ادریس شافعی سے' انہوں نے مالک سے انہوں نے مغربی سے انہوں نے ابوعلی رودباری سے انہوں نے ابوبکر بن داستہ سے انہوں نے ابوداؤد سے انہوں نے عبداللہ بن مسلمہ سے ان سب نے امام مالک سے انہوں نے اپنے چچا ابوسہیل سے انہوں نے اپنے والد سے جنہوں نے طلحہ بن عبیداللہ سے سنا کہ اہل نجد کا ایک آدمی جس کے سر کے بال غبار آلود تھے۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس کی آواز سنی تو جاتی تھی لیکن کچھ پلے نہیں پڑتا تھا کہ وہ کیا کہہ رہا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے قریب ہو کر اس نے اسلام کے بارے میں دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا۔ دن رات میں پانچ نمازیں۔ اس نے دریافت کیا۔ کیا اس کے علاوہ کچھ اور بھی ہے فرمایا نہیں۔ ہاں اگر تو اپنی مرضی سے کچھ اور پڑھنا چاہے۔ فرمایا رمضان کے مہینے بھر کے روزے۔ اس نے پوچھا بس اتنا ہی یا کچھ اور بھی فرمایا نہیں۔ ہاں اگر تیری مرضی ہو تو۔ فرمایا ادائے زکوٰۃ۔ اس نے پوچھا۔ بس اتنا ہی یا کچھ اور بھی۔ فرمایا نہیں۔ ہاں اگر تو خوشی سے کچھ اور دینا چاہے۔ تو اس کے بعد وہ آدمی مڑا۔ اور یہ کہہ کر چل دیا۔ بخدا میں اس میں کوئی کمی وبیشی نہ کروں گا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اگر یہ آدمی سچ کہہ رہا ہے۔ تو نجات پا گیا۔

امام شافعی نے بھی اس حدیث کو بیان کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۶۰۷۔ حضرت طلق بن حبیب ایک صحابیؓ سے

طلق بن حبیب ایک صحابی سے۔ سفیان نے منصور سے انہوں نے یونس بن خباب سے انہوں نے طلق بن حبیب سے انہوں نے ایک ایسے آدمی سے جو خوش حالی کی تلاش میں تھا۔ وہ شام سے مدینہ آیا۔ وہاں اس نے ایک شیخ کے پہلو میں نماز ادا کی۔ شیخ نے دریافت کیا کیسے آئے ہو۔ اس نے کہا خوشحالی کی تلاش میں شیخ نے اسے حضور اکرم ﷺ کی ایک دعا بتائی۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۰۸۔ حضرت عباد بن عبد الصمد۔ عن راعی رسول اللہ ﷺ

عباد بن عبد الصمد رسول اللہ ﷺ کے چرواہے سے۔ چرواہے کا نام حریث ابو سلمٰی بتایا گیا ہے۔ ابو موسیٰ نے کتابۃً قاضی ابوبکر انصاری سے انہوں نے علی بن ابراہیم باقلانی سے انہوں نے ابو بکر محمد بن اسماعیل سے انہوں نے بغوی سے انہوں نے کامل بن طلحہ سے انہوں نے ابو معمر عباد بن عبد الصمد سے انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے چرواہے سے روایت کی آپ نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ سے ایسی حالت میں ملے کہ وہ شہادتین کا قائل ہو۔ قیامت کے دن مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے اور حساب کتاب کو مانتا ہو۔ وہ سیدھا جنت میں جائے گا۔ ہم نے دریافت کیا۔ کیا تو نے آپؐ سے سنا؟ اس نے کہا۔ ہاں۔ ایک، دو، تین، چار بار نہیں بلکہ بارہا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۰۹۔ حضرت عبد اللہ بن بریدہ اسلمی۔ عن رجل من الصحابہ

حضرت عبد اللہ بن بریدہ اسلمی ایک صحابی سے۔ عبد اللہ بن مبارک نے کہمس بن حسن سے انہوں نے عبد اللہ بن بریدہ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم کبھی کبھی موچھیں کٹوایا کریں اور سر میں روزانہ تیل لگانے اور بالوں کو کھلا چھوڑ دینے سے منع فرمایا۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۱۰۔ حضرت عبد اللہ بن حارث۔ عن رجل من الصحابہ

عبد اللہ بن حارث ایک صحابی سے شعبہ نے عبد الحمید صاحب الزیادی سے انہوں نے عبد اللہ بن حارث سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم رمضان میں سحری ضرور کیا کرو۔ ایک گھونٹ پانی ہی سے کیوں نہ ہو۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۱۱۔ حضرت عبد اللہ بن حبیب ابو عبد الرحمٰن سلمی۔ عن رجل من الصحابہ

عبد اللہ بن حبیب ابو عبد الرحمٰن سلمی ایک آدمی سے جسے صحبت نصیب ہوئی۔ عطاء بن سائب نے ابو عبد الرحمٰن السلمی سے جن کا نام عبد اللہ بن حبیب تھا۔ انہوں نے ایک ایسے آدمی سے جس نے حضور اکرم ﷺ سے سنا۔ آپ نے فرمایا جو شخص مسجد میں نماز کے انتظار میں جب تک بیٹھا رہتا ہے۔ وہ مصروف عبادت سمجھا جاتا ہے اور فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں۔ اے اللہ تو اس شخص کو معاف کر دے اے اللہ تو اس پر رحم کر۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی حدیث کو حماد بن سلمہ نے اور ابراہیم بن حجاج نے اسی طرح عطاء سے روایت کیا ہے اور اسی طرح جریر نے عطاء سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن سے انہوں نے عبید سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۱۲۔ حضرت عبداللہ بن زید ابوقلابہ۔ عن رجل من الصحابہ

عبداللہ بن زید ابوقلابہ رقاشی ایک صحابہ سے۔ شعبہ نے خالد الحذاءُ سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کیا کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو **فیومئذ لا یعذب عذابہ احد** پڑھتے سنا عاصم الاحول نے جوان کے پاس تھے کہا کہ میں نے حسن کو اسی طرح پڑھتے سنا خالد الحذاءُ کہتے ہیں کہ انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابوبکر کو اسی طرح پڑھتے سنا۔

اسے عبداللہ بن موسیٰ نے سلیمان خوزی سے انہوں نے خالد سے انہوں نے ابوقلابہ سے انہوں نے مالک بن حویرث سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے اسی طرح سنا۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۱۳۔ حضرت عبداللہ بن سعدؓ۔ عن رجل من الصحابہ

عبداللہ بن سعد ایک صحابی سے۔ یحیٰ بن محمود نے کتابۃً باسنادہ ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے ابوعمر عثمان بن سعید جو خباز تھے یعنی روٹیاں پکاتے تھے سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ رازی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن سعد سے روایت کی کہ انہوں نے بخارا میں ایک آدمی کو سفید خچر پر سوار دیکھا۔ اس نے سیاہ ریشم کی پگڑی باندھی ہوئی۔ کہتا تھا کہ حضور اکرم ﷺ نے مجھے یہ پگڑی عطا کی ہے۔

۶۶۱۴۔ حضرت عبداللہ بن شقیق۔ عن رجل من الصحابہ

عبداللہ بن شقیق ایک صحابی سے۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے شریح بن نعمان سے انہوں نے حماد سے انہوں نے خالد الحذاءُ سے انہوں نے عبداللہ بن شقیق سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی انہوں نے پوچھا یا رسول اللہ۔ آپ کو نبوت کب عطا ہوئی۔ فرمایا جب آدم ابھی بن رہے تھے۔ روح اور جسم کے درمیان تھے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۱۵۔ حضرت عبداللہ بن عبید بن عمیر۔ عن رجل من الصحابہ

عبداللہ بن عبید بن عمیر ایک صحابی سے۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے معتمر بن سلیمان سے انہوں نے حمید سے انہوں نے عبداللہ بن عبید بن عمیر سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہا کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو سویا ہوا پایا۔ جب آپ جاگے تو بغیر تجدید وضو نماز پڑھ لی۔ ان سے ایک اور حدیث بھی دربارہ فضیلت لا الہ الا اللہ مروی ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۱۶۔ حضرت عبداللہ بن عمر۔ ذکر المقعدین وابنہما

عبداللہ بن عمر دو معذور میاں بیوی اور ان کے بیٹے کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ بن ابوبکر مدینی نے کتابۃً محمد بن عمر بن ہارون سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے ابوبکر بن ثابت کی کتاب سے انہوں نے محمد بن رامین استر آبا ذی سے املاءً انہوں نے ابوبکر اسماعیلی سے انہوں نے عیاش بن محمد جوہری سے انہوں نے داؤد بن رشید سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے انہوں نے عبداللہ بن دینار سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ مکہ میں دو معذور میاں بیوی تھے اور ان کا ایک بیٹا تھا۔ جنہیں وہ صبح اٹھا کر مسجد میں لاتا اور دن بھر ان کی خدمت میں مصروف رہتا اور جب شام ہوتی تو وہ انہیں اٹھا کر گھر لے جاتا۔ کچھ دنوں کے بعد وہ نظر نہ آیا۔ تو حضور اکرمؐ نے اس کے بارے میں دریافت کیا صحابہ نے عرض کیا۔ وہ فوت ہوگیا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اگر اپنے بعد کوئی شخص اپنا وارث چھوڑنا چاہے تو اسے چاہیے کہ وہ ایسا وارث چھوڑ کر جائے جیسا کہ وہ لڑکا تھا اس کے بعد بھی حضور اکرمؐ اکثر اس لڑکے کو انہی الفاظ سے یاد فرمایا کرتے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

نوٹ:

یہ حدیث اس لیے غلط ہے کہ مکہ میں سوائے بیت اللہ کے اور کوئی مسجد نہ تھی اور بیت اللہ میں آپ کا داخلہ بند تھا۔ حیرت ہے ابن کثیر کو کیوں خیال نہ آیا۔

۶۶۱۷۔ حضرت عبداللہ بن عمیر۔ عن روح بنت ابی الہب

عبداللہ بن عمیر یا عمیرہ۔ ابولہب کی لڑکی کے خاوند سے، فضل بن دکین نے اسرائیل سے انہوں نے سماک سے انہوں نے معبد بن قیس سے انہوں نے عبداللہ بن عمیر یا عمیرہ سے انہوں نے ابولہب کی بیٹی سے روایت کی کہ میں اپنے گھر میں تھی کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کیا گھر میں کوئی بچہ یا بڑھیا نہیں ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۱۸۔ حضرت عبداللہ بن کعب بن مالک۔ عن رجل من الصحابہ

عبداللہ بن کعب بن مالک ایک صحابی سے، ابوالیمان نے شعیب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن کعب سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے گروہ مہاجرین (حضور ﷺ نے اس دن سر پر پٹی باندھ رکھی تھی) میں دیکھ رہا ہوں کہ تمہاری نفری بڑھنا شروع ہوگئی ہے اور انصار وہ لوگ ہیں جنہوں نے مجھے اپنے ہاں پناہ دی پس تمہیں چاہیے کہ ان کے شرفا کی عزت کرو اور ان کے خطا کاروں سے درگزر کرو۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۱۹۔ حضرت عبداللہ بن محیریز۔ عن رجل من الصحابہ

عبداللہ بن محیریز الجمحی ایک صحابی سے، ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ابوبکر بن حفص سے انہوں نے عبداللہ بن محیریز سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل دیں گے۔ اسی حدیث کو سعد بن اوس نے ابوبکر بن حفص سے انہوں نے ابن محیریز سے انہوں نے ثابت بن سمط سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے انہوں نے رسول اکرمؐ سے اسی طرح روایت کیا اور لیث بن ابوسلیم نے بلال بن یحییٰ سے انہوں نے شرحبیل بن سمط سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے روایت کیا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۶۲۰۔ حضرت عبداللہ بن ابی ہذیل۔ عن رجل من الصحابہ

عبداللہ بن ابی ہذیل ایک صحابی سے۔ فطر بن خلیفہ نے عبداللہ بن ابو ہذیل سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ ایک وقت ہم پر ایسا بھی گزرا ہے کہ بھوک کی وجہ سے بوقت رفع حاجت ہمارے پیٹ سے اونٹ کی میگنیاں نکلتی تھیں۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۲۱۔ حضرت عبدالجبار خولانی۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالجبار خولانی ایک صحابی سے۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے عوام سے عبدالجبار خولانی سے روایت کیا کہ ہماری محفل میں ایک صحابی تشریف لائے اور کعب ہمیں کہانی سنا رہا تھا پوچھا کون ہے حاضرین نے کہا کعب ہے جو ہمیں کہانی سنا رہا ہے انہوں نے کہا میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ کہانی یا تو امیر سنائے یا ماموریا حیلہ ساز۔ پس جب یہ روایت کعبؓ تک پہنچ گئی تو اس کے بعد کعب نے افسانہ گوئی بند کر دی تھی۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۲۲۔ حضرت عبدالرحمٰن بن بیلمانی۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالرحمٰن بیلمانی ایک صحابی سے۔ سفیان نے محمد بن عبدالرحمٰن بن بیلمانی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس نے موت سے ایک مہینہ پہلے توبہ کر لی۔ اس کی توبہ قبول ہو جائے گی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۲۳۔ حضرت عبدالرحمٰن بن جبیرؒ۔ عن رجل خدم النبیؐ

عبدالرحمٰن بن جبیر ایک ایسے آدمی سے جس نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت کی۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یحییٰ بن زکریا سے انہوں نے سعید بن ابو ایوب سے انہوں نے بکر بن عمر سے انہوں نے عبداللہ بن ہبیرہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن جبیر سے انہوں نے ایک ایسے آدمی سے جس نے حضور اکرم ﷺ کی آٹھ سال خدمت کی اس نے حضور اکرمؐ کو فرماتے سنا جب کھانا پیش کیا جائے تو آدمی بسم اللہ پڑھے اور جب کھانے سے فراغت پا چکے تو یہ دعا پڑھے:

اللھم اطعمت واسقیت و اغنیت واقنیت و ھدیت فلک الحمد علی ما اعطیت

ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۲۴۔ حضرت عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب۔ عن رجال لھم صحبۃ

عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب ایسے لوگوں سے جنہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یحییٰ بن زکریا سے انہوں نے حجاج بن ارطاہ سے انہوں نے حسین بن حارث جدلی سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت کی کہ عبدالرحمٰن بن زید بن خطاب نے ایک ایسے دن کے بارے میں خطاب کیا جب رمضان کے بارے میں شک پڑ جائے۔ انہوں نے کہا غور سے سنو میں حضور اکرم ﷺ کے کئی صحابہ کی صحبت میں بیٹھا ہوں میں نے ان سے دریافت کیا اور انہوں نے مجھے بتایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ چاند دیکھو تو روزہ رکھ لو اور چاند دیکھو تو افطار کرلو اور اگر شک میں پڑ جاؤ تو تیس روزے پورے کرلو۔ اگر دو مسلمان گواہ گواہی دیں تو پس روزہ رکھو یا افطار کرو۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۲۵۔ حضرت عبدالرحمٰن صنابجی۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالرحمٰن صنابجی ایک صحابی سے۔ اوزاعی نے عبداللہ بن سعد سے انہوں نے عبدالرحمٰن صنابجی سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے مشکل اور دقیق مسائل میں غلو سے منع فرمایا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۲۶۔ حضرت عبدالرحمٰن بن علاء الحضرمی۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالرحمٰن بن علاء الحضرمی ایک ایسے آدمی سے جسے صحبت نصیب ہوئی' سفیان نے عطاء بن سائب سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حضرمی سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میری امت کے آخر میں ایسے آئیں گے جو مزدور کو اس کی اجرت اس طرح ادا کریں گے جس طرح اس امت کے پہلے لوگ ادا کیا کرتے تھے۔ اور برے اعمال کو برا سمجھیں گے اور اہل فتنے کو قتل کریں گے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۲۷۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوعوف۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالرحمٰن بن ابوعوف جرشی ایک صحابی سے۔ ابوالیمان نے جریر بن عثمان سے انہوں نے ابن ابی عوف سے انہوں نے بعض صحابہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک دن فجر کی نماز اتنے اندھیرے میں ادا فرمائی کہ اگر کوڑا زمین پر پھینکا جاتا۔ تو دکھائی نہ دیتا۔ دوسرے دن جب نماز پڑھائی تو اتنی روشنی تھی کہ سورج ابھرنے والا تھا فرمایا نماز فجر کا وقت ان دو انتہاؤں کے درمیان ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۲۸۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ ؒ۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالرحمٰن بن ابی لیلی ایک صحابی سے۔ عبدالوہاب بن علی بن سکینۃ الامین نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے احمد بن حنبل سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عابس سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے روزے دار کو فصد سے منع فرمایا اور اسی طرح وصال سے (یعنی چوبیس گھنٹے کا روزے) سے منع فرمایا لیکن اپنے اصحاب پر شفقت اور مہربانی کے لئے ایسا کیا۔ اسے حرام نہیں فرمایا صحابہ نے گزارش کی یارسول اللہ آپ ؐ تو ایسا کرتے ہیں فرمایا میرا رب مجھے کھلاتا پلاتا ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۲۹۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ نے حضور اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حکم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جلب (بیچنے کے لئے سامان دیہات میں لے جانا) اور بیع حاضر ایک بادیہ نشین کے لئے سازگار نہیں مجھے والد نے بیان کیا انہوں نے عفان سے انہوں نے شعبہ سے باسنادہ مروی ہے کہ رسول کریم ﷺ نے غورہ تمر' تمر نقی اور تمر سے منع فرمایا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۳۰۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ عنہ۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے ایک صحابی سے۔ شریک وغیرہ نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے ابن ابی لیلیٰ سے روایت کی کہ جنگ صفین کے موقع پر ایک شامی نے باآواز بلند کہا کیا تم میں اویس قرنی موجود ہیں ہم نے جواب دیا۔ ہاں موجود ہیں لیکن تم کیوں پوچھ رہے ہو اس نے کہا کہ اس لئے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ اویس بوجہ وصف احسان وحسن سلوک خیر التابعین ہے۔ اس پر وہ حضرت علی کے ساتھ اندر داخل ہوئے

دونوں نے ذکر کیا ہے۔

یہ سب تراجم عبدالرحمان نے ایک صحابی سے بیان کئے ہیں۔ لیکن میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ ایک ہی صحابی ہے یا صحابیوں کی ایک جماعت ہے جن سے ابن ابی لیلیٰ یہ تمام تراجم روایت کئے ہیں۔ لیکن (ابن اثیر کہتے ہیں) ہم نے یہ سب تراجم اس لئے لکھ دئے ہیں کہ باقی اہل علم نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۶۳۱۔ حضرت عبدالرحمٰن بن معاذ تیمی رضی اللہ عنہ۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالرحمٰن بن معاذ تیمی ایک صحابی سے ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے' انہوں نے اپنے والد سے' انہوں نے عبدالرحمٰن سے' انہوں نے معمر سے' انہوں نے حمید الاعرج سے' انہوں نے محمد بن ابراہیم تیمی سے' انہوں نے عبدالرحمٰن بن معاذ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے لوگوں کو منیٰ میں ایک خطبہ دیا اور مہاجرین کو بیت اللہ کے دائیں طرف اور انصار کو بائیں طرف جگہ دی اور باقی لوگوں کو ان کے اردگرد جگہ دی اور پھر انہیں مناسک حج کی تعلیم دی' اور اہل منیٰ کے کان اس طرح کھلے ہوئے تھے کہ اپنی اپنی جگہ پر ہر آدمی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو پوری طرح سن رہا تھا۔ چنانچہ آپ نے رمی جمار کے بارے میں فرمایا کہ اس مقصد کے لیے چھوٹے چھوٹے کنکر چنے جائیں۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۳۲۔ حضرت عبدالواحد بن عبداللہ قرشی۔ عن رجل من الصحابہ

عبدالواحد بن عبداللہ قرشی ایک صحابی سے۔ محمد بن سوقہ نے عبدالواحد قرشی سے روایت کی کہ جب حضرت امام حسین کا سر یزید کے پاس لایا گیا تو اس بدبخت نے ایک چھڑی سے آپ کے ہونٹوں کو جگہ سے ہٹایا' تو امامؓ کے دانت نمودار ہوئے جو برف سے بھی زیادہ سفید تھے اور شعر پڑھا۔

یفلقن هاما من رجال اعزة ... علینا وهم کانوا اعق واظلما

''ان بدبختوں معزز لوگوں کی کھوپڑیاں پھوڑ دیں اور انہوں نے ہم پر بڑا ظلم اور زیادتی کی۔''

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس موقعہ پر ایک شخص نے اس بد بخت سے کہا اے یزید! اپنی چھڑی کو امامؓ کے ہونٹوں سے ہٹا لے میں نے بارہا حضور کو دیکھا کہ وہ ان ہونٹوں کو چوم رہے تھے۔ اس پر یزید نے چیں بہ چیں ہو کر غصے میں چھڑی ہٹالی۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۳۳۔ حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعود۔ عن رجل من الصحابہ

عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ بن مسعودؓ ایک صحابی سے۔ حضور اکرم ﷺ جب مصروف نماز ہو تو اپنی آنکھیں آسمان کی طرف مت اٹھاؤ مبادا بصارت ضائع کر بیٹھو یا مبادا تمہاری آنکھیں چندھیا جائیں۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۳۴۔ حضرت عبیداللہ بن عدی بن خیار۔ عن رجلین اتیا النبیؐ

عبیداللہ بن عدی بن خیار۔ ہشام بن عروہ نے اپنے باپ سے انہوں نے عبیداللہ بن عدی بن خیار سے انہوں نے دو آدمیوں سے جو حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے سنا کہ آپ صدقہ تقسیم فرما رہے ہیں چنانچہ وہ دونوں بھی آدمیوں سے بچتے نکلتے حضور اکرم ﷺ تک جا پہنچے۔ آپ نے اپنی نظریں اوپر اٹھائی اور پھر نیچے کر لیں دیکھا کہ دو ہٹے کٹے آدمی کھڑے ہیں فرمایا ان صدقات میں دولت مند کا اور ایسے آدمی کا جو کما سکتا ہو کوئی حصہ نہیں ہے۔

اور شعیب بن ابوحمزہ نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عدی سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی اور امام میں بھی دو رجحان (فطرت) ہوتے ہیں' ایک وہ جو اسے نیکی کی طرف بلاتا ہے اور برائی سے روکتا ہے اور دوسرا وہ جو اسے برائی کی ترغیب دیتا ہے جو شخص اس کے شر سے بچ گیا' وہ بچ گیا اور اس نے برے جذبے پر غلبہ پالیا۔ دونوں نے حدیث صدقہ کا ذکر کیا ہے لیکن حدیث بطانہ کا ذکر صرف ابن مندہ نے کیا ہے۔ احتمال ہے کہ یہ دو تراجم ہیں کیونکہ حدیث صدقہ میں دو آدمیوں کا ذکر ہے اور حدیث بطانہ میں ایک کا۔ واللہ اعلم۔

۶۶۳۵۔ حضرت عبید بن عمیرؒ۔ عن الثقۃ من الصحابہ

عبید بن عمیر چند ثقہ صحابہ سے۔ احمد بن حفص نے والد سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے حجاج بن حجاج سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عطاء بن ابوریاح سے انہوں نے عبید بن عمیر سے انہوں نے چند ثقہ صحابہ سے روایت کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز کسوف وخسوف میں چھ رکعت اور چار سجدے ادا کئے۔ اسی حدیث کو احمد بن معاویہ نے حسین بن حفص سے انہوں نے ابن طہمان سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے حذیفہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے نماز کسوف ادا کی اور معاذ بن ہشام نے اپنے والد سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے عبید سے انہوں نے سیدہ عائشہؓ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چھ رکعت اور چار سجدے نماز کسوف میں ادا کئے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۳۶۔ حضرت عثمان بن عبیداللہؓ۔ عن رجال من الصحابہ

عثمان بن عبیداللہ نے بیان کیا کہ انہوں نے کئی صحابہ سے سنا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اگر اللہ کی نظروں میں دنیا کی اتنی قدر و منزلت بھی ہوتی جتنی کہ مچھر کے پر کی ہے تو کافر او مشرک کو کچھ بھی نہ ملتا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۶۳۷۔ حضرت عرفجہ سلمیؓ۔ عن رجل من الصحابہ

عرفجہ سلمی ایک صحابی ہے۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عطا بن سائب سے انہوں نے عرفجہ سلمی سے روایت کی کہ وہ عتبہ بن فرقد کے گھر میں تھے انہوں نے ایک حدیث بیان کرنا چاہی اتفاقاً وہاں ایک صحابی بھی موجود تھے جوان سے بہتر انداز میں حدیث بیان کر سکتے تھے چنانچہ انہوں نے بیان کیا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ رمضان میں جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیئے جاتے ہیں اور شیاطین کے پاؤں میں بیڑیاں ڈال کر جہنم میں پھینک دیا جاتا ہے اور ہر رات کو ایک منادی ندا کرتا ہے کہ اے طالبان خیر آؤ اور اے طالبان شر رک جاؤ۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۳۸۔ حضرت عسعس بن سلامہؓ۔ عن رجل من الصحابہ

عسعس بن سلامہ ایک صحابی ہے۔ ابو اسحٰق فزاری نے ابان سے انہوں نے سعید بن ابوالحسن سے انہوں نے عسعس بن سلامہ سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے ایک صحابی سے روایت کی کہ نبی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کی نماز جنازہ چالیس آدمیوں نے پڑھی اور سب نے اس کے لئے دعائے مغفرت مانگی اسے نجات مل گئی اور جس کے بارے میں دس آدمیوں نے شہادت دی۔ ان کی شہادت تسلیم کر لی جائے گی۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے

۶۶۳۹۔ حضرت عطاء بن ابورباحؓ۔ عن رجل من الصحابہ

عطاء بن ابورباح ایک صحابی ہے۔ ابن مبارک نے مصعب بن ثابت سے انہوں نے عاصم بن عبیداللہ سے انہوں نے عطاء بن ابورباح سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ حسب معمول مسجد میں داخل ہوئے اور فرمایا کیا آپ ہنس رہے ہیں؟ کیا میں تمہیں نہیں دیکھ رہا ہوں کہ آپ ہنس رہے ہیں! اور پھر حدیث بیان فرمائی۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۰۔ حضرت عطاء بن یزید لیثیؒ۔ عن بعض الصحابہ

عطاء بن یزید لیثی بعض صحابہ سے۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے روح بن عبادہ سے انہوں نے صالح بن ابوالاخضر سے انہوں نے زہری سے انہوں عطاء بن یزید لیثی سے انہوں نے بعض صحابہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ سے دریافت کیا گیا یارسول اللہ ﷺ! افضل آدمی کون ہے' فرمایا وہ مومن جو اپنے نفس اور مال سے اللہ کی راہ میں جہاد کرے۔ پوچھنے والے نے پھر پوچھا اس کے بعد کس کا درجہ ہوگا فرمایا۔ وہ مومن جو کسی گھاٹی میں ہے اللہ سے ڈرتا ہے اور لوگوں کو اس کے شر سے بچاتا ہے۔

ابن عجلان نے سہیل سے انہوں نے عطاء بن یزید سے انہوں نے بعض صحابہ سے روایت کی حضور نے فرمایا جس شخص نے ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ' ۳۳ الحمد اللہ اور ۳۳ بار اللہ اکبر پڑھا اور بعض میں لا الہ الا اللہ وحدہ لاشریک پڑھا اسے معاف کر دیا گیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۶۴۱۔ حضرت علی بن ربیعہؓ۔ عن رجل من الصحابہ

علی بن ربیعہ ایک صحابی سے۔ عبدالعزیز بن رفیع نے علی بن ربیعہ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے نماز پڑھائی اور پھر صحابہ کی طرف منہ پھیرا اور فرمایا کہ اللہ اور اس کے فرشتے پہلی صف میں کھڑے نمازیوں پر رحمتیں بھیجتے ہیں۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۲۔ حضرت علی بن علی بن سائبؒ عن اخیہ۔ عن رجل من الصحابہ

علی بن علی بن سائب نے اپنے بھائی سے انہوں نے ایک صحابی سے' حماد بن سلمہ نے حجاج بن ارطاہ سے انہوں نے علی بن علی بن سائب سے انہوں نے اپنے بھائی سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے عورتوں کی دبر یعنی پاخانہ کی جگہ کو استعمال کرنے سے منع فرمایا ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۳۔ حضرت عمر بن ثابت انصاریؓ۔ عن بعض الصحابہ

عمر بن ثابت انصاری ایک صحابی سے۔ معمر نے زہری سے انہوں نے عمر بن ثابت انصاری سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی حضور اکرم نے فرمایا اللہ انہیں دجال کے فتنے سے بچائے۔ تم میں سے ہر شخص اللہ کو مرنے کے بعد ہی دیکھ سکے گا جبکہ اس دجال کی آنکھوں کے درمیان میں کافر کا لفظ صاف طور پر لکھا ہوگا اور جو آدمی بھی اس کے اعمال سے نفرت کرے گا وہ اس لفظ کافر کو پڑھ سکے گا۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۴۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ۔ عن عدۃ من الصحابہ

عمر بن العزیز چند صحابہ سے۔ عیسٰی بن عبداللہ نے ان کی حدیث کو محمد بن عمر بن علی بن ابوطالب سے انہوں نے یزید بن عمر بن مورق سے روایت کیا وہ کہتے ہیں' میں شام میں تھا اور خلیفہ عمر بن عبدالعزیز لوگوں کو عطیات دے رہے تھے۔ میں بھی حاضر ہوا تو دریافت کیا کہ کس قبیلے سے ہو' میں نے کہا قریش سے اور بنو ہاشم سے پھر دریافت کیا' بنو ہاشم کی کس شاخ سے میں نے کہا علی بن ابوطالب کا مولی ہوں خلیفہ تھوڑی دیر خاموش رہا۔ پھر سینے پر ہاتھ رکھ کر کہا کہ میں بھی علی بن ابوطالب کا مولی ہوں پھر وہ کہنے لگا میں نے چند صحابہ سے سنا حضور ﷺ نے فرمایا من کنت مولاہ فعلی مولاہ اس کے بعد وہ اپنے مزاحم کی طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے فلاں تم اس طرح کے لوگوں کو کتنی کتنی رقم دیتے ہو۔ اس نے کہا سو یا دو سو درہم۔ خلیفہ نے کہا ان صاحب کو ساٹھ دینار دینا۔ کیوں کہ یہ حضرت علی کے قرابت دار ہیں۔ پھر کہنے لگے۔ تیرا حق تیرے شہر میں اسی طرح تجھے پہنچتا رہے گا جیسا کہ تیری طرح کے اور لوگوں کو۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۵۔ حضرت عمر بن نھلہؓ۔ عن رجل من الصحابہ

عمر بن نھلہ ایک صحابی سے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ہمسایہ کا حق بوجہ قرب کے سب پر فائقؓ ہے۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۶۴۶۔ حضرت عمرو بن اوسؓ۔ عن رجل حدثہ عن مؤذن رسول اللہؐ

عمرو بن اوس‘ حضور اکرمؐ کے موذن سے شعبہ نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عمرو بن اوس سے انہوں نے اس آدمی سے جس نے رسول اللہؐ کے موذن سے حدیث روایت کی کہ ایک موقعہ پر بارش ہوگئی۔ حضور اکرمؐ نے منادی کرادی کہ اپنی اپنی اقامت گاہ پر نماز ادا کرلو (رحل کا لفظ آیا ہے جس کے معنی پالان بھی ہیں) دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۷۔ حضرت عمرو بن شرحبیلؓ۔ عن رجل من الصحابہ

عمرو بن شرحبیل ایک صحابی سے۔ یعیش بن صدقہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن نسائی سے انہوں نے اسحٰق بن منصور اور عمرو بن علی سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوعمار سے انہوں نے عمرو بن شرحبیل سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی آپ نے فرمایا کہ ایمان‘ عمار کے جوڑوں میں رس بس گیا ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۸۔ حضرت عوف بن مالک ابوالاحوصؓ۔ عن بعض اصحاب النبیؐ

عوف بن مالک ابوالاحوص۔ سفیان نے عمرو بن ابوالاحوص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ مجھے حضور ﷺ کے ایک صحابی نے بتایا کہ حضورؐ کی قرأت کا اندازہ ہم آپ کی ریش مبارک کی حرکت سے لگایا کرتے۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۴۹۔ حضرت عیاض بن مرثدؓ۔ عن رجل من الصحابہ

عیاض بن مرثد۔ ایک صحابی سے۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عاصم بن کلیب سے انہوں نے عیاض بن مرثد سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی انہوں نے حضور سے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کون سا عمل ایسا ہے جو مجھے بہشت میں لے جائے گا۔ پوچھا کیا تمہارے والدین میں سے کوئی ایک بھی زندہ ہیں‘ اس نے جواب نفی میں دیا تو آپ نے فرمایا لوگوں کو پانی پلایا کر‘ اس نے گزارش کی۔ یارسول اللہ ﷺ وہ کیسے۔ جب وہ موجود ہوں تو پانی ان کے ہاتھوں میں دے اور جب وہ موجود نہ ہوں تو اٹھا کر ان کے پاس لے جا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۵۰۔ حضرت قاسم بن مخیمرہؓ۔ عن رجل من الصحابہ

قاسم بن مخیمرہ ایک صحابہ سے۔ اوزاعی نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ نے ایک موقعہ پر نماز جمعہ پڑھائی اور سورج آپ کے دائیں ابرو پر چمک رہا تھا۔ ابن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ہلال بن سیاف سے انہوں نے قاسم بن مخیمرہ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ جس شخص نے کسی ذمی کو قتل کیا۔ اسے بہشت کی خوشبو سونگھنا بھی نصیب نہ ہوگی حالانکہ اس کی خوشبو ستر سال کے فاصلے سے محسوس کی جاسکتی ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۶۵۱۔ حضرت ابوقتادہ وابوالدھماءؓ ۔عن رجل من الصحابہ

ابوقتادہ ابوالدھماء ایک صحابی ہے۔ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے بہز اور عفان سے انہوں نے سلیمان بن مغیرہ سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے ابوقتادہ اور ابوالدھماء سے روایت کی کہ وہ دونوں کثرت سے حج ادا کیا کرتے تھے۔ایک موقعہ پر ایک بادہ نشین سے ملے۔وہ کہنے لگا کہ ایک موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے میرا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے لیا اور فرمایا جب بھی تو کوئی چیز اللہ کے نام پر دے گا۔وہ تجھے اس کے بدلے میں اس سے بہتر چیز عطا کردے گا۔دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۵۲۔ حضرت قزعہ بن یحییٰؓ ۔عن رجل من الصحابہ

قزعہ بن یحییٰ ایک صحابی ہے۔اوزاعی نے حسان بن عطیہ سے انہوں نے قزعہ بن یحییٰ سے روایت کی کہ بصرے میں ایک صحابی سے ہماری ملاقات ہوگئی۔جب انہوں نے روانگی کا ارادہ کیا۔تو اہل بصرہ کے کچھ لوگوں نے جن میں میں بھی شامل تھا۔بغرض مشایعت ان کا ساتھ دیا۔لوگ واپس ہوتے گئے اور آخر کار صرف میں رہ گیا۔میں نے ان سے درخواست کی کہ ازراہ کرم مجھے حضور اکرم ﷺ کی کوئی حدیث سنایئے۔انہوں نے کہا میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا جس نے صبح کی نماز ادا کی وہ خدائی تحویل میں آجاتا ہے۔اس لئے اسے محتاط ہوجانا چاہیے۔شاید جناب باری اس سے کچھ طلب کریں۔ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۵۳۔ حضرت قیس بن ابی حازمؓ ۔عن رجل من الصحابہ

قیس بن ابی حازم نے ایک صحابی رسول کریم ﷺ سے سنا۔بیان بن بشر نے قیس بن ابی حازم سے انہوں نے ایک صحابی سے سنا کہ آپؐ نے فرمایا' جو شخص دنیا میں نرمی برتتا ہے۔آخرت میں یہ اس کو فائدہ دے گی۔دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۵۴۔ حضرت کردوس ایک صحابیؓ سے

کردوس ایک صحابی ہے۔شعبہ نے عبدالملک بن میسرہ سے انہوں نے کردوس سے جو اہل کوفہ کا مشہور قصہ گو تھا روایت کی کہ اس نے ایک بدری سے سنا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ مجھے قصہ گوؤں کی محفل میں بیٹھنے سے یہ بہتر معلوم ہوتا ہے کہ میں چار غلام آزاد کروں۔دونوں نے ذکر کیا ہے

۶۶۵۵۔ حضرت متوکل بن لیثؓ ۔عن رجل من الصحابہ

متوکل بن لیث ایک صحابیؓ سے۔ابوجعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن عبداللہ دمشقی سے انہوں نے متوکل بن لیث سے انہوں نے ایک آدمی سے سنا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جس کے پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہوئے اس پر جہنم کی آگ حرام ہوگئی چنانچہ میرے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ میں بھی اپنے پاؤں کو غبار آلود کروں اور اپنی سواری کو آرام دوں۔ابن مندہ نے ذکر کیا ہے اور یہ صحابی جابر بن عبداللہ انصاری ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۶۵۶۔ حضرت محمد بن ابراہیم تیمی رضی اللہ عنہ۔ عن رجل من الصحابہ

محمد بن ابراہیم تیمی ایک صحابی ہے۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عبدربہ بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو احجار زیت کے پاس دیکھا کہ ہاتھ اٹھا کر دعا کر رہے تھے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۵۷۔ حضرت محمد بن اسحٰق۔ عن رجل شہد موتہ

محمد بن اسحٰق ایک صحابیؓ سے۔ جنگ موتہ میں شریک تھے۔ ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ ایک شخص نے جو جنگ موتہ میں شریک تھے۔ واپسی پر ذیل کے دو شعر کہے

کفی حزنا انی رجعت وجعفر ∗ وزید و عبداللہ فی رمس اقبر

"مجھے غم کو یہی بہت ہے کہ میں تو لوٹ آیا ہوں لیکن جعفر، زید اور عبداللہ قبر میں دفن کر دیئے گئے ہیں۔"

قضوا نحبھم ثمت مضوا لسبیلھم ∗ وخلفت للبلوی مع المتغبر

"انہوں نے اپنا فرض ادا کیا اور اپنی راہ پر روانہ ہو گئے اور میں مصائب جھیلنے کے لئے۔ بقیۃ السیف کے ساتھ پیچھے رہ گیا ہوں۔"

۶۶۵۸۔ حضرت محمد بن سیرینؒ۔ عن رجل من الصحابہ

محمد بن سیرین ایک صحابی سے۔ ابوالفضل بن ابوالحسن نے ابو یعلی سے انہوں نے ہدبہ بن خالد سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے محمد بن سیرین سے روایت کی کہ کوفہ میں ایک آدمی نے شہادت دی کہ حضرت عثمان کا قتل شہادت ہے۔ اس پر پولیس نے اسے پکڑ لیا اور حضرت علی کے پاس لے آئے اور کہنے لگے اگر آپ نے ہمیں منع نہ کیا ہوتا تو ہم اس آدمی کو قتل کر دیتے کیوں کہ یہ عثمان کو شہید کہتا ہے۔

اس آدمی نے حضرت علیؓ سے مخاطب ہو کر کہا آپ کو یاد ہوگا کہ ایک بار میں نے حضور اکرمؐ سے سوال کرنے کے بعد ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے سوال کیا اور سب نے میری امداد فرمائی۔ پھر میں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی یا رسول اللہؐ دعا فرمایئے کہ اللہ تعالیٰ ان عطیات میں برکت ڈالے۔ حضورؐ نے فرمایا تھا۔ عطیات کو اللہ تعالیٰ کیوں برکت عطا نہیں فرمائے گا۔ جب کہ تیرے معطیوں میں ایک نبی ایک صدیق اور دو شہید ہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے اور ابو نعیم نے یہ بھی لکھا ہے کہ ہم اس حدیث کو نعیم ابو ہند کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔

۶۶۵۹۔ حضرت محمد بن ابو عاصم رضی اللہ عنہ۔ عن رای النبیؐ

محمد بن ابو عاصم ایک صحابی سے۔ ابراہیم بن طہمان نے ربیعہ بن ابو عبدالرحمٰن سے انہوں نے محمد بن ابو عاصم سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو دیکھا کہ آپ جوتوں سمیت نماز پڑھ رہے تھے۔ ان دنوں مسجد کا فرش مٹی کا تھا چنانچہ آپؐ نے مٹی والے جوتے سے پنڈلی پر مسح کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کو حکم بن سعد الایلی نے ربیعہ سے انہوں نے انس سے اسی طرح بیان کیا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۰۔ محمد بن ابو عائشہؓ۔ عن رجل من الصحابہ

محمد بن ابو عائشہ ایک صحابیؓ ہے۔ خالد الحذاء نے ابو قلابہ سے انہوں نے محمد بن ابو عائشہ سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے صحابہ سے دریافت فرمایا کہا نماز میں امام قرأت کرتا ہے تو تم بھی قرأت کرتے ہو انہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ! فرمایا آئندہ ایسا مت کیا کرو۔ ہاں البتہ تم فاتحہ الکتاب پڑھ سکتے ہو۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۱۔ محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبانؓ۔ عن رجل من الصحابہ

محمد بن عبد الرحمٰن بن ثوبان ایک صحابی ہے۔ رسول اکرمؐ نے فرمایا ہر مسلمان کو چاہیے کہ جمعہ کے دن غسل اور مسواک کرے اور اگر ہو سکے تو خوشبو بھی لگائے۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۲۔ محمد بن قیسؓ۔ عن رجل من الصحابہ

محمد بن قیس ایک صحابی سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا۔ سبزہ جنت ہے۔ کشتی نجات ہے، عورت خیر ہے، دودھ فطرت ہے، قید ثبات فی الدین ہے نیز فرمایا کہ میں کینے کو ناپسند کرتا ہوں۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۳۔ مسلم بن صبیح۔ عن رجل من الصحابہ

مسلم بن صبیح ایک صحابی ہے۔ اعمش نے مسلم بن صبیح سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ کے عہد میں اہل اسلام اور اہل کتاب میں جھگڑا ہو گیا۔ مسلمان کہتے کہ ہم بہتر ہیں اور اہل کتاب کہتے ہیں کہ ہم بہتر ہیں۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ لیس بامانیکم و امانی اھل الکتاب الخ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۴۔ مسیّب بن رافع۔ عن رجل من الصحابہ

مسیب بن رافع ایک صحابی ہے۔ العلاء بن مسیب نے اپنے والد سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی رسول اکرمؐ نے فرمایا ہر سورت کا رکوع اور سجود سے پورا حق ادا کرو۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۵۔ مطرف بن عبد اللہ۔ عن رجل من الصحابہ

مطرف بن عبد اللہ بن شخیر ایک صحابی ہے۔ عبد الوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبد اللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبد الرحمٰن سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حمید بن بلال سے انہوں نے مطرف سے انہوں نے ایک اعرابی آدمی سے روایت کی کہ اس نے حضور اکرم ﷺ کے پاؤں میں کھجور کے پتوں کا جوتا دیکھا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۶۔ معاویہ بن قرہ۔ عن رجل من اصحاب الشجرہ

معاویہ بن قرہ ایک صحابی سے جو بیعت رضوان میں موجود تھے۔ وہ صحابی کہنے لگے۔ اب تم جن گناہوں کو بال سے بھی باریک تر خیال کرتے ہو۔ ہم ان گناہوں کو آقا علیہ السلام کے دور میں ہلاکت آفریں گردانتے تھے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۶۶۷۔ معبد الجہنی۔ عن رجل من الصحابہ

معبد الجہنی ایک صحابی سے۔ رسول کریمؐ نے فرمایا، علم، عمل سے بہتر ہے۔ تمام امور میں اعتدال مستحسن ہے۔ دین قطع و برید اور غلو کے درمیان ہے اور نیکی دو برائیوں کے درمیان ہے جسے صرف اللہ کے فضل و کرم سے حاصل کیا جا سکتا ہے اور گھوڑے کا الف ہو جانا بدترین سواری ہے۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۸۔ مہلب بن ابوصفرہ۔ عمن سمع النبیؐ

مہلب بن ابوصفرہ نے صحابی سے۔ ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہ ابوعیسیٰ سے انہوں نے محمود بن غیلان سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے مہلب بن ابوصفرہ سے روایت کی کہ مجھے ایک صحابی نے بتایا رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اگر تمہیں رات میدان جنگ میں گزارنا پڑے تو سورہ حٰم پڑھکر سویا کرو۔ دشمن تم پر غلبہ نہیں پا سکے گا۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۶۹۔ موسیٰ بن ابوعائشہ۔ عن رجل عمن سمع النبیؐ

موسیٰ بن ابوعائشہ ایک آدمی کے واسطے سے ایک اور آدمی سے۔ ایک آدمی نے اپنے مکان کے اوپر والی چھت پر بیٹھ کر قرأت کی اور پھر اونچی آواز میں اس نے "الیس ذلک بقادر علیٰ ان یحیی الموتی" اور کہا "سبحانک وبلی" جب ان سے اس بارے میں پوچھا گیا، تو جواب دیا کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کی زبان سے اس طرح سنا۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۷۰۔ نافع بن جبیر۔ عن رجل من الصحابہ

نافع بن جبیر بن مطعم ایک صحابی سے۔ رسول اکرم ﷺ نے بشر بن سحیم کو حکم دیا کہ وہ شہر بھر میں منادی کر دیں کہ جنت میں نفس مسلمہ کے علاوہ اور کوئی داخل نہ ہوگا اور وہ کھانے پینے کے دن ہوں گے اور جابر سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۷۱۔ نصر بن عاصم۔ عن رجل من الصحابہ

نصر بن عاصم لیثی ایک صحابی سے۔ مروی ہے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں قبول اسلام کے لئے اس شرط پر آیا کہ وہ صرف دو نمازیں پڑھا کرے گا لیکن جب اسلام قبول کر چکا تو اسے حکم ہوا کہ پانچ نمازیں ادا کرنا ہوں گی۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۷۲۔ حضرت ابونضرہ۔ عن رجل من الصحابہ

ابونضرہ منذر بن مالک ایک صحابی سے۔ سعید الجریری نے ابونضرہ سے روایت کی کہ مجھ سے ایک صحابی نے جو وہاں موجود تھے بیان کیا کہ ایام تشریق کے دوران میں حجۃ الوداع کے موقعہ پر، آپ نے فرمایا اے لوگو! تمہارا خدا ایک ہے کسی عرب کو عجمی پر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور کسی سرخ کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں کیونکہ معیار فضیلت تقویٰ ہے پھر فرمایا کیا میں نے اللہ کا پیغام تمہیں پہنچا دیا ہے۔ صحابہ نے جواب دیا۔ ہاں یا رسول اللہؐ! بلاشبہ آپ نے پہنچا دیا ہے۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۷۳۔ حضرت نعیم بن سبیع۔ عن رجل من الصحابہ

نعیم بن سبیع ایک صحابی سے۔ رقیہ بن مصقلہ نے نعیم بن سبیع الاودی سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ وہ رسول اکرمؐ کے ساتھ ایک سفر میں شریک تھے اور دوران سفر نماز میں قصر کرتے تھے اور وہ مقام مدینہ سے چار فرسنگ کے فاصلے پر تھا۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۷۴۔ حضرت نعیم بن ابو ہند۔ عن رجل من الصحابہ

نعیم بن ابو ہند ایک صحابی سے۔ مسلم بن ابراہیم نے محمد بن طلحہ سے۔ انہوں نے سلیمان بن عثمان سے انہوں نے ابوالرمکاء سے انہوں نے نعیم بن ابو ہند سے روایت کی۔ ایک بادیہ نشین حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اس نے حضورؐ سے کچھ مانگا اور آپ نے اس کی خواہش پوری کر دی۔ ابن مندہ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

اسی حدیث کو ابو نعیم نے اسی اسناد سے نعیم بن ابو ہند سے زیادہ تفصیل سے بیان کیا ہے۔

انہی سے مروی ہے کہ جب حضرت علیؓ خلیفہ ہونے کے بعد کوفے آئے تو ان کے خیر خواہ اگر کسی شخص کی زبان سے حضرت عثمانؓ کے بارے میں کوئی کلمہ خیر سنتے تو اسے پیٹ ڈالتے۔ جب حضرت علیؓ کو اس کا علم ہوا تو کہا کہ اگر آئندہ تمہیں ایسا کوئی آدمی ملے تو اسے میرے پاس لے آؤ۔ ایک دن لوگوں نے ایک عمر رسیدہ بادیہ نشین کو کہتے سنا کہ حضرت عثمانؓ شہید ہو کر فوت ہوئے ہیں۔ حضرت علیؓ نے دریافت کیا۔ تمہارے پاس اس کا کیا ثبوت ہے؟ اس نے جواب دیا کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ طلب کرنے حاضر ہوا تھا۔ پھر اس نے وہ حدیث بیان کی۔ جو ہم محمد بن سیرین کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۷۵۔ حضرت غلام ابی ہریرہ

غلام ابی ہریرہ۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے حماد بن اسامہ سے انہوں نے اسماعیل بن ابو خالد سے انہوں نے قیس سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ جب وہ حضور اکرم ﷺ سے ملاقات کے لئے گھر سے روانہ ہوئے تو انہوں نے راستے میں یہ شعر کہا

ویا لیلۃ من طولہا وعنائہا ۔۔۔ علی انہا من دارۃ الکفر نجت

''اس رات کی طوالت اور مصائب کا کیا ذکر کروں کہ ان راتوں نے دار الکفر سے چھڑایا۔''

ابو ہریرہ سے مروی ہے کہ ان کا غلام راستے میں ان سے بھاگ گیا۔ جب حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں پہنچ کر میں نے آپؐ کی بیعت کی۔ تو اچانک میرا غلام سامنے آ گیا آپؐ نے فرمایا۔ ابو ہریرہ یہ ہے تمہارا غلام۔ تو میں نے اسے فی سبیل اللہ آزاد کر دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۶۷۶۔ وفاء الجعفی۔ عن رجل من الصحابہ

وفاء الجعفی ایک صحابیؓ سے۔ہم احرام باندھے ہوئے تھے کہ حضور اکرم ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ پانی سے ڈول بھر لاؤ میں نے تعمیل کی۔اس کے بعد آپ نے اپنے کپڑے اتار کر پالان پر رکھے پھر آپ نے اپنے آپ کو ڈھانپ لیا۔میں نے آپ کے سر پر پانی ڈالا یوں آپ نے غسل فرمایا۔دوبارہ مجھے ڈول بھرنے کا حکم دیا میں نے تعمیل کی فرمایا اپنے کپڑے اتارو۔میں نے اپنے آپ کو کپڑے اتارنے کے بعد خود کو ڈھانپ لیا پھر آپ نے وہ ڈول مجھ پر انڈیل دیا۔پھر یہ آیت پڑھی:

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ. (الاحزاب: ۲۱)

یہ حدیث جابر سے بھی مروی ہے۔دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۷۷۔ یحییٰ بن ابو اسحٰق۔ عن رجل من الصحابہ

یحییٰ بن اسحٰق ایک صحابی سے۔یحییٰ بن ابو اسحٰق نے بنو غفار کے آدمی سے روایت کی' وہ کہتے ہیں ہم حضور اکرم ﷺ کی محفل میں موجود تھے کہ گوشت اور روٹی لائی گئی حضور نے فرمایا مجھے اس کا بازو دو۔ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۷۸۔ یحییٰ بن وثاب۔ عن شیخ من الصحابہ

یحییٰ بن وثاب ایک عمر رسیدہ صحابی سے۔اسماعیل بن علی وغیر ہم باسنادہم محمد بن عیسٰی سے انہوں ابو موسیٰ سے انہوں نے ابن ابو عدی سے انہوں شعبہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے یحییٰ بن وثاب سے انہوں نے ایک عمر رسیدہ صحابی سے روایت کی انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا' جو مسلمان لوگوں سے ملے اور ان کی ایذا رسانی پر صبر کرے وہ اس سے بہتر ہے جو لوگوں سے علیحدگی کرلے اور لوگوں کی ایذا رسانی پر صبر نہ کرے۔شعبہ کہتے ہیں' یہ عمر رسیدہ صحابی غالباً ابن عمر تھے۔

۶۶۷۹۔ یحییٰ بن یعمر۔ عن رجل من الصحابہ

یحییٰ بن یعمر ایک صحابی سے۔عبد الوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبد اللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ارزق بن قیس سے انہوں نے یحییٰ بن یعمر سے انہوں نے ایک صحابی سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا اول از ہمہ قیامت کے دن بندے سے نماز کا حساب لیا جائے گا اگر نماز کا حساب کتاب پورا نکلا تو مکمل لکھ دیا جائے گا اور اگر نمازوں میں کمی پائی گئی تو اللہ حکم دے گا۔دیکھو اس کے پاس نوافل کی کچھ تعداد ہے تو فرائض کی کمی کو پورا کر دو۔پھر زکوۃ کو جانچا جائے گا اور اسی طرح ایک ایک کرکے علی حسب حال سب اعمال کی جانچ پڑتال کی جائے گی۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۸۰۔ یزید بن عبد اللہ بن شخیر۔ عن رجل من الصحابہ

یزید بن عبد اللہ بن شخیر ایک صحابی سے' قرہ بن خالد نے یزید بن عبد اللہ بن شخیر سے اس سے مروی ہے کہ وہ بمقام مربد تھے کہ ان کے پاس ایک آشفتہ مو بدو آیا۔اس کے پاس چمڑے کا ایک ٹکڑا یا ہتھیلی سی تھی۔ہم نے اسے کہا' یہ چیز جو تمہارے پاس ہے'

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

شہر سے تو تعلق نہیں رکھتی۔ اس نے کہا آپ کا خیال درست ہے' یہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے جو آپ نے مجھے عطا فرمایا تھا لوگوں نے کہا' ادھر لاؤ میں نے اس سے لے لیا اور پڑھا تو اس میں یہ مرقوم تھا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم یہ محمد رسول اللہ کا فرمان بنوزہیر بن اقیش کے لئے ہے۔ یزید نے کہا کہ وہ لوگ (بنوزہیر بن اقیش) بنو عکل کا ایک قبیلہ ہیں' اگر تم خدا کو ایک مانو' نماز پڑھو اور زکوۃ دو۔ ہم اس حدیث کو نمر بن تولب شاعر کے ترجمے میں بیان کر چکے ہیں۔ اسے دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۲۸۱۔ یعقوب بن عاصم۔ عن رجلین من الصحابہ

یعقوب بن عاصم دو صحابیوں سے۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا جو شخص بھی سچے دل سے **لا الـه الا اللـه وحـده لا شـريک لـه لـه الملک ولـه الحمد و هو علی کل شيی قدير**" پڑھتا ہے' خدا اس کے لئے آسمان کے دروازے کھول کر' اسے اہل زمین میں قدر دانی سے دیکھتا ہے۔ اسے دونوں نے ذکر کیا ہے۔

دسواں حصہ ختم ہوا۔

فللہ الحمد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلیس، بامحاورہ، جدید ترجمہ اور حواشی کے ساتھ

آٹھ ہزار صحابہ کرامؓ کا بے مثال انسائیکلوپیڈیا

اُسد الغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ

حصہ یازدہم

مصنف
عز الدین بن الاثیر ابی الحسن علی بن محمد الجزری رحمۃ اللہ علیہ

ترجمہ
مولانا محمد عبدالشکور فاروقی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ

تسہیل، ترتیب و ترجمہ جدید

مولانا مفتی نور الاسلام حقانی
فاضل دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک

مولانا محمد احمد
فاضل وفاق المدارس
فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

حافظ قاری اعجاز احمد اعجاز
فاضل وفاق المدارس العربیہ پاکستان

مقدمہ
طالب الہاشمی

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اسد الغابہ جلد گیارہ

باب الالف صحابیات

۶۶۸۲۔ سیدہ آسیہ ؓ دختر الفرج جرہمیہ

سیدہ آسیہ رضی اللہ عنہا دختر الفرج جرہمیہ! مکہ کے حجون میں سکونت تھی۔ یعلی بن اشدق نے عبد اللہ بن جراد العقیلی سے روایت کی کہ جرہم کی عورت سیدہ آسیہ بنت فرج جو مکہ کے حجون میں رہتی تھیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ کے سامنے اعتراف جرم کرتے ہوئے کہا کہ مجھ سے زنا کا جرم سرزد ہو گیا ہے۔ اس لئے مجھے پاک کر دیجئے۔ دریافت فرمایا۔ کیا تو نے بچہ جنا ہے؟ اس نے جواب دیا نہیں آپؐ نے دریافت کیا کتنا عرصہ رہ گیا ہے؟ اس نے جواب دیا کم و بیش مہینہ۔ فرمایا ولادت سے پہلے تطہیر نہیں ہو سکتی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۸۳۔ سیدہ آمنہ ؓ بنت ارقم

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر ارقم۔ ابوالسائب مخزومی نے اپنی دادی آمنہ بنت ارقم سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے انہیں وادی عقیق میں ایک کنواں عطا فرمایا جو بعد میں بیئر آمنہ کے نام سے مشہور ہوا اور آپ نے صحابیہ کے لئے دعائے برکت فرمائی۔

آمنہ مہاجرہ تھیں۔ اشیری نے ان کا ذکر ابن الدباغ سے صحابیات میں کیا ہے اور اس سے انہوں نے ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۶۶۸۴۔ سیدہ آمنہ ؓ بنت خلف الاسلمیہ

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ دختر خلف الاسلمیہ مرجومہ بشرطیکہ اس کے بارے میں حدیث ثابت ہو جائے۔ ابوموسیٰ مدینی نے عائشہ دختر عمر بن سلبب' والدہ حافظ محمد لفتوانی سے روایت کی کہ انہیں ابوالقاسم یوسف بن محمد بن یوسف خطیب الہمدانی سے اجازۃً انہوں نے ابوالعباس احمد بن ابراہیم بن برکان سے انہوں نے ابوجعفر بن محمد بن محمد بن احمد صفار سے انہوں نے ابویزید محمد بن یحییٰ بن خالد سے انہوں نے محمد بن احمد بن صالح سے انہوں نے بکر بن یونس حنفی سے انہوں نے مبارک بن فضالہ سے انہوں نے حسن سے (ح) نے ابوعمران نابینا موسیٰ بن خلیل سے انہوں نے محمد بن حارث سے انہوں نے مبارک بن فضالہ سے انہوں نے حسن سے روایت کی کہ جب آمنہ سے وہ گناہ سرزد ہوا تو وہ آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور کہا یا رسول اللہ! میں شادی شدہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عورت ہوں اور میرا خاوند غازی ہے چنانچہ میں زنا کا ارتکاب کر بیٹھی ہوں میری تطہیر فرمائیے۔ اس نے اپنا واقعہ بالتفصیل بیان کیا اور جب اسے سنگسار کیا گیا تو آپ نے اس کی مغفرت کے لئے کثیر دعائیں فرمائیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۸۵۔ سیدہ آمنہؓ بنت رقیش

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر رقیش بن غنم بن دودان سے مہاجرہ ہیں بقول جعفر المستغفری انہیں صحبت حاصل ہوئی اور انہوں نے باسنادہ ابن اسحٰق سے روایت کی۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔ طبری اور واقدی نے بھی ذکر کیا ہے۔

۶۶۸۶۔ سیدہ آمنہؓ بنت سعد

آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر سعد بن وہب جو ابوسفیان کی بیوی تھیں ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۸۷۔ سیدہ آمنہؓ دختر ابی الصلت

آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر ابوصلت غفاری خاندان سے تھیں ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۸۸۔ سیدہ آمنہؓ دختر عفان

آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر عفان بن ابوالعاص بن امیہ بن عبد شمس جو عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ تھیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا جو سعد کے ہاں تھیں حلیف بنو مخزوم سے ان خواتین میں شامل تھیں جو فتح مکہ کے موقعہ پر ہند زوجہ ابوسفیان کے ساتھ اسلام لائی تھیں۔ جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ انہوں نے زاہد بن احمد سے انہوں نے ابولبابہ سے انہوں نے عمار بن حسن سے انہوں نے سلمہ بن فضل سے انہوں نے محمد ابن اسحٰق سے روایت کی ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۶۸۹۔ سیدہ آمنہؓ بنت قیس بن عبداللہ

سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر قیس بن عبداللہ جو بنو اسد بن خزیمہ سے تھیں۔ یہ خاتون اپنے والد کے ساتھ حبشہ میں ام حبیبہ دختر ابوسفیان اور برکہ دختر یسار کی معیت میں تھیں اور یہ دونوں خواتین عبیداللہ بن جحش کی رضاعی والدہ تھیں ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ آمنہ دختر قیس اور آمنہ دختر رقیش جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے دونوں ایک ہیں اور ابوموسیٰ نے دونوں کا ذکر علیحدہ علیحدہ کیا ہے اور یہ سمجھا ہے کہ دونوں مختلف ہیں حالانکہ دونوں ایک ہیں کیونکہ ابن اسحٰق نے یونس کی روایت سے ذکر کیا تو آمنہ دختر قیس لکھا اور جب سلمہ سے روایت کیا تو آمنہ دختر رقیش لکھ دیا جب کہ وہ دونوں ایک ہیں واللہ اعلم

۶۶۹۰۔ سیدہ اثیلہؓ بنت حارث بن ثعلبہ

سیدہ اثیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر حارث بن ثعلبہ بن صخر بن حرام انصاریہ۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔

۶۶۹۱۔ سیدہ اثیلہؓ دختر راشد

سیدہ اثیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر راشد۔ ان کا قصہ ہم عامر بن مرقش کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے مختصر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا ذکر کیا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

۶۶۹۲۔سیدہ اروی رضی اللہ عنہا دختر ربیعہ بن حارث

سیدہ اروی دختر ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب جو یحییٰ اور واسع پسران حبان بن منقذ کی والدہ تھیں۔ان کی حدیث عطاف بن خالد نے اپنی والدہ سے انہوں نے اپنی والدہ اروی سے سنی عبدالقدوس بن ابراہیم نے عطاف بن خالد سے انہوں نے اپنی والدہ سے اور انہوں ان کی والدہ اثیمہ سے جو عطاف کی دادی اروی تھیں۔ابونعیم کے بقول حضور ﷺ کی خدمت میں لائی گئیں۔ جب وہ ابھی چھوٹی عمر کی بچی تھیں۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابو عمر نے اپنے ترجمے میں ان کا نام اثیمہ مخزومیہ جدہ عطاف بن خالد تحریر کیا ہے اور ان کی نسبت نہیں لکھی ابن مندہ اور ابونعیم نے انہیں ہاشمیہ لکھا ہے۔

۶۶۹۳۔سیدہ اروی رضی اللہ عنہا دختر ابی العاص

سیدہ اروی رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر ابوالعاص بن امیہ بن عبدشمس بقول جعفر یہ ان عورتوں میں سے تھیں جنہوں نے فتح مکہ کے موقع پر حضور اکرم ؐ سے بیعت کی تھی۔جعفر نے باسنادہ زاہر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔اس نسب سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ خاتون حضرت عثمان اور مروان بن حکم کی پھوپھی تھیں۔

۶۶۹۴۔سیدہ اروی رضی اللہ عنہا دختر عبدالمطلب

سیدہ اروی رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف قریشیہ ہاشمیہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ابوجعفر نے انہیں اور ان کی بہن عاتکہ بنت عبدالمطلب کو صحابیات میں شمار کیا ہے۔ان کے علاوہ اور کوئی بھی اس کا قائل نہیں......ابن اسحٰق اور ان کے ہمنوا کہتے ہیں کہ رسول اکرم ؐ کی پھوپھیوں میں سے سوائے صفیہ والدہ زبیر کے اور کسی نے اسلام قبول نہیں کیا تھا۔ان کے خلاف باقی حضرات کا خیال ہے کہ آپ کی پھوپھیوں میں سے صفیہ اور اروی ایمان لائی تھیں۔محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی کا قول ہے کہ جب طلیب بن عمیر اسلام لائے تو اپنی والدہ اروی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ میں محمد ﷺ پر ایمان لے آیا ہوں آپ کیوں اسلام قبول نہیں کرتیں حالانکہ آپ کے بھائی حمزہ مسلمان ہو گئے ہیں۔ماں نے جواب دیا میں انتظار کر رہی ہوں کہ جو کچھ میری باقی بہنیں کریں گی میں بھی کروں گی۔بیٹے نے کہا امی! میں آپ کو خدا کی قسم دیتا ہوں آپ دیکھتی نہیں کہ میں اسلام لا چکا ہوں اور کلمہ شہادت پڑھ چکا ہوں آپ کو تامل کیوں ہے؟ پس وہ بھی ایمان لے آئیں اور کلمہ پڑھ لیا۔اس کے بعد وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مددگار اور معاون بن گئیں اور ہمیشہ اپنے بیٹے کو حضور کی اعانت پر اکسایا کرتیں۔ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

آپ کی پھوپھیوں میں سے سوائے جناب صفیہ کے اور کسی کا ایمان ثابت نہیں۔ابن مندہ اور ابونعیم نے عاتکہ کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان پر علیحدہ ترجمہ نہیں لکھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۶۹۵۔ سیدہ اروی رضی اللہ عنہا دختر کریز

سیدہ اروی دختر کریز بن عبد شمس' ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نسب یہی لکھا ہے لیکن صحیح یوں ہے کریز بن ربیعہ بن عبد شمس یہ خاتون حضرت عثمان کی والدہ تھیں اور ان کی والدہ ام حکیم بیضاء دختر عبدالمطلب تھیں جو حضور اکرمؐ کی پھوپھی تھیں۔ ان کی وفات حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد خلافت میں ہوئی۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا ابوبکر بن ابی عاصم انہوں نے عبداللہ بن شبیب سے انہوں نے ابراہیم بن یحییٰ بن ہانی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حازم بن حسین سے انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ ام عثمان' ام طلحہ' ام عمار بن یاسر' ام عبدالرحمٰن بن عوف' ام ابوبکر صدیق زبیر اور سعد اور ان کی والدہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی میں ایمان لائیں۔ ایک روایت میں اروی دختر عمیس آیا ہے جو غلط ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۶۹۶۔ سیدہ اروی رضی اللہ عنہا دختر انیس

سیدہ اروی دختر انیس۔ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی کہ جو شخص اپنی شرمگاہ کو چھوئے وہ وضو کرلے اسے ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے اروی سے روایت کی۔ ایک روایت میں ابواروی آیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۶۹۷۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا بنت ابن اشعریہ

سیدہ اسماء بنت ابن اشعریہ صحابیہ ہے ابوجعفر نے مختصر ذکر کیا ہے لیکن اس کے متعلق کچھ نہیں کہا ہے۔ ابوموسیٰ نے اس کا تذکرہ کیا ہے۔

۶۶۹۸۔ سیدہ اسماء رضی اللہ عنہا دختر ابی بکر

سیدہ اسماء دختر ابوبکر صدیق (ابوبکر کا نام عبداللہ بن عثمان تھا) قرشیہ' تیمیہ جو زبیر بن عوام کی زوجہ عبداللہ بن زبیر کی والدہ اور ذوالنطاقین کے لقب سے ملقب تھیں۔ ان کی والدہ کا نام قیلہ یا قتیلہ دختر عبدالعزی بن عبد اسعد بن جابر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی تھا۔ جناب اسماء حضرت عائشہ کی سوتیلی بہن تھی اور عمر میں ان سے بڑی تھیں۔ اسی طرح عبداللہ بن ابوبکر ان کے سوتیلے بھائی تھے بقول ابونعیم وہ ہجرت سے ستائیس برس پہلے پیدا ہوئیں۔ ان کی پیدائش کے وقت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی عمر بیس سے کچھ اوپر تھی۔ جناب اسماء سترہ آدمیوں کے بعد ایمان لائیں۔ جب انہوں نے ہجرت کی تو حاملہ تھیں اور جب قبا میں پہنچیں تو عبداللہ بن زبیر پیدا ہوئے۔

ذات النطاقین کی وجہ یہ تھی کہ ہجرت کی رات کو انہوں نے حضور اکرم ﷺ اور حضرت ابوبکر کے لئے کھانا تیار کیا اسے باندھنے کے لئے گھر میں کوئی چیز موجود نہ تھی۔ جناب اسماء نے اپنی اوڑھنی کے دو حصے کئے۔ ایک میں کھانا باندھا اور دوسرا سر پر اوڑھ لیا۔ اس پر آپ نے ان کے اس انداز کو پسند فرما کر یہ لقب عطا کیا۔ کچھ عرصے کے بعد زبیر نے انہیں طلاق دے دی اور یہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اپنے بیٹے عبداللہ کے پاس رہائش پذیر ہوگئیں۔

ان کی طلاق کے بارے میں اختلاف ہے۔ایک روایت میں کہ ایک دن عبداللہ نے اپنے والد سے کہا کہ آپ جس طرح مجھ سے سلوک کرتے ہیں میری ماں سے ایسا سلوک نہ کیا کریں۔اس پر ان کے والد نے اسماء کو طلاق دے دی۔ایک روایت ہے کہ اسماء عبداللہ' عروہ اور منذر کی ولادت کے بعد بوڑھی ہوگئی تھیں۔اس لئے زبیر نے انہیں طلاق دے دی تھی۔ایک روایت میں ہے کہ زبیر نے اسماء کو مارا۔اس پر انہوں نے اپنے بیٹے عبداللہ کو مدد کے لئے بلایا۔جب وہ اپنی ماں کی امداد کے لئے ادھر متوجہ ہوئے تو ان کے والد نے کہا کہ اگر تو میرے کمرے میں داخل ہوا تو تیری ماں کو طلاق ہو جائے گی۔عبداللہ نے کہا حیف ہے کہ میری ماں کو اپنی قسم کا ہدف بنا رہے ہیں۔اس پر عبداللہ اپنے والد کے کمرے میں داخل ہو گئے اور حسب شرط طلاق واقع ہوگئی اور عبداللہ اپنی ماں کو ساتھ لے کر آ گئے اور مفارقت ہوگئی۔

جناب اسماء سے عبداللہ بن عباس' ان کے بیٹے عروہ' عباد بن عبداللہ بن زبیر اور ابوبکر اور عامر پسران عبداللہ بن زبیر' مطلب بن حطب' محمد بن منکدر اور فاطمہ دختر منذر وغیرہ نے روایت کی ہے۔

ابوالفضل عبداللہ بن احمد الخطیب نے ابومحمد جعفر بن احمد السراج سے۔انہوں نے ابوعبداللہ الحسین بن علی بن یوسف المقری معروف بہ ابن الاخن سے۔انہوں نے ابوالفتح یوسف بن عمر بن مسرور القواس سے۔انہوں نے ابوالقاسم بن بنت منیع سے۔انہوں نے ابوالجہم العلا بن موسیٰ الباہلی سے۔انہوں نے لیث بن سعد سے (ح) ابن بنت المنیع نے ابوالجہم المقری سے انہوں نے ابن عیینہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی والدہ اسماء سے روایت کی انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا یارسول اللہ! جب میری ماں نے مجھے جنا تو وہ مجھ سے بیزار سی تھی کیونکہ وہ قریش کے عہد جاہلیت میں مشرکہ تھی کیا میں اس کی بھلائی کا سلوک کروں فرمایا ہاں۔

اس کے بعد اسماء عرصے تک زندہ رہیں اور آخری عمر میں اندھی ہوگئی تھیں۔وہ ۷۳ ہجری میں جب ان کے بیٹے عبداللہ بن زبیر کو عبدالملک بن مروان کے حکم سے قتل کیا گیا اور ان کی لاش سولی پر لٹکا دی گئی زندہ تھیں اور ان کی عمر سو سال سے زائد تھی۔روایت ہے کہ جب ان کے بیٹے کی لاش اتاری گئی تو دس دن کے بعد یا بیس دن کے بعد یا چند دن کے بعد اس مخلص خاتون کی وفات ہوگئی۔

قبول امان کے بارے میں انہوں نے جو گفتگو اپنے بیٹے سے کی وہ دلیل ہے ان کی عقل رسا' دین پر پختہ یقین اور مضبوط ارادے کی جس کی مثال بہت کم ملتی ہے۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۶۹۹۔سیدہ اسماءؓ دختر حارث

سیدہ اسماء دختر حارث جو خطاب مخزومی کی بیوی تھیں۔زیاد بن عبداللہ نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ قبول اسلام بہ موقعہ فتح مکہ خطاب مخزومی اور ان کی بیوی اسماء دختر حارث کا نام لیا ہے۔ابوموسیٰ نے کتابتہً انہوں نے ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن احمد بن حسن سے انہوں نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ سے انہوں نے منجاب سے انہوں نے ابراہیم بن یوسف سے انہوں نے زیاد بن عبداللہ بکائی سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے روایت کی۔ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۷۰۰۔ سیدہ اسماءؓ دختر زید بن خطاب

سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر زید بن خطاب قرشیہ عدویہ جو حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھتیجی تھیں۔ ان سے ایک حدیث مروی ہے۔ ان کی حدیث کو محمد بن اسحٰق نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے عبید اللہ بن عبداللہ بن عمر سے روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۰۱۔ سیدہ اسماءؓ دختر سلمہ

سیدہ اسماء دختر سلمہ ایک روایت میں سلامہ بن مخرمہ بن جندل بن ابیر بن نہشل بن دارم تمیمیہ دارمیہ مذکور ہے بقول ابوعمران کی کنیت ام الجلاس تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا نام اسماء دختر مخربہ تمیمیہ لکھا ہے۔ وہ جلاس اور عیاش اور عبداللہ کی والدہ تھیں۔ یہ دونوں ابوربیعہ کے بیٹے تھے۔ ان سے عبداللہ بن عیاش اور ربیع دختر معوذ نے روایت کی اور ابن مندہ اور ابونعیم نے عبداللہ بن حارث کی وہ حدیث روایت کی جو انہوں نے عبداللہ بن عیاش بن ابوربیعہ سے روایت کی۔ ان سے مروی ہے کہ حضور اکرمؐ بہ غرض عیادت مریض یا کسی اور مقصد کے لئے ابوربیعہ کے گھر تشریف لائے۔ اسماء تمیمیہ جن کی کنیت ام جلاس تھی اور عیاش بن ابی ربیعہ کی والدہ تھیں نے گزارش کی یارسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔ تو اپنی بہن کے لئے وہی کچھ کر جو تو اپنے لئے چاہتی ہے۔ اس کے بعد آپ کے پاس عیاش کا ایک بیٹا لایا گیا جو مریض تھا۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم کچھ پڑھ کر اس بچے پر دم کرتے اور لعاب دہن کی پھوار ڈالتے بچہ بھی اسی طرح کرتا۔ اہل خانہ اسے منع کرتے لیکن آپؐ نے انہیں روک دیا۔

ابوعمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور لکھا ہے کہ انہوں نے اپنے شوہر عیاش بن ابوربیعہ کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی تھی جہاں ان کے ہاں عبداللہ بن عیاش پیدا ہوئے تھے پھر انہوں نے مدینے کو ہجرت کی تھی اور انہوں نے ام جلاس کنیت رکھ لی تھی اسماء نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی اور ان سے ان کے بیٹے عبداللہ بن عیاش نے۔

بقول ابوعمر ام عیاش بن ابی ربیعہ ابوجہل اور حارث بن ہشام بن مغیرہ کی ماں تھی اور وہی عبداللہ بن ابی ربیعہ کی ماں ہے جو عیاش بن ابی ربیعہ کا بھائی تھا اس کا نام اسماء دختر مخرمہ تھا جو اسماء دختر سلمہ بن مخربہ کی پھوپھی اور عیاش کی بیوی تھی۔ ابوعمر کا قول ہے کہ اس عورت نے اسلام نہیں قبول کیا۔ ابن اسحٰق کا قول ہے کہ عیاش بن ابوربیعہ اور ان کی بیوی اسماء دختر سلامہ بن مخربہ تمیمیہ نے اسلام قبول کیا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کے مطابق ابوعمر کا خیال درست ہے کیونکہ ابن اسحٰق نے سابقین فی الاسلام میں عیاش بن ابوربیعہ مخزومی اور ان کی بیوی اسماء دختر سلامہ بن مخربہ تمیمیہ کا ذکر کیا ہے مگر ام عیاش نے اسلام نہیں قبول کیا تھا اور یہ وہ عورت ہے جس نے قسم کھائی تھی کہ جب تک عیاش واپس نہیں آئے گا نہ تو وہ سائے میں بیٹھے گی اور نہ کھانا کھائے گی اگر اسماء مسلمان ہوتی تو وہ عیاش کی ہجرت سے خوش ہوتی علاوہ ازیں وہ ابوجہل کی ماں تھی اس کا اسلام قبول کرنا حد درجہ مستبعد ہے اور عیاش کی واپسی کا واقعہ مشہور ہے جس کا ذکر ہم عیاش کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زبیر بن بکار نے حارث بن ہشام بن مغیرہ مخزومی کا ذکر کر کے لکھا ہے کہ عمرو بن ہشام المعروف ابوجہل حارث کا سگا بھائی تھا اور عبداللہ و عیاش پسران ابوربیعہ ان دونوں کے سوتیلے بھائی تھے اور ان کی ماں کا نام اسماء دختر مخربہ بن جندل بن ابیر بن نہشل بن دارم تھا۔ اس کے بعد انہوں نے ان کا قصہ ہجرت ان کی ماں کی قسم اور ان کی واپسی کا ذکر کیا ہے۔ اور عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ کے تذکرے میں لکھا ہے کہ ان کی ماں کا نام اسماء دختر سلامہ بن مخرمہ تھا۔

۶۷۰۲۔ سیدہ اسماءؓ دختر شکل

سیدہ اسماء دختر شکل۔ یحییٰ بن محمود نے باسنادہ مسلم بن حجاج سے انہوں نے یحییٰ بن یحییٰ اور ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے ابراہیم بن مہاجر سے انہوں نے صفیہ دختر شیبہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ اسماء دختر شکل رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور دریافت کیا یارسول اللہؐ ہمیں بعد از اختتام حیض غسل طہارت کس طرح کرنا چاہیے پھر حدیث بیان کی۔

ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوعلی نے بھی ان کا ذکر باندازِ استدراک خلاف ابوعمر کیا ہے اور لکھا ہے کہ ابوعمر نے جن خواتین کا ذکر کیا ہے میں ان میں سے کسی ایک کو بھی نہیں جانتا۔

۶۷۰۳۔ سیدہ اسماءؓ دختر صلت

سیدہ اسماء دختر الصلت سلمیہ ان کے متعلق اور ان کے نام کے متعلق اختلاف ہے۔ احمد بن صالح مصری نے اسماء دختر صلت سلمیہ لکھا ہے جو ازواج مطہرات سے تھیں۔ قتادہ سے بھی اسی طرح مروی ہے۔ ابن اسحٰق نے سناء دختر اسماء بن صلت سلمی لکھا ہے جن سے حضور اکرم ﷺ نے نکاح کیا اور پھر طلاق دے دی۔ علی بن عبدالعزیز جرجانی کے بقول ان کا نام اور نسب یوں تھا سناء دختر صلت بن حبیب بن حارثہ بن ہلال بن حرام بن سماک بن عوف بن امرا القیس بن بُھثہ بن سلیم سلمیہ حضور نے ان سے نکاح کیا مگر رخصتی سے پہلے ہی وہ فوت ہو گئیں۔

ابوعمر کہتے ہیں کہ سناء کی روایت درست ہے مگر ان کی علیحدگی کے بارے میں جو کچھ مذکور ہے وہ اسناد سے ثابت نہیں ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۰۴۔ سیدہ اسماء عائشہؓ

سیدہ اسماء مقینہ عائشہ۔ جعفر مستغفری نے ان کا ذکر ہے (مقینہ کے معنی مشاطہ کے ہیں جو دلہن کا بناؤ سنگار کرتی ہے) اور لکھا ہے بشرطیکہ ان کی روایت کردہ حدیث درست ہو۔

ولید بن مسلم نے اوزاعی سے انہوں نے یحییٰ بن ابی کثیر سے انہوں نے کلاب بن تلاد سے انہوں نے اسماء سے جو جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مشاطہ تھیں روایت کی کہ جب ہم نے جناب عائشہ کو رسول کریم ﷺ کی خلوت کے لئے بٹھایا تو جلد ہی رسول کریمؐ تشریف لے آئے اور دودھ اور کھجور ہمیں عطا فرمایا اور کہا کہ کھاؤ اور پیو ہم نے عرض کیا یارسول اللہ ہم روزے سے ہیں آپ نے پھر فرمایا کھاؤ، پیو، جھوٹ اور بھوک کو جمع نہ کرو۔ پس وہ کہتی ہیں کہ ہم نے کھایا اور پیا۔ ابوموسیٰ نے اس کی تخریج

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی ہے۔

۶۷۰۵۔ سیدہ اسماءؓ دختر عمرو

سیدہ اسماء دختر عمرو بن عدی بن نابی بن سواد بن غنم بن کعب بن سلمہ۔ ام منیع انصاریہ سلمیہ یہ ان خواتین سے ہیں جنہوں نے عقبہ میں حضورؐ سے بیعت کی تھی۔ یہ معاذ بن جبل کی عم زاد بہن تھیں۔

عبداللہ بن کعب بن مالک انصاری نے اپنے والد کعب سے روایت کی جو بیعت عقبہ میں موجود تھے ان کا کہنا ہے کہ ہم عقبہ کے پاس ایک گھاٹی میں بیعت کے لیے جمع ہوئے تعداد میں ستر مرد تھے اور دو عورتیں ایک نسیبہ دختر کعب ام عمارہ تھیں اور دوسری اسماء بنت عمرو بن عدی بن نابی بنی سلمہ کی عورتوں میں سے ایک عورت تھیں اور یہی ام منیع تھیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۰۶۔ سیدہ اسماءؓ دختر عمیس

سیدہ اسماء دختر عمیس بن معبد بن حارث بن تیم بن کعب بن مالک بن قحافہ بن عامر بن ربیعہ بن عامر بن معاویہ بن زید بن مالک بن بشر بن وہب اللہ بن شہران بن عفرس بن خلف بن اقبل اور بقول ابوعمر یہی شخص خثعم ہے یہی رائے ابن الکلبی کی ہے۔ بایں تفاوت کہ انہوں نے نسب میں کچھ مختلف آدمی شامل کر دیے ہیں مثلاً انہوں نے ربیعہ بن عامر بن سعد بن مالک بن بشر کے علاوہ باقی کو اس طرح رہنے دیا ہے۔

ابن مندہ نے اس نسب کو عمیس بن معتمر بن تیم بن مالک بن قحافہ بن تمام بن ربیعہ بن خثعم بن انمار بن معد بن عدنان لکھا ہے۔ اس نسب میں انمار میں پھر اختلاف ہے۔ آیا یہ بنو معد سے ہیں یا یمنی ہیں نیز ابن مندہ نے اس نسب میں کئی آدمیوں کا ذکر نہیں کیا ہے۔

اسماء کی والدہ کا نام ہند دختر عوف بن زہیر بن حارث کنانیہ تھا۔ اسماء قدیم الاسلام تھیں اور اپنے شوہر کے ساتھ ہجرت کر کے حبشہ چلی گئی تھیں جہاں جعفر بن ابو طالب سے ان کے تین بیٹے عبداللہ، عون اور محمد پیدا ہوئے تھے بعد میں وہ ہجرت کر کے مدینے آ گئی تھیں اور جب جعفر بن ابی طالب شہید ہو گئے تھے تو حضرت ابو بکرؓ نے ان سے نکاح کر لیا تھا جن سے محمد بن ابو بکر پیدا ہوئے ان کی وفات کے بعد حضرت علیؓ سے نکاح کر لیا اور ان سے یحییٰ نامی ایک لڑکا پیدا ہوا۔ اس میں کوئی اختلاف نہیں۔ ابن الکلبی کا قول ہے کہ عون بن علی کی والدہ کا نام اسماء دختر عمیس تھا۔ جہاں تک ہمیں معلوم ہے اس معاملہ میں اور کوئی شخص ابن الکلبی کا ہمنوا نہیں اور اسماء، میمونہ دختر حارث کی ہمشیرہ تھیں جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ازواج مطہرات میں شامل تھیں نیز وہ ام الفضل زوجہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کی بہن تھیں نیز بروایت ان کی نو اخیافی بہنیں تھیں یا دس تھیں، ایک روایت میں ہے کہ اسماء سے پہلے حمزہؓ نے شادی کی اور ان سے ایک لڑکی ہوئی پھر شداد بن ہاد نے اور پھر جعفر نے نکاح کیا لیکن یہ روایت بے اصل ہے کیونکہ جناب حمزہ نے اسماء کی بہن سلمی دختر عمیس سے شادی کی تھی۔ اسماء بنت عمیس سسرال کے لحاظ سے اکرم الناس تھیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حمزہ اور عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم ایسے لوگ ان میں شامل تھے۔

جناب اسماء سے حضرت عمرؓ، ابن عباسؓ، ان کے اپنے بیٹے، عبداللہ بن جعفرؓ، قاسم بن محمد، عبداللہ بن شداد بن ہاد، عروہ بن زبیر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور ابن المسیب وغیرہ نے روایت کی۔

(ایک بار) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جناب اسماء سے کہا کہ اگر ہمیں ہجرت میں تم پر فوقیت حاصل نہ ہوتی تو تمہاری قوم کی فضلیت میں کوئی شبہ نہ تھا۔ انہوں نے حضور سے اس کا ذکر کیا تو آپ نے فرمایا تمہیں کہنا چاہیے تھا کہ تم نے ایک کی بجائے دو ہجرتیں کی ہیں۔ مکے سے حبشہ تک اور حبشہ سے مدینے تک۔

ابراہیم' اسماعیل وغیرہ نے باسنادہم تا ابوعیسیٰ انہوں نے ابن ابوعمر سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عمرو بن دینار سے انہوں نے عروہ بن عامر سے انہوں نے عبیداللہ بن رفاعہ زرقی سے روایت کی کہ اسماء دختر عمیس نے کہا جعفر کا بیٹا جلد ہی نظر بد کا نشانہ بن جاتا ہے۔ کیا میں اس کے لئے کوئی تعویذ یا افسوں وغیرہ کراؤں کہا ہاں کراؤ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے جناب اسماء کا نسب ضرور بیان کیا ہے لیکن انہوں نے درمیان میں کئی نام حذف کر دیئے ہیں مثلاً ابن مندہ نے اسماء اور معد کے درمیان نو آدمیوں کا ذکر کیا ہے اور ان کے معاصر صحابہ نے بلکہ خود ان لوگوں نے جنہوں نے ان سے (اسماء سے) یکے بعد دیگرے مثلاً جعفر' ابوبکر اور علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے نکاح کیا وہ ان لوگوں کی تعداد بیس بتاتے ہیں۔ یہ درست ہے کہ انساب کی گنتی میں کمی بیشی ہو جاتی ہے لیکن ایک دو آدمی سے زیادہ نہیں ہوتی جناب اسماء اور ان کے شوہروں کے نسب میں بڑا فرق ہے۔

۶۷۰۷۔ سیدہ اسماءؓ دختر مخربہ

سیدہ اسماء دختر مخربہ تمیمیہ ان کی کنیت ام جلاس تھی اور یہی ام عیاش بن ابی ربیعہ ہیں جن کا ذکر پہلے گزر چکا ہے اسماء دختر سلمہ کے ترجمے میں اور ان کے بارے میں جو گفتگو بیان ہوئی ہے وہ قائل کا وہم ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر ہے۔

۶۷۰۸۔ سیدہ اسماءؓ دختر مرشدہ

سیدہ اسماء دختر مرشدہ الحارثیہ جو بنوحارثہ کی بہن تھی۔ ان کی حدیث دربارہ استحاضہ ہے۔ حرام بن عثمان نے عبدالرحمٰن اور محمد پسران جابر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ اسماء دختر مرشدہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی یا رسول اللہ! مجھے اس دفعہ حیض میں ایسی صورت پیش ائی جو پیشتر ازیں کبھی پیش نہیں آئی تھیں حضورؐ نے فرمایا وضاحت کرو۔ انہوں نے کہا طہر کے تین یا چار دن ہی گزرنے پائے تھے کہ پھر حیض جاری ہو گیا چنانچہ مجھے نماز ترک کرنا پڑی حضور نے فرمایا اگر پھر کبھی ایسی صورت پیش آ جائے تو تین دن کے بعد غسل طہر کرلو اور نماز ادا کرو۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابوعمر کا قول ہے کہ اسماء کی یہ حدیث درست نہیں کیونکہ صرف حرام بن عثمان ہی اس کا راوی ہے جو بالاجماع ضعیف ہے۔

امام شافعی کا قول ہے کہ حرام بن عثمان کی حدیث حرام ہے۔

۶۷۰۹۔ سیدہ اسماءؓ دختر نعمان

سیدہ اسماء دختر نعمان بن جون بن شراحیل بقول ابوعمر ان کا نام اسماء دختر نعمان بن اسود بن حارث بن شراحیل بن نعمان تھا۔ ابن الکلبی کے مطابق اسماء دختر نعمان بن حارث شراحیل بن کندی بن جون بن حجر آکل المرار بن عمرو بن معاویہ بن حارث

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الاکبر کندیہ تھا حضور اکرمؐ نے اس سے نکاح کیا تو اس نے آپ سے اظہار بیزاری کیا جس پر آپ نے اسے علیحدہ کر دیا۔

یونس نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ رسول کریمؐ نے کعب جونیہ کی بیٹی اسماء سے نکاح کیا اور دخول سے پہلے ہی اسے طلاق دے دی۔ ابو عمر لکھتے ہیں کہ اس پر تو سب کا اتفاق ہے کہ آپ نے کعب جونیہ کی بیٹی سے نکاح کیا لیکن اس میں اختلاف ہے کہ علیحدگی کی وجہ کیا تھی؟ قتادہ لکھتے ہیں کہ آپ نے نعمان بن جون کی لڑکی اسماء سے نکاح کیا۔ جب رات کو اس کے کمرے میں داخل ہوئے تو آپؐ نے اسے بلایا تو وہ کہنے لگی کہ تو آ جا۔ تو آپ نے اس کو طلاق دے دی بعض کا خیال ہے کہ اسے عامریہ کی طرح برص کا عارضہ تھا چنانچہ آپ نے اسے بھی عامریہ کی طرح فارغ کر دیا بعض کہتے ہیں کہ اسماء نے آپ کو دیکھ کر نعوذ باللہ منک کہا آپ نے فرمایا تو نے مجھے دیکھ کر خدا سے پناہ طلب کی اور خدا نے تجھے پناہ دے دی چنانچہ آپ نے طلاق دے دی۔ قتادہ اس روایت کو غلط قرار دیتے ہیں۔ ان کے مطابق یہ الفاظ کہنے والی عورت بلعنبر ذات الشقوق کے جنگی قیدیوں سے تھی چونکہ وہ خوش شکل تھی اس لئے ازواج مطہرات کو یہ خطرہ پیدا ہو گیا کہ اگر وہ ان میں شامل ہو گئی تو ان کی قدر و قیمت گھٹ جائے گی۔ اس لئے انہوں نے یہ کلمہ اسے سکھا دیا کہ آپ کو یہ الفاظ بہت پسند ہیں چنانچہ اس طرح اسے طلاق ہو گئی۔ (میرے خیال میں یہ کہنا قطعاً بے اصل ہے۔ مترجم) قتادہ لکھتے ہیں بقول ابو عبیدہ ان دونوں عورتوں نے یہ الفاظ استعمال کئے تھے۔

عبداللہ بن محمد بن عقیل کا قول ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنو کندہ کی ایک عورت سے جس کا نام شقیہ تھا نکاح کیا اس نے آپ سے درخواست کی کہ اسے میکے واپس بھیج دیا جائے چنانچہ آپ نے ابو اسید الساعدی کے ساتھ اسے اس کے اہل قبیلہ کے یہاں لوٹا دیا اور یہ خود اپنے آپ کو "شقیہ" کہتی تھی اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ جس عورت نے آپ کو "نعوذ باللہ منک" کے الفاظ سے مخاطب کیا تھا وہ بنو کندہ سے تھی جسے حضور نے طلاق دے دی تھی۔ اس سے مہاجر بن ابی امیہ مخزومی نے نکاح کر لیا تھا۔ اس کے بعد قیس بن مکشوح المرادی نے اسے اپنی زوجیت میں لے لیا تھا بعض اور لوگوں کا خیال ہے کہ یہ الفاظ کہنے والی عورت بنو عنبر سے تعلق رکھتی تھی اور ازواج مطہرات والی بات کی ہے کچھ لوگوں کا خیال ہے کہ وہ عورت مبروصہ تھی اس لئے آپ نے اسے علیحدہ کر دیا تھا۔

ایک روایت میں ہے کہ آپ نے اس عورت سے کہا کہ تو اپنا نفس مجھے بخش دے۔ اس نے (نعوذ باللہ) آپ سے مخاطب ہو کر کہا کہ ایک ملکہ اپنا نفس رعیت کے ایک آدمی کو کیسے بخش سکتی ہے؟ اس پر آپ نے اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تو اس نے اوپر کے مذکورہ الفاظ استعمال کئے چنانچہ آپ نے اس سے علیحدگی اختیار کر لی۔

ابو عمر کا قول ہے کہ کندیہ کے بارے میں اہل علم میں زبردست اختلاف ہے بعض نے اس کا نام اسماء تحریر کیا ہے اور بعض نے امیمہ اور اسی طرح اور ان خواتین کے بارے میں سخت اختلاف ہے جن سے آپ جمع نہ ہو سکے...... محمد بن محمد بن سرایا بن علی اور مسمار بن عمر بن عویس وغیرہ نے باسنادہم تا امام بخاری انہوں نے حمیدی سے انہوں نے ولید سے انہوں نے اوزاعی سے روایت کی کہ انہوں نے زہری سے دریافت کیا کہ وہ کون سی عورت تھی جس نے حضور اکرم ﷺ سے خدا کی پناہ مانگی تھی؟ انہوں نے کہا مجھے عروہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی زبانی بتایا کہ جب بنو جون کی ایک خاتون ازواج نبی میں شامل ہوئی۔ تو آپ اس کی خلوت میں داخل ہوئے تو اس نے اعوذ باللہ منک کے الفاظ استعمال کئے اور آپ نے اسے فرمایا کہ آپ نے اس

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عظیم خدا کے ساتھ پناہ مانگی ہے تو جا۔ (اور اسے طلاق دے دی۔)

امام بخاری نے ابونعیم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن غسیل سے انہوں نے حمزہ بن ابواسید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہم ایک بار حضور اکرم ﷺ کے ساتھ باہر کو روانہ ہوئے۔ ایک دیوار شوط نامی کے پاس پہنچے حضور نے فرمایا تم یہاں بیٹھ جاؤ۔ آپ ایک گھر میں داخل ہوئے۔ وہاں سے جونیہ کی ایک خاتون کے ساتھ ایک اور گھر میں داخل ہوئے جس میں کھجور کا ایک درخت تھا۔ اس عورت کے ساتھ اس کی محافظ دایہ بھی تھی۔ جب آپ نے اس عورت سے کہا کہ تو اپنا نفس مجھے بخش دے تو اس نے کہا کہ ایک ملکہ اپنا نفس ایک عام آدمی کو کیسے بخشے؟ اس پر آپ نے اسے تسلی دینے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھایا تو اس نے مذکورہ بالا الفاظ کہے آپ اسے چھوڑ کر باہر آ گئے اور ابواسید سے مخاطب ہو کر فرمایا اے ابواسید! دو کپڑے دے کر اسے اس کے قبیلے میں چھوڑ آؤ۔ امام بخاری نے اس کا نام امیمہ بتایا ہے۔ ایک روایت میں عمرہ بھی آیا ہے۔ اس کا ذکر بعد میں آئے گا ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ نے اس کا نام امیمہ لکھا ہے۔

۶۷۱۰۔ سیدہ اسماءؓ دختر یزید بن سکن

سیدہ اسماء دختر یزید بن سکن انصاریہ وہ معاذ بن جبل کی عم زاد بہن تھیں جو معرکہ یرموک میں خیمے کے پول سے ۹ رومیوں کو جہنم رسید کیا تھا۔ ان سے شہر بن حوشب' مجاہد' اسحٰق بن راشد اور محمود بن عمرو وغیرہ نے روایت کی۔

ابواحمد عبدالوہاب بن علی الصوفی نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے ابوتوبہ سے انہوں نے محمد بن مہاجر سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسماء دختر یزید بن سکن سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا تم چوری چھپے اپنی اولاد کو مت قتل کرو کیونکہ قتل سوار کو بھی جالیتا ہے اور اسے گھوڑے سے نیچے گرا دیتا ہے۔

اسی طرح یحییٰ بن ابوکثیر نے محمود بن عمرو سے انہوں نے اسماء دختر یزید سے انہوں نے حضور سے روایت کی کہ جس نے خدا کے لئے مسجد تعمیر کی اللہ اس کے لئے جنت میں ایک گھر تعمیر کرے گا۔

۶۷۱۱۔ سیدہ اسماءؓ دختر یزید اشہلیہ

سیدہ اسماء دختر یزید انصاریہ بنی عبدالاشہل جو خواتین کی طرف سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں تھیں۔ ان سے مسلم بن عبید نے روایت کی کہ وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور صحابہ کا مجمع تھا انہوں نے عرض کیا یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میں خواتین کی طرف سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی ہوں۔ اللہ نے آپ کو مردوں اور عورتوں ہر دو کی طرف نبی بنا کر بھیجا ہے۔ ہم آپ پر اور خدا پر ایمان لائیں مگر ہم عورتیں ہیں جو گھروں میں بند ہیں اور آپ کی محفل میں پہنچنے سے قاصر ہیں۔ ہم آپ کے گھروں میں بیٹھی ہوئی ہیں۔ آپ کی خواہشات نفسانی کو پورا کرتی ہیں اور آپ کی اولاد کو اٹھائے پھرتی ہیں۔ یہ ہے ہماری حالت جب کہ مردوں کو ہم پر فضیلت حاصل ہے کہ وہ مل بیٹھتے ہیں۔ ان کے اجتماعات ہوتے ہیں۔ وہ مریضوں کی عیادت کرتے ہیں۔ جنازوں میں موجود ہوتے ہیں۔ حج کرتے ہیں اور حج کے بعد جہاد میں شریک ہوتے ہیں اور جب مرد حج عمرہ کرتے ہیں جنازوں یا جہاد میں شرکت کے لئے جاتے ہیں تو ہم ان کے مال ومتاع کی حفاظت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرتی ہیں۔ان کالباس تیار کرتی ہیں۔ان کی اولاد کو پالتی ہیں کیا ہم ان کے اجر وثواب میں شریک ہوں گی؟

اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا چہرہ مبارک صحابہ کی طرف پھیر لیا اور فرمایا تم نے کبھی بھی کسی عورت کی گفتگو در بارہ دین اتنی عمدہ سنی ہے جس طرح کہ اس خاتون نے کی ہے؟ صحابہ نے عرض کیا:

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں تو کبھی خیال بھی نہیں آیا تھا کہ کوئی عورت دین کے معاملات تک اس طرح راہ نمائی حاصل کرسکتی ہے۔

بعدہٗ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کی طرف توجہ فرمائی اور کہا "اے خاتون! تو اس بات کو غور سے سن اور اپنے بعد آنے والی تمام خواتین کو بھی یہ بات بتادے کہ عورت کا اپنے خاوند سے حسن سلوک اور اس کی خوشنودی کی خواہش اور اس کی خواہش اور مرضی سے ہم آہنگی مذکورہ بالا تمام امور کے ہم پلہ ہے۔ وہ خاتون واپس چلی گئیں اور حضور اکرم ﷺ کے ان ارشادات سے حد درجہ مسرور تھیں۔تینوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے۔

ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے اس خاتون کو اول الذکر (اسماء دختر یزید بن سکن) سے علیحدہ شمار کیا ہے حالانکہ میرے نزدیک یہ دونوں ایک ہیں۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابونعیم اور ابن مندہ دونوں نے اسماء دختر یزید الاشہلیہ اور اسماء دختر یزید بن سکن کو دو مختلف خواتین قرار دیا ہے اور دونوں نے مذکورہ بالا حدیث کی راویہ اسماء دختر یزید الاشہلیہ کو قرار دیا ہے لیکن ان کے برعکس ابوعمر نے دونوں خواتین کو ایک گردانا ہے۔ابونعیم اس بات میں ابوعمر کا ہمنوا ہے۔انہوں نے اس لئے دونوں ترجمے لکھ کر ابن مندہ پر اعتراض کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ خواتین دو نہیں بلکہ ایک ہیں چنانچہ امام احمد دونوں کو ایک شمار کرتے ہیں۔

ابو یاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابوالیمان سے انہوں نے شعیب سے انہوں نے عبداللہ بن ابوحسین سے انہوں نے شہر بن حوشب سے روایت کی انہوں نے اسماء دختر یزید بن سکون جو بنو عبدالاشہل کی ایک خاتون سے انہوں نے بیان کیا کہ انہوں نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مشاطگی کی تھی اور پھر حدیث بیان کی اور ان اہل علم میں سے کسی نے بھی ان کا نسب بیان نہیں کیا جو حسب ذیل ہے۔اسماء دختر یزید بن سکن بن رافع بن امرؤ القیس بن زید بن عبدالاشہل بن جشم بن حارث بن خزرج بن عمرو بن مالک بن اوس۔

۶۷۱۲۔سیدہ اسیرہؓ انصاریہ

سیدہ اسیرہ انصاریہ ان سے حمیضہ دختر یاسر نے روایت کی ابوعمر نے اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۱۳۔سیدہ امامہؓ دختر بشر

سیدہ امامہ دختر بشر بن وقش جو عباد بن بشر کی ہمشیرہ تھیں۔انہوں نے اسلام قبول کیا اور آپ کی بیعت کی اور بقول ابن ماکولا انہوں نے محمود بن مسلمہ سے شادی کی جن سے اولاد ہوئی یہ خاتون علی بن راشد بن عبید الہدلی کی ماں تھی اور ہدل قریظہ کا بھائی تھا جنہیں بنو قریظہ میں ہدل کہا جاتا ہے۔ہدلی: ہاء پر زبر اور دال ساکن ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۷۱۴۔ سیدہ امامہؓ دختر حارث بن حزن ہلالیہ

سیدہ امامہ دختر حارث بن حزن ہلالیہ ہمشیرہ میمونہ زوجہ رسول کریم ﷺ لیکن یہ اہل علم کا وہم اور تصحیف ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور وہ کہتے ہیں کہ میں کسی ایسی امامہ کو نہیں جانتا جس کی اخیافی یا علاتی بہن کا نام میمونہ ہو حالانکہ باپ کی طرف سے ان کی دو بہنیں لبابۃ الکبریٰ اور لبابۃ الصغریٰ تھیں اول الذکر حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ اور ثانی الذکر خالد بن ولید کی ماں تھیں۔ ان دو کے علاوہ تین بہنیں اور تھیں نیز ماں جائی تین بہنیں اور بھی تھیں کل نو ہوئیں جن کا ذکر کیا جائے گا ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۱۵۔ سیدہ امامہؓ دختر حمزہ بن عبدالمطلب

سیدہ امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر حمزہ بن عبدالمطلب ان کی والدہ کا نام سلمی دختر عمیس تھا جناب امامہ وہ خاتون تھیں جن کی تولیت کے بارے میں حضرت علی، جعفر اور زید رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں جھگڑا پیدا ہو گیا تھا۔ جب وہ مکے سے نکلیں تو ان کے پاس سے جو مسلمان بھی گزرا انہوں نے اس سے التجا کی کہ وہ انہیں اپنے ساتھ لے جائیں لیکن کسی نے ان کی بات نہ مانی۔ جب حضرت علیؓ ان کے پاس سے گزرے تو انہوں نے انہیں اپنی تحویل میں لے لیا۔ ان سے جناب جعفر نے تقاضا کیا کیونکہ ان کی خالہ اسماء دختر عمیس ان کی زوجہ تھیں۔ زید بن حارثہ نے بھی انہیں اپنی تحویل میں لینا چاہا کیونکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں اور جناب حمزہ رضی اللہ عنہ میں مواخاۃ پیدا کی تھی لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب جعفر کے حق کو فائق قرار دیا کیونکہ جناب امامہ کی خالہ ان کی زوجہ تھیں۔ پھر آپ نے ان کی شادی سلمہ بن ام سلمہ سے (جو آپ کے حرم میں تھیں) کر دی پھر دلہن سے مخاطب ہو کر فرمایا کیا تمہیں سلمہ پسند ہے۔ جس کی والدہ میری زوجہ اور وہ میرا ربیب ہے۔

واقدی نے ان کا نام عمارہ اور ان کے اخیافی بھائیوں کے نام عبداللہ اور عبدالرحمٰن پسران شداد بن ہاد تحریر کیا ہے۔ ابوموسیٰ اور ابن الکلبی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۱۶۔ سیدہ امامہؓ دختر سماک

سیدہ امامہ دختر سماک بن عتیک اوسیہ اشہلیہ بقول ابن حبیب وہ حارث بن اوس بن معاذ کی والدہ تھیں۔

۶۷۱۷۔ سیدہ امامہؓ دختر ابوالعاص

سیدہ امامہ دختر ابوالعاص بن ربیع بن عبدالعزیٰ بن عبد مناف قرشیہ عبشمیہ ان کی والدہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر رسول کریمؐ تھیں۔ حضور اکرمؐ کے حین حیات میں پیدا ہوئیں۔ حضورؐ ان سے بہت محبت فرماتے تھے چنانچہ دوران نماز میں بھی انہیں اٹھائے رکھتے صرف سجدے میں اتار دیتے تھے۔

حماد بن سلمہ نے علی بن زید سے انہوں نے ام محمد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ کسی شخص نے حضور اکرمؐ کو ہدیہ دیا جس میں یمنی جواہر کا ایک ہار تھا فرمایا یہ ہار میں اپنے خاندان میں اس کو دوں گا جو مجھے سب سے زیادہ پیارا ہو گا چنانچہ امامہ کو طلب فرمایا اور ان کے گلے میں ڈال دیا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب امامہ جوان ہوئیں تو جناب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ان سے نکاح کر لیا کیونکہ جناب خاتون جنت نے انہیں وصیت کی تھی۔ جب جناب امیر زخمی ہوئے تو اس خدشے سے کہ کہیں امیر معاویہ انہیں اپنی زوجیت میں نہ لے لیں جناب امیرؓ نے مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کو مشورہ دیا کہ ان کی وفات کے بعد وہ جناب امامہ سے نکاح کر لیں چنانچہ بعد از انقضائے عدت نکاح ہو گیا اور ان کے بطن سے یحییٰ نامی ایک بچہ پیدا ہوا جن کی کنیت سے وہ مشہور تھے کچھ عرصے بعد جناب امامہ مغیرہ کے ہاں فوت ہو گئیں۔

ایک روایت میں ہے کہ ان کی کوئی اولاد نہ تھی۔ اسی طرح جناب رقیہ اور ام کلثوم بے اولاد رہ گئیں صرف خاتون جنت کی اولاد تھی تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۱۸۔ سیدہ امامہؓ والدۂ فرقد

سیدہ امامہ فرقد عجلی کی ماں تھیں اپنے بیٹے کے ساتھ خدمت اقدس میں حاضر ہوئیں۔ ان کے بیٹے کے گیسو تھے جنہیں حضور اکرم ﷺ نے چھوا اور دعا فرمائی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر ان کے بیٹے فرقد کے ترجمے میں کیا ہے۔

۶۷۱۹۔ سیدہ امامہؓ دختر قریبہ بن عجلان

سیدہ امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر قریبہ بن عجلان بن غنم بن عامر بن بیاضہ انصاریہ بیاضیہ۔ میں نے ابوعمر پر بغرض استدراک ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۲۰۔ سیدہ امامۃ المزیدیہؓ

سیدہ امامۃ المزیدیہ ان سے مروی ہے جب سالم بن عمیر نے ابوعتیک منافق کو قتل کر دیا جس کا تعلق بنو عمرو بن عوف سے تھا اور اس کا نفاق عیاں ہو گیا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ اس خبیث سے میرا پیچھا کون چھڑائے گا؟ تو سالم بن عمیر گئے اور اسے قتل کیا تو اس موقع پر جناب امامہؓ نے ذیل کا شعر کہا تھا:

تکذب دین اللہ والمرء احمدا لعمر الذی امناک ان بئس ما یمنی

تو اللہ کے دین اور رسول اکرم کی تکذیب کرتا ہے بخدا جس نے تیرے دل میں یہ خواہش پیدا کی اس نے بہت بری خواہش پیدا کی۔

ابن دباغ نے ان کا تذکرہ ابن ہشام سے کیا ہے۔

۶۷۲۱۔ سیدہ امۃ اللہ ثقفیہؓ دختر ابوبکر ثقفیہ

سیدہ امۃ اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر ابوبکر ثقفیہ صحابیہ ہیں۔ ان سے عطاء بن ابی میمونہ نے روایت کی۔ بصری تھیں۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۷۲۲۔ سیدہ امۃ اللہ دختر رزینہؓ

سیدہ امۃ اللہ دختر رزینہ۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزار تھیں۔ محمد بن موسیٰ خرشی نے ان کا ذکر علیہ دختر کمیت کی روایت میں کیا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم کا کہنا ہے کہ ابن مندہ کو ان کے بارے میں وہم ہوا ہے کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت ان کی والدہ رزینہ کو نصیب ہوئی اور ان کی حدیث کو ردیف راء میں بیان کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے اس باب میں ابوبکر بن ابی عاصم کی ہمنوائی کی ہے اور ان ہی نے امۃ اللہ کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔

یحییٰ بن محمود نے کتابۃً ابن ابی عاصم سے انہوں نے عقبہ بن مکرم سے انہوں نے محمد بن موسیٰ سے انہوں نے علیہ دختر کمیت عتکیہ سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے امۃ اللہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے بنو قریظہ اور بنو نضیر سے جنگ کے موقعہ پر جناب صفیہ کو جو بطور جنگی قیدی گرفتار ہوگئی تھیں آزاد کر کے رزینہ انہیں بطور مہر دے دی تھیں۔

۶۷۲۳۔ سیدہ امۃؓ دختر ابی الحکم

سیدہ امۃ دختر ابوالحکم غفاریہ۔ یہ جعفر اور ابوعمر کا قول ہے۔ خطیب نے ان کا نام امیہ دختر ابوالصلت غفاریہ تحریر کیا ہے۔ ابن مندہ نے اپنی تاریخ میں یہی لکھا ہے مگر معرفۃ الصحابہ میں ان کا ذکر نہیں کیا اور یہی قول ہے عبدالغنی کا ...... ہمیں ابوموسیٰ نے کتابۃً ابوغالب احمد بن عباس سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ نے ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے حجاج بن عمران السدوسی سے انہوں نے یحییٰ بن خلف سے انہوں نے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے سلیمان بن سحیم سے انہوں نے امہ دختر ابوالحکم غفاری سے روایت کی انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ ایک وقت ایسا ہوتا ہے جب آدمی جنت کے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ ان میں باہم گز بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر وہی آدمی اس سے اتنا دور ہو جاتا ہے جتنا کہ یہاں سے صنعاء ابوموسیٰ اور ابوعمر نے انکا ذکر کیا ہے۔

۶۷۲۴۔ سیدہ امہؓ دختر خالد بن سعید

سیدہ امہ دختر خالد بن سعید بن عاص بن امیہ بن عبدشمس بن عبد مناف قرشیہ امویہ ان کی کنیت ام خالد تھی اور اسی سے مشہور تھیں۔ امہ اور ان کے بھائی سعید بن خالد حبشہ میں پیدا ہوئے۔ ان کی والدہ کا نام امیمہ یا ہمیمہ دختر خلف تھا۔ ام خالد نے زبیر بن عوام سے شادی کی اور ان سے عمرو بن زبیر اور خالد بن زبیر پیدا ہوئے۔ اور انہی کی وجہ سے ان کی کنیت تھی۔ ان سے موسیٰ اور ابراہیم پسران عقبہ اور کریب بن سلیمان کندی وغیرہ نے روایت کی۔

مصعب بن عبداللہ نے اپنے والد سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے ام خالد سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو قبر کے عذاب سے پناہ مانگتے سنا

۶۷۲۵۔ سیدہ امہؓ دختر خلیفہ

سیدہ امہ دختر خلیفہ بن عدی بن عمرو بن مالک بن عجلان انصاریہ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۷۲۶۔سیدہ امہؓ دختر فارسیہ

سیدہ امہ دختر فارسیہ۔جس سے سلمان فارسی مکے یا مدینے میں ملے۔ابن مندہ نے بھی کتاب اصفہان میں ان کا یہی نام لکھا ہے۔ابونعیم نے بھی ان کی پیروی کی ہے لیکن ان سے کوئی حدیث بیان نہیں کی۔

ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے ابوبکر محمد بن یوسف المؤدب سے انہوں نے احمد بن حسین بن حسن انصاری سے انہوں نے ربیع بن ابورافع سے انہوں نے حسن بن عرفہ سے انہوں نے مبارک بن سعید سے انہوں نے عبیدالمکتب سے روایت کی کہ انہوں نے سلمان فارسی سے سنا کہ جب وہ اول اول وارد مدینہ میں ہوئے تو انہوں نے ایک اصفہانی عورت کو دیکھا جوان سے پہلے مشرف بہ اسلام ہو چکی تھی۔میں نے اس سے رسول اکرم ﷺ کے متعلق دریافت کیا چنانچہ اس نے مجھے حضور ﷺ تک رہ نمائی کی۔

اس حدیث کو عبداللہ بن عبدالقدوس نے ابوالطفیل سے انہوں نے سلمان سے روایت کی اور اسناد کو پورا کر کے مدینے کی بجائے مکے کا نام لیا اور ایک دوسرے طریقے سے ابوالطفیل سے روایت کی اور مدینے کا نام لیا اور ان سے کوئی حدیث منسوب نہیں کی ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۲۷۔سیدہ امیمہؓ دختر بشر

سیدہ امیمہ دختر بشر از بنوعمرو بن عوف عبداللہ بن سہل کی والدہ اور سہل بن حنیف کی زوجہ تھیں پہلے وہ حسان بن دحداحہ کی بیوی تھیں۔بھاگ آئیں۔اسلام قبول کر لیا اور آپ نے انہیں سہل بن حنیف کی زوجیت میں دے دیا چنانچہ یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا جَآءَ کُمُ الْمُؤْمِنٰتُ مُھٰجِرٰتٍ

ابن وہب نے ابن لہیعہ سے اور انہوں نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کیا کہ یہ خبر ان تک پہنچی ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ مجھے اس آیت کا شان نزول درست نہیں معلوم ہوتا کیونکہ بنوعمرو بن عوف انصار سے ہیں اور مدنی ہیں۔اس لئے یہ حدیث ایک مدنی عورت کے بارے میں کیسے نازل ہو سکتی ہے؟ بلکہ اس کا نزول ان عورتوں کے بارے میں ہے جو بعد از صلح حدیبیہ ہجرت کر کے مدینے آ گئی تھیں مثلاً ام کلثوم دختر عقبہ بن ابومعیط وغیرہ ہم ام کلثوم کے ترجمے میں اس کا ذکر کریں گے۔

۶۷۲۸۔سیدہ امیمہؓ دختر بشیر

سیدہ امیمہ دختر بشیر ہمشیرہ نعمان بن بشیر بن سعد انصاریہ ہم ان کا نسب ان کے والد اور بھائی کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔یہ خاتون اول الذکر سے مختلف ہیں کیونکہ یہ بشیر بنوخزرج سے ہیں اور اول الذکر بنواوس کے بنوامیہ بن زید بن مالک بن عوف بن عمر بن عوف بن مالک بن اوس سے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۷۲۹۔ سیدہ امیمہؓ دختر حارث

سیدہ امیمہ دختر حارث زوجہ عبدالرحمٰن بن زبیر عبدالرحمٰن نے انہیں تین طلاقیں دے دیں جس کے بعد رفاعہ نے بھی انہیں طلاق دے دی۔ اس پر وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عبدالرحمٰن سے نکاح کی اجازت مانگی۔ آپ نے پوچھا کیا وہ تجھ سے ہمستری کر چکا ہے؟ امیمہ نے جواب دیا ان کے پاس تو کپڑے ٹکڑا ہے۔ حضور نے فرمایا تا کہ تو اس سے لطف اندوز ہو اور وہ تجھ سے۔ ابوصالح نے اسے ابن عباس سے روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۳۰۔ سیدہ امیمہؓ دختر خلف

سیدہ امیمہ دختر خلف بن اسعد بن عامر بن بیاضہ بن سبیع بن جعثمہ بن سعد بن ملیح بن عمرو بن ربیعہ خزاعیہ یہ خاتون طلحہ بن عبداللہ بن خلف کی پھوپھی تھیں جنہیں طلحہ الطلحات کا لقب حاصل تھا۔ جناب امیمہ خالد بن سعید بن عاص کی زوجہ تھیں۔ جو ہجرت کر کے خاوند کے ساتھ حبشہ چلی گئی تھیں۔ اسلام لانے میں سبقت والوں میں سے تھیں۔ بقول ابن اسحٰق ان کا نام امینہ تھا۔ ایک روایت میں ہمینہ مذکور ہے۔ حبشہ میں ان کے بطن سے ایک لڑکا سعید نامی اور ایک لڑکی امہ پیدا ہوئی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ نے لڑکی کا نام امیمہ دختر خالد خزاعیہ لکھا ہے جو غلط ہے اور پہلی روایت صحیح ہے۔ واللہ اعلم

۶۷۳۱۔ سیدہ امیمہؓ (رسول اللہ کی آزاد کردہ کنیز)

سیدہ امیمہ۔ رسول کریم ﷺ کی آزاد کردہ کنیز۔ ان کی حدیث کے راوی اہل شام ہیں۔ ان سے جبیر بن نفیر حضرمی نے روایت کی کہ وہ ایک دن حضور اکرمؐ کو وضو کرا رہی تھیں کہ ایک آدمی نے حاضر ہو کر گزارش کی یا رسول اللہ! مجھے کوئی نصیحت فرمایئے۔ فرمایا خدا سے شرک نہ کر خواہ تجھے ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جائے یا آگ میں بھون دیا جائے اور دانستہ ترک نماز نہ کر کیونکہ جس نے عمداً نماز نہ پڑھی خدا اور رسول نے اس سے قطع تعلق کر لیا اور کوئی نشہ آور چیز استعمال نہ کرو کیونکہ نشہ ہر برائی کا سرچشمہ ہے اور اسی طرح اپنے والدین کی نافرمانی سے اجتناب کرو خواہ تمہیں اپنے اہل وعیال اور مال ومتاع کو چھوڑنا پڑے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۳۲۔ سیدہ امیمہؓ دختر رقیقہ

سیدہ امیمہ دختر رقیقہ۔ ان کی والدہ رقیقہ بنت خویلد بن اسد ام المومنین خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بہن اور ان کی اولاد کی خالہ تھیں جناب امیمہ کے والد عبد بن بجاد بن عمیر بن حارث بن حارثہ بن سعد بن تیم بن مرہ تھے انہوں نے حضورؐ سے بیعت کر لی تھی بقول ابوعمر ان سے محمد بن منکدر اور ان کی بیٹی حکیمہ نے روایت کی...... ابن مندہ اور ابونعیم نے انہیں امیمہ دختر رقیقہ تیمیہ لکھا ہے اور جناب خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ماں جائی بہن قرار دیا ہے۔ ابونعیم نے اس پر یہ اضافہ کیا ہے کہ وہ خاتون جنت کی خالہ تھیں لیکن یہ دونوں باتیں بہ قول ابن اثیر غلط ہیں کیونکہ ان کی نسبت تیمیہ ہے اور بنو تیم بن مرہ سے تعلق رکھتی ہیں نہ کہ بنو تمیم سے نیز جناب امیمہ ام المومنین خدیجہ کی بھانجی ہیں نہ کہ بہن اور ابونعیم نے ان کا سلسلہ نسب تیم تک بیان کیا ہے۔

کثیر التعداد راویوں نے باسناد ہم تا ابوعیسیٰ انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے امیمہ دختر رقیقہ سے سنا انہوں نے بتایا کہ کچھ عورتوں نے حضور اکرمؐ کی بیعت کی تو حضور نے دریافت فرمایا تم کس کی اطاعت کرنے کی تمنا کروگی اور کس کی اطاعت کروگی۔ ہم نے جواب دیا اللہ اور اس کا رسول ہمیں اپنی جانوں سے عزیز ہیں۔

حجاج بن محمد نے ابن جریج سے انہوں نے امیمہ کی دختر حکیمہ سے انہوں نے اپنی والدہ امیمہ سے روایت کی کہ حضورؐ کا ایک لکڑی کا پیالہ تھا جس میں رات کو پیشاب کر کے چارپائی کے نیچے رکھ دیتے ایک دن برکہ نامی ایک عورت نے پانی سمجھ کر پیالے والے پیشاب کو پی لیا جب حضور ﷺ کو علم ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ عورت جہنم کی آگ سے محفوظ ہوگئی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرق یہ ہے کہ ابن مندہ نے حدیث شرب بول کو اس ترجمے میں بیان کیا ہے اور ابونعیم نے امیمہ دختر ابوصیفی کے ترجمے میں جو اس سے آگے مذکور ہے۔

نوٹ: میری ناقص رائے میں یہ حدیث کبھی صحیح نہیں ہوسکتی کیونکہ پیشاب ناپاک اور حرام ہے اور ناپاک چیز کے پینے سے جہنم کی آگ کیسے حرام ہوسکتی ہے۔؟ بالفرض اگر ایسی بات ہوتی تو شربِ بول ایک فرد تک محدود کیسے رہ سکتا تھا۔ (مترجم)

۶۷۳۳۔ سیدہ امیمہؓ دختر رقیقہ دختر ابوصیفی

سیدہ امیمہ دختر رقیقہ کی دختر ابوصیفی بن ہاشم بن عبد مناف۔ زبیر بن بکار کا قول ہے کہ ابوصیفی کی نسل (ماسوائے رقیہ کی اولاد کے) ختم ہوگئی اور رقیقہ مخرمہ بن نوفل کی ماں ہیں۔ جنہوں نے جناب عبدالمطلب کی دعائے استسقاء کا خواب دیکھا تھا۔ ان سے ان کی بیٹی حکیمہ نے روایت کی۔

طبرانی اور ابونعیم نے اس امیمہ اور امیمہ دختر رقیقہ تیمیہ میں فرق بیان کیا ہے لیکن ابونعیم نے دونوں تراجم میں لکھا ہے کہ امیمہ کی بیٹی حکیمہ نے اپنی والدہ سے روایت کی یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ دونوں ایک دوسرے کے نام سے موسوم ہوں اور اسی طرح ان کی لڑکیوں کے نام ایک جیسے ہوں اور وہ اپنی اپنی ماؤں سے روایت کریں ...... جعفر مستغفری کا قول ہے کہ وہ جناب خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پھوپھی تھیں۔ قاضی ابواحمد العسال کے مطابق سوائے محمد بن منکدر کے اور کسی نے ان سے روایت نہیں کی امیمہ تیم بن مرہ سے تھیں۔ بنو تیم کا تعلق قریش سے تھا اور حکیمہ کی والدہ تھیں ایک روایت میں ان کے والد کا نام ابوالبجاد ہے۔ ان کی لڑکی حکیمہ سے صرف ابن جریج نے روایت کی اور حکیمہ کے والد حکیم یا ابوحکیم تھے اور بقول ابوموسیٰ قاضی ابواحمد نے دونوں کو ایک ترجمہ میں جمع کردیا ہے اور انہوں نے باسنادہ مصعب سے انہوں نے امیمہ سے روایت کی وہ لکھتے ہیں کہ امیمہ دختر رقیقہ کی والدہ اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی کی بیٹی تھیں۔ امیمہ نے ہجرت کی تھی اور ان سے ابن منکدر نے روایت کی بقول مصعب وہ محمد بن منکدر کی پھوپھی تھیں۔ امیر معاویہ انہیں شام لے گئے تھے اور وہاں انہیں ایک مکان بنوا دیا تھا۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۳۴۔ سیدہ امیمہؓ دختر شراحیل

سیدہ امیمہ دختر شراحیل۔ حضور ﷺ نے نکاح کے بعد اسے طلاق دے دی تھی۔ مسمار بن عمر و الحسین بن فناخسرو وغیرہ نے باسنادہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے حسین بن ولید نیشاپوری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن غسیل سے انہوں نے عباس بن سہل

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابواسید سے روایت کی کہ آپ نے شراحیل کی بیٹی امیمہ سے نکاح کیا اور جب خلوت میں آپ نے اس کی طرف ہاتھ بڑھایا تو عورت نے ناخوشی کا اظہار کیا آپ نے ابواسید کو حکم دیا کہ اسے کتان سفید کے دو کپڑے دے کر واپس لے جاؤ۔

امام بخاری لکھتے ہیں کہ عبداللہ بن محمد نے ابراہیم بن ابوالوزیر سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے حمزہ (یعنی ابواسید کے بیٹے) اپنے والد سے اور ابن عباس بن سہل سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی ہم جونیہ کے ترجمے میں اس واقعہ کو پھر بیان کریں گے۔

۶۷۳۵۔ سیدہ امیمہؓ عبداللہ بن ابی کی کنیز

سیدہ امیمہ عبداللہ بن ابی بن سلول کی کنیز تھی۔ یحییٰ بن محمود اور ابویاسر نے باسنادہما تا مسلم بن حجاج سے ابوکامل جحدری سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ عبداللہ بن ابی کے پاس دو لونڈیاں تھیں۔ مسیکہ اور امیمہ وہ ان دونوں کو زنا پر مجبور کرتا تھا۔ انہوں نے حضور ﷺ سے شکایت کی تو یہ آیت اتری۔

وَلَا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ --- غَفُورٌ رَّحِيمٌ۔

''تم اپنی لونڈیوں کو زنا پر مجبور مت کرو۔''

۶۷۳۶۔ سیدہ امیمہؓ دختر عمرو بن سہل

سیدہ امیمہ دختر عمرو بن سہل بن قلعہ بن حارث بن عبدالاشہل انصاریہ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی بیعت کی۔

۶۷۳۷۔ سیدہ امیمہؓ دختر نجار انصاریہ

سیدہ امیمہ دختر نجار انصاریہ۔ ان کی حدیث ابن جریج نے حکیمہ دختر ابوحکیم سے انہوں نے اپنے والدہ امیمہ سے روایت کی کہ ازواج مطہرات کے پاس رومال تھے جن میں انہوں نے کلف اور زعفران باندھ رکھا تھا احرام باندھنے سے پہلے انہوں نے اس مرکب کو اپنے بالوں کی جڑوں میں لگا لیا پھر احرام باندھا۔

ابوعمر کا قول ہے کہ عقیلی نے یہ حدیث امیمہ دختر نجار سے منسوب کی ہے لیکن میرے خیال میں یہ حدیث امیمہ دختر رقیقہ سے مروی ہے۔ بایں دلیل کہ حجاج نے ابن جریج سے انہوں نے حکیمہ دختر امیمہ دختر رقیقہ سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ کے پاس لکڑی کا ایک پیالہ تھا جس میں آپ پیشاب کیا کرتے تھے۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حجاج سے روایت کی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۳۸۔ سیدہ امیمہؓ دختر ابوالہیثم

سیدہ امیمہ دختر ابوالہیثم بن تیہان بن مالک بلویہ انصاریہ۔ ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ حضور سے بیعت کی ابوحبیب نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۷۳۹۔ سیدہ امیمہؓ (والدہ ابوہریرہ)

سیدہ امیمہ ابوہریرہ کی والدہ ابوموسیٰ نے جن روایات کی مجھے اجازت دی ان میں ذکر کیا کہ ابوعلی نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن اسحٰق بن شاذان سے انہوں نے سعد بن صلت سے انہوں نے یحییٰ بن علاء سے انہوں نے ایوب سختیانی سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ حضرت عمر نے انہیں بلا بھیجا تاکہ انہیں کسی علاقے کی حکومت عطا کریں لیکن انہوں نے انکار کر دیا خلیفہ نے کہا کیا تم حکومت میں حصہ لینے سے انکار کرتے ہو حالانکہ تم سے ایک بہتر شخص نے اس کی خواہش کی تھی۔ انہوں نے پوچھا کہ کس نے طلب کی تھی انہوں نے جواب دیا یوسف بن یعقوب علیہ السلام۔ انہوں نے جواب دیا امیر المومنین! وہ نبی بن نبی تھے جبکہ میں ابوہریرہؓ پسر امیمہ ہوں میں تین اور دو امور سے ڈرتا ہوں (خلیفہ نے کہا تم نے پانچ کیوں نہیں کہا؟) (۱) میں ڈرتا ہوں کہ کوئی بات بغیر از علم کہہ دوں (۲) بغیر از حکم فیصلہ کر دوں (۳) میری پیٹھ پر کوڑے برسائے جائیں (۴) میرا مال چھین لیا جائے (۵) اور میری آبرو خاک میں ملا دی جائے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ طبرانی نے ان کا نام میمونہ لکھا ہے۔

۶۷۴۰۔ سیدہ امیمہؓ دختر قیس

سیدہ امیمہ دختر قیس بن ابی الصلت غفاریہ ان کی حدیث کے بارے میں اختلاف ہے ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ خاتون مجھے امہ دختر ابوالحکم معلوم ہوتی ہیں۔ ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے لیکن علماء کی ایک جماعت نے ان میں اور اول الذکر میں فرق بیان کیا ہے اور خطیب ابوبکر نے اس نام کو ان ناموں میں شمار کیا ہے جو دونوں صنفوں کے لئے استعمال کئے جاتے ہیں۔

واقدی نے ابن ابی سبرہ سے انہوں نے سلیمان بن سحیم سے انہوں نے ام علی دختر ابوالحکم سے انہوں نے امیہ دختر قیس بن ابی الصلت سے روایت کی کہ وہ بنو غفار کی چند خواتین کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی یارسول اللہ! ہم چاہتی ہیں کہ اس مہم خیبر میں آپ کے ساتھ ہم بھی نکلیں۔ زخمیوں کی مرہم پٹی کریں گی اور جو کچھ بن پڑے گا مسلمانوں کے لشکر کے لئے سرانجام دیں گی حضور ﷺ نے ان کے لئے دعائے خیر فرمائی۔

اسے ابن اسحٰق نے روایت کیا ہے اور اس سے اختلاف کیا ہے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے سلیمان بن سحیم سے انہوں نے امیہ دختر ابوالصلت سے انہوں نے بنو غفار کی ایک عورت سے روایت کی کہ وہ بنو غفار کی چند خواتین کے ساتھ حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اس وقت کی درپیش مہم خیبر میں شرکت کی اجازت طلب کی ابوداؤد نے اس کو اپنی سنن میں اسی طرح بیان کیا ہے۔

۶۷۴۱۔ سیدہ انیسہؓ دختر ثعلبہ

سیدہ انیسہ دختر ثعلبہ بن زید بن قیس انصاریہ بنو حارث بن خزرج سے تھیں۔ انہیں صحبت ملی۔ یہ ابن حبیب کا قول ہے۔

۶۷۴۲۔ سیدہ انیسہؓ دختر ابوحارثہ

سیدہ انیسہ دختر ابوحارثہ بن صعصعہ۔ جو قتادہ بن نعمان اور ابوسعید خدری کی والدہ تھیں حضور ﷺ سے بیعت کی یہ ابن حبیب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا قول ہے۔

۶۷۴۳۔ سیدہ انیسہؓ دختر خبیب

سیدہ انیسہ دختر خبیب بن یساف انصاریہ۔ جو خبیب بن عبدالرحمٰن بن خبیب کی پھوپھی تھیں بصری شمار ہوتی ہیں ابو یاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عفان سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے خبیب بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ انہوں نے پھوپھی سے سنا (انہوں نے حضور کے ساتھ حج کیا تھا) کہ حضور اکرمؐ فرماتے ہیں کہ ابن ام مکتوم راتوں کے دوران میں منادی کرتے تھے کہ بلال کے منادی کرنے تک کھاتے پیتے رہو اور کبھی اس کے برعکس ہوتا۔ اسی طرح کبھی ایک اترتا اور کبھی دوسرا اس طرح ہم اپنا دھیان ان کی طرف لگائے رکھتے اور سحری کرتے تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۴۴۔ سیدہ انیسہؓ دختر رافع

سیدہ انیسہ دختر رافع بن معلیٰ بن لوذان انصاریہ از بنو بیاضہ بقول ابن حبیب انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی سعادت نصیب ہوئی۔

۶۷۴۵۔ سیدہ انیسہؓ دختر رہم

سیدہ انیسہ دختر رہم انصاریہ از بنو ظفر بقول ابن حبیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت نصیب ہوئی۔

۶۷۴۶۔ سیدہ انیسہؓ دختر ساعدہ

سیدہ انیس دختر ساعدہ بن عابس بن قیس بن نعمان۔ عویم بن ساعدہ کی ہمشیرہ تھیں اور ان کا تعلق بنو عمرو بن عوف سے تھا بقول ابن حبیب رسول کریم ﷺ سے بیعت کی۔

۶۷۴۷۔ سیدہ انیسہؓ دختر ابوطلحہ

سیدہ انیسہ دختر ابوطلحہ بن عصمہ بن زید انصاریہ خطمیہ بقول ابن حبیب حضور ﷺ سے بیعت کی۔

۶۷۴۸۔ سیدہ انیسہؓ دختر عدی

سیدہ انیسہ دختر عدی انصاریہ بنو بلی کی ایک خاتون تھیں جو انصار کی حلیف تھیں اور سعید بن عثمان بلوی کی دادی تھی یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے محمد بن غالب سے انہوں نے احمد بن جناب سے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے سعید بن عثمان بلوی سے انہوں نے اپنی دادی انیسہ دختر عدی سے روایت کی کہ وہ رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی یا رسول اللہ میرا بیٹا عبداللہ بن سلمہ جو بدری تھا وہ معرکہ احد میں شہید ہو گیا میں چاہتی ہوں کہ میں اسے اپنے قریب دفن کروں تاکہ مجھے اس کا قرب حاصل رہے۔ حضورؐ نے اجازت دے دی۔ پھر اس خاتون نے اپنے بیٹے کی لاش کو ایک عبا میں لپیٹ کر اپنے آب کش اونٹ کی پیٹھ پر لادا۔ دوسری طرف مجذر بن زیاد کی لاش تھی جو اس خاتون کے بیٹے کے مقابلے میں ہلکا تھا۔ حضور اکرم کا گزر وہاں سے ہوا تو فرمایا کہ دونوں جانب کا وزن برابر کرو تینوں نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۷۴۹۔ سیدہ انیسہؓ دختر عروہ

سیدہ انیسہ دختر عروہ بن مسعود بن سنان بن عامر بن امیہ انصاری از بنو بیاضہ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۶۷۵۰۔ سیدہ انیسہؓ دختر عمرو

سیدہ انیسہ دختر عمرو بن عنمہ انصاریہ از بنو سواد بقول ابن حبیب انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت حاصل ہوئی اور آپ سے بیعت کی۔

۶۷۵۱۔ سیدہ انیسہؓ دختر کعب

سیدہ انیسہ دختر کعب ام عمارہ۔ انہوں نے ایک دفعہ کہا کیا وجہ ہے کہ قرآن میں ہماری خیر اور بھلائی کا ذکر نہیں ہوتا اس پر قرآن حکیم کی یہ آیت نازل ہوئی ان المسلمین والمسلمات الآیۃ

ابوالوفاء بغدادی نے اپنی تفسیر میں مقاتل سے اسی طرح ذکر کیا ہے لیکن یہ غلط ہے کیونکہ اس آیت کا تعلق نسیبہ سے ہے نہ کہ انیسہ سے۔) ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۵۲۔ سیدہ انیسہؓ بنت معاذ

سیدہ انیسہؓ بنت معاذ بن ماعص بن قیس بن خلدہ بن مخلد ابوعبادہ کی بہن ہے انصاریہ از بنو زریق ابن حبیب نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۵۳۔ سیدہ انیسہ نخعیہؓ

سیدہ انیسہ نخعیہ انہوں نے معاذ بن جبل کے ورود میں یمن کا ذکر کیا ہے جب وہ حضور اکرم ﷺ کے تعمیل فرمان میں وہاں گئے۔ انہوں نے وہاں کے لوگوں کو تعلیم دی۔ پانچ نمازیں روزانہ ادا کرو رمضان شریف میں روزے رکھو اور بشرط استطاعت حج کرو۔ اس وقت ان کی عمر اٹھارہ برس تھی۔

ان کی عمر کا اندازہ غلط معلوم ہوتا ہے کیونکہ معاذ ۹ ہجری میں یمن بھیجے گئے اگر اس وقت ان کی عمر ۱۸ برس تسلیم کی جائے تو بیعت عقبہ میں ان کی عمر نو برس ہوگی جو اس لئے غلط ہے کہ اس بیعت میں کوئی بچہ شامل نہیں تھا۔

۶۷۵۴۔ سیدہ انیسہؓ دختر ہلال

سیدہ انیسہ دختر ہلال بن معلیٰ بن لوذان انصاریہ از بنو بیاضہ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

باب الباء

۶۷۵۵۔ سیدہ بادیہؓ دختر غیلان

سیدہ بادیہ دختر غیلان ثقفیہ۔ قاسم بن محمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ بادیہ دختر غیلان خدمت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اقدس میں حاضر ہوئی اور گزارش کی یا رسول اللہ! میں طہر قائم نہیں رکھ سکتی۔ کیا میں نماز چھوڑ دوں۔ فرمایا تیری شکایت کا تعلق حیض سے نہیں۔ جب حیض کا دورانیہ ختم ہو جائے اور خون بند ہو جائے تو نہا لو اور نماز ادا کرو۔

یہ وہی بادیہ ہیں جن کے بارے میں ہیت مخنث نے کہا تھا کہ وہ سامنے سے چار گنا اور پیچھے سے آٹھ گناہ معلوم ہوتی ہیں۔

ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۵۶۔ سیدہ بثینہؓ دختر ضحاک

سیدہ بثینہ دختر ضحاک ثابت بن ضحاک انصاری کی ہمشیرہ محمد بن مسلمہ ان سے نکاح کے متمنی تھے چنانچہ ایک ہمسائے کے گھر میں چھپ کر انہوں نے اس خاتون کو دیکھا۔

ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ لکھتے ہیں کہ ابو نعیم نے اس خاتون کا نام اسی طرح لکھا ہے لیکن ابو عبداللہ بن مندہ نے ان کا نام اپنی کتاب التاریخ میں ثا سے ثبینہ تحریر کیا ہے نیز محمد بن مسلمہ کی حدیث میں اس خاتون کی صحبت کا ذکر نہیں۔

۶۷۵۷۔ سیدہ بجیدہؓ

سیدہ بجیدہ ان کا ذکر ابن خیثمہ کی حدیث میں آیا ہے جو انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے المقبری سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن بجیدہ سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا تم سائل کے ہاتھ پر کچھ نہ کچھ ضرور رکھو خواہ وہ روٹی کا جلا ہوا ٹکڑا ہی کیوں نہ ہو۔ ابن ابی خیثمہ نے ان کا نام بجیدہ لکھا ہے۔ حالانکہ وہ ام بجید ہیں۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۵۸۔ سیدہ بحینہؓ دختر حارث

سیدہ بحینہ دختر حارث یعنی ارت بن مطلب عبداللہ بن بحینہ کی والدہ تھیں اور عبداللہ کے والد کا نام مالک تھا اور حضور ﷺ نے خراج خیبر سے انہیں حصہ دیا تھا۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے دربارہ تقسیم غنیمت خیبر روایت کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے بحینہ دختر حارث کو تیس وسق عطا فرمائے تھے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۵۹۔ سیدہ بدیلہؓ دختر مسلم

سیدہ بدیلہ دختر مسلم بن عمیرہ بن سلمی حارثیہ۔ از انصار۔ انہیں حضور کی زیارت نصیب ہوئی۔ جعفر بن محمود بن محمد بن مسلمہ نے اپنی دادی بدیلہ سے روایت کی کہ ہمارے یہاں بنو حارثہ کا ایک آدمی آیا جس کا نام عباد بن بشر تھا۔ اس نے ہمیں بتایا کہ تحویل قبلہ کا حکم آ گیا ہے۔ ان کی حدیث کو واقدی نے روایت کیا ہے تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۶۰۔ سیدہ برزہؓ دختر مسعود

سیدہ برزہ دختر مسعود بن عمرو جو صفوان بن امیہ کی بیوی تھیں۔ ان کے بیٹے کا نام عبداللہ بن صفوان اکبر تھا۔ جب اسلام آیا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کی سات بیویاں تھیں۔ اور یہ بھی ان میں تھیں۔ ام وہب کے ترجمے میں ان کا ذکر آیا ہے۔ ابو وہب نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۶۱۔ سیدہ برصاءؓ عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کی دادی

سیدہ برصاء عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کی دادی تھیں۔ ان کا نام کبشہ یا کیشہ تھا۔ ان سے عبدالرحمٰن بن عمرہ نے روایت کی کہ میری دادی نے مجھے بتایا کہ حضور اکرم ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے اور کھڑے کھڑے ایک مشکیزے سے پانی تناول فرمایا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۶۲۔ سیدہ برکہؓ دختر ثعلبہ

سیدہ برکہ دختر ثعلبہ بن عمرو بن حصن بن مالک بن سلمہ بن عمرو بن نعمان۔ ان کی کنیت ام ایمن تھی اور ان کے بیٹے کا نام ایمن بن عبید تھا۔ یہ خاتون اسامہ بن زید کی والدہ بھی تھیں۔ عبید الحبشی کے بعد ام ایمن نے زید بن حارثہ سے نکاح کیا تھا۔ جن سے اسامہ پیدا ہوئے تھے۔ یہ خاتون حضور اکرمؐ کی کنیز اور خادم تھیں۔ دونوں ہجرتوں میں شریک تھیں اور ام الظباء کے نام سے مشہور تھیں۔ ہم اس سے زیادہ تذکرہ ان کی کنیت میں انشاء اللہ کریں گے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۶۳۔ سیدہ برکہ حبشیہؓ

سیدہ برکہ حبشیہ یہ خاتون ام حبیبہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ حبشہ سے آئی تھیں اور یہ وہی خاتون ہیں جن کا ذکر امیمہ بنت رقیقہ کے تذکرے میں آچکا ہے اور یہ وہی ہیں۔ جنہوں نے حضورؐ کا پیشاب پی لیا تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کو ذکر کیا ہے۔

۶۷۶۴۔ سیدہ برکہؓ دختر یسار

سیدہ برکہ دختر یسار۔ قیس بن عبداللہ اسدی کی بیوی بقول موسیٰ بن عقبہ ابن شہاب سے روایت کی کہ اس خاتون نے اپنے خاوند کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی تھی۔ یہ ابوسفیان کی کنیز تھیں۔ دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۶۵۔ سیدہ بروعؓ دختر واشق

سیدہ بروع دختر واشق الرواسیہ ایک روایت میں ان کی نسبت اشجعیہ ہے جو ہلال بن مرہ کی بیوی تھیں۔

یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ تا ابن ابی عاصمؒ اسماعیل بن عبداللہ سے انہوں نے ہشام بن عمار سے انہوں نے صدقہ بن خالد سے انہوں نے مثنیٰ سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے بروع دختر واشق سے روایت کی کہ انہوں نے ایک شخص سے نکاح کیا اور خود کو اس کے سپرد کر دیا لیکن وہ قبل از مجامعت مر گیا حضورؐ نے ان کے بارے میں مہر مثل کا حکم دیا اور یہ قصہ بہ حدیث علقمہ از معقل بن سنان منقول ہے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

رواس کا نام حارث بن کلاب بن ربیعہ بن عامر بن صعصعہ تھا اور اشجع از بنو قیس ہیں اور ان کا نسب یوں ہے' اشجع بن ریث بن غطفان بن سعد بن قیس عیلان۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۷۶۶۔سیدہ برہؓ دختر ابوتجراۃ

سیدہ برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر ابوتجراۃ العند ریہ مکی............ زبیر کا بیان ہے کہ بنوتجراہ بنوکندہ کا ایک ضمنی قبیلہ ہے جو مکے آ گئے تھے۔

اس خاتون نے صفیہ دختر شیبہ اور عمیرہ دختر عبداللہ بن کعب بن مالک سے روایت کی منصور جحی نے اپنی والدہ سے انہوں نے برہ دختر ابوتجراہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے دیکھا جب اختتام کو پہنچے تو فرماتے کہ تیز چلو کہ خدا نے تیز چلنے کا حکم دیا ہے نیز انہوں نے سعی کے دوران میں دیکھا کہ تیز چلنے سے آپ کے دونوں گھٹنے ننگے ہو جاتے تھے۔

عطاء بن ابی رباح نے یہ حدیث صفیہ دختر شیبہ سے روایت کی اور برہ کا نام حبیبہ دختر ابوتجراہ لکھا ہے۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۶۷۔سیدہ برہؓ دختر ابی سلمہ

سیدہ برہؓ دختر ابی سلمہ بن عبدالاسد حضورؐ کی ربیبہ ہے اور یہ ام سلمہ کی بیٹی ہے حضورؐ نے زینب نام رکھا۔انشاءاللہ زا کے باب میں اس کا ذکر مفصل کریں گے۔یہ اسی نام کے ساتھ زیادہ مشہور ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے اس کا اخراج کیا ہے۔

۶۷۶۸۔سیدہ برہؓ دختر عامر

سیدہ برہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر عامر بن حارث بن سباق بن عبدالدار بن قصی قرشیہ عبدریہ' ابواسرائیل کی بیوی تھیں جو بنو حارث سے تھے۔یہ وہی صاحب ہیں جن کے قصے میں حدیث فی النذر مذکور ہے اور جن کے یہاں اسرائیل نامی ایک بچہ پیدا ہوا تھا۔ابواسرائیل جنگ جمل میں مارے گئے تھے۔برہ نے ہجرت کی تھی۔ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۶۹۔سیدہ بزیدہؓ دختر بشر

سیدہ بزیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر بشر بن حارث بن عمرو بن حارثہ۔عباد بن سہل بن اساف کی بیوی تھیں۔ان کے بیٹے کا نام ابراہیم بن عباد تھا۔بزیدہ نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی تھی۔یہ ابن حبیب کا قول ہے۔

۶۷۷۰۔سیدہ بریرہؓ عائشہ کی آزاد کردہ کنیز

سیدہ بریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔بریرہ اولاً بنوہلال کی لونڈی تھیں۔ایک روایت میں ابواحمد بن جحش کا نام مذکور ہے۔ایک روایت میں بنوانصار میں سے کسی کی لونڈی تھیں۔انہوں نے انہیں زرفدیہ پر آزاد کرنا قبول کر لیا چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خرید کر انہیں آزاد کر دیا۔

ابواسحٰق بن محمد فقیہ وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے بندار سے انہوں نے ابن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے اسود سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ انہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بریرہ کو خریدنے کا ارادہ کیا لیکن انہوں نے ولاء کی شرط پیش کی حضور نے فرمایا ولاء اس شخص کی ہوگی جو قیمت ادا کرے گا یا جسے تصرف حاصل ہو۔

ان کے خاوند کا نام مغیث تھا اور وہ بھی غلام تھا حضور ﷺ نے بریرہ کو اختیار دے دیا چنانچہ اس نے خاوند سے علیحدگی اختیار کر لی لیکن مغیث کو بیوی سے محبت تھی چنانچہ وہ گلیوں میں روتا پھرتا حضور نے بریرہ سے مغیث کی سفارش کی۔ انہوں نے گزارش کی یا رسول اللہ! کیا آپ کا حکم ہے فرمایا نہیں سفارش ہے بریرہ نے کہا مجھے اس سے کوئی واسطہ نہیں۔

اس کے شوہر کے بارے میں اختلاف ہے۔ آیا غلام تھا یا حر بعض غلام کہتے ہیں اور بعض حر لیکن صحیح ہے کہ وہ غلام تھا۔

ابوالفضل بن ابوالحسن نے باسنادہ ابویعلی موصلی سے انہوں نے محمد بن بکار سے انہوں نے ابومعشر سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور اکرم نے بریرہ کی خاوند سے علیحدگی کے بعد اسے مطلقہ عورت کی عدت گزارنے کا حکم دیا تھا۔

عبدالملک بن مروان سے مروی ہے کہ میں بریرہ کے پاس بیٹھا کرتا تھا۔ وہ کہا کرتی اے عبدالملک! مجھے تجھ میں ایسے اوصاف نظر آتے ہیں کہ تو اس حکومت کو پالے گا اگر ایسی صورت پیش آجائے تو خونریزی سے پرہیز کرنا کیونکہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا فرمایا جو شخص بلاوجہ خونریزی کرتا ہے وہ جنت کے دروازے سے جب وہ اس کی آنکھوں کے سامنے ہوتی ہے دور دھکیل دیا جاتا ہے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۷۱۔ سیدہ بریعہؓ دختر ابوحارثہ

سیدہ بریعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر ابوحارثہ بن اوس بن دخیس انصاریہ از بنوعوف بن خزرج بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۶۷۷۲۔ سیدہ بسرہؓ دختر صفوان

سیدہ بسرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر صفوان بن نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی بن کلاب قرشیہ اسدیہ یہ ابوعمر اور ابونعیم کا قول ہے مگر ابن مندہ نے ان کا نسب یوں لکھا ہے۔ بسرہ دختر صفوان بن امیہ بن محرث بن خمل بن شق بن عامر بن ثعلبہ بن حارث بن مالک بن کنانہ مگر سلسلہ اول درست ہے۔ ان کی والدہ کا نام سالمہ دختر امیہ بن حارثہ بن اوقص سلمیہ اور وہ ورقہ بن نوفل کی بھتیجی تھیں اور عقبہ بن ابی معیط کی ماں جائی بہن اور جناب بسرہ مغیرہ بن ابوالعاص کی زوجہ تھیں اور دو اولاد ہوئیں۔ معاویہ اور عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما آخر الذکر عبدالملک بن مروان کی والدہ تھیں اور ان سے ام کلثوم دختر عقبہ بن ابی معیط، مروان بن حکم اور سعید بن مسیب وغیرہ نے روایت کی۔

کئی راویوں نے باسناد ہم از محمد بن عیسیٰ انہوں نے اسحٰق بن منصور سے انہوں نے یحییٰ بن سعید القطان سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے بسرہ سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ جو شخص اپنے آلہ تناسل کو چھوئے تو وہ وضو بغیر نماز نہ پڑھے اور کئی راویوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے بسرہ سے روایت کی۔ اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسے ابواسامہ وغیرہ نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے مروان بن حکم سے اس نے بسرہ سے روایت کی اور ابو الزناد نے اس حدیث کو عروہ سے انہوں نے بسرہ سے روایت کیا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

خمل: خاء پر پیش اور میم ساکن ہے۔

۶۷۷۳۔بشیرہؓ دختر حارث

سیدہ بشیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر حارث بن عبدرزاح بن ظفر انصاریہ ظفریہ بقول ابن حبیب انہوں نے آپ سے بیعت کی تھی۔

۶۷۷۴۔سیدہ بغومؓ دختر معدل

سیدہ البغوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر معدل کنانیہ یہ خاتون صفوان بن امیہ بن خلف جمحی کی زوجہ تھیں۔ فتح مکہ کے دن اسلام قبول کیا یہ واقدی کا قول ہے اور ابوعلی نے ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۶۷۷۵۔سیدہ بقیرہؓ قعقاع کی اہلیہ

سیدہ بقیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ خاتون قعقاع بن ابوحدرد اسلمی کی بیوی تھیں۔ ابن ابی خیثمہ کا قول ہے کہ میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ اسلمیہ تھیں یا نہیں۔ عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن حارث تیمی سے روایت کی کہ انہوں نے بقیرہ قعقاع کی اہلیہ سے روایت کی حضور اکرم نے فرمایا جب تم سنو کہ تمہارے قرب وجوار میں کوئی لشکر زمین میں دھنس گیا ہے تو سمجھ لو کہ یہ قیامت کا سایہ ہے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۷۶۔سیدہ بہیسہؓ

سیدہ بہیسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ انہیں رسول اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ اس خاتون نے اپنے والد سے روایت کی کہمس حسن بن سیار بن منظور سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے ایک خاتون بہیسہ سے روایت کی کہ ان کے والد نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے درخواست کی کہ انہیں اجازت دی جائے کہ وہ آپ کے کرتے میں داخل ہو جائیں۔ آپ نے اجازت دے دی اور انہوں نے پچھلی طرف سے آپ کا کرتہ اٹھا کر اپنے سینے کو حضور کی پیٹھ مبارک سے رگڑا اور دریافت کیا یا رسول اللہ! کون سی چیز ہے جسے روکے رکھنا حرام ہے فرمایا پانی اور نمک اس کے بعد انہوں نے کبھی ان دو چیزوں کو نہیں روکا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا۔

۶۷۷۷۔سیدہ بہیہؓ

سیدہ بہیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ ایک روایت میں بہیمہ دختر ''بسر'' مذکور ہے۔ عبداللہ بن بسر مازنی کی ہمشیرہ تھیں۔ ان کا عرف صماء تھا ابوزرعہ سے منقول ہے کہ انہیں دحیم نے بتایا کہ اس خاندان کے چار آدمی حضور اکرمؐ کی صحبت سے فیض یاب ہوئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بسر اور ان کے دو بیٹے عبداللہ اور عطیہ اور بیٹی صماء دارقطنی کا قول کہ صماء دختر بسر کا نام بہیمہ تھا............اس خاتون نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے ہفتے کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا لیکن فرض روزہ مستثنیٰ ہے۔ اس خاتون سے ان کے بھائی عبداللہ نے روایت کی ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۷۸۔ سیدہ بہیہ رضی اللہ عنہا دختر عبداللہ

سیدہ بہیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر عبداللہ البکر یہ از بکر بن وائل یہ خاتون اپنے والد کے ساتھ دربار رسالت میں حاضر ہوئیں۔ حضور ﷺ نے مردوں سے بیعت کی اور مصافحہ کیا لیکن خواتین سے صرف بیعت فرمائی پھر آپ نے ان کی طرف دیکھا دعا فرمائی اور ان کے سر پر ہاتھ پھیرا' نیز ان کی اولاد کے لئے دعا فرمائی چنانچہ ان کے ساٹھ اولادیں ہوئیں چالیس مرد تھے اور بیس عورتیں ان میں سے بیس شہید ہوئے تھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۷۹۔ سیدہ بیضاء رضی اللہ عنہا

سیدہ بیضاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ جو صفوان اور سہیل کی والدہ تھیں۔ ان کا تعلق بنو حارث بن فہر سے تھا۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کے بیٹے ان سے منسوب تھے چنانچہ ابنا بیضا کہا جاتا۔ ان کا نام دعد دختر جحدم بن عمرو بن عائش بن ظرب بن حارث بن فہر تھا۔ ان کے دونوں بیٹے صحابی تھے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

باب التاء

۶۷۸۰۔ سیدہ تماضر رضی اللہ عنہا دختر عمرو

سیدہ تماضر رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر عمرو بن شرید سلمیہ یہ وہی خاتون جو خنساء شاعرہ کے نام سے مشہور ہیں ہم ''خاء'' میں ان کا ذکر کریں گے کیونکہ وہ اسی نام سے مشہور ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۸۱۔ سیدہ تملک رضی اللہ عنہا شیبیہ

سیدہ تملک الشیبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا از بنو عبدالدار بعدہ از بنو شیبہ بن عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ عبدری۔ ابوالفرج بن ابوالرجاء نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے یوسف بن موسیٰ سے انہوں نے مہران بن ابی عمر سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے مثنی بن صباح سے انہوں نے مغیرہ بن حکیم سے انہوں نے صفیہ دختر شیبہ سے انہوں نے تملک سے روایت کی کہ وہ اپنے ایک بالاخانے میں جو مروہ اور صفا کے درمیان تھا بیٹھی تھیں کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا اے لوگو خدا نے سعی بین الصفاء والمروۃ کو تم پر فرض کیا ہے اس لئے اس کی تعمیل کرو۔

اس حدیث کو صفیہ نے اپنی والدہ سے جیسا کہ گزر چکا ہے روایت کیا ہے۔ اسی طرح اسے عطاء نے صفیہ سے انہوں نے حبیبہ سے روایت کیا جس کا ذکر بعد میں آئے گا تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۷۸۲۔ سیدہ تمیمہ ؓ دختر ابوسفیان

سیدہ تمیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر ابوسفیان بن قیس بن زید بن امیہ انصاریہ اشہلیہ' بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۶۷۸۳۔ سیدہ تمیمہ ؓ دختر وہب

سیدہ تمیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر وہب ابوعبید قرظیہ یہ خاتون رفاعہ قرظی کی مطلقہ تھیں۔ سفیان بن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی کہ رفاعہ قرظی کی عورت عبدالرحمٰن بن زبیر کے پاس تھی لیکن عورت کا نام نہیں لیا اور محمد بن اسحٰق نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ بنو قریظہ کی ایک عورت جس کا نام تمیمہ تھا۔ عبدالرحمٰن بن زبیر کے نکاح میں تھی۔ انہوں نے اسے طلاق دے دی اور پھر رفاعہ نے نکاح کر لیا۔ اس سے علیحدہ ہو گئی تو خاتون نے پھر عبدالرحمٰن سے نکاح کرنا چاہا حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! ان (رفاعہ) کے ساتھ تو کپڑے کے ٹکڑے جیسا ہے' تو آپ نے فرمایا کہ تو عبدالرحمٰن سے تب تک نکاح نہیں کر سکتی جب تک کہ تو کسی اور مرد کا ذائقہ نہ چکھ لے۔ اور قتادہ نے بھی اس خاتون کا یہی نام لکھا ہے۔

عبدالوہاب بن عطاء نے سعید سے انہوں نے قتادہ سے روایت کی کہ تمیمہ دختر ابوعبید القرظیہ' رفاعہ یا رافع قرظی کی بیوی تھی۔ انہوں نے اسے طلاق دے دی۔ اس کے بعد عبدالرحمٰن نے اس خاتون سے نکاح کر لیا۔ مگر اس نے یعنی تمیمہ نے دوبارہ رفاعہ سے پھر نکاح کرنا چاہا تو حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ عبدالرحمٰن کے پاس تو میرے اس کپڑے کے پلو جیسا ہے۔ تو آپ نے فرمایا کہ یہ تب تک نہیں ہو سکتا جب کہ تو اس کا شہد اور وہ تیرا شہد نہ چکھ لے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۸۴۔ سیدہ توامہ ؓ دختر امیہ بن خلف

سیدہ توامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر امیہ بن خلف الجمحی۔ ان کا ذکر تو صحابیات میں آیا ہے مگر روایت کوئی مذکور نہیں کہا گیا ہے کہ انہوں نے آپ سے بیعت کی اور انہیں توامہ اس لیے کہتے ہیں کہ ان کی جڑواں بہن بھی تھیں اور وہ صالح کی آزاد کردہ کنیز تھیں بروایت صالح اس خاتون نے حضور سے بیعت کی تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم دونوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۸۵۔ سیدہ تویلہ ؓ دختر اسلم

سیدہ تویلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر اسلم انصاریہ۔ انہوں نے حضور اکرم سے بیعت کی۔ یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ تا قاضی ابوبکر احمد بن عمرو۔ محمد بن اسماعیل سے انہوں نے ابراہیم بن حمزہ سے انہوں نے ابراہیم بن جعفر بن محمود بن مسلمہ حارثی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی دادی تویلہ بنت اسلم سے روایت کی کہ ایک موقعہ پر حضور بنو حارثہ میں نماز ادا کر رہے تھے کہ عباد بن بشر نے ہمیں بتایا کہ تحویل قبلہ کا حکم آ گیا ہے اور آپ نے بیت المقدس سے کعبے کی طرف منہ پھیر لیا مردوں کی جگہ عورتیں آ گئیں اور عورتوں کی جگہ مردوں نے لے لی چونکہ یہ حکم دوران نماز میں نازل ہوا تھا اس لیے باقی دو سجدے کعبے کی طرف ادا کیے گئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ایک روایت میں ان کا نام بدیلہ اور ایک میں نویلہ (بنون) مذکور ہے بعد میں پھر ان کا ذکر کیا جائے گا۔ ابن مندہ اور ابونعیم دونوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الثاء

۶۷۸۶۔ سیدہ ثبیتہؓ دختر ربیع

سیدہ ثبیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر ربیع بن عمرو بن عدی بن جشم بن حارثہ انصاریہ۔ ابوعیسیٰ بن جبر کی والدہ تھیں بقول ابن حبیب انہیں حضورؐ کی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔

۶۷۸۷۔ سیدہ ثبیتہؓ دختر سلیط

سیدہ ثبیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر سلیط بن قیس انصاریہ از بنوعدی۔ بقول ابن حبیب انہوں نے آپ سے بیعت کی۔

۶۷۸۸۔ سیدہ ثبیتہؓ دختر ضحاک

سیدہ ثبیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر ضحاک بن خلیفہ انصاریہ اشہلیہ ان کی ولادت حضورﷺ کے عہد میں ہوئی۔ ان کا نام اکثر علماء نے ثبیتہ اور بعض نے بثینہ تحریر کیا ہے۔ ان کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے۔

ابوموسیٰ نے کتابۃً ابونصر احمد بن عمر الغازی سے انہوں نے اسماعیل بن زاہر سے انہوں نے قطان سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر بن درستویہ سے انہوں نے یعقوب بن سفیان سے انہوں نے عمرو بن عون سے انہوں نے ابوشہاب سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے محمد بن سلیمان بن ابی حثمہ سے انہوں نے اپنے چچا سہل بن ابی حثمہ سے روایت کی کہ انہوں نے محمد بن مسلمہ کو دیکھا کہ وہ ثبیتہ نامی ایک عورت کی طرف جو ایک بالا خانے میں تھیں بغور دیکھ رہا تھا انہوں نے محمد بن مسلمہ سے کہا کہ تم حضور اکرمﷺ کے صحابی ہو اور ایک غیر محرم عورت کو تاڑ رہے ہو؟ محمد بن مسلمہ نے کہا میں نے حضور کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب خدا کسی آدمی کے دل میں کسی عورت سے نکاح کا خیال ڈال دے تو اسے دیکھنے کی اجازت ہے۔

اس حدیث کو علماء کی ایک جماعت نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے محمد بن سلیمان سے اور انہوں نے ابن ابی ملیکہ کا ذکر نہیں کیا اور ایک روایت میں زکریا بن ابی زائدہ از حجاج مذکورہ ہے۔ انہوں نے اس خاتون کا نام نبیہ لکھا ہے اور ابومعاویہ نے حجاج سے انہوں نے سہل بن محمد بن ابی حثمہ سے انہوں نے اپنے چچا سلیمان سے روایت کی اور خاتون کا نام نبیثہ لکھا ہے اور محمد بن مسلمہ سے بھی کئی اسناد سے مروی ہے ابوموسیٰ اور ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۸۹۔ سیدہ ثبیتہؓ دختر نعمان

سیدہ ثبیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر نعمان بن عمرو بن نعمان بن خلدہ بن عمرو بن امیہ بن عامر بن بیاضہ انصاریہ خزرجیہ بیاضیہ اس خاتون ان کے والد اور دادا کو حضور اکرمﷺ کی صحبت نصیب ہوئی بقول محمد بن سعد بعد از قبول اسلام انہوں نے حضورؐ سے بیعت کی۔ ابن حبیب نے بھی ان کا سلسلہ نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور انہیں بنوجشمی میں شمار کیا ہے اور بنو بیاضہ میں یہ نسب مشہور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے کیونکہ نعمان ان کے والد کا نام تھا اور ان کے والد کا نام عمرو تھا اور دونوں کو حضور کی صحبت نصیب ہوئی اور وہ دنوں بنو بیاضہ سے ہیں۔

۶۷۹۰۔سیدہ ثبیتہؓ دختر یعار

سیدہ ثبیتہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر یعار بن زید بن عبید بن زید بن مالک بن عوف بن عمرو بن عوف انصاریہ۔ یہ خاتون ان لوگوں میں شامل تھیں۔ جنہوں نے آغاز کار میں ہجرت کی تھی اور ان کا شمار فاضل خواتین میں ہوتا تھا۔ یہ خاتون ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کی زوجہ تھیں اور سالم مولی ابوحذیفہ کی آزاد کردہ کنیز تھی انہیں آزادی کے بعد سالم نے ان کی ولایت ابوحذیفہ کو دے دی تھی۔ایک روایت میں سالم کو ابوحذیفہ کا آزاد کردہ غلام کہا گیا ہے اور سالم جنگ یمامہ میں مارے گئے تھے۔

اس خاتون کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ مصعب نے ثبیتہ لکھا ہے۔ابوطوالہ نے عمرہ دختر یعار کہا ہے۔ابن اسحق کا قول ہے کہ سالم ایک انصاریہ کے آزاد کردہ غلام تھے موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے روایت کی کہ سالم بن معقل سلمی دختر تعار کے آزاد کردہ غلام تھے لیکن ابراہیم بن منذر نے اس خاتون کا نام یعار لکھا ہے۔ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۹۱۔سیدہ ثویبہؓ ابولہب کی لونڈی

سیدہ ثویبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ابولہب کی لونڈی تھیں حضور اکرم ﷺ کو انہوں نے دودھ پلایا لیکن ان کے اسلام کے بارے میں اختلاف ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ابونعیم کا قول ہے کہ سوائے ابن مندہ کے کوئی بھی اس کے اسلام کا قائل نہیں۔

باب الجیم

۶۷۹۲۔سیدہ جثامہ مزنیہؓ

سیدہ جثامہ مزنیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔عمر بن محمد بن طبرزد نے ابن البناء سے انہوں نے ابومحمد جوہری سے انہوں نے ابوبکر بن مالک سے انہوں نے محمد بن یونس سے انہوں نے ابوعاصم سے انہوں نے صالح بن رستم سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ ایک بڑھیا حضور اکرم ﷺ سے ملنے آئی۔ پوچھا تم کون ہو؟ اس نے کہا جثامہ آپ نے فرمایا جثامہ نہیں بلکہ حضانہ پھر فرمایا کہو تم لوگوں کا کیا حال ہے ہمارے بعد تم پر کیا بیتی۔اس نے جواب دیا۔خیریت ہی رہی یا رسول اللہ۔

جب وہ عورت چلی گئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ! آپ اس عورت سے بڑی مہربانی سے پیش آئے فرمایا یہ بڑھیا بزمانہ خدیجہ ہم سے ملنے آیا کرتی تھی اور عہد کی پاسداری ایمان کی شرط ہے۔

ایک روایت کے مطابق آپ نے اس عورت سے حضانہ کی بجائے حسانہ فرمایا تھا ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔اور ان کا ذکر "حسانہ" میں کیا جائے گا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۷۹۳۔ سیدہ جبلہؓ دختر مصفح

سیدہ جبلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر مصفح رسول اکرمؐ کی زیارت حاصل ہوئی۔ ان سے فضیل بن مرزوق نے روایت کی۔ ابو عمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۶۷۹۴۔ سیدہ جدامہؓ دختر جندل

سیدہ جدامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر جندل۔ ابن اسحٰق نے ان کا ذکر ان مہاجر خواتین میں کیا ہے جن کا تعلق بنو غنم بن دودان بن اسد بن خزیمہ سے تھا۔

۶۷۹۵۔ سیدہ جذامہؓ دختر حارث

سیدہ جذامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر حارث' ہمشیرہ حلیمہ جو حضور اکرم ﷺ کی رضاعی ماں تھیں ہم حلیمہ کے ترجمے میں ان کا نسب بیان کریں گے ان کا لقب شیماء تھا اور ان سے کوئی روایت مذکور نہیں ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے ابن اثیر کہتے ہیں کہ انہوں نے شیماء لکھا ہے حالانکہ شیماء ان ان کا لقب نہیں تھا کیونکہ شیما حضور کی رضاعی بہن تھیں نہ کہ ان کی خالہ۔

۶۷۹۶۔ سیدہ جذامہؓ دختر وہب

جدامہ دختر وہب الاسدیہ از بنو اسد بن خزیمہ انہوں نے مکے میں اسلام قبول کیا اور بیعت کی اور اپنے آدمیوں کے ساتھ مدینے کو ہجرت کی۔ ان کے شوہر کا نام انیس بن قتادہ بن جن کا تعلق بنی عمرو بن عوف سے تھا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے روایت کی۔

ابو الفرج بن ابو الرجاء اور ابو یاسر بن ابو حبہ نے باسنادہما مسلم بن حجاج سے انہوں نے عبید اللہ بن سعید اور محمد بن ابی عمر کی سے ان دونوں نے مقری سے روایت کہ ہم سے سعید بن ابو ایوب نے انہوں نے ابو الاسود سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے انہوں نے جذامہ دختر وہب یعنی عکاشہ کی بہن سے روایت کی کہ وہ حضور کی ایک مجلس میں کچھ مردوں کے ساتھ موجود تھیں حضور اکرم ﷺ فرما رہے تھے میں چاہتا تھا کہ حاملہ عورت کو منع کر دوں کہ وہ بچے کو دودھ نہ پلائے لیکن میں نے دیکھا کہ ایران اور روم میں حاملہ عورتیں بچوں کو دودھ پلاتی ہیں اور ان کے بچوں پر اس کا کوئی نقصان دہ اثر مرتب نہیں ہوتا تو میں رک گیا پھر صحابہ نے عزل کے بارے میں دریافت کیا فرمایا یہ سلسلہ بھی ایک لحاظ سے بچوں کا قتل ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۷۹۷۔ سیدہ الجرباءؓ دختر قسامہ

الجرباء دختر قسامہ بن قیس بن عبید بن طریف بن مالک۔ یہ خاتون حنظلہ بن قسامہ کی بہن اور زینب دختر حنظلہ کی پھوپھی تھیں۔ ابو عمر نے زینب کے ترجمے میں تو ان کا ذکر کیا ہے لیکن یہاں ان کا ذکر نہیں کیا۔ ہاں زبیر بن ابی بکر نے ان کا ذکر کیا ہے کہ وہ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور طلحہ بن عبد اللہ نے ان سے نکاح کیا اور ان سے ام اسحٰق نامی ایک لڑکی پیدا ہوئی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۷۹۸۔ سیدہ جسرہؓ بنت دجاجہ

جسرہ دختر دجاجہ عثام بن علی نے قدامہ سے انہوں نے جسرہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ کی رحلت کے دن کسی آدمی نے پہاڑ کے اوپر سے جھانک کر آواز دی کہ اے اہل وادی جس شخص کو تم نبی مانتے تھے وہ فوت ہو گئے ہیں اور تمہارا دین بالکل از کار رفتہ ہو گیا ہے۔ ہم نے اسے شیطان کی آواز سمجھا مگر بعد میں معلوم ہوا کہ آپ وفات پا گئے ہیں۔ اس خاتون نے ابوذر سے روایت کی۔

یعیش بن صدقہ بن علی باسنادہ احمد بن شعیب سے انہوں نے نوح بن حبیب سے انہوں نے یحیٰی بن سعید القطان سے انہوں نے قدامہ بن عبداللہ سے انہوں نے جسرہ دختر دجاجہ سے روایت کی کہ انہوں نے ابوذر کو کہتے سنا کہ حضور اکرم ﷺ ایک رات نماز میں کھڑے ہوئے اور صبح تک صرف اس آیت کو بار بار پڑھتے رہے اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ وَاِنْ تَغْفِرْلَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ابومندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۷۹۹۔ سیدہ جعدہؓ دختر عبداللہ

جعدہ دختر عبداللہ بن ثعلبہ بن عبید بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاریہ حضور اکرم ﷺ اکثر ان کے گھر آتے اور کھانا تناول فرماتے۔ یہ عدوی کا قول ہے اور غسانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۰۰۔ سیدہ جعدہؓ دختر عبید

جعدہ دختر عبید بن ثعلبہ بن سواد بن غنم بن حارثہ بن نعمان انصاریہ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۶۸۰۱۔ سیدہ جمانہؓ دختر ابی طالب

جمانہ دختر ابو طالب حضورؐ نے انہیں خیبر کی پیداوار سے تیس وسق غلہ فرمایا تھا اسے عمار نے سلمہ سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کیا ابواحمد عسکری نے عبداللہ بن ابوسفیان بن حارث کے ترجمے میں لکھا ہے کہ ان کی والدہ جمانہ دختر ابو طالب تھیں اور یہ وہی صاحب ہیں جنہوں نے امامہ دختر ابی العاص بن ربیع سے نکاح کیا تھا۔ اور ان کی ماں زینب بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھیں۔ لیکن صحیح روایت یہ ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی نواسی امامہ کی شادی مغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب سے ہوئی تھی جو عبداللہ بن ابوسفیان کے چچا تھے اور بقول زبیر بن بکار یہ جمانہ ام ہانی کی بہن تھیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۰۲۔ سیدہ جمرہؓ دختر عبداللہ

جمرہ دختر عبداللہ تمیمہ یربوعیہ از بنو یربوع بن حنظلہ بن مالک بن زید مناۃ بن تمیم یہ کوفی تھیں۔ عطوان بن مسکان نے جمرہ دختر عبداللہ یربوعیہ سے روایت کی کہ ان کے والد انہیں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لے گئے اور آپ نے میرے لئے برکت کی دعا کی اور مجھے اپنی گود میں بٹھا لیا اور میرے سر پر ہاتھ پھیرا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عطوان: ابوعمر نے عین اور طا پر زبر کے ساتھ لکھا ہے۔ اور بعض لوگ کہتے ہیں کہ عین پر پیش اور طاء ساکن ہے۔

۶۸۰۳۔ سیدہ جمرہؓ دختر قحافہ

جمرہ دختر قحافہ کندیہ کوفی شمار ہوتے ہیں شبیب بن غرقدہ نے جمرہ دختر قحافہ سے روایت کی کہ وہ حجۃ الوداع میں ام المومنین ام سلمہ کے ساتھ تھیں۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا یا امتاہ (اے میری امت) کیا میں نے خدا کا حکم تمہیں پہنچا دیا ہے یہ سن کر جناب ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بیٹے نے کہا حضور اکرم اپنی والدہ کو کیوں بلا رہے ہیں جناب ام سلمہ نے کہا نبی کریم ﷺ اپنی امت سے خطاب فرما رہے اے لوگو! تمہارے مال عزتیں اور خون تم پر اس طرح حرام کر دیئے ہیں جس طرح آج کا دن اس شہر میں اور اس مہینے میں قابل احترام بنا دیا گیا ہے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر کہتے ہیں کہ اس حدیث کا اسناد ناقابل اعتماد ہے۔

۶۸۰۴۔ سیدہ جمرہؓ دختر نعمان

جمرہ دختر نعمان عدویہ۔ واقدی نے شعیب بن میمون مخزومی سے انہوں نے ابومرایۃ البلوی سے انہوں نے جمرہ بنت نعمان سے روایت کی اور انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی آپ نے فرمایا کہ بال اور خون مٹی میں دبا دیئے جائیں۔ ابونعیم اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۰۵۔ سیدہ جمیلؓ دختر یسار

جمیل دختر یسار ہمشیرہ معقل بن یسار مزنیہ ابوالبداح کی زوجہ تھیں۔ انہیں شوہر نے طلاق دی تھی چنانچہ ذیل کی آیت ان کے بارے میں اتری وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ الآية

ابومحمد عبداللہ بن علی بن عبداللہ تکریتی نے باسنادہ علی بن احمد بن متویہ سے روایت کی کہ یہ آیت معقل بن یسار کی ہمشیرہ کے بارے میں نازل ہوئی۔ انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن محمد بن احمد بن جعفر النحوی سے انہوں نے محمد بن محمد بن احمد بن اسحٰق سے انہوں نے احمد بن محمد بن حسین سے انہوں نے احمد بن حفص بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابراہیم بن طہمان سے انہوں نے یونس بن عبید سے انہوں نے حسن سے روایت کی کہ انہیں معقل بن یسار نے بتایا کہ یہ آیت ان کے بارے میں نازل ہوئی انہوں نے اپنی بہن ایک شخص سے بیاہی تھی جس نے انہیں طلاق دے دی لیکن جب عدت گزر گئی تو اس نے پھر نکاح کی خواہش کی۔ میں نے اسے کہا میں نے اپنی بہن کو تمہارے نکاح میں دیا اور تمہاری تعظیم و تکریم کی لیکن تم نے اسے طلاق دے دی۔ اب پھر اس سے نکاح کے خواہش مند ہو بخدا میں ہرگز تمہاری بات کو تسلیم نہیں کروں گا۔ وہ مرنجا مرنج قسم کا آدمی تھا اور میری بہن بھی اس کے پاس جانا چاہتی تھی اس دوران میں مندرجہ بالا آیات نازل ہوئی چنانچہ مجھے رضا مند ہونا پڑا۔

ابن جریج نے حسن سے روایت کی کہ اس خاتون کا نام جمیل تھا۔ ابن کلبی نے اپنی تفسیر میں ان کا نام جمیلا لکھا ہے اور امیر ابا نصر نے ان کا نام جمیل لکھا ہے۔ یہ جمیل بنت یسار معقل بن سیا کی بہن تھیں۔ جنہیں اپنے بھائی سے نکاح سے روکا تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۸۰۶۔ سیدہ جمیلہؓ دختر ابی بن سلول

جمیلہ دختر ابی ابن سلول ہمشیرہ عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین ایک روایت میں انہیں عبداللہ بن ابی کی بیٹی کہا گیا ہے جو غلط ہے۔ یہ خاتون حنظلہ بن ابو عامر غسیل الملائکہ کی زوجہ تھی خاوند غزوۂ احد میں مارا گیا تو اس خاتون نے ثابت بن قیس بن شماس سے نکاح کر لیا مگر اس سے علیحدہ ہو گئی اور اسے ترک کر دیا حضور اکرم ﷺ نے انہیں بلا کر اس نفرت کی وجہ دریافت فرمائی خاتون نے گزارش کی یا رسول اللہ! مجھے اس سے کوئی نفرت نہیں لیکن ہمارا ایک خون اس کے ذمہ ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تو اس کا باغیچہ لوٹانے کو تیار ہے۔ انہوں نے آمادگی ظاہر کی تو آپ نے تفریق کر دی۔ اس کے بعد مالک بن دخشم سے نکاح کر لیا۔ اس کے بعد حبیب بن اساف کے نکاح میں آئیں تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابو عمر لکھتے ہیں کہ بصریوں نے ان کا یہی نام لکھا ہے لیکن مدینہ والوں نے اس خاتون کا نام حبیبہ دختر سہل انصاری لکھا ہے لیکن ابن مندہ نے ان کے بارے میں یہ نہیں لکھا کہ ان کا خاوند حنظلہ غزوۂ احد میں مارا گیا تھا۔

۶۸۰۷۔ سیدہ جمیلہؓ دختر ابی بن صعصعہ

جمیلہ دختر ابی بن صعصعہ انصاریہ از بنو مازن بقول ابن حبیب انہوں نے آپ سے بیعت کی۔

۶۸۰۸۔ سیدہ جمیلہؓ اوس بن صامت کی اہلیہ

جمیلہ بروایتے خولہ یا خویلہ اوس بن صامت کی بیوی تھیں۔ ابو احمد عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ ابو داؤد سے انہوں نے ہارون بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن فضل سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ جمیلہ اوس بن صامت کی بیوی تھیں اور اوس بن صامت میں خفیف سا جنون کا عارضہ تھا۔ جب مرض میں شدت پیدا ہوئی تو اوس نے بیوی سے ظہار کر لیا چنانچہ اس کے بارے میں ادائے کفارہ کی آیت نازل ہوئی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔ اور ابو نعیم کہتے ہیں کہ ابن مندہ نے کہا ہے کہ جمیلہ حالانکہ یہ خویلہ ہے۔

۶۸۰۹۔ سیدہ جمیلہؓ دختر ثابت بن ابی الاقلح

جمیلہ دختر ثابت بن ابو الاقلح انصاریہ عاصم بن ثابت کی ہمشیرہ اور عمر بن خطاب کی زوجہ تھیں۔ ان کی کنیت ام عاصم تھی۔ عاصم ان کا بیٹا تھا انہوں نے ان کا نام بھائی کے نام پر رکھا تھا۔ حماد بن سلمہ نے عبیداللہ بن عمر سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کی کہ اس خاتون کا نام عاصیہ تھا۔ جب اسلام لائیں تو حضورؐ نے جمیلہ بنا دیا۔ حضرت عمرؓ نے ان سے ساتویں سال ہجری میں نکاح کیا اور ان کے بطن سے عاصم پیدا ہوئے۔ بعد میں انہوں نے بیوی کو طلاق دے دی اور اس سے یزید بن جاریہ نے نکاح کر لیا اور اس سے عبدالرحمٰن نامی بیٹا پیدا ہوا۔ جو عاصم کا اخیافی بھائی تھا۔ یہ وہی خاتون ہے کہ جس کے بارے میں روایت ہے کہ ایک بار حضرت عمر قباء سے سواری پر گزرے وہاں انہوں نے عاصم کو کھیلتے دیکھا تو اسے اٹھا کر اپنے آگے بٹھا لیا۔ اس کی دادی شموس دختر ابو عامر نے دیکھ لیا تو لڑنے لگ گئی۔ معاملہ حضرت ابو بکرؓ تک پہنچا تو انہوں نے لڑکا لے کر اس کی دادی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے حوالے کر دیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۱۰۔ سیدہ جمیلہؓ دختر ابی جہل

جمیلہ دختر ابو جہل بن ہشام مخزومیہ ایک روایت میں جویریہ مذکور ہے۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ان کے شوہر نے ان سے روایت کی کہ ایک بار رسول اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور آپ نے پینے کو پانی طلب فرمایا تو انہوں نے آپ کو پانی پیش کیا۔ آپ نے فرمایا میری امت کا بہتر زمانہ وہ ہے جس میں میں ہوں پھر جو اس کے بعد آئیں گے اور پھر جو اس کے بعد آئیں گے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۱۱۔ سیدہ جمیلہؓ دختر زید

جمیلہ دختر زید بن صیفی بن عمرو بن جشم بن حارثہ انصاریہ یہ خاتون علبہ بن زید کی ہمشیرہ تھیں۔ انہیں حضور کی صحبت نصیب ہوئی ہم ان کا نسب ان کے بھائی کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔

۶۸۱۲۔ سیدہ جمیلہؓ دختر سعد

جمیلہ دختر سعد بن ربیع انصاریہ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ انہیں آپ کی صحبت نصیب ہوئی اور حضور سے حدیث روایت کی۔ ان سے ثابت بن عبید انصاری نے روایت کی کہ ان کے والد اور چچا غزوۂ احد میں قتل ہو گئے اور ایک ہی قبر میں دفن کیے گئے۔ یہ خاتون زید بن ثابت کی زوجہ تھیں۔ ثابت بن عبید سے مروی ہے کہ وہ ایک دفعہ جمیلہ دختر سعد بن ربیع کے گھر گئے تو انہوں نے انہیں کھجوریں پیش کیں۔ انہوں نے جناب جمیلہ سے پوچھا کیا یہ کھجوریں تمہیں اپنے والد کی میراث سے ملی ہیں۔ خاتون نے جواب دیا نہیں اس وقت تک وراثت کا حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۱۳۔ سیدہ جمیلہؓ دختر سنان

جمیلہ دختر سنان بن ثعلبہ بن عامر بن مجدعہ بن جشم بن حارثہ انصاریہ اوسیہ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۶۸۱۴۔ سیدہ جمیلہؓ دختر عبداللہ بن ابی بن سلول

جمیلہ دختر عبداللہ بن ابی بن سلول۔ یہ خاتون اول الذکر کے بھائی کی بیٹی تھی جس سے حنظلہ بن ابی عامر نے نکاح کیا۔ جب وہ غزوۂ احد میں مارا گیا تو پھر ثابت بن قیس بن شماس کے نکاح میں آئی۔ اس کی وفات کے بعد بنی عوف بن خزرج سے مالک بن دخشم سے نکاح کیا۔ اس کے بعد حبیب بن یساف سے جو بنو حارث بن خزرج سے تھے۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور محمد بن سعد واقدی کے کاتب سے روایت کی۔

ابو نعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے اس خاتون جمیلہ کو عبداللہ بن ابی بن سلول کی بیٹی قرار دیا ہے کہ حنظلہ کے قتل کے بعد ان سے ثابت نے نکاح کر لیا تھا اور ان کے حالات محمد بن سعد واقدی سے لئے ہیں اور اس خاتون سے جس نے اپنے شوہر سے خلع کر لیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا انہیں غیر شمار کیا ہے اور مبتلائے وہم ہو کر علماء کی جماعت سے علیحدگی اختیار کر لی ہے حالانکہ اس سے پیشتر ذکر کردہ ترجمہ میں وہ جمیلہ کو ابی کی بیٹی لکھ آئے ہیں۔

اس بارے میں ابن اثیر کی رائے یہ ہے کہ ابو نعیم راستی پر ہیں اور انہیں ابن مندہ کے وہم پر تعجب ہے کیونکہ وہ پہلے ترجمے میں لکھ آئے ہیں کہ جمیلہ نے اپنے خاوند سے خلع کیا تھا اور جب اس کا دوسرا شوہر مر گیا تھا تو اس نے مالک سے نکاح کر لیا تھا۔ وہاں ابن مندہ نے یہ بھی لکھا کہ اس خاتون کا پہلا خاوند حنظلہ احد کے معرکے میں مارا گیا تھا لیکن دوسرے ترجمے میں اس کا ذکر اس لئے نہیں کیا گیا کہ وہ اس خاتون کو اول الذکر کا غیر سمجھے چنانچہ ایک جمیلہ کو ابی بن سلول کی بیٹی سمجھے اور دوسری کو عبداللہ بن ابی بن سلول کی حالانکہ دونوں ایک ہیں چنانچہ ایک کو ابی کی بیٹی اور دوسری کو عبداللہ بن ابی کی بیٹی قرار دینا سراسر وہم ہے اگر ابن مندہ غور سے کام لیتے تو اس غلطی سے بچ سکتے تھے۔ واللہ اعلم۔

۶۸۱۵۔ سیدہ جمیلہ ؓ دختر عبداللہ بن حنظلہ

جمیلہ دختر عبداللہ بن حنظلہ انصار سے پھر بلحبلی سے بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۶۸۱۶۔ سیدہ جمیلہ ؓ دختر عبدالعزی

جمیلہ دختر عبدالعزیٰ بن قطن بنو مصطلق سے جو خزاعہ کا ایک ذیلی قبیلہ ہے حضور سے بیعت کی یہ خاتون عبدالرحمٰن بن عوام کی زوجہ تھیں جو زبیر بن عوام کے بھائی تھے۔ صاحب اولاد تھیں لیکن ان سے کوئی روایت مروی نہیں ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۱۷۔ سیدہ جمیلہ ؓ دختر عمر بن خطاب

جمیلہ دختر عمر بن خطاب' حماد بن سلمہ نے عبیداللہ سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کی کہ حضرت عمرؓ کی ایک لڑکی کا نام عاصیہ تھا حضور اکرم ﷺ نے جمیلہ بنا دیا غسانی نے ابو عمر پر استدراک کرتے ہوئے اسی طرح لکھا ہے لیکن یہ غلط ہے کیونکہ جو جمیلہ عمر کی بیوی تھی وہ ثابت کی بیٹی تھی اور اس کا نام عاصیہ تھا جسے سرور کائنات نے جمیلہ بنا دیا تھا اور جس کا ذکر پیشتر ازیں حماد بن سلمہ کی روایت سے گزر چکا ہے۔

۶۸۱۸۔ سیدہ جمیمہ ؓ دختر حمام

جمیمہ دختر حمام بن جموح انصاریہ از بنو بلحبلی بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے انہوں نے بیعت کی۔

۶۸۱۹۔ سیدہ جمیمہ ؓ دختر صیفی

جمیمہ دختر صیفی بن صخر بن خنساء انصاریہ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی لیکن ابو علی غسانی نے ابو عمر پر استدراک کیا ہے۔

۶۸۲۰۔ سیدہ جہدمہ ؓ بشیر بن خصاصیہ کی اہلیہ

جہدمہ بشیر بن خصاصیہ کی بیوی تھیں۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ ابو جناب یحییٰ بن ابوحیہ نے ایاد بن لقیط

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے جہدمہ بشیر بن خصاصیہ کی بیوی سے روایت کی کہ ان کے شوہر کا نام زحمان تھا جسے آپ نے بدل کر بشیر بنا دیا۔ نیز ان سے مروی ہے کہ انہوں حضور اکرم ﷺ کو اپنے حجرے سے نکلتے دیکھا۔ آپ نے غسل فرمایا تھا۔ سر کو حرکت دے رہے تھے اور بالوں پر حنا کی تہ جمی ہوئی تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۲۱۔ سیدہ جویریہؓ دختر ابی جہل

جویریہ دختر ابوجہل یہ وہی خاتون ہیں جن سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے نکاح کرنا چاہا تھا۔ ایک روایت میں ان کا نام جمیلہ آیا ہے۔

ابو محمد عبداللہ بن علی بن سویدہ نے ابوالفضل بن ناصر سے انہوں نے ابوصالح احمد بن عبدالملک مؤذن سے انہوں نے ابو القاسم عبدالملک بن محمد بن بشران سے انہوں نے ابوسہل احمد بن محمد بن زیاد القطان سے انہوں نے عبدالکریم بن ہیثم الدیرعاقولی سے انہوں نے ابوالیمان حکم بن نافع سے انہوں نے شعیب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے علی بن حسین سے روایت کی کہ انہیں مسور بن مخرمہ نے بتایا کہ حضرت علی ؓ نے ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنا چاہا جب حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو معلوم ہوا تو وہ حضور ﷺ کی خدمت میں آئیں اور عرض کیا کہ عوام کے دلوں میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ آپ اپنی بیٹیوں کی طرف چنداں دھیان نہیں دیتے چنانچہ دیکھئے علیؓ ابوجہل کی بیٹی سے نکاح کرنے لگے ہیں حضور اکرم مسجد میں تشریف لے گئے اور بعد از حمد وثنا فرمایا میں نے ابوالعاص کو اپنی بیٹی دی۔ اس نے جو وعدے کئے انہیں پورا کیا۔ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ میں اسے ناپسند کرتا ہوں کہ تمہاری وجہ سے اسے تکلیف پہنچے بخدا میری بیٹی اور خدا کے دشمن کی بیٹی ایک شخص کے پاس جمع نہیں ہوں گی۔ اس پر حضرت علی ؓ نے ارادہ بدل دیا اور عتاب بن اسید نے ان سے نکاح کر لیا اور ان کے بطن سے ایک لڑکا عبدالرحمٰن پیدا ہوا۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۲۲۔ سیدہ جویریہؓ دختر حارث

جویریہ دختر حارث بن ابی ضرار بن حبیب بن عائذ بن مالک بن جذیمہ اور یہ ہیں المصطلق بن سعد بن عمرو بن ربیعہ بن حارثہ بن عمرو مزیقیا اور عمرو سے مراد ابوخزاعہ ہے خزاعیہ مصطلقیہ یہ خاتون غزوۂ مریسیع میں جنگی قیدی بنا لی گئی تھیں۔ یہ غزوہ پانچویں یا چھٹے سال ہجری میں واقع ہوا۔ یہ خاتون قبل از غزوہ مسافع بن صفوان مصطلقی کی بیوی تھیں۔ جب جنگی قیدیوں کو تقسیم کیا گیا تو جویریہ ثابت بن قیس بن شماس یا اس کے چچازاد کے حصے میں آئیں۔

ابوجعفر عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ جب رسول کریم ﷺ نے جنگی قیدیوں کو صحابہ میں تقسیم فرمایا تو جویریہ ثابت بن قیس کے حصے میں آئیں اس پر جناب جویریہ نے ثابت بن قیس سے مکاتبت کر لی جویریہ نے بڑی دل کش صورت پائی تھی چنانچہ جو بھی انہیں دیکھتا دل پکڑ کر رہ جاتا۔

جویریہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جویریہ اپنی قوم کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

سردار حارث کی بیٹی ہوں اور جو صورت حال مجھے پیش آئی ہے وہ آپ پر عیاں ہے میں نے ثابت بن قیس سے نقد ادائیگی پر مکاتبت کر لی ہے۔ آپ اس باب میں میری امداد فرمائیں۔ آپ نے فرمایا میں اس سے بہتر تجویز کرتا ہوں اگر تو پسند کرے میں تیرا زرِ مکاتبت ادا کر دیتا ہوں اور تو مجھ سے نکاح کر لے جویریہ نے یہ تجویز منظور کر لی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کر لیا۔

جب صحابہ کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے تمام قیدیوں کو بہ سلسلہ مصاہرت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم رہا کر دیا اور اس طرح اس خاتون کی برکت سے کم و بیش سو گھرانے متاثر ہوئے قبل از قبول اسلام ان کا نام برہ تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بدل کر جویریہ بنا دیا۔

اس حدیث کو شعبہ، مسعر اور ابن عیینہ نے محمد بن عبدالرحمٰن مولی آل طلحہ سے انہوں نے کریب مولی ابن عباس اور ابن عباس سے روایت کیا اور اسرائیل نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی اور بیان کیا کہ بقول ابوعمر میمونہ کا نام برہ تھا جسے حضور اکرم نے بدل دیا تھا۔

جناب جویریہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی اور ان سے ابن عباس، جابر، ابن عمر اور عبید بن سباق وغیرہ نے روایت کی۔

ابو جعفر نے باسنادہ ابن اسحٰق سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے زینب دختر جحش کے بعد جویریہ دختر حارث سے نکاح کیا جو پیشتر ازیں اپنے عم زاد کی بیوی تھی جس کا نام ابن ذی الشفر تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وفات پا گئے لیکن اس خاتون کے بطن سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسناد ہم ابوعیسٰی سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ انہوں نے کریب سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے جویریہ دختر حارث سے سنا کہ حضور اکرم ﷺ ان کے پاس سے گزرے اور وہ مصروف عبادت تھیں۔ دوپہر کو پھر آپ کا گزر ہوا تو جناب جویریہ کو مصروف عبادت پایا پوچھا کیا تم صبح سے مصروف عبادت ہو۔ انہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہؐ! فرمایا تو ان کلمات کا ورد کیا کر۔

سبحان اللہ عدد خلقہ تین بار۔ سبحان اللہ رضی نفسہ دوبار سبحان اللہ زنۃ عرشہ تین بار سبحان اللہ مداد کلماتہ تین بار

۶۸۲۳۔ سیدہ جویریہؓ دختر مجلل

جویریہ دختر مجلل ان کی کنیت ام جمیل تھی اور کنیت ہی سے مشہور تھیں۔ ان کے نام کے متعلق اختلاف ہے۔ حاطب بن حارث جمحی کی زوجہ تھیں ہم کنیتوں میں پھر ان کا ذکر کریں گے۔

باب الحاء

۶۸۲۴۔ سیدہ حبشیہ خزاعیہ رضی اللہ عنہا

حبشیہ خزاعیہ عدویہ عدی خزاعہ یہ خاتون سفیان بن معمر بن حبیب البیاضی کی بیوی تھیں انہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی۔ اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے انہوں نے عروہ سے روایت کی کہ ان کے نام میں تصحیف ہوئی ہے۔ اصل نام حسنہ اور سفیان بن معمر بن حبیب جمحی کی بیوی تھی جیسا کہ ابن اسحاق وغیرہ کا قول ہے تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۲۵۔ سیدہ حبیبہؓ دختر ابی امامہ

حبیبہ دختر ابوامامہ اسعد بن زرارہ ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان ہو چکا ہے۔ یہ انصار کے قبیلے خزرج سے تھیں۔ ان کی شادی سہل بن حنیف سے ہوئی تھی اور ایک بیٹے ابوامامہ کو جنم دیا تھا جس کا نام حضورِ اکرم ﷺ نے اسعد رکھا تھا اور کنیت اس کے دادے کے نام پر ابوامامہ تجویز فرمائی تھی اور ان کی بہن فارعہ عبیط بن جابر کی بیوی تھی جو بنو مالک بن نجار سے تھا۔

عبداللہ بن ادریس نے محمد بن عمارہ انصاری مدنی سے انہوں نے زینب دختر عبیط سے جو انس بن مالک کی زوجہ تھی روایت کی کہ ابوامامہ نے میری والدہ اور خالہ کے بارے میں حضورِ اکرمؐ سے درخواست کی کہ آپ ان کی وفات کے بعد انہیں اپنی تحویل میں لے لیں۔ نیز ابوامامہ حضورِ اکرمؐ کے پاس سونے کا ایک زیور جسے رعاث کہتے تھے اور جس میں موتی جڑاؤ کیے ہوئے تھے لائے۔ حضورِ اکرمؐ نے اسی زیور سے میری والدہ اور خالہ کے لئے زیور فراہم کیے چنانچہ مجھے اس سے اپنا حصہ ملا۔

ابراہیم بن محمد اسلمی نے محمد بن عمارہ سے روایت کی کہ مجھے میری والدہ حبیبہ اور خالہ کبشہ نے جو فریعہ بنت ابی امامہ کی بہنیں تھیں یہ بات بتائی تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۲۶۔ سیدہ حبیبہؓ دختر ابی تجراۃ

حبیبہ دختر ابو تجراۃ الشیبۃ العبدریہ از بنو عبدالداریہ اور بعض لوگ ان کا نام حبیبہ لکھتے ہیں یہ مکی خاتون تھیں ابو یاسر نے باسنادہ تا عبداللہ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یونس سے انہوں نے عبداللہ بن مومل سے انہوں نے عمر بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے صفیہ دختر شیبہ سے انہوں نے حبیبہ سے روایت کی کہ ہم دار ابوحسین میں قریش کی چند عورتوں کے ساتھ داخل ہوئے اور حضورِ اکرم ﷺ صفا اور مروہ میں سعی فرما رہے تھے اور آپ کی ازار تیز رفتاری کی وجہ سے ہوا سے پھیل رہی تھی اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ سے فرما رہے تھے تیز تیز چلو کہ قرآن میں یہی حکم آیا ہے۔

ابوعمر کہتے ہیں کہ یہ حدیث تملک شیبیہ کی حدیث سے ملتی جلتی ہے جو ان سے صفیہ دختر شیبہ نے روایت کی لیکن اس کے اسناد میں عبداللہ بن مؤمل پر کچھ گڑبڑ ہے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوعمر نے اس خاتون کو تملک شیبیہ سے مختلف قرار دیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے ایسا طریقہ اپنایا ہے جس سے ان کے عندیے کا پتہ نہیں چل سکتا لیکن میرا خیال یہ ہے کہ دونوں ایک ہیں البتہ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ واللہ اعلم

۶۸۲۷۔ سیدہ حبیبہؓ دختر جحش

حبیبہ دختر جحش سب کا یہی خیال ہے اور انہوں نے ان کی کنیت ام حبیب بتائی ہے لیکن مشہور یہ ہے کہ ان کی کنیت ام حبیبہ تھی اور وہ اپنی کنیت ہی سے مشہور تھیں۔ ہم کنیتوں کے تحت پھر ان کا ذکر ذرا تفصیل سے کریں گے۔ ابوعمر نے اختصار سے ان کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکر کیا ہے۔

۶۸۲۸۔سیدہ حبیبہؓ دختر زید

حبیبہ دختر زید بن خارجہ بن ابوزہیر خزرجی حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ تھیں۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ابو عمر نے حبیبہ (اور بروایتے ملیکہ) دختر خارجہ بن زید بن ابوزہیر بن مالک بن امرؤالقیس بن مالک بن ثعلبہ بن کعب بن خزرج بن حارث بن خزرج لکھا ہے۔ یہ وہی خاتون ہیں جن کے بارے میں حضرت ابوبکرؓ نے مرض موت میں کہا تھا میرا اندازہ ہے کہ میری حاملہ بیوی کے پیٹ میں لڑکی ہے جب وہ بچی پیدا ہوئی تو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ام کلثوم نام رکھا اور جوان ہوئیں تو طلحہ بن عبیداللہ سے بیاہی گئیں اور ان کے بطن سے زکریا اور عائشہ پیدا ہوئیں۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ جس دن حضور اکرم ﷺ کو تھوڑا سا افاقہ تھا تو حضرت ابوبکر آپ سے اجازت لے کر اپنی بیوی بنت خارجہ سے ملنے گئے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ فرق یہ ہے کہ ابوعمر نے ان کے نسب میں خارجہ کو زید پر مقدم کیا اور ابن مندہ اور ابونعیم نے زید کو خارجہ پر مقدم کیا ہے لیکن ابوعمر کی ترتیب درست ہے۔

۶۸۲۹۔سیدہ حبیبہؓ دختر ابی سفیان

حبیبہ دختر ابوسفیان یہ ابان بن صمعہ کا قول ہے۔ ان سے صرف محمد بن سیرین نے روایت کی کہ انہیں حبیبہ دختر ابوسفیان نے بتایا کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے "من مات له ثلاثة من الولد" سنی اور یہ بھی معلوم نہیں ہو سکا کہ ابوسفیان کی کسی بیٹی کا نام حبیبہ تھا ابوعمر لکھتے ہیں کہ ان کے خیال کے مطابق حبیبہ ابوسفیان کی بیٹی ام حبیبہ کی بیٹی تھی چنانچہ ابن عیینہ نے اپنی حدیث میں زہری سے انہوں نے زینب دختر ام سلمہ سے انہوں نے حبیبہ دختر ام حبیبہ سے انہوں نے اپنی ماں ام حبیبہ سے انہوں نے زینب دختر جحش سے روایت کی کہ ایک بار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خواب سے بیدار ہوئے آپ کا چہرہ سرخ تھا اور کلمہ توحید پڑھ رہے تھے فرمایا "تباہی ہے عربوں کے لئے اس فتنے سے جو قریب آ گیا ہے۔"

اس حدیث کی راوی چار خواتین ہیں جنھیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رؤیت نصیب ہوئی زینب اور حبیبہ جو حضور کی ربیب تھیں اور ام حبیبہ اور زینب دختر جحش جو آپ کی ازواج میں شامل تھیں۔

اور حبیبہ دختر ام حبیبہ کے والد کا نام عبیداللہ بن جحش تھا جو حبشہ میں جا کر عیسائی ہو گیا تھا اور وہیں مر گیا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے لکھا ہے کہ حبیبہ حضرت عائشہ کی خادمہ تھیں اور ان دونوں نے ابان بن صمعہ سے انہوں نے محمد بن سیرین سے انہوں نے حبیبہ سے روایت کی کہ وہ حضرت عائشہ کے پاس تھیں کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ جس شخص کے تین بچے مر جائیں وہ قیامت کے دن دربار خداوندی میں لائے جائیں گے اور حکم ہو گا کہ انہیں بہشت میں لے جاؤ لیکن وہ کہیں گے کہ ہم اس وقت جائیں گے جب ہمارے والدین بھی ہمارا ساتھ دیں گے آخر تیسری یا چوتھی بار ان کی درخواست مان لی جائے گی اور وہ اپنے والدین کے ساتھ بہشت میں داخل ہو جائیں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۸۳۰۔سیدہ حبیبہ ؓ دختر سہل انصاریہ

حبیبہ دختر سہل انصاریہ اولاً حضور نے اس خاتون سے نکاح کرنا چاہا لیکن پھر ارادہ بدل دیا اور انہوں نے ثابت بن قیس بن شماس سے نکاح کر لیا ان سے عمرہ نے روایت کی اور یہ وہی ہیں جنہوں نے اپنے شوہر ثابت بن قیس بن شماس سے خلع کیا تھا۔ حالانکہ ہم پہلے لکھ آئے اور ثابت بن قیس سے خلع کرنے والی عورت جمیلہ دختر ابی بن سلول تھی۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالقدوس سے انہوں نے بکر بن خنیس سے انہوں نے حجاج سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو سے (ح) اور حجاج نے محمد بن سلیمان بن ابوحثمہ سے انہوں نے اپنے چچا سہل بن ابوحثمہ سے روایت کی کہ حبیبہ دختر سہل ثابت بن قیس کی بیوی تھی مگر اسے ناپسند کرتی تھیں کیونکہ وہ بدصورت تھا وہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں گئیں اور گزارش کی یارسول اللہ میں اپنے خاوند کا چہرہ دیکھ نہیں سکتی۔ اگر مجھے اللہ کا ڈر نہ ہوتو میں اس کے منہ پر تھوک دوں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا۔ کیا تو اس کا وہ باغ جو اس نے تجھے مہر میں دیا تھا واپس کر دے گی۔ جب اس نے رضامندی کا اظہار کیا تو آپ نے دونوں میں تفریق فرما دی۔ اسلام میں یہ پہلا خلع تھا۔ اسے ابن جریج، یزید بن ہارون، ہشیم اور یحییٰ بن ابوزائدہ نے یحییٰ بن سعید انصاری سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے حبیبہ سے روایت کی اور بیان کیا کہ ثابت نے اس سے نکاح کیا اور چونکہ اس کی طبیعت میں شدت تھی اس لیے اس نے بیوی کو پیٹا اور نوبت خلع تک پہنچ گئی۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر کا قول ہے ہوسکتا ہے کہ حبیبہ اور جمیلہ دونوں ابی بن سلول کی بیٹیاں ہوں اور دونوں نے یکے بعد دیگرے ثابت سے نکاح کیا ہو اور دونوں نے خلع کر لیا ہو۔

۶۸۳۱۔سیدہ حبیبہ ؓ دختر شریق

حبیبہ دختر شریق انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ انہوں نے بدیل بن ورقاء سے روایت کی۔ ان کی حدیث صالح بن کیسان نے عیسیٰ بن مسعود بن حکم زرقی سے انہوں نے اپنی دادی حبیبہ دختر شریق سے روایت کی کہ وہ حج کے موقعہ پر اپنی دادی عجماء کے ساتھ منیٰ میں تھیں کہ بدیل بن ورقاء حضور کی اونٹنی پر سوار وہاں آ گئے اور منادی کی کہ جس شخص نے روزہ رکھا ہوا ہے اسے افطار کر لینا چاہیے کہ آج کھانے پینے کا دن ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۳۲۔سیدہ حبیبہ ؓ دختر عبیداللہ بن جحش

حبیبہ دختر عبیداللہ بن جحش جو رسول اکرم ﷺ کی ربیب تھیں اور ان کی والدہ کا نام ام حبیبہ دختر ابوسفیان بن حرب تھا انہوں نے والدہ کی معیت میں حبشہ کو ہجرت کی تھی اور پھر مدینے آ گئی تھیں۔ یہ ابن اسحٰق اور موسیٰ بن عقبہ کا قول ہے۔

انہوں نے اپنی والدہ سے وہ حدیث روایت کی جس میں چار صحابیات کا نام آتا ہے اور جس کا ذکر حبیبہ بنت ابی سفیان کے تذکرے میں گزر چکا ہے۔ اسے ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کیا ہے حالانکہ اس کی گنجائش نہیں ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۸۳۳۔ سیدہ حبیبہؓ دختر عمرو بن حصن

حبیبہ دختر عمرو بن حصن از بنو عامر بن زریق اسلام لائیں اور حضورﷺ سے بیعت کی مگر ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ ان کا تذکرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۶۸۳۴۔ سیدہ حبیبہؓ دختر قیس

حبیبہ دختر قیس بن زید بن عامر بن سواد انصاریہ از بنو ظفر اور ان کا تعلق بنو حارث بن عبد اللہ بن معاذ بن عفراء سے تھا۔ حضورﷺ کی بیعت کی۔

۶۸۳۵۔ سیدہ حبیبہؓ دختر مسعود

حبیبہ دختر مسعود بن خالد از بنو عامر بن زریق انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی لیکن ان سے کوئی حدیث مروی نہیں ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۳۶۔ سیدہ حبیبہؓ دختر معتب

حبیبہ دختر معتب بن عبید بن سواد بن ہیثم بشر بن حارث کی بیوی تھیں۔ ان کی لڑکی کا نام بریدہ تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔

۶۸۳۷۔ سیدہ حبیبہؓ دختر ملیل

حبیبہ دختر ملیل بن وبرہ بن خالد بن عجلان انصاری از بنو عوف بن خزرج حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی اور ان کے شوہر کا نام فروہ بن عمرو بن ودقہ بن عبید بن عامر بن بیاضہ تھا اور بیٹے کا نام عبد الرحمٰن تھا۔ یہ محمد بن سعد کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۳۸۔ سیدہ حذافہؓ دختر حارث

حذافہ دختر حارث سعدیہ جو شیماء کے عرف سے مشہور تھیں۔ یہ ابن اسحٰق کا قول ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن تھیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تربیت میں اپنی والدہ کی شریک رہیں تھیں ہم شیما کے تحت پھر ان کا ذکر کریں گے۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۳۹۔ سیدہ حرملہؓ دختر عبد الاسود

حرملہ دختر عبد الاسود بن جذیمہ بن ابو قیس بن عامر بن بیاضہ خزاعیہ ایک روایت میں حریملہ آیا ہے۔ ابو عمر نے یہی لکھا ہے۔ یہی خیال طبری کا ہے۔ ابن حبیب نے حرملہ لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۸۴۰۔ سیدہ حرملہؓ دختر عبید بن ثعلبہ

حرملہ دختر عبید بن ثعلبہ بن سواد بن غنم انصاریہ از بنو مالک بن خزرج بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۶۸۴۱۔ سیدہ حزمہؓ دختر قیس فہریہ

حزمہ دختر قیس فہریہ جو فاطمہ دختر قیس کی بہن تھیں۔ ان سے سعید بن زید بن عمرو بن نفیل نے نکاح کیا اور ان سے اولاد ہوئی۔ ان کی حدیث زہری نے عبید اللہ بن عبد اللہ سے روایت کی تینوں نے ذکر کیا ہے۔

حزمہ: حاء پر زبر اور زاء ساکن ہے۔

۶۸۴۲۔ سیدہ حسانہؓ مزینہ

حسانہ مزینہ ان کا نام جثامہ تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حسانہ بنا دیا۔ یہ خاتون خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی دوست تھیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے مروت سے پیش آتے تھے اور اسے پاس داری عہد کا نام دیا کرتے جو اہل ایمان کی علامت ہے۔

ابن ابوملیکہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ ایک دفعہ ایک بڑھیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی فرمایا کون ہو؟ اس نے عرض کیا میں جثامہ مزنیہ ہوں فرمایا تم جثامہ نہیں بلکہ حسانہ ہوں پھر بڑی توجہ اور مہربانی سے اس کی اور اہل خاندان کی خیریت دریافت کی۔ فرمایا کہ ہمارے بعد تمہیں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی۔ اس نے خیر وعافیت بیان کی اور چلی گئی۔

اس کے جانے کے بعد حضرت عائشہ نے گزارش کی یارسول اللہ! یہ بڑھیا کون تھی جس میں آپ نے اتنی دلچسپی لی اور اتنی مہربانی اور شفقت کا اظہار کیا۔ حضور اکرم نے فرمایا یہ بڑھیا خدیجۃ الکبریٰ کی دوست تھی اور اس سے ملنے اکثر آیا کرتی تھی اور حسن عہد شرط ایمان ہے ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

بقول ابو عمر یہ روایت اس سے جو خولی دختر ثویب سے مذکور ہے بہتر ہے۔

ثابت نے انس سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ جب کوئی تحفہ بھیجنے کا ارادہ فرماتے تو حکم دیتے کہ جاؤ فلاں چیز فلاں خاتون کو دے آؤ کیوں کہ وہ خدیجہؓ کی سہیلی تھی یا وہ خدیجہؓ سے پیار کرتی تھی۔

۶۸۴۳۔ سیدہ حسنہؓ والدۂ شرحبیل

حسنہ شرحبیل بن حسنہ کی والدہ تھیں۔ انہوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی۔ ابراہیم بن سعد نے مہاجرین حبشہ میں بنو جمح بن عمرو سے سفیان بن معمر بن حبیب بن وہب بن حذافہ جمح' ان کے دو بیٹوں خالد اور جنادہ' ان کی والدہ حسنہ اور ان کے اخیافی بھائی شرحبیل کا ذکر کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۶۸۴۴۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا دختر حاطب

حفصہ دختر حاطب بن عمرو بن عبید بن امیہ بن زید انصاریہ اوسیہ حارث بن حاطب کی بہن تھیں اور بقول ابن حبیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔

۶۸۴۵۔ سیدہ حفصہ رضی اللہ عنہا دختر عمر رضی اللہ عنہما

حفصہ دختر عمر بن خطاب ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ بنی عدی بن کعب سے تھیں۔ زینب دختر مظعون جن کے بھائی کا نام عثمان تھا۔ حفصہ اور عبداللہ بن عمر کی والدہ تھیں اور جناب حفصہ نے ہجرت کی تھی۔ ان کے پہلے خاوند کا نام خنیس بن حذافہ سہمی تھا جو بدر میں شریک تھے اور مدینے میں فوت ہوئے تھے۔

جب حفصہ بیوہ ہو گئیں تو حضرت عمرؓ نے پہلے ابوبکرؓ کو اور پھر عثمانؓ کو ان سے نکاح کی درخواست کی لیکن وہ دونوں ٹال گئے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے ان احباب کی بے رخی کا گلہ کیا تو آپ نے فرمایا گھبراؤ نہیں عثمان کو (جوان دنوں رنڈوے تھے) حفصہ سے بہتر بیوی مل جائے گی اور حفصہ کو عثمان سے بہتر خاوند مل جائے گا۔ حضور اکرم ﷺ نے حفصہ سے نکاح کر لیا تو حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا۔ میری طرف سے دل میں کوئی کدورت نہ رکھنا کیونکہ میں رسول کریم کے راز کو افشا نہیں کرنا چاہتا تھا اگر حضورؐ کا ارادہ نہ ہوتا تو میں نکاح کر لیتا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نکاح حسب روایت اکثر سیرت نگاروں کے تیسرے سال ہجری میں کیا اور ابوعبیدہ کہتے ہیں کہ اس نکاح کا انعقاد دوسرے سال ہجری میں ہوا۔ اس سے پہلے حضرت عائشہ آپ کے عقد میں آ چکی تھیں۔ ایک موقعہ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس خاتون کو طلاق دے دی تھی لیکن پھر جبرئیل کے کہنے پر کہ یہ خاتون جنت میں بھی آپ کے ساتھ ہوں گی رجوع فرما لیا تھا۔ آپ کی یہ زوجہ صوامہ (کثرت سے روزہ رکھنے والی) اور قوامہ (احکام دین کی بجا آوری میں پورا اہتمام کرنے والی) تھیں۔

موسیٰ بن علی بن رباح نے اپنے والد سے انہوں نے عقبہ بن عامر سے روایت کی کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حفصہ کو طلاق دی اور حضرت عمر کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے شدت غم سے سر پر مٹی ڈالی اور کہنے لگے اس کے بعد اب اللہ کی نگاہ میں عمر اور اس کی لڑکی کی کوئی قدر و قیمت نہیں رہی۔ اس پر جبرائیل علیہ السلام نازل ہوئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت عمر کی خاطر رجوع کر لینے کا مشورہ دیا۔

ابوالفضل بن ابوالحسن مخزومی نے باسنادہ ابویعلیٰ سے انہوں نے ابوکریب سے انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کی کہ ایک دفعہ حضرت عمر بیٹی سے ملنے گئے تو وہ بیٹھی رو رہی تھیں پوچھا کیا تجھے پھر طلاق ہو گئی ہے دیکھو ایک دفعہ پیشتر ازیں بھی تجھے طلاق مل چکی ہے اگر پھر یہ صورت حال پیش آ گئی تو میں تم سے ہرگز کلام نہیں کروں گا۔

اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے بوقت وفات جناب حفصہ کے لئے غابہ میں کچھ مال کی وصیت کی تھی۔ جب وہ فوت ہونے لگیں تو انہوں نے وہی مال اپنے بھائی کے نام وصیت کر دیا کہ وہ مال فی سبیل اللہ صدقہ کر دیا جائے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جناب حفصہ نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی اور ان سے ان کے بھائی عبداللہ نے روایت کیا۔ ہمیں کئی آدمیوں نے باسناد ہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے اسحٰق بن منصور سے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سائب بن یزید سے انہوں نے مطلب بن ابووداعہ سہمی سے انہوں نے حفصہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی کالی چادر میں بیٹھ کر نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے اور پھر سہج سہج کر تلاوت شروع کرتے اور نماز طویل سے طویل تر ہوتی چلی جاتی۔

ابوالحرم بن ریان نے باسنادہ یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے مالک سے انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے حفصہ سے روایت کی کہ جب مؤذن صبح کی اذان ختم کرتا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبل از نماز صبح دو مختصر سی رکعتیں ادا کرتے تھے۔

ام المومنین نے اس زمانے میں وفات پائی جب امیر معاویہ نے حضرت حسن بن علی ؓ سے خلافت لے لی۔ یہ واقعہ جمادی الاولی اکتالیس سال ہجری میں پیش آیا تھا۔ ایک روایت میں ان کی وفات ۴۵ ہجری میں اور ایک میں ۴۷ ہجری مذکور ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۴۶۔ سیدہ حقّہ ؓ دختر عمرو

حقہ دختر عمرو انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی اور انہیں ماشاءاللہ قبلتین (بیت المقدس اور مسجد حرام) کی طرف نماز ادا کرنے کی سعادت ملی۔ شریک نے عاصم احول سے انہوں نے ابومجلز سے انہوں نے حقہ دختر عمرو سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اور قبلتین کی طرف نماز ادا کی اور جب بھی احرام باندھتی یا ارادہ کرتی تو میں اپنا جامہ دان کھول کر جو لباس بھی پسند کرتی پہن لیتی حتیٰ کہ زعفرانی رنگ کے بھی کپڑے پہنے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۴۷۔ سیدہ حکیمہ ؓ دختر غیلان

حکیمہ دختر غیلان ثقفیہ یعلی بن مرہ کی بیوی تھیں۔ اپنے شوہر سے روایت کی لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا آیا انہیں حضور اکرم ﷺ سے سماع نصیب ہوا یا نہیں۔ صرف ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

حکیمہ: حاء پر پیش اور کاف پر زبر ہے۔

۶۸۴۸۔ سیدہ حلیمہ ؓ دختر ابوذؤیب

حلیمہ دختر ابوذؤیب ان کا نام تھا۔ عبداللہ بن حارث بن شجنہ بن جابر بن رزام بن ناصرہ بن سعد بن بکر بن ہوازن۔ ابوعمر نے اس نسب کو اسی طرح نقل کیا ہے اور ابوخیثمہ نے اس سے اتفاق کیا ہے لیکن ہشام بن کلبی اور ابن ہشام نے یوں بیان کیا ہے شجنہ بن جابر بن رزام بن ناصرہ بن فصیہ بن نصر بن سعد بن بکر بن ہوازن یہ سلسلہ اصح ہے لیکن ابن کلبی نے ابوذؤیب کا نام حارث بن عبداللہ بن شجنہ لکھا ہے اور ابن ہشام نے باقی اس کی طرح نسب ذکر کیا ہے۔ اور بلاذری نے ان دونوں سے اتفاق کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابوجعفر نے باسنادہ تا یونس عن ابن اسحٰق سے روایت کی کہ جب بعد از ولادت حضور اکرم ﷺ کو اپنی والدہ کے سپرد کیا گیا تو انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے لئے دودھ پلائی کی تلاش شروع کر دی اور آخر کار حلیمہ سعدیہ بنت ابی ذؤیب یعنی عبداللہ بن حارث بن شجنہ بن جابر بن رزام بن ناصرہ بن سعد بن بکر بن ہوازن اور یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رضاعی والدہ تھیں۔ ان سے عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب نے روایت کی۔

عبیداللہ بن احمد بغدادی نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے جہم بن ابوجہم سے جو بنوتمیم کی ایک خاتون کے مولیٰ تھے اور حارث بن حاطب کے پاس تھے اور جنہیں حارث بن حاطب کا مولیٰ کہتے ہیں۔ روایت کی کہ مجھ سے اس آدمی نے بیان کیا جس نے عبداللہ بن جعفر بن ابوطالب سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ مجھے حلیمہ سعدیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ پلائی نے بتایا کہ وہ بنوسعد بن بکر کی کچھ خواتین کی معیت میں مکے آئیں۔ قحط سالی تھی۔ ہم ایک دبلی پتلی گدھی پر سوار تھے جو چلنے سے لاچار تھی میرے ساتھ ایک بچہ تھا اور ایک اونٹنی۔ بخدا ہم رات بھر سو نہ سکے میرا بچہ میرے پاس تھا اور میرے پستانوں میں دودھ کا قطرہ نہ تھا اور نہ اونٹنی کے لئے چارہ تھا کہ اسے کھلاتی۔ میں ان خواتین کے ساتھ مکہ آئی کوئی دودھ پلائی ایسی نہ تھی جس کے سامنے حضور اکرم ﷺ کو پیش کیا گیا ہو اور اس نے انکار نہ کیا ہو کیونکہ آپ یتیم تھے اور ظاہر ہے کہ ایک بیوہ ماں بچے کی دودھ پلائی کے ساتھ اتنی بھلائی تو نہیں کر سکتی جتنی کہ ایک باپ سے توقع رکھی جاتی۔ یہ عجیب اتفاق ہے کہ سوائے میرے دودھ پلائیوں کو بچے مل گئے۔ میں نے اپنے شوہر سے کہا میں خالی ہاتھ واپس نہیں جانا چاہتی۔ اس لئے میں جاتی ہوں اور اس یتیم بچے ہی کو لے آتی ہوں شوہر نے کہا جو تیری مرضی ہو کر لے چنانچہ میں گئی اور حضور کو اٹھا لائی۔ ان کے آنے کی دیر تھی کہ میرے پستانوں میں دودھ اتر آیا اور میرے بیٹے نے خوب پیٹ بھر کر پیا میرا شوہر اونٹنی کی طرف گیا تو اس کا ہوانا بھی دودھ سے بھرا ہوا تھا چنانچہ ہم نے اس کا دودھ دوہا اور سیر ہو کر پیا میرے خاوند نے مجھ سے کہا اے حلیمہ بخدا تو نے بڑا مبارک بچہ حاصل کیا ہے۔ اور پوری حدیث ذکر کی اور ان معجزات کا بھی ذکر کیا ہے جو ان کے متعلق مشہور ہیں۔

ابوالفضل بن ابوالحسن فقیہ نے باسنادہ احمد بن علی بن مثنیٰ سے انہوں نے عمرو بن ضحاک بن مخلد سے انہوں نے جعفر بن یحییٰ بن ثوبان سے وہ کہتے تھے کہ ہم نے عمارہ بن ثوبان سے روایت کی کہ انہیں ابوالطفیل نے بتایا کہ رسول اکرم ﷺ جعرانہ میں تھے اور گوشت تقسیم فرما رہے تھے۔ میں ان دنوں لڑکا تھا اور اونٹ کا ایک عضو اٹھائے ہوئے تھا کہ ایک بدوعورت آ گئی اور آپ نے اپنی چادر بچھا کر اسے بٹھایا میں نے پوچھا یہ کون ہے؟ بتایا گیا کہ حضور سرور کائنات کی رضاعی والدہ ہے۔ اس کے شوہر کا نام حارث بن عبدالعزیٰ بن رفاعہ بن ملان بن ناصرہ فصیہ بن نصر بن سعد بن بکر۔ ابن ہشام کی سیرت میں ''فصیہ'' اور ''قصیہ'' دونوں نام مذکور ہیں۔ لیکن صحیح فصیہ ہے یہ ابن درید کا قول ہے اور یہ ''فصیۃ'' کی تصغیر ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۴۹۔ سیدہ حمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حمامہ ابوعمر نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جنہیں کفار مکہ اسلام لانے کے جرم میں تکلیف پہنچاتے تھے انہیں حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ یہ ابن الدباغ کا قول ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۸۵۰۔سیدہ حمنہؓ دختر جحش

حمنہ دختر جحش بن رباب تھا۔ان کی کنیت ام حبیبہ تھی۔ان کا نسب ہم ان کے بھائیوں عبداللہ وعبید کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ابن مندہ نے حمنہ دختر جحش لکھا ہے۔ایک روایت میں حبیبہ بھی آیا ہے۔ابوعمر نے بھی یہی نام لکھا ہے۔یہ خاتون اور ان کی بہن ام حبیبہ کو کثرت حیض کا عارضہ تھا اوران کی ایک بہن زینب دختر جحش حضور اکرمؐ کی ازواج میں شامل تھیں۔

حمنہ مصعب بن عمیر کی زوجہ تھیں جو غزوۂ احد میں مارے گئے تھے اور حمنہ نے طلحہ بن عبیداللہ سے نکاح کر لیا تھا اوران سے دو بیٹے محمد اور عمران پیدا ہوئے تھے حمنہ کی والدہ کا نام امیمہ تھا جو حضور اکرمﷺ کی پھوپھی تھیں نیز اس خاتون نے حضرت عائشہ کے خلاف افک کے معاملے کو اپنی بہن کی حمیت کی وجہ سے بڑی ہوا دی تھی حالانکہ ان کی بہن نے اس سلسلے میں خاموشی اختیار کی تھی۔ایک روایت میں ہے کہ انہیں حد قذف لگائی گئی تھی اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ کسی کو بھی حد نہیں ماری گئی تھی۔اس خاتون نے ہجرت کی تھی نیز وہ غزوۂ احد میں اسلامی لشکر کے ساتھ تھیں۔جہاں پیاسوں کو پانی پلانے' زخمیوں کو اٹھانے اوران کی مرہم پٹی میں بڑی سرگرم رہی تھیں۔انہوں نے حضور اکرم سے روایت کی اوران کے بیٹے نے روایت کی ان سے کئی آدمیوں نے باسناد ہم جو ابوعیسیٰ تک جاتا ہے بیان کیا کہ محمد بن بشار نے ابو عامر عقدی سے انہوں نے زہیر بن محمد سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عقیل سے انہوں نے ابراہیم بن محمد بن طلحہ سے انہوں نے اپنے چچا عمران بن طلحہ سے انہوں نے اپنی والدہ حمنہ سے روایت کی کہ وہ شدید استحاضہ کی مریضہ تھیں حضور اکرمﷺ کی خدمت میں آئیں کہ اپنی حالت بتا کر فتویٰ دریافت کروں کہ میں نہ نماز پڑھ سکتی تھی نہ روزہ رکھ سکتی تھی آپ نے فرمایا روئی استعمال کرو کہ خون کو چوس لیتی ہے یا لنگوٹ باندھ لو یا کپڑا رکھ لو۔میں نے عرض کیا۔یہ سب طریقے آزما چکی ہوں۔یہ تو پانی کی طرح جاری ہے آپ نے فرمایا میں تجھے دو صورتیں بتاؤں گا تو ان میں سے جس پر بھی عمل کرے گی وہ جائز ہوگا۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ابن مندہ کے خیال میں حمنہ اور حبیبہ ایک ہی ہے ابونعیم نے ان کا نام ام حبیبہ اور کنیت حمنہ لکھی ہے۔ابوعمر لکھتا ہے کہ حمنہ اور حبیبہ دو مختلف خواتین ہیں۔ابن اثیر لکھتے ہیں میں نے کنیتوں کا تتبع کیا تو معلوم ہوا کہ ابو نعیم نے کنیتوں کے بیان میں کوئی ایسا اشارہ نہیں کیا جس سے کوئی فیصلہ کیا جا سکے۔ہاں ابوعمر نے بصراحت لکھ دیا ہے کہ یہ دو مختلف خواتین ہیں۔ایک کا نام ام حبیبہ بنت جحش بن رباب اسدی' زینب اور حمنہ دختران جحش کی بہن تھیں۔اکثر لوگ ہاء کو ساقط کر کے "ام حبیب" کہتے ہیں۔اور دوسری کا حمنہ ہے۔ایک روایت میں ام حبیب بہ سقوط ہا بھی آیا ہے جو عبدالرحمٰن بن عوف کی زوجہ تھیں اور جو مرض استحاضہ میں مبتلا تھیں بعض اہل سیر کہتے ہیں کہ استحاضہ کی مریضہ حمنہ تھیں لیکن اہل حدیث کی رائے میں دونوں بہنیں اس مرض کا شکار تھیں اور جو لوگ زینب دختر جحش زوجہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی مستحاضہ لکھتے ہیں وہ غلطی پر ہیں۔

ابن ماکولا نے جحش کے دونوں بیٹوں عبداللہ اور عبید کا ذکر کیا ہے اور پھر ان کی بہنوں کا ذکر کیا ہے کہ زینب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے حرم میں ام حبیبہ عبدالرحمٰن بن عوف کے گھر میں اور حمنہ طلحہ بن عبیداللہ کی زوجہ تھیں اور وہ آخر الذکر دونوں مستحاضہ تھیں اس لحاظ سے ان کا ترجمہ ابوعمر کے ترجمے کی طرح ہے واللہ علم ہم کنیتوں کے عنوان کے تحت پھر ان کا ذکر کریں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۸۵۱۔ سیدہ حمنہؓ دختر ابوسفیان

حمنہ دختر ابوسفیان بن حرب بن امیہ۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابو غالب احمد بن عباس کوشیدی سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ سے انہوں نے ابوالقاسم طبرانی سے انہوں نے ابومسلم الکشی سے انہوں نے ابن عائشہ سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے زینب دختر ابوسلمہ سے انہوں نے ام حبیبہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم رؤف ورحیمؐ سے گزارش کی یارسول اللہ! کیا آپ کو حمنہ دختر ابوسفیان کا خیال ہے؟ فرمایا اسے میں کیا کروں؟ انہوں نے گزارش کی آپ اس سے نکاح کرلیں فرمایا کیا میرے لئے جائز ہوگا۔

اور کئی آدمیوں نے اسے ہشام سے روایت کیا ہے لیکن نام نہیں لیا البتہ کچھ لوگوں نے عزہ اور کچھ نے درہ لکھا ہے۔

۶۸۵۲۔ سیدہ حمیمہؓ دختر صیفی

حمیمہ دختر صیفی بن صخر از بنوکعب بن سلمہ از انصار۔ براء بن معرور کی زوجہ اور میرے خیال میں ان کی عم زاد تھیں کیونکہ براء بن معرور بن صخر از بنوکعب بن سلمہ انصار سے تھے براء کے بعد ان سے زید بن حارثہ نے نکاح کیا تھا بقول محمد بن سعد کاتب واقدی انہوں نے اسلام لاکر آپ سے بیعت کی تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۵۳۔ سیدہ حمینہؓ دختر ابوطلحہ

حمینہ دختر ابوطلحہ بن عبدالعزیٰ بن عثمان بن عبدالدار۔ ابن جریج نے قرآن کی آیت **اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ** کے بارے میں عکرمہ مولیٰ ابن عباس سے روایت کیا کہ اسلام نے چار عورتوں اور ان کے سوتیلے بیٹوں کے درمیان تفریق کی۔ ان میں حمینہ دختر ابوطلحہ بھی تھیں جو خلف بن اسد بن عاصم بن بیاضہ خزاعی کے پاس تھی چنانچہ خلف کے بعد وہ اسود بن خلف کی بیوی بن گئی تھی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۵۴۔ سیدہ حواء ام بجید انصاریہ

حواء ام بجید انصاریہ یہ خاتون انصار میں اپنے شوہر سے پہلے اسلام لائیں اور حضور اکرم ﷺ کی بیعت کی ان کے خاوند کا نام قیس بن خطیم اور والد کا نام یزید بن سکن بن کرز بن زعوراء از بنوعبدالاشہل تھا۔ یہ ابونعیم کا قول ہے کہ ایک روایت میں حواء دختر رافع بن امرأالقیس از بنوعبدالاشہل مذکور ہے۔ ابونعیم نے یہ سارا فلسفہ ابن اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے لیا ہے۔ ابونعیم کی رائے میں یزید بن سکن کی بیٹی ام بجید ہے حالانکہ ام بجید وہ خاتون ہیں جو رافع کی بیٹی ہیں۔ ابن مندہ نے حواء دختر زید بن سکن اشہلیہ کو قیس بن خطیم کی بیوی کہا جنہوں نے اسلام قبول کرکے ہجرت کی اور اسی خاتون کو ام بجید کہتے ہیں۔ ابن مندہ نے ایک دوسرا ترجمہ حواء دختر رافع پر لکھا اور اسے پہلی خاتون سے مختلف خاتون قرار دیا لیکن ابوعمر نے ایک ترجمہ حواء دختر زید بن سکن پر اور دوسرا حواء دختر یزید بن سنان بن کرز بن زعوراء پر جو قیس بن خطیم کی بیوی تھی لکھا ہے تیسرا ترجمہ حواء انصاریہ پر لکھا ہے جو ابن بجیدہ کی دادی تھی۔ اس طرح ابوعمر نے تین ترجمے لکھ دیئے ہیں جن کے بارے میں مفصل بحث کریں گے۔

ہشام بن سعد نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابو بجید سے انہوں نے اپنی دادی حواء جو بیعت کرنے والوں میں سے تھیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ صبح کی نماز میں اسفار کیا کرو کہ اس میں زیادہ اجر ہے اور اس حدیث کو ابوعمر اور ابونعیم نے اس ترجمے میں بیان کیا ہے اور اسی طرح ان دونوں نے اور ابن مندہ نے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عمرو بن معاذ سے انہوں نے دادی حواء سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا سائل کے سوال کو رد مت کرو اور کچھ نہ ہو تو روٹی کا جلا ہوا ٹکڑا ہی دو اس سے ابونعیم اور بن مندہ نے نتیجہ اخذ کیا ہے کہ یہ دونوں خواتین ایک ہیں لیکن ابوعمر کے نزدیک یہ صرف اختلاف فی الاسناد ہے چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ انہوں نے اس اضطراب فی الاسناد کو کتاب التمہید میں بیان کر دیا ہے اور ابوعمر کا قول ہے کہ کچھ ایسے لوگ بھی ہیں جو اس خاتون اور حواء دختر یزید بن سکن کو ایک قرار دیتے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ نے ان کا ترجمہ حواء دختر سکن اشہلیہ کے نام سے لکھا ہے۔

۶۸۵۵۔ سیدہ حواءؓ دختر رافع

حواء دختر رافع بن امرأالقیس از بنوعبدالاشہل بقول ابن سعد انہوں نے حضور اکرم سے بیعت کی ابن مندہؒ نے اختصار اً ذکر کیا ہے۔

۶۸۵۶۔ سیدہ حواءؓ دختر زید بن سکن

حواء دختر زید بن سکن انصاریہ از بنوعبدالاشہل مدنی تھیں اور عمرو بن معاذ اشہلی کی دادی تھیں۔

ابویاسر بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے روح سے انہوں نے مالک سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے ابن بجید انصاری سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ سائل کو جلی روٹی کا ٹکڑا ہی دے دو لیکن رد نہ کرو۔

اسی خاتون سے عمرو بن معاذ نے روایت کی اور امام احمد نے اس حدیث کو حواء جدہ عمرو بن معاذ کے ترجمے میں بیان کیا ہے۔ اس بناء پر حواء ابن بجید کی بھی دادی ہوں گی اور ابونعیم اور ابوعمر نے اس ترجمے سے پہلے اس حدیث کو حواء ام بجید کے ترجمے میں لکھا ہے اور ابوعمر نے اس ترجمے میں بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ اس لحاظ سے انہوں نے انہیں دو تراجم میں ذکر کیا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ایک ہیں حالانکہ انہوں نے دو شمار کی ہیں۔ ابوعمر اور ابن مندہ نے ان کا ذکر ہے۔

۶۸۵۷۔ سیدہ حواءؓ دختر یزید بن سنان

حواء دختر یزید بن سنان بن کرز بن زعوراء انصاریہ بقول مصعب اس خاتون نے اسلام قبول کیا اور خاوند سے چھپائے رکھا۔ جب ان کا خاوند قیس بن خطیم جو شاعر تھا قریش کا حلیف بننے مکے آیا تو حضور اکرم ﷺ نے اسلام کی دعوت دی۔ اس نے آپ سے مدینے آنے تک مہلت مانگی حضور رسالت مآب نے اسے اپنی بیوی سے اجتناب کا حکم دیا کیونکہ وہ اسلام قبول کر چکی تھیں اور فرمایا کہ بیوی کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئے قیس نے حضور کے حکم کی تعمیل کی جب حضور اکرمؐ کو اس کا علم ہوا تو فرمایا کہ قیس نے اپنا وعدہ پورا کیا۔

بعض علماء نے مصعب کی اس روایت کو غلط قرار دیا ہے وہ کہتے ہیں کہ اس خاتون کے خاوند کا نام قیس بن شماس تھا اور قیس بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خطیم ہجرت سے پہلے ہی مارا گیا تھا ابو عمر کہتے ہیں کہ مصعب کی روایت درست ہے اور قیس بن شماس قیس بن خطیم سے عمر میں بڑا ہے اور یہ اسلام کو نہ پاسکا البتہ اس کا بیٹا ثابت بن قیس بن شماس مسلمان ہو گیا تھا۔ ابو عمر نے اس خاتون کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن اسحٰق نے مصعب کی رائے سے اتفاق کیا ہے اور اس خاتون کو قیس بن خطیم کی زوجہ قرار دیا ہے۔ ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن عمرو بن قتادہ سے روایت کی کہ حواء دختر یزید بن سکن مدینے میں قیس بن خطیم کی بیوی تھیں۔ ان کی والدہ کا نام عقرب دختر معاذ تھا جو سعد بن معاذ کی بہن تھیں۔ حواء نے (اپنے خاوند قیس سے چھپ کر) ایمان قبول کر لیا۔ وہ جب بھی گھر آتا عورت کو نماز پڑھتے دیکھتا تو ان کے کپڑے لے کر بیوی کے سر پر رکھ دیتا اور کہتا کہ تم نے ایک ایسا دین اختیار کر لیا ہے جسے ہم نہیں سمجھ سکتے نیز وہ حضور اکرم ﷺ کی تعمیل میں اپنی بیوی سے معترض نہ ہوتا میرے خیال کے مطابق مصعب اور ابن اسحٰق کی بات درست ہے کیونکہ وہ عالم ہیں اور مدنی ہیں۔ نیز وہ عاصم بن عمر سے روایت کرتے ہیں جو انصار کے بارے میں اعلم الناس شمار ہوتے ہیں۔ واللہ اعلم اور اہل مکہ اپنی گھاٹیوں سے اچھی طرح واقف ہیں۔

ابو عمر نے اس خاتون کو قیس بن خطیم کی بیوی لکھا ہے لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس خاتون کو اول الذکر ہی قرار دیا ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ عدوی نے بھی ان کا ذکر بہ ایں انداز کیا ہے حواء دختر یزید بن سکن بن کرز بن زعوراء از بنو عبد الاشہل جو ثابت بن قیس بن خطیم کی والدہ تھیں۔ نیز عدوی نے حضور اکرمؐ کے حکم کا بھی ذکر کیا ہے اس لحاظ سے ان کا اور ابو عمر کا خیال ایک سا ہے۔

محمد بن سلام جمحی لکھتے ہیں کہ قیس بن خطیم کی بیوی حواء ایمان لائی ان کا خاوند انہیں روکتا تھا حضور اکرم ﷺ کو خاتون کے اسلام کا علم ہو گیا جب وہ موسم حج میں آیا تو حضور نے اس خاتون کے اسلام کے بارے میں اسے بتا دیا اور اس سے عہد لیا کہ وہ اسے نہیں ستائے گا۔ اس نے تعمیل کی۔

ابو عمر نے تین حواء نامی خواتین کا ذکر ہے۔ (۱) حواء انصاریہ ام بجید (۲) حواء دختر زید بن سکن (۳) حواء دختر یزید بن سنان ابن مندہ نے ایسی دو خواتین کا ذکر کیا ہے (۱) حواء دختر زید بن سکن ام بجید (۲) حواء دختر رافع لیکن ابو نعیم تینوں کو ایک شمار کرتا ہے ہاں البتہ ہم نے سب کے تراجم لکھ دیئے ہیں۔ واللہ اعلم

۶۸۵۸۔ سیدہ حولاءؓ دختر تویت

حولاء دختر تویت بن حبیب بن اسد بن عبد العزیٰ بن قصی قرشیہ اسدیہ مدینے کو ہجرت کی اور عبادت گزار خاتون تھیں۔

عبد اللہ بن احمد بن محمد بن عبد القاہر نے جعفر بن احمد سے انہوں نے حسن بن شاذان سے انہوں نے عثمان بن احمد سے انہوں نے حسن بن مکرم سے انہوں نے عثمان بن عمر سے انہوں نے یونس سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا کہ حولاء ان کے قریب سے گزریں اور وہ حضور اکرم کے پاس بیٹھی تھیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضور اکرم ﷺ سے کہا یا رسول اللہ! یہ خاتون حولاء رات بھر عبادت میں مشغول رہتی ہے فرمایا تم اتنی عبادت کرو جتنی تم آسانی سے کر سکو بخدا اللہ تو نہیں تھکتا جب تک تم نہ تھک جاؤ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو عاصم النبیل نے صالح بن رستم سے انہوں نے ابن ابو ملیکہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کہ میں نے حضور اکرم ﷺ سے حولاء کو حاضر ہونے کی اجازت لے دی آپ نے اس خاتون سے اچھی طرح خیر و عافیت دریافت کی میں نے پوچھا آپ نے اس خاتون سے اتنا اعتناء کیوں فرمایا۔ حضور اکرمؐ نے جواب دیا یہ خاتون مرحومہ خدیجہ کے زمانے میں آیا کرتی تھی اور شناسائی کا پاس رکھنا شرط ایمان ہے۔

ابو عمر لکھتے ہیں کہ محمد بن موسیٰ شامی نے ابو عاصم سے روایت کی اور خاتون کا نام حولاء لکھا لیکن نہ نسب بیان کیا اور ان کے والد کا نام تویت نہ تھا مگر یہ غلط ہے کیونکہ جیسا ہم پہلے بیان کر آئے ہیں اس خاتون کا نام حسانہ مزنیہ تھا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۵۹۔ سیدہ حولاءؓ عثمان بن مظعون کی اہلیہ

حولاء زوجہ عثمان بن مظعون صحابیات میں ان کا ذکر آیا ہے لیکن کوئی روایت ان سے مذکور نہیں۔ ابن مندہ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۶۸۶۰۔ سیدہ حولاء عطارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

حولاء عطارہ ابو موسیٰ نے اجازۃً ابو علی محمد بن علی الکاتب اور حسن بن احمد سے ان دونوں نے ابو منصور عبد الرزاق بن احمد سے انہوں نے ابو الشیخ عبد اللہ بن محمد سے انہوں نے محمد سے انہوں نے اسحٰق بن جمیل سے انہوں نے اسحٰق بن فیض سے انہوں نے قاسم بن حکم سے انہوں نے جریر بن ایوب البجلی سے انہوں نے حماد بن ابو سلیمان سے انہوں نے زیاد ثقفی سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ مدینہ میں ایک عورت حولاء نامی تھی اس نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بتایا کہ میں ہر رات کو رضائے خداوندی کے لیے اپنے آپ کو سنوارتی ہوں اور دلہن کی طرح سنگار کرتی ہوں اور شوہر کے لحاف میں گھس جاتی ہوں لیکن وہ منہ دوسری طرف پھیر لیتا ہے اس طرز عمل سے میں اتنی برافروختہ ہوں کہ میں اس کی شکل سے بیزار ہوں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا رسول کریم کے آنے تک انتظار کرو۔

اتنے میں آپ تشریف لے آئے فرمایا مجھے حولاء کی بو آ رہی ہے تم نے اس سے کچھ خریدا تو نہیں؟ ہم نے عرض کیا ہم نے کچھ نہیں خریدا۔ وہ تو اپنے خاوند کی شکایت کرنے آئی ہے حضور اکرم نے پوچھا تو خاتون نے بالتفصیل بات بیان کی حضور نے فرمایا حولاء جاؤ اپنے خاوند کی تابعداری کرو اس نے کہا یا رسول اللہ کیا مجھے اس کا اجر ملے گا حضور اکرم ﷺ نے اس حدیث میں میاں بیوی کے حقوق اور ایام حمل ولادت اور دودھ پلانے کے اجر کا ذکر فرمایا ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۶۱۔ سیدہ حویصلہؓ دختر قطبہ

الحویصلہ دختر قطبہ۔ ابو عمر نے قطبہ کے ترجمے میں ذکر کیا ہے کہ قطبہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی یا رسول اللہ! میں اپنی طرف سے اور حویصلہ کی طرف سے آپ سے بیعت کرتا ہوں۔

۶۸۶۲۔ سیدہ حیہؓ دختر ابی حیہ

حیہ دختر ابو حیہ ان کی احادیث کو عبد اللہ بن عون نے عمرو بن سعید سے انہوں نے ابو زرعہ بن عمرو بن جریر سے انہوں نے حیہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دختر ابوحیہ سے روایت بیان کی کہ ایک بار میرے پاس ایک اجنبی آیا میں نے پوچھا کون ہو؟ کہا ابوبکر صدیق۔ پوچھا حضور اکرمؐ کے رفیق کہاہاں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

امیر ابونصر کہتے ہیں کہ حیہ میں حاء کے بعد یاء پر تشدید ہے اور یہ حیہ بنت ابی حیہ ہیں۔ انہوں نے حضرت ابوبکر سے روایت کی اور ان سے ابوزرعہ بن عمرو بن جریر نے۔

باب الخاء

۶۸۶۳۔ سیدہ خالدہؓ دختر اسود

خالدہ دختر اسود بن عبدیغوث بن وہب بن عبدمناف بن زہرہ قرشیہ زہریہ' عمر بن محمد بن معمر نے ابوالقاسم جریری سے انہوں نے ابواسحاق برمکی سے انہوں نے ابوبکر بن محمد بن عبداللہ بن خلف بن بخیت سے انہوں نے اسماعیل بن موسیٰ الحاسب سے انہوں نے جنادہ بن مغلس سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم ﷺ گھر تشریف لائے۔ وہاں ایک عورت کو دیکھا اور دریافت فرمایا یہ کون ہے؟ حضرت عائشہ نے کہا خالدہ دختر اسود بن عبدیغوث ہے حضور حضور اکرمؐ نے فرمایا یخرج الحی من المیت

یہ حدیث ایک اور طریقے سے بھی روایت کی گئی ہے حضور اکرمؐ نے دریافت کیا یہ کون ہے حضرت عائشہ نے کہا آپ کی ایک خالہ ہیں۔ خالدہ دختر اسود بقول ابن حبیب خالدہ نے ہجرت کی وہ بڑی پارسا خاتون تھیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۶۴۔ سیدہ خالدہؓ دختر انس

خالدہ دختر انس انصاریہ ساعدیہ ام بنوحزم' محمد بن عمارہ نے ابوبکر بن محمد سے روایت کی کہ خالدہ دختر انس حضور اکرمؐ کے پاس آئیں۔ آپ کے سامنے ایک منتر پیش کیا جس کی آپ نے اجازت دے دی تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۶۵۔ سیدہ خالدہؓ یا خلدہ دختر حارث

خالدہ یا خلدہ دختر حارث جو عبداللہ بن سلام کی پھوپھی تھیں۔ محمد بن اسحٰق نے عبداللہ بن سلام کے قصے میں لکھا ہے کہ اس خاتون نے اسلام قبول کیا اور جلد ہی خود کو اسلامی سانچے میں ڈھال لیا حافظ اسماعیل بن محمد بن فضل نے اس آیت وَلَئِنْ اَتَيْتَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتَابَ بِكُلِّ اٰيَةٍ الی آخرہ" کی تفسیر میں اس خاتون کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۶۶۔ سیدہ خدامہؓ دختر جندل

خدامہ دختر جندل اسدیہ ایک روایت میں جرامۃ ہے انہوں نے ہجرت کی لیکن ان سے کوئی روایت مروی نہیں یہ عروہ بن زبیر اور ابن اسحٰق کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۸۶۷۔ام المومنین سیدہ خدیجہؓ دختر خویلد

خدیجہ دختر خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی قرشیہ اسدیہ ام المومنین۔اس خاتون سے حضور اکرم ﷺ نے سب سے پہلے نکاح کیا اور یہی خاتون سب سے پہلے آپ پر ایمان لائیں۔جاہلیت میں ان کا لقب طاہرہ تھا اور ان کی والدہ فاطمہ دختر زائدہ بن اصم تھیں جس کا نام جندب بن ہدم بن رواحہ بن حجر بن عبد معیص بن عامر بن لوی تھا۔سیدہ خدیجہ حضورؐ سے پہلے ابو ہالہ بن زرارہ بن نباش بن عدی بن حبیبہ بن صرد بن سلامہ بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم تمیمی کی بیوی تھیں۔زبیر نے ان کا نسب یوں بیان کیا ہے اور علی بن عبدالعزیز جرجانی لکھتے ہیں کہ ان کے خاوند کا نام ابو ہالہ ہند بن نباش بن زرارہ بن وقدان بن حبیب بن سلامہ بن جروہ بن اسید بن عمرو بن تمیم تھا۔اس کے بعد اس بات میں دو ن متفق ہیں کہ ابو ہالہ کے بعد ان کی شادی عتیق بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم مخزومی سے ہوئی۔عتیق کے بعد جناب خدیجہ نے حضورؐ سے نکاح کیا۔بقول ابو عمر قتادہ کہتے ہیں کہ سیدہ خدیجہ پہلے عتیق بن عابد بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کے نکاح میں تھیں۔اس کے بعد ان کا نکاح ابو ہالہ ہند بن زرارہ بن نباش سے ہوا پہلی روایت ان شاء اللہ درست ہے۔اسی طرح یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ جناب خدیجہ نے جب وہ کنواری تھی۔عتیق سے شادی کی اور اس کی موت کے بعد ابو ہالہ سے بعد کہا کہ حضرت خدیجہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح سے پہلے عتیق کے نکاح میں تھیں۔جس سے ایک لڑکی ہندہ نامی پیدا ہوئی تھی۔عتیق کی موت کے بعد ابو ہالہ سے نکاح ہوا اور اس سے دو لڑکے ہالہ اور ہند پیدا ہوئے۔یہ سب اولاد رسول کریم کے اخیافی بھائی تھے۔یہ زبیر کا بیان ہے لیکن ابو عمر نے اس کا تتبع نہیں کیا۔وہ اس کے خلاف لکھتے ہیں یعنی ابو ہالہ کا نمبر پہلا ہے اور عتیق کا نمبر دوسرا ہے ہاں ابو نعیم زبیر کا ہم نوا ہے۔اور زبیر لکھتے ہیں کہ بعض لوگ ابو ہالہ کا نام عتیق سے پہلے لیتے ہیں۔

جب حضور اکرمؐ نے جناب خدیجہ سے نکاح کیا تو اس وقت آپ کی عمر پچیس برس تھی اور ام المومنین چالیس برس کی تھیں ایک روایت میں حضور اکرمؐ کی عمر اکیس سال بتائی گئی ہے یہ نزول وحی سے پہلے کا واقعہ ہے جناب خدیجہ کے وکیل نکاح ان کے چچا عمرو بن اسد تھے۔انہوں نے کہا کہ محمد بن عبداللہ خدیجہ بنت خویلد سے نکاح کا خواہش مند ہے اور وہ ایک کریم النفس نوجوان ہے سیدہ خدیجہ نے حضور کے ساتھ زندگی کے بیس سال گزارے۔اس نکاح کی ابتدا یوں ہوئی ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ سیدہ خدیجہ ایک تجارت پیشہ اور معزز خاتون تھیں۔وہ اپنے مال تجارت کی خرید و فروخت کے لئے مردوں کو اجرت پر ملازم رکھ لیتی تھیں سیدہ خدیجہ کو آپ کے اوصاف حمیدہ کا علم ہوا تو انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو بلا بھیجا اور آپ کو جو معاوضہ پیش کیا وہ اس معاوضہ سے زیادہ تھا جو اور لوگوں کو دیا جاتا تھا نیز اپنا ایک غلام بھی جس کا نام میسرہ تھا ساتھ کر دیا چنانچہ آپ نے یہ پیش کش قبول کر لی اور سامان تجارت لے کر شام کو روانہ ہو گئے راستے میں حضور اکرم نے ایک درخت کے نیچے جو ایک گرجے کے پاس ہی تھا رخت اقامت ڈالا اتنے میں ایک راہب گرجے سے نکل کر میسرہ کے پاس آیا اور پوچھا کہ جو شخص اس درخت کے سائے میں اترا ہے کون ہے؟ میسرہ نے کہا کہ یہ صاحب قوم قریش کے ایک معزز فرد ہیں۔راہب نے کہا کہ اس درخت کے سائے میں نبی کے سوا اور کوئی ٹھہر نہیں سکتا۔اس بناء پر تمہارے رفیق سفر لازماً نبی ہیں۔(یہ قطعاً فرضی روایت ہے۔مترجم) حضور سرور کائناتؐ نے چند دنوں میں ہی اپنا سامان تجارت فروخت کر دیا اور پھر واپس ہو لئے۔جب مکے پہنچے تو میسرہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے راہب کی پیش گوئی کے علاوہ حضور اکرم کی معاملات خرید و فروخت میں سوجھ بوجھ اور دیانت و امانت کا ذکر کیا۔ اس سے جناب خدیجہ نے آپ کو دوسروں کے مقابلے میں بہت زیادہ معاوضہ ادا کیا۔

جناب خدیجہ بیوہ تھیں اور تجارت کے معاملے میں انہیں کسی ایسے مخلص اور دیانت دار آدمی کی شدید ضرورت تھی جو ان کے کاروبار کو سنبھال لے اور انہیں اس دردسر سے چھٹکارا مل جائے چنانچہ انہوں نے حضور اکرمؐ کو پیغام بھجوایا کہ میں اس قرابتداری کی وجہ سے جو ہم میں پائی جاتی ہے نیز آپ کی شرافت، امانت، حسن خلق اور راست بازی کی بناء پر چاہتی ہوں کہ ہمارے درمیان سلسلہ مناکحت قائم ہو جائے۔ جب حضور اکرم ﷺ کو یہ پیغام موصول ہوا تو آپ نے اپنے اعمام سے ذکر کیا چنانچہ حمزہ بن عبدالمطلب ان لوگوں کے پاس گئے۔ بات طے ہوگئی اور رسم نکاح ادا کر دی گئی۔ حضور اکرمؐ کی ساری اولاد سوائے (صاحبزادہ ابراہیم کے) اسی خاتون کے بطن سے ہوئی۔ زینب، ام کلثوم، رقیہ، فاطمہ، قاسم، طاہر اور طیب آخر الذکر تینوں صاحبزادے قبل از بعثت فوت ہو گئے تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیت ابو القاسم اول الذکر صاحبزادے کے نام پر تھی۔ آپ کی تمام صاحبزادیوں نے ہجرت کی اور بعد از بعثت سب نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ یہ پہلے گزر چکا ہے کہ ان کے چچا نے ان کا نکاح کرایا کیونکہ ان کے والد پہلے فوت ہو چکے تھے یہ زبیر کا قول ہے۔

حضور اکرمؐ کی اولاد کے بارے میں علماء میں اختلاف ہے ان میں سے معمر زہری سے روایت کر کے کہتے ہیں کہ بعض علماء کا خیال ہے کہ ان سے صرف طاہر نامی صاحبزادہ مولود ہوئے اور دیگر بعض کا خیال ہے کہ سیدہ خدیجہ کے بطن سے صرف جناب قاسم اور چار صاحبزادیاں پیدا ہوئیں۔ عقیل نے ابن شہاب سے چار صاحبزادیوں اور قاسم و طاہر کا ذکر کیا ہے۔ قتادہ بھی اسی تعداد یعنی چار لڑکیوں اور دو لڑکوں کا قائل ہے۔ قاسم جب فوت ہوئے تو چل پھر لیتے تھے۔ دوسرے صاحبزادے کا نام عبداللہ تھا جو بچپن ہی میں فوت ہو گئے تھے۔ زبیر کی رائے کے مطابق پیشتر از ہمہ قاسم پیدا ہوئے پھر زینب پھر عبداللہ جنہیں طیب اور طاہر بھی کہتے تھے۔ کچھ عرصے کے بعد قاسم مکے ہی میں فوت ہو گئے ان کے بعد عبداللہ فوت ہوئے۔ زبیر ہی سے مروی ہے کہ انہیں ابراہیم بن منذر نے انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابو الاسود محمد بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ جناب خدیجہ کے بطن سے قاسم، طاہر، طیب، عبداللہ، زینب، رقیہ، ام کلثوم اور فاطمہ پیدا ہوئیں۔ علی بن عبدالعزیز جرجانی کا قول ہے کہ رسول کریمؐ کے یہاں پہلے قاسم، پھر زینب (کلبی کے مطابق پہلے زینب اور پھر قاسم) پھر ام کلثوم، پھر فاطمہ، رقیہ اور عبداللہ پیدا ہوئے اور عبداللہ ہی کو طاہر اور طیب کہتے تھے۔ زبیر کے مطابق یہی صورت درست ہے اور باقی غلط۔ بقول کلبی جناب عبداللہ کی ولادت بعد از بعثت ہوئی جب کہ باقی تمام بچے قبل از نزول اسلام پیدا ہوئے تھے۔

ام المومنین کے اسلام کے بارے میں محمد بن سرایا بن علی وغیرہ نے باسناد ہم تا محمد بن اسماعیل انہوں نے یحییٰ بن بکیر سے انہوں نے لیث سے انہوں نے عقیل سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ وحی کے شروع ہونے سے پیشتر حضور اکرمؐ کو سچے خواب آنا شروع ہوئے چنانچہ آپ جو خواب بھی دیکھتے دوسرے دن طلوع صبح کی طرح واقع ہو جاتے۔ کلبی نے یہ پوری حدیث بیان کی ہے۔ آخر ایک دن جبرائیل علیہ السلام نے حضور اکرمؐ سے غار حرا میں کہا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّکَ الَّذِیْ خَلَقَ آپ اس غیر متوقع وقوعہ سے سخت پریشان ہوئے۔ گھر تشریف لے آئے اور ام المومنین سے فرمایا کہ مجھے چادر اوڑھا دو کہ میری جان خطرے میں ہے ام المومنین نے آپ کو تسلی دی کہ اللہ آپ کو ہرگز رسوا نہیں کرے گا آپ صلہ رحمی کرتے ہیں۔ لوگوں کو نفع پہنچاتے ہیں' یتیموں اور ناداروں کی کفالت فرماتے ہیں' مہمان نوازی کرتے اور مصیبت زدہ لوگوں کی امداد کرتے ہیں۔ اس لئے کوئی وجہ نہیں کہ اللہ آپ کا حامی اور ناصر نہ ہو۔

جب آپ کی طبیعت بحال ہوئی تو ام المومنین حضور ﷺ کو اپنے عم زاد ورقہ بن نوفل کے پاس لے گئیں جو تورات وانجیل کا عالم تھا اور عیسائیت قبول کر لی تھی عبرانی لکھنا جانتے تھے اور انجیل سے جو چاہتے لکھ لیتے۔ ورقہ نے حضور اکرمؐ سے پوچھا کہ آپ نے کیا دیکھا جب حضور اکرمؐ نے بتایا تو ورقہ نے بتایا کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب آپ کی قوم آپ کو جلاوطن کر دے گی تو میں ضرور آپ کی مدد کرتا۔

ابو جعفر نے باسنادہ تا یونس ابن اسحٰق سے روایت کی کہ سیدہ خدیجہ اول از ہمہ خدا اور رسول پر ایمان لائیں اور آپ کے مشن کی تصدیق کی جو شخص آپ کی تکذیب کرتا تھا آپ کو تکلیف ہوتی ام المومنین کے اسلام سے آپ کو فی الجملہ تسکین ہوئی۔

ابن اسحٰق نے اسماعیل بن ابو حکیم مولی زبیر سے روایت کی کہ انہوں نے مجھے جناب خدیجہ کے بارے میں بتایا کہ جناب خدیجہ نے رسول اکرمؐ سے درخواست کی کہ کیا یہ ممکن ہے کہ جب جبرائیل امین آپ پر نازل ہوں تو مجھے اطلاع دیں۔ تھوڑی دیر ہی گزری تھی کہ جبرائیل آ گئے حضور سرور کائناتؐ نے فرمایا جبرائیل آ گئے ہیں جناب خدیجہ نے پوچھا کیا آپ انہیں دیکھ رہے ہیں حضور اکرمؐ نے فرمایا ہاں۔ خدیجہ بلاشبہ میں انہیں دیکھ رہا ہوں پھر ام المومنین نے آپ کو اپنے بائیں جانب پھر دائیں جانب پھر اپنی گود میں بیٹھنے کو کہا اور ہر دفعہ وہی سوال کیا جس کا جواب آپ نے ہاں میں دیا اس کے بعد ام المومنین نے اپنے سر سے اوڑھنی اتار پھینکی اور پوچھا کیا اب بھی آپ کو جبرائیل دکھائی دے رہے ہیں۔ حضور اکرم نے فرمایا نہیں ام المومنین نے کہا بلاشبہ یہ شیطان نہیں تھا فرشتہ تھا پھر حضور اکرم سے کہا اپنے مشن پر ثابت قدم رہیے اور آپ کو مبارک ہو پھر ام المومنین حضور پر ایمان لے آئیں چنانچہ اول از ہمہ ایمان لانے کا فخر ام المومنین کو حاصل ہے (روایت کا یہ حصہ راوی کے دماغ کی تخلیق ہے ام المومنین کو اس تماشے کی کیا ضرورت تھی کیا حضور اکرم کا فرمانا کافی نہیں تھا۔ مترجم)

ابو محمد عبداللہ بن علی نے ابو الفضل بن ناصر سے انہوں نے ابو صالح احمد بن عبدالملک المؤذن سے انہوں نے حسین بن فاذ شاہ سے انہوں نے ابو القاسم طبرانی سے انہوں نے قاسم بن زکریا المطرز سے انہوں نے یوسف بن موسیٰ القطان سے انہوں نے تمیم بن جعد سے انہوں نے ابو جعفر الرازی سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا دنیا کی تمام خواتین میں بلند درجہ مریم والدہ عیسیٰ علیہ السلام آسیہ زوجہ فرعون خدیجہ الکبریٰ اور فاطمہ سیدہ ہیں۔

اسی طرح ابو صالح نے ابو علی حسن بن علی الواعظ انہوں نے احمد بن جعفر سے انہوں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو عبدالرحمٰن سے انہوں نے داؤد سے انہوں نے علباء سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ ایک بار آپ نے زمین پر چار لکیریں کھینچ کر صحابہ سے دریافت کیا کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ نے جواب دیا کہ اللہ اور اللہ کے رسول بہتر جانتے ہیں حضور اکرمؐ نے فرمایا اللہ کی نگاہ میں چار خواتین (خدیجہ الکبریٰ' فاطمہ الزہرا'

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مریم اور آسیہ) کا مقام اور درجہ دنیا کی تمام خواتین سے بلند تر ہے۔ شیخ کی اصل کتاب میں تصحیح شدہ نام داؤد مصلح ہے۔

عارم داؤد بن ابو الفرات نے علباء بن احمر سے انہوں نے ابراہیم اور اسماعیل سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسن بن حریث سے انہوں نے فضل بن موسیٰ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ام المومنین کو بہشت میں زرسل کے ایک گھر کی خوش خبری دی تھی جس میں نہ شور ہوگا اور نہ کوئی اور تکلیف ہوگی (کاش راوی کو معلوم ہوتا کہ بہشت میں جھونپڑیاں نہیں ہوں گی بلکہ سونے چاندی کے محلات ہوں گے۔ مترجم)

یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ابوحبہ نے باسناد ہما تا مسلم ابوکریب سے انہوں نے ابو اسامہ سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر سے روایت کی اور انہوں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ خیر النساء جناب خدیجۃ الکبریٰ اور مریم دختر عمران ہیں۔ ابوکریب کہتے ہیں کہ وکیع نے زمین و آسمان کی طرف اشارہ کیا۔

ابوالفضل عبداللہ بن احمد بن محمد طوسی نے جعفر ابن احمد السراج سے انہوں نے ابوعلی بن شاذان سے انہوں نے ابوعمرو عثمان بن احمد الدقاق سے انہوں نے ابن ابو العوام سے انہوں نے ولید بن قاسم سے انہوں نے اسماعیل بن ابوخالد سے انہوں نے ابن ابو اوفی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے جناب خدیجہ کو جنت میں زرسل کے مکان کی (جس میں نہ شور ہوگا اور نہ کوئی دقت ہوگی) بشارت دی تھی۔

عبداللہ بن احمد نے ابوبکر بن بدران حلوانی سے سنا کہ ابوالحسن محمد بن احمد بن محمد ابنوسی کے سامنے اور میں نے سنا کہ ابوالحسین محمد بن عبدالرحمٰن بن جعفر الدینوری نے بتایا اور میں اس کا اقرار کرتا ہوں کہ ہمیں ابوبکر محمد بن عبداللہ بن غیلان حزاز نے ابوہشام رفاعی سے انہوں نے حفص بن غیاث سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی وہ کہتی ہیں کہ مجھے حضور اکرم ﷺ کی ازواج میں سے کسی کے ساتھ بھی اتنا جلاپہ نہ تھا جتنا کہ خدیجہ دختر خویلد کے خلاف تھا حالانکہ وہ مجھ سے پہلے گزر چکی تھیں اس کی وجہ یہ تھی کہ حضور اکرمؐ اکثر و بیشتر ان کا ذکر نہایت عمدہ الفاظ سے کیا کرتے تھے اور جب بھی کوئی جانور ذبح کرتے تو خدیجہ کی سہیلیوں کو ان کا حصہ بھجوایا کرتے تھے۔

یحییٰ بن محمود اور ابو یاسر نے باسناد ہما مسلم سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ اور ابوکریب اور ابن نمیر سے انہوں نے ابن فضیل سے انہوں نے عمارہ سے انہوں نے ابوزرعہ سے روایت کی کہ انہوں نے ابوہریرہ سے سنا کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جبرائیل آئے اور کہا کہ یہ خدیجہ ہیں جو آپ کے پاس آئی ہیں' ان کے پاس ایک برتن ہے' جس میں سالن ہے یا کھانا ہے یا شربت ہے۔ جب وہ آپ کے پاس آئیں تو انہیں خدا کی طرف سے اور میری طرف سے سلام کہنا اور انہیں بشارت دینا کہ خدا نے ان کے لئے جنت میں زرسل کا ایک مکان بنایا ہے جس میں نہ شور ہوگا اور نہ کوئی تکلیف ہوگی۔ ابوبکر نے اپنی حدیث میں جو ابوہریرہ ؓ سے روایت کی ہے نہ تو سمعت کا لفظ کہا اور نہ منی کا۔

مجالد نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ جب بھی گھر سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہیں باہر جانا چاہتے تو جناب خدیجہ رضی اللہ عنہا کا ذکر کسی نہ کسی سلسلے میں ضرور فرماتے اور ان کی تعریف کرتے۔

ایک دن کا واقعہ ہے کہ حضورؐ نے ان کا ذکر خیر فرمایا تو مجھے غیرت نے خاموش نہ رہنے دیا۔ میں نے کہا وہ ایک بڑھیا عورت ہی تو تھی خدا نے آپ کو اس کا کہیں بہتر بدل دیا ہے۔ حضورؐ کو اتنا غصہ آیا کہ چہرہ مبارک سرخ ہو گیا فرمایا بخدا اس کا نعم البدل مجھے نہیں ملا۔ جب لوگوں نے میری تکذیب کی تو خدیجہ نے تصدیق کی، جب لوگوں سے مجھے مایوسی ہوئی اس نے اپنے مال میں مجھے تصرف کا حق دیا اور اس کے بطن سے خدا نے مجھے اولاد دی جب کہ باقی تمام ازواج سے مجھے محرومی حاصل ہوئی۔ حضرت عائشہ نے دل میں عہد کر لیا کہ آئندہ کبھی ان کے بارے میں کوئی نازیبا خیال دل میں بھی نہ لائیں گی۔

زبیر نے بکار سے انہوں نے محمد بن حسن سے انہوں نے یعلی بن مغیرہ سے انہوں نے ابن ابی رواد سے روایت کی کہ سیدہ خدیجہ کے مرض موت کے دوران میں جب انہیں بہت تکلیف تھی آپ نے فرمایا خدیجہ! میں ہی ان تکالیف کو بہ طیب خاطر برداشت کرنے کی ترغیب دے رہا ہوں بلکہ خود اللہ نے ان تکالیف میں تمہارے لئے خیر کثیر رکھ دی ہے کہ مجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جنتی زندگی کے لئے تمہیں مریم دختر عمران، کلثم ہمشیرہ موسیٰ علیہ السلام اور آسیہ زوجہ فرعون کو میرے نکاح میں دے دیا ہے۔ جناب خدیجہ نے کہا یا رسول اللہ کیا سچ مچ؟ آپ نے فرمایا ہاں ایسا ہی ہے ام المومنین نے کہا بال بچوں سمیت۔

عبید اللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ جناب ام المومنین کی وفات حضرت ابو طالب کے بعد اسی سال کے دوران میں ہوئی اور اس سے حضور اکرمؐ حد درجہ متاثر ہوئے۔ ام المومنین کا وجود حضور اکرمؐ کے لئے از بس غنیمت تھا۔ وہ بڑی تجربہ کار اور بارسوخ خاتون تھیں۔ ابو عبیدہ معمر بن مثنیٰ کا قول ہے کہ جناب خدیجہ ہجرت سے پانچ برس اور بروایتے چار برس پہلے فوت ہوئیں۔ عروہ اور قتادہ کے مطابق ام المومنین کا انتقال ہجرت سے تین برس پہلے ہوا اور یہی روایت درست ہے حضرت عائشہ کا قول ہے کہ جناب خدیجہ کی وفات نماز کی فرضیت سے پہلے ہوئی۔ ایک روایت میں ہے کہ ام المومنین ابو طالب کی وفات کے تین دن بعد فوت ہوئیں تھیں۔ ان کی وفات رمضان میں ہوئی اور حجون میں دفن ہوئیں۔ ایک روایت میں ہے کہ

وفات کے وقت ام المومنین ۶۵ برس کی تھیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۶۸۔ سیدہ خرقاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

خرقاء۔ سوادہ کی زوجہ ہے۔ حضور اکرم کے قریب ہی رہتی تھیں۔ حماد بن زید کی حدیث میں جو ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی ہے ان کا ذکر آتا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے بقول ابو عمر ابو السفر سعید بن محمد نے خرقاء سے روایت کی اور ابن السکن نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے حالانکہ اس کی حدیث میں ایسا کوئی اشارہ نہیں جو ان کی صحبت یا روایت پر دلالت کرے۔

۶۸۶۹۔ سیدہ خزیمہؓ دختر جہم

خزیمہ دختر جہم بن قیس عبدریہ از بنو عبد الدار بن قصی انہوں نے اپنے والدین کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی۔ ان کی والدہ کا نام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خولہ ام حرملہ دختر اسود تھا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا۔

۶۸۷۰۔ سیدہ خضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

خضرہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ تھیں۔ ابوکریب نے معاویہ بن ہشام سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کی ایک خادمہ کا نام خضرہ تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۷۱۔ سیدہ خلیدہؓ دختر حباب

خلیدہ دختر حباب بن سعد بن معاذ انصاریہ۔ از بنوظفر بقول ابن حبیب انہوں نے رسول اکرمؐ سے بیعت کی۔

۶۸۷۲۔ سیدہ خلیدہؓ دختر قعنب

خلیدہ دختر قعنب ضبیہ حضور اکرمؐ سے بیعت کی اور مہاجرہ تھیں یحییٰ بن محمود نے کتابۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم انہوں نے محمد بن معمر سے انہوں نے حمید بن حماد بن ابوالخوار سے ثعلبہ دختر خوار سے انہوں نے اپنی خالہ خلیدہ دختر قعنب سے جوان خواتین میں شامل تھیں جو حضور اکرمؐ سے بیعت کے لئے آئی تھیں ایک خاتون نے سونے کا کنگن پہن رکھا تھا۔ آپ نے بیعت سے انکار کر دیا وہ خاتون باہر نکلیں کنگن کسی کے حوالے کر دیا اور جب بیعت کے بعد لوٹ کر آئیں تو کنگن والا وہاں نہیں تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۷۳۔ سیدہ خلیسہؓ۔ کنیز حفصہؓ

خلیسہ جناب ام المؤمنین حفصہ کی کنیز تھیں۔ ان کی حدیث علیہ دختر کمیت نے اپنی دادی سے انہوں نے خلیسہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کی ازواج عائشہ اور حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما باتیں کر رہی تھیں کہ جناب سودہ نمودار ہوئیں تو انہوں نے آپس میں کہا کہ دیکھو سودہ کی حالت مقابلۃً کتنی بہتر ہے وہ طاقی کھالیں بنایا کرتی تھیں آپس میں مشورہ کیا۔ آؤ سودہ کو پریشان کریں جب وہ قریب آئیں تو انہوں نے کہا سودہ! کیا تمہیں معلوم ہوا ہے؟ حضرت سودہ کہنے لگیں کونسی بات؟ دونوں کہنے لگیں دجال کا خروج ہو گیا ہے انہوں نے کہا وہ ڈر گئیں اور قافلے کے خیمے میں جا گھسیں جہاں انہوں نے آگ جلا رکھی تھی اور ان کی ہنڈیا میں زعفران تھی۔ اتنے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ جب ان خواتین نے حضور کو آتے دیکھا تو ان پر ہنسی کا ایسا دورہ پڑا کہ وہ ہنسے جا رہی تھیں انہوں نے خیمے کی طرف اشارہ کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم وہاں گئے تو جناب سودہ نے کہا ابھی دجال یہاں تھا باہر گیا ہے اور میں اس خیمے سے عنکبوت کے جالے اتار رہی ہوں ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۷۴۔ سیدہ خلیسہؓ مولاۃ سلمان فارسیؓ

خلیسہ سلمان فارسی کو آزاد کرانے والی خاتون جن کا ذکر جناب سلمان کے قبول اسلام کے قصے میں آتا ہے۔

ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے سلمان فارسی سے روایت اور اس نے اپنے اسلام کا قصہ ذکر کیا ہے کی کہ میرے پاس سے بنوکلب کے کچھ بدو گزرے۔ مجھے پکڑ لیا اور مدینہ میں خلیسہ نامی ایک عورت جو بنی نجار کے ایک حلیف کی بیٹی تھی کے پاس تین سو درہم میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیچ دیا۔ مجھے وہاں سولہ مہینے گزرے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ تشریف لے آئے۔ آپ نے دعوت اسلام دی اور میں نے قبول کر لی اس کے بعد حضور ﷺ نے حضرت علی کو جناب خلیسہ کے پاس بھیجا اور کہا کہ تم سلمان کو آزاد کر دو اور اگر ایسا نہ کر سکو تو میں آزاد کئے دیتا ہوں۔ حالانکہ یہ مسلمان تھیں پس لکھنے لگیں کہ یارسول اللہ آپ کی مرضی! اگر آپ انہیں آزاد کرنا چاہتے ہیں؟ یا اپنے لئے رکھنا چاہتے ہیں؟ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ اس کو آزاد کیجئے۔ اس خاتون نے تعمیل ارشاد میں مجھے آزاد کر دیا۔ آپ نے حکم دیا کہ اس خاتون کے لئے کھجور کے تین سو پودے باغ میں لگائے جائیں۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے لیکن یہ روایت غریب ہے اور سلمان کے بارے میں ہم ان کے ترجمے میں صحیح روایت بیان کر آئے ہیں۔

۶۸۷۵۔ سیدہ خنساءؓ دختر خدام

خنساء دختر خدام بن خالد انصار یہ از بنو عمرو بن عوف ایک روایت میں خنساء دختر خدام بن ودیعہ مذکور ہے۔ اس خاتون کا ذکر ابو ہریرہ کی ایک حدیث میں آیا ہے۔ یزید کے بیٹوں عبدالرحمٰن اور مجمع نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ میرے والد نے مجھے بیاہ دیا اور میں ابھی چھوٹی سی لڑکی تھی۔ مجھے یہ بات بری معلوم ہوئی۔ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ نے میرا نکاح فسخ فرما دیا۔

راویوں میں بوقت نکاح اس خاتون کی حالت کے بارے میں اختلاف ہے ابوالحرم مکی بن ربان نے باسنادہ یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن اور مجمع سے جو یزید بن جاریہ کے بیٹے ہیں انہوں نے خنساء سے روایت کی کہ میرے والد نے جب میں بیوہ تھی مجھے بیاہ دیا چونکہ مجھے یہ نسبت ناپسند تھی میں نے حضور ﷺ سے شکایت کی آپ نے نکاح فسخ کر دیا۔

اسی واقعہ کو ثوری نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے عبداللہ بن یزید بن ودیعہ سے انہوں نے خنساء سے روایت کیا کہ وہ اس نکاح کے وقت کنواری تھیں اور مالک کی حدیث اصح ہے۔

اسی طرح محمد بن اسحٰق نے حجاج بن سائب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی دادی خنساء دختر خدام بن خالد سے روایت کی کہ بیوہ تھی اور میرے والد نے بنو عمرو بن عوف کے ایک آدمی سے میرا نکاح کر دیا اور خود میں نے ابولبابہ کو نکاح کا پیغام بھجوایا تھا۔ جب واقعہ کا علم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہوا تو آپ نے میرے والد کو حکم دیا کہ وہ میری پسند کا احترام کرے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۷۶۔ سیدہ خنساءؓ دختر عمرو

خنساء دختر عمرو بن شرید بن رباح بن ثعلبہ بن عصیہ بن خفاف بن امرؤ القیس بن بہثہ بن سلیم سلمیہ شاعرہ ابو عمر نے ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور ہشام بن کلبی نے صخر' معاویہ اور خنساء تینوں کا ذکر ہے اور خنساء کا نسب یوں بیان کیا ہے خنساء کا نام تماضر از بنو عمرو بن شرید بن رباح بن یقظہ بن عصیہ بن خفاف بن امرأ القیس بن سلیم ہشام لکھتا ہے درید بن صمہ نے اسی خاتون کے متعلق کہا تھا" حیوا تماضر واربعوا صحبی " (اے میرے دوستو! ٹھہرو اور تماضر کو سلام کہو۔ صمہ جو سو سال سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ عمر کا تھا۔ تماضر پر فریفتہ ہوگیا۔ مترجم) یہ خاتون رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں اپنے قبیلے کے ساتھ حاضر ہوئیں اور ایمان لائیں۔ آپ اس خاتون سے شعر خوانی کی فرمائش کرتے اور تحسین فرماتے۔ منقول ہے کہ آغاز کار میں خنساء دو تین اشعار سے زیادہ نہ کہتی تھیں لیکن جب ان کے سگے بھائی معاویہ کو ہاشم اور زید المریان نے قتل کر دیا اور بعد میں ان کا سوتیلا بھائی صخر بھی، جس سے خنساء کو محبت تھی مارا گیا یہ شخص کریم، حلیم اور سارے خاندان کا چہیتا تھا۔ یہ ابوثور اسدی کے نیزے سے زخمی ہوا تھا۔ سال بھر بستر پر پڑا رہا اور آخر کار مر گیا۔ اس کی موت پر خنساء نے بڑے درد انگیز مرثیے لکھے۔

اعینی جودا ولا تجمدا الا تبکیان لصخر الندی

اے میری آنکھو! خوب آنسو بہاؤ اور رونا بند کرو کیا تم صخر ایسے کریم النفس آدمی پر آنسو نہیں بہاؤ گی۔

الا تبکیان الجری الجمیل الا تبکیان الفتی السیدا

کیا تم بہادر اور خوش شکل اور جوان سردار پر آنسو نہیں بہاؤ گی۔

طویل العماد عظیم الرماد ساعد عشیرته امردا

اس کے علم اونچے ہیں اور اس کے دروازے پر خاکستر کے بڑے بڑے ڈھیر ہیں جسے لڑکپن ہی میں قبیلے کی سیادت سونپ دی گئی تھی۔

ذیل کے دو شعر بھی صخر کے بارے میں ہیں۔

اشم ابلج یاتم الھداۃ به کانه علم فی راسه نار

اس کی ناک اونچی اور پیشانی روشن ہے اور سرداران قوم اسے اپنا امام تسلیم کرتے ہیں گویا وہ ایسا شخص ہے جس کے سر میں آگ ہے۔

وان صخرا المولا نا وسیدنا وان صخرا اذا نشتو لنحار

بلاشبہ صخر ہمارا مولیٰ اور ہمارا سردار تھا اور بلاشبہ جب لوگ تکلیف میں ہوتے تو صخر ان کے اونٹ ذبح کرتا تھا۔

اہل علم کا اس پر اجماع ہے کہ آج تک کسی خاتون نے خنساء سے پہلے اور نہ ان کے بعد ایسے شعر کہے ہیں۔ زبیر بن بکار نے محمد بن حسن مخزومی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے انہوں نے ابووجزہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ خنساء اپنے چاروں لڑکوں کے ساتھ معرکہ قادسیہ میں موجود تھیں۔ انہوں نے ایک رات پہلے اپنے بیٹوں کو مخاطب کر کے کہا۔

"اے میرے بیٹو! تم نے اسلام قبول کیا اور اپنی خوشی سے ہجرت کی اور خدا واحد لاشریک ہے تم سب ایک ہی مرد اور ایک ہی عورت کے بیٹے ہو۔ میں نے تمہارے باپ کی خیانت کی نہ تمہارے ننھیال کو شرمندہ کیا نہ تمہارے حسب کو رسوا کیا اور نہ تمہارے نسب کی توہین کی اور تم اچھی طرح جانتے ہو کہ خدا نے ان مسلمانوں کے لئے جو کفار سے جنگ کرتے ہیں آخرت میں کتنا عظیم اجر مقرر فرمایا ہے اور دار باقی دار فانی سے بدر جہا بہتر ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿ یَآاَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا وَاتَّقُوْا اللّٰہَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ. ﴾

(آل عمران : ۲۰۰)

''اے مومنو! صبر کرو اور ایک دوسرے کو صبر کی تلقین کرو اور آپس میں ملے جلے رہو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم مراد پاؤ''۔

جب کل صبح اللہ کے فضل و کرم سے تم بہ خیریت جاگو اور دشمن سے لڑنے کے لئے روانہ ہو تو دشمن پر فتح پانے کے لئے خدا سے نصرت کی التجا کرو اور جب تم دیکھو کہ لڑائی اچھی طرح بھڑک اٹھی ہے اور تلواریں آگ کے شعلوں کی طرح چمک رہی ہیں اور میدان جنگ کے اطراف پر آگ برس رہی ہے تو اس کی بھڑکتی آگ میں کود پڑو اور دشمن کے بہادر پہلوانوں کا مقابلہ کرو جب لشکر آمادہ پیکار ہو۔ اس سے تمہیں دار الخلد والمقامہ میں انعام و اکرام سے نوازا جائے گا''۔

دوسرے دن ان کے بیٹے ماں کی نصیحتوں پر عمل کرتے ہوئے میدان جنگ میں اترے اور دشمن کی طرف مردانہ وار بڑھے۔ وہ لڑ رہے تھے اور یہ رجز پڑھ رہے تھے ''وابلوا بلاء حسنا'' آخر کار چاروں بھائی شہید ہو گئے۔ جب شیر دل ماں کو اطلاع ملی تو انا للہ کہنے کی بجائے انہوں نے یہ کلمہ اپنی زبان سے نکالا الحمد للہ الذی شرفنی بقتلھم اور مجھے اللہ کی رحمت سے توقع ہے کہ وہ ہمیں اگلی دنیا میں اکٹھا کرے گا۔

اور حضرت عمر ﷺ جب تک زندہ رہے جناب خنساء کو ان کے چاروں بیٹوں کے دو سو درہم فی آدمی دیتے رہے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۷۷۔ سیدہ خولہؓ دختر اسود

خولہ دختر اسود بن حذافہ ان کی کنیت ام حرملہ خزاعیہ تھی۔ موسیٰ بن عقبہ نے ابن شہاب سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنو عبدالدار جہیم بن قیس اور بروایتے جہم کا نام لیا ہے۔ ان کے ساتھ ان کی بیوی خولہ دختر اسود بن حذافہ بھی تھیں جن کا نام تو ابن عقبہ نے لیا ہے لیکن ان کی کنیت بیان نہیں کی۔ ابن اسحٰق نے کنیت تو لکھ دی ہے لیکن نام نہیں لکھا چنانچہ وہ ان کا ذکر یوں کرتے ہیں۔ ام حرملہ دختر عبدالاسود بن جذیمہ بن اقیش بن عامر بن بیاضہ بن سبیع بن جعثمہ بن سعد بن ملیح بن عمرو بن خزاعہ اس خاتون نے اپنے خاوند جہیم بن قیس کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۷۸۔ سیدہ خولہؓ دختر ثامر انصاریہ

خولہ دختر ثامر انصاریہ، یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے یعقوب بن حمید سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابوایوب سے انہوں نے ابوالاسود سے انہوں نے نعمان بن ابوعیاش زرقی سے انہوں نے خولہ انصاریہ سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا دنیا ایک دل فریب سبزہ زار ہے اور یقیناً کئی لوگ قیامت کے دن اس لئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آگ میں ڈالے جائیں گے کہ انہوں نے بغیر حق اللہ کی حدود میں دست اندازی کی تھی تینوں نے ذکر کیا ہے بقول ابو عمر بعض لوگوں کے قول کے مطابق یہ خاتون قیس بن فہد کی بیٹی تھیں اور ثامر قیس کا لقب تھا۔

۶۸۷۹۔ سیدہ خولہؓ دختر ثعلبہ

خولہ دختر ثعلبہ ایک روایت میں خویلہ ہے۔ اسی طرح ایک روایت میں خولہ دختر حکیم مذکور ہے۔ ایک اور روایت میں خولہ دختر مالک بن ثعلبہ اصرم بن فہر بن ثعلبہ بن غنم بن عوف ہے۔ یوسف بن عبداللہ بن سلام سے خولہ اور خویلہ دونوں مروی ہیں۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعد اور یعقوب پسران ابراہیم سے انہوں نے میرے والد سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے معمر بن عبداللہ بن حنظلہ سے انہوں نے یوسف بن عبداللہ بن سلام سے روایت کی کہ انہیں خویلہ زوجہ اوس بن صامت جو عبادہ بن صامت کے بھائی تھے نے بتایا کہ خدا نے میرے اور اوس بن صامت کے جھگڑے کے متعلق قرآن کی سورت مجادلہ نازل فرمائی۔

جناب خولہ کی روایت ہے کہ میں اوس بن صامت کی بیوی تھی۔ وہ بہت بوڑھا ہونے کی وجہ سے بداخلاق اور بدخو ہو گیا تھا۔ ایک دن اس نے مجھ سے کچھ کہا۔ جب میں نے جواب دیا تو وہ بھڑک اٹھا اور کہا کہ تو میرے لئے میری ماں کی طرح ہے۔ اس پر وہ گھر سے نکل گیا اور جب اہل قبیلہ کی مجلس میں جا بیٹھا تو اسے کئے پر افسوس ہوا۔ وہاں سے واپس آیا تو اس نے مجھ سے ہم بستر ہونا چاہا میں نے اسے صاف صاف کہہ دیا خبردار اس وقت تک میرے قریب مت آنا جب تک ہم اس معاملہ میں خداوند و رسول کا فیصلہ دریافت نہ کرلیں۔ وہ یہ سن کر مجھ پر جھپٹا لیکن میں نے اپنے آپ کو اس سے اس طرح بچا لیا جس طرح ایک عورت بوڑھے اور کمزور خاوند سے بچ نکلتی ہے۔ پھر میں بھاگ کر اپنی ایک ہمسائی کے گھر چلی گئی۔ اس سے چند کپڑے عاریۃً لئے اور سیدھی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں جا کر سارا واقعہ آپ کے گوش گزار کیا اور اس کی بدسلوکی اور بداخلاقی کی شکایت کی حضور نے فرمایا اے خویلہ! تیرا خاوند' تیرا ابن عم عمر رسیدہ ہے تو اس کے بارے میں اللہ سے ڈر۔ بخدا! میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت ہی میں تھی کہ حضور اکرمؐ پر وحی نازل ہوئی اور حسب معمول آپ پر وحی کی حالت طاری ہوگئی ور جب آپ سے وہ حالت گئی تو فرمایا اے خولہ تم دونوں کے بارے میں قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِیْ تُجَادِلُکَ فِیْ زَوْجِهَا وَتَشْتَكِیْٓ اِلَى اللّٰهِ الی آخر " بعد از قراءت آیات فرمایا اپنے خاوند سے کہو کہ وہ غلام آزاد کرے یا دو مہینے کے متواتر روزے رکھے اور یا ساٹھ مسکینوں کو ساٹھ صاع کھجور کھلائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! وہ ان تعزیرات میں سے کسی کا متحمل نہیں ہوسکتا اس پر آپ نے فرمایا نصف کھجوریں میں دے دوں گا۔ اس نے کہا باقی ماندہ مقدار میں دے دوں گی۔ فرمایا تو نے نہایت اچھی بات کہی۔ اب جاؤ اور اس کی طرف سے کھجوریں مساکین میں بانٹ دو اور نیز اپنے میاں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا کرو۔ یونس بن بکیر نے باسنادہ ابن اسحاق سے خولہ دختر ثعلبہ لکھا ہے اور جعفر نے عطاء بن حارث سے انہوں نے ابن اسحاق سے خولہ دختر مالک بیان کیا ہے اور محمد بن ابو حرملہ نے عطاء بن یسار سے روایت کیا کہ خولہ دختر ثعلبہ اوس بن صامت کی زوجہ تھی اور ابو اسحٰق سبیعی نے یزید بن زید سے اور انہوں نے خولہ دختر صامت سے اسی طرح روایت کیا ہے۔ نیز ابن مندہ نے خولہ کی حدیث بیان کی اور خولہ دختر صامت کے نام سے ترجمہ لکھا۔ ہم ان کا ذکر ان شاء اللہ بعد میں کریں گے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور محمد بن سائب کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ خولہ دختر ثعلبہ بن مالک بن دخشم انصاریہ اوس بن صامت کی زوجہ تھی۔ ایک روایت میں جمیلہ اور ایک میں خویلہ دختر دلیج آیا ہے لیکن کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا اول الذکر درست ہے۔

عمر بن خطابؓ سے مروی ہے کہ وہ چند احباب کے ساتھ جا رہے تھے کہ ان کا گزر ایک بڑھیا کے پاس سے ہوا۔ خلیفہ وہاں کھڑے ہو گئے اور کچھ دیر اس سے مصروف گفتگو رہے۔ ایک رفیق نے کہا آپ نے اس بڑھیا سے قیل وقال میں اتنے آدمیوں کو روکے رکھا۔ خلیفہ نے کہا خدا تیرا بھلا نہ کرے۔ تجھے معلوم نہیں کہ یہ کون ہے! یہ وہ خاتون ہے کہ خدا نے جس کی شکایت کو ساتویں آسمان پر سن لیا اور پھر سورۃ مجادلہ نازل فرمائی اگر یہ رات تک کھڑی رہتی تو میں بھی کھڑا رہتا اور صرف نماز کے لئے اس سے علیحدہ ہوتا اور پھر واپس آ جاتا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۸۰۔ سیدہ خولہؓ دختر حکیم

خولہ دختر حکیم انصاریہ۔ طبرانی نے اس خاتون اور خولہ دختر حکیم السلمیہ کے درمیان جو عثمان بن مظعون کی بیوی تھی، فرق کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوغالب کوشیدی سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن بن احمد سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان سے انہوں نے علی بن عبدالعزیز سے انہوں نے مسلم بن ابراہیم سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عطاء خراسانی سے انہوں نے سعید بن مسیب سے انہوں نے خولہ دختر حکیم سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کبھی عورت بھی خواب میں وہ کچھ دیکھتی ہے جو مرد دیکھتا ہے۔ فرمایا اگر ایسی صورت پیش آئے تو غسل کر لینا چاہیے۔ اسماعیل بن عیاش نے عطاء سے اور ثوری نے علی بن زید سے انہوں نے سعید سے روایت کی ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۸۱۔ سیدہ خولہؓ دختر حکیم بن امیہ

خولہ اور بروایتے خویلہ دختر حکیم بن امیہ بن حارثہ بن اوقص بن مرہ بن ہلال بن فالج بن ذکوان بن ثعلبہ بن بہثہ بن سلیم السلمیہ جو عثمان بن مظعون کی بیوی تھیں اور یہ وہ خاتون ہے جس نے بقول بعض اپنا نفس حضور اکرم ﷺ کو ہبہ کر دیا تھا اور ایک پارسا خاتون تھیں۔ ان سے سعد بن ابی وقاص نے سفر میں کسی مقام پر اترنے کے بارے میں ایک حدیث روایت کی تھی۔

عبداللہ بن احمد خطیب نے ابوبکر بن بدران حلوانی سے انہوں نے ابومحمد عبداللہ بن عبیداللہ بن یحییٰ سے انہوں نے حسین بن اسماعیل محاملی سے انہوں نے ابراہیم بن ہانی سے انہوں نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے یزید بن ابوحبیب سے انہوں نے حارث بن یعقوب بن عبداللہ سے انہوں نے بسر بن سعید سے انہوں نے سعد بن ابی وقاص سے انہوں نے خولہ دختر حکیم سلمیہ سے روایت کی کہ میں نے آپؐ کو فرماتے سنا جو آدمی سفر میں کسی منزل پر مقام کرے اور یہ دعا پڑھے جب تک وہ وہاں قیام کرے گا وہ دکھ سے محفوظ رہے گا۔ دعا یہ ہے:

اعوذ بکلمات اللہ التامات من شر ما خلق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور یہ وہی خاتون ہیں جنہوں نے حضور اکرم ﷺ سے درخواست کی تھی یا رسول اللہ اگر طائف فتح ہو جائے تو بادیہ دختر غیلان کے زیورات آپ مجھے عنایت فرمائیں۔ فرمایا سوچو تو اگر بنو ثقیف پر حملے کی اجازت ہی نہ ملی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۸۲۔ سیدہ خولہؓ دختر دلیج

خولہ دختر دلیج ایک روایت میں خویلد مذکور ہے۔ ان سے ظہار کا قصہ مذکور ہے جو ہم خولہ دختر ثعلبہ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۸۳۔ سیدہ خولہؓ خادمہ رسول اللہ

خولہ حضور اکرمؐ کی خدمت گزار جو حفص بن سعید کی دادی تھیں' یحییٰ بن ابوالرجاء نے کتابۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے انہوں نے ابونعیم الفضل بن دکین سے انہوں نے حفص بن سعید القرشی سے انہوں نے اپنی ماں سے انہوں نے ان کی ماں سے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزار تھیں روایت کی کہ ایک دفعہ گھر میں کتے کا پلا گھس گیا اور چارپائی کے نیچے مر گیا۔ کئی دنوں تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی کا نزول نہ ہوا۔ مجھ سے فرمایا خولہ! کیا بات ہے کہ وحی کا سلسلہ منقطع ہو گیا ہے اور جبرائیل علیہ السلام نہیں آ رہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! آج کا دن تو ماشاء اللہ بڑا اچھا معلوم ہو رہا ہے۔ نہ معلوم جبرائیل کیوں نہیں آ رہے؟ حضور اکرمؐ نے چادر اٹھا کر اوڑھ لی میں نے دل میں کہا بہتر ہے کہ میں گھر میں جھاڑو دے کر اسے صاف کر دوں چنانچہ میں نے جھاڑو دینا شروع کیا کہ بھاری سی چیز پڑی نظر آئی۔ میں نے اسے غور سے دیکھا تو وہ کتے کا پلا تھا۔ میں نے اسے اٹھا کر دیوار کے پیچھے پھینک دیا۔ اتنے میں آپ واپس آئے تو آپ کی ریش مبارک کے بال ہل رہے تھے اور جب بھی حضور اکرم کو وحی ہوتی تھی تو آپ کو یہی صورت پیش آتی مجھ سے مخاطب ہو کر فرمایا اے خولہ مجھے چادر اوڑھا دو اس موقعہ پر سورۃ والضحیٰ کی آیات فترضی تک نازل ہوئی تھیں پھر آپ اٹھے میں نے پانی رکھا آپ نے غسل فرمایا اور چادر اوڑھ لی۔ یہ حدیث اسی طرح روایت کی گئی ہے لیکن صحیح بات یہ ہے کہ یہ سورت ابتدائے بعثت اس وقت نازل ہوئی تھی جب کچھ عرصہ کے لئے سلسلہ وحی منقطع ہو گیا تھا اور مشرکوں نے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے ربّ نے چھوڑ دیا تو یہ سورۃ نازل ہوئی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔ ابوعمر کہتے ہیں یہ اسناد ایسا نہیں کہ اس حدیث کو درست سمجھا جائے۔

۶۸۸۴۔ سیدہ خولہؓ دختر صامت

خولہ دختر صامت۔ ابواسحٰق سبیعی نے یزید بن زید سے انہوں نے خولہ دختر صامت سے ظہار کا قصہ سنا جسے خولہ دختر ثعلبہ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۸۵۔ سیدہ خولہؓ دختر عاصم

خولہ دختر عاصم ہلال بن امیہ کی زوجہ تھیں۔ انہوں نے اپنے خاوند سے لعان کیا تھا اور حضور اکرم ﷺ نے دونوں میں علیحدگی فرما دی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۸۸۶۔سیدہ خولہؓ دختر عبداللہ انصاری

خولہ دختر عبداللہ انصاری بصری شمار ہوتی ہیں۔رقیہ دختر سعد نے اپنی دادی خولہ بنت عبداللہ انصاریہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کو فرماتے سنا۔''انسان میل کچیل ہے مگر انصار ایک سایہ دار درخت ہیں۔اے اللہ! تو انصار کو معاف کر اور ان کے بیٹوں اور پوتوں کو معاف کر۔''اس کے بعد جناب خولہ نے کہا۔میرا اندازہ ہے کہ حضور اکرم کی اس دعا سے مجھے بھی حصہ ملے گا۔تینوں نے ذکر کیا ہے لیکن بقول ابو عمر اس کے اسناد میں شبہے کی گنجائش ہے۔

۶۸۸۷۔سیدہ خولہؓ دختر عمرو

خولہ دختر عمرو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ہشام بن عروہ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ذبح کرنے کے لئے ایک اونٹ خریدا اور جناب خولہ دختر عمرو کے پاس بھیجا کہ وہ اسے ذبح کر کے تقسیم کر دیں۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۸۸۔سیدہ خولہؓ دختر قیس انصاریہ

خولہ دختر قیس بن قہد بن قیس بن ثعلبہ بن غنم بن مالک بن نجار انصاریہ نجاریہ۔حمزہ بن عبدالمطلب کی زوجہ تھیں اور کنیت ام محمد تھی اور ایک روایت کی رو سے جناب حمزہ کی زوجہ خولہ دختر ثامر تھیں اور ایک روایت میں ہے کہ ثامر قیس بن قہد کا لقب تھا مگر بقول ابو عمر پہلی روایت صحیح ہے۔بقول ابو نعیم ان کی کنیت ام محمد اور ایک روایت میں ام حبیبہ تھی بقول ابن مندہ ان کی کنیت ام محمد یا ام صبیہ تھی لیکن یہ وہم ہے بلکہ حبیبہ کو بدل کر صبیہ بنا دیا ہے کیونکہ ام صبیہ کا تعلق بنو جہینہ سے ہے اور یہ خاتون بنو انصار سے تھیں۔جناب حمزہ کی شہادت کے بعد نعمان بن عجلان انصاری زرقی سے ان کا نکاح ہوا۔علی بن المدینی کے مطابق خولہ دختر قیس خولہ دختر ثامر ہی ہے۔ان سے عبید ابو ولید سنوطی محمود بن ربیع' معاذ بن رفاعہ اور محمد بن یحییٰ بن حبان نے روایت کی۔

ابو منصور بن مکارم نے نصر بن صفوان سے باسنادہ انہوں نے معافی بن عمران سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر انصاری سے انہوں نے سعید سے روایت کی کہ ابو الولید عبید نے انہیں بتایا کہ میں اور عبیدہ زرقی کے ساتھ خولہ دختر قیس کے پاس گیا اس خاتون نے بتایا کہ رسول اکرم ﷺ کے سامنے مال دنیا کا ذکر ہوا۔آپ نے فرمایا کہ مال دنیا ایک شیریں اور دل کش چیز ہے جو جائز طریقے سے حاصل کرے اسے اللہ تعالیٰ برکت عطا کرے گا اور بہت ایسے لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے مال میں اس طرح تصرف کرتے ہیں جس طرح ان کا جی چاہتا ہے۔قیامت میں ان کا ٹھکانہ جہنم ہوگا۔

محمود بن لبید نے خولہ دختر قیس بن قہد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کیا میں تمہیں خطاؤں کے کفارے کے متعلق نہ بتاؤں صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! ضرور ارشاد فرمائیے۔آپ نے فرمایا ناگواریوں میں اچھی طرح وضو کرنا اور مسجد کی طرف بکثرت آمد و رفت رکھنا اور بعد از نماز دوسری نماز کا انتظار کرنا۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں بہت ممکن ہے کہ ثامر' قیس بن قہد کا لقب ہو کیونکہ دونوں تراجم میں مذکور حدیث ایک ہی ہے۔یعنی ان المال حلوۃ خضرۃ ۔ واللہ اعلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۸۸۹۔ سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا دختر قیس جہنیہ

خولہ دختر قیس جہنیہ۔ ام صبیہ ان کی حدیث کے راوی سالم اور نافع پسران سرج کے علاوہ نعمان بن خربوذ ہیں۔ طبرانی نے اس خاتون اور خولہ دختر قیس بن قہد انصاریہ جو حمزہ بن عبدالمطلب کی بیوی تھیں میں فرق کیا ہے لیکن ابونعیم نے ان کی کنیت ام صبیہ تحریر کی ہے اسی طرح ابوعمر نے دونوں میں فرق کیا ہے اور اس خاتون کی کنیت ام صبیہ لکھی ہے۔ جعفر مستغفری کا قول ہے کہ خولہ دختر قیس کی کنیت ام صبیہ ہے جو خارجہ بن نعمان کی دادی تھیں۔ نہ تو یہ حمزہ کی زوجہ ہیں اور نہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے اپنے شوہر کے خلاف شکایت کی تھی۔

ہمیں ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے خبر دی نیز ابوموسیٰ نے کہا ہے کہ ہمیں ابوغالب نے ابوبکر محمد بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے علی بن مبارک صنعانی سے انہوں نے اسماعیل بن ابواویس سے انہوں نے خارجہ بن حارث بن رافع بن مکیث جہنی سے انہوں نے سالم بن سرج مولیٰ ام صبیہ یعنی خولہ دختر قیس سے جو خارجہ کی دادی کی ماں ہیں روایت کی کہ ایک دفعہ انہوں نے اور حضور ﷺ نے ایک ہی برتن میں ہاتھ ڈال ڈال کر وضو کیا۔ ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ ام صبیہ کو خولہ دختر قیس بن فہد کی کنیت قرار دیتے ہیں۔ یہ ان کا ظن ہے اور جیسا کہ اس خاتون کے نسب سے ظاہر ہے' یہ قیس جہنی کی دختر تھیں۔ اور وہ انصاریہ تھیں۔ ہم کنیتوں کے تحت پھر ان کا ذکر کریں گے کیونکہ ان کی شہرت کا مدار ان کی کنیت پر ہے۔

امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں خولہ دختر قیس لکھا ہے اور حدیث "الدنیا حلوة خضرة" روایت کی ہے ایک اور ترجمہ ام صبیہ جہنیہ کے نام سے لکھا ہے اور اس میں وہ حدیث لکھی ہے۔ جس کا ذکر ابھی ہوا ہے کہ انہوں نے اور حضور نے ایک برتن سے وضو کیا لیکن امام احمد نے اس خاتون کا نام نہیں لکھا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دو ہیں ایک نہیں۔

۶۸۹۰۔ سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا دختر ہذیل

خولہ دختر ہذیل بن ہبیرہ بن قبیصہ بن حارث بن حبیب بن حرفہ بن ثعلبہ بن بکر بن حبیب بن غنم بن تغلب تغلبیہ حضور اکرم ﷺ نے اس خاتون سے نکاح کیا مگر حضور تک آنے سے پہلے ہی وفات پا گئیں۔ یہ جرجانی کا قول ہے۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

حرفہ: حاء پر پیش' راء ساکن اور فاء کے ساتھ ہے۔

۶۸۹۱۔ سیدہ خولہ رضی اللہ عنہا دختر یسار

خولہ دختر یسار۔ علی بن ثابت جزری نے وازع بن نافع سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے خولہ دختر یسار سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم سے دریافت کیا یارسول اللہ! ایام حیض میں میرے پاس ان کپڑوں کے سوا جو میرے جسم پر ہیں اور کوئی کپڑا نہیں ہوتا فرمایا اسی کو دھو لیا کر اور نماز پڑھ لیا کر پھر عرض کیا یارسول اللہ دھونے کے بعد بھی خون کا نشان رہ جاتا ہے۔ فرمایا کوئی حرج نہیں۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ خولہ دختر یسار نے حضور ﷺ سے دریافت کیا یارسول اللہ اگر کپڑے میں خون کا اثر رہ جائے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

فرمایا کپڑے کو دھو دینا ہی ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابو عمر لکھتے ہیں مجھے ڈر ہے کہ یہ خاتون خولہ دختر نعمان نہ ہوں کیونکہ دونوں حدیثوں کا اسناد ایک ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں وہ حدیث جس کا ذکر ہم خولہ دختر یمان کے ترجمے میں کریں گے اس کا اسناد علی بن ثابت از وازع از ابوسلمہ ہے۔ ہاں علی بن ثابت کے بغیر دونوں حدیثوں میں اختلاف ہے اور یہ مشکوک ہے۔

۶۸۹۲۔ سیدہ خولہؓ دختر یمان

خولہ دختر یمان عبسیہ حذیفہ بن یمان کی ہمشیرہ تھیں۔ یحیٰی نے کتابۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے صلت بن مسعود سے انہوں نے علی بن ثابت سے انہوں نے وازع بن نافع سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے خولہ دختر یمان سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا عورتوں کے اجتماع میں کوئی بھلائی نہیں سوائے اس کے کہ جب وہ کسی میت پر جمع ہوتی ہیں تو بے تحاشا باتیں کرتی ہیں۔

ربعی بن حراش اپنی زوجہ سے انہوں نے حذیفہ کی ہمشیرہ سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم ﷺ ہمارے درمیان خطبے کے لئے کھڑے ہوئے اور حمد و ثنا کے بعد فرمایا اے خواتین چاندی کے زیور جو تم پہنتی ہو اس میں کوئی حرج نہیں لیکن وہ خواتین جن کے پاس سونے کے زیور ہیں اور وہ ان کی نمائش کرتی ہیں انہیں ضرور جہنم میں عذاب دیا جائے گا۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۸۹۳۔ سیدہ خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ان سے معاویہ بن اسحٰق نے روایت کی کہ ابونعیم کے بقول صرف طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مجھے یہ خاتون حمزہ بن عبدالمطلب کی زوجہ معلوم ہوتی ہیں۔

یحیٰی نے کتابۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم خبر دی کہ ہمیں محمد بن عوف سے انہوں نے موسیٰ بن ایوب سے انہوں نے بقیہ سے انہوں نے ابوالجون سے انہوں نے ابوسعید سے انہوں نے معاویہ ابن اسحٰق سے انہوں نے خولہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ اس امت کو کبھی تقدیس عطا نہیں کرتا جس میں زبردست سے کمزور کا حق بلا مزاحمت نہ لیا جا سکے نیز فرمایا کہ جو شخص اپنے مقروض سے صرف نظر کرے اور اسے غصہ نہ آئے اس کے لئے زمین کے چوپائے اور سمندر کی مچھلیاں بھی دعا کرتی ہیں اور جو شخص مقروض سے صرف نظر نہ کرے اور وہ غضب ناک ہو تو اس کے نام پر ہر رات، دن ہفتے اور مہینے میں ظلم لکھ دیا جاتا ہے۔ ابونعیم اور موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۹۴۔ سیدہ خیرہؓ دختر ابی حدرد

خیرہ دختر ابو حدرد جو درداء الکبریٰ کی والدہ تھیں۔ ایک روایت میں ان کا نام جہیمہ تھا اور ابوالدرداء کی زوجہ ہیں۔ ان کی حدیث کو سہل بن معاذ نے اپنے والد سے' صفوان بن عبداللہ اور عبداللہ بن باباہ سے انہوں نے ابومحمد بن ابوالقاسم دمشقی سے انہوں نے والد سے انہوں نے ابومنصور محمود بن احمد بن عبدالمنعم سے انہوں نے ابوعلی حسین بن عمر بن حسن بن یونس سے انہوں نے ابوعمر قاسم بن جعفر سے انہوں نے ابوہاشم عبدالغافر بن سلامہ سے انہوں نے یحیٰی بن عثمان سے انہوں نے محمد بن حمیر سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اسامہ انہوں نے سہل سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی انہوں نے ام الدرداء سے سنا کہ میں نہا کر حمام سے نکلی کہ حضور اکرم ﷺ سے سامنا ہو گیا دریافت فرمایا کہاں سے آ رہی ہو عرض کیا حمام سے۔ فرمایا تم میں سے جو عورت بھی کسی غیر کے گھر میں کپڑے اتارتی ہے بخدا وہ ان تمام حجابات کو جو اس کے اور اللہ کے درمیان حائل ہیں پھاڑ دیتی ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔ ہم کنیتوں کے عنوان کے تحت پھر ان کا ذکر کریں گے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں ابن مندہ اور ابونعیم نے اس خاتون خیرہ کو ام الدرداء الکبریٰ قرار دیا ہے اور ایک روایت میں ان کا نام ہجیمہ یا جہیمہ آیا ہے اور انہوں نے دونوں کو ایک سمجھا ہے حالانکہ ایسا نہیں ہے کیونکہ کبریٰ کا نام خیرہ اور ام الدرداء صغریٰ کا ہجیمہ الکبریٰ ہے اور انہیں صحبت نصیب ہوئی اور صغریٰ محروم رہی اور یہی بات درست ہے اور باقی جو کچھ ہے وہ غلط ہے۔

علی بن مدینی کا قول ہے کہ ابوالدرداء کی دو بیویاں تھیں۔ دونوں کو ام الدرداء کہتے تھے۔ ان میں سے ایک یعنی خیرہ دختر ابوحدرد کو حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور دوسری سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد نکاح کیا اور ہماری روایت اسی سے مروی ہے اسے ہجیمہ الوصابیۃ کہتے ہیں۔ ابومسہر دونوں کو ایک کہتا ہے لیکن یہ غلط ہے۔

امیر ابونصر کہتے ہیں کہ خیرہ دختر ابوحدرد ام الدرداء الکبریٰ ابوالدرداء کی بیوی تھیں جنہیں صحبت حاصل ہوئی اور ابوالدرداء سے پہلے وفات پائی تھی اور ام الدرداء صغریٰ ہجیمہ دختر حیی وصابیہ وہ خاتون ہیں جن سے امیر معاویہ نے نکاح کی خواہش کی تھی اور خاتون نے انکار کر دیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ دو ہیں۔ واللہ اعلم

۶۸۹۵۔ سیدہ خیرہ رضی اللہ عنہا کعب کی اہلیہ

خیرہ زوجہ کعب بن مالک انصاری۔ یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے ایک آدمی سے جو کعب بن مالک کی اولاد سے تھا اور جن کا نام عبداللہ بن یحییٰ تھا انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی والدہ خیرہ سے جو کعب بن مالک کی زوجہ تھیں روایت کی کہ وہ اپنا زیور لے کر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں تاکہ وہ زیور فی سبیل اللہ صدقہ کر دیا جائے۔ حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا کیا تو نے اپنے شوہر سے اجازت لی ہے کیونکہ اس کی رضامندی کے بغیر تو ایسا نہیں کر سکتی۔ خاتون نے جواب دیا یا رسول اللہ میں خاوند کی اجازت سے ایسا کر رہی ہوں آپ نے کعب کو طلب فرما کر تصدیق کی اور زیور لے لیا۔

اور یحییٰ کے بیٹے عبداللہ نے یہ حدیث اپنے والد سے انہوں نے ان کی دادی زوجہ کعب سے روایت کی تینوں نے ذکر کیا ہے۔

باب الدال

۶۸۹۶۔ سیدہ درہ رضی اللہ عنہا بنت ابوسفیان

درہ دختر ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ قرشیہ امویہ امیر المومنین ام حبیبہ کی ہمشیرہ تھیں۔ ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے زینب دختر ابوسلمہ سے انہوں نے ام حبیبہ سے روایت کی کہ میں نے رسول کریمؐ کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ!

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیا آپ درہ دختر ابوسفیان کے بارے میں غور فرمائیں گے حضور اکرمؐ نے فرمایا میں کیا کروں۔ میں نے عرض کیا آپ اس سے نکاح کر لیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کیا تو اس امر کو پسند کرتی ہے؟ میں نے عرض کیا میں آپ کو چھوڑ نا نہیں چاہتی لیکن میں یہ ضروری چاہتی ہوں کہ آپ کی محبت میں جو خاتون میری شریک ہو وہ میری بہن ہو لیکن وہ تو میرے لئے حلال نہیں ہو سکتی میں نے عرض کیا لیکن میں نے تو سنا ہے کہ آپ زینب دختر ابوسلمہ سے نکاح کرنا چاہتے ہیں فرمایا یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ تو میری ربیب ہے اور میں نے اور اس کے باپ نے ثویبہ کا دودھ پیا ہے۔ بہتر یہی ہے کہ تم عورتیں اپنی لڑکیاں اور بہنیں مجھے نہ پیش کیا کرو۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور اشہر نے کہا ہے کہ ابوسفیان کی لڑکی کا نام عزہ تھا۔ ایک روایت میں جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں ان کا نام حسنہ مذکور ہے۔ واللہ اعلم

۶۸۹۷۔ سیدہ درہؓ دختر ابی سلمہ

درہ دختر ابوسلمہ بن عبدالاسد قرشیہ مخزومیہ رسول اکرم ﷺ کی ربیب تھیں۔ ان کی والدہ ام سلمہ ازواج مطہرات میں شامل تھیں۔

لیث بن سعد نے یزید بن ابو حبیب سے انہوں نے عراک بن مالک سے روایت کی کہ زینب دختر ابوسلمہ نے انہیں بتایا کہ ام حبیبہ نے آپ کی خدمت میں عرض کیا۔ ہمیں معلوم ہوا کہ آپ ابوسلمہ کی بیٹی درہ سے نکاح کرنے والے ہیں فرمایا ام سلمہ کی موجودگی میں اگر میں نے ام سلمہ سے نکاح نہ کیا ہوتا جب بھی وہ میرے لئے حلال نہیں تھی کیونکہ میں اس (ابوسلمہ) کا رضاعی بھائی تھا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابو عمر لکھتے ہیں کہ اہل علم جانتے ہیں کہ ام سلمہ کی بیٹیاں آپ کی ربیب تھیں بقول زبیر ابوسلمہ بن عبدالاسد کے دولڑکے سلمہ اور عمرو اور دولڑکیاں درہ اور زینب تھیں اور ان کی ماں ام سلمہ دختر ابوامیہ تھیں۔

۶۸۹۸۔ سیدہ درہؓ دختر ابولہب

درہ دختر ابولہب بن عبدالمطلب بن ہاشم قرشیہ ہاشمیہ۔ انہوں نے اسلام قبول کر کے ہجرت کی یہ خاتون حارث بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب کی زوجہ تھیں۔ ان کے بطن سے عقبہ، ولید اور ابومسلم پیدا ہوئے۔

محمد بن اسحٰق نے نافع اور زید بن اسلم سے انہوں نے ابن عمر سے انہوں نے سعید بن ابوسعید مقبری اور ابن منکدر سے انہوں نے ابوہریرہ سے انہوں نے عمار بن یاسر سے روایت کی کہ درہ دختر ابولہب ہجرت کر کے مدینے آئیں اور رافع بن معلی زرقی کے مکان میں قیام کیا۔ بنوزریق کی خواتین نے ان سے کہا کہ تجھے ہجرت سے کیا فائدہ ہوگا؟ جبکہ قرآن میں تیرے باپ کے بارے میں ارشاد ہوا ہے "تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ" درہ حاضر خدمت ہوئیں اور ان عورتوں کی گفتگو کا ذکر کیا آپ نے درہ کو تسلی دی اور فرمایا تو آرام سے بیٹھ۔ جب ظہر کی نماز ادا ہو چکی تو آپ منبر پر بیٹھے اور فرمایا میرے قرابت داروں پر طعن و تشنیع سے مجھے نہ ستایا جائے۔ بخدا قیامت کے دن یمن کے صداء، حکم اور سہلب قبائل کے لوگ بھی بہرہ یاب ہوں گے۔

ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے احمد بن عبدالملک سے انہوں نے شریک سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے سماک بن حرب سے انہوں نے درہ کے شوہر سے انہوں نے درہ سے روایت کی کہ حضور ﷺ منبر پر تشریف فرماتے کہ ایک شخص نے اٹھ کر پوچھا یا رسول اللہ ﷺ اللہ کے پسندیدہ بندے کون ہیں؟ فرمایا قرآن کی زیادہ تلاوت کرنے والے پارسا' اچھے کاموں کی طرف بلانے والے اور برے کاموں سے روکنے والے اور زیادہ صلہ رحمی کرنے والے۔

اور شریک سے انہوں نے سماک نے انہوں نے عبداللہ بن عمیرہ سے انہوں نے درہ کے شوہر سے انہوں نے درہ سے روایت کی اسی طرح ایک اور اسناد کے مطابق شعبہ نے سماک سے انہوں نے عبداللہ بن عمیرہ سے انہوں نے ایک آدمی سے انہوں نے درہ کے شوہر سے انہوں نے درہ دختر ابوجہل سے لیکن یہ غلط ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۸۹۹۔ سیدہ دقرہؓ ام ولد اذینہ

دقرہ ام ولد اذینہ۔ طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ایک روایت کے مطابق انہیں صحبت نصیب ہوئی لیکن ان سے کوئی روایت مذکور نہیں۔ جناب عائشہ سے روایت کی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الذال

۶۹۰۰۔ سیدہ ذرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

ذرہ کسی صحابی کی زوجہ تھیں۔ ان کا نسب معلوم نہیں ہوسکا۔ ان سے محمد بن منکدر اور زید بن اسلم نے اور ابوالنصر ہاشم بن قاسم نے ابوجعفر رازی سے انہوں نے لیث سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے ذرہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا میں اور یتیم کا کفیل ان دو انگلیوں کی طرح بہشت میں اکٹھے ہوں گے اسی طرح بیوہ عورتوں اور مساکین کی دیکھ بھال کرنے والا مجاہد فی سبیل اللہ یا اس روزہ دار کی طرح ہے جو اللہ کی رضا کے لئے متواتر روزے رکھتا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

باب الراء

۶۹۰۱۔ سیدہ رائطہؓ دختر حارث

رائطہ دختر حارث بن جبیلہ بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ انہوں نے اپنے خاوند حارث بن خالد بن صخر بن عامر بن کعب کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی جہاں عائشہ اور زینب پیدا ہوئیں اور وفات پا گئیں۔

ابوجعفر نے باسنادہ تا یونس محمد بن اسحٰق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ' بنو تیم بن مرہ سے حارث بن خالد بن صخر بن عامر بن کعب اور ان کی زوجہ ریطہ دختر حارث کا نام لیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا نام رائطہ اور ابوعمر نے ریطہ لکھا ہے۔

۶۹۰۲۔ سیدہ رائطہؓ دختر حیان

رائطہ دختر حیان بن عمیرہ بن ناصرہ از اسیرانِ بنو ہوازن حضور اکرم ﷺ نے یہ خاتون حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ہبہ کر دی تھی کہ انہیں کچھ حصہ قرآن پڑھا دیں۔ ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۹۰۳۔ سیدہ رائطہ رضی اللہ عنہا دختر سفیان

رائطہ دختر سفیان بن حارث خزاعیہ۔ جو قدامہ بن مظعون کی بیوی تھیں۔ ان سے ان کی بیٹی عائشہ نے روایت کی کہ وہ اپنی ماں کے ساتھ تھیں جب خواتین نے آپ سے بیعت کی۔ ان کا تذکرہ عائشہ بنت قدامہ میں ہو چکا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۰۴۔ سیدہ رائطہ رضی اللہ عنہا دختر عبداللہ

رائطہ دختر عبداللہ۔ ابن مسعود کی زوجہ تھیں۔ ایک روایت میں ریطہ ہے آگے ہم پھر ان کا ذکر کریں گے۔ ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۰۵۔ سیدہ رائعہ رضی اللہ عنہا دختر ثابت

رائعہ دختر ثابت بن فاکہہ بن ثعلبہ انصاریہ از بنوخطمہ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۶۹۰۶۔ سیدہ رباب رضی اللہ عنہا دختر معرور

رباب دختر براء بن معرور بن خنساء انصاریہ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۶۹۰۷۔ سیدہ رباب رضی اللہ عنہا دختر حارثہ

سیدہ رباب رضی اللہ عنہا دختر حارثہ بن سنان بن عبید الصاریہ از بنی ابجر۔ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔ یہ ابن حبیب کا قول ہے۔

۶۹۰۸۔ سیدہ رباب رضی اللہ عنہا دختر کعب

رباب دختر کعب بن عدی بن عبدالاشہل یہ خاتون حذیفہ، سعد اور صفوان کی والدہ اور یمان کی زوجہ تھیں۔ بقول ابن حبیب حضور ﷺ سے بیعت کی۔

۶۹۰۹۔ سیدہ رباب رضی اللہ عنہا دختر نعمان

رباب دختر نعمان بن امرأالقیس بن زید بن عبدالاشہل انصاریہ۔ معاذ بن زرارہ ظفری کی والدہ تھیں۔ بقول ابن حبیب حضور ﷺ سے بیعت کی۔

۶۹۱۰۔ سیدہ ربداء رضی اللہ عنہا دختر عمرو

ربداء دختر عمرو بن عمارہ بن عطیہ بلویہ عبیداللہ بن سعید کا قول ہے کہ ابو ربداء یا سر بنو بلی کی ایک عورت جن کا نام ربداء دختر عمرو بن عمارہ تھا کے غلام تھے۔ وہ بکریاں چرا رہے تھے کہ حضور اکرمؐ وہاں سے گزرے اور ان سے دودھ مانگا۔ انہوں نے ایک بکری کا دودھ دوھ کر حضور اکرم ﷺ کو پیش کیا وہ چلا گیا اور ہم وہاں بیٹھے رہے۔ اس نے جا کر اپنی مالکہ کو یہ بات بتا دی۔ اس خاتون نے غلام کو آزاد کر دیا اور اس نے ابوالربداء اپنی کنیت رکھ لی۔ غسانی نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۹۱۱۔سیدہ ربیع ؓ دختر معوذ

ربیع دختر معوذ بن عفراء انصاریہ۔ہم ان کا نسب ان کے والد اور چچاؤں کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔انہیں صحبت نصیب ہوئی اور اہل مدینہ نے ان سے روایت کی۔اس خاتون نے بارہا حضور اکرم ﷺ کے ساتھ غزا میں شرکت کی زخمیوں کی مرہم پٹی کرتیں اور مقتولین کو مدینے پہنچانے کا بندوبست کرتی تھیں۔حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت رضوان کے موقع پر بیعت کی تھی۔

زبیر نے اپنے چچا سے انہوں نے واقدی سے روایت کی کہ دختر مخربہ مدینے میں عطر کی خرید و فرخت کرتی تھیں اور عیاش اور عبداللہ پسران ابو ربیعہ مخزومیوں کی والدہ تھیں۔یہ خاتون (اسماء) ربیع دختر معوذ کے گھر عطر بیچنے کو گئی۔انہوں نے اسماء سے عطر مانگا تو اسماء نے ربیع کے والد کا نام لے کر کہا کہ تو اس آدمی کی بیٹی ہے۔جس نے اپنے سردار (ابوجہل) کو قتل کیا تھا ہاں میں اس کی بیٹی ہوں۔اسماء نے کہا میں ہرگز تجھ پر عطر نہیں بیچونگی۔ربیعہ نے کہا کہ میں تجھ سے ہرگز عطر نہیں خریدوں گی۔میں نے تیرے عطر سے زیادہ بدبودار عطر نہیں دیکھا۔پھر میں اٹھ کھڑی ہوئی۔میں نے یہ بات اسے غصہ دلانے کے لئے کہی تھی۔

کئی راویوں نے باسناد ہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے حمیدہ بن مسعدہ بصرہ سے انہوں نے بشر بن مفضل سے انہوں نے خالد بن ذکوان سے انہوں نے ربیع دختر معوذ سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ اس صبح کو ہمارے یہاں تشریف لائے جس رات میری شادی ہوئی تھی اور فرش پر یوں بیٹھ گئے جس طرح تم میرے ساتھ بیٹھے ہوئے ہو اور ہماری لڑکیاں دف بجا رہی تھیں اور ان لوگوں کا ماتم کر رہی تھیں جو غزوۂ بدر میں مارے گئے تھے۔اس دوران میں ایک لڑکی نے یہ مصرع پڑھا و **فینا نبی یعلم ما فی غد** حضور ؐ نے سنا تو فرمایا اسے رہنے دو جو آگے گا رہی تھی وہی گاتی جاؤ۔

ابوعبیدہ بن محمد نے عمار بن یاسر سے روایت کی میں نے ربیع دختر معوذ بن عفراء سے کہا مجھے حضور کے بارے میں بتاؤ۔انہوں نے کہا اے میرے بیٹے! اگر تم حضور اکرم ﷺ کو دیکھتے تو یوں سمجھتے گویا کہ سورج نکل آیا ہے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۱۲۔سیدہ ربیع ؓ دختر نضر

ربیع (ربیع کی تصغیر ہے یعنی ربیع) دختر نضر ان کا نسب ہم ان کے بھائی انس بن نضر کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔یہ انصار کے قبیلے عدی بن نجار سے تھیں اور حارثہ بن سراقہ کی والدہ تھیں جو غزوہ بدر میں شہید ہو گئے تھے۔ان کی والدہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی یا رسول اللہ حارثہ کس حال میں ہے؟ اگر وہ بہشت میں ہے تو میں صبر کروں گی اور اپنے آنسوؤں کو روکے رکھوں گی اور اگر معاملہ اس کے برعکس ہے تو پھر میں دل کھول کر روؤں گی فرمایا جنت کے کئی درجے ہیں اور حارثہ کو فردوس اعلیٰ میں جگہ ملی ہے۔

یہ ربیع وہی خاتون ہیں جنہوں نے ایک عورت کا اگلا دانت توڑ دیا تھا چنانچہ ان کے قبیلے نے تاوان پیش کیا مگر مخالفین نے معافی پر اصرار کیا۔لیکن ربیع کے خاندان نے معافی دینے سے انکار کر دیا۔مقدمہ حضور اکرم ﷺ تک پہنچا تو آپ نے قصاص کا حکم دیا اس پر ربیع کا بھائی انس بن نضر اٹھا اور عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ربیع کا دانت توڑ دیں گے؟ اس ذات کی قسم جس نے آپ کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سچا دین دے کر بھیجا ہے اس کا دانت نہ توڑیئے گا۔ جب انس نے مزاحمت کی تو ان لوگوں نے ربیع کا قصور معاف کر دیا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں جو اللہ کے نام کی قسم کھائیں تو خدا انہیں بری الذمہ قرار دیدے ایک روایت میں ہے کہ جس خاتون سے یہ قصور سرزد ہوا تھا وہ ربیع کی ہمشیرہ تھیں۔

یحییٰ بن محمود اور عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسناد ہما مسلم سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے عفان سے انہوں نے حماد سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ ربیع کی بہن ام حارثہ نے ایک عورت کو زخمی کر دیا اور معاملہ حضور اکرمؐ کے علم میں لایا گیا۔ حضور اکرمؐ نے قصاص کا حکم دیا ام الربیع نے عرض کیا یا رسول اللہ کیا آپ ربیع سے قصاص لیں گے؟ بخدا ایسا ہرگز نہیں ہوگا حضور نے فرمایا یہ اللہ کا حکم ہے۔ تم کیا کہہ رہی ہو لیکن ام ربیع نے اس بات کو اتنی دفعہ دہرایا کہ مخالفین نے درگزر کر دیا حضورؐ نے فرمایا بعض لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ اگر وہ اللہ سے بھی کسی کام کی قسم کھالیں تو خدا انہیں اس سے عہدہ برآ ہونے کا موقع فراہم کر دیتا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۱۳۔ سیدہ رجاء غنویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

رجاء غنویہ بصرے میں سکونت اختیار کر لی تھی۔ ان سے محمد بن سیرین نے روایت کی۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے ابن سیرین سے انہوں نے رجاء سے روایت کی کہ میں حضور اکرمؐ کے پاس بیٹھی ہوئی تھی کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو لئے آئی۔ اس نے گزارش کی یا رسول اللہؐ! اس کے لئے برکت کی دعا فرمایئے کہ اس سے پہلے میرے تین بچے مر چکے ہیں حضورؐ نے پوچھا قبول اسلام کے بعد؟ اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ فرمایا تجھے محفوظ جنت مبارک ہو۔ اس پر ایک آدمی نے جو وہاں موجود تھا کہا اے رجاء! تو نے سنا حضور اکرمؐ نے کیا فرمایا ہے؟ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۱۴۔ سیدہ رزینہؓ خادمہ رسول اللہؐ

رزینہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خادمہ تھیں اور جناب صفیہ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ ان سے ان کی بیٹی امۃ اللہ نے روایت کی اور انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی۔ جب حضور اکرم نے جناب صفیہ دختر حیی سے نکاح کیا تو آپ نے انہیں ایک کنیز عطا کی جس کا نام رزینہ تھا اور علیلہ دختر کمیت عتکیہ نے اپنی والدہ امینہ سے انہوں نے امۃ اللہ سے روایت کی کہ میں نے اپنی والدہ سے دریافت کیا کہ حضور اکرم ﷺ نے عاشورے کے روزے کے بارے میں کیا فرمایا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خود روزہ رکھتے اور لوگوں کو روزہ رکھنے کا حکم دیتے۔ ان کی حدیث کے راوی اہل بصرہ ہیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۱۵۔ سیدہ رضویٰؓ خادمہ رسول اللہؐ

رضوی حضور ﷺ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ جعفر مستغفری نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے لیکن ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۹۱۶۔ سیدہ رضوی رضی اللہ عنہا دختر کعب

رضوی دختر کعب۔ سعید بن بشیر نے قتادہ سے انہوں نے رضوی دختر کعب سے روایت کی کہ میں نے رسول اکرمؐ سے حائضہ عورت کے خضاب کے بارے میں دریافت کیا آپؐ نے فرمایا اس میں کوئی حرج نہیں۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۱۷۔ سیدہ رفاعہ رضی اللہ عنہا دختر ثابت

رفاعہ دختر ثابت بن فاکہہ بن ثعلبہ انصاریہ از بنوخطمہ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور سے بیعت کی۔

۶۹۱۸۔ سیدہ رفیدہ رضی اللہ عنہا انصاریہ

رفیدہ انصاریہ۔ ایک روایت میں اسلمیہ ہے۔ عبیداللہ بن احمد نے یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ جب جناب سعد غزوۂ خندق میں زخمی ہو گئے تو حضور ﷺ نے ان کے اہل قبیلہ کو حکم دیا کہ انہیں اٹھا کر رفیدہ کے خیمے میں لے جاؤ تا کہ مجھے ان کی عیادت کے لئے دور نہ جانا پڑے اور اس خاتون نے مسجد میں خیمہ تان رکھا تھا جہاں وہ زخمیوں کا علاج کرتیں اور جو مسلمان ان کے زیر علاج ہوتے وہ ان کی اچھی طرح دیکھ بھال کرتیں اور حضور اکرمؐ جب بھی ادھر سے گزرتے ان کی خیر و عافیت دریافت کرتے اور تحسین فرماتے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۱۹۔ سیدہ رقیقہ الثقفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

رقیقہ الثقفیہ یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے عمرو بن علی سے انہوں نے ابو عاصم سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یعلی بن کعب طائفی سے انہوں نے عبدربہ بن حکم سے انہوں نے رقیقہ کی بیٹی سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح طائف کے لئے شہر کا محاصرہ کیا تو ہمارے یہاں تشریف لے آئے اور میں نے آپ کو پانی میں ستو ڈال کر پیش کیے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے رقیقہ تم نہ ان کے بتوں کی پوجا کرنا نہ ان کی طرف منہ کر کے نماز ادا کرنا میں نے کہا ''یارسول اللہ! پھر تو وہ مجھے قتل کر دیں گے'' آپ نے فرمایا اگر وہ تجھ سے پوچھیں کہ تیرا خدا کون ہے؟ تو کہنا جو ان بتوں کا خدا ہے اور جب نماز پڑھے تو ان کی طرف پیٹھ کر لینا اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے گھر سے چلے گئے۔

جب بنو ثقیف ایمان لے آئے تو میرے بھائی سفیان اور وہب پسران قیس بن ابان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور رسول مقبولؐ نے دریافت فرمایا کہو تمہاری ماں پر کیا گزری ہم نے کہا یا رسول اللہ! جس حالت میں آپ اسے چھوڑ آئے تھے وہ تا دم مرگ اسی حالت پر قائم رہی فرمایا تمہاری ماں نے اسلام قبول کر لیا تھا۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۲۰۔ سیدہ رقیقہ رضی اللہ عنہا دختر صیفی

رقیقہ دختر صیفی بن ہاشم بن عبد مناف۔ طبرانی اور جعفر مستغفری نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے بقول ابو نعیم اس خاتون کو.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زمانہ بعثت نصیب نہیں ہوا۔ ابو موسیٰ نے اذناً کو شیدی سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن موسیٰ بربری سے انہوں نے زکریا بن یحییٰ طائی سے انہوں نے عم ابوزخر بن حصن سے انہوں نے اپنے دادا حمید بن منہب سے انہوں نے عروہ بن مضرس سے انہوں نے مخرمہ بن نوفل سے انہوں نے اپنی والدہ رقیقہ سے جو عبدالمطلب بن ہاشم کی ہم عمر تھیں بیان کیا کہ قریش قحط میں پھنس گئے جو کئی سال طاری رہا۔ تھنوں میں دودھ خشک ہو گیا اور ہڈیاں کمزور ہو گئیں۔ ایک رات میں سوئی ہوئی تھی یا ابھی ابھی آنکھ لگی تھی کہ میں نے ایک ہاتف کو گلوگیر آواز میں چیختے سنا کہہ رہا تھا اے قریش! نبی آخر الزمان مبعوث ہونے کو ہیں اور تم پر اسی نبی کے عہد کا سایہ ہے اور یہ زمانہ اس کے ستارے کے طلوع کا ہے تم پر بارشوں اور فراوانی کا زمانہ جلدی جلدی آئے گا۔ تم اپنے اس آدمی کو دیکھو جو عالی نسب عظیم القدر اور مضبوط و توانا ہے۔ جس کا چہرہ کشادہ اور سفید ہے۔ جس کے بازو لمبے ہیں جس کے رخسار نرم اور جس کی ناک اونچی ہے۔ وہ عظمت کا مالک ہے لیکن اسے چھپائے پھرتا ہے اور وہ ایسا راستہ ہے جس کی طرف لوگ خود بخود آتے ہیں وہ اور اس کا بیٹا اپنے اقران میں ممتاز ہیں۔ اس لئے ہر قبیلے سے ایک ایک آدمی اس سے ملاقات کرے۔ خوب پیٹ بھر کر پانی پئیں خوشبو لگائیں رکن کعبہ یعنی حجر اسود کو چومیں پھر ابو قیس پہاڑ پر چڑھ کر اس آدمی کو بلائیں اور قوم اس پر آمین کہے اور اس پر تم بارش سے فیض یاب ہو گے۔

بخدا یہ سن کر میں ڈر گئی اور میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے اور میری عقل نے اسے پا لیا اور میں نے اپنا خواب بیان کیا اور مکے کی گھاٹیوں میں گھومی اور حرمت کعبہ کی قسم کہ کوئی آدمی بھی ایسا نہ بچا جس نے یہ نہ کہا ہو کہ اس سے مراد عبدالمطلب ہیں چنانچہ قریش کے لوگ ان کی طرف روانہ ہو پڑے اور ہر قبیلہ سے ایک ایک آدمی ان کے پاس پہنچ گیا۔ پس انہوں نے خوب پانی انڈیلا۔ خوشبو لگائی اور کعبہ کو چوما اور ابو قیس پر چڑھے اور اس کا طواف کرنا شروع کیا جس میں سکون نہیں تھا جب وہ پہاڑ کی چوٹی پر پہنچے تو وہاں انہوں نے حضور اکرم ﷺ اور عبدالمطلب کو کھڑا دیکھا۔ آپ ابھی لڑکے تھے عبدالمطلب نے ہاتھ اٹھائے اور دعا کی۔

"اے خدائے حاجت روا اور مصائب کو دور کرنے والے تو اس کا معلم ہے جسے کسی نے نہیں پڑھایا اور تو ایسا مسئول ہے جو کریم ہے یہ لوگ تیرے غلام اور کنیزیں ہیں۔ تیرے حرم کا واسطہ دے کر تجھ سے قحط کی شکایت کرتے ہیں۔ بکریاں اور اونٹ تباہ ہو گئے ہیں۔ اے خدا تو ان پر ایسی بارش برسا کہ ہر طرف جل تھل ہو جائے اور جانوروں کو گھاس میسر آئے۔"

بخدا انہوں نے دعا ختم ہی کی تھی کہ آسمان پھٹ پڑا اور وادیوں میں سیلاب آ گیا چنانچہ میں نے قریش کے سرداروں عبداللہ بن جدعان، حرب ابن امیہ اور ہشام بن مغیرہ کو کہتے سنا اے ابوالبطحاء تو نے اہل بطحاء کو اس مصیبت سے چھڑایا ذیل کے اشعار رقیقہ کے ہیں۔

بشيبة الحمد اسقى الله بلدتنا   وقد فقدنا الحيا و اجلوذا لمطر

خدا نے شیبۃ الحمد کے واسطے سے ہماری بستی پر بارش برسائی۔ ہماری فراوانی ختم ہو گئی تھی اور بارش برسنے میں تاخیر ہو گئی تھی۔

فجاد بالماء جونى لها سبل   سحا فعاشت به الانعام و الشجر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سیاہ بادل پانی لے کر آیا جو بارش سے لبالب بھرا ہوا تھا اور اس نے پانی برسایا چنانچہ اس سے جانور اور درخت جی اٹھے۔

منا من اللہ بالمیمون طائرہ — وخیر من بشرت یوما بہ مضر

وہ ہم سے ہے جسے خدا نے برکت عطا فرمائی اور وہ شخص کتنا بھلا آدمی ہے کہ جس کی بنو مضر کو بشارت دی گئی ہے۔

مبارک الامر یستسقی الغمام بہ — ما فی الانام لہ عدل ولا خطر

اس کا وجود مبارک ہے کہ اس کی وجہ سے بادل نے ہمیں سیراب کیا اور لوگوں میں اس کا نہ کوئی مثل ہے نہ نظیر ہے۔

ابونعیم اور ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۲۱۔سیدہ رقیہؓ دختر ثابت بن خالد

رقیہ دختر ثابت بن خالد بن نعمان انصاریہ بقول ابن حبیب انہیں حضور اکرم ﷺ سے بیعت نصیب ہوئی۔

۶۹۲۲۔سیدہ رقیہؓ دختر رسول اللہ ﷺ

رقیہ دختر حضور اکرم ﷺ ان کی والدہ جناب خدیجۃ الکبریٰ تھیں۔ زبیر بن بکار نے اپنے چچا مصعب بن عبداللہ سے روایت کی کہ جناب ام المومنین کے بطن سے فاطمہ' زینب' رقیہ اور ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ نیز ابن لہیعہ نے ابوالاسود سے روایت کی کہ ام المومنین سے زینب' رقیہ' فاطمہ اور ام کلثوم پیدا ہوئیں۔ یہی روایت محمد بن فضالہ کی ہے۔ ایک روایت کی رو سے جناب فاطمہ سب سے چھوٹی تھیں ابوعمر لکھتے ہیں کہ اس میں تو کوئی اختلاف نہیں کہ جناب زینب سب سے پہلے پیدا ہوئیں البتہ اختلاف اس میں ہے کہ ان کے بعد کون پیدا ہوئیں۔

حضور اکرم ﷺ نے جناب رقیہ کو ابولہب کے بیٹے عتبہ سے بیاہا تھا اور ام کلثوم کو عتیبہ سے جب سورۃ تبت یدا نازل ہوئی تو ابولہب اور ان کی ماں ام جمیل دختر حرب بن امیہ نے اپنے بیٹوں کو حکم دیا کہ اپنی بیویوں کو طلاق دے دو انہوں نے اپنی بیویوں کو قبل از دخول طلاق دے دی یہ حضور اکرم کا معجزہ تھا اور ابولہب کے بیٹوں کی توہین و تذلیل اس کے بعد حضور نبی کریمؐ نے جناب رقیہ کو حضرت عثمان سے بیاہ دیا اور میاں بیوی ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے جہاں ان کے یہاں عبداللہ نامی ایک بچہ پیدا ہوا۔ جب وہ چھ برس کا ہوا تو ایک مرغے نے اس کی آنکھ میں چونچ ماردی جس سے اس کا منہ سوج گیا اور وہ چار ہجری کو جمادی الاولیٰ کے مہینے میں فوت ہو گیا حضور علیہ السلام نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ اور حضرت عثمان نے اسے اپنے ہاتھوں قبر میں رکھا۔

قتادہ لکھتے ہیں کہ جناب رقیہ کے بطن سے ان کی کوئی اولاد نہیں ہوئی بقول ابن اثیر قتادہ غلطی پر ہیں جناب رقیہ کے بطن سے عبداللہ پیدا ہوا تھا ہاں البتہ جناب ام کلثوم بے اولاد تھیں جن سے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے بعد وفات رقیہ نکاح کیا تھا۔ اس سے معلوم ہوا کہ جناب رقیہ ام کلثوم سے بڑی تھیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب حضور اکرمؐ نے میدان بدر کی طرف کوچ کیا تھا تو جناب رقیہ چیچک کی وجہ سے صاحب فراش تھیں۔ آپ نے ان کی تیمارداری کے لئے حضرت عثمان کو رک جانے کی اجازت دے دی چنانچہ جس دن زید بن حارثہ فتح بدر کی بشارت لائے جناب رقیہ کی تدفین ہو رہی تھی۔ ایک روایت میں ہے کہ ان کی وفات زید بن حارثہ کے آنے کے بعد ہوئی۔ جب ان کی تدفین ہو رہی تھی تو لوگوں نے اللہ اکبر کی آواز سنی۔ نگاہ اٹھا کر دیکھا تو زید بن حارثہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اونٹنی کی پیٹھ سے اللہ اکبر کا نعرہ لگا رہے تھے حضور اکرمؐ نے مال غنیمت سے حضرت عثمان کو برابر کا حصہ دیا تھا۔

قتادہ نے کہا ہے کہ مجھے نضر بن انس نے ان کے باپ انس سے روایت کی وہ کہتے تھے کہ یہ جب میاں بیوی ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تو کچھ عرصہ تک حضور اکرم ﷺ کو ان کے بارے میں کوئی اطلاع موصول نہ ہوئی چنانچہ آنے جانے والوں سے دریافت حال کے لئے شہر سے باہر نکل جایا کرتے۔ ایک دن ایک عورت نے بتایا کہ اس نے میاں بیوی کو دیکھا ہے۔ وہ بہ خیر وعافیت تھے۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا خدا انہیں بہ خیر وعافیت رکھے حضرت لوط علیہ السلام کے بعد عثمان پہلے آدمی ہیں جنہوں نے مع اہل وعیال ہجرت کی تینوں نے ذکر کیا۔

www.KitaboSunnat.com

۶۹۲۳۔ سیدہ رقیہؓ دختر کعب اسلمیہ

رقیہ دختر کعب بن اسلمیہ۔ بعض لوگوں کے قول کے مطابق انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ سفیان بن حمزہ نے اپنے شیوخ سے اور انہوں نے ان سے روایت کی یہ امیر ابونصر بن ماکولا کا قول ہے۔

۶۹۲۴۔ سیدہ رملہؓ دختر حارث

رملہ دختر حارث بن ثعلبہ بن زید انصاریہ نجاریہ ابوجعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ جب سعد بن معاذ نے بنوقریظہ کے بارے میں اپنا فیصلہ سنایا تو وہ گھبرا گئے اور رملہ دختر حارث کے مکان میں جا چھپے اور ابن حبیب نے انہیں ان لوگوں میں شمار کیا ہے جنہوں نے حضور سے بیعت کی تھی۔

۶۹۲۵۔ سیدہ رملہؓ دختر ابوسفیان

رملہ دختر ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس ام حبیبہ قرشیہ امویہ ازواج مطہرات میں شامل تھیں انہیں نے نکاح سے پہلے اپنی رضامندی کا اظہار کیا تھا ان کی والدہ کا نام صفیہ دختر ابوالعاص تھا جو حضرت عثمان ؓ کی چچی تھیں۔ ایک روایت میں ان کا نام رملہ بھی آیا ہے۔ قدیم الاسلام ہیں اور اپنے خاوند عبیداللہ بن جحش کے ساتھ حبشہ چلی گئیں تھیں ان کا شوہر تو عیسائی ہو گیا تھا لیکن رملہ ثابت قدم رہیں جب عبیداللہ مر گیا تو حضرت عثمان نے یا بروایتے خالد بن سعید بن عاص بن امیہ نے حضور اکرم ﷺ کی طرف سے نکاح کا پیغام بھیجا۔ نجاشی نے چار سو دینار مہر ادا کیا اور حضرت عثمان (یا بروایتے نجاشی) نے دعوت ولیمہ دی اور شرحبیل بن حسنہ انہیں حضور اکرم کے پاس مدینے لے گئے یہ نکاح اس وقت ہوا تھا جب حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے مدینہ آ گئے تھے۔

مسلم بن حجاج نے اپنی صحیح میں لکھا ہے کہ ابوسفیان نے آپ سے اس نکاح کی خواہش کی تھی جو آپ نے قبول فرمائی تھی لیکن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ غلط ہے کیونکہ حضور اکرم ﷺ نے یہ نکاح اس وقت کیا تھا جب آپ ابھی مکے میں تھے اور ابوسفیان نے اسلام قبول نہیں کیا تھا اور اس پر اہل السیر کا اتفاق ہے۔

جب ابوسفیان قبل از فتح مکہ بنوخزاعہ پر حملے کے سلسلے میں وارد مدینہ ہوئے تھے تو جناب ام المومنین ام حبیبہ نے والد کو اس بنا پر حضور اکرمؐ کے بستر پر بیٹھنے سے منع کر دیا تھا کہ وہ ابھی تک مشرک تھے۔

قتادہ کا قول ہے کہ جب جناب رملہ حبشہ سے ہجرت کر کے مدینے آئی تھیں تو آپ نے اس وقت انہیں پیغام نکاح بھیجا تھا۔ اور پھر ان سے شادی کر لی۔ اسی طرح سے لیث نے عقیل سے اور انہوں نے ابن شہاب سے روایت کی لیکن معمر نے زہری سے یوں روایت کیا ہے کہ حضور اکرم نے ان سے اس وقت نکاح کیا تھا جب وہ ابھی حبشہ میں تھیں اور یہی درست ہے۔ جب ابو سفیان کو اس واقعہ کا علم ہوا تو کہا یہ وہ جوان مرد ہے جو اپنی آن پر حرف نہیں آنے دے گا۔

حضور اکرمؐ نے ام المومنین سے ہجری کے چھٹے سال میں نکاح کیا تھا اور ان کی وفات چوالیس ہجری میں ہوئی تھیں۔

ایک روایت میں ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمرو بن امیہ الضمری کو نجاشی کے پاس اس نکاح کے لئے بھیجا تھا۔ زبیر بن بکار سے مروی ہے کہ محمد بن حسن نے عبداللہ بن عمرو بن زہیر سے انہوں نے اسماعیل بن عمرو سے روایت کی کہ ام المومنین سے مروی ہے کہ انہیں اس وقت علم ہوا جب نجاشی نے ایک لونڈی کو طلب اجازت کے لئے میرے پاس بھیجا اور میں نے رضامندی کا اظہار کر دیا۔ بادشاہ نے کہلوا بھیجا تھا کہ رسول کریم ﷺ نے مجھے کہلوا بھیجا ہے کہ آپ سے دریافت کروں کہ آیا آپ حضور کے ازواج میں شامل ہونے کو آمادہ ہیں؟ میں آمادہ ہوگئی اور کہلا بھیجا کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی رحمت سے نوازے مجھے کوئی عذر نہیں بادشاہ نے پوچھا اس سلسلے میں آپ کا وکیل کون ہوگا؟ میں نے خالد بن سعد کو اپنا وکیل مقرر کیا نجاشی نے جعفر بن ابوطالب کو کہلوا بھیجا کہ وہ خود بھی مجلس نکاح میں موجود رہیں اور حبشہ میں جس قدر مسلمان موجود ہیں وہ بھی ضرور آئیں نجاشی نے حاضرین سے مخاطب ہو کر کہا کہ حضور اکرم ﷺ نے مجھے پیغام بھجوایا ہے کہ میں ام حبیبہ دختر ابوسفیان سے آپ کا نکاح پڑھا دوں میں نے تعمیل ارشاد میں حضور اکرم کا نکاح کر دیا ہے اور دعا کرتا ہوں کہ خدا اس رشتے کو مبارک کرے اور بادشاہ حبشہ نے دینار بسلسلہ ادائے مہران کے حوالے کر دیئے ام المومنین نے حضور اکرمؐ سے احادیث روایت کیں ہیں۔

جناب ام حبیبہ سے ان کے بھائی معاویہ بن ابی سفیان نے دریافت کیا آیا رسول اکرم ﷺ جس لباس میں مجامعت کرتے اس میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے انہوں نے جواب دیا بشرطیکہ ان کپڑوں میں نجاست نہ لگ گئی ہو۔

نیز ام المومنین سے مروی ہے کہ ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسناد ہم ابوعیسیٰ ترمذی سے انہوں نے علی بن حجر سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے محمد بن عبداللہ شعیثی سے انہوں نے والد سے انہوں نے عنبسہ سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے ام حبیبہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جس نے ظہر سے پہلے اور ظہر کے بعد چار چار رکعت نماز ادا کی خدا اس پر جہنم کی آگ حرام کر دے گا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۲۶۔ سیدہ رملہؓ دختر شیبہ

رملہ دختر شیبہ بن ربیعہ بن عبد شمس قرشیہ عبشمیہ یہ خاتون ہند دختر عتبہ بن ربیعہ اور ابوحذیفہ بن عتبہ کی عم زاد تھیں۔ قدیم الاسلام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہیں اور اپنے شوہر عثمان بن عفان کے ساتھ مدینے کو ہجرت کی ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن اثیر کے نزدیک یہ غلط ہے کیونکہ حضرت عثمان نے اول مکے سے حبشہ کو اور پھر مکے سے مدینے کو ہجرت کی اور جناب رقیہؓ ان کے ساتھ تھیں۔ ان کی وفات کے بعد ام کلثوم سے ان کا نکاح ہوا اگر ابوعمر یہ فقرہ نہ لکھتے تو بلاشبہ بہتر ہوتا کیونکہ حضرت عثمان ذوالنورین سے نکاح ہجرت کے بعد ہوا تھا۔ واللہ اعلم

ایک روایت میں بقول زبیر ان کا نام رمیلہ ہے۔ جب وہ اسلام لائیں تو ان کی عم زاد ہند دختر عتبہ نے ان کے اسلام لانے کا برا مانا اور انہیں شیبہ کے بدر میں قتل ہو جانے پر عار دلائی۔

لحا الرحمان صابئة بوج | ومكة او باطراف الحجون

اس عورت پر اللہ کی لعنت ہو جو وج میں یا مکہ میں یا اطراف حجون میں چھپی ہوئی ہے۔

تدين لمعشر قتلوا اباها | اقتل ابيك جاءك باليقين

اس نے اس گروہ کا دین پسند کیا ہے جنہوں نے اس کے باپ کو قتل کیا ہے۔ اے رملہ! کیا تجھے واقعی اپنے باپ کے قتل کا یقین ہے۔

اور ام رملہ دختر شیبہ ام شراک دختر وقدان بن عبد شمس بن عبدود بن نصر از بنو عامر بن لوی۔

۶۹۲۷۔ سیدہ رملہؓ دختر عبداللہ بن ابی بن سلول

رملہ دختر عبداللہ بن ابی بن سلول انصاریہ۔ از بنو بلحبلی ان کا والد رأس المنافقین تھا۔ بہ قول ابن حبیب اس خاتون نے حضورؐ سے بیعت کی۔

۶۹۲۸۔ سیدہ رملہؓ دختر ابوعوف

رملہ دختر ابوعوف بن صبیرہ بن سعید بن سعد بن سہم یہ خاتون ابووداعہ بن صبیرہ سہمی کے بھائی کی بیٹی تھیں اور زیاد بن عبداللہ بکائی نے محمد بن اسحٰق سے بہ سلسلہ اسمائے مسلمین بہ مکہ۔ مطلب بن ازہر بن عوف زہری اور ان کی بیوی رملہ بنت ابی عوف بن صبیرہ کا نام لیا ہے۔ میاں بیوی دونوں نے حبشہ کو ہجرت کی تھی اور وہاں ان کے یہاں عبداللہ نامی بیٹا پیدا ہوا تھا اور کہتے ہیں کہ عبداللہ پہلے آدمی ہیں جو اسلام میں اپنے والد کے وارث ہوئے ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۲۹۔ سیدہ رملہؓ دختر وقیعہ

رملہ دختر وقیعہ بن حرام بن غفار غفاریہ۔ بقول خلیفہ بن خیاط یہ خاتون ابوذر کی والدہ ہیں۔ ابونعیم اور جعفر وغیرہ نے ان کا نام لیا ہے اور ان کے اسلام کا ذکر ہم ابوذر کے اسلام میں کر آئے ہیں لیکن حدیث میں ان کا نام مذکور نہیں ہے اور ایک روایت میں انہیں ام عمر بن عبسہ لکھا ہے ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۳۰۔ سیدہ رمیثہؓ دختر حکیم

رمیثہ دختر حکیم [illegible] ان کی ایک حدیث روایت کی جو اس خاتون نے حضور اکرم ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے روایت کی لیکن ان کی وہ حدیث مرسل ہے کیونکہ یہ خاتون تابعیہ ہیں اور بقول ابوموسیٰ انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی ہے۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۳۱۔سیدہ رمیثہؓ دختر عمرو بن ہاشم

رمیثہ دختر عمرو بن ہاشم بن مطلب بن عبد مناف یہ خاتون عاصم بن عمر بن قتادہ کی دادی تھیں اور بقول ابوعمر حکیم والد قعقاع کی والدہ۔ابونعیم نے انہیں انصاریہ لکھا ہے۔

حسین بن یوحن بن اتویہ بن نعمان باوری اور عثمان بن ابوعلی نے ابوالفضل محمد بن عبدالواحد نیلی اصفہانی سے انہوں نے ابو القاسم احمد بن منصور خلیلی سے انہوں نے ابوالقاسم علی بن احمد الخزاعی سے انہوں نے ابوسعید ہیثم بن کلیب سے انہوں نے محمد بن عیسیٰ بن سورہ سے انہوں نے ابومصعب مدنی سے انہوں نے یوسف بن ماجشون سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے اپنی دادی رمیثہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث سنی اور وہ حضور اکرمؐ کے اتنی قریب تھیں کہ اگر چاہتی تو آپ کے کندھوں کے درمیان مہر نبوت کا بوسہ لے لیتیں۔جس دن سعد بن معاذ فوت ہوئے تھے حضور اکرمؐ نے فرمایا تھا اس صدمے سے عرش مجید کانپ اٹھا ہوگا۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے کچھ لوگوں نے اس حدیث کو یوسف بن ماجشون سے اور انہوں نے عاصم بن عمر سے روایت کی۔

۶۹۳۲۔سیدہ رمیصاءؓ والدہ انس بن مالک

سیدہ رمیصاء۔اور ایک روایت میں غمیصاء آیا ہے۔یہ خاتون انس بن مالک کی والدہ تھیں۔ان سے جناب عائشہ ام سلمہ اور ان کے بیٹے انس بن مالک وغیرہ نے روایت کی ابوطلحہ کی زوجہ تھیں۔ان کی کنیت ام سلیم تھی اور زیادہ تر کنیت سے جانی جاتی تھیں۔

ابوالفضل مخزومی الفقیہ نے باسنادہ ابویعلی سے انہوں نے صالح بن مالک سے انہوں نے عبدالعزیز بن ابوسلمہ سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا میں نے خواب میں دیکھا کہ میں جنت میں داخل ہوا ہوں اور ابوطلحہ کی زوجہ رمیصاء بھی وہاں موجود ہیں۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۳۳۔سیدہ رمیصاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

رمیصاء اور بروایتے غمیصاء اس خاتون نے حضور ﷺ کی خدمت میں اپنے خاوند کی شکایت کی۔سلیمان بن یسار نے عبیداللہ بن عباس سے روایت کی کہ رمیصاء نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے خاوند کے خلاف شکایت کی اس خیال سے کہ اسے خبر نہ ہو سکے گی تھوڑی سی دیر کے بعد خاوند بھی آ گیا۔انہوں نے کہا یا رسول اللہ! یہ جھوٹ بک رہی ہے اور اس کا مقصد اپنے پہلے خاوند کے پاس واپس جانا ہے آپ نے فرمایا یہ اس وقت تک ہو نہیں سکتا جب تک تو ایک اور مرد کا مزہ نہ چکھ لے۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۳۴۔سیدہ روضہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

روضہ مدینے میں اسلام لائیں۔جہاں وہ ایک مدنی خاتون کی آزاد کردہ کنیز تھیں جب حضور اکرم ﷺ مدینے میں تشریف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لائے تو یہ دونوں اسلام لائیں۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے عبدالجلیل بن حارث بن عبداللہ بن عبیداللہ انصاری ابوصالح سے انہوں نے شیبہ بنت اسود سے انہوں نے روضہ سے روایت کی کہ مدینے میں ایک خاتون کی ایک لونڈی تھی جب حضور اکرم وارد مدینہ ہوئے تو ایک دن اس کی مالکہ نے اسے کہا اے روضہ! تو اس دروازے پر کھڑی رہ اور جب حضور اکرمؐ وہاں سے گزریں تو مجھے بتانا۔ اس اثنا میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم چند صحابہ کے ساتھ وہاں سے گزرے۔ اس نے آپ کی چادر کا ایک حصہ ہاتھ میں تھام لیا۔ آپ نے تبسم فرمایا اور اس کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ میں نے اپنی مالکہ کو آواز دی کہ حضور تشریف لائے ہیں۔ گھر کے سب لوگ آ گئے اور اسلام قبول کر لیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۳۵۔ سیدہ ریحانہؓ حضور علیہ السلام کی لونڈی

ریحانہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لونڈی تھیں۔ بنو قریظہ کے شمعون بن زید بن قنامہ کی بیٹی تھیں جب حضورؐ حجۃ الوداعؑ سے فارغ ہو کر آئے تو ان کی وفات ہو گئی۔ ایک روایت میں ہے کہ ان کا تعلق بنو نضیر سے تھا لیکن بقول ابو عمر پہلی روایت کے قائل زیادہ لوگ ہیں۔

ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ ریحانہ دختر عمرو بن خنافہ بنی عمرو بن قریظہ کی ایک عورت تھیں۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال سے پہلے فوت ہو گئی تھیں۔ اور بقول بعض ۱۰ھ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حجۃ الوداع سے واپسی پر فوت ہو گئی تھیں۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ جناب ریحانہ آپ کی لونڈی تھیں (کہ حضور اکرم ﷺ کا انتقال ہو گیا) آپ کی خواہش تھی کہ ریحانہ سے نکاح کر کے انہیں پردے میں بٹھا دیں لیکن جناب ریحانہ نے کہا کہ مجھے اسی حالت میں رہنے دیں کہ مجھے اس پابندی سے کوئی رغبت نہیں اور آپ بھی فائدے میں رہیں گے جب وہ جنگی قیدی بنالی گئی تو انہوں نے اسلام سے کسی خواہش کا اظہار نہیں کیا تھا اور یہودیت کو ترجیح دی تھی لیکن حضور محسوس کر رہے تھے کہ وہ اسلام قبول کر لیں گی۔

ایک موقعہ پر آپ صحابہ کی محفل میں تشریف فرما تھے کہ آپ نے پس پشت جوتوں کی آواز سنی فرمایا یہ ثعلبہ بن سعیہ ہے جو ریحانہ کے قبول اسلام کی بشارت لایا ہے اور ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ریحانہ دختر عمرو لکھا ہے اور ابن مندہ نے ان کا ذکر ماریہ کے ترجمہ میں کیا ہے لیکن ریحانہ کا ترجمہ نہیں لکھا۔ ایک روایت میں ربیحہ مذکور ہے۔

۶۹۳۶۔ سیدہ ریطہؓ دختر عبداللہ

ریطہ دختر عبداللہ بن معاویہ ثقفیہ۔ عبداللہ بن مسعود کی زوجہ تھیں۔ ایک روایت میں ان کا نام رائطہ مذکور ہے۔ ایک روایت میں ان کا نام زینب آیا ہے اور رائطہ ان کا لقب ہے۔ ایک روایت میں ریطہ۔ عبداللہ بن مسعود کی ایک اور بیوی کا نام ہے جو ابن مسعود کی ام ولد تھیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یحییٰ نے اجازۃً ابن ابوعاصم سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے ابن ابواویس سے انہوں نے ابن ابوالزناد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے رائطہ سے جو ابن مسعود کی زوجہ اور ام ولد تھیں روایت کی کہ رائطہ صناعہ تھیں اور ابن مسعود بالکل مفلس تھے۔ ان کی زوجہ اپنی صنعت سے جو کچھ کماتی تھیں وہ شوہر اور اپنے بیٹے پر صرف کر دیتی۔ ایک دن بیوی نے ابن مسعود سے کہا کہ میں جو کچھ کماتی ہوں وہ تم پر اور تمہارے بیٹے پر صرف کر دیتی ہوں اور فی سبیل اللہ صدقے کے ثواب سے محروم رہتی ہوں ابن مسعود نے کہا اگر اس اجر سے تم محروم رہتی ہو تو تمہیں ہم پر خرچ نہیں کرنا چاہیے۔

ریطہ نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر صورت حال آپ سے بیان کی اور دریافت کیا کہ مجھے شوہر اور بیٹے پر مال صرف کرنے کا ثواب ملے گا آپ نے فرمایا ضرور ملے گا اس لئے تجھے ان پر ضرور اپنا مال صرف کرنا چاہیے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یہ قصہ ہم زینب ثقفیہ زوجہ ابن مسعود کے ترجمے میں بیان کریں گے۔ انشاء اللہ

یہ حدیث عروہ نے عبداللہ بن عبداللہ ثقفی سے انہوں نے اپنی بہن رائطہ سے اور اسی طرح عروہ نے ریطہ سے روایت کی۔

۶۹۳۷۔ سیدہ ریطہؓ دختر منبہ

ریطہ دختر منبہ بن حجاج سہمیہ جو عبداللہ بن عمرو بن عاص کی والدہ تھیں اور ریطہ کی والدہ کا نام زینب دختر وائل بن ہشام بن سعید بن سہم تھا۔ انہوں نے اسلام لا کر حضور ﷺ سے بیعت کی۔ ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الزاء

۶۹۳۸۔ سیدہ زائدہؓ عمر بن خطاب کی کنیز

زائدہ یا زیدہ حضرت عمرؓ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوبکر محمد بن ابونصر لفتوانی سے انہوں نے ابوحفص سمسار سے انہوں نے ابوسعید نقاش سے انہوں نے ابویعلی حسین بن محمد زبیری سے انہوں نے ابوبکر محمد بن حمدون بن خالد سے انہوں نے فضل بن یزید بن فضل سے انہوں نے بشر بن بکر سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے واصل سے انہوں نے ام نجیح سے روایت کی کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور اکرم ﷺ کے پاس بیٹھی تھیں کہ حضرت عمر کی کنیز زائدہ حاضر ہوئیں جو بڑی عبادت گزار تھیں اور حضور اکرم اس وجہ سے انہیں اچھا جانتے تھے انہوں نے سلام کے بعد بیان کیا کہ وہ گھر میں آٹا گوندھنے کے بعد لکڑیاں جمع کرنے شہر سے دور نکل گئیں۔ انہوں نے ایک آدمی کو صاف ستھرے لباس میں ایک ایسے گھوڑے پر سوار دیکھا جس کے ہاتھ پاؤں سفید تھے اور ماتھے پر بھی سفید نشان تھا۔ اس کا چہرہ چندے آفتاب چندے ماہتاب تھا اس نے سلام کہہ کر مجھے یوں مخاطب کیا میں نے سلام کا جواب دیا تو پھر انہوں نے کہا اے زائدہ! کیا تو میرا ایک پیغام پہنچا سکے گی۔ میں نے کہا انشاء اللہ ضرور۔ اس نے کہا محمد رسول اللہ ﷺ سے کہنا کہ میری ملاقات خضر سے ہوئی تھی اور اس نے آپ کو سلام کہا ہے۔ یہ حدیث حضور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکرمؐ اور آپ کی امت کی فضیلت کے بارے میں ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

نوٹ: یہ حدیث اس لئے مخدوش ہے کہ خضر ایک متنازعہ شخصیت ہیں جن کا ذکر زیادہ تر شعراء کے دیوانوں میں ملتا ہے اور شعرا کا کیا اعتبار اور اگر بالفرض خضر زندہ ہیں تو کیا وہ خود حاضر خدمت نہیں ہو سکتے تھے۔ مترجم

۶۹۳۹۔ سیدہ زجاء رضی اللہ تعالیٰ عنہا

زجاء ان سے ابن سیرین نے روایت کی کہ وہ حضور ﷺ کے پاس بیٹھی تھیں کہ ایک عورت اپنے بیٹے کو لئے حاضر ہوئی۔ ایک روایت میں رجاء مذکور ہے۔ اور حرف ''راء'' میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔

۶۹۴۰۔ سیدہ زرینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

زرینہ والدہ امۃ اللہ۔ ایک روایت میں رزینہ ہے۔ ان کا تذکرہ پہلے مذکور ہے۔ یحییٰ نے کتابۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم عقبہ بن مکرم سے انہوں نے محمد بن موسیٰ سے انہوں نے علیلہ دختر کمیت عتکیہ سے انہوں نے والدہ سے انہوں نے امۃ اللہ سے روایت کی کہ انہوں نے زرینہ سے پوچھا کہ رسول اکرمؐ عاشورہ کے روزے کے بارے میں کیا فرماتے تھے؟ انہوں نے جواب دیا کہ جب یہ دن آتا تو آپ ﷺ روزہ رکھتے اور دوسروں کو روزہ رکھنے کا حکم دیا کرتے تھے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۴۱۔ سیدہ زنیرہ رومیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

زنیرہ رومیہ یہ خاتون ان لوگوں میں شامل ہیں جو ابتدائے بعثت میں اسلام لائیں اور تکالیف اٹھائیں۔ بقول بعض یہ بنو مخزوم کی کنیز تھیں جنہیں ابوجہل سخت تکلیف دیا کرتا تھا۔ ایک روایت کی رو سے وہ بنو عبدالدار کی لونڈی تھیں۔ جب اسلام لائیں تو اندھی ہو گئیں۔ مشرکین کہتے کہ اسے لات اور عزیٰ کی نافرمانی نے اندھا کر دیا ہے۔ وہ جواب میں کہتیں کہ لات اور عزیٰ کو تو اتنا بھی معلوم نہیں کہ ان کو پوجنے والے ہیں کون؟ یہ تقدیر آسمانی ہے اللہ چاہے تو میری بینائی کو لوٹا سکتا ہے حسن اتفاق سے دوسرے دن ان کی آنکھیں ٹھیک ہو گئیں تو مشرکین نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ کرشمہ محمد کے جادو کا ہے۔

جب حضرت ابوبکر ﷺ نے مشرکین کے ہاتھوں انہیں بے تحاشا پٹتے دیکھا تو انہیں خرید کر آزاد کر دیا۔ وہ خاتون ان سات افراد میں شامل ہیں جنہیں خرید کر حضرت ابوبکر نے آزاد کر دیا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

زنیر: زاء پر زیر نون مشدد اور یاء ساکن ہے جبکہ آخر راء کے بعد ہاء ہے۔

۶۹۴۲۔ سیدہ زینبؓ اسدیہ

زینب اسدیہ مکیہ۔ ابوزبیر نے مجاہد سے انہوں نے زینب اسدیہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ! میرا والد مر گیا ہے اور اس کی ایک لونڈی نے ایک لڑکا جنا ہے اور ہم اسے تہمت لگایا کرتے تھے فرمایا اسے میرے پاس لے آؤ اسے دیکھنے کے بعد فرمایا یہ تمہارے باپ کا وارث ہوگا لیکن تو اس سے حجاب کرے گی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۹۴۳۔ سیدہ زینبؓ دختر اسعد بن زرارہ

زینب دختر اسعد بن زرارہ انصاریہ۔ اسعد کی کنیت ابوامامہ تھی۔ زینب اور ان کی بہن فریعہ اور ایک دوسری بہن حضور اکرمؐ کے دامن تربیت سے وابستہ تھیں کیونکہ ان کے والد نے اس کی وصیت کی تھی اور عروسی کے موقعہ پر انہیں سونے کی بالیاں پہنائی گئی تھیں بقول بعض ان کی بہنوں کے نام حبیبہ اور کبشہ تھے اور فریعہ ان کی والدہ کا نام تھا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۴۴۔ سیدہ زینبؓ انصاریہ

زینب انصاریہ جو ابومسعود انصاری کی زوجہ تھیں۔ علقمہ نے عبداللہ سے روایت کی کہ زینب انصاریہ اور زینب ثقفیہ ہر دو حضور کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور اپنے شوہروں پر صرف مال کے بارے میں دریافت کیا اور یہی حدیث اعمش نے ابووائل سے انہوں نے عمرو بن حارث بن مصطلق سے انہوں نے اپنے بھتیجے سے روایت کی کہ زینب نے جو عبداللہ بن مسعود کی بیوی ہیں انہوں نے زینب انصاریہ سے روایت کی کہ وہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو ان کی ہم نام ایک اور خاتون وہی بات پوچھنے حاضر ہوئیں تھیں جو بات میں پوچھنے گئی تھی۔ آپ نے فرمایا تمہیں اس انفاق کے دو اجر ملیں گے۔ ایک اجر صدقے کا اور ایک قرابت کا۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۴۵۔ سیدہ زینب تمیمیہؓ

سیدہ زینب تمیمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ان کی یہ روایت مذکور ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم عطیہ دینے میں بچوں کو بچیوں پر فضیلت ناپسند فرماتے تھے۔ ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً کیا ہے۔

۶۹۴۶۔ سیدہ زینبؓ دختر ثابت بن قیس

زینب دختر ثابت بن قیس بن شماس انصاریہ از بنوحارث بن خزرج بقول ابن حبیب انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۶۹۴۷۔ سیدہ زینبؓ دختر جابر

زینب دختر جابر احمسیہ حضور ﷺ کے زمانے میں تھیں اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے روایت کی اور ان سے عبداللہ بن جابر احمسی نے روایت کی۔ اور یہ ان کی پھوپی تھیں ابن مندہ نے تاریخ میں اسی طرح لکھا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ وہ مہاجر بن جابر کی دختر تھیں اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ وہ نبیط بن جابر کی بیٹی اور انس بن مالک کی بیوی ہوں کیونکہ وہ بنواحمس سے ہیں۔ ابوموسیٰ نے اسی طرح مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے معرفۃ الصحابہ میں ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں زینب دختر جابر احمسیہ لکھا ہے اور ان سے محمد بن عمارہ کی حدیث حدیث زینب دختر نبیط کے ترجمے میں مذکور ہے اس لئے استدراک بلاوجہ ہے۔ واللہ اعلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۹۴۸۔ سیدہ زینبؓ دختر جحش

زینب دختر جحش زوجہ رسول کریم ﷺ جو عبداللہ بن جحش کی ہمشیرہ تھیں وہ اسدیہ ہیں اور بنو اسد بن خزیمہ سے ان کا تعلق ہے اور ان کی والدہ امیمہ دختر عبدالمطلب تھیں جو حضور اکرم کی پھوپھی تھیں۔ اور ان کا تذکرہ ان کے بھائی کے ترجمے میں مذکور ہے۔ جناب زینب کی کنیت ام الحکم تھی۔ قدیم الاسلام تھیں اور مہاجرات سے۔ زید بن حارثہ سے ان کی شادی کی گئی تھی تاکہ میاں بیوی کو کتاب اللہ اور سنت رسول اللہ سے متعارف کرائے۔ اس کے بعد اللہ نے آسمانوں پر ان کا نکاح رسول اللہؐ سے کردیا چنانچہ اٹھائیسویں پارے (احزاب: ۳۷) میں اس کا ذکر موجود ہے۔ آپ نے ہجرت کے تیسرے سال جناب زینب سے نکاح کیا۔ یہ ابوعبیدہ کا قول ہے۔ قتادہ کے مطابق یہ نکاح ہجرت کے پانچویں سال میں ہوا۔ ابن اسحٰق کے مطابق یہ نکاح ام سلمہ کے نکاح کے بعد ہوا۔

عبدالوہاب بن ہبتہ اللہ نے ابوغالب بن بناء سے انہوں نے ابومحمد جوہری سے انہوں نے ابوبکر قصیعی سے انہوں نے محمد بن یونس سے انہوں نے حبان بن ہلال سے انہوں نے سلیمان بن مغیرہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ جب زینب دختر جحش کی عدت گزر گئی تو آپ نے زید بن حارثہ کو فرمایا جاؤ اور زینب کو میری طرف سے پیغام پہنچاؤ۔ حارثہ کا قول ہے کہ جب حضور ﷺ نے یہ مشن میرے سپرد کیا تو زینب میری نگاہوں میں محترم ہوگئیں چنانچہ میں نے اپنی پیٹھ اس کے گھر کی طرف کر کے کہا اے زینب! حضور اکرمؐ نے تجھے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ اس نے کہا میں کسی سے کوئی بات اس وقت تک نہیں کروں گی جب تک کہ مجھے جناب باری سے اشارہ نہیں ملتا۔ اس کے بعد وہ نماز کے لئے کھڑی ہوئیں تو حضور اکرمؐ پر ذیل کی آیت نازل ہوئی۔

فَلَمَّا قَضٰى زَيْدٌ مِّنْهَا وَطَرًا زَوَّجْنٰكَهَا چنانچہ حضور اکرم ﷺ ان کے یہاں بغیر اجازت چلے جایا کرتے تھے۔ ابومحمد عبداللہ بن علی بن سویدہ نے باسنادہ علی بن احمد سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن محمد بن عبدالعزیز الفقیہ سے انہوں محمد بن فضل بن محمد سلمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابواحمد محمد بن عبدالوہاب سے انہوں حسین بن ولید سے انہوں نے عیسیٰ بن طہمان سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ زینب بعد از نکاح ازواج رسول پر اپنا فخر جتایا کرتی تھیں کہ تمہارے نکاح تو تمہارے متولیوں نے پڑھائے ہیں لیکن میرا نکاح خود خدائے ذوالجلال نے عرش مجید پر سرانجام دیا ہے اور حضور نبی کریم نے میرے ولیمے پر روٹی اور گوشت کھلایا تھا۔

جناب زینب بڑی عبادت گزار اور فیاض تھیں چونکہ انہیں کسی صنعت میں بھی درخور حاصل تھا اس لئے جو کچھ کماتی تھیں اللہ کی راہ میں صرف کر دیتی تھیں حضور نبی کریم ﷺ کے نکاح میں آنے سے پہلے ان کا نام برہ تھا۔ آپ نے زینب بنا دیا۔ اس نکاح پر کفار مکہ نے بڑی حاشیہ آرائی کی کہ محمد نے اپنے بیٹے کی بیوی سے نکاح کر کے حرام کو حلال کرلیا ہے لیکن قرآن نے "مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ" کہہ کر دشمنوں کے منہ پر ایک چپت رسید کردی اور صاف صاف فرما دیا۔ "اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآىِٕهِمْ هُوَ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ" اس کے بعد (زید بن محمد) زید بن حارثہ ہوگئے۔

جناب زینب نے ایک دفعہ صفیہ دختر حیی کو یہودیہ کہہ کر ان کا منہ چڑایا تھا۔ اس پر حضور نے ان سے قطع تعلق فرمالیا تھا چنانچہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذوالحجہ محرم اور ماہ صفر کے کچھ دن اس برہمی کی نذر ہو گئے تھے۔ اس کے بعد آپ نے درگزر فرمایا تھا ایک روایت میں یہ واقعہ جناب حفصہ سے منسوب ہے۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ازواج مطہرات میں اور کوئی خاتون بھی حضور اکرم ﷺ کی توجہ اور حسن منزلت میں زینب کے سوا میرا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی اور وہ اکثر اس کا ذکر فخریہ انداز میں کیا کرتی کہ ان کے نکاح کی محرک خود ذات باری تھی اور اس کے آنے پر آیت حجاب نازل ہوئی۔

ابوالفضل بن ابوالحسن فقیہ نے باسنادہ تا ابویعلیٰ' ہارون بن عبداللہ سے انہوں نے ابن فدیک سے انہوں نے ابن ابوذئب سے انہوں نے صالح مولی التوأمہ سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ حضور اکرم نے حجۃ الوداع کے سال ازواج مطہرات کو حجاب کا حکم دیا اور پھر بہ سلسلہ استثنا فرمایا کہ سودہ اور زینب کے بغیر تم سب حجاب کی پابندی کرو کیونکہ یہ دونوں خواتین کہا کرتی تھیں کہ جب سے ہم نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم سنا ہے ہمیں کوئی چیز اپنی جگہ سے نہیں ہلا سکتی۔

یحییٰ اور ابویاسر نے باسناد ہما مسلم سے انہوں نے محمود بن غیلان سے انہوں نے فضل بن موسیٰ شیبانی سے انہوں نے طلحہ بن یحییٰ سے انہوں نے عائشہ دختر طلحہ سے انہوں نے عائشہ ام المومنین سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ میری وفات کے بعد تم میں سے سب سے پہلے وہ خاتون مجھ سے آ ملے گی جس کے ہاتھ دوسروں سے دراز تر ہوں گے اس لئے ہم باہم ہاتھوں کی لمبائی کا مقابلہ کیا کرتے لیکن چونکہ زینب بکثرت انفاق فی سبیل اللہ کیا کرتی اس لئے ہاتھ اسی کے لمبے تھے اور میں نے کوئی خاتون اتنی کریم النفس، متقی اور راست گو زندگی بھر نہیں دیکھی۔

اور شہر بن حوشب نے عبداللہ بن شداد سے روایت کی کہ رسول کریمؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا کہ زینب سے بڑھ کر میں نے کوئی آدمی خضوع خشوع کرنے والا نہیں دیکھا اور جناب زینب نے ہی حضور اکرمؐ کے وصال کے بعد پیشتر از ہمہ وفات پائی۔ ان کی وفات بیس ہجری میں ہوئی اور اس وقت ہم حضور اکرمؐ کے ارشاد کا مطلب سمجھ سکے۔

ان کی وفات سے پہلے حضرت عمر نے بارہ ہزار درہم جو انہوں نے ازواج مطہرات کا وظیفہ بیت المال سے مقرر کر رکھا تھا انہیں ارسال کیا جسے انہوں نے اعزہ اور اقرباء میں بانٹ دیا اور دعا کی بار الہا! مجھے عمر کے وظیفے کا اس کے بعد زیر بار نہ ہونے دینا۔ فوت ہوئیں تو خلیفہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور اسامہ بن زید' محمد بن عبداللہ بن جحش اور عبداللہ بن ابواحمد بن جحش نے انہیں قبر میں اتارا۔ بقول بعض یہ پہلی خاتون ہیں جن کے لئے تابوت تیار کیا گیا اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۴۹۔ سیدہ زینبؓ دختر حارث

زینب دختر حارث بن خالد بن صخر قرشیہ تمیمیہ از بنو تیم بن مرہ ان کی اور ان کی بہنوں فاطمہ اور عائشہ کی ولادت حبشہ میں ہوئی۔ ان کی والدہ رائطہ دختر حارث بن جبیلہ وہ اور ان کی بہن عائشہ اور بھائی موسیٰ راستے میں زہریلا پانی پینے سے ہلاک ہو گئے تھے اور ان کے خاندان سے سوائے فاطمہ کے اور کوئی نہ بچا۔ اس کی روایت ابن اسحٰق نے کی ہے۔ ابوعمر ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۹۵۰۔سیدہ زینبؓ دختر حباب

زینب دختر حباب بن حارث انصاریہ از بنو مازن بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۶۹۵۱۔سیدہ زینبؓ دختر حمید

زینب دختر حمید بن زہیر بن حارث بن اسد بن عبدالعزیٰ قرشیہ اسدیہ عبداللہ بن ہشام کی والدہ تھیں ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے عبداللہ بن یزید سے انہوں نے سعید یعنی ابن ابوایوب سے انہوں نے ابوعقیل زہرہ بن معبد سے انہوں نے اپنے دادا عبداللہ بن ہشام سے جنہوں نے حضور نبی کریم ﷺ کی زیارت کی اور ان کی والدہ انہیں حضور اکرمؐ کے پاس بہ غرض بیعت لے گئی تھیں اور حضور نے بوجہ ان کے نابالغ ہونے کے انکار کر دیا تھا اور ان کے سر پر ہاتھ پھیر کر دعائے خیر فرمائی تھی ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ لکھتا ہے کہ زینب عبداللہ بن ہشام کی دادی تھیں اور وہ حدیث ذکر کی اور اس طرح اپنے پہلے قول کی تردید کر دی کیونکہ زینب ان کی والدہ تھیں۔

۶۹۵۲۔سیدہ زینبؓ دختر حنظلہ

زینب دختر حنظلہ بن قسامہ بن عبید بن طریف بن مالک بن جدعان بن ذہل بن رومان بن جندب بن خارجہ بن سعد بن فطرہ از بنوطئی۔طریف بن مالک کے بارے میں امرأالقیس کہتا ہے۔

لعمری لنعم المرء یعشو لضوئه طریف بن مال لیلة الریح والخصر

مجھے اپنی عمر کی قسم کہ طریف بن مالک کتنا اچھا آدمی ہے کہ جس کی روشنی میں لوگ ایسی راتوں میں جب آندھی چل رہی ہو آرام سے زندگی گزارتے ہیں۔

یہ خاتون اسامہ بن زید کی زوجہ تھیں جسے اسامہ نے طلاق دے دی تھی۔جب عدت گزر گئی تو حضور اکرمؐ نے صحابہ سے دریافت فرمایا کہ زینب سے کون نکاح کرے گا کہ میں اس کا متولی ہوں چنانچہ نعیم بن عبداللہ بن نحام نے انہیں اپنی زوجیت میں لے لیا۔

زینب اپنے والد اور پھوپھی جرباء دختر قسامہ کے ساتھ دربار رسالت میں حاضر ہوئی تھیں ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۵۳۔سیدہ زینبؓ دختر خباب

زینب دختر خباب بن ارت بقول جعفر امام بخاری نے ان کا ذکر ان راویوں میں کیا ہے جنہوں نے نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے روایت کی۔

اعمش نے ابواسحٰق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن زید الفائشی سے انہوں نے دختر خباب بن ارت سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے میرے والد کو ایک سریے میں روانہ کیا چنانچہ والد کی غیر حاضری میں آپ ہمارا خاص خیال رکھتے اور ایک برتن میں بکری کا دودھ دوہ کر ہمیں پلایا کرتے تھے۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۹۵۴۔ سیدہ زینبؓ دختر خزیمہ

زینب دختر خزیمہ بن حارث بن عبداللہ بن عمرو بن عبد مناف بن ہلال بن عامر بن صعصعہ ہلالیہ یہ خاتون بھی حضور اکرم ﷺ کی زوجہ تھیں چونکہ وہ مساکین اور ناداروں کا خاص خیال رکھتی تھیں اس لئے ام المساکین کے لقب سے مشہور تھیں۔ اولاً عبداللہ بن جحش کی زوجہ تھیں۔ جب وہ معرکہ احد میں شہید ہو گئے تو حضور اکرم ﷺ کی زوجیت میں آ گئیں ایک روایت کے مطابق وہ پہلے طفیل بن حارث بن عبدمطلب کے نکاح میں تھیں۔ بعد میں ان کے بھائی عبیدہ بن حارث کی زوجیت میں آ گئیں۔ یہ ابوعمر کا قول ہے جوانہوں نے علی بن عبدالعزیز جرجانی سے روایت کیا نیز ابوعمر کے مطابق جناب میمونہ جوازواج مطہرات میں شامل ہیں جناب زینب کی ماں جائی بہن تھیں لیکن یہ صرف ابوعمر ہی کا قول ہے۔

جناب زینب حضور اکرم ﷺ کی زوجیت میں حفصہ کے بعد آئیں اور دو تین مہینے کے بعد فوت ہو گئیں اور ان کی وفات آپ کی حیات مبارکہ میں ہوئی تھی یہ متفقہ قول ہے۔ اور ابن مندہ نے ان کے ترجمے میں آپ کے اس قول کا ذکر کیا ہے کہ اسرعکن لحوقا بی اطو لکن یدا چنانچہ جب جناب زینب فوت ہو گئیں تو ازواج النبی کو معلوم ہو گیا کہ اس قول کی مصداق وہ تھیں لیکن یہ غلط ہے کیونکہ حضور اکرم کی مراد یہ ہے کہ آپ کی وفات کے بعد جو خاتون اول از ہمہ فوت ہو گی وہ اس حدیث کا مصداق ہو گی اور جناب زینب آپ کی زندگی میں فوت ہو گئی تھیں۔ ہاں اتنا ضرور ہے چونکہ یہ خاتون بھی غریب پرور اور مسکین نواز تھیں اس بناء پر زینب دختر جحش سے بہت مشابہ تھیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۵۵۔ سیدہ زینبؓ دختر خناس

زینب دختر خناس عبید بن سمین نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے بنو ہوازن کے اسیران جنگ سے زینب دختر خناس حضرت عثمان ذوالنورین کو دی ابن اسحٰق کے مطابق ابو وجزہ نے ان سے بیان کیا کہ جب عثمان بن عفان کو بنو ہوازن کی ایک لڑکی اسیران جنگ سے دی گئی تو انہوں نے اس لڑکی کے ابن عم سے جس سے وہ منسوب تھی اور نا کارہ سا تھا نکاح کی خواہش کا اظہار کیا۔ بعد میں یہ قیدی بنو ہوازن کو لوٹا دیئے گئے۔ کچھ عرصے کے بعد زینب خاوند کو ساتھ لئے حضرت عمر یا عثمان کے زمانے میں مدینے میں آئیں تو حضرت عثمان نے اس لڑکی کو بوجہ تمتع کے کچھ رقم ادا کی اور زینب سے کہا کہ کیا تو نے اس شخص کو مجھ پر قابل ترجیح گردانا تھا۔ اس نے جواب دیا ہاں یہ میرا خاوند اور ابن عم تھا۔

۶۹۵۶۔ سیدہ زینبؓ دختر ابورافع

زینب دختر ابورافع۔ ابراہیم بن علی رافعی نے اپنی دادی زینب دختر ابورافع سے روایت کی کہ میں نے خاتون جنت کو دیکھا کہ وہ اپنے دونوں بچوں کو ساتھ لئے حضور اکرمؐ کی خدمت میں آئیں جب نبی کریم ﷺ مرض موت میں صاحب فراش تھے۔ خاتون جنت نے گزارش کی یا رسول اللہ یہ دونوں آپ کے فرزند ہیں۔ انہیں اپنا وارث بنایئے۔ فرمایا حسن میری سرداری اور ہیبت کا اور حسین میری جرأت اور سخاوت کا وارث ہو گا۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۹۵۷۔ سیدہ زینبؓ دختر رسول اللہؐ

زینب دختر رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم۔ حضور اکرم کی سب سے بڑی اولاد ہیں۔ ان کی ولادت کے وقت آپ کی عمر تیس برس تھی۔ جناب زینب نے حضور نبی کریم ﷺ کی زندگی ہی میں ہجرت کے آٹھویں سال وفات پائی۔ ان کی والدہ خدیجۃ الکبریٰ تھیں۔ ایک غیر معتبر راوی کے مطابق حضور کی دختر اکبر جناب زینب نہ تھیں لیکن اس کا خیال غلط ہے۔ علماء میں اختلاف اس امر میں ہے کہ زینب اور قاسم میں بڑا کون تھا۔ بعض کا خیال ہے کہ اول قاسم پیدا ہوئے اور پھر زینب لیکن بقول ابن کلبی پہلے زینب اور پھر قاسم پیدا ہوئے اور غزوۂ بدر کے بعد انہوں نے ہجرت کی تھی۔ ہم اس امر کا ذکر ابوالعاص اور لقیط کے ترجمے میں کر آئے ہیں لقیط ابوالعاص کا نام تھا۔ جناب زینب کے بطن سے علی نامی ایک لڑکا پیدا ہوا تھا جو ابتدائے شباب میں فوت ہو گیا فتح مکہ کے دن یہ لڑکا حضور کے پیچھے اونٹ پر سوار تھا۔ ان سے امامہ نامی ایک لڑکی بھی پیدا ہوئی تھی۔ دونوں کا ذکر پہلے آ چکا ہے۔ ابوالعاص نے اسلام قبول کر لیا تھا۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے یحییٰ بن عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ جناب زینب نے اسلام قبول کر لیا تو اسلام نے میاں بیوی میں علیحدگی پیدا کر دی لیکن رسول کریم ﷺ اس تفریق کو عملی شکل نہ دے سکے کیونکہ آپ مکے میں مغلوب تھے اور حلال و حرام کے بارے میں احکام کا نفاذ نہیں کر سکتے تھے جب ابوالعاص مسلمان ہو گئے تو حضور اکرم نے جناب زینب کو ان کے حوالے کر دیا بعض کہتے ہیں کہ پرانے نکاح کو بحال گردانا گیا اور بعض کے نزدیک نکاح کی تجدید کی گئی۔

ابو احمد عبدالوہاب بن علی بن علی الامین نے ابوالفضل بن ناصر بن علی سے انہوں نے خطیب ابو طاہر محمد بن احمد بن محمد بن ابو الصقر انباری سے انہوں نے ابوالبرکات احمد بن عبدالواحد بن فضل بن نظیف الفراء سے انہوں نے ابو محمد حسن بن رشیق سے انہوں نے ابو بسر محمد بن احمد بن حماد انصاری دولابی سے انہوں نے ابراہیم بن یعقوب سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ حضور اکرم نے جناب زینب کو کئی برس کے بعد نکاح اول کی بنا پر ہی ابوالعاص کے سپرد کر دیا تھا اور حق مہر کی تجدید بھی نہ فرمائی اور دولابی نے ابراہیم بن یعقوب سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے جناب زینب کو ابوالعاص کے حوالے کیا اور نیا نکاح پڑھایا اور نیا مہر مقرر کیا۔ زینبؓ مدینہ میں فوت ہوئی اور قبر میں اتارنے کے بعد حضورؐ نے دعا فرمائی کہ اے اللہ قبر کی سختیوں کو زینب کے لیے آسان فرما۔ ۸ ہجری میں فوت ہوئی۔ اس کے بعد ابوالعاص فوت ہوئے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۵۸۔ سیدہ زینبؓ دختر ابوسفیان

زینب دختر ابوسفیان بن حرب بن امیہ قرشیہ امویہ۔ عروہ بن مسعود ثقفی کی زوجہ تھیں۔ محمد بن عبیداللہ ثقفی نے عروہ بن مسعود سے روایت کی کہ جب میں ایمان لایا تو میری کئی بیویاں تھیں جن میں چار کا تعلق قریش سے تھا نبی کریم ﷺ نے فرمایا ان میں سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چار کا انتخاب کرلو۔ میں نے جو انتخاب کیا اس میں زینب دختر ابوسفیان شامل تھی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۵۹۔ سیدہ زینبؓ دختر ابوسلمہ

زینب دختر ابوسلمہ بن عبدالاسد قرشیہ مخزومیہ رسول کریم ﷺ کی ربیب تھیں اور والدہ ام سلمہ حضور کی زوجہ تھیں۔ ان کا نام برہ تھا۔ آپ نے زینب بنا دیا۔ ایسی ہی روایت جناب زینب دختر جحش کے بارے میں بھی مروی ہے زینب حبشہ میں پیدا ہوئی تھیں اور جناب ام سلمہ واپسی پر انہیں ساتھ لے آئی تھیں۔

عمر بن محمد بن معمر نے ابوغالب احمد بن حسن بن احمد سے انہوں نے ابومحمد جوہری سے انہوں نے احمد بن جعفر بن حمدان سے انہوں نے عبداللہ بن احمد سے انہوں نے ہیثم بن خارجہ سے انہوں نے عطاف بن خالد مخزومی سے انہوں نے والدہ سے انہوں نے زینب دختر ابوسلمہ سے روایت کی کہ جب رسول کریم ﷺ ہمارے یہاں آتے تو غسل فرماتے اور والدہ کہتی کہ حضور اکرم کے پاس جاؤ۔ میں جاتی تو آپ پانی کی پھوار میرے منہ پر مارتے اور کہتے کہ چلی جاؤ۔ عطاف کہتے ہیں میری ماں نے مجھے بتایا کہ انہوں نے زینب کو اس وقت دیکھا جب وہ کافی بوڑھی ہو چکی تھیں مگر چہرے کی رونق بحال تھی۔ انہوں نے عبداللہ بن زمعہ بن اسود اسدی کی زوجیت اختیار کی اور ان سے اولاد ہوئی اور یہ خاتون اپنے عہد کی جلیل القدر فقیہہ تھیں۔

جریر بن حازم نے حسن سے روایت کی کہ یوم الحرہ کو جب اہل مدینہ قتل کیے جا رہے تھے تو مقتولین میں ان کے دونوں بیٹے بھی شامل تھیں۔ جب ان کی لاشیں ان کے سامنے لائی گئیں تو انہوں نے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھا کہنے لگیں کہ بلاشبہ مجھے ان دونوں کا بڑا دکھ ہے مگر اس کا دکھ اس دوسرے کے دکھ سے سوا ہے کیونکہ یہ بے چارا اپنے گھر میں بیٹھا ہوا تھا کہ یزیدی اندر گھس آئے اور اسے بلاوجہ قتل کر دیا اس دوسرے نے البتہ دشمن پر ہاتھ اٹھایا تھا اور جنگ کی تھی میں نہیں کہہ سکتی کہ اس وجہ سے وہ کس حد تک قصوروار تھا۔ دونوں بھائی عبداللہ بن زمعہ کے بیٹے تھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۶۰۔ سیدہ زینبؓ دختر سہل

زینب دختر سہل بن صعب بن قیس انصاریہ خزرجیہ از بنوحبلی۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۶۹۶۱۔ سیدہ زینبؓ دختر صیفی

زینب دختر صیفی بن صخر بن خنساء انصاریہ۔ بہ قول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۶۹۶۲۔ سیدہ زینبؓ دختر علی بن ابی طالب

زینب دختر علی بن ابی طالب جس کا نام عبد مناف تھا بن عبدالمطلب بن ہشام قرشیہ ہاشمیہ۔ ان کی والدہ جناب خاتون جنت تھیں۔ حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں پیدا ہوئیں۔ آپ کی وفات کے بعد خاتون جنت کے اور کوئی اولاد نہ ہوئی۔ جناب زینب بڑی عقل مند ذی فہم اور کریم النفس خاتون تھیں۔ حضرت علی کے برادر اکبر جعفر طیار کے بیٹے عبداللہ سے بیاہی گئیں اور ان کے بطن سے علی، عون، اکبر، عباس، محمد اور ام کلثوم صاحبزادی پیدا ہوئیں کربلا میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے ساتھ تھیں۔ جب امام شہید ہو گئے تو یزیدی انہیں دمشق میں یزید کے دربار میں لے آئے۔ انہوں نے یزید سے دربار میں جو گفتگو کی وہ سب کو معلوم ہے اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے یزید سے اپنی ہمشیرہ فاطمہ کو آزاد کرالیا تھا وہ بڑی فطین اور دلیر خاتون تھیں۔

۶۹۶۳۔ سیدہ زینبؓ دختر عوام

زینب دختر عوام ہمشیرہ زبیر۔ وہ عبداللہ بن حکیم بن حرام کی والدہ تھیں۔ وہ اسلام لائیں اور جب ان کا بیٹا عبداللہ اور بھائی زبیر جنگ جمل میں مارے گئے وہ زندہ تھیں چنانچہ انہوں نے بیٹے اور بھائی کا مرثیہ لکھا۔

اعینی جودا بالدموع فاسرعا — علی رجل طلق الیدین کریم

اے میری آنکھو! جلدی کرو اور خوب دل کھول کر آنسو بہاؤ۔ اس آدمی کی موت پر جو بڑا کشادہ دست اور سخی تھا۔

زبیر وعبداللہ ندعو الحارث — وذی خلۃ منا وحمل یتیم

زبیر اور عبداللہ پر آنسو بہاؤ جنہیں مصیبت کے وقت بلایا جاتا ہے۔ جو ہم میں دوستی اور پاسداری کرتے ہیں اور یتیم کا بوجھ اٹھاتے ہیں۔

قتلتم حواریّ النبی وصھرہ — وصاحبہ فاسبشروا بجحیم

تم نے حضور اکرم کے جان نثار اور قرابتدار اور صحابی کو قتل کیا ہے میں تمہیں جہنم کی بشارت دیتی ہوں۔

وقد ھدنی قتل ابن عفان قبلہ — وجادت علیہ عبرتی بسجوم

عثمان بن عفان کے قتل نے پیشتر ازیں مجھے تباہ کر دیا تھا۔ اب میں اپنے بیٹے کی موت پر زاروقطار رو رہی ہوں۔

وایقنت ان الدّین اصبح مد برا — فما ذا تصلی بعدہ وتصومی

"مجھے یقین ہو گیا ہے کہ دین پر ادبار آ گیا ہے۔ اب تم کیوں نمازیں پڑھتے ہو اور کیوں روزے رکھتے ہو؟"

وکیف بنا وکیف بالدین بعد ما — اصیب ابن اروی وابن ام حکیم

جب ابن اروی اور ابن ام حکیم مارے گئے ہیں تو ہمارا اور دین کا کیا حشر ہوگا؟

۶۹۶۴۔ سیدہ زینبؓ دختر قیس

زینب دختر قیس بن مخرمہ بن مطلب بن عبد مناف قرشیہ مطلبیہ انہیں دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنے کا فخر حاصل ہے۔ وہ سدی مفسر کی آزاد کردہ خاتون ہیں جنہوں نے کہ اپنے والد کو آزاد کرایا تھا۔ اسباط بن نصر نے سدی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ زینب دختر قیس نے دس ہزار درہم پر مجھ سے مکاتبت کی اور ایک ہزار درہم میرے لئے چھوڑ دیئے۔ اور انہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۹۶۵۔سیدہ زینبؓ دختر مالک

زینب دختر مالک ہمشیرہ ابوسعیدہ خدری۔ان کا نسب ہم پہلے ان کے والد اور بھائی کے تراجم میں بیان کر آئے ہیں۔ابوضمرہ نے سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرہ سے انہوں نے زینب دختر کعب سے انہوں نے ابوسعید اور ان کی ہمشیرہ زینب سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے کفارہ مرض کے بارے میں روایت کی اسے یحییٰ بن سعید نے سعد سے روایت کی اور ابوسعید کی ہمشیرہ کا ذکر نہیں کیا ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۶۶۔سیدہ زینبؓ دختر مصعب بن عمیر

زینب دختر مصعب بن عمیر بن ہاشم بن عبدمناف بن عبدالدار قرشیہ عبدریہ ان کے والد غزوۂ احد میں شہید ہوگئے تھے۔انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی۔جناب مصعب کی ان کے بغیر اور کوئی اولاد نہ تھی۔ان کی والدہ حمنہ دختر جحش تھیں جو محمد اور عمران پسران عبیداللہ بن طلحہ کی ہمشیرہ تھیں کیونکہ مصعب کی ان کے بغیر اور کوئی اولاد نہ تھی۔ان کی والدہ حمنہ دختر جحش تھیں۔جو محمد عمران پسران طلحہ بن عبیداللہ کی ماں جائی ہمشیرہ تھیں کیونکہ مصعب کے بعد طلحہ نے حمنہ سے نکاح کرلیا تھا۔اور زینب نے عبداللہ بن عبداللہ بن ابوامیہ بن مغیرہ مخزومی سے نکاح کیا تھا اور ان کے بطن سے محمد اور مصعب وغیرہ پیدا ہوئے تھے۔زبیر بن بکار نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۶۷۔سیدہ زینبؓ دختر مظعون

زینب دختر مظعون بن حبیب بن وہب بن حذافہ بن جمح قرشیہ جحمیہ عثمان بن مظعون کی ہمشیرہ تھیں۔عمر بن خطاب کی زوجہ اور عبداللہ بن عمر کی ام ولد اور حفصہ اور عبدالرحمٰن کی والدہ تھیں۔ابوعمر کے مطابق یہ خاتون مہاجرات سے تھیں۔ابوعمر لکھتے ہیں مجھے ڈر ہے کہ یہ بات غلط نہ ہو کیونکہ ایک روایت میں آیا ہے کہ یہ خاتون ہجرت سے پہلے ہی مکے میں فوت ہوگئی تھیں۔البتہ ان کی لڑکی حفصہ نے ہجرت کی تھی ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ بعض احادیث میں مذکور ہے کہ عبداللہ بن عمر نے اپنے والدین کے ساتھ ہجرت کی تھی۔

۶۹۶۸۔سیدہ زینبؓ دختر معاویہ

زینب دختر معاویہ ایک اور روایت کی رو سے زینب کے والد کا نام ابومعاویہ ثقفیہ تھا اور وہ عبداللہ بن مسعود کی زوجہ تھیں یہ رائے ابن مندہ اور ابونعیم کی ہے۔بقول ابوعمران کا نسب کچھ یوں ہے زینب دختر عبداللہ بن معاویہ بن عتاب بن اسعد بن غاضرہ بن حطیط بن جشم بن ثقیف یہ خاتون ابومعاویہ ثقفی کی بیٹی تھیں۔ان سے بسر بن سعید اور ان کے بھتیجے نے روایت کی۔

ابوالفرج بن ابوالرجاء اور ابویاسر بن ابوحبہ نے باسناد ہما تا مسلم حسن بن ربیع سے انہوں نے ابوالاحوص سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے شقیق سے انہوں نے عمرو بن حارث سے انہوں نے زینب سے روایت کی کہ حضورؐ نے فرمایا اے خواتین تم ضرور صدقہ کیا کرو' خواہ اپنے دودھ سے کیوں نہ دینا پڑے۔زینب سے مروی ہے کہ میں حضور اکرمؐ سے ملنے چلی۔جب وہاں پہنچی تو دیکھا کہ دروازے پر انصار کی ایک عورت کھڑی تھی اور اس کی غرض وہی تھی جو میری تھی اور ہم پر آپ کی ہیبت چھائی ہوئی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اتنے میں بلال باہر آئے تو ہم نے اس سے کہا کہ حضور اکرم ﷺ کو ہمارے بارے میں اطلاع کر دیجئے۔ انہوں نے حضور اکرم کو بتایا کہ دروازے پر دو خواتین کھڑی ہیں جو یہ پوچھنا چاہتی ہیں کہ اگر وہ اپنے شوہروں اور ان کی اولاد پر اپنے مال سے خرچ کریں تو کیا انہیں اس کا اجر ملے گا؟ آپ نے دریافت فرمایا۔ وہ کون ہیں' بلال نے کہا۔ ایک عورت انصار سے ہے اور دوسری زینب ہے۔ دریافت فرمایا کون سی زینب؟ انہوں نے کہا زوجہ عبداللہ بن مسعود۔ فرمایا انہیں کہو تمہیں دو اجر ملیں گے۔ ایک صدقے کا اور دوسرا اس بنا پر کہ تم نے اپنے قرابت دار سے بھلائی کی تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۶۹۔ سیدہ زینبؓ دختر نبیط

زینب دختر نبیط بن جابر انصاریہ مدنیہ۔ انس بن مالک کی زوجہ تھیں اور بروایتے ان کا تعلق بنو احمسہ سے تھا۔ عبداللہ بن ادریس نے محمد بن عمارہ سے انہوں نے زینب دختر نبیط سے روایت کی کہ ابو امامہ نے اپنی وصیت میں میری والدہ اور خالہ کو حضور اکرم ﷺ کی سرپرستی میں دے دیا۔ ان کی وفات کے بعد حضور اکرمؐ کے پاس سونے اور موتیوں کا زیور لایا گیا جسے بالیاں کہتے تھے۔ حضور اکرمؐ نے میری والدہ حبیبہ اور میری خالہ کبشہ کو زیور عطا فرمائے چنانچہ اس سے مجھے بھی کچھ حصہ ملا۔ اور اس کو روایت کیا ہے محمد بن عمرو بن علقمہ نے محمد بن عمارہ سے انہوں نے زینب بنت نبیط سے وہ کہتی تھی کہ مجھے میری والدہ اور میری خالہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سونے کی بالیاں پہنائیں۔ ان کی والدہ کا نام حبیبہ تھا اور ان کی خالہ کا نام کبشہ تھا جو کہ فریعہ کی بیٹیاں تھیں۔ اور والد کا نام ابو امامہ اسعد بن زرارہ تھا۔

ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام زینب دختر جابر احمسیہ لکھا ہے۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ ہاں البتہ ابو موسیٰ نے انہیں والد کی بجائے دادا سے منسوب کر دیا اور ایسی مثالیں ان کی کتابوں میں بکثرت ہیں کہ ایک آدمی ایک شخص کو اس کے والد کی طرف اور دوسرا دادا یا پردادا کی طرف منسوب کر دیتا ہے اور اگر یہ صورت قابل اعتراض ہو تو پھر استدراکات کی کوئی حد نہیں رہے گی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۷۰۔ سیدہ زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا

زینب غیر منسوبہ۔ ہوسکتا ہے کہ یہ خاتون مذکورہ بالا خواتین میں سے ہوں۔ ابو موسیٰ نے کتابۃً ابو غالب احمد بن عباس اور فاطمہ عقیلیہ سے انہوں نے ابو بکر بن ریذہ سے انہوں نے ابو القاسم طبرانی سے انہوں نے عبداللہ بن احمد بن حنبل سے انہوں نے شیبان بن فروخ سے انہوں نے محمد بن زیاد برجمی سے انہوں نے ابو ظلال سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ میری والدہ کے پاس ایک بکری تھی جس سے انہوں نے گھی بنایا اور ایک کپی میں ڈال کر زینب کو دیا کہ اسے حضور اکرمؐ کے پاس لے جاؤ ممکن ہے وہ اس سے سالن تیار کریں حضور اکرمؐ نے گھی لے لیا اور فرمایا کہ کپی خالی کر کے واپس کر دو۔ جب وہ واپس آئیں تو ام سلیم دروازہ بند کر کے کہیں کام کو چلی گئی تھی۔ زینب نے وہ کپی ایک میخ سے لٹکا دی۔ جب ام سلیم واپس آئی تو کپی سے بھی گھی ٹپک رہا تھا اس پر انہوں نے زینب سے پوچھا کہ کیا تو نے گھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش نہیں کیا تھا۔ زینب نے جواب دیا آپ جا کر تصدیق کر سکتی ہیں۔ یہ دونوں خواتین حضور اکرم کی خدمت میں گئیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور گزارش کی یارسول اللہ ﷺ اس کپی سے تو گھی ٹپک رہا ہے حضور اکرم نے فرمایا ام سلیم! اس میں تعجب کی کون سی بات ہے۔ خدا نے تیری ضیافت فرمائی ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

باب السین

۶۹۷۱۔ سیدہ سائبہؓ۔ حضور اکرمؐ کی کنیز

سائبہ حضور اکرم ﷺ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ انہوں نے آپ سے گری پڑی چیز کے بارے میں حدیث بیان کی طارق بن عبدالرحمٰن نے ان سے روایت کی تاریخ النساء میں ان کا ذکر ملتا ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۷۲۔ سیدہ سبیعہؓ دختر حارث

سبیعہ دختر حارث اسلمیہ سعد بن خولہ کی زوجہ تھیں سعد حجۃ الوداع کے موقعہ پر فوت ہو گئے تھے سبیعہ اس وقت حاملہ تھیں اور خاوند کی وفات کے بعد چند دن بعد یا پچیس دن یا ایک ماہ بعد ان کی اولاد ہوئی۔

ابوالحرم مکی بن ربان نحوی نے باسنادہ یحییٰ بن یحییٰ سے انہوں نے مالک بن انس سے انہوں نے عبدربہ بن سعید سے انہوں نے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ عبداللہ بن عباس اور ابوہریرہ سے ایک ایسی عورت کے بارے میں پوچھا جو حاملہ ہو اور اس کا خاوند فوت ہو جائے تو اس کی عدت کیا ہوگی؟ ابن عباس نے کہا کہ جو عدت بعد میں ختم ہوگی اس عورت کو وہ گزارنا ہوگی ابوہریرہ نے کہا کہ وضع حمل کے بعد اس کی عدت ختم ہو جائے گی بعد ازیں ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن ام المومنین ام سلمہ کے پاس گئے اور ان سے فتویٰ پوچھا۔ انہوں نے جواب دیا کہ سبیعہ اسلمیہ نے اپنے خاوند کی وفات کے پندرہ دن بعد بچہ جنا اور دو آدمیوں نے جن میں سے ایک جوان اور دوسرا ادھیڑ عمر کا تھا اسے نکاح کا پیغام بھیجا۔ سبیعہ نے جوان کو ترجیح دی۔ ادھیڑ عمر کے آدمی نے سبیعہ سے کہا کہ تیری عدت ابھی ختم نہیں ہوئی۔ بات یہ تھی کہ سبیعہ کے قرابت دار اس وقت موجود نہ تھے وہ معاملے کو اس لئے طول دینا چاہتا تھا کہ وہ آ جائیں تو ممکن ہے ان کی مداخلت سے اس کا کام ہو جائے۔ سبیعہ نے حاضر خدمت ہو کر صورت حال بیان کی تو آپ نے فرمایا تیری عدت گزر چکی ہے۔ جس سے چاہے نکاح کر لے۔

سبیعہ سے عبداللہ بن عمر نے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں سے جو شخص مدینے میں مرنا چاہے اسے اس سے فائدہ اٹھانا چاہیے کیونکہ جو شخص بھی یہاں مرے گا میں اس کا گواہ ہوں گا اور قیامت کے دن اس کی شفاعت کروں گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابوعمر لکھتے ہیں کہ عقیلی کا خیال ہے کہ وہ سبیعہ جس سے ابن عمر نے روایت کی سبیعہ اسلمیہ سے مختلف خاتون ہیں لیکن یہ خیال غلط ہے۔

۶۹۷۳۔ سیدہ سبیعہؓ دختر حبیب

سبیعہ دختر حبیب ضبعیہ بصریہ۔ ان سے ثابت بنانی نے روایت کی ہے ایک شخص حضور اکرم ﷺ کے پاس سے گزرا کہنے لگا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ میں آپ سے اللہ کے نام پر محبت کرتا ہوں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۷۴۔ سیدہ سبیعہؓ قریشیہ

سبیعہ قرشیہ غیر منسوبہ۔ حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ میں نے سبیعہ قرشیہ کو حضور اکرم ﷺ سے درخواست کرتے سنا۔ یا رسول اللہ! میں نے ارتکاب زنا کیا ہے۔ مجھ پر اللہ کی حد جاری فرمایئے۔ آپ نے فرمایا وضع حمل تک انتظار کرو۔ جب وضع حمل ہوگیا تو پھر آئی۔ اگر وہ نہ آتی تو آپ اس سے نہ پوچھتے۔ اس نے کہا یا رسول خدا وضع حمل ہوگیا ہے فرمایا جاؤ اور اسے دودھ پلا تا آنکہ تو اس کا دودھ چھڑائے جب وہ عرصہ بھی گزر گیا تو وہ عورت پھر آئی پوچھا اس بچہ کا ذمہ دار کون ہے؟ اس نے جواب دیا ایک انصاری یہ سن کر حضور اکرمؐ کے چہرے پر ناگواری کے اثرات نمایاں ہوئے فرمایا جاؤ اسے سنگسار کردو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۷۵۔ سیدہ سبیعہؓ دختر ابولہب

سبیعہ دختر ابولہب۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے ابونعیم کے مطابق صحیح درہ دختر ابولہب ہے۔

یزید بن عبدالملک نوفلی نے سعید بن ابوسعید المقبری سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ سبیعہ دختر ابولہب نے حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوکر گزارش کی یا رسول اللہ مجھے دیکھ کر لوگ آوازے کستے ہیں کہ میں اس شخص کی بیٹی ہوں جو جہنم کا ایندھن بنا ہے۔ حضور کو سخت غصہ آیا۔ اٹھے اور مسجد میں آ کر فرمایا کیا حال ہوگا۔ ان لوگوں کا جو مجھے میرے نسب اور قرابت داروں کے بارے میں رنج پہنچاتے ہیں جس نے ایسا کیا اس نے مجھے دکھ پہنچایا اور جس نے مجھے دکھ پہنچایا اس نے اللہ کو دکھ پہنچایا۔

محمد بن اسحٰق وغیرہ نے سعید سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ درہ دختر ابولہب رسول کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اور پہلے ان کا تذکرہ ہوچکا ہے۔

۶۹۷۶۔ سیدہ سخبرہؓ دختر تمیم

سخبرہ دختر تمیم۔ ابن اسحٰق نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا جنہوں نے بنوغنم بن دودان سے مدینے کو ہجرت کی تھی۔ یہ ابن ہشام کا قول ہے اور یونس بن بکیرؒ نے بھی ابن اسحٰق سے بھی اسی طرح روایت کی ہے۔ ابوعلی نے ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۶۹۷۷۔ سیدہ سخیلہؓ دختر عبیدہ

سخیلہ دختر عبیدہ جو عمرو بن امیہ ضمری کی زوجہ تھیں۔ زبرقان بن عبداللہ نے اپنے والد سے انہوں نے عمرو بن امیہ ضمری سے روایت کی کہ انہوں نے ابریشم کی ایک چادر خریدی اور اپنی بیوی سخیلہ کو اوڑھا دی۔ ان سے عثمان یا عبدالرحمٰن بن عوف نے پوچھا کہ تم نے وہ چادر کیا کی۔ انہوں نے کہا کہ میں نے اپنی بیوی کو بطور صدقہ دے دی۔ انہوں نے پوچھا کیا جو چیز اپنے اہل و عیال کو دی جائے وہ بھی صدقہ ہوسکتی ہے۔ انہوں نے کہا میں نے حضور اکرمؐ سے اسی طرح سنا ہے۔ جب حضور اکرمؐ کے علم میں یہ بات لائی گئی تو آپ نے فرمایا وہ درست کہتا ہے۔ ابن الدباغ نے اس کا ذکر کرکے ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۶۹۷۸۔ سیدہ سدوس رضی اللہ عنہا دختر قطبہ

سدوس دختر قطبہ بن عبد عمرو بن مسعود از بنو دینار بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم سے بیعت کی۔

۶۹۷۹۔ سیدہ سدیسہ رضی اللہ عنہا انصاریہ

سدیسہ انصاریہ بروایتے وہ جناب حفصہ کی آزاد کردہ تھیں۔ اسحٰق بن یسار نے فضل بن موفق سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے اوزاعی سے انہوں نے سالم سے انہوں نے سدیسہ سے جو حفصہ کی آزاد کردہ تھیں اور ایک دفعہ کہا کہ جناب حفصہ نے بتایا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب سے عمر نے اسلام قبول کیا ہے شیطان کا جب بھی عمر سے آمنا سامنا ہوا وہ منہ کے بل گر پڑا۔ یہی روایت عبدالرحمٰن بن فضل نے اپنے والد سے بیان کی لیکن انہوں نے اسناد میں حفصہ کا نام نہیں لیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۸۰۔ سیدہ سرّی رضی اللہ عنہا دختر نبہان

سری دختر نبہان غنویہ۔ یہ ابن مندہ اور ابونعیم کا قول ہے۔ ابو عمر نے ان کی نسبت عنبریہ لکھی ہے مگر اول الذکر درست اور مشہور ہے۔

جناب سرّی سے ربیعہ بن عبدالرحمٰن اور ساکنہ دختر جعد نے روایت کی کہ ہمیں ابواحمد عبدالوہاب بن علی نے باسنادہ تا ابوداؤد محمد بن بشار سے انہوں نے ابوعاصم سے انہوں نے ربیعہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سری دختر نبہان غنویہ ہے۔ جو زمانہ جاہلیت میں ایک گھر کی مالک تھیں بیان کیا کہ رسول کریمؐ نے حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطبہ دیا اور دریافت فرمایا آج کون سا دن ہے؟ صحابہ نے عرض کیا اللہ اور رسول بہتر جانتے ہیں۔ فرمایا کیا یہ کعبۃ الحرام نہیں ہے پھر خود ہی فرمایا شاید میں آج کے بعد تم سے اس مقام پر پھر نہ مل سکوں یاد رکھو کہ تمہارے خون، مال اور عزتیں اسی طرح ایک دوسرے پر حرام اور قابل احترام ہیں جس طرح آج کا دن اس شہر میں تمہارے لیے حرام اور قابل احترام ہے تاآنکہ تمہیں موت آجائے اور اللہ کے سامنے پیش ہو۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔ امیر ابونصر نے لکھا ہے کہ سری۔ سین پر زبر، راء مشددہ پر امالہ اور آخر میں یاء ساکنہ ہے۔

۶۹۸۱۔ سیدہ سعادؓ دختر رافع

سعاد دختر رافع بن ابوعمرو بن ثعلبہ انصاریہ از بنو مالک۔ بقول ابن حبیب انہوں نے آپ سے بیعت کی۔

۶۹۸۲۔ سیدہ سعادؓ دختر سلمہ

سعاد دختر سلمہ بن زہیر بن ثعلبہ۔ اس خاتون نے رسول کریمؐ رؤف رحیم سے درخواست کی کہ آپ انہیں اس بچے کے لیے جو ان کے پیٹ میں ہے اپنی بیعت سے مشرف فرمائیں۔ آپ نے فرمایا تو قابل احترام آزاد خاتون ہے۔

۶۹۸۳۔ سیدہ سعدہؓ دختر قمامہ

سعدہ دختر قمامہ۔ ان سے مروی ہے کہ وہ عورتوں کی امامت کیا کرتیں اور ان کے درمیان کھڑی ہوتی تھیں جیسا کہ سیدہ ام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سلمہ سے مروی ہے ایک روایت کے مطابق انہیں حضور اکرمؐ کی زیارت نصیب ہوئی۔ ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۸۴۔ سیدہ سعدیٰؓ دختر عمرو

سعدی دختر عمرو والمریہ۔ یہ ابو عمر کا قول ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے سعدی دختر عوف بن خارجہ بن سنان لکھا ہے یہ خاتون طلحہ بن عبید اللہ کی زوجہ اور یحییٰ بن طلحہ کی والدہ تھیں۔ ان سے یحییٰ بن طلحہ، زفر بن عقیل اور محمد بن عمران بن طلحہ نے روایت کی۔

ابو الفضل بن ابو الحسن الفقیہ نے باسنادہ تا ابو یعلی موصلی ہارون بن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن عبد الوہاب قناد سے انہوں نے مسعر بن کدام سے انہوں نے اسماعیل بن ابو خالد سے۔ انہوں نے شعبی سے انہوں نے یحییٰ بن طلحہ سے انہوں نے اپنی والدہ سعد المریہ سے روایت کی کہ رسول کریمؐ کی وفات کے بعد ایک بار حضرت عمرؓ طلحہ کے پاس سے گزرے وہ غم زدہ تھے حضرت عمر نے فرمایا کیا تجھے اپنے عم زاد کی امارت اچھی نہیں لگی۔ انہوں نے کہا انہیں ایسی کوئی بات نہیں۔ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ آپ کو ایک ایسے کلمے کا علم ہے کہ جسے اگر کوئی بندہ بوقت وفات پڑھ لے تو اس کے نامہ اعمال میں نور ہی نور ہوگا اور اس کے جسم اور روح کو مرتے وقت مسرت حاصل ہوگی۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا مجھے اس کلمے کا علم ہے یہ وہی کلمہ ہے جو حضور اکرمؐ اپنے چچا سے کہلوانا چاہتے تھے اور اس سے بہتر کوئی کلمہ ہوتا تو آپ اس کا حکم دیتے۔ (لا الہ الا اللہ) تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۶۹۸۵۔ سیدہ سعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سعدی غیر منسوب۔ ان کی حدیث کو عبد الواحد بن زیاد نے عثمان بن حکیم سے انہوں نے ابو بکر بن عبد اللہ سے انہوں نے اپنی دادی سعدی سے (یا اسماء سے) کہ رسول اکرم ضباعہ دختر زبیر بن عبد المطلب کے گھر تشریف لے گئے اور انہیں کہا چچی جان (راوی کو غلطی لگ گئی ہے زبیر حضور نبی کریم کے چچا تھے۔ ضباعہ آپ کی عم زاد ہوں گی) آپ ضرور حج کریں۔ انہوں نے معذرت کی کہ میں کافی جسیم عورت ہوں اور ایسے موقع پر میرا دم گھٹ جاتا ہے آپ نے فرمایا اچھا آپ اس شرط پر حج کریں کہ اگر آپ کا دم گھٹنے لگا تو احرام کھول دیجئے گا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۸۶۔ سیدہ سعیدہؓ دختر رفاعہ

سعیدہ دختر رفاعہ بن عمرو بن عبید بن امیہ انصاریہ اشہلیہ بقول ابن حبیب انہوں نے رسول کریم ﷺ سے بیعت کی۔

۶۹۸۷۔ سیدہ سعیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سعیدہ۔ مقاتل بن حبان کا بیان ہے کہ صلح حدیبیہ کے موقع پر حضور اکرمؐ اور کفار مکہ کے درمیان جو معاہدہ طے پایا تھا اس میں یہ شرط بھی تھی کہ اگر کوئی آدمی مکے سے مسلمان ہو کر حضور اکرم ﷺ کے پاس آ گیا تو اسے واپس بھیج دینا ہوگا کچھ عرصے کے بعد سعیدہ نامی خاتون جو ابو صیفی راہب کی زوجہ تھیں اور وہ مشرک مقیم مکہ تھا بھاگ کر مکے سے مدینے آ گئیں۔ کفار مکہ نے ان کی واپسی کا مطالبہ کیا حضور نے فرمایا معاہدے میں مرد کا ذکر ہے۔ (اس لئے عورت کی واپسی کا تقاضا غلط ہے۔) اس پر یہ آیت نازل ہوئی فامتحنوھن" یعنی انہیں آزماؤ اور اچھی طرح جانچ پڑتال کرو تا کہ بعد میں پشیمانی نہ ہو۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہے۔

۶۹۸۸۔سیدہ سعیرہؓ اسدیہ

سعیرہ اسدیہ بقول جعفراس حدیث کا اسناد مخدوش ہے۔ابن مندہ وغیرہ نے ان کا نام شعیرہ اور جعفر مستغفری نے سعیرہ لکھا ہے اور یہی درست ہے عطاء خراسانی نے عطاء بن ابورباح سے روایت کی کہ ایک بار مجھے عبداللہ بن عباس نے کہا کیا میں تمہیں دنیا میں جنتی انسان دکھاؤں؟ انہوں نے مجھے ایک موٹی سی زرد چہرہ حبشن دکھائی اور کہا کہ یہ عورت سعیرہ اسدیہ ہے جو ایک بار حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئی اور عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے مرض جنون ہے آپ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفا فرمائے آپ نے فرمایا اگر تو چاہتی ہے کہ تیری شفایابی کے لئے جناب باری میں دعا کروں تو تندرست ہو جائے گی مگر شفایابی کے بعد تیرے سارے اعمال اچھے اور برے بھی لکھے جائیں گے لیکن اگر تو اس مرض کو صبر سے برداشت کر سکے تو میں تجھے جنت کی بشارت دیتا ہوں اس نے صبر کر کے جنت جتھیالی۔

ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ محمد بن اسحٰق بن خزیمہ نے اس اسناد سے اپنی برأت کا اظہار کیا ہے۔

۶۹۸۹۔سیدہ سفانہؓ دختر حاتم

سفانہ دختر حاتم طائی ہم ان کے بھائی عدی کے ترجمے میں ان کا نسب بیان کر آئے ہیں۔ان کے والد حاتم کی کنیت ابوسفانہ تھی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے محمد بن اسحاق سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ کے ایک دستہ فوج نے سفانہ کو قید کر لیا اور حضور اکرمؐ کے سامنے پیش کیا آپ نے دروازہ مسجد کے سامنے ایک حجرے میں ان کے قیام کا بندوبست فرمایا نبی کریم وہاں سے گزرے تو سفانہ نے اٹھ کر گزارش کی۔یارسول اللہ! میرا والد فوت ہو گیا ہے اور میرا کفیل غائب ہے آپ مجھ پر کرم فرمائیں۔اللہ آپ کو اس کی جزا دے گا دریافت فرمایا تیرا کفیل کون ہے۔کہا عدی بن حاتم فرمایا اللہ اور رسول کا بھگوڑا۔حضور اکرمؐ مجھے اسی حالت میں چھوڑ کر آگے نکل گئے۔

اسی طرح تیسری بار پھر میرے پاس سے گزرے اور ایک آدمی نے جو حضور اکرم ﷺ کے پیچھے چل رہے تھے اشارہ کیا کہ میں اپنی عرضداشت پھر پیش کروں چنانچہ میں نے مذکورہ بالا کلمات پھر دہرائے فرمایا تم جلدی نہ کرو۔کوئی اچھا قابل اعتماد آ جائے تو میں تمہیں جانے کی اجازت دے دوں گا۔میں نے آپ کے پیچھے چلنے والے کے بارے میں دریافت کیا۔بتایا گیا کہ وہ علی بن ابی طالب ہیں۔

چند دن ہی گزرے تھے کہ بنو بلی کا ایک قافلہ وہاں آ گیا۔میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور گزارش کی کہ میرے قبیلہ کے کچھ لوگ آ گئے ہیں۔مجھے ان کے ساتھ جانے کی اجازت دی جائے آپ نے مجھے کپڑے سواری اور زادراہ عطا فرمایا اور میں شام میں اپنے بھائی سے جا ملی۔عدی نے مجھ سے دریافت کیا تمہارا اس آدمی (رسول کریم ﷺ) کے بارے میں کیا خیال ہے؟ میں نے جواب دیا کہ تم فوراً ان کی خدمت میں حاضر ہو جاؤ۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یونس نے یہ حدیث اسی طرح بیان کی ہے مگر سفانہ کا نام نہیں لیا ہاں البتہ اور علما نے ان کا نام لیا ہے نیز عبدالعزیز بن ابی رواد نے اس روایت کو اسی طرح بیان کر کے یہ اضافہ کیا ہے کہ سفانہ نے اسلام قبول کیا اور خود کو اس سانچے میں ڈھال لیا ابونعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۹۰۔سیدہ سکینہؓ دختر ابووقاص

سکینہ دختر ابووقاص ام الحکم۔ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوالطیب حبیب بن محمد سے بذریعہ قرأت والدانہوں نے ابوالعباس احمد بن محمد نعمان سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن علی سے انہوں نے ابوعروبہ حسین بن محمد سے انہوں نے ابوموسیٰ سے انہوں نے مکی بن ابراہیم سے انہوں نے ہاشم بن ہاشم سے انہوں نے ام الحکم سکینہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے جہاد کا ذکر فرمایا تو دریافت کیا گیا یا رسول اللہ عورتوں کا جہاد کیا ہے؟ فرمایا حج۔ ابوعربہ نے اس خاتون کو صحابیہ شمار کیا ہے۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۹۱۔سیدہ سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سکینہ غیر منسوبہ۔ان سے ان کے موالی ابوصالح نے جناب رسالت مآب سے روایت کی ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۹۲۔سیدہ سلامہؓ دایہ ابراہیمؑ

سلامہ دایۂ ابراہیم جو حضور اکرم ﷺ کے صاحبزادے تھے ان سے انس بن مالک نے روایت کی۔ابوموسیٰ نے اجازۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن حسن یقطینی سے انہوں نے عمر بن سعید بن سنان منجبی سے (ح) احمد نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے ہاشم بن عمار سے انہوں نے اپنے والد عمار بن نصیر سے انہوں نے عمرو بن سعید خولانی سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے سلامہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی یارسول اللہ! آپ اکثر و بیشتر مردوں کو بشارتوں سے نوازتے ہیں اور خواتین کا ذکر نہیں فرماتے حضور نے پوچھا کیا تو ان سب کی طرف سے وکالت کر رہی ہے۔انہوں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ! انہوں نے مجھے مامور کیا ہے کہ میں آپ سے دریافت کروں فرمایا کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ جب تمہارے پیٹ میں بچہ ہو اور تمہارا شوہر تم سے خوش ہو تو تمہیں اس روزہ دار کا اجر ملے گا جو اللہ کی راہ میں سینہ سپر ہو کر کھڑا ہے اور جب دردزہ ہوتا ہے تو زمین و آسمان کی مخلوق کو علم نہیں ہوتا ہے کہ خدا نے اس میں اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک کا کیا بندوبست کر رکھا ہے؟

یہ حدیث ولادت رضاعت اور ترتیب اولاد کے بارے میں ہے۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۹۳۔سیدہ سلامہؓ دختر حرازدیہ

سلامہ دختر حرازدیہ ایک روایت میں جعفیہ اور ایک میں فزاریہ مذکور ہے یہ خاتون خرشہ بن حر کی ہمشیرہ تھیں۔انہوں نے حضور اکرمؐ سے کئی احادیث روایت کیں جن میں سے ایک یہ ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے ام غراب سے جو بنوفزارہ کی آزاد کردہ کنیز تھیں انہوں نے اپنی آزاد کردہ کنیز سے جس کا نام عقیلہ تھا انہوں نے سلامہ دختر حر سے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا ایک ایسا زمانہ بھی آئے گا کہ نمازیوں کو امام میسر نہ ہوگا کہ نماز پڑھائے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے البتہ ابوعمر نے اس ترجمے میں ام داؤد واشیہ کا ذکر کیا ہے جنہوں نے سلامہ دختر حر سے روایت کی کہ وہ بچپن میں بکریاں چراتی تھیں۔ ہم اسے سلامہ واشیہ کے ترجمے میں انشاء اللہ بیان کریں گے۔

۶۹۹۴۔ سیدہ سلامہؓ دختر سعد بن شہید

سلامہ دختر سعد بن شہید از بنوعمرو بن عوف جو بنوطلحہ بن ابوطلحہ کی والدہ تھیں۔ بقول ابن حبیب انہوں نے بعد از فتح مکہ حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۶۹۹۵۔ سیدہ سلامہ ضبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سلامہ ضبیہ۔ ام داؤد واشیہ نے سلامہ ضبیہ سے وہ حدیث روایت کی جو بقول ابوعمر، عبداللہ بن داؤد خریبی نے ان سے لی۔ ابونعیم اور ابن مندہ نے ان کا نام سلامہ واشیہ بیان کیا ہے اور ان دونوں نے عبداللہ بن داؤد خریبی سے انہوں نے ام داؤد واشیہ سے انہوں نے سلامہ سے روایت کی کہ جب ابتدائے اسلام میں میں بکریاں چراتی تھیں۔ ایک دن حضور کا وہاں سے گزر ہوا۔ پوچھا تو کس چیز کی گواہی دیتی ہے؟ میں نے کہا میں گواہی دیتی ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ تو آپ نے تبسم فرمایا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔ ابونعیم کا قول ہے کہ ان کے خیال میں یہ خاتون اور سلامہ دختر حر ایک ہیں۔ ابن مندہ نے ان کی نسبت واشیہ لکھی ہے اور اس حدیث کو مسدد خریبی سے انہوں نے سلامہ دختر حر سے روایت کیا ہے۔

ابن اثیر کے مطابق اس خاتون پر دو ترجمے لکھے ہیں اور ان کی حدیث کو خریبی سے انہوں نے ام داؤد الواشیہ سے روایت کی اسی پہلا سلامہ دختر حر کے ترجمے میں خریبی کی حدیث کو ام داؤد سے انہوں نے سلامہ سے روایت کیا اس سے یوں معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ایک ہیں جیسا کہ ابونعیم کی رائے ہیں۔

۶۹۹۶۔ سیدہ سلامہؓ دختر معقل خزاعیہ

سلامہ دختر معقل خزاعیہ ابوعمر نے انصاریہ لکھا ہے۔ ابوعاصم نے بھی ان کا ذکر کیا ہے کہ ان کا تعلق خارجہ قیس عیلان سے تھا۔ عبدالوہاب بن علی بن سکینہ صوفی نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے عبداللہ بن محمد نفیلی سے انہوں نے محمد بن سلمہ سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے خطاب بن صالح سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے سلامہ دختر معقل سے جن کا تعلق خارجہ قیس عیلان سے تھا ان کا بیان ہے کہ میرا چچا جاہلیت میں مجھے لے کر آیا اور مجھے حباب بن عمرو انصاری نے جو ابوالیسر کا بھائی تھا خرید لیا اور میرے بطن سے عبدالرحمٰن پیدا ہوا اور مر گیا اور اس کی بیوی نے مجھ سے کہا اب یہ بہتر ہوگا کہ تجھے کوئی اسلام کا پیروکار خرید لے میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور واقعہ بیان کیا آپ نے دریافت فرمایا کہ حباب کا وارث کون ہے؟ صحابہ نے عرض کیا ابوالیسر بن عمرو جو حباب کا بھائی ہے۔ حضور اکرم نے فرمایا تم اسے آزاد کر دو اور جب تمہیں معلوم ہو کہ میرے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پاس کچھ غلام آئے ہیں تم آنا اس کے بدلے میں ایک غلام دے دوں گا انہوں نے مجھے آزاد کر دیا۔ بعد میں جب آپ کے پاس غلام آئے تو آپ نے انہیں ایک غلام دے دیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۹۷۔ سیدہ سلمیٰؓ انصاریہ

سلمیٰ انصاریہ غیر منسوبہ حضور اکرمؐ سے بیعت کی محمد بن اسحٰق نے ایک انصاری سے انہوں نے اپنی والدہ سلمیٰ سے روایت کی کہ میں انصار کی چند خواتین کے ساتھ حضور اکرم کی بیعت کو حاضر ہوئی۔ آپ نے ہم سے عہد لیا کہ ہم اپنے شوہروں کو دھوکا نہیں دیں گی۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا اور لکھا ہے کہ ان کے والد کا نام قیس تھا۔ ہم انشاء اللہ پھر ان کا ذکر کریں گے۔

۶۹۹۸۔ سیدہ سلمیٰ اودیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سلمیٰ اودیہ یہ خیال درست نہیں کہ اہل کوفہ کو ان کی احادیث کا علم ہے۔ ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۶۹۹۹۔ سیدہ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سلمیٰ۔ ابو یاسر بن ابو حبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے سلمیٰ دختر حمزہ سے روایت کی کہ ان کا مولیٰ مر گیا اور بیٹی رہ گئی۔ حضور ﷺ نے ان کی بیٹی کو وراثت کا نصف دے دیا اور دوسرا نصف یعلی کو دے دیا جو سلمیٰ کا بیٹا تھا۔

۷۰۰۰۔ سیدہ سلمیٰؓ دختر ابوذویب

سلمیٰ دختر ابوذویب جو حلیمہ کی بہن تھیں اور حلیمہ آپ کی رضاعی والدہ تھیں اور سلمیٰ حضور ﷺ کی خالہ تھیں۔ حضور سے ملنے آتیں تو آپ اپنی چادر زمین پر بچھا دیتے اور انہیں بٹھا دیتے اور ماں کہہ کر بلاتے اور خوش آمدید کہتے۔ جعفر مستغفری نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۰۱۔ سیدہ سلمیٰؓ خادمہ حضور اکرمؐ

سلمیٰ حضور اکرمؐ کی خدمت گزار اور جناب صفیہ کی مولیٰ تھیں۔ یہ خاتون ابو رافع کی زوجہ تھیں۔ ایک روایت کے مطابق یہ خاتون بھی حضورؐ کی مولیٰ اور خاتون جنت اور جناب ابراہیم کی دایہ تھیں اور انہوں نے خاتون جنت کو حضرت علی اور اسماء بنت عمیس کے ساتھ نہلایا تھا اور غزوہ خیبر میں حضور کی ہم رکاب تھیں۔ ذیل کی حدیث ان سے مروی ہے۔ اسماعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہم ابو عیسیٰ سے انہوں نے احمد بن منیع سے انہوں نے حماد بن خالد خیاط سے انہوں نے قائد مولیٰ آل ابو رافع سے انہوں نے علی بن عبید اللہ سے انہوں نے اپنی دادی سے جو حضور اکرمؐ کی خدمت گزار تھیں روایت کی کہ جب بھی حضور اکرمؐ کے کوئی پھوڑی پھنسی نکل آتی تو میں اس پر مہندی لگا دیتی اور یہ روایت عبید اللہ بن علی اپنی دادی سلمیٰ سے روایت کی ترمذی کہتے ہیں کہ صحیح نام عبداللہ بن علی ہے۔

ابو موسیٰ نے اجازۃً ابو علی سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے ابو بکر بن مالک سے انہوں نے عبداللہ بن احمد سے انہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اپنے والد سے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم سے انہوں نے والد سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ ابورافع کی بیوی سلمٰی اپنے خاوند کے خلاف شکایت کرنے کے لئے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ حضور اکرمؐ نے پوچھا اے رافع! تمہارے درمیان کیا جھگڑا ہے؟ ابورافع نے کہا یارسول اللہ سلمٰی مجھے دکھ دیتی ہے۔ حضور اکرمؐ نے سلمٰی سے پوچھا تو اسے کیوں ستاتی ہے؟ اس نے جواب دیا یارسول اللہ! ایسی کوئی بات نہیں۔ ابورافع نے دوران نماز میں پیٹ سے ہوا نکالی میں نے اسے کہا کہ حضور اکرم نے فرمایا ہے کہ اگر ایسی صورت پیش آجائے تو از سرِ نو وضو کرلیا جائے۔ اس بات پر اس نے مجھے مارا حضور اکرم ﷺ سن کر ہنس دیئے اور فرمایا ابورافع! سلمٰی نے ٹھیک بات کہی ہے۔ اسے نہ مارا کرو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۰۲۔ سیدہ سلمٰیؓ دختر زید

سلمٰی دختر زید بن تیم بن امیہ بن بیاضہ بن خفاف بن سعد بن مرہ بن مالک بن اوس انصاریہ اوسیہ۔ وہ بنوجعادرہ سے ہیں اور ان کا شمار بنوعبدالاشہل میں ہوتا ہے۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضورؐ سے بیعت کی۔

۷۰۰۳۔ سیدہ سلمٰیؓ دختر صخر

سلمٰی دختر صخر ام الخیر۔ ابوبکر صدیق کی والدہ تھیں۔ ہم کنیتوں کے عنوان کے تحت ان کا ذکر تفصیل سے کریں گے۔

۷۰۰۴۔ سیدہ سلمٰیؓ دختر عمرو

سلمٰی دختر عمرو بن حبیش بن لوذان بن عبدود جو منذر کی ہمشیرہ تھیں ان کا تعلق بنوساعدہ سے تھا۔

۷۰۰۵۔ سیدہ سلمٰیؓ دختر عمیس

سلمٰی دختر عمیس خثعمیہ ہمشیرہ اسماء۔ ان کا نسب ہم ان کی بہن کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ ان بہنوں میں شامل ہیں جن کے بارے میں حضور اکرم نے فرمایا تھا "اخوات مؤمنات" یہ خاتون حضرت حمزہ ﷺ کی بیوی تھیں ان کی شہادت کے بعد ان سے شداد بن اسامہ بن ہاد لیثی نے نکاح کرلیا تھا اور عبداللہ اور عبدالرحمٰن نامی دو لڑکے ان کے بطن سے پیدا ہوئے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ حمزہ کی زوجہ کا نام اسماء دختر عمیس تھا اور شداد نے ان سے شادی کی تھی اور پھر جعفر نے لیکن یہ غلط ہے۔

ہمام نے قتادہ سے انہوں نے سلمٰی سے روایت کی کہ ان کا مولیٰ مر گیا اور ایک بیٹی وارث چھوڑ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی بیٹی کو وراثت کا نصف اور نصف یعلٰی کو جو حمزہ کا بیٹا تھا دے دیا۔ سلمٰی بنت حمزہ کے ترجمے میں یہ ذکر ہو چکا ہے تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ جو شخص اسماء کو اولاً حمزہ کی پھر شداد کی اور آخر میں جعفر کی بیوی قرار دیتا ہے وہ غلطی پر ہے کیونکہ اس بات پر اہل السیر کا اتفاق ہے کہ جعفر اپنی بیوی اسماء کے ساتھ ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے تھے۔ وہاں ان کے ہاں بچے پیدا ہوئے اور جعفر نے جب حبشہ سے مدینے کو مراجعت کی تو حضور اکرمؐ خیبر کے محاصرے میں مصروف تھے اور حمزہ غزوۂ احد میں قتل ہو چکے تھے یہ کیسے ممکن ہے کہ اسماء اس دوران میں شداد کے نکاح میں آتی ہوں حالانکہ وہ تو حمزہ کی زندگی ہی میں حبشہ چلی گئیں تھیں۔ نیز

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس میں بھی شبہ نہیں کہ جعفر کی شہادت کے بعد اسماء سے حضرت ابوبکر نے شادی کی اور ان کے بطن سے محمد پیدا ہوئے اور ابوبکر کی وفات کے بعد حضرت علی نے اسماء سے نکاح کیا۔ اس بناء پر صحیح امر یہی ہے کہ حمزہ کی زوجہ کا نام سلمیٰ تھا۔

اس کے ثبوت میں یہ واقعہ پیش کیا جا سکتا ہے کہ جب عمرۂ قضا کے موقع پر حضرت علی نے حمزہ کی بیٹی کو اپنی تحویل میں لے لیا تو جعفر اور زید بن حارثہ نے حضور ﷺ کے سامنے اپنا استحقاق پیش کیا تو حضور نے اس بچی کو یہ کہہ کر جعفر کے سپرد کر دیا کہ خالہ والدہ کے برابر ہوتی ہے۔

۷۰۰۶۔ سیدہ سلمیٰؓ دختر قیس

سلمیٰ دختر قیس بن عبید بن عمرو بن مالک بن عدی بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار ان کی کنیت ام منذر تھی اور سلیط بن قیس کی ہمشیرہ تھیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی (از جانب والد) پھوپھی تھیں اور ابن مندہ کے مطابق ان کی کنیت ام ایوب تھی لیکن پہلی روایت درست ہے۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔ دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی اور بیعت رضوان کے موقعہ پر موجود تھیں۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے سلیط بن ایوب سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے سلمیٰ دختر قیس سے جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خالہ تھی نیز جنہوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی تھیں۔ روایت کی کہ ہم نے حضور اکرمؐ سے اس امر پر بیعت کی کہ ہم شرک نہ کریں گی نہ چوری کریں گی اور نہ زنا کی مرتکب ہوں گی نہ اولاد کو قتل کریں گی اور نہ کسی پر بہتان اور افترا باندھیں گی اور نہ اپنے شوہروں کی جائز بات میں نافرمانی کریں گی اور نہ اپنے شوہروں کو دھوکا دیں گی جب ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل سے اٹھ کر باہر آئیں تو میں نے ساتھ کی ایک عورت سے کہا کہ دھوکے کے لفظ سے حضور اکرم ﷺ کی کیا مراد تھی؟ جاؤ اور آپ سے پوچھ آؤ میں نے جا کر پوچھا تو آپ نے فرمایا تو اپنے خاوند کا مال لے لے اور کوئی دوسرا اس سے فائدہ اٹھائے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابوعمر کے اس قول میں "هی احدی خالات النبی من جهة ابیه" اب سے مراد جد یعنی عبدالمطلب ہیں کیونکہ آپ کے والد جناب عبداللہ کی والدہ بنو مخزوم سے تھیں لیکن آپ کے دادا عبدالمطلب کی والدہ بنو عدی بن نجار سے تھیں (سلمیٰ دختر عمرو بن زید خزرجیہ) اور مرد کے رشتہ دار از جانب خواتین خود اس کی اس کے والد اور دادا کی خالائیں ہوتی ہیں۔ ہم نے حضور اکرمؐ کا سلسلہ نسب الکامل فی التاریخ میں تفصیل سے لکھا ہے۔

۷۰۰۷۔ سیدہ سلمیٰؓ ام مسطح

سلمیٰ ام مسطح بن اثاثہ۔ اس خاتون کا ذکر حدیث افک میں آیا ہے۔ ہم نے کنیتوں کے تحت ان کے بارے میں تفصیل سے لکھا ہے۔

۷۰۰۸۔ سیدہ سلمیٰؓ دختر محرز

سلمیٰ دختر محرز بن عامر انصاریہ از بنو عدی بقول ابن حبیب انہوں نے آپ سے بیعت کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۰۰۹۔ سیدہ سلمیٰؓ دختر نصر

سلمیٰ دختر نصر محاربیہ۔ طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ بروایتے انہیں حضور ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور ابوموسیٰ نے ان سے بایں سند حدیث بیان کی ہے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابو غالب کوشیدی سے انہوں نے ابوبکر بن ریذہ سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن عبداللہ حضرمی سے انہوں نے منجاب بن حارث سے انہوں نے علی بن مسہر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے سلمیٰ دختر نصر محاربیہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت عائشہ سے ولد الزنا کی آزادی کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا اسے آزاد کردو۔

ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۱۰۔ سیدہ سلمیٰؓ دختر یعار

سلمیٰ دختر یعار اور بروایتے تعار یعنی اس نام کا حرف اول یا کی بجائے تا ہے یہ خاتون شیبۃ کی ہمشیرہ تھیں۔

۷۰۱۱۔ سیدہ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سلمیٰ غیر منسوبہ۔ ان سے ان کے پوتے عبیداللہ بن علی نے روایت کی۔ اسحٰق بن ابراہیم حبیبی نے فائد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبیداللہ بن علی سے جو ان کا مولیٰ تھا انہوں نے اپنی دادی سلمیٰ سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ہاں تشریف لائے اور ہم نے آپ کے لئے خزیرہ تیار کیا ہے۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے اس خاتون کا ذکر کیا ہے لیکن میرے نزدیک یہ وہی خاتون ہے جن کا ذکر ہم ابورافع کی بیوی کی حیثیت سے کر آئے ہیں اور ابوعمر نے فضل بن سلیمان سے انہوں نے فائد مولیٰ عبیداللہ سے انہوں نے عبیداللہ بن علی بن رافع سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کے لئے خزیرہ تیار کر کے پیش کیا اور آپ نے تناول فرمایا۔ آپ کے ساتھ کچھ صحابی بھی تھے۔ تھوڑا سا بچ گیا اتنے میں وہاں سے ایک بدو کا گزر ہوا۔ اس نے بچا ہوا حلوہ ہاتھ میں اٹھالیا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اسے رکھ دو اور بسم اللہ پڑھ کر اپنے سامنے سے کھاؤ راوی کا بیان ہے کہ اس نے حسب ارشاد تعمیل کی وہ سیر ہو گیا اور پھر بھی کچھ بچ رہا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۱۲۔ سیدہ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سلمیٰ۔ ابن مندہ ابونعیم نے ان کا علیحدہ ذکر کیا ہے اور یہ خاتون قبل الذکر سے مختلف ہیں۔ انہوں نے ایک طویل حدیث میں بیان کیا ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ خدا نے چار ہزار نبی مبعوث فرمائے اسے محمد بن عقبہ نے وہب بن عبداللہ بن کعب سے روایت کیا۔

۷۰۱۳۔ سیدہ سمراءؓ دختر قیس

سمراء (ایک روایت میں سمیرا ہے) دختر قیس انصاریہ ابوامامہ بن سہل بن حنیف کی حدیث میں ان کا ذکر ہے۔ تینوں نے ان

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کا ذکر کیا ہے مگر ابو عمر نے ان کا نام سمیراء لکھا ہے۔

۷۰۱۴۔ سیدہ سمیہؓ عمار کی والدہ

سمیہ (ام عمار بن یاسر) دختر خباط۔ یہ خاتون ابو حذیفہ بن مغیرہ کی لونڈی تھیں اور یاسر ابو حذیفہ کے حلیف تھے۔ اس لئے ابو حذیفہ نے انہیں سمیہ سے بیاہ دیا۔ جب عمار پیدا ہوئے تو ابو حذیفہ نے انہیں آزاد کر دیا۔ عمار سابقین فی الاسلام میں سے تھے اور بروایتے ان کا نمبر ساتواں تھا اور یہ ان لوگوں میں ہیں جنہیں اسلام کے لئے سخت تکلیفیں برداشت کرنا پڑیں۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ انہیں خاندان عمار کے کئی آدمیوں نے بتایا کہ جناب سمیہ کو بنو مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم نے اسلام کی وجہ سے سخت عذاب دیئے انہوں نے اسلام کے سوا ہر چیز سے انکار کیا تا آنکہ وہ قتل کر دی گئیں اور رسول اکرم ﷺ جب بھی ان لوگوں کے پاس سے گزرتے انہیں مکے کی گرم دوپہر کو تکلیف میں مبتلا دیکھتے تو فرماتے اے آل یاسر ہمت نہ ہارنا اللہ نے تم سے جنت کا وعدہ کیا ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ابو جہل نے اپنے نیزے کی انی ان کی شرمگاہ میں چبھو دی تھی۔ جس سے وہ شہید ہو گئی تھیں اور سمیہ اسلام کے نام پر شہید ہونے والی پہلی خاتون تھیں۔ یہ ہجرت سے پہلے قتل کر دی گئیں۔ اور یہ ان لوگوں میں سے تھیں جنہوں نے ابتدائے اسلام میں اظہار اسلام کیا تھا۔ بقول مجاہد مکے میں ابتداءً سات آدمیوں نے اظہار اسلام کیا۔ رسول کریم ﷺ ابو بکر' بلال' خباب صہیب' عمار اور سمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اول الذکر دو حضرات اپنے قبیلوں کی پشت پناہی سے کفار کی دست برد سے بچ گئے۔ مگر باقی افراد کو لوہے کے زرہے پہنا کر گرم دھوپ میں لٹا دیا جاتا تھا۔ اور ابو جہل آیا اور اس نے اپنے نیزے کی انی کو ان کی شرمگاہ میں چبھو دی تھی جس کی وجہ سے وہ شہید ہو گئی تھیں۔

ابن قتیبہ لکھتے ہیں کہ یاسر کی شہادت کے بعد جناب سمیہ نے ایک رومی غلام ازرق سے نکاح کر لیا جو حارث بن کلدہ ثقفی کا غلام تھا۔ اس سے جو بچہ پیدا ہوا اس کا نام سلمہ رکھا گیا جو عمار کا ماں جایا بھائی تھا۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یہ ابن قتیبہ کا وہم ہے کیونکہ ازرق نے سمیہ ام زیاد سے نکاح کیا تھا اس بنا پر سلمہ زیاد کا بھائی ہے نہ کہ عمار کا ابن قتیبہ کو یہ غلطی دونوں خواتین کی ہمنامی کی وجہ سے لگی اور ام عمار اور ام زیاد میں فرق کرنا بھول گئے۔ واللہ علم۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

خباط: ابن ماکولا نے خباط کو خا اور با سے لکھا ہے اور بعض لوگوں نے خا اور یا سے لکھا ہے۔ اور اسی طرح ابو نعیم نے اس کو ضبط میں لایا ہے۔

۷۰۱۵۔ سیدہ سناءؓ دختر اسماء

سناء دختر اسماء بن صلت سلمیہ حضور اکرمؐ کا ان سے نکاح ہوا تھا لیکن وہ رخصتی سے پہلے ہی فوت ہو گئیں۔ ان کا ذکر ابو عبیدہ معمر بن مثنیٰ نے حفص بن نضر اور عبدالقاہر بن سدی سلمیوں سے کیا ہے اور لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے شادی کی تھی اور کہا ہے کہ یہ خاتون عبداللہ بن حازم بن اسماء بن صلت سلمی امیر خراسان کی پھوپھی تھیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۰۱۶۔ سیدہ سنبلہؓ دختر ماعز

سنبلہ دختر ماعز بن قیس بن خلدہ انصاریہ از بنو زریق۔ بہ قول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۰۱۷۔ سیدہ سنینہؓ دختر مخنف

سنینہ دختر مخنف بن زید نکریہ۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور ان سے ایک حدیث حبہ دختر شماخ نکریہ نے روایت کی۔ نکریہ۔ نون کے ساتھ اور بقول بعض باء کے ساتھ ہے۔

۷۰۱۸۔ سیدہ سہلہؓ دختر سعد

سہلہ دختر سعد ساعدی و ہمشیرہ سہل بن سعد۔ ان کی حدیث کو منصور بن عمار نے ابن لہیعہ سے انہوں نے عبداللہ بن ہبیرہ سے انہوں نے سہلہ دختر سعد سے روایت کیا انہوں نے حضور اکرمﷺ کی خدمت میں گزارش کی یارسول اللہ! ایک بیوی بعض اوقات اپنے شوہر کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے حیلے حوالوں سے کام لیتی ہے۔ فرمایا یہ متاع دنیا ہے۔ آخرت میں اس کی کوئی قدر و قیمت نہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۱۹۔ سیدہ سہلہؓ دختر سہل

سہلہ دختر سہل طبرانی نے ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے کتابۃً ابو غالب سے انہوں نے ابوبکر محمد بن عبداللہ سے (ح) ابو موسیٰ نے حسن سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے عبدالملک بن یحییٰ سے انہوں نے والد سے انہوں نے ابولہیعہ سے انہوں نے عبداللہ بن ہبیرہ سے انہوں نے سہلہ دختر سہل سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ کیا احتلام سے عورت پر بھی غسل واجب ہو جاتا ہے فرمایا ہاں اگر اخراج منی ہو جعفر مستغفری نے اسے سہل بن سہیل کے ترجمے میں بیان کیا ہے البتہ انہوں نے ذیل کے الفاظ کا اضافہ کیا ہے "یا رسول اللہ برح الخفاء" یعنی جب پوشیدہ چیز ظاہر ہو جائے)۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ دونوں نے ان کا تذکرہ لکھا ہے اور ابو موسیٰ لکھتے ہیں کہ احتمال ہے کہ یہ خاتون سہیل کی بیٹی ہوں۔ ابن اثیر لکھتے ہیں عجب نہیں کہ سہلہ سہیل بن سعد کی ہمشیرہ ہو کیونکہ راوی نے دونوں تراجم میں "ابن لہیعہ نے ابن ہبیرہ سے" کا ذکر کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ راوی نے ہمشیرہ کو بیٹی بنا دیا ہو۔ واللہ اعلم

۷۰۲۰۔ سیدہ سہلہؓ دختر سہیل

سہلہ دختر سہیل بن عمرو قرشیہ از بنو عامر بن لوی۔ ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں یہ خاتون ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ کی زوجہ تھیں۔ اپنے شوہر کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی اور یہ اسلام کی طرف سبقت کرنے والوں میں سے تھیں اور وہاں ان کے بطن سے محمد پیدا ہوئے۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس کا نام لیا ہے نیز یہ بھی لکھا ہے کہ ان کی زوجہ سہلہ دختر سہیل بن عمرو جو بنو عامر بن لوی کا بھائی تھا بھی ہمراہ تھیں وہاں محمد بن ابوحذیفہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پیدا ہوئے۔ یہ لاولد رہے نیز بقول ابوعمرو زبیر سہلہ دختر سہیل ہی ام سلیط بن عبداللہ بن اسود قرشی اور ام بکیر بن شماخ بن سعید بن قائف اور ام سالم بن عبدالرحمٰن بن عوف ہیں۔ ابواحمد نے باسنادہ ابوداؤد سلیمان بن اشعث سے انہوں نے عبدالعزیز بن یحییٰ سے انہوں نے محمد بن سلمہ سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن قاسم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ سہلہ دختر سہیل مرض استحاضہ میں مبتلا ہوگئی حضور اکرمؐ نے حکم دیا کہ ہر نماز کے لئے غسل فرض ہے جب اس میں انہیں تکلیف محسوس ہوئی تو آپ نے فرمایا کہ ظہر اور عصر کے لئے ایک غسل مغرب وعشاء کے لئے ایک غسل اور صبح کے لئے ایک غسل کر لیا کرو یہی وہ خاتون ہیں جنہوں نے سالم مولیٰ ابوحذیفہ کو دودھ پلایا تھا۔ ان کا قصہ ہم ابوحذیفہ اور سالم کے تراجم میں بیان کر آئے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۲۱۔ سیدہ سہلہؓ دختر عاصم

سہلہ دختر عاصم بن عدی انصار یہ غزوۂ خیبر کے موقع پر پیدا ہوئیں اور آپ نے ان کا نام سہلہ تجویز فرمایا عبدالعزیز بن عمران نے سعید بن زیاد سے انہوں نے حفص بن عمر بن عبدالعزیز بن عوف سے انہوں نے اپنی دادی سہلہ سے روایت کی کہ میں غزوۂ خیبر کے موقعہ پر پیدا ہوئی اور حضور اکرمؐ نے میرا نام سہلہ رکھا اور دعا فرمائی کہ خدا تمہارے کام میں آسانی پیدا کرے اور مال غنیمت سے مجھے بھی حصہ عطا فرمایا اور عبدالرحمٰن بن عوف سے اسی دن میرا نکاح پڑھایا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۲۲۔ سیدہ سہیمہؓ دختر اسلم

سہیمہ دختر اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی

۷۰۲۳۔ سیدہ سہیمہؓ اہلیہ رفاعہ قرظی

سہیمہ زوجہ رفاعہ قرظی۔ ہم ان کا ذکر رفاعہ اور عبدالرحمٰن بن زبیر کے تراجم میں کر آئے ہیں۔ ایک روایت میں ان کا نام تمیمہ اور ایک میں عائشہ آیا ہے۔

۷۰۲۴۔ سیدہ سہیمہؓ دختر عمیر

سہیمہ دختر عمیر مزنیہ۔ یہ خاتون رکانہ بن عبد یزید المطلبی کی زوجہ تھیں۔ محمد بن سرایا بن علی نے ابوزرعہ سے انہوں نے محمد بن ادریس شافعی سے انہوں نے ان کے چچا محمد بن علی سے انہوں نے عبداللہ بن سائب سے انہوں نے نافع بن عجیر سے انہوں نے عبد یزید سے روایت کی کہ رکانہ نے اپنی بیوی سہیمہ کو طلاقِ البتہ دے دی۔ پھر وہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا یا رسول اللہ میں نے سہیمہ کو صرف طلاق البتہ دی ہے۔ اور خدا کی قسم کہ میرا ارادہ صرف ایک ہی طلاق کا تھا۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم کہ تو نے صرف ایک ہی طلاق دی ہے؟ تو رکانہ نے اس کی تصدیق کی۔ آپ نے سہیمہ کو واپس بھیج دیا اور انہوں نے دوسری طلاق حضرت عمر کے عہد خلافت میں اور تیسری حضرت عثمان کے عہد میں دی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۰۲۵۔ سیدہ سہیمہؓ دختر مسعود

سہیمہ دختر مسعود بن اوس بن مالک بن سواد انصاریہ ظفریہ۔ جابر بن عبداللہ کی زوجہ تھیں۔ ان کے بطن سے عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔ بقول ابن حبیب انہوں نے آپ سے بیعت کی۔

۷۰۲۶۔ سیدہ سوادہؓ دختر مسرج

سوادہ دختر مسرج کندیہ۔ ایک روایت میں سودہ مذکور ہے۔ اور یہ قول نہایت مشہور ہے۔ ان سے عروہ بن فیروز نے روایت کی کہ میں ان لوگوں میں موجود تھی جب خاتون جنت دردزہ میں مبتلا تھیں۔ رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم تشریف لائے پوچھا فاطمہ کا کیا حال ہے؟ میں نے عرض کیا کہ ابھی تکلیف کم نہیں ہوئی فرمایا جب وضع حمل ہو جائے تو کسی سے کچھ نہ کہنا حسن پیدا ہوئے تو میں نے ان کی نال کاٹ کر (زرد رنگ کے کپڑے) میں لپیٹ دیا۔ اتنے میں حضور اکرمؐ تشریف لائے اور میں نے آپ کو وضع حمل اور بچے کی نال کاٹنے اور ان کو زرد رنگ کے کپڑے میں لپیٹنے کے بارے میں بتایا۔ آپ نے بچے کو بلوایا اور زرد رنگ کا کپڑا اتار کر سفید کپڑے میں لپیٹ لیا۔ پھر بچے کے منہ میں اپنا لعاب دہن ڈال کر حضرت علیؓ کو بلوایا اور پوچھا بچے کا کیا نام تجویز کیا ہے؟ انہوں نے کہا جعفر (ایک روایت میں حرب بھی آیا ہے) فرمایا نہیں۔ اس کا نام حسن ہے اور اس کے بعد آنے والے کا نام حسین ہوگا اور تمہاری کنیت ابوالحسن والحسین ہوگی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

مسرج: میم پر زیر اور سین ساکن ہے۔

۷۰۲۷۔ سیدہ سوداءؓ دختر عاصم

سوداء دختر عاصم بن خالد بن ضرار بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی القرشیہ عدویہ بقول ابن مندہ اور ابونعیم ان سے ام عاصم نے روایت کی۔ ابوعمر نے انہیں بنو اسد سے منسوب کیا ہے بعض نے انہیں سوداء دختر عاصم لکھا ہے اور خضاب کے بارے میں ان سے حدیث روایت کی ہے۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے ابواسحٰق اودی سے انہوں نے نائلہ سے (جو ابوالعیز ارکوفی کی آزاد کردہ کنیز تھی) انہوں نے ام عاصم سے انہوں نے سوداء سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم سے بیعت کے لئے حاضر ہوئیں۔ فرمایا جاؤ پہلے خضاب لگاؤ اور پھر بیعت کے لئے حاضر ہو۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۲۸۔ سیدہ سودہؓ دختر زمعہ

سودہ دختر زمعہ بن قیس بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قرشیہ عامریہ اور ان کی والدہ کا نام شموس دختر قیس بن زید بن عمرو بن لبید بن خراش بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاریہ تھا۔ حضور اکرم نے ان سے جناب خدیجۃ الکبریٰ کی وفات کے بعد نکاح کیا تھا۔ عقیل نے یہ قول زہری سے نقل کیا ہے اور یہی قول قتادہ ابوعبیدہ اور ابن اسحٰق کا ہے کہ جناب سودہ سے حضور اکرم کا نکاح جناب عائشہ کے نکاح سے پہلے ہوا لیکن عبداللہ بن محمد بن عقیل کے مطابق یہ نکاح جناب عائشہ کے نکاح کے بعد ہوا اور یونس نے زہری سے روایت کی کہ جناب سودہ پہلے اپنے ابن عم سکران بن عمرو کے نکاح میں تھیں جو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بنو عامر بن لوی سے تھے اور مسلمان تھے جن کی وفات کے بعد حضور اکرمؐ کے نکاح میں آ گئیں۔ ام المومنین بھاری بھرکم خاتون تھیں۔ حضور اکرمؐ سے نکاح کے بعد ان سے کوئی اولاد نہ ہوئی۔

محمد بن اسحٰق نے حکیم بن حکیم سے انہوں نے محمد بن علی بن حسین سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے پندرہ عورتوں سے نکاح کیا اور جناب خدیجہ کی وفات کے بعد اول از ہمہ جناب سودہ دختر زمعہ سے نکاح کیا تھا۔

کثیر التعداد راویوں نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے سلیمان بن معاذ سے انہوں نے سماک سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ جناب سودہ کو یہ فکر لاحق ہوگئی کہ حضور اکرم انہیں طلاق دے دیں گے۔ اس لیے انہوں نے التماس کی کہ انہیں طلاق نہ دی جائے اور وہ اپنی باری جناب عائشہ کو دینے کے لئے تیار ہیں۔ آپ نے ان کی یہ گزارش منظور فرمالی۔ اس پر مندرجہ ذیل آیت نازل ہوئی: **لا جناح علیھما ان یصالحا بینھما صلحا و الصلح خیر**" عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالعزیز بن عبدالصمد عمی ابوالصمد سے انہوں نے منصور سے انہوں نے مجاہد سے جو ابن زبیر کے مولیٰ تھے اور جنہیں یوسف بن زبیر یا زبیر بن یوسف کہتے ہیں انہوں نے ابن زبیر سے انہوں نے سودہ دختر زمعہ سے روایت کی کہ ایک شخص حضور نبی کریمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور گزارش کی یارسول اللہ! میرا والد بہت بوڑھا ہو گیا ہے اور وہ حج نہیں کر سکتا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ذرا غور کرو اگر تمہارے والد پر قرض ہو اور تو ادا کر دے تو کیا وہ قبول کر لیا جائے گا اس نے کہا ہاں یارسول اللہؐ فرمایا اللہ بہت زیادہ رحیم وکریم ہے اپنے والد کی طرف سے توجہ کر لے۔ جناب سودہ حضرت عمرؓ کے دور خلافت کے آخر میں فوت ہوئیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۲۹۔ سیدہ سودہؓ دختر ابوضبیس

سودہ دختر ابوضبیس جھنیہ۔ اسلام لائیں اور بعد از ہجرت حضور نبی کریمؐ سے بیعت کی خود انہیں اور ان کے والد کو صحبت نصیب ہوئی۔ یہ قول ہے محمد بن نقطہ کا جنہوں نے محمد بن سعد سے روایت کی۔

۷۰۳۰۔ سیدہ سودہؓ اہلیہ ابی الطفیل

سودہ زوجہ ابوالطفیل عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے بیان کیا کہ میں ابوالطفیل سے ملاقات کو گیا تو میں نے اسے خوش اخلاق پایا یعنی اس نے میری آؤ بھگت کی۔ میں نے دل میں کہا مجھے اس کو غنیمت جاننا چاہیے میں نے کہا اے ابوالطفیل! وہ کون سے لوگ ہیں جن پر حضور اکرمؐ نے پھٹکار بھیجی؛ وہ مجھے بتانے لگا تھا کہ اس کی بیوی سودہ بول پڑی حضور اکرمؐ نے فرمایا میں بھی انسان ہوں میں نے اللہ سے درخواست کی کہ اگر کسی وقت میں بہ تقاضائے بشریت کسی شخص کے خلاف بددعا کر بیٹھوں تو اسے اس کے حق میں رحمت اور کرم میں بدل دے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۳۱۔ سیدہ سودہ قرشیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

سودہ قرشیہ رسول اکرم ﷺ نے ان کو نکاح کا پیغام بھیجا اور اس خاتون کے کئی بچے تھے۔ اس نے جواباً کہلا بھیجا میں اس بات

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کو ناپسند کرتی ہوں کہ یہ بچے آپ کے اردگرد شور مچاتے رہیں۔

شہر بن حوشب نے ابن عباس سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ایک قریشی خاتون کو جس کے پانچ چھ بچے تھے۔ نکاح کا پیغام بھیجا اس خاتون نے جواب میں کہلا بھیجا۔ بخدا میری راہ میں کوئی رکاوٹ نہیں اور آپ میرے نزدیک محبوب ترین انسان ہیں لیکن میں اس بات کو سخت ناپسند کرتی ہوں کہ یہ بچے صبح و شام آپ کے آگے پیچھے چیختے چلاتے رہیں آپ نے فرمایا اللہ تجھ پر رحم کرے ان خواتین میں سے جو اونٹ کی پیٹھ پر سوار ہوئیں قریش کی وہ نیکوکار عورتیں ہیں جو اپنے معصوم بچوں سے شفقت سے پیش آتی ہیں اور اپنے خاوند کے مال کی حفاظت کرتی ہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۳۲۔ سیدہ سودہؓ دختر مسرح

سودہ دختر مسرح ایک روایت میں سوادہ مذکور ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں۔ ابو نعیم نے یہاں ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۳۳۔ سیدہ سیرینؓ ماریہ قبطیہ کی بہن

سیرین ماریہ قبطیہ کی بہن یہ وہ خواتین ہیں جنہیں مقوقس شاہ اسکندریہ نے بطور ہدیہ آپ کے پاس بھیجا تھا آپ نے ماریہ کو بطور کنیز اپنے پاس رکھ لیا اور سیرین حسان بن ثابت کو دے دی۔ جناب ماریہ کے بطن سے حضور اکرمؐ کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم پیدا ہوئے اور سیرین کے بطن سے عبدالرحمٰن پیدا ہوئے۔ ان کے بیٹے عبدالرحمٰن نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے ابراہیم فوت ہونے لگے تو جب بھی میں اور ماریہ روتیں تو آپ رونے سے منع فرماتے بعد از وفات فضل بن عباس نے بچے کو نہلایا اور حضور اکرمؐ اور حضرت عباس چارپائی پر بیٹھے تھے بچے کو اٹھا لے چلے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قبر کے ایک طرف بیٹھے دیکھا بچے کی قبر میں فضل، عباس اور اسامہ بن زید اترے اور اسی دن سورج کو گہن لگ گیا۔ لوگوں نے کہنا شروع کر دیا کہ کسوف کی وجہ ابراہیم کی موت ہے حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ کسوف کی وجہ نہ تو کسی کی موت ہو سکتی ہے نہ حیات۔

قبر میں ایک سوراخ نظر آیا تو آپ نے فرمایا کہ اسے بند کر دو۔ اس سے نہ کسی کو فائدہ پہنچ سکتا ہے اور نہ نقصان ہاں البتہ دیکھنے والے کی آنکھ کو آرام محسوس ہوتا ہے اور جب بندہ کوئی ایسا عمل کرتا ہے جو اللہ کو پسند ہوتا ہے اللہ اسے استواری عطا کرتا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

باب الشین

۷۰۳۴۔ سیدہ شجیرہؓ دختر تمیم

شجیرہ دختر تمیم از بنو غنم بن دودان بن اسد از مہاجرات اول۔ جعفر مستغفری نے باسنادہ ابن اسحٰق سے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۰۳۵۔ سیدہ شرافہؓ دختر خلیفہ

شرافہ دختر خلیفہ بن فروہ کلبیہ۔ دحیہ بن خلیفہ کی ہمشیرہ تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے نکاح کیا لیکن کسی وجہ سے رخصتی نہ ہوئی۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن عبداللہ حضرمی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن فضل بن موفق سے انہوں نے والد سے انہوں نے سفیان ثوری سے انہوں نے جابر سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنوکلب کی ایک خاتون کو نکاح کا پیغام بھیجا اور حضرت عائشہ کو بھیجا کہ اسے دیکھ آئیں۔ ابوعمرؒ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۳۶۔ سیدہ شرفۃ الدارؓ دختر حارث

شرفۃ الدار دختر حارث بن قیس بن ہیشہ انصاریہ از بنومعاویہ۔ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۰۳۷۔ سیدہ شریرہؓ دختر حارث

شریرہ دختر حارث بن عوف بن قتیرہ ام الحکم بن حارثہ بن سلامہ بن حارثہ تجیبی بقول ابن عقبہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔ اس بات کو ان کے بیٹے حکم بن حارثہ نے ان سے روایت کیا ہے۔

شریرہ: امیر ابوالنصر ابن ماکولا نے شین پر پیش اور دو راء کے ساتھ لکھا ہے۔

۷۰۳۸۔ سیدہ الشفاءؓ دختر عبداللہ

الشفاء دختر عبداللہ بن عبد شمس بن خلف بن صداد بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب بن لوی قرشیہ عدویہ ام سلیمان بن ابوحثمہ ایک روایت میں ان کا نام لیلیٰ مذکور ہے۔ قدیم الاسلام ہیں حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی اور ہجرت کی ان کی والدہ کا نام فاطمہ دختر ابووہب بن عمرو بن عائذ بن عمر بن مخزوم تھا۔ یہ خاتون عقل مند اور فاضلہ تھیں اور حضور اکرمؐ ان کے یہاں تشریف لایا کرتے تھے انہوں نے آپ کے لئے ایک بستر اور چادر رکھی ہوئی تھی جس میں حضور اکرمؐ آرام فرماتے اور یہ چیزیں ان کے پاس رہیں تا آنکہ مروان نے ان سے لے لیں اور یہ خاتون چیونٹیوں کے دفعیہ کا منتر جانتی تھیں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہ منتر جناب حفصہ کو سکھا دیں۔

حضور اکرمؐ نے انہیں حکاکین کے قریب ایک مکان مرحمت فرمایا تھا جس میں وہ اپنے بیٹے سلیمان کے ساتھ منتقل ہو گئی تھیں اور حضرت عمرؓ ان کے پاس مشورے کے لیے آتے اور ان کی رائے کو پسند فرماتے ان سے سلیمان بن ابوحثمہ کے دونوں بیٹوں ابوبکر اور عثمان نے روایت کی۔

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ہاشم بن قاسم سے انہوں نے مسعودی سے انہوں نے عبداللہ بن عمیر سے انہوں نے ایک آدمی سے جو بنوابوحثمہ سے تھا انہوں نے شفاء دختر عبداللہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ سے پوچھا گیا بہترین عمل کونسا ہے؟ آپ نے فرمایا ایمان باللہ، جہاد فی سبیل اللہ اور حج مبرور۔

اوزاعی نے زہری سے انہوں نے ام سلمہ سے انہوں نے شفاء دختر عبداللہ سے روایت کی کہ میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کچھ مانگنے کو حاضر ہوئی۔ حضور نبی کریم معذرت فرما رہے تھے اور میں شکایت کئے جا رہی تھی۔ اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا میں وہاں سے نکل کر اپنی بیٹی کے پاس آئی۔ وہ شرحبیل بن حسنہ کی زوجہ تھی میں نے شرحبیل کو گھر میں پایا۔ میں اسے برا بھلا کہنے لگی کہ نماز کا وقت ہو گیا ہے اور تم گھر میں کیا کر رہے ہو؟ انہوں نے کہا خالہ جان آپ ناراض نہ ہوں میرے پاس ایک ہی کپڑا تھا جو حضور نے عاریۃً طلب فرما لیا۔ اب کیا کرتا میں نے کہا میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں۔ مجھے کیا علم کہ آپ کس حال میں ہیں؟ میں خواہ مخواہ گلہ کرتی رہی شرحبیل کہنے لگے ہمارے پاس ایک زرہ تھی جسے ہم نے بانٹ لیا تھا۔

عثمان بن سلیمان ابوحثمہ نے شفاء سے روایت کی کہ میں زمانہ جاہلیت میں ایک منتر پڑھا کرتی تھی جب مکے میں میں نے اسلام لا کر حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔ تو ایک دن میں خدمت اقدس میں حاضر ہوئی اور گزارش کی یا رسول اللہ میں جاہلیت میں ایک منتر پڑھا کرتی تھی جسے میں آپ کے سامنے پیش کرنا چاہتی ہوں آپ نے اجازت دے دی وہ منتر چیونٹیوں کے دفعیہ کا تھا آپ نے اجازت دے دی اور فرمایا حفصہ کو سکھا دو منتر یہ تھا۔

باسم اللہ صلو صلب جبر تعوذ امن افواھھا فلا تضر احدا. اللھم اکشف الباس رب الناس.

”پھر بتایا کہ اسے مصطگی کے ٹکڑے پر سات بار پڑھو اور پھر اسے ایک صاف جگہ پر رکھ دو اور پھر اسے ایک پتھر پر شراب کے ترش سرکے میں رگڑو اور چیونٹیوں پر چھڑک دو۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۳۹۔ سیدہ شفاءؓ دختر عبدالرحمٰن

شفاء دختر عبدالرحمٰن ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ابن مندہ کا خیال ہے کہ یہ خاتون اول الذکر ہی ہیں ابوعمر نے شفاء دختر عبدالرحمٰن انصاریہ مدنیہ لکھا ہے۔ ان سے ابوسلمہ بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ابن مندہ اور ابوعمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۷۰۴۰۔ سیدہ شفاءؓ دختر عوف

الشفاء دختر عوف بن عبد بن حارث بن زہرہ۔ زبیر کہتے ہیں یہ خاتون (شفاء) عبدالرحمٰن بن عوف اور ان کے بھائی اسود بن عوف کی والدہ تھیں بقول زبیر انہوں نے اپنی ماں جائی بہن ضیز یہ دختر ابی قیس بن عبد مناف کے ساتھ ہجرت کی تھی۔ ابوعمر کہتے ہیں کہ بر بنائے قول زبیر عبد عوف جو عبدالرحمٰن کے دادا تھے اور عوف جو اس کے نانا تھے دونوں بھائی تھے اور عبد بن حارث بن زہرہ کے بیٹے تھے غور کیجئے یہ ابوعمر کا قول ہے اور اسی نے اس کی تخریج کی ہے۔ یہ زبیر سے ابوعمر کا قول ہے حالانکہ اس بارے میں جو کچھ ابن ابی عاصم نے کہا ہے وہ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے یوں بیان کیا کہ جس شخص نے عبدالرحمٰن بن عوف بن عبد عوف بن عبدالحارث بن زہرہ اور ان کی والدہ عنقاء (یعنی شفاء دختر عوف بن عبدالحارث بن زہرہ) کا ذکر کیا ہے وہ تو ان کے والد کے چچا کی بیٹی تھیں اور ابن عباس سے مروی ہے کہ عبدالرحمٰن کی والدہ نے اسلام قبول کر لیا تھا جیسا کہ ہم اروی دختر کریز کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۰۴۱۔ سیدہ شفاءؓ دختر عوف

شفاء دختر عوف۔ ہمشیرہ عبدالرحمٰن بن عوف انہوں نے اپنی ہمشیرہ عاتکہ کے ساتھ ہجرت کی۔ ابن زبیر کے بقول یہی عاتکہؓ ام مسور بن مخرمہ تھیں اور بقول بعض شفاء ام مسور تھیں۔ ابواحمد عسکری وغیرہ نے اسے ذکر کیا ان کا تذکرہ ابوعمر نے مختصراً لکھا ہے۔

۷۰۴۲۔ سیدہ شقیرہؓ

شقیرہ اسدیہ حبشیہ۔ جو بنواسد کی مولیٰ تھیں۔ عطا خراسانی نے عطا بن ابورباح سے روایت کی کہ مجھے ابن عباس نے کہا آؤ تمہیں اہل جنت کا ایک فرد دکھاؤں چنانچہ انہوں نے زرد رنگ کی ایک حبشن دکھائی جس کا ذکر سعیرہ کے ترجمے میں گزر چکا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۴۳۔ سیدہ شقیقہؓ دختر مالک

شقیقہ دختر مالک بن قیس بن محرث جو شموس دختر مالک کی ہمشیرہ تھیں بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۰۴۴۔ سیدہ شموسؓ دختر ابوعامر

شموس دختر ابوعامر اور ان کا نام عمرو بن صیفی بن زید بن امیہ انصاریہ از بنوعمرو بن عوف ہے یہ خاتون ام عاصم اور جمیلہ کی والدہ تھیں۔ خاوند کا نام ثابت بن اقلح تھا۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۰۴۵۔ سیدہ شموسؓ دختر عمرو

شموس دختر عمرو بن حرام بن زید۔ یہ خاتون مسعود بن اوس الظفر یات کی بیٹیوں کی والدہ تھیں۔ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۰۴۶۔ سیدہ شموسؓ دختر مالک

شموس دختر مالک بن قیس بن محرث انصاریہ از بنومازن۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم سے بیعت کی۔

۷۰۴۷۔ سیدہ شموسؓ دختر نعمان

شموس دختر نعمان بن عامر بن مجمع انصاریہ جب مسجد قباء کی بنیاد رکھی گئی تو حضور اکرمؐ کے ساتھ تھیں اور بیعت کی شبابہ بن سوار نے عاصم بن سوید بن عامر بن یزید بن حارثہ سے انہوں نے اپنے والد سوید سے انہوں نے شموس دختر نعمان سے روایت کی کہ جب حضور اکرم ﷺ مسجد قباء کی بنیاد رکھنے کے لئے تشریف لائے تو میں نے حضور اکرم کو دیکھا کہ آپ کبھی چھوٹے اور کبھی بھاری پتھر اٹھاتے۔ جن کے بوجھ سے آپ کا جسم مبارک جھک جاتا اور میں آپ کے شکم مبارک پر مٹی دیکھ رہی تھی اور آپ پتھروں سے مسجد کی بنیاد رکھ رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ جبرائیل کعبے کی امامت کریں گے اور مجھے کہا جا رہا ہے کہ مسجد قبا کو مسجد قبلہ کی طرز پر بناؤں۔ اسے عتبہ بن ودیعہ نے شموس سے روایت کیا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن اثیر کہتے ہیں کہ اس حدیث میں "یوم الکعبۃ" کا ٹکڑا مخدوش ہے کیونکہ جب حضور اکرم مدینے تشریف لائے اور مسجد قبا کی تعمیر فرمائی اس وقت بیت المقدس قبلہ تھا۔ تحویل قبلہ بعد کا واقعہ ہے۔

۷۰۴۸۔ سیدہ شمیلہ رضی اللہ عنہا دختر حارث

شمیلہ دختر حارث بن عمرو بن حارثہ بن ہیثم انصاریہ ظفریہ۔ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۰۴۹۔ سیدہ شہیدہ رضی اللہ عنہا والدۂ ورقہ انصاریہ

شہیدہ ام ورقہ انصاریہ۔ عبدالرحمٰن بن خلاد انصاری نے ام ورقہ انصاریہ سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ فرمایا کرتے۔ آؤ میرے ساتھ شہیدہ کی ملاقات کو چلیں۔ حضور اکرمؐ نے اس خاتون کو اپنے گھر میں اذان و اقامت کہنے اور فرائض امامت کی اجازت دی ہوئی تھی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۵۰۔ سیدہ شیماء رضی اللہ عنہا دختر حارث

شیماء دختر حارث سعدیہ حضور اکرم ﷺ کی رضاعی بہن تھیں۔ ابو جعفر نے باسنادہ ابن اسحٰق سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ کے رضاعی والد کا نام حارث بن عبدالعزیٰ بن رفاعہ بن ملان بن ناضرہ بن بکر بن ہوازن تھا اور رضاعی بھائی کا نام عبداللہ بن حارث اور رضاعی بہنوں کے نام انیسہ اور حذافہ تھے اور اسی خاتون کا نام شیماء تھا اور شیماء ہی حضور اکرم ﷺ کی دیکھ بھال میں ماں (حلیمہ سعدیہ) کا ہاتھ بٹاتی تھیں۔

ابن اسحٰق نے ابو وجزہ سعدی سے روایت کی کہ جب شیماء کو جنگ ہوازن میں حضور نبی کریم ﷺ کے سامنے لایا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں آپ کی رضاعی بہن ہوں دریافت فرمایا تیرے پاس اس کا کیا ثبوت ہے؟ انہوں نے جواب دیا ایک بار آپ نے اپنے دانت میری پیٹھ میں چبھوئے تھے جب میں نے آپ کو پیٹھ پر اٹھایا ہوا تھا۔ آپ نے اس علامت کو پہچان لیا اور بہن کو چادر پر بٹھایا۔ ہم ان کا ذکر پہلے حذافہ کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابو نعیم، ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

باب الصاد

۷۰۵۱۔ سیدہ الصعبۃ رضی اللہ عنہا دختر حضرمی

الصعبہ دختر حضرمی۔ بقول بعابی حضرمی کا نام عبداللہ بن عمار بن ربیعہ تھا۔ یہ خاتون علاء بن حضرمی کی ہمشیرہ اور طلحہ بن عبیداللہ تیمی کی والدہ تھیں۔ جعفر نے ان کا ذکر اس حدیث میں جو عبداللہ بن رافع نے اپنے والد سے روایت کی ہے کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ صعبہ دختر حضرمی گھر سے نکلیں اور میں نے انہیں اپنے بیٹے طلحہ بن عبیداللہ کو یہ کہتے سنا کہ عثمان بن عفان کا محاصرہ سخت ہو گیا ہے کیا اچھا ہو اگر تو اس معاملے میں مصالحت کے لئے گفتگو کرے تا کہ یہ مصیبت ان سے ٹل جائے۔

بلاذری نے واقدی سے روایت کی کہ یہ خاتون حضور اکرم کے عہد میں فوت ہوئیں اور مجھے آل طلحہ کے کسی آدمی نے بتایا کہ وہ اسلام لائیں اور یہ قول اس شخص کے قول سے زیادہ مشابہ ہے جس نے کہا تھا کہ وہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یوم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

شہادت تک زندہ رہیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۵۲۔ سیدہ صعبہؓ دختر سہل

صعبہ دختر سہل بن عمرو بن زید بن عمرو بن اشہل انصاریہ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۰۵۳۔ سیدہ صفیہؓ دختر بجیر

صفیہ دختر بجیر الہذلیہ ہیں۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے آب زمزم پینے کے بارے میں ایک حدیث روایت کی۔ ابوعمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۷۰۵۴۔ سیدہ صفیہؓ دختر بشامہ

صفیہ دختر بشامہ جو اعور کی ہمشیرہ تھیں حضور اکرمؐ نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا لیکن نوبت خلوت صحیحہ تک نہ پہنچی۔ بقول ابن حبیب ان کا تعلق بنو عنبر بن تمیم سے تھا۔

۷۰۵۵۔ سیدہ صفیہؓ دختر ثابت

سیدہ صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دختر ثابت بن فاکہ بن ثعلبہ انصاریہ از بنوخطمہ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۰۵۶۔ سیدہ صفیہؓ دختر حیی بن اخطب

صفیہ دختر حیی بن اخطب بن سعنہ بن ثعلبہ بن عبید بن کعب بن خزرج بن ابی حبیب بن نضیر بن نحام بن ناخوم یا نخوم یا نخوم (یہود کے مطابق یہ لفظ ناخوم ہے کیونکہ وہ اپنی زبان کا بہتر علم رکھتے ہیں) اور یہ بنواسرائیل کے قبیلے لاوی بن یعقوب سے تعلق رکھتے ہیں جو بعد میں ہارون بن عمران کے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بھائی تھے سلسلہ میں شامل ہو جاتے ہیں اور جناب صفیہ کی والدہ برہ دختر سموائل تھیں۔ جو سلام بن مشکم یہودی کی زوجہ تھیں۔ اس کے بعد وہ کنانہ بن ابوالحقیق کے نکاح میں آ گئی تھیں دونوں شاعر تھے غزوۂ خیبر میں کنانہ بھی مارا گیا۔

انس بن مالک سے مروی ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ نے خیبر کو فتح کیا اور جنگی قیدی جمع ہوئے تو دحیہ بن خلیفہ حضور کے پاس آئے اور گزارش کی کہ انہیں ایک کنیز جنگی قیدیوں سے عطا کی جائے آپ نے فرمایا کہ جاؤ اور لے لو۔ انہوں نے جا کر صفیہ کا انتخاب کیا۔ اس پر کسی نے کہا یا رسول اللہ! یہ خاتون تو بنوقریظہ اور بنونضیر کے سردار کی بیوی ہے۔ اس لئے یہ آپ کے لئے ہی موزوں ہے آپ نے دحیہ کو کہا کہ اسے رہنے دو۔ تم اور چن لو چنانچہ آپ نے جناب صفیہ کو اپنے لئے پسند فرمایا اور انہیں آزاد کر دیا اور انہیں اپنے نکاح میں لے لیا اور انہیں غنیمت میں حصہ دار بنایا اور یہ خاتون بڑی عقل مند تھیں۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے اپنے والد اسحٰق بن یسار سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ نے خیبر کا قلعہ قموص جو ابن ابوالحقیق کا تھا فتح کیا تو جناب بلال صفیہ دختر حیی اور ان کی عم زاد بہن کو لے کر آپ کے پاس آئے۔ جب وہ دونوں خواتین یہود کے مقتولین کے پاس سے گزریں تو صفیہ کی عم زاد نے آہ وزاری کی اور سر اور منہ پر خاک ڈالی۔ جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور اکرمؐ نے یہ صورت حال دیکھی تو فرمایا۔ اس شیطان زادی کو میری نظروں سے دور لے جاؤ۔ آپ نے صفیہ کے بارے میں فرمایا کہ اسے میری پیٹھ کے پیچھے بٹھا دو چنانچہ آپ نے اس پر کپڑا ڈال دیا جس سے لوگوں نے سمجھ لیا کہ آپ نے انہیں اپنے لئے پسند فرما لیا ہے۔ اس کے بعد آپ نے حضرت بلال سے فرمایا اے بلال کیا تم سے رحم چھین لیا گیا ہے کہ تم نے ان عورتوں کو وہاں سے گزارا جہاں ان کے مقتول پڑے ہیں۔ پیشتر ازیں جناب صفیہ نے خواب میں دیکھا کہ چاند ان کی گود میں گر پڑا ہے۔ انہوں نے اپنے باپ سے اس خواب کا تذکرہ کیا تو اس نے غصے میں ایک ایسا تھپڑ ان کے رخسار پر رسید کیا کہ وہ نشان جم کر رہ گیا اور کہا۔ معلوم ہوتا ہے تو اپنی گردن لمبی کر کے عرب کے ملک تک پہنچ جائے گی جب وہ رسول اکرم کے پاس آئیں تو حضور اکرم ﷺ نے دریافت فرمایا تو جناب صفیہ نے حقیقت حال بیان کی۔

نوٹ: یہ تو ممکن ہے کہ جناب صفیہ نے اپنی گود میں چاند دیکھا ہو لیکن اس کے بعد جو کچھ لکھا ہے وہ راوی کے اپنے دماغ کی تخلیق ہے اگر جناب صفیہ نے یہ خواب دیکھا تو اس میں ان کا کیا قصور تھا کہ باپ نے انہیں تھپڑ رسید کیا اور پھر حیی کو یہ الہام کیسے ہو گیا کہ وہ حضور اکرمؐ کے حرم میں پہنچ جائے گی۔ خدا ان راویوں کی فروگزاشتوں سے درگزر فرمائے۔ (مترجم)

ہمیں کئی راویوں نے باسناد ہم ابو عیسیٰ سے انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے ابو عوانہ سے انہوں نے قتادہ اور عبدالعزیز بن صہیب سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ آپ نے جناب صفیہ کو آزاد فرما دیا اور آزادی کو ان کا مہر قرار دیا۔

محمد بن عیسیٰ نے بندار بن عبدالصمد سے انہوں نے ہاشم بن سعید کوفی سے انہوں نے کنانہ سے انہوں نے صفیہ دختر حیی سے روایت کی کہ مجھے عائشہ اور حفصہ کے بعض توہین آمیز کلمات کسی نے بتائے میں نے حضور اکرمؐ سے اس کا ذکر کیا آپ نے فرمایا تم ان سے دریافت کرتیں کہ تم کس طرح مجھ سے بہتر ہو۔ رسول اکرم میرے خاوند ہیں۔ میرے والد ہارون اور چچا حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں۔ ان دونوں خواتین نے اپنے بارے میں کہا تھا کہ ہم صفیہ سے زیادہ محترم ہیں کیونکہ ہم آپ کی ازواج ہیں اور رشتے میں عم زاد ہیں عبدالوہاب بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے جعفر بن سلیمان سے انہوں نے ثابت سے کہا کہ مجھ سے شمیسہ یا سمیہ سے۔ عبدالرزاق نے کہا کہ یہ میری کتاب میں سمیہ ہے انہوں نے صفیہ دختر حیی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ ازواج مطہرات کے ساتھ حج پر تشریف لے گئے اثنائے راہ میں جناب صفیہ کا اونٹ بیٹھ گیا اور انہوں نے رونا شروع کر دیا حضور اکرم ﷺ کو معلوم ہوا تو جناب صفیہ کے پاس تسلی دینے آئے۔ آپ انہیں رونے سے منع فرما رہے تھے اور ہاتھ سے ان کے آنسو پونچھ رہے تھے مگر ان کا رونا ختم نہیں ہو رہا تھا حضور اکرم کاروانیوں کے ساتھ رواح کے مقام پر اتر پڑے اور زینب دختر جحش سے جن کے پاس کئی اونٹ تھے فرمایا کہ صفیہ کو عاریۃً ایک اونٹ دے دو۔ انہوں نے چمک کر کہا آپ کی اس یہودیہ کو؟ آپ کو یہ سن کر سخت غصہ آیا اور آپ نے زینب سے بولنا چھوڑ دیا تا آنکہ آپ حج سے فارغ ہو کر مدینے تشریف لے آئے محرم اور صفر کے مہینے گزر گئے اور آپ کبھی ان کے یہاں نہ گئے اور نہ انہیں ان کا حصہ بھیجا چنانچہ وہ حضور کی طرف سے مایوس ہو گئیں۔

جب ربیع الاول کا مہینہ آیا آپ جناب زینب کے حجرہ میں داخل ہوئے تو انہوں نے مرد کا سایہ دیکھا سوچا آپ نے تو آمد و رفت معطل کی ہوئی ہے جب آپ کو دیکھا تو دریافت کیا یارسول میں کیا کروں؟ راوی کہتا ہے۔ جناب صفیہ کے پاس ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لونڈی تھی جسے حضور اکرم سے چھپایا ہوا تھا۔ کہنے لگیں فلانہ آپ کی خدمت گزاری کے لئے ہے پھر آپ جناب صفیہ کی چارپائی کی طرف گئے آپ نے اپنی چادر ہاتھ سے اٹھائی اور ان سے درگزر فرمایا۔

جناب صفیہ سے علی بن حسین نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ مسجد میں معتکف تھے کہ میں کچھ کہنے کو مسجد میں گئی۔ آپ مجھے گھر پہنچانے کے لئے میرے ساتھ ہو لئے۔ راستے میں دو آدمی جو قبیلہ انصار سے تھے ملے جب انہوں نے حضور اکرم کو دیکھا تو لوٹ گئے۔ آپ نے فرمایا ادھر آ و۔ میرے ساتھ صفیہ ہے۔ انہوں نے کہا نعوذ باللہ سبحان اللہ یا رسول اللہ! فرمایا شیطان کے وسوسے انسانوں کے خون کے ساتھ داخل ہو جاتے ہیں۔

جناب صفیہ نے ۳۶ ہجری یا پچاس ہجری میں وفات پائی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۵۷۔ سیدہ صفیہؓ دختر خطاب

صفیہ دختر خطاب جو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ہمشیرہ اور قدامہ بن مظعون کی زوجہ تھیں۔ ہم قدامہ کے ترجمے میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ غسانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۵۸۔ سیدہ صفیہؓ خادمہ رسول اکرمؐ

حضور اکرم ﷺ کی خدمت گزار تھیں۔ ان سے امۃ اللہ دختر رزینہ نے کسوف کے بارے میں ایک مرفوع حدیث روایت کی ابو عمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۷۰۵۹۔ سیدہ صفیہؓ دختر شیبہ

صفیہ دختر شیبہ بن عثمان عبدریہ از بنو عبد الدار۔ ان کی صحبت کے بارے میں اختلاف ہے۔ ان سے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابو ثور اور میمون بن مہران نے روایت کی۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے محمد بن جعفر بن زبیر سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن ابو ثور سے انہوں نے صفیہ دختر شیبہ سے روایت کی کہ جب رسول کریم فتح مکہ سے مطمئن ہو گئے تو آپ نے اونٹ پر سوار ہو کر کعبے کا طواف کیا اور حجر اسود کو ایک چھڑی سے جو آپ کے ہاتھ میں تھی بوسہ دیا پھر کعبے میں داخل ہوئے۔ وہاں لکڑی کا ایک بت دیکھا جسے توڑ دیا۔ پھر آپ کعبے کے دروازے پر کھڑے ہوئے۔ میں آپ کو دیکھ رہی تھی۔ آپ نے چھڑی پھینک دی۔

جناب صفیہ سے میمون بن مہران نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے جناب میمونہ سے نکاح کیا اور دونوں حلال تھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۶۰۔ سیدہ صفیہؓ دختر عبد المطلب

صفیہ دختر عبد المطلب بن ہاشم بن عبد مناف قرشیہ ہاشمیہ حضور اکرم کی پھوپھی تھیں اور زبیر بن عوام کی والدہ تھیں۔ ان کی والدہ کا نام ہالہ دختر وہیب بن عبد مناف بن زہرہ تھا اور وہ حمزہ مقوم اور حجل کی بہن تھیں۔ ان کے اسلام کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں ہاں البتہ عاتکہ اور اروی کے بارے میں اختلاف ہے لیکن صحیح روایت یہی ہے کہ سوائے جناب صفیہ کسی اور نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسلام قبول نہیں کیا۔ زمانہ جاہلیت میں ان سے حارث بن حرب بن امیہ بن عبد شمس نے جو ابوسفیان بن حرب کا بھائی تھا نکاح کیا تھا۔ اس کی وفات کے بعد عوام بن خویلد کے نکاح میں آئیں اور دو بچوں زبیر اور عبدالکعبہ کو جنم دیا لمبی عمر پائی اور ہجری کے بیسویں سال حضرت عمر کے عہد خلافت میں وفات پائی۔ ۷۳ برس زندہ رہیں اور جنت البقیع میں مدفون ہوئیں۔ ایک روایت میں ہے کہ جناب صفیہ کا نکاح پہلے عوام سے ہوا تھا لیکن یہ روایت بے اصل ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔

جب حضرت حمزہ ؓ احد میں شہید ہوئے تو بہن کو جتنا دکھ ہوا اتنی ہی شدت سے انہوں نے بھائی کی شہادت پر صبر کیا۔ ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے زہری' عاصم بن عمر بن قتادہ' محمد بن یحیٰی بن حبان' حصین بن عبدالرحمٰن بن عمرو بن سعد بن معاذ وغیرہ سے غزوۂ احد اور شہادت حمزہ کے بارے میں روایت کی کہ صفیہ اپنے بھائی حمزہ کی شہادت کے بارے میں سن کر انہیں دیکھنے آئیں حضور اکرم ﷺ نے ان کے بیٹے زبیر کو کہا کہ تمہاری ماں بھائی کو دیکھنے آ رہی ہے تم اسے مل کر واپس کر دو بیٹے نے ماں سے کہا امی! حضور نے فرمایا ہے تم واپس چلی جاؤ۔ انہوں نے جواب دیا بیٹا جو کچھ تمہارے ماموں کو پیش آیا ہے وہ میں سن چکی ہوں جو کچھ ہوا ہے اللہ کی راہ میں ہوا ہے میں اس پر راضی ہوں انشاء اللہ صبر کروں گی اور جذبات پر قابو رکھوں گی جب زبیر نے آپ کو ماں کی باتیں بتائیں تو آپ نے جناب حمزہ کی لاش دیکھنے کی اجازت دے دی بھائی کو دیکھ کر واپس ہوئیں اور دعائے مغفرت کی اس کے بعد آپ نے تدفین کا حکم دیا۔

ابن اسحٰق نے یحیٰی بن عباد بن عبداللہ بن زبیر سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ غزوۂ خندق کے موقعہ پر جناب صفیہ حسان بن ثابت کے ساتھ ایک پہاڑی قلعے میں پناہ گزین تھیں اور جناب حسان خواتین اور بچوں کے ساتھ (بغرض حفاظت) قلعے میں تھے۔ جناب صفیہ نے دیکھا کہ ایک یہودی قلعے کے اردگرد گھوم کر اس کا جائزہ لے رہا ہے۔ بنوقریظہ کے ساتھ تعلقات منقطع ہو چکے تھے۔ حضور اکرم غزوۂ خندق میں مصروف تھے اور بنوقریظہ اور ہمارے درمیان کوئی بچاؤ نہ تھا جو ہمیں ان سے بچا سکے میں نے حسان سے کہا کہ یہ یہودی اس لئے قلعے کے چاروں طرف گھوم رہا ہے کہ وہ یہود کو ہمارے بارے میں جا کر بتائے اور وہ ہم پر حملہ کر دیں بہتر ہے آپ اسے جا کر قتل کر دیں۔ انہوں نے جواب دیا۔ بی بی! اگر مجھ میں یہ جوہر ہوتا تو میں یہاں نہ ہوتا۔ جب میں نے دیکھا کہ وہ ٹس سے مس نہ ہوئے اور ان کے پاس کوئی ہتھیار بھی نہ تھا۔ میں اٹھی اور ایک لاٹھی اٹھائی اور قلعے سے باہر نکل کر دشمن کو قتل کر دیا۔ واپس آ کر حسان سے کہا جائیے اس کے ہتھیار ہی اتار لائیے۔ میں نے صرف اسی لیے اس کا ہتھیار نہیں اٹھایا کہ وہ مرد تھا بولے مجھے ان کی کوئی ضرورت نہیں۔ یونس نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے صفیہ سے اسی طرح روایت کی اور اس روایت میں صرف اتنا اضافہ کیا۔ صفیہ پہلی خاتون تھیں جنہوں نے مشرکوں کے ایک آدمی کو قتل کیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۶۱۔ سیدہ صفیہ ؓ دختر ابوعبید

صفیہ دختر ابوعبید جو مختار بن ابوعبید ثقفی کی بہن تھیں ان کا نسب ہم ان کے والد کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ ان کے شوہر کا نام عبداللہ بن عمر بن خطاب تھا۔ انہیں حضور اکرمؐ سے سماع ثابت نہیں۔ نافع نے ان سے روایت کی تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۰۶۲۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا دختر عمر بن خطاب

صفیہ دختر عمر بن خطاب عدوی۔ طبرانی نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے نیز ابوموسیٰ نے ابوالعباس سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے ابوالقاسم طبرانی سے انہوں نے محمد بن عثمان بن ابوشیبہ سے انہوں نے حسن بن سہل حناط سے انہوں نے محمد بن سہل اسدی سے انہوں نے شریک سے انہوں نے عبدالکریم سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ صفیہ دختر عمر بن خطاب غزوۂ خیبر میں حضور اکرم کے ساتھ تھیں۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۶۳۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا دختر محمیہ

صفیہ دختر محمیہ بن جزء زبیدی جو فضل بن عباس کی بیوی تھیں۔ حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔

۷۰۶۴۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا ایک صحابیہ

صفیہ ایک صحابیہ ہیں۔ ان کی حدیث کے راوی اہل کوفہ ہیں۔ ان سے مسلم بن صفوان نے روایت کی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۶۵۔ سیدہ صفیہ رضی اللہ عنہا ایک صحابیہ

صفیہ یہ بھی ایک صحابیہ تھیں۔ ان سے اسحاق بن عبداللہ بن حارث نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف فرما ہوئے اور آپ کے سامنے شانہ پیش کیا جس سے آپ نے تناول فرمایا پھر نماز پڑھی لیکن وضو نہ فرمایا۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۶۶۔ سیدہ الصماء رضی اللہ عنہا دختر بسر

الصماء دختر بسر مازنیہ از بنو مازن بن منصور۔ عبداللہ بن بسر کی بہن تھیں' یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ایک روایت میں صماء بسر کی بہن مروی ہے۔ یہ قول ابونعیم کا ہے اور پہلی روایت درست ہے۔ ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ سلمی سے انہوں نے حمید بن مسعدہ سے انہوں نے سفیان بن حبیب بن ثور بن یزید سے انہوں نے خالد بن معدان سے انہوں نے عبداللہ بن بسر سے انہوں نے اپنی بہن سے روایت کی۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا ہفتہ کے دن سوائے فرضی روزے کے تم روزہ نہ رکھو اور اگر تمہیں انگور کی بیل کی چھال یا درخت کی کونپل ملے تو اسے ہی چبا لو۔

اس روایت کو فضیل بن فضالہ نے عبداللہ سے اور انہوں نے اپنی خالہ سے روایت کی اور ابوداؤد بجستانی نے یزید بن قیس سے جو اہل جبلہ سے ہیں انہوں نے ولید سے انہوں نے ثور سے انہوں نے اپنی ہمشیرہ صماء سے روایت کی۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ ابوعمر نے بسر بن ابوبسر والد عبداللہ کے بارے میں لکھا کہ ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی اور صماء کا کوئی ذکر نہیں کیا اور یہاں اسے صماء کا بھائی لکھا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۰۶۷۔ سیدہ صمیتہ لیثیہؓ

سیدہ صمیتہ لیثیہؓ از بنی لیث بن بکر بن عبد مناۃ کنانہ۔ یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ تا ابن ابی عاصم۔ حسن بن علی سے انہوں نے عبداللہ بن صالح سے انہوں نے لیث سے انہوں نے عقیل سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے صمیتہ سے (اور وہ حضور اکرم ﷺ کی گود میں ایک یتیم لڑکی تھی) روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو آدمی مدینے میں مرنا چاہے اگر ہو سکے تو اسے اس موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہیے کیونکہ میں اس کا شفیع اور گواہ ہوں گا۔

صالح بن ابوالاخضر نے زہری سے روایت کی اور کہا کہ اس وقت حضرت عائشہ کی گود میں ایک یتیم لڑکی تھی اور یونس نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے صفیہ دختر ابوعبید سے انہوں نے صمیتہ سے روایت کی نیز ابن ابوذیب نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ سے انہوں نے صفیہ دختر ابوعبید سے انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت کی۔ تینوں نے ان ذکر کیا ہے۔

باب الضاد

۷۰۶۸۔ سیدہ ضباعہؓ دختر حارث

ضباعہ دختر حارث انصاریہ ام عطیہ کی ہمشیرہ۔ ان سے ام عطیہ نے آگ پر پکی ہوئی چیز کے کھانے سے ترک وضو کی روایت کی۔ ابوعمر نے ان کا مختصراً ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے ترجمہ مفردہ میں ان کا ذکر نہیں کیا بلکہ ان کا ذکر ضباعہ بنت زبیر بن عبدالمطلب کے ترجمے میں اس حدیث میں کیا ہے جس میں آگ پر پکی ہوئی اشیاء کے کھانے پر ترک وضو کا ذکر ہے اور یہ اس حدیث کے بعد ہے جس میں اشتراط فی الحج کا ذکر ہے۔ ہم اس کا ذکر کریں گے۔

ابونعیم نے طبرانی سے انہوں نے علی بن عبدالعزیز سے انہوں نے خلف بن موسیٰ بن خلیف عجمی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ ہاشمی سے انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے اپنی بہن ضباعہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو شانہ کھاتے دیکھا۔ آپ نے نماز ادا کی اور وضو نہیں کیا۔

اسی حدیث کو محمد بن مثنیٰ نے خلف بن موسیٰ سے انہوں نے اپنے والد سے اسی طرح انہوں نے ام عطیہ سے انہوں نے اپنی ہمشیرہ سے روایت کی۔ اسی حدیث کو اسحاق بن زیاد نے خلف سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے ابو الملیح سے انہوں نے اسحاق سے انہوں نے ام عطیہ سے روایت کی مگر یہ غلط ہے۔ اسی کو ہمام نے قتادہ سے انہوں نے اسحاق سے روایت کی کہ ان کی دادی ام حکیم نے اپنی بہن ضباعہ سے روایت کی اور ابونعیم نے ابن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے ہدبہ بن خالد سے انہوں نے ہمام سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ بن حارث سے روایت کی کہ ان کی دادی ام حکیم نے انہیں بتایا کہ انہیں ان کی بہن ضباعہ دختر زبیر نے بتایا کہ وہ حضور اکرم کے پاس گوشت لے کر گئیں۔ آپ نے اسے دانتوں سے کاٹ کر کھایا۔ پھر نماز ادا کی اور از سر نو وضو نہیں کیا۔ اس سے واضح ہوتا ہے کہ پہلا ترجمہ غلط ہے کیونکہ ابوعمر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے جب دیکھا کہ ان کی بہن ام عطیہ اپنی بہن سے روایت کرتی ہے کہ ام عطیہ انصار سے ہیں اور چونکہ دختر زبیر قرشیہ ہیں۔ اس لئے ابوعمر نے انہیں دو فرد قرار دیئے لیکن یہ دونوں ایک ہیں' کیونکہ ام حکیم ہی دختر زبیر ہے اور وہ ضباعہ دختر زبیر کی ہمشیرہ ہے۔ واللہ اعلم

۷۰۶۹۔ سیدہ ضباعہؓ دختر زبیر

ضباعہ دختر زبیر بن عبدالمطلب بن ہاشم قرشیہ ہاشمیہ۔ حضور اکرم ﷺ کی عم زاد اور مقداد بن عمرو کی زوجہ تھیں۔ انہوں نے عبد اللہ اور کریمہ کو جنم دیا۔ اول الذکر جنگ جمل میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ تھے اور وہاں مارے گئے تھے۔ ان سے ابن عباس' جابر' انس' عائشہ' عروہ اور اعرج نے روایت کی۔

اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسنادہم تا محمد بن عیسیٰ' زیاد بن ایوب بغدادی سے' انہوں نے عباد بن عوام سے' انہوں نے ہلال بن حبان سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ ضباعہ دختر زبیر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں حج کرنا چاہتی ہوں۔ کیا میں کوئی شرط لگاؤں۔ فرمایا: ہاں! پوچھا کیسے؟ فرمایا: یوں کہو۔

"لبیک' اللھم لبیک لبیک محلی من الارض حیث تحبسنی" (اے اللہ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں۔ میں تیری خدمت میں حاضر ہوں۔ اپنے اس مقام سے جہاں تو مجھے روک لے)۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۷۰۔ سیدہ ضباعہؓ دختر عامر

ضباعہ دختر عامر بن قرط عامریہ۔ انہوں نے مکے میں اسلام قبول کیا۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن احمد سے' انہوں نے محمد بن عثمان بن ابوشیبہ سے' انہوں نے منجاب سے' انہوں نے عبداللہ بن اجلح سے' انہوں نے کلبی سے' انہوں نے عبدالرحمٰن عامری سے' انہوں نے اپنی قوم کے شیوخ سے روایت کیا کہ ہم عکاظ کے بازار میں تھے کہ حضور اکرم ﷺ ہمارے پاس آئے اور ہمیں اللہ کی نصرت اور اس کی حفاظت کی طرف بلایا۔ ہم نے آپ کی دعوت پر لبیک کہی۔ اتنے میں شجرہ بن فراس القشیری وہاں آ گیا اور اس نے حضور اکرم ﷺ کی اونٹنی کے پہلو میں نیزے کی انی چبھوئی جس پر وہ بھاگ کھڑی ہوئی اور آپ کو نیچے گرا دیا۔ اس دن ضباعہ دختر قرط جو مسلمان ہو گئی تھیں وہاں موجود تھیں۔ جب اس نے یہ حالت دیکھی اور اپنے ابنائے عم بنو عامر کے پاس آئی اور کہنے لگی۔ اے آل عامر! تم میرے کس کام کے کہ تمہارے سامنے اللہ کے رسول ﷺ کے ساتھ یہ سلوک کیا جا رہا ہے اور اسے کوئی نہیں روکتا چنانچہ ان کے بنو عم سے تین آدمی اٹھے اور شجرہ کے تین آدمی اٹھے اور شجرہ کے تین آدمیوں کو پکڑ کر زمین پر گرا لیا اور مکوں اور تھپڑوں سے ان کا حلیہ بگاڑ دیا۔ حضور اکرم نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ چنانچہ وہ مسلمان ہو گئے اور انہیں شہادت نصیب ہوئی۔ ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا۔

۷۰۷۱۔ سیدہ ضحاکؓ دختر مسعود

ضحاک دختر مسعود اور حویصہ اور محیصہ کی ہمشیرہ تھیں۔ یزید بن عیاض نے سہل بن عبداللہ سے انہوں نے سہل بن ابوحثمہ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت کی کہ ضحاک دختر مسعود غزوۂ خیبر میں رسول اکرم ﷺ کے ساتھ تھیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن انہوں نے اس خاتون کو ام ضحاک لکھا ہے۔ ہم کنیتوں کے تحت اس پر پھر گفتگو کریں گے۔

باب الطاء

۷۰۷۲۔ سیدہ طریہؓ حسان بن ثابت کی کنیز

طریہ، حسان بن ثابت کی کنیز تھیں۔ عبداللہ بن عباس نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن وہب نے ابوبکر بن ابواویس سے، انہوں نے اپنے والد سے، انہوں نے حسین بن عبداللہ سے انہوں نے عکرمہ سے، انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ حسان بن ثابت نے اپنی گانے والی لونڈی کو گانے کا حکم دیا۔ اس وقت ان کے پاس کچھ آدمی تھے اور ان کے مکان میں جو اونچی جگہ واقع تھا دو دالان تھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا وہاں سے گزر ہوا مگر آپؐ نے ان کے اس مشغلے میں کوئی دخل نہ دیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابن ابواویس کی یہ حدیث بیان کی ہے اور ابونعیم نے یونس بن محمد بن ابو اویس سے، انہوں نے حسین سے، انہوں نے عکرمہ سے، انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ حسان کے پاس سے گزرے۔ ان کے پاس دو دالانوں میں کچھ آدمی تھے اور لونڈی تھی جس کا نام سیرین تھا اور وہ دالان میں آتی جاتی تھی اور حاضرین کو گانا سنا رہی تھی۔ حضور اکرم ﷺ کا گزر وہاں سے ہوا مگر آپؐ نے چشم پوشی فرمائی۔

۷۰۷۳۔ سیدہ طعیمہؓ دختر جریج

طعیمہ دختر جریج، ان کا ذکر تو صحابہ میں ہوتا ہے مگر ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۷۴۔ سیدہ طفیہؓ دختر وہب

طفیہ دختر وہب، ابوموسیٰ اشعری کی والدہ تھیں۔ اسلام قبول کیا اور ہجرت کی۔ مستغفری لکھتے ہیں کہ ابن قتیبہ نے کتاب المعارف میں ان کا ذکر کیا ہے۔ بقول طبرانی انہوں نے اسلام قبول کیا اور مدینے میں وفات پائی۔

۷۰۷۵۔ سیدہ طلیحہؓ دختر عبداللہ

طلیحہ دختر عبداللہ، رشید ثقفی کی زوجہ تھیں۔ اس نے طلاق دے دی۔ مگر اس خاتون نے عدت ہی میں پھر نکاح کر لیا۔ لیث نے زہری سے روایت کی کہ عبیداللہ کی بیٹی تھیں۔ ابوعمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

باب الظاء

۷۰۷۶۔ سیدہ ظبیہؓ دختر براء

ظبیہ دختر براء بن معرور، زوجہ ابوقتادہ انصاری، عبدہ دختر عبدالرحمٰن بن مصعب بن ثابت بن عبداللہ بن ابوقتادہ نے اپنے والد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے انہوں نے ابوقتادہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ظبیہ دختر براء بن معرور زوجہ ابوقتادہ سے فرمایا کہ نہ تو تم لوگوں پر جمعہ فرض ہے اور نہ جہاد۔ میں نے عرض کیا کہ یارسول اللہ! مجھے تسبیح جہاد سکھائیے۔ آپؐ نے فرمایا: "سبحان اللہ لا الہ الا اللہ و اللہ اکبر و للہ الحمد" پڑھ لیا کرو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۷۷۔ سیدہ ظبیہؓ دختر وہب

ظبیہ دختر وہب' بنوعک سے تھیں۔ بقول ہشام بن کلبی مدینے میں فوت ہوئیں اور ابواحمد عسکری نے ابوموسیٰ اشعری کے ترجمے میں لکھا ہے کہ ان کی والدہ ظبیہ دختر وہب از بنوعک تھیں۔ اسلام قبول کیا اور مدینہ منورہ میں فوت ہوئیں۔ ایک روایت میں ان کا نام طفیہ مذکور ہے۔ اور "طاء" میں ان کا تذکرہ ہو چکا ہے۔ واللہ اعلم

باب العین

۷۰۷۸۔ سیدہ عاتکہؓ دختر اسید

عاتکہ دختر اسید بن ابوالعیص بن امیہ بن عبدشمس قرشیہ امویہ' عتاب بن اسید کی ہمشیرہ تھیں۔ فتح مکہ کے دن ایمان لائیں۔ حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی مگر ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ یہ ابن اسحٰق کا قول ہے۔

زبیر نے محمد بن سلام سے روایت کی کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے شفاء دختر عبداللہ عدویہ کو پیغام بھیجا کہ کل صبح کا کھانا میرے ہاں کھانا۔ میں دوسرے دن گئی تو عاتکہ دختر اسید کو ان کے دروازے پر دیکھا۔ ہم دونوں اکٹھی اندر داخل ہوئیں۔ تھوڑی دیر تک ہم دونوں سے باتیں کیں۔ پھر اٹھے اور ایک ابریشمی کپڑا عاتکہ کو دیا اور مجھے بھی دیا لیکن اس کا کپڑا میرے کپڑے سے بہتر تھا۔ میں نے کہا اے عمر! تیرا بھلا نہ ہو۔ میں نے اس سے پیشتر اسلام قبول کیا۔ پھر میں تیری عم زاد ہوں اور میں اس کے آنے سے پہلے تیرے دروازے پر پہنچی۔ انہوں نے کہا میں نے یہ کپڑا تیرے لئے ہی رکھا ہوا تھا لیکن جب تم دونوں جمع ہو گئیں تو مجھے خیال آیا کہ حضور اکرم ﷺ اسے بہتر سمجھتے تھے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۷۹۔ سیدہ عاتکہؓ دختر خالد

عاتکہ دختر خالد بن منقذ بن ربیعہ اور ایک روایت میں عاتکہ دختر بن خالد بن خلیف بن منقذ بن ربیعہ بن اصرم بن ضبیس بن حرام بن حبشیہ بن سلول بن کعب بن عمرو بن ربیعہ خزاعیہ ہے۔ یہی خاتون ام معبد ہیں جن کے بیٹے کے نام معبد تھا۔ ان کے شوہر کا نام اکثم بن ابوالجون خزاعی تھا اور ان کی کنیت ابومعبد تھی۔ یہ وہی خاتون ہیں جن کے خیمے میں حضور اکرم ہجرت کے موقع پر اترے تھے۔ اور آپؐ کا کلام ان کے ساتھ مشہور و معروف ہے آج کل اس جگہ کا نام خیمہ ام معبد سے مشہور ہے۔

عبدالملک بن وہب مذحجی نے حر بن صباح نخعی سے' انہوں نے ابومعبد خزاعی سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے گھر کے ایک کونے میں ایک بکری دیکھی۔ دریافت فرمایا کیا یہ دودھ دیتی ہے۔ ام معبد نے کہا۔ یہ تو گئی گزری حالت میں ہے۔ فرمایا کیا میں اس کا دودھ دھولوں؟ اس نے عرض کیا بصد شوق اگر اس سے کچھ حاصل ہو سکتا ہے۔ آپؐ نے اس کے تھنوں کو چھوا اللہ کا نام لیا اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

برتن منگوایا تا کہ اپنے ساتھیوں کی دعوت کریں۔ آپ نے برتن میں دودھ دھویا اور بکری کو پلایا۔ وہ سیر ہوگئی۔ پھر اپنے رفقاء کو پلایا کہ وہ بھی سیر ہو گئے اور آخر میں خود پیا۔ آپ کے ساتھیوں نے بار بار پیا' حتیٰ کہ خوب سیر ہو گئے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۸۰۔ سیدہ عاتکہؓ دختر زید

عاتکہ دختر زید بن عمرو بن نفیل قرشیہ عدویہ۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی سعید بن زید کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ یہ خاتون عمر بن خطاب کی عمزاد تھیں۔ ان کا نسب نفیل میں جمع ہو جاتا ہے۔ مدینہ کو ہجرت کی۔ عبداللہ بن ابوبکر صدیق کی زوجہ تھیں۔ چونکہ یہ خاتون بڑی حسین و جمیل تھیں اس لئے شوہر کو ان سے اتنی سخت محبت تھی کہ وہ ان سے جدائی برداشت نہیں کر سکتے تھے اور غزوات میں شریک نہ ہوتے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے انہیں حکم دیا کہ بیوی کو طلاق دے دو۔ اس پر انہوں نے ذیل کے اشعار کہے۔

يقولون طلقها وخيم مكانها — مقيما تمنّى النفس احلام نائم

میرے لوگ کہتے ہیں کہ اسے طلاق دے اور گھر سے نکال دے جب تک وہ رہے گی تیرا نفس غلط تصورات میں مبتلا رہے گا۔

وان فراقي اهل بيت جميعهم — على كثرة مني لاحدى العظائم

اور میری جدائی جس پر سب گھر والے مصر ہیں۔ میرے لئے ایک بہت بڑی مصیبت ہے۔

اراني واهلي كالعجول تروحت — الى بوها قبل العشار الروائم

میری بیوی اور میری مثال اس اونٹنی کی سی ہے جو اپنے بچے کے منہ کو اس طرح سونگھتی ہے گویا وہ اس کا دس ماہ کا بچہ ہے۔

حضرت ابوبکر نے انہیں اتنا مجبور کیا کہ عبداللہ نے بیوی کو طلاق دے دی۔ مگر ان کا دل ادھر ہی متوجہ رہا۔ چنانچہ ایک دن حضرت ابوبکر نے انہیں سنا۔ وہ یہ اشعار پڑھ رہے تھے۔

اعاتك ما انساك ماذر شارق — وما ناح قمري الحمام المطوق

اے عاتکہ! میں تجھے اس وقت تک نہیں بھولوں گا جب تک مشرق سے روشنی نمودار ہوتی رہے گی اور طوق دار قمری کوکو کرتی رہے گی۔

اعاتك قلبي كل يوم وليلة — اليك بما تخفي النفوس معلق

اے عاتکہ! میرا دل رات دن (ان جذبات کی وجہ سے جو دل میں چھپے ہوئے تھے) تجھے یاد کرتا رہتا ہے۔

ولم ارمثلي طلق اليوم مثلها — ولا مثلها في غير جرم تطلق

کوئی آدمی ایسا نہیں ملے گا جس نے میری طرح ایسی عورت کو طلاق دی ہو اور نہ کسی نے ایسی عورت دیکھی ہوگی جسے بغیر از جرم طلاق ہوگئی ہو۔

لها خلق جزل ورأي ومنصب — وخلق سوي في الحياء ومصدق

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس کے اخلاق عظیم ہیں اور وہ صاحب الرای والمنصب ہے وہ مکمل حیاء کی مالک اور راست باز ہے۔

حضرت ابوبکر کو بیٹے پر رحم آ گیا اور رجوع کی اجازت دے دی۔ عبداللہ محاصرۂ طائف میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھے' تیر سے زخمی ہو گئے اور مدینہ میں وفات پائی۔ عاتکہ نے ان کی یاد میں ذیل کے اشعار کہے:

رزئت بخیر الناس بعد نبیهم وبعد ابی بکر وما کان قصرا

میں اس آدمی کی موت پر رو رہی ہوں جو محمد ﷺ اور ابوبکر کے بعد کسی سے کمتر نہ تھا۔

فآلیت لا ینفک عینی حزینة علیک ولا ینفک جلدی اغبرا

میں نے قسم کھائی ہے کہ میری آنکھیں تجھ پر ہمیشہ روتی رہیں گی اور میری کھال ہمیشہ غبار آلود رہے گی۔

فللّٰه عینا من رأی مثله فتی اکرو احمی فی الهیاج واصبرا

میری آنکھو! تمہیں خدا کی قسم! کون ہے جس نے ایسا بار بار حملہ کرنے والا اور میدان جنگ میں دلیری سے لڑنے والا اور صبر کرنے والا دیکھا ہے۔

اذا شرعت فیه الا سنة خاضها الی الموت حتی یترک الرمح احمرا

جب لڑائی میں نیزے تان لئے جاتے ہیں تو وہ میدان جنگ میں گھس جاتا ہے حتی کہ اس کا نیزہ خون پی پی کر سرخ ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد زید بن خطاب نے ان سے نکاح کیا۔ ایک روایت میں ہے کہ ایسا نہیں ہوا۔ چنانچہ زید جنگ یمامہ میں شہید ہو گئے۔ بعد میں حضرت عمر نے بارہویں سال ہجری میں عاتکہ سے نکاح کیا۔ حضرت عمر نے دعوت ولیمہ پر جن لوگوں کو بلایا تھا ان میں حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ خلیفہ سے کہا اے امیر المومنین! آپ مجھے عاتکہ سے کچھ پوچھنے کی اجازت دیں؟ چنانچہ حضرت علیؓ نے دروازے کے ایک طرف کھڑے ہو کر عاتکہ سے پوچھا' اے اپنے نفس کی دشمن! تیرا یہ قول کدھر گیا؟

فالیت لا تنفک عینی حزینة علیک ولا ینفک جلدی اغبرا

عاتکہ رو پڑیں۔ خلیفہ نے کہا اے ابوالحسن! آپ کو اس کی کیا ضرورت پڑ گئی؟ سب عورتیں اسی طرح کرتی ہیں۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے سورۂ صف کی پہلی دو آیات تلاوت فرمائیں۔

یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ. جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ شہید ہوئے تو جناب عاتکہ نے یہ دو شعر کہے۔

عین جودی بعبرة ونحیب لا تملی علی الامام النحیب

اے میری آنکھ تو آنسو بہا اور امام نجیب پر آہ و زاری کرنے میں تامل نہ کر۔

قل لا هل الضراء والبؤس موتوا قد سقته المنون کأس شعوب

اور لڑنے والے بہادروں کو کہہ دو کہ تم مر جاؤ کہ موت نے امام نجیب کو تمام قبائل کی موت کا پیالہ پلا دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرؓ کے بعد ان سے زبیر بن عوام نے نکاح کیا جب وہ قتل ہو گئے تو عاتکہ نے ان کے بارے میں ذیل کے اشعار کہے۔

غدر ابن جرموز بفارس بھمۃ | یوم اللقاء وکان غیر معرد

اے عمرو بن جرموز تو نے بہادر شاہ سوار کو دھوکا دیا جو لڑائی کے دن پیچھے ہٹنے والا نہ تھا۔

یا عمرو لو نبھتہ لوجدتہ | لا طائشا رعش الجنان ولا الید

اے عمرو اگر تو اسے متنبہ کر دیتا تو تو اسے بزدل اور کانپتے ہاتھوں والا نہ پاتا۔

کم غمرۃ قد خاضھا لم یثنہ | عنھا طرادک یا ابن فقع القردد

کتنی ہی خطرناک جنگوں میں وہ گھس گیا اور اسے اے جنگل کی کھمبی تیرا حملہ نہ روک سکا۔

ثکلتک امک ان ظفرت بمثلہ | ممن مضی ممن یروح ویغتدی

تیری ماں تجھے روئے۔ کیا تو نے کبھی اس جیسے آدمی سے گزرے ہوئے لوگوں میں یا عہد حاضر کے لوگوں میں مقابلہ کیا۔

واللہ ربک ان قتلت لمسلما | حلت علیک عقوبۃ المتعمد

بلاشبہ تو نے ایک مسلمان کو قتل کیا ہے اور تجھے قتل عمد کی سزا دینا لازمی ہو گیا ہے۔

اس کے بعد حضرت علیؓ نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا۔ جواب میں عاتکہ نے کہلا بھیجا اے امیر المومنین آپ سلف کے نشان رہ گئے ہیں اور مسلمانوں کے سردار ہیں اور میں آپ کے نام کی برکت سے موت کی تکالیف کو اپنے سے دور دھکیلتی ہوں۔ چنانچہ امیر المومنین نے نکاح کا خیال ترک کر دیا۔

جناب عاتکہ کو نماز عشاء مسجد میں ادا کرنے کی عادت تھی۔ جب حضرت عمرؓ نے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا تو عاتکہ نے یہ شرط پیش کی کہ انہیں مسجد میں جانے سے نہیں روکا جائے گا۔ کچھ دنوں بعد ہی حضرت عمر اس شرط کی بجا آوری سے تنگ آ گئے اور حوصلہ جواب دے گیا۔ ایک رات عاتکہ سے پہلے گھر سے نکل گئے اور راستے میں ایک ایسی جگہ چھپ گئے کہ عاتکہ کو پتہ نہ چل سکا۔ چنانچہ جب وہ ان کے پاس سے گزریں تو حضرت عمرؓ نے ان کی سرین پر ایک تھپڑ مارا جس سے وہ گھبرا گئیں اور پھر کبھی رات کو گھر سے نہ نکلیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۸۱۔ سیدہ عاتکہؓ دختر عبدالمطلب

عاتکہ دختر عبدالمطلب بن ہاشم قرشیہ ہاشمیہ، رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی تھیں۔ ان کے اسلام کے بارے میں اختلاف ہے اور ابن اسحٰق اور علماء کی ایک جماعت کا خیال ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پھوپھیوں میں سے سوائے جناب صفیہ کے اور کسی نے اسلام قبول نہیں کیا اور عاتکہ ابو امیہ بن مغیرہ مخزومی کی بیوی اور عبداللہ، ام زہیر اور قریبہ کی والدہ تھیں۔ ان سے ام کلثوم دختر عقبہ بن ابی معیط وغیرہ نے روایت کی۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے، انہوں نے ابن اسحاق سے، انہوں نے حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس سے،

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے عکرمہ سے‘ انہوں نے ابن عباس سے (ح) یزید بن رومان نے‘ انہوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی کہ عاتکہ دختر عبدالمطلب نے ضمضم بن عمرو الغفاری کے قریش مکہ کے پاس آنے سے تین دن پیشتر ایک خواب دیکھا۔ جب صبح ہوئی تو اپنے بھائی عباس کو بلایا اور بتایا کہ آج رات میں نے ایک خوفناک خواب دیکھا ہے جس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہماری قوم پر بڑی زبردست مصیبت آنے والی ہے۔ انہوں نے پوچھا۔ تم نے کیا دیکھا؟ میں نے بتایا کہ ایک شتر سوار دیکھا جو ابطح کے مقام پر اونٹ سے اترا اور بآواز بلند کہا اے آل غدر! بھاگو کہ تین دن کے بعد تم پر مصیبت آنے والی ہے۔ لوگ اس کے اردگرد جمع ہو گئے پھر اس کا اونٹ کعبے میں داخل ہوا اور لوگ اکٹھے تھے۔ پھر میں نے دیکھا کہ اونٹ اس آدمی کو لے کر سیدھا کھڑا ہو گیا اور کعبے کی چھت پر چڑھ گیا اور وہاں اس نے بآواز بلند وہی جملے دہرائے آل غدر بھاگو کہ تین دن بعد تم مصیبت کا شکار ہو جاؤ گے پھر وہ اونٹ ابوقبیس پہاڑ پر چڑھ گیا اور شتر سوار نے وہی کلمات دہرائے پھر اس نے ایک پتھر اٹھا کر پہاڑ کی چوٹی سے نیچے لڑھکایا۔ جب وہ نیچے پہنچا تو ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا اور کوئی گھر ایسا نہ تھا جس میں اس کا ایک آدھ ٹکڑا نہ گرا ہو عباس نے سن کر کہا۔ کسی سے اس کا ذکر نہ کرو۔ بہن نے بھائی سے کہا آپ بھی خاموش رہیں۔

عباس کو راستے میں ولید بن عتبہ جو ان کا دوست تھا مل گیا انہوں نے بہن کا خواب اسے سنایا اور کہا کہ وہ اس کا کسی سے ذکر نہ کرے۔ ولید نے باپ سے ذکر کیا اور بات پھیل گئی دوسرے دن صبح عباس طواف کعبہ کو گئے تو ابوجہل سے جو چند آدمیوں میں کھڑا اس خواب کے بارے میں گفتگو کر رہا تھا ملاقات ہو گئی۔ اس نے عباس سے کہا۔ ابوالفضل! تمہارے قبیلہ میں یہ نبیہ کب سے پیدا ہو گئی ہے؟ انہوں نے کہا تمہارا کیا مطلب ہے؟ ابوجہل نے عاتکہ کے خواب کا ذکر کیا اور کہا کیا یہ کافی نہیں تھا کہ تمہارے مردوں میں پیغمبر پیدا ہوا ہے کہ اب تمہاری عورتیں بھی نبوت کا دعویٰ کرنے لگ گئی ہیں۔ اب ہم عاتکہ کے قول کے مطابق تین دن تک انتظار کریں گے اگر وہ سچی نکلی تو ٹھیک ورنہ ہم تمہارے بارے میں یہ بات ریکارڈ پر لے آئیں گے کہ تمہارا خاندان سارے عرب میں سب سے زیادہ جھوٹا ہے۔ میں نے کہا میری بہن نے کوئی خواب نہیں دیکھا۔ یہ افواہ ہے۔

جب شام ہوئی بنو عبدالمطلب کی تمام خواتین میرے پاس آئیں اور شکایتاً کہا کہ میں نے اس فاسق و فاجر کی باتوں پر کیوں احتجاج نہیں کیا۔ اس خبیث نے پہلے تمہارے مردوں پر طعنہ زنی کی پھر عورتوں کو بھی رگیدا اور تم سنتے رہے۔ کیا تم میں غیرت نہ تھی۔ میں نے کہا تم سچ کہتی ہو؟ اب میں اس کا مقابلہ کروں گا اور اگر اس نے پھر ان باتوں کو دہرایا تو میں اینٹ کا جواب پتھر سے دوں گا۔

تیسرے دن میں صبح سویرے گھر سے نکلا تا کہ ابوجہل سے آمنا سامنا ہو جائے اور اگر وہ کچھ کہے تو میں اسے گالیاں دوں۔ بخدا میں اس کی طرف جا رہا تھا کہ وہ بیت الحرام کے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ میں نے دل میں کہا۔ اے خدا تو اس پر لعنت بھیج کیا اس میں اور گالیاں دینے میں کچھ فرق ہے۔

اتنے میں ابوجہل نے وہ آواز سن لی جو میں نے نہیں سنی تھی۔ ضمضم بن عمرو اپنے اونٹ کی پیٹھ پر کھڑا تھا۔ اس نے اپنی سواری کو موڑا قمیص پھاڑ دی۔ اونٹ کا کان کاٹ دیا اور چلا چلا کر کہنے لگا اے قریش اپنے قافلے کی خیر مناؤ اور جو مال و متاع ابوسفیان لئے آ رہا ہے اس کی فکر کرو محمد اور اصحاب محمد راہ میں حائل ہو گئے ہیں مدد! مدد! چونکہ یہ ہمارا مال و متاع تھا۔ اس لئے میں ابوجہل کو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بھول گیا اور ابو جہل مجھے بھول گیا چنانچہ ہم معرکہ بدر کے لئے روانہ ہوئے اور قریش کو وہاں جو کچھ پیش آیا وہ عیاں ہے۔ خدا نے عاتکہ کا خواب سچا کر دیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۸۲۔ سیدہ عاتکہؓ دختر عوف

عاتکہ دختر عوف بن عبد الحارث بن زہرہ قرشیہ زہریہ جو عبدالرحمٰن بن عوف کی ہمشیرہ تھیں اور مسور بن مخرمہ کی والدہ تھیں۔ انہوں نے اور ان کی بہن شفاء نے ہجرت کی۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۸۳۔ سیدہ عاتکہؓ دختر نعیم

عاتکہ دختر نعیم بن عبداللہ عدویہ۔ یہ قول ابو نعیم کا ہے اور ابو عمر نے انصاریہ لکھا ہے۔ عبداللہ بن عقبہ نے ابوالاسود سے انہوں نے حمید بن نافع سے انہوں نے زینب دختر ابو سلمہ سے انہوں نے عاتکہ سے روایت کی کہ ایک عورت حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور گزارش کی کہ اس کا داماد فوت ہو گیا ہے اور اس کی لڑکی نے اس قدر گریہ زاری کی ہے کہ مجھے اس کی بینائی کے بارے میں خطرہ پڑ گیا ہے کیا وہ آنکھوں میں سرمہ ڈال سکتی ہے آپ نے فرمایا اس کی عدت تو صرف چار ماہ اور دس دن ہے اور تم میں ایک عورت ایسی بھی تھی جو سال بھر روتی رہی اور جب سال ختم ہونے کو آیا اور وہ گھر سے نکلی تو بصرہ کے مقام پر وہ تیر کا نشانہ بن گئی۔ راوی نے روایت بیان کی لیکن عورت کا نام نہیں لیا۔

متعدد راویوں نے باسناد ہم ترمذی سے انہوں نے انصاری سے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے انہوں نے عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم سے انہوں نے حمید سے انہوں نے نافع سے انہوں نے زینب دختر ابو سلمہ سے انہوں نے اپنی والدہ ام سلمہ سے روایت کی کہ ایک عورت حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور گزارش کی کہ اس کا داماد فوت ہو گیا ہے اور پوری حدیث ذکر کی اور اس کو ابن لہیعہ نے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے قاسم بن محمد سے انہوں نے زینب سے انہوں نے ان کی والدہ ام سلمہ سے کہ نعیم بن عبداللہ عدوی کی بیٹی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور پوری حدیث ذکر کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابو عمر کا قول کہ عاتکہ بنو انصار سے تھیں غلط ہے۔ بلکہ وہ عدویہ قرشیہ ہیں۔ اور وہ نعیم بن عبداللہ بن نخام کی بیٹی تھیں اور یہی صحیح ہے۔

۷۰۸۴۔ سیدہ عاتکہؓ دختر ولید بن مغیرہ

عاتکہ دختر ولید بن مغیرہ مخزومی۔ خالد بن ولید کی ہمشیرہ اور صفوان بن امیہ جمحی کی زوجہ تھیں۔ صفوان کی چھ بیویاں تھیں جب اسلام قبول کیا تو دو کو طلاق دے دی اور عاتکہ بھی ان کے پاس ہیں پھر عاتکہ کو صفوان نے حضرت عمر کے عہد خلافت میں طلاق دی ہم اس واقعے کو ام وہب کے ترجمے میں بیان کریں گے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۸۵۔ سیدہ عالیہؓ دختر ظبیان

عالیہ دختر ظبیان بن عمرو بن عوف بن عبد بن ابو بکر بن کلاب الکلابیہ۔ حضور اکرم ﷺ نے ان سے نکاح کیا اور کچھ عرصہ آپ کے پاس رہیں پھر انہیں طلاق ہو گئی اور بہت کم علماء نے ان کا ذکر کیا ہے۔ یہ ابو عمر کا قول ہے لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کہ آپ نے مجامعت سے پہلے ہی اس خاتون کو طلاق دے دی تھی اور عالیہ نے اپنے عم زاد سے آیت تحریم کے نزول سے پہلے نکاح کر لیا تھا اور ان سے اولاد بھی تھی اور ایک روایت کے مطابق جب ان کے جسم پر برص کے نشان دیکھے تھے تو طلاق دے دی تھی۔ ابو نعیم نے یہ روایت سعید بن ابو عروبہ سے بیان کی اور زہری سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ظبیان کی لڑکی عالیہ کو طلاق دی تو آیت تحریم کے نزول سے پہلے انہوں نے عم زاد سے نکاح کر لیا۔ یحییٰ بن کثیر کی روایت ہے کہ حضور اکرمؐ نے عالیہ دختر ظبیان از بنو ربیعہ کو شب اول ہی کے دوران میں طلاق دے دی تھی لیکن عبداللہ بن محمد بن عقیل لکھتے ہیں کہ حضورؐ نے بنو عمرو بن کلاب کی ایک خاتون سے نکاح کیا تھا اور پھر اسے طلاق دے دی تھی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۸۶۔ سیدہ عائشہؓ دختر ابو بکر صدیقؓ

صدیقہ بنت صدیق عائشہ دختر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہما۔ حضور اکرم علیہ الصلاۃ والسلام کی رفیقہ حیات اور ازواج مطہرات میں مشہور ترین خاتون تھیں۔ ان کی والدہ کا نام ام رومان دختر عامر بن عویمر بن عبد شمس بن اذنیہ بن سبیع بن دہمان بن حارث بن غنم بن مالک بن کنانہ کنانیہ تھا۔ حضور نبی کریم ﷺ نے ان سے دو سال قبل از ہجرت نکاح کیا تھا اور وہ کنواری تھیں۔ یہ ابو عبیدہ کا قول ہے۔ ایک روایت میں تین سال مذکور ہیں۔ بقول زبیرؒ آپ نے جناب عائشہ سے ام المومنین خدیجہ کی وفات سے تین سال بعد نکاح کیا اور جناب خدیجہ کا انتقال ہجرت سے تین سال پہلے ہوا تھا۔ ایک روایت میں چار اور ایک میں پانچ سال مذکور ہیں اور جب حضور اکرم نے ان سے نکاح کیا اس وقت ان کی عمر چھ یا سات برس تھی اور عروسی کی نوبت آئی تو جناب عائشہ نو برس کی تھیں اور پیشتر ازیں جبرائیل نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ام المومنین کی تصویر ایک ریشمی کپڑے پر خواب میں دکھادی تھی۔ یہ جناب خدیجۃ الکبریٰ کی وفات کے بعد ہوا اور رسول اکرم ﷺ نے ام المومنین کی کنیت ان کے بھانجے عبداللہ بن زبیر کے نام پر ام عبداللہ تجویز فرمائی تھی۔

یحییٰ بن محمود جس کی انہیں اجازت ملی ہے۔ باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے سعید بن یحییٰ بن سعید سے انہوں نے والد سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے یحییٰ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حاطب سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی کہ جب خدیجۃ الکبریٰ فوت ہوئیں تو خولہ دختر حکیم بن اوقص نے جو عثمان بن مظعون کی زوجہ تھیں۔ حضور اکرم ﷺ سے گزارش کی یا رسول اللہ! کیا آپ مزید نکاح نہیں کریں گے دریافت فرمایا کس سے؟ جناب خولہ نے پوچھا آپ کنواری لڑکی پسند کریں گے یا بیوہ! دریافت فرمایا کنواری کون ہے اور بیوہ کون؟ انہوں نے کہا کنواری تو پوری مخلوق میں آپ کو پسندیدہ شخصیت ابو بکر کی لڑکی عائشہ اور بیوہ سودہ دختر زمعہ بن قیس آپ نے دونوں کے بارے میں اجازت دے دی۔

اولاً جناب خولہ حضرت ابو بکر کے گھر گئیں اور ام رومان سے مخاطب ہو کر کہا کہ کیا تم چاہتی ہو کہ تمہارے گھر پر خیر و برکت کا نزول ہو۔ پوچھا وہ کیسے؟ کہا رسول ﷺ نے مجھے آپ لوگوں کے پاس عائشہ سے نکاح کا پیغام دے کر بھیجا ہے لیکن عائشہ تو حضور کی بھتیجی ہے بہر حال میں چاہتی ہوں کہ تم ابو بکر کا انتظار کرو وہ آنے والے ہیں۔ اتنے میں ابو بکرؓ آ گئے اور خولہ نے اپنا مشن بیان کیا ابو بکرؓ نے کہا یہ نکاح کیسے درست ہو سکتا ہے؟ عائشہ تو آپ کے بھائی کی بیٹی ہے خولہ نے حضور اکرم کو جا کر بتایا تو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

آپ نے فرمایا جاؤ اور ابوبکر کو بتادو کہ میں دین میں اس کا بھائی ہوں۔ رشتے میں نہیں ابوبکر کو کیا اعتراض ہوسکتا تھا حضور تشریف لائے اور نکاح ہوگیا جناب عائشہ اس وقت چھ برس کی تھیں۔

سودہ دختر زمعہ اسلام قبول کرچکی تھیں۔ جناب خولہ ان کے گھر گئیں اور کہا سودہ! کیا تم پسند کروگی کہ تمہارے گھر پر خیروبرکت کا نزول ہو؟ پوچھا کیسے؟ انہوں نے بتایا تو کہنے لگیں مناسب ہوگا کہ میرے والد سے اس کا ذکر کرو۔ زمعہ کافی بوڑھا ہوچکا تھا حج کرنے سے بھی قاصر تھے جب خولہ نے اپنے مشن کا ذکر کیا تو کہنے لگا بلاشبہ محمد بھلے اور کریم النفس آدمی ہیں۔ تو نے اپنی سہیلی سے پوچھا ہے؟ خولہ نے کہا۔ وہ رضامند ہے۔ زمعہ نے انہیں بلا بھیجا اور کہا محمد بن عبداللہ تجھ سے نکاح کے خواہش مند ہیں۔ وہ بھلے آدمی ہیں۔ تمہارا کیا ارادہ ہے۔ انہوں نے رضامندی کا اظہار کیا تو آپ کو بلا کر نکاح کی رسم ادا کردی گئی۔ جب ان کا بھائی عبد بن زمعہ حج سے واپس آیا تو چونکہ ابھی اسلام قبول نہیں کیا تھا اس لئے غصے میں اس نے سر پر مٹی ڈالی۔ جب اسلام قبول کیا تو کہا کرتا کہ جس دن میں نے سر پر مٹی ڈالی تھی میں کتنا احمق تھا۔

ابوالفرج بن ابوالرجاء نے ابوعلی حداد سے (میں وہاں موجود تھا اور سن رہا تھا) انہوں نے احمد بن عبداللہ حافظ سے انہوں نے فاروق سے انہوں نے محمد بن محمد بن حبان التمار سے انہوں نے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی سے انہوں نے سلیمان بن بلال سے انہوں نے ابوطوالہ سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ عائشہ کو باقی خواتین پر وہی فضیلت حاصل ہے جو ثرید کو باقی کھانوں پر۔

محمد بن سرایا بن علی العدل اور حسین بن ابوصالح بن فناخسرو وغیرہ نے باسنادہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالوہاب سے انہوں نے حماد سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جس دن حضور اکرم ﷺ حضرت عائشہ صدیقہؓ کے پاس ہوتے صحابہ اپنے بہتر تحائف حضور اکرم ﷺ کو روانہ کرتے۔ ازواج مطہرات ام سلمہ کے گھر میں جمع ہوئیں اور کہا کہ لوگ اپنے تحائف عائشہ کے گھر بھیجتے ہیں حالانکہ ہمیں بھی ان تحائف کی ضرورت ہوتی ہے۔ آپ رسول اکرم سے کہیں۔ کہ وہ لوگوں کو کہہ دیں کہ تحائف کے لئے عائشہ کی باری کا انتظار نہ کیا کریں اور جہاں بھی قیام پذیر ہوں تحائف بھیج دیا کریں جناب ام سلمہ نے مختلف مواقع پر آپ سے یہ گزارش کی لیکن آپ نے توجہ نہ فرمائی۔ آخری موقعہ پر آپ نے فرمایا۔ ام سلمہ! عائشہ کے بارے میں تو مجھے پریشان نہ کیا کر کیونکہ اگر میں سوائے عائشہ کے تم میں سے کسی اور کے لحاف میں ہوں تو وحی نازل نہیں ہوتی۔

محمد بن اسماعیل نے یحییٰ بن بکیر سے انہوں نے لیث سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی کہ میں حضور اکرم کے پاس تھی۔ آپ نے فرمایا اے عائشہ! جبرائیل میرے پاس بیٹھے ہیں اور تمہیں سلام کہہ رہے ہیں۔ میں نے جواب میں وعلیہ السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا۔ جن کو آپ دیکھ رہے ہیں میں نے انہیں نہیں دیکھا۔

اسماعیل بن علی اور ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عبد بن حمید سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن علقمہ مکی سے انہوں نے ابن ابوحسین سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے عائشہ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت کی کہ جبرائیل ان کی تصویر سبز ریشمی کپڑے پر لگا کر لائے اور آپ سے کہا کہ یہ خاتون اس دنیا میں اور آخرت میں آپ کی زوجہ ہیں۔

محمد بن عیسیٰ نے بندار اور ابراہیم بن یعقوب سے انہوں نے یحییٰ بن حماد سے انہوں نے عبدالعزیز بن مختار سے انہوں نے خالد الحذاء سے انہوں نے ابوعثمان نہدی سے انہوں نے عمرو بن عاص سے روایت کی کہ حضور اکرم نے انہیں ایک لشکر ذات السلاسل کی کمان عطا کی میں حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ! آپ سب سے زیادہ کسے پسند کرتے ہیں؟ فرمایا عائشہ کو۔ میں نے پھر عرض کیا مردوں میں آپ کس کو سب سے زیادہ اچھا جانتے ہیں؟ فرمایا عائشہ کے والد کو۔

محمد بن عیسیٰ نے محمد بن بشار سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عمرو بن غالب سے روایت کی کہ ایک شخص نے عمار بن یاسر کے پاس جناب عائشہ کے بارے میں برا بھلا کہا انہوں نے کہا دفع ہو جا اے منحوس و مردود تو حضور اکرم ﷺ کی عزیز ترین زوجہ کے بارے میں گستاخی کرتا ہے۔

اور مسروق کی یہ عادت تھی کہ جب بھی حضرت عائشہ سے کوئی روایت بیان کرتے تو کہا کرتے۔ مجھ سے جناب صدیقہ دختر صدیق نے جو ہر عیب سے بری ہیں اور جن کی برأت ثابت ہے۔ یوں بیان کیا ہے۔

جناب ام المومنین سے اکابر صحابہ دربارہ فرائض استفسار کیا کرتے اور عطاء بن ابی رباح کے قول کے مطابق جناب عائشہ افقہ الناس اور احسن الرائی خاتون تھیں۔ عروہ لکھتے ہیں کہ میں نے فقہ' طب اور شعر میں ام المومنین سے بڑھ کر کوئی آدمی نہیں دیکھا اور اگر حضرت عائشہ میں اور کوئی فضیلت بھی نہ ہوتی۔ جب بھی واقعہ افک میں جس انداز سے قرآن حکیم نے ان کی برأت بیان فرمائی جو قیامت تک تلاوت کی جائے گی ان کی فضیلت اور علو مرتبہ کی ناقابل تردید دلیل ہے اور اگر طول کا خوف نہ ہوتا تو ہم واقعہ افک پورا کا پورا ذکر کر دیتے لیکن یہ وہ واقعہ ہے جس کا ہر آدمی کو علم ہے۔

مسمار بن عمر بن عویس اور ابوالفرج محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی العز وغیرہ نے باسناد ہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے عبدالوہاب بن عبدالمجید سے انہوں نے ابن عون سے انہوں نے قاسم بن محمد سے روایت کی کہ ام المومنین عائشہ بیمار ہوئیں اور ابن عباس ان کے پاس آئے اور کہا اے ام المومنین! حضور اکرم اور ابوبکر صدیق آپ کے سچے پیش رو ہیں۔ آپ کو کس چیز کا اندیشہ ہے؟

ام المومنین نے حضور اکرم ﷺ سے کثیر التعداد احادیث روایت کیں۔ ان سے عمر بن خطاب اور بہت سے ان گنت صحابہ اور تابعین نے روایت کی۔ یحییٰ بن ایوب نے عبیداللہ بن زحر سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے ابوامامہ سے روایت کی کہ عمر بن خطاب نے فرمایا گھوڑوں کو دبلا کرو تیر ترکش سے نکالو اور گھوڑوں کو نعل لگواؤ اور عجمی طور طریقوں سے بچ کر رہو اور ایسے دستر خوان پر نہ بیٹھو کہ جہاں شراب پی جا رہی ہو اور کسی مسلمان مرد اور عورت کو جائز نہیں کہ بغیر کسی بیماری کے حمام میں ننگا ہو کر نہائے حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے میرے بستر میں لیٹے ہوئے فرمایا کہ جس عورت نے اپنے گھر کے سوا کہیں اور اپنی اوڑھنی اتاری اس کے اور اس کے رب کے درمیان جو پردہ تھا وہ پھٹ گیا۔

جناب عائشہ نے ستاون یا اٹھاون سال ہجری میں سترہویں رمضان کو بروز منگل وفات پائی۔ ان کی وصیت کے مطابق انہیں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسی رات کو بقیع میں دفن کیا گیا۔ ابو ہریرہ نے نماز جنازہ پڑھائی اور ان کی قبر میں پانچ آدمی اترے عبداللہ اور عروہ زبیر کے دو بیٹے اور قاسم بن محمد بن ابوبکر اور عبداللہ بن محمد بن ابوبکر اور عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن ابوبکر۔

جب حضور سرورِ کائنات نے وفات پائی تھی تو ام المومنین کی عمر اٹھارہ برس تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۸۷۔ سیدہ عائشہؓ دختر جریر

عائشہ دختر جریر بن عمرو بن عبدرزاح۔ ابوالمنذر سلمی کی زوجہ سلمیہ انصاریہ تھیں۔ ابو منذر بدری تھے۔ جنہوں نے خلافت عمر کے دوران میں وفات پائی۔ ان کا نام یزید بن عامر بن حدیدہ تھا۔ بقول ابن حبیب عائشہ نے حضور ﷺ سے بیعت کی۔

۷۰۸۸۔ سیدہ عائشہؓ دختر حارث

عائشہ دختر حارث بن خالد بن صخر قریشیہ تیمیہ ان کی اور ان کی دو بہنوں فاطمہ اور زینب کی ولادت حبشہ میں ہوئی۔ جب وہاں سے واپس ہوئیں تو راستے میں پانی پیا۔ جس سے وہ خود زینب بھائی موسیٰ اور والدہ ریطہ فوت ہوگئیں اور بقول ابن اسحٰق فاطمہ بچ گئیں۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۸۹۔ سیدہ عائشہؓ دختر ابوسفیان

عائشہ دختر ابوسفیان بن حارث بن زید انصاریہ اشہلیہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے آنحضرت ﷺ سے بیعت کی۔

۷۰۹۰۔ سیدہ عائشہؓ دختر عبدالرحمٰن

عائشہ دختر عبدالرحمٰن بن عتیک نضیری۔ ہم ان کا ذکر ان کے خاوند رفاعہ کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۷۰۹۱۔ سیدہ عائشہؓ دختر عجرد

عائشہ۔ یحییٰ بن معین نے روایت کی کہ ابوحنیفہ فقیہ نے عائشہ کو کہتے ہوئے سنا کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ ٹڈی دل دنیا میں خدا کا لشکر ہے۔ نہ میں اسے کھاتا ہوں اور نہ حرام قرار دیتا ہوں۔ نیز اس راوی نے ابوحنیفہ سے انہوں نے عثمان بن راشد سے انہوں نے عائشہ دختر عجرد سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ یہ خاتون تابعیہ ہیں اور اکثر علماء کی یہی رائے ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۹۲۔ سیدہ عائشہؓ دختر عمیر

عائشہ دختر عمیر بن حارث بن ثعلبہ انصاریہ از بنو حرام۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور ﷺ سے بیعت کی۔

۷۰۹۳۔ سیدہ عائشہؓ دختر قدامہ

عائشہ دختر قدامہ بن مظعون قریشیہ جمحیہ۔ اس خاتون اور ان کی والدہ رائطہ دختر سفیان خزاعیہ نے آپ سے بیعت کی۔ عبدالوہاب بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابراہیم بن ابوالعباس اور یونس المعنی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابراہیم بن محمد بن حاطب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی والدہ عائشہ سے روایت کی کہ وہ خود اور ان کی والدہ دختر سفیان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم خواتین سے بیعت لے رہے تھے اور فرما رہے تھے کہ میں تم سے ان امور پر بیعت لے رہا ہوں کہ تم شرک نہیں کرو گی' نہ چوری اور نہ زنا کرو گی' نہ اولاد کو قتل کرو گی اور نہ کسی پر جھوٹا الزام لگاؤ گی اور نہ میری نافرمانی کرو گی۔ عورتوں نے سر جھکائے رکھے تھے۔ فرمایا کہو ہاں ہم ان احکام کی تعمیل بہ قدر استطاعت کریں گی۔ وہ ہاں کہے جاتی تھیں اور میں بھی ماں کے کہنے پر ان کی نقل کئے جا رہی تھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۰۹۲۔ سیدہ عبادہؓ دختر ابونائلہ

عبادہ دختر ابونائلہ بن سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بقول ابن حبیب اس خاتون نے آنحضرت سے بیعت کی۔

۷۰۹۳۔ سیدہ عتبہؓ دختر زرارہ

عتبہ دختر زرارہ بن عدس انصاریہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم سے بیعت کی۔

۷۰۹۴۔ سیدہ عجماءؓ انصاریہ

عجماء انصاریہ۔ ابوامامہ بن سہل بن حنیف کی خالہ تھیں۔ سعید بن ابوہلال نے مروان بن عثمان سے انہوں نے ابوامامہ سے انہوں نے اپنی خالہ عجماء سے روایت کی کہ حضور اکرم نے فرمایا کہ اگر ایک بوڑھا مرد اور بوڑھی عورت زنا کے مرتکب ہوں تو اس لذت کے بدلے میں انہیں سنگسار کردو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۹۵۔ سیدہ عجوزؓ از بنونمیر

عجوز از بنونمیر۔ ان سے ابوالسلیل نے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو ابطح میں پیشتر از ہجرت نماز پڑھتے دیکھا۔ آپ نے کعبے کی طرف رخ کیا ہوا تھا اور دعا میں یہ فقرات فرما رہے تھے۔

اللھم اغفرلی ذنبی خطئی و جھلی ''ہم عجوز بن نمیر کے ترجمے ''باب العین'' میں زیادہ تفصیل سے لکھ آئے ہیں۔

۷۰۹۶۔ سیدہ عذبہؓ دختر سعد

عذبہ دختر سعد بن خلیفہ بن اشرف انصاریہ از بنوطریف بن خزرج بن ساعدہ۔ سعید بن سعد کی والدہ ہیں۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم سے بیعت کی۔

۷۰۹۷۔ سیدہ عزہؓ اشجعیہ

عزہ اشجعیہ۔ ابوحازم کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ اشعث بن سوار نے منصور سے انہوں نے ابوحازم سے انہوں نے عزہ سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا دو سرخ اشیاء یعنی سونے اور زعفران سے بچ کر رہو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۱۷۰۰۔ سیدہ عزہؓ دختر حارث

عزہ دختر حارث جو میمونہ اور لبابہ کی ہمشیرہ تھیں ان کا نسب بیان کر آئے ہیں۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے اور کسی نے انہیں صحابہ میں شمار نہیں کیا بلکہ ابن اثیر کے مطابق انہوں نے اسلام ہی قبول نہیں کیا تھا۔

۱۷۰۱۔ سیدہ عزہؓ دختر خابل

عزہ دختر خابل الخزاعیہ حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔ یحییٰ بن محمود اجازۃً باسنادہ ابن ابو عاصم سے انہوں نے دحیم سے انہوں نے ابن ابوفدیک سے انہوں نے موسیٰ بن یعقوب سے انہوں نے عطاء بن مسعود الکعبی سے انہوں نے اپنی پھوپھی عزہ بنت خابل سے روایت کی کہ وہ بیعت کے لئے حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپ نے ان امور پر بیعت لی کہ نہ تو ہم چوری کا اور نہ زنا کا ارتکاب کریں گی اور نہ کسی کو ظاہراً اور نہ اخفاءً دکھ دیں گی ایذائے ظاہری کو تو میں سمجھتی تھی یعنی قتل اولاد رہا ایذائے خفی اس کے بارے میں نہ حضور اکرم نے وضاحت فرمائی اور نہ ہم نے دریافت کیا۔ یوں از خود میرے دماغ میں خیال آیا کہ اس سے مراد اسقاط ہوسکتا ہے لیکن نہ تو ہمارے یہاں کوئی ایسا واقعہ پیش آیا اور نہ میری پھوپھی کے یہاں جب تک وہ زندہ رہی اور افساد الولد سے مراد الغیل بھی ہے۔ یعنی بحالت حمل بچے کو دودھ پلانا یا بیوی سے جماع کرنا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے ان کے والد کا نام کامل لکھا ہے لیکن صحیح خابل ہے اور مسلم نے بھی اسے خابل لکھا ہے۔ جیسا کہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے لکھا ہے۔

۱۷۰۲۔ سیدہ عزہؓ دختر ابوسفیان

عزہ دختر ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ قرشیہ امویہ ام حبیبہ اور معاویہ کی ہمشیرہ تھیں۔ لیث نے یزید بن ابی حبیب سے روایت کی کہ محمد بن مسلم زہری نے لکھا کہ عروہ نے انہیں بتایا کہ مجھ سے زینب دختر ابوسلمہ نے بیان کیا کہ انہیں ام حبیبہ نے بتایا کہ میں رسول اکرمؐ سے گزارش کی۔ یارسول اللہ ﷺ آپ میری بہن عزہ سے نکاح کرلیں فرمایا کیا تم اسے پسند کرتی ہو؟ میں نے کہا ہاں یارسول اللہ اس میں آپ کو بھی کوئی دقت نہ ہوگی اور میں چاہتی ہوں کہ اگر اس معاملے میں میری کوئی شریک بنے تو وہ میری بہن ہو فرمایا یہ رشتہ تو میرے لئے جائز ہی نہیں ہے۔

ایک روایت میں عزہ کا نام درہ اور ایک میں حمنہ مذکور ہے۔ اس کا ذکر گزر چکا ہے ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۷۰۳۔ سیدہ عصمہؓ دختر حبان

عصمہ دختر حبان بن صخر بن خنساء انصاریہ از بنو حرام بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۱۷۰۴۔ سیدہ عفراءؓ دختر سکن

سیدہ عفراءؓ دختر سکن بن رافع بن معاویہ بن عبید بن ابجر۔ یہ سعد بن زرارہ کی ماں تھیں' انصاریہ' خزرجیہ از بنی نجار تھیں۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۱۰۵۔ سیدہ عفراءؓ دختر عبید

عفراء دختر عبید بن ثعلبہ بن سواد بن غنم بن مالک بن نجار انصاریہ۔ جو معاذ معوذ اور عوف کی والدہ تھیں اور اسی نام سے ان کی اولاد پہچانی جاتی ہے۔ اور یہ سارے انصار تھے۔ ابن کلبی کا قول ہے کہ جب غزوۂ بدر میں معاذ اور معوذ شہید ہو گئے تو عفراء نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عوف کے بارے میں دریافت کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا یہ میرا بیٹا برا نکلا فرمایا نہیں معاذ اور معوذ لاولد فوت ہوئے۔ ہاں البتہ عوف صاحب اولاد تھے۔ ابن کلبی کے علاوہ اور لوگوں کا خیال ہے کہ معاذ معرکہ بدر میں شہید نہیں ہوئے تھے۔ جیسا کہ ہم نے ان کے ترجمے میں ذکر کیا ہے۔ بقول ابن حبیب عفراء نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۱۰۶۔ سیدہ عقربؓ دختر سلامہ

عقرب دختر سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء بن عبدالاشہل انصاریہ اشہلیہ۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ کی بیعت سے مشرف ہوئیں۔

۷۱۰۷۔ سیدہ عقربؓ دختر معاذ

عقرب دختر معاذ بن نعمان امرأ القیس بن زید بن عبدالاشہل۔ رافع بن یزید اشہلی کی والدہ تھیں۔ اور یزید اور ثابت دونوں قیس بن خطیم کے بیٹے تھے۔ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۱۰۸۔ سیدہ عقیلہؓ دختر عبید

عقیلہ دختر عبید بن حارث عتواریہ۔ حضور اکرمؐ سے بیعت کی اور مدینہ کو ہجرت کی۔ ان سے ان کی بیٹی جحہ دختر قریط نے روایت کی ایک روایت میں ان کی بیٹی کا نام جحیہ دختر قرطہ مذکور ہے اور ان کی بیٹی سے زید بن عبدالرحمٰن بن ابوسلامہ یا ابن سلامہ نے روایت کی۔ اور یہ ان کی والدہ تھیں۔

بخاری اور طبرانی نے ان کا نام عقیلہ اور ابن مندہ نے غفیلہ لکھا ہے۔ ابونعیم ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۰۹۔ سیدہ عکناءؓ دختر ابوصفرہ

عکناء یا عکثاء دختر ابوصفرہ اور مہلب بن ابوصفرہ کی ہمشیرہ۔ ہشام بن سفیان نے عبداللہ بن عبیداللہ سے انہوں نے ابوالشعثاء سے روایت کی کہ عکناء یا عکثاء نے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے محرم کی دس تاریخ کو عاشوراء کا روزہ رکھنے کا حکم دیا۔ میں نے ابوالشعثاء کے بارے میں رائے دریافت کی کہا کہ شیخ مجہول ہے اور یہ شخص جابر بن زید نہیں ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۱۰۔ سیدہ علاثہؓ

علاثہ جعفر مستغفری نے خلیل بن احمد سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے یعقوب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوحازم بن دینار سے روایت کی کہ کچھ لوگ سہل بن سعد کے پاس آئے اور دریافت کیا کہ حضور اکرم ﷺ کا منبر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کس لکڑی کا بنا ہوا ہے۔ انہوں نے جواب دیا۔ مجھے نہیں معلوم کہ کس لکڑی کا ہے البتہ مجھے اس کا علم ہے کہ جس دن منبر مسجد میں رکھا گیا اور آپ اس پر بیٹھے حضور اکرمؐ نے ایک خاتون علاثہ کو کہلا بھیجا تھا کہ وہ اپنے غلام کو جو نجار تھا بھیجے تا کہ میرے لئے ایک منبر بنا دے تا کہ میں لوگوں سے خطاب کرتے وقت اس پر بیٹھ سکوں۔

جعفر نے اس خاتون کا ترجمہ حرف عین کے تحت لکھا ہے اور خود اس نے یا اس کے شیخ خلیل نے اس نام کے لکھنے میں گڑ بڑ کر دی کیونکہ یہ بڑا مشکل ہے کہ ابن اسحٰق کو یا ان لوگوں کو جو ان سے اوپر ہیں اس خاتون کا نام بھول گئے ہیں راوی نے یہ لکھا تھا کہ حضور اکرم ﷺ نے (الی امرأۃ فلانیۃ) فلاں عورت کے پاس (راوی کو نام نہیں معلوم ہو سکا) پیغام بھیجا جسے جعفر نے بگاڑ کر علاثہ بنا دیا اگر ابو موسیٰ (جس نے علاثہ کا ترجمہ لکھا ہے) اس طرح کے ناموں کا ذکر نہ کرتا تو بہتر ہوتا کیونکہ ناموں میں اس طرح کی غلطیاں بے شمار ہیں اور اگر ہر غلط نام کے لکھنے کا التزام کر لیا جائے تو ان کی تعداد صحیح ناموں سے کئی گنا بڑھ جائے گی۔

۷۱۱۱۔ سیدہ علیہؓ دختر شریح

علیہ دختر شریح حضرمی جو سائب بن یزید بن اخت النمر کی ہمشیرہ تھیں۔ اور مخرمہ بھی ان کا بھائی ہے جس کے بارے میں حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تھا کہ یہ شخص قرآن کو تکیہ نہیں بناتا۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

علیہ: عین پر پیش، لام پر زبر اور یاء مشدد ہے۔

۷۱۱۲۔ سیدہ عمارہؓ دختر حمزہ بن عبد المطلب

عمارہ دختر حمزہ بن عبد المطلب قرشیہ ہاشمیہ حضور اکرمؐ کے چچا کی بیٹی تھیں۔ واقدی نے ام حبیبہ سے انہوں نے داؤد بن حصین سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ عمارہ اور ان کی والدہ سلمیٰ دختر عمیس مکے میں تھیں کہ حضور اکرم ﷺ عمرہ قضاء ادا کرنے مکے آئے۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے رسول کریم سے ذکر کیا اور فرمایا ہم کیوں اپنے چچا کی لڑکی کو مشرکین کے رحم و کرم پر چھوڑ کر جائیں۔ حضور اکرم کو کسی نے نہ روکا اور آپ عمارہ کو اپنے ساتھ مدینہ لے گئے۔ اس پر زید بن حارثہ نے جو جناب حمزہ کے وصی تھے اور حضور اکرمؐ نے ان میں اور حمزہ میں مواخات قائم فرما دی تھی۔ حضور سے درخواست کی عمارہ میری بھتیجی ہے اس لئے مجھے اس کی کفالت دی جائے۔ جعفر کہنے لگے۔ میرا حق فائق ہے کیونکہ عمارہ کی خالہ میری بیوی ہے۔ راوی نے ساری حدیث بیان کی۔

ابو بکر خطیب کا قول ہے کہ صرف واقدی ہی نے اس حدیث میں عمارہ کا نام لیا ہے حالانکہ باقی لوگوں نے امامہ لکھا ہے اور کئی علماء نے لکھا ہے کہ جناب حمزہ کے ایک لڑکے کا نام عمارہ تھا اور یہی روایت درست ہے ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۱۳۔ سیدہ عمرہ اشہلیہؓ

عمرہ اشہلیہ۔ ان کا نسب معلوم نہیں۔ ان سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ ان کے محلے میں تشریف لے گئے اور وہاں ظہر اور عصر کی نمازیں ادا فرمائیں۔ جب سورج غروب ہوا اور موذن نے اذان کہی تو افطار کے لئے بکری کا کندھا اور بازو بھون کر لائے گئے۔ آپ نے دانتوں سے کاٹ کر کھانا شروع کیا۔ بعدہ موذن نے اقامت کہی آپ نے کپڑے کے ٹکڑے سے ہاتھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پونچھے۔ اٹھے اور نماز پڑھی اور پانی کو ہاتھ بھی نہ لگایا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۱۴۔ سیدہ عمرہؓ دختر ابوایوب

عمرہ دختر ابوایوب خالد بن زید انصاریہ ان کے والد مشہور صحابی ابوایوب انصاری ہیں۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۱۱۵۔ سیدہ عمرہؓ دختر جون

عمرہ دختر جون کلابیہ۔ حدیث عالیہ میں ان کا ذکر آیا ہے اور ہم عمرہ دختر یزید کے ترجمے میں ان کا ذکر کریں گے۔ ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۱۶۔ سیدہ عمرہؓ دختر حارث

عمرہ دختر حارث بن ابوضرار خزاعیہ مصطلقیہ۔ ہم ان کا نسب ان کی ہمشیرہ جویریہ کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔

یحییٰ بن ابوالرجاء نے اذناً باسنادہ ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے صلت بن مسعود جحدری سے انہوں نے محمد بن خالد بن سلمہ مخزومی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن عمرو بن حارث بن ابوضرار سے انہوں نے اپنی پھوپھی عمرہ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ دنیا سبز اور شیریں ہے۔ جسے اس کی کوئی چیز مل گئی اللہ کی اس میں برکت ہوتی ہے۔ بہت سے ایسے لوگ ہیں جو اللہ اور اس کے رسول کے مال میں تصرف کرتے ہیں۔ انہیں قیامت میں آگ نصیب ہوگی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۱۷۔ سیدہ عمرہؓ دختر حزم

عمرہ دختر حزم انصاریہ۔ یہ ابن مندہ اور ابوعمر کا قول ہے۔ ابو نعیم نے ان کے والد کا نام حرام لکھا ہے اور یہ بھی لکھا ہے۔ یہ خاتون سعد بن ربیع کی زوجہ تھیں جو غزوۂ احد میں شہید ہو گئے تھے۔ یحییٰ بن ایوب نے محمد بن ثابت بنانی سے انہوں نے محمد بن المنکدر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے عمرہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کے لئے چھوٹی چھوٹی کھجوروں کے ایک جھنڈ میں آرام گاہ تیار کی۔ پانی چھڑکا۔ آپ کے لئے بکری ذبح کی۔ آپ نے گوشت تناول فرمایا وضو کیا اور نماز ظہر ادا کی۔ میں نے پھر بکری کا گوشت پیش کیا آپ نے کھایا نماز عصر ادا کی اور نئے سرے سے وضو نہیں کیا۔

ابو نعیم نے طبرانی سے انہوں نے یحییٰ بن عثمان بن صالح سے انہوں نے عمرو بن ربیع بن طارق سے انہوں نے یحییٰ سے باسنادہ روایت کی انہوں نے عمرہ دختر حرام لکھا ہے۔

اسی حدیث کو ابن مندہ نے باسنادہ محمد بن اسحٰق صاغانی اور ابوحاتم رازی سے انہوں نے عمرو بن ربیع سے انہوں نے یحییٰ بن ایوب سے انہوں نے محمد سے روایت کیا اور صحابیہ کا نام عمرہ دختر حزم لکھا ہے۔ نیز اس حدیث کو عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے روایت کیا اور صحابیہ کا نام نہیں لکھا ہے لیکن ابن ابی عاصم نے ان کا نام عمرہ دختر حزم لکھا ہے۔

ابوالفرج بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا قاضی ابوبکر احمد بن عمرو نے محمد بن سہل بن عسکر سے انہوں نے عمرو بن ربیع سے انہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے یحییٰ بن ایوب سے انہوں نے محمد بن ثابت بنانی سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے عمرہ دختر حزم سے اسی طرح روایت کی۔

۷۱۱۸۔ سیدہ عمرہ رضی اللہ عنہا دختر ربیع

عمرہ دختر ربیع بن نعمان بن یساف انصار یہ خزرجیہ از بنو مالک بن نجار۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۱۱۹۔ سیدہ عمرہ رضی اللہ عنہا دختر رواحہ

عمرہ دختر رواحہ۔ ہمشیرہ عبداللہ بن رواحہ۔ ان کا نسب ان کے بھائی کے ترجمے میں ذکر ہو چکا ہے۔ یہ خاتون نعمان بن بشیر کی والدہ تھیں۔ یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے اپنے خاوند بشیر سے کہا تھا کہ وہ اپنے بیٹے نعمان کو کوئی چیز بطور ہبہ دے لیکن اس کے دوسرے بھائیوں کو نہ دے انہوں نے بیوی کی بات مان لی۔ بیوی نے کہا۔ اب اسی بات کو حضور اکرم سے اجازت لے لو حضور نبی کریم نے دریافت فرمایا کیا تم نے اپنے سب بیٹوں سے یکساں سلوک کیا ہے۔ انہوں نے کہا نہیں فرمایا میں اس بے انصافی کا گواہ نہیں بن سکتا۔ ایک روایت میں آیا ہے۔ آپ نے دریافت فرمایا کیا تو اپنے دوسرے بیٹوں سے بھی ایسی ہی بھلائی کی استطاعت رکھتا ہے۔ انہوں نے کہا ہاں یا رسول اللہ فرمایا میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ یہ وہی عمرہ ہیں جن کا ذکر قیس بن خطیم نے اشعار ذیل میں کیا ہے:

اجد بعمرة غنيانها ... فتهجر ام شأننا شأنها

کیا عمرہ کی بے نیازی سچ مچ کی ہے اور وہ ہم سے جدا ہو رہی یا ہماری اور اس کی حالت ایک ہی ہے۔

فان تمس شطت بها دارها ... وباح لک اليوم هجرانها

اگر تقدیر میں اس سے جدائی لکھی ہے اور اس کی جدائی آج تجھ پر آہ وزاری کر رہی ہے (تو مجبوری ہے)

وعمرة من سروات النسا ... ء تنفخ بالمسک اردانها

عمرہ عورتوں کی سردار ہیں۔ جس کی زلفوں سے کستوری کی خوشبو آتی ہے۔

یہ قصیدہ کافی طویل ہے۔

عبداللہ بن ابو نصر خطیب نے باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے محمد بن نعمان سے انہوں نے طلحہ یامی سے انہوں نے بنو عبدالقیس کی ایک عورت سے انہوں نے عبداللہ بن رواحہ کی ہمشیرہ سے روایت کی کہ ہر شریف عورت پر خروج واجب ہے۔

اسی روایت کو عبداللہ بن احمد بن حنبل نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے محمد بن طلحہ سے انہوں نے بنو عبدالقیس کی ایک عورت سے انہوں نے عبداللہ بن رواحہ کی ہمشیرہ سے بیان کیا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۱۲۰۔ سیدہ عمرہؓ دختر سعد

عمرہ دختر سعد بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار ام سعد بن عبادہ۔ مستغفری نے اسی طرح ان کا نام لکھا ہے۔ ایک روایت میں عمرہ دختر سعد بن قیس مذکور ہے۔ ابو عمر نے عمرہ دختر مسعود بن قیس بن عمرو بن عدی بن عمرو ام سعد بن عبادہ لکھا ہے۔ انہوں نے ہجرت کے پانچویں سال میں وفات پائی۔ ان کی حدیث مشہور ہے لیکن حدیث میں ان کا نام مذکور نہیں۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ابو عمر نے لکھا ہے: عمرہ دختر مسعود بن قیس۔ ان کا ذکر آگے ان شاء اللہ پھر آئے گا۔

۷۱۲۱۔ سیدہ عمرہؓ دختر سعدی

عمرہ دختر سعدی بن وقدان بن عبد شمس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی۔ یہ خاتون مالک بن ربیعہ بن قیس بن عبدود کی بیوی تھیں جن کا تعلق بنو عامر بن لوی سے تھا۔ انہوں نے اپنے شوہر کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی تھی۔ ہمیں عبید اللہ بن احمد نے باسنادہ تا یونس انہوں نے محمد بن اسحاق سے بسلسلہ اسماء مہاجرین حبشہ "مالک بن ربیعہ بن قیس بن عبد شمس بن لوی اور ان کی اہلیہ عمرہ دختر سعدی" کے نام بھی منقول ہیں۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۲۲۔ سیدہ عمرہؓ دختر عویم

عمرہ دختر عویم بن ساعدہ۔ جعفر کہتے ہیں کہ امام بخاری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے بھی مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۲۳۔ سیدہ عمرہؓ دختر قیس

عمرہ دختر قیس بن عمرو۔ وہ ابو شیخ بن ثابت کی والدہ تھیں۔ ان کے بھائی کا نام حسان بن ثابت تھا بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی بیعت کی۔

۷۱۲۴۔ سیدہ عمرہؓ دختر مرشد

عمرہ دختر مرشد جو اسماء کی ہمشیرہ تھیں۔ دونوں بہنوں کو حضور اکرم ﷺ کی بیعت نصیب ہوئی۔

۷۱۲۵۔ سیدہ عمرہؓ دختر مسعود ظفریہ

عمرہ دختر مسعود بن اوس بن مالک بن سواد بن ظفر ظفریہ انصاریہ محمد بن مسلمہ کی زوجہ تھیں۔ ان سے عبد اللہ نامی ایک لڑکا پیدا ہوا۔ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۱۲۶۔ سیدہ عمرہؓ دختر مسعود بن حارث

عمرہ دختر مسعود بن حارث بن رفاعہ انصاریہ۔ بنو مالک بن نجار۔ بقول ابن حبیب رسول کریمؐ سے بیعت کی۔

۷۱۲۷۔ سیدہ عمرہؓ دختر مسعود بن قیس

عمرہ دختر مسعود بن قیس بن عمرو بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار ام سعد بن عبادہ حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور آپ کی زندگی ہی میں پانچ ہجری میں وفات پائی۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور عمرہ دختر سعد لکھا ہے۔ ان کا ذکر پہلے آچکا ہے۔

۷۱۲۸۔ سیدہ عمرہؓ دختر معاویہ

عمرہ دختر معاویہ کندیہ۔ محمد بن اسحٰق نے حکیم بن حکیم سے انہوں نے محمد بن علی بن حسین سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے بنوکندہ کی ایک عورت عمرہ بنت معاویہ سے نکاح کیا اور مجالد نے شعبی سے روایت کی کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بنوکندہ کی ایک عورت سے نکاح کیا۔ لیکن وہ اس وقت لائی گئیں جب آپ کا انتقال ہو چکا تھا۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۲۹۔ سیدہ عمرہؓ دختر ہزال

عمرہ دختر ہزال بن عمرو بن قرواش انصاریہ۔ از بنوعوف بن خزرج بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۱۳۰۔ سیدہ عمرہؓ دختر یزید کلابیہ

عمرہ دختر یزید بن جون کلابیہ۔ ایک روایت میں ان کا نام عمرہ دختر یزید بن عبید بن رواس بن کلاب الکلابیہ ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے اور یہ صحیح ہے۔ ان سے حضور اکرم نے نکاح کیا تھا لیکن جب معلوم ہوا کہ وہ مبروص ہیں۔ تو آپ نے طلاق دے دی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ حضور اکرم نے عمرہ دختر یزید کلابیہ سے نکاح کیا جو اس سے پیشتر فضل بن عباس کے پاس تھیں مگر اسے قبل از دخول طلاق دے دی۔ ایک روایت کے مطابق یہ وہی عورت ہے جس نے حضور اکرم ﷺ کو دیکھ کر **نعوذ باللہ منک** کہا تھا اور آپ نے طلاق دے دی تھی اور فرمایا۔ تو نے پناہ دینے والے کے نام سے پناہ مانگی ہے۔ اس پر آپ نے زید بن حارثہ کو حکم دیا کہ اسے تین کپڑے دے کر بنوکلاب میں چھوڑ آو۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی اور ابوعبید کا قول ہے کہ یہ واقعہ اسماء دختر نعمان بن جون سے پیش آیا تھا اور قتادہ کے مطابق اس واقعہ کا تعلق بنوسلیم کی ایک عورت سے ہے اور اس کے نام کے بارے میں علماء میں کافی اختلاف ہے۔ جیسا کہ ہم نے ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۳۱۔ سیدہ عمرہؓ دختر یزید بن سکن

عمرہ دختر یزید بن سکن بن رافع بن امراالقیس انصاریہ اشہلیہ۔ بقول ابن حبیب رسول کریم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۱۳۲۔ سیدہ عمرہؓ دختر یسار

عمرہ دختر یسار بن ازیہر۔ بقول جعفر حضور کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۷۱۳۳۔ سیدہ عمرہؓ دختر یعار

عمرہ دختر یعار انصاریہ۔ ابوحذیفہ بن عتبہ مولی سالم کی زوجہ تھیں۔ ان کے نام کے بارے میں کافی اختلاف ہے جسے ہم حرف

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تا کے تحت ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۳۴۔ سیدہ عمیرہؓ دختر ابو حکم

عمیرہ دختر ابوالحکم رافع بن سنان۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابو علی حداد سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے محمد بن اسحٰق بن ایوب سے انہوں نے ابراہیم بن سعدان سے انہوں نے بکر بن بکار سے انہوں نے عبدالحمید بن جعفر سے انہوں نے اپنے والد سے اور اپنی قوم کے کئی آدمیوں سے روایت کی کہ ابوالحکم نے اسلام قبول کیا مگر بیوی مسلمان نہ ہوئی وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور شکایت کی کہ اس کے خاوند نے اپنی لڑکی مجھ سے لے لی ہے اور اسے میرے پاس آنے نہیں دیتا حضور اکرم ﷺ نے ابوالحکم کو بلا کر ایک طرف بٹھایا اور بیوی کو دوسری طرف اور لڑکی کو دونوں کے درمیان بٹھا دیا پھر دونوں کو حکم دیا کہ تم باری باری لڑکی کو اپنی طرف بلاؤ۔ جب انہوں نے بلایا تو لڑکی کا رجحان ماں کی طرف تھا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا اے اللہ تو بچی کو سیدھا راستہ دکھا۔ اس پر وہ اپنے والد کی طرف مائل ہوگئی اور باپ نے اسے اٹھا لیا اور اس کا نام عمیرہ دختر ابی الحکم تھا.......... اور ایک دوسرے طریقے سے بھی یہ واقعہ اسی طرح بیان ہوا ہے لیکن بہت کم لوگ ہیں جنہوں نے لڑکی کا نام لکھا ہو۔

۷۱۳۵۔ سیدہ عمیرہؓ دختر حماسہ

عمیرہ دختر حماسہ انصاریہ خطمیہ۔ بقول ابن حبیب اس خاتون کو حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔

۷۱۳۶۔ سیدہ عمیرہؓ دختر سعد

عمیرہ دختر سعد بن مالک۔ یہ خاتون سہل بن سعد کی ہمشیرہ تھیں اور رفاعہ بن مبشر بن ابیرق ظفری کی والدہ۔

۷۱۳۷۔ سیدہ عمیرہؓ دختر سہل

عمیرہ دختر سہل بن رافع۔ یہ سہل وہ صحابی ہیں کہ جنہوں نے غزوۂ تبوک کے موقعہ پر دو صاع کھجور رات بھر محنت کر کے حاصل کی تھی اور اپنی اس بیٹی کو ساتھ لیا تھا اور ایک صاع کھجور کو حاضر خدمت ہوئے تھے اور یہ صاع بھر کھجور تعمیل ارشاد میں پیش کی تھی اور منافقوں نے اس ہمہ تن ایثار کا مذاق اڑایا تھا۔ سہل نے اپنی بیٹی کے لئے دعا کی درخواست کی کیونکہ ان کی اور کوئی اولاد نہ تھی۔ حضور نے لڑکی کے سر پر ہاتھ پھیرا تو عمیرہ نے یوں محسوس کیا گویا آپ کے ہاتھوں کی ٹھنڈک ان کے کلیجے تک پہنچ گئی ہے تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۳۸۔ سیدہ عمیرہؓ دختر ظہیر

عمیرہ دختر ظہیر بن رافع بن عدی بن زید بن جشم۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضورؐ سے بیعت کی۔

۷۱۳۹۔ سیدہ عمیرہؓ دختر عبد سعد

عمیرہ دختر عبد سعد بن عامر بن عدی۔ اس خاتون نے آپؐ سے بیعت کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۱۴۰۔ سیدہ عمیرہؓ دختر عبید

عمیرہ دختر عبید بن معروف بن حارث بن زید بن عبید انصاریہ از بنو عمرو بن عوف انہوں نے بھی بقول ابن حبیب آپ کی بیعت کی۔

۷۱۴۱۔ سیدہ عمیرہؓ دختر عقبہ

عمیرہ دختر عقبہ بن احیحہ انصاریہ از بنو جحجبی۔ بقول ابن حبیب انہیں حضور اکرم ﷺ کی بیعت نصیب ہوئی۔

۷۱۴۲۔ سیدہ عمیرہؓ دختر قرط

عمیرہ دختر قرط بن خنساء بن سنان انصاریہ از بنو حرام۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۱۴۳۔ سیدہ عمیرہؓ دختر قیس

عمیرہ دختر قیس بن عمرو بن عبید بن مالک بن عدی بن جرار بن سلیط بن قیس انصاریہ از بنو عدی بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۱۴۴۔ سیدہ عمیرؓ دختر قیس بن ابی کعب

سیدہ عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر قیس بن ابی کعب انصاریہ از بنی سواد۔ سہل بن قیس کی جو احد میں شہید ہوئے تھے بہن تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۱۴۵۔ سیدہ عمیرہؓ دختر کلثوم

عمیرہ دختر کلثوم بن ہدم بن امراٗ القیس بن حارث بن زید بن عبید انصاریہ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۱۴۶۔ سیدہ عمیرہؓ دختر مسعود انصاریہ

عمیرہ دختر مسعود انصاریہ۔ ابوموسیٰ نے اذناً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن علی سے انہوں نے ابوعروبہ سے انہوں نے ہلال بن بشر سے انہوں نے اسحٰق بن ادریس الاحول سے انہوں نے ابراہیم بن جعفر بن محمود بن محمد بن مسلمہ سے انہوں نے جعفر بن محمود سے انہوں نے اپنی دادی عمیرہ سے سنا کہ ہم پانچ بہنیں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بیعت کے لئے حاضر ہوئیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گوشت کے ٹکڑے چبا کر کھا رہے تھے۔ ایک چبایا ہوا ٹکڑا مجھے بھی دیا جسے ہم بہنوں نے تھوڑا تھوڑا بانٹ لیا۔ اس کے بعد آپ نے سب کو چبا کر ایک ایک ٹکڑا دیا جسے ہم سب نے کھا لیا چنانچہ جب تک ہم زندہ رہیں نہ تو ہمارے دانت گرے اور نہ کوئی اور خرابی پیدا ہوئی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۴۷۔ سیدہ عنقودہؓ

عنقودہ۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن علی سے انہوں نے محمد بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

قارن سے انہوں نے ابوزرعہ سے انہوں نے غسان بن فضل ابوعمر سے انہوں نے صبیح بن سعید نجاشی مدنی سے یہ ایک سواسی سال کے عمر میں تھے اوران کا خیال ہے کہ وہ ایک سو باون برس کے تھے۔ان سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنی ماں سے سنا کہ ان کا نام عنبہ تھا جسے حضور اکرم نے عنقودہ بنادیا۔ابونعیم اورابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۴۸۔سیدہ عنقودہؓ حضرت عائشہؓ کی لونڈی

عنقودہ جو جناب عائشہ کی لونڈی تھیں۔صرف ابوموسیٰ نے ان کا علیحدہ ترجمہ لکھا ہے اور کہا ہے کہ جعفر نے بھی ان کا ترجمہ تحریر کیا ہے۔اس حدیث کے اسناد میں شبہ ہے۔

حمید بن حوشب نے حسن سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کہ جب حضور سرور کائنات نے معاذ بن جبل کو یمن میں حاکم بنا کر بھیجنے کا ارادہ کیا تو ایک دن نماز صبح کے بعد ہماری طرف رخ پھیر کر فرمایا اے گروہ مہاجرین وانصار! یمن میں فرائض حکومت ادا کرنے کے لئے کون جانا چاہتا ہے۔حضرت ابوبکر نے خود کو پیش کیا تو آپ خاموش رہے۔حضور اکرمؐ نے پھر اپنی بات کو دہرایا تو معاذ بن جبل اٹھے۔فرمایا۔ہاں تم اس منصب کے لئے موزوں ہو اور یہ منصب تمہارے لئے۔اس لئے تیاری کرو چنانچہ حضور اکرم اور مہاجرین کے علاوہ مختلف گروہوں نے ان کی مشایعت کی۔

آپ نے فرمایا اے معاذ میں تجھے بطور ایک شفیق اور مہربان دوست کے وصیت کرتا ہوں کہ اللہ سے ڈرنا' حسن عمل' نرم گفتاری' امانت اور راست گوئی کے اوصاف کو اپنانا اے معاذ! لوگوں کے لئے معاملات دین میں آسانی پیدا کرنا اور دقتوں سے پرہیز کرنا۔

نیز راوی نے حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بارے میں ایک لمبی حدیث بیان کی۔

معاذ بن جبل یمن سے واپس آئے۔تو رات کا وقت تھا۔وہ سیدھے جناب عائشہ کے گھر گئے اور دروازہ کھٹکھٹایا حضرت عائشہ نے دریافت کیا کون ہے رات کو دروازے پر دستک دینے والا۔انہوں نے کہا میں معاذ ہوں جناب عائشہ نے لونڈی سے کہا۔اے عنقودہ! دروازہ کھول۔

اس حدیث کو عبداللہ بن عمر نے بھی روایت کیا ہے لیکن انہوں نے لونڈی کا نام عفرہ لکھا ہے۔ہم انشاءاللہ اس کا ذکر بھی کریں گے۔ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۴۹۔سیدہ عویمرہؓ دختر عویم

عویمرہ دختر عویم بن ساعدہ انصاریہ۔بقول ابن حبیب انہوں نے حضورؐ سے بیعت کی۔

باب الغین

۷۱۵۰۔سیدہ غائشہؓ

غائشہ۔ایک روایت میں غاثیہ مذکور ہے۔یہ خاتون آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی یارسول اللہ! میری ماں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے نذر مانی تھی کہ میں اس کی طرف سے کعبے کی زیارت کو جاؤں فرمایا جاؤ اور اس کی طرف سے یہ نذر ادا کرو۔

اس حدیث کو عثمان بن عطاء نے مرسلاً اپنے والد سے بیان کیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۵۱۔ سیدہ غزیلہؓ دختر جابر

غزیلہ یا غزیہ دختر جابر بن حکیم دوسیہ ام شریک یہ وہی خاتون ہیں جنہوں نے اپنا نفس ہبۃً پیش کیا تھا بقول ابونعیم۔ بقول ابو عمر یہ صحابیہ بنو نجار سے انصاریہ تھیں۔ اور صحیح انشاء اللہ غزیلہ ہے۔ ان سے جابر بن عبداللہ اور سعید بن میتب وغیرہ نے روایت کی ہے۔

ابن لہیعہ نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے انہوں نے ام شریک سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے سنا کہ لوگ دجال کے ڈر سے بھاگ کر پہاڑوں میں روپوش ہو جائیں گے میں نے عرض کیا یا رسول اللہؐ! عرب اس وقت کہاں ہوں گے فرمایا اس وقت ان کی تعداد تھوڑی ہوگی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابوعمر کے بقول یہ خاتون ام شریک عامریہ کے علاوہ اور خاتون ہیں اور ان دونوں میں سے ایک نے اپنا نفس حضور اکرم ﷺ کو ہبہ کیا تھا لیکن ان کی یہ بات مشکوک ہے۔ ہم ان کا ذکر پھر کنیتوں کے تحت لکھیں گے۔ حقیقت یہ ہے کہ جس خاتون نے اپنا نفس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بخشا تھا۔ اس کے بارے میں اہل علم میں کافی اختلاف ہے۔

۷۱۵۲۔ سیدہ غفیرہؓ دختر رباح

غفیرہ دختر رباح۔ حضور اکرم ﷺ کے مؤذن بلال کی ہمشیرہ تھیں۔ ان کے دوسرے بھائی کا نام خالد تھا۔ بقول جعفر یہ خاندان دو بھائیوں اور ایک بہن پر مشتمل تھا۔ یہ امام بخاری کا قول بھی ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۵۳۔ سیدہ غفیرہؓ حضرت عائشہؓ کی آزاد کردہ کنیز

غفیرہ جناب عائشہ کی آزاد کردہ کنیز۔ ایک روایت میں ان کا نام عنقودہ مذکور ہے ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۵۴۔ سیدہ غفیلہؓ دختر حارث

غفیلہ دختر حارث۔ ایک روایت میں دختر عبید بن حارث مذکور ہے۔ ان سے جحہ دختر قریط نے روایت کی موسیٰ بن عبید نے زید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابوسلامہ سے انہوں نے اپنی والدہ جحہ بنت قریط سے انہوں نے اپنی والدہ غفیلہ سے روایت کی کہ میں اپنی والدہ کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گئی۔ آپ نے اپنا خیمہ ابطح میں لگایا ہوا تھا۔ آپ نے ہم سے عہد لیا کہ ہم خدا کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بنائیں گی۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ایک روایت میں ان کا نام عقیلہ ہے۔

۷۱۵۵۔ سیدہ غمیصاءؓ ام سلیم انصاریہ

غمیصاء انصاریہ۔ ایک روایت میں رمیصاء ہے۔ یہ ام سلیم دختر ملحان والدہ انس بن مالک ہیں۔ ان کی کنیت نام سے زیادہ مشہور ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو یاسر عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے حمید سے انہوں نے انس سے انہوں نے رسول کریم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا میں جنت میں داخل ہوا۔ مجھے کسی کے چلنے کی آواز آئی۔ میں نے پوچھا کون ہے تو جواب ملا یہ غمیصاء ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان سے وہ حدیث روایت کی ہے جس میں حضور اکرم کے یہ الفاظ مذکور ہیں۔ حتی تذوقی عسیلته ویذوق عسیلتک. اور اس پر کلام آئندہ ترجمے میں ہو گا انشاء اللہ

۷۱۵۶۔ سیدہ غمیصاءؓ انصاریہ

غمیصاء انصاریہ مطلقہ عمرو بن حزم۔ ابو موسیٰ کا قول ہے کہ یہ خاتون نہ ام سلیم ہیں اور نہ ام حرام ہیں۔ ابو موسیٰ نے اذنا ابو علی سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے فاروق الخطابی سے انہوں نے ابو مسلم کشی سے انہوں نے ابو عمر ضریر (نابینا) سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کہ کہ عمرو بن حزم نے اپنی بیوی غمیصاء کو طلاق دے دی۔ ان سے ایک اور آدمی نے نکاح کیا لیکن مجامعت سے پہلے ہی انہیں طلاق دے دی۔ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں اور پوچھا کہ کیا وہ اپنے پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے فرمایا نہیں جب تک تم اس کا مزہ نہ چکھ لو اور وہ تمہارا مزہ نہ چکھ لے۔ اس حدیث کو ابن عباس نے بھی روایت کیا ہے اور ان کا نام غمیصاء یا رمیصاء تحریر کیا ہے لیکن شوہر کا نام نہیں لکھا۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے اس حدیث کو ام سلیم غمیصاء کے ترجمے میں ان سے اس بنا پر منسوب کیا ہے کہ حضور اکرم سے اپنے پہلے خاوند سے دوبارہ نکاح کی اجازت انہوں نے مانگی تھی لیکن یہ غلط ہے کیونکہ ام سلیم نے مالک بن نضر کے بعد ابو طلحہ سے نکاح کیا اور پھر تا وفات ان میں تفریق نہیں ہوئی۔ بنابریں ابو نعیم اور ابو موسیٰ کی رائے درست ہے۔

باب الفاء

۷۱۵۷۔ سیدہ فاختہؓ دختر اسود

فاختہ دختر اسود بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ قرشیہ اسدیہ۔ ابن جریج نے عکرمہ سے روایت کی کہ جب اسلام نے چار بیویوں سے زیادہ کو اور سوتیلی ماؤں سے نکاح کو حرام ٹھہرایا تو اس وقت حمنہ دختر ابو طلحہ خلف بن اسد بن عاصم الخزاعی کی بیوی تھی۔ س کے بعد حلف کے بیٹے اسود نے حمنہ کو اپنی بیوی بنا لیا تھا نیز فاختہ دختر اسود بن مطلب۔ امیہ بن خلف کی بیوی تھی۔ امیہ کے بیٹے کے بیٹے صفوان نے فاختہ سے نکاح کر لیا تھا۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۵۸۔ سیدہ فاختہؓ دختر ابو طالب

فاختہ دختر ابو طالب بن عبدالمطلب جو حضرت علی کی ہمشیرہ تھیں۔ ان کی کنیت ام ہانی تھی۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کوئی فاختہ بتاتا ہے کوئی ہند اول الذکر زیادہ ہے مگر وہ اپنی کنیت کی وجہ سے جانی جاتی ہیں۔ کنیتوں کے تحت ان کا ذکر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذرا تفصیل سے لکھا جائے گا۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔
ان سے مروی ہے کہ حضور اکرم نے فتح مکہ کے موقعہ پر صبح کے وقت ان کے گھر میں آٹھ رکعتیں ادا کی تھیں۔

۷۱۵۹۔سیدہ فاختہؓ دختر عمرو

فاختہ دختر عمرو الزہریہ جو رسول اکرم کی خالہ تھیں۔ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد انہوں نے عبداللہ بن حضرمی سے انہوں نے معمر بن بکار سعدی سے انہوں نے عثمان بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا جب آپ نے خالہ فاختہ دختر عمرو کو ایک غلام عطا کیا تو آپ نے حکم دیا کہ نہ اسے قصاب بنانا نہ سنار اور نہ حجام
ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۶۰۔سیدہ فاختہؓ دختر ولید

فاختہ دختر ولید بن مغیرہ مخزومیہ۔ان کا نسب خالد بن ولید کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔یہ خاتون صفوان بن امیہ بن خلف جمحی کی بیوی تھیں۔فتح مکہ کے دن ایمان لائیں اور آپ سے بیعت کی تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۶۱۔سیدہ فارعہؓ دختر اسعد بن زرارہ

فارعہ دختر اسعد بن زرارہ انصاری۔ان کے والد ابوامامہ اسعد نے فارعہ اور ان کی دو بہنوں حبیبہ اور کبشہ کو حضور اکرم ﷺ کی کفالت میں دیا اور آپ نے فارعہ کو نبیط بن جابر سے جو بنو مالک بن نجار سے تھا بیاہ دیا۔
ابومنصور بن مکارم بن احمد بن سعد المؤدب نے باسنادہ معافی بن عمران سے انہوں نے ابوعقیل سے انہوں نے بہیہ سے انہوں نے جناب عائشہ سے روایت کی کہ ہمیں انصار کی ایک یتیم لڑکی نے بلا بھیجا۔جب ہم اس کے یہاں سے لوٹ کر آئے تو حضور اکرم نے پوچھا تم نے وہاں کیا کہا تھا عرض کیا ہم نے انہیں سلام کہا اور واپس آ گئے آپ نے فرمایا انصار شعر کو پسند کرتے ہیں۔تمہیں چاہیے تھا کہ انہیں یوں مخاطب کرتے۔

اتیناکم اتیناکم فحیونا نحییکم

ہم تمہارے پاس آئے ہیں ہم تمہارے پاس آئے ہیں۔تم خوش آمدید کہو ہم تمہیں خوش آمدید کہیں گے۔
یہ یتیم لڑکی فارعہ دختر اسعد بن زرارہ تھی۔

۷۱۶۲۔سیدہ فارعہؓ دختر زرارہ

فارعہ دختر زرارہ بن عدس انصاریہ۔جو اسعد بن زرارہ انصاری کی جو بنو مالک بن نجار سے تھے ہمشیرہ تھیں۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۱۶۳۔ سیدہ فارعہؓ دختر ابوسفیان

فارعہ دختر ابوسفیان بن حرب بن امیہ بن عبد شمس قرشیہ امویہ۔ یہ خاتون ابواحمد بن جحش اسدی کی زوجہ تھیں۔ محمد بن عبداللہ بن نمیر نے یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ سب سے پہلے جس شخص نے مکے سے مدینے کو ہجرت کی۔ وہ عبداللہ بن جحش بن رئاب الاسدی اسد بن خزیمہ تھے جو اپنی زوجہ فارعہ کے ساتھ مدینے ہجرت کر گئے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوموسیٰ کے بیان میں تضاد ہے کیونکہ ترجمے میں انہوں نے لکھا ہے کہ فارعہ ابواحمد بن جحش کی زوجہ تھیں اور جب حدیث بیان کی تو وہاں لکھ دیا ہے کہ فارعہ نے اپنے خاوند عبداللہ بن جحش کے ساتھ ہجرت کی۔ انہیں چاہیے تھا کہ وہ اس کی تحقیق کرتے۔

اس میں بھی اختلاف ہے کہ سب سے پہلے مکے سے مدینے کو ہجرت کس نے کی؟ طبرانی نے ابوسلمہ بن عبدالاسد کا نام لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۷۱۶۴۔ سیدہ فارعہؓ دختر ابوالصلت

فارعہ دختر ابوالصلت ثقفیہ جو امیہ بن صلت کی ہمشیرہ تھیں۔ ان سے ابن عباسؓ نے ذکر کیا کہ فارعہ فتح طائف کے بعد حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں یہ خاتون بڑی عقل منداور خوبصورت تھیں۔ آپ انہیں دیکھ کر حیران ہوئے دریافت فرمایا کیا تمہیں اپنے بھائی کے کچھ اشعار یاد ہیں؟ خاتون کا بیان ہے میں نے عرض کیا ہاں یارسول اللہ! آپ نے وہ اشعار پسند فرمائے میں نے حضور اکرم ﷺ کو اپنے بھائی کا ایک طویل قصہ سنایا جو رات کو اسے پیش آیا۔ ایک بار میرا بھائی سفر سے لوٹا تو میرے گھر آیا اور میرے بستر پر سو گیا اتنے میں دو پرندے اڑتے آئے۔ ان میں سے ایک اس کے سینے پر گر گیا۔ اس نے میرے بھائی کا سینہ ناف تک چیر کر اس کا دل نکالا اور پھر اپنی جگہ پر رکھ دیا اور وہ سویا رہا۔ پھر میں نے آپ کو ذیل کے اشعار سنائے۔

باتت همومی تسری طورقها　　　اكف عينی والدمع سابقها

میرے غم سو رہے ہیں اور مصائب چل پھر رہے ہیں میں نے اپنی آنکھیں بند کی ہوئی ہیں اور آنسو بہہ رہے ہیں۔

ما رغب النفس فی الحياة وان　　　تحيی قليلا فالموت سائقها

نفس کو زندگی کی جتنی خواہش کیوں نہ ہوں خواہ اس نے تھوڑی زندگی گزاری ہو موت اسے لے جائے گی۔

يوشک من فر من منيته　　　يوما على غرة يوافقها

جو شخص اپنی موت سے بھاگتا ہے عجب نہیں کہ کسی دن غفلت میں اس کا موت سے سامنا ہو جائے۔

من لم يمت غبطة يمت هرما　　　للموت كأس والمرء ذائقها

جو آدمی بہ طیب خاطر نہیں مرتا وہ بوڑھا ہو کر مرتا ہے اور موت کا پیالہ ہر آدمی کو چکھنا پڑتا ہے۔

جب میرے بھائی کی موت کا وقت آ پہنچا تو اس نے یہ شعر کہا:

ان تغفر اللهم تغفر جما　　　وای عبدلک لا الما

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اے اللہ تو سب کو اپنی مغفرت سے نواز کون ایسا آدمی ہے جس نے دکھ نہیں اٹھائے۔

پھر اس نے ذیل کے دو شعر کہے:

کل عیش وان تطاول دھرا　　سائر مرۃ الی ان یزولا

دنیا کی کون سی خوشی ایسی ہے خواہ وہ جتنے لمبے عرصے تک قائم رہے لیکن آخر وہ وقت آ جاتا ہے کہ وہ زوال پذیر ہو جاتی ہے۔

لیتنی کنت ماقد بدالی　　فی رؤس الجبال ارعی الوعولا

کاش! اس حقیقت کے انکشاف سے پہلے میں پہاڑوں کی چوٹیوں پر جنگلی مینڈھے چرایا کرتا پھر میرا بھائی مر گیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سن کر فرمایا تیرے بھائی کی مثال اس شخص کی طرح تھی جس کو اللہ نے اپنی آیات مشاہدہ کرائیں پھر وہ ان سے محروم کر دیا گیا۔ شیطان اس کے پیچھے پڑ گیا اور وہ گمراہوں میں شامل ہو گیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

نوٹ: اس واقعہ میں شق صدر کا قصہ خواب کا واقعہ تو ہو سکتا ہے لیکن بیداری میں ایسی صورت کا پیش آنا محال ہے۔ (مترجم)

۷۱۶۵۔ سیدہ فارعہؓ دختر عبدالرحمٰن

الفارعہ دختر عبدالرحمٰن خثعمیہ ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے ان سے سری بن عبدالرحمٰن نے روایت کی ابو عمر نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۷۱۶۶۔ سیدہ الفارعہؓ دختر قریبہ

الفارعہ دختر قریبہ بن عجلان بن غنم بن عامر بن بیاضہ انصاریہ بیاضیہ۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۱۶۷۔ سیدہ الفارعہؓ دختر مالک

الفارعہ دختر مالک۔ ابو سعید خدری کی ہمشیرہ تھیں۔ ایک روایت میں ان کا نام فریعہ مذکور ہے۔ ہم فریعہ کے ترجمے میں پھر ان کا ذکر کریں گے۔

۷۱۶۸۔ سیدہ الفاضلہؓ انصاریہ

الفاضلہ انصاریہ۔ عبداللہ بن انیس جہنی کی زوجہ تھیں۔ ان سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے انہیں ایک دن خطبہ دیا اور صدقات دینے کی تاکید فرمائی ان کی حدیث کے راوی اہل مدینہ ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۶۹۔ سیدہ فاطمہؓ دختر اسد

فاطمہ دختر اسد بن ہاشم بن عبد مناف قرشیہ ہاشمیہ یہ خاتون حضرت علیؓ، طالب، عقیل اور جعفر کی والدہ تھیں۔ یہ روایت غلط ہے کہ وہ ہجرت سے پہلے فوت ہوئیں بلکہ انہوں نے مدینے کو ہجرت کی اور وہاں وفات پائی۔ یہی قول شعبی کا ہے اور اعمش نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمرو بن مرہ سے انہوں نے ابوالبختری سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کی کہ میں نے اپنی والدہ سے پوچھا کیا آپ اس پر رضامند ہیں کہ فاطمہ (میری بیوی) کنوئیں سے پانی لائے اور گھر سے باہر کے کام سنبھال لے اور گھر کے کام چکی پیسنا وغیرہ اور آٹا گوندھنے کا کام آپ سنبھال لیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فاطمہ والدہ علی نے ہجرت کی تھی کیونکہ حضرت علی کی شادی مدینے میں فاطمہ سے ہوئی تھی۔

زہری کا قول ہے کہ یہ خاتون خاندان ہاشمیہ کی وہ پہلی خاتون ہیں جن کے بطن سے ہاشمی پیدا ہوا اور جنہوں نے ایک خلیفہ کو جنم دیا۔ ان کے بعد یہ شرف خاتون جنت کو نصیب ہوا کہ انہوں حضرت حسن کو جنم دیا پھر یہ شرف زبیدہ کو ملا کہ ان کے بطن سے امین پیدا ہوا لیکن یہ عجیب اتفاق ہے کہ ان تینوں میں سے کسی کو منصب خلافت سازگار ثابت نہ ہوا۔ حضرت علی شہید کر دیئے گئے۔ حضرت حسن نے خلافت امیر معاویہ کے حوالے کر دی اور امین بھی مامون کے مقابلے میں جان سے ہاتھ دھو بیٹھا۔

ابوالفرج بن ابوالرجاء نے اجازۃً باسنادہ ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے عبداللہ بن شبیب بن خالد قیسی سے انہوں نے یحیٰی بن ابراہیم بن ہانی سے انہوں نے حسین بن زید بن علی سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے جناب فاطمہ کو اپنی قمیص کفن کے لئے عطا فرمائی ان کی قبر میں لیٹے اور دعائے مغفرت فرمائی۔

ابن عباس سے یہ روایت اسی طرح مذکور ہے لیکن انہوں نے اس امر کا اضافہ کیا کہ صحابہ نے دریافت کیا یا رسول اللہ! آپ نے اس سے پہلے کسی سے ایسا سلوک نہیں کیا جو جناب فاطمہ سے کیا ہے فرمایا ابوطالب کے بعد مجھ سے کسی اور نے اس خاتون سے بڑھ کر عمدہ سلوک نہیں کیا میں نے اسے اپنی قمیص اس لئے دی تاکہ اسے اس دنیا میں بہشتی خلعت پہنایا جائے اور اس کی قبر میں اس لئے لیٹا ہوں تاکہ اسے قبر میں عذاب سے چھٹکارا ہو۔

زبیر لکھتے ہیں کہ اسد بن ہاشم کے خاندان میں سوائے جناب فاطمہ کے سب کی نسل ختم ہو گئی تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۷۰۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا دختر ابوالاسد

فاطمہ دختر ابوالاسد یا ابوالاسود بن عبدالاسد۔ یہ خاتون ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومی کی بھتیجی تھیں عمار ذہبی نے شقیق سے روایت کی کہ فاطمہ دختر ابوالاسد نے چوری کی قریش کو ڈر پیدا ہوا کہ رسول اکرم اس کا ہاتھ کاٹ دیں گے انہوں نے اسامہ بن زید سے بات کی اور اسامہ نے حضور سے گزارش کی۔ فرمایا ہر چیز ہو سکتی لیکن اللہ کی حدود پر عمل درآمد ضروری ہے بخدا اگر فاطمہ دختر محمد بھی اس جرم کا ارتکاب کرتی تو اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیا جاتا چنانچہ آپ نے فاطمہ دختر ابوالاسد کا ہاتھ کاٹ دیا۔

شقیق نے فاطمہ دختر ابوالاسد سے اس روایت کو یوں بیان کیا کہ قریش کی ایک عورت نے چوری کی لیکن پہلی روایت درست ہے کیونکہ حافظ بن ثابت نے اس کا اسی طرح ذکر کیا ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۷۱۔ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا دختر حارث

فاطمہ دختر حارث بن خالد بن صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قرشیہ تیمیہ ان کی والدہ کا نام ریطہ دختر حارث بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جلبہ تھا۔ یہ خاتون اوران کی دو بہنیں زینب اور عائشہ حبشہ میں پیدا ہوئیں۔ اور بقول بعض ان کے بھائی موسیٰ حبشہ میں پیدا ہوئے واپسی پر راستے میں زہریلا پانی پینے سے سوائے فاطمہ کے سب مر گئے۔ ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۷۱۲۔ سیدہ فاطمہؓ دختر ابی حبیش

فاطمہ دختر ابی حبیش بن مطلب بن اسد بن عبدالعزیٰ قرشیہ اسدیہ۔ یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے حضور اکرم سے استحاضہ کے بارے میں سوال کیا تھا کئی راویوں نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ہناد سے انہوں نے وکیع' عبدہ اور ابو معاویہ سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی کہ فاطمہ دختر حبیش حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور پوچھا یا رسول اللہ! میں ایسی عورت ہوں کہ جب حیض شروع ہو جائے تو ختم نہیں ہوتا کیا میں نماز چھوڑے رکھوں فرمایا یہ حیض نہیں بلکہ گندا پانی ہے جب حیض شروع ہو تو نماز چھوڑ دو اور جب ختم ہو جائے تو نماز پڑھنا شروع کر دو اور نماز سے پہلے غسل کرو تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۱۷۱۳۔ سیدہ فاطمہؓ دختر حمزہ

فاطمہ دختر حمزہ بن عبدالمطلب قرشیہ ہاشمیہ حضور اکرم ﷺ کی عم زاد تھیں۔ ایک روایت میں ان کا نام امامہ اور ایک میں عمارہ مذکور ہے۔ یہ ابو نعیم کا قول ہے۔ ان کی کنیت ام فضل تھی۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا قاضی ابو بکر احمد بن عمرو ابو بکر بن ابو شیبہ سے انہوں نے حسین بن علی سے انہوں نے زائدہ سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن بن ابولیلیٰ سے انہوں نے حکم بن عبداللہ بن شداد سے انہوں نے دختر حمزہ سے روایت کی کہ ان کا ایک آزاد کردہ غلام ایک بیٹی چھوڑ مرا حضور نبی کریمؐ نے اس کا ترکہ میرے اور اس کی بیٹی کے درمیان تقسیم کر دیا اور نصف مجھے عطا فرمایا بقول محمد وہ ابن شداد کی ماں جائی بہن تھی۔

ابو بکر احمد بن عمرو نے یعقوب بن حمید سے انہوں نے عمران بن عیینہ سے انہوں نے یزید بن ابی زیاد سے انہوں نے ابو فاختہ سے انہوں نے جعدہ بن ہبیرہ سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کو ایک کپڑا جو ریشم سے کاتا گیا تھا بطور تحفہ پیش کیا گیا آپ نے فرمایا کہ اس سے چار خواتین کے لئے جن کے نام فاطمہ ہیں چار اوڑھنیاں بناؤ اور انہیں دے دو۔ ایک فاطمہ خاتون جنت کو' ایک فاطمہ دختر اسد کو ایک فاطمہ دختر حمزہ کو دے دو راوی نے چوتھا نام نہیں بتایا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۱۷۱۴۔ سیدہ فاطمہؓ خزاعیہ

فاطمہ خزاعیہ۔ ابو بکر بن ابی عاصم نے "الواحدان" میں ان کو ذکر کیا ہے (اور طبرانی نے بھی انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے) یحییٰ سے اجازۃً باسنادہ انہوں نے احمد بن عمرو سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن سالم القزاز سے انہوں نے عنبسہ بن عبدالواحد بن سعید بن عاص بن امیہ سے انہوں نے صالح بن ابو اخضر سے انہوں نے زہری سے انہوں ہند دختر حارث اور فاطمہ خزاعیہ سے روایت کی کہ حضور اکرم انصار کی ایک خاتون کے پاس عیادت کرنے کو گئے دریافت فرمایا کہو کیا حال ہے۔ انہوں نے جواب دیا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخیر ہوں لیکن تپ ہو گیا ہے آپ نے فرمایا تو صبر کر کیونکہ یہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے۔ جس طرح آگ لوہے کے زنگ کو جلا دیتی ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۷۵۔ سیدہ فاطمہؓ دختر خطاب

فاطمہ دختر خطاب بن نفیل بن عبدالعزیٰ قرشیہ عدویہ۔ حضرت عمر کی ہمشیرہ اور سعید بن زید کی زوجہ تھیں اور سعید اور فاطمہ ان دس آدمیوں میں شامل ہیں جو اول اول اسلام لائے تھے اور یہی خاتون حضرت عمر کے قبول اسلام سے پہلے اسلام لائیں اور ان کے قبول اسلام کا ذریعہ بنی تھیں۔ مجاہد نے ابن عباس سے روایت کی کہ انہوں نے حضرت عمر ﷺ سے ان کے اسلام کی وجہ دریافت کی حضرت عمر ﷺ نے جواب دیا کہ حمزہ ﷺ کے قبولِ اسلام کے تین دن بعد میں گھر سے نکلا اور راستے میں مجھے بنو مخزوم کا فلاں آدمی جو اسلام قبول کر چکا تھا ملا میں نے اسے کہا تو نے بھی اپنا آبائی دین ترک کر کے محمد کا دین قبول کر لیا ہے۔ اس نے کہا کہ اگر میں نے والدین کا دین چھوڑ دیا ہے تو اس کا ارتکاب اس شخص نے بھی کیا ہے۔ جس پر تیرا بہت زیادہ حق ہے۔ میں نے پوچھا وہ کون ہے؟ اس نے کہا تیری بہن اور تیرا بہنوئی میں ادھر کو چل دیا۔ دیکھا کہ دروازہ بند ہے اور اندر سے آوازیں آ رہی ہیں دروازہ کھلا میں اندر داخل ہوا تو میں نے دریافت کیا یہ کس کی آواز تھی جو میں نے سنی وہ انکار کر رہے تھے اور میں اصرار کر رہا تھا میں نے بڑھ کر اپنے بہنوئی کو پکڑ لیا اور مار مار کر لہولہان کر دیا۔ اسے چھڑانے کے لئے میری بہن اٹھی تو میں اس کی طرف بڑھا اس نے کہا جو کچھ تم کر سکتے ہو کر لو ہم اس دین کو نہیں چھوڑ سکتے جب میں نے خون بہتا دیکھا تو مجھے شرم آ گئی میں نے کہا اچھا جو تم پڑھ رہے تھے وہ دکھاؤ۔ اس کے بعد حضرت عمر نے اپنے اسلام کا واقعہ بالتفصیل بیان کیا جس کو ہم ان کے ترجمے میں ذکر کر چکے ہیں۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۷۶۔ سیدہ فاطمہؓ دختر رسول اکرمؐ

فاطمہ دختر رسول اکرم ﷺ۔ حضرت مریم کے بعد دنیا کی مقدس ترین خاتون ہیں۔ ان کی والدہ خدیجہ دختر خویلد تھیں۔ جناب فاطمہ اور ام کلثوم آپ کی اولاد میں سب سے چھوٹی تھیں لیکن اس امر میں اختلاف ہے کہ حضور اکرم ﷺ کی اولاد میں سب سے چھوٹا کون تھا؟ ایک روایت میں ہے کہ جناب رقیہ سب سے چھوٹی تھیں لیکن یہ غلط ہے کیونکہ حضور اکرم نے جناب رقیہ کو ابو لہب کے ایک لڑکے سے بیاہا تھا اور جس نے باپ کے کہنے پر بیوی کو طلاق دے دی تھی پھر حضور اکرم نے انہیں حضرت عثمان ﷺ سے بیاہ دیا تھا اور دونوں میاں بیوی ہجرت کر کے حبشہ چلے گئے۔ بنابریں یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ آپ اپنی بڑی لڑکیوں کو چھوڑ کر پہلے سب سے چھوٹی کو بیاہ دیں جناب فاطمہ حضور اکرم کو سب لوگوں سے زیادہ عزیز ترین تھیں غزوۂ احد کے بعد ان کی شادی حضرت علی ﷺ سے ہوئی۔ ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی سے خاتون جنت کا نکاح حضرت عائشہ کی رخصتی کے ساڑھے چار مہینے بعد ہوا تھا اور ان کی رخصتی حضور اکرمؐ سے نکاح کے ساڑھے سات ماہ بعد ہوئی تھی اور بقول بعض جناب فاطمہ کی شادی پندرہ سال اور پانچ ماہ کی عمر میں ہوئی تھی اور سوائے خاتون جنت کے حضور اکرم کی ساری اولاد سے آپ کی نسل منقطع ہو گئی کیونکہ لڑکے تو سارے ہی بچپن میں فوت ہو گئے تھے لڑکیوں میں جناب رقیہ کا ایک بیٹا عبداللہ بن عثمان پیدا ہوا جو بچپن میں فوت ہو گیا ام کلثوم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لاولد رہیں۔ جناب زینب کے بطن سے ایک لڑکا علی پیدا ہوا تھا جو بچپن میں وفات پا گیا۔ ایک بیٹی امامہ پیدا ہوئی تھی جس سے حضرت علی نے نکاح کیا تھا۔ ان کے بعد مغیرہ بن نوفل نے نکاح کیا بقول زبیر ان کی نسل بھی ختم ہوگئی۔

ابو احمد عبدالوہاب بن علی الصوفی نے ابوالفضل بن ناصر سے انہوں نے خطیب بن ابوالصقر انباری سے انہوں نے ابو البرکات احمد بن عبدالواحد بن نظیف سے انہوں نے ابومحمد بن رشیق سے انہوں نے ابوبشر الدولابی سے انہوں نے احمد بن یحییٰ صوفی سے انہوں نے اسماعیل بن ابان سے انہوں نے ابومریم سے انہوں نے ابواسحاق سے انہوں نے حارث سے انہوں نے علی سے روایت کی کہ ابوبکر اور عمر نے حضور اکرمؐ سے خاتون جنت کا رشتہ مانگا۔ حضور اکرمؐ نے انکار کر دیا حضرت عمر نے حضرت علی سے کہا علی یہ لڑکی تمہارے لئے ہے انہوں نے کہا میرے پاس تو سوائے زرہ کے اور کچھ نہیں۔ عمرؓ نے کہا اسے رہن رکھ دو۔ حضور نے ان سے جناب فاطمہ کا نکاح کر دیا۔ خاتون جنت کو علم ہوا تو وہ رونے لگ گئیں۔ آپ کو علم ہوا تو تشریف لائے پوچھا کیوں رو رہی ہو میں نے جس سے تمہارا نکاح کیا ہے وہ علم میں سب سے زیادہ حلم میں سب سے بہتر اور اسلام قبول کرنے میں سب سے آگے ہے۔

دولابی نے احمد بن جبار سے انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم سے خاتون جنت کا رشتہ مانگنا چاہا۔ میرے پاس ایک کنیز تھی۔ اس نے مجھے کہا کیا آپ کو علم ہے کہ حضور اکرم ﷺ فاطمہ کا نکاح کرنا چاہتے ہیں میں نے کہا معلوم نہیں۔ اس نے کہا آپ کیوں حضور سے اس رشتے کے لئے درخواست نہیں کرتے۔ میں نے کہا کہ میرے پاس کیا ہے کہ آپ مجھے رشتہ دے دیں گے۔ اس نے کہا آپ جائیں اور اپنی خواہش بیان کریں۔ وہ مجھے متواتر آمادہ کرتی رہی تا آنکہ میں دربار رسالت میں حاضر ہوا مگر حضور کی ہیبت اور جلال نے میری زبان بند کر دی اور کچھ بھی کہنے کی ہمت نہ رہی۔ آپ نے فرمایا کہو کیوں آئے ہو لیکن میں قطعاً کچھ نہ کہہ سکا فرمایا کیا فاطمہ کا رشتہ مانگتے ہو؟ میں نے کہا ہاں یارسول اللہ ﷺ! دریافت فرمایا کیا تمہارے پاس کچھ رقم ہے تاکہ اسے تمہارے ساتھ بھیجا جا سکے۔ میں نے عرض کیا یارسول اللہ میں تو قطعاً خالی ہاتھ ہوں فرمایا وہ زرہ کیا ہوئی میں نے عرض کیا یا رسول اللہ وہ تو ہے لیکن وہ تو معمولی سی چیز ہے اور اس کی قیمت بمشکل چار سو درہم ہوگی فرمایا وہ کافی ہے اسے بھجواؤ میں تمہیں فاطمہ کا رشتہ دیتا ہوں اور یہی رقم اس کا حق مہر ہوگا۔

دولابی نے ابوجعفر محمد بن عوف بن سفیان طائی سے انہوں نے ابوغسان مالک بن اسماعیل نہدی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حمید الرواسی سے انہوں نے عبدالکریم بن سلیط سے انہوں نے ابن بریدہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول کریم نے شب زفاف کو خاتون جنت سے کہا کہ جب تک میں نہ آؤں تم آپس میں باہم کوئی بات نہ کرنا۔ حضور تشریف لے گئے آپ نے وضو کے لئے پانی منگایا اس کے بعد اس کے کچھ چھینٹے حضرت علی پر ڈالے اور دعا فرمائی۔ "اے اللہ تو ان دونوں میں اپنی برکت ڈال ان پر برکت ڈال اور ان کے لئے ان کی نسل کو برکت عطا فرما۔"

ابن اسحٰق کا قول ہے کہ مجھ سے اس شخص نے جس میں کوئی الزام نہیں دے سکتا بیان کیا کہ حضور اکرم ﷺ کو اپنی صاحبزادیوں کی بھلائی کا خاص خیال رہتا ہے چنانچہ وہ انہیں سوکن پر نہیں بیاہتے کئی راویوں نے باسناد ہم ابوعیسٰی سے انہوں نے عبداللہ بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یونس اور قتیبہ بن سعید سے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابن ابی ملیکہ سے انہوں نے مسور بن مخرمہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم کو منبر پر فرماتے سنا کہ بنو ہشام بن مغیرہ مجھ سے اجازت مانگ رہے ہیں کہ وہ اپنی لڑکی کو علی بن ابی طالب سے بیاہ دیں۔ آپ نے تین دفعہ فرمایا میں اس کی اجازت نہیں دوں گا ہاں مگر اس صورت میں کہ علی میری بیٹی کو طلاق دے دے کیونکہ فاطمہ میرے جگر کا ٹکڑا ہے۔ جس چیز سے اسے آرام ملتا ہے اس سے مجھے آرام ملتا ہے اور جس چیز سے اسے تکلیف ہوتی ہے اس سے مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ ابو محمد عبداللہ بن سویدہ نے ابوالفضل بن ناصر سلامی سے انہوں نے ابو صالح احمد بن عبدالملک بن علی المؤذن سے انہوں نے حاکم ابوالحسن علی بن محمد حافظ اور قاضی ابوبکر خیری نے ابوالعباس محمد بن یعقوب سے انہوں نے حسن بن مکرم سے انہوں نے عثمان بن عمر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ سے انہوں نے شریک بن عبداللہ بن ابونمر سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی کہ قرآن کی یہ آیت "انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت" میرے گھر میں نازل ہوئی۔ آپ نے فاطمہ، علی، حسن، حسین کو بلا بھیجا اور فرمایا یہ میرے اہل بیت ہیں۔ ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں اہل بیت میں نہیں ہوں فرمایا ہاں انشاء اللہ تم بھی ہو۔

ابو صالح کا قول ہے کہ حاکم نے مستدرک میں اصم سے روایت کی کہ ابو مسلم کی شرط پر یہ حدیث صحیح ہے لیکن دونوں نے اس کا ذکر نہیں کیا۔

ابو صالح نے ابوالحسن علی بن احمد اہوازی سے انہوں نے احمد بن عبید بن اسماعیل الصفار سے انہوں نے تمام بن محمد بن غالب سے انہوں نے موسیٰ بن اسماعیل سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے علی بن زید سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ چھ مہینے تک جب صبح کی نماز کے لئے اٹھتے اور جناب فاطمہ کے گھر کے پاس سے گزرتے تو فرماتے اے اہل بیت محمد! نماز کے لئے اٹھو اور پھر مذکورہ بالا آیت تلاوت فرماتے۔

ابو صالح نے ابوالقاسم عبدالملک بن محمد بن بشران سے انہوں نے ابو علی احمد بن فضل بن عباس بن خزیمہ سے انہوں نے عیسیٰ بن عبداللہ طیالسی رعاث سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے زکریا بن ابو زائدہ سے انہوں نے فراس سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے حضرت عائشہ سے روایت کی کہ خاتون جنت آئیں اور ان کی چال ہو بہو رسول اللہ ﷺ کی چال تھی۔ آپ نے بیٹی کو خوش آمدید کہا اور اپنے دائیں یا بائیں بٹھایا۔ پھر حضور اکرم ﷺ نے بیٹی سے کوئی بات کہی اور وہ رونے لگ گئیں۔ پھر آپ نے ان کے کان میں کوئی اور بات کہی اور وہ ہنسنے لگ گئیں۔ یہ دیکھ کر جناب عائشہ نے کہا کہ میں نے آج تک کوئی ایسی خوشی نہیں دیکھی جو غم کے اتنی قریب ہو۔ میں نے فاطمہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا میں رسول کریم کا راز کیسے بتا سکتی ہوں جب آپ کا انتقال ہو گیا تو میں نے پھر دریافت کیا تو خاتون جنت نے کہا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ جبرائیل ہر سال مجھ سے ایک بار قرآن شریف سنتے اور ایک بار سنایا کرتے تھے۔ امسال انہوں نے یہ عمل دو بار کیا ہے میں اس سے یہ سمجھا ہوں کہ میری موت قریب آ گئی ہے اور میرے اہل و عیال میں تو سب سے پہلے مجھ سے آ ملے گی اور میں تیرے لئے کیسا عمدہ سلف ہوں میں رونے لگ گئی تو آپ نے فرمایا کیا تو نہیں چاہتی کہ تو تمام عورتوں کی سردار ہو۔ اس پر میں ہنس پڑی۔

ابو صالح کہتے ہیں کہ بخاری نے اسے اپنی کتاب میں ابو نعیم سے بیان کیا ہے اور یہ حدیث غریب الصحیح ہے کیونکہ زکریا نے کئی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث صحیحین میں شعبی سے روایت کی ہیں اور انہوں نے یہ روایت شعبی سے بواسطہ فراس بیان کی ہے۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسناد ہم ترمذی سے انہوں نے یزید کوفی سے انہوں نے عبدالسلام بن حرب سے انہوں نے ابو الحجاف سے انہوں نے جمیع بن عمیر التیمی سے روایت کی کہ میں اپنے چچا کے ساتھ حضرت عائشہ کے پاس گیا پوچھا کہ حضور اکرم ﷺ اپنے اہل وعیال میں سب سے زیادہ کس سے پیار کرتے تھے انہوں نے کہا کہ فاطمہ سے میں نے پھر دریافت کیا کہ مردوں میں سب سے زیادہ آپ کو کس سے پیار تھا انہوں نے جواب دیا علی سے کیونکہ میں نے کوئی ایسا شب زندہ دار اور روزہ دار نہیں دیکھا جیسا کہ علی ہیں۔

ابومحمد بن سویدہ نے محمد بن ناصر سے انہوں نے ابوصالح مؤذن سے انہوں نے ابوبکر محمد بن عبداللہ بن شاذان مقرئی سے انہوں نے محمد بن عبداللہ قتاب سے انہوں نے احمد بن عمرو بن ابوعاصم سے انہوں نے عمر بن خطاب سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے سفیان بن عیینہ سے انہوں نے ابن ابونجیح سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ایک آدمی سے جس نے حضرت علی سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ رسول اکرم سے دریافت کیا آپ فاطمہ سے زیادہ محبت کرتے ہیں یا مجھ سے۔ فرمایا محبت فاطمہ سے زیادہ ہے اور عزت تیری زیادہ ہے۔

نوٹ: میں نہیں مان سکتا کہ حضرت علی نے حضور اکرم سے ایسا بچگانہ سوال کیا ہو۔ راوی کا گھڑا ہوا معلوم ہوتا ہے۔ مترجم

یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے عبداللہ بن عمر بن سالم مفلوج سے (جو میرے نزدیک بہترین مسلمانوں میں تھے) انہوں نے حسین بن زید بن علی بن حسین بن علی بن ابی طالب سے انہوں نے عمر بن علی سے انہوں نے جعفر بن محمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے علی بن حسین بن علی سے انہوں نے حسین بن علی سے انہوں نے حضرت علی سے انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے جناب فاطمہ سے فرمایا کہ جس سے تو ناراض ہو خدا اس سے ناراض ہو جاتا ہے اور جس سے تو راضی ہو اس سے خدا راضی ہوتا ہے۔

نوٹ: اگر اس حدیث کو صحیح مانا جائے تو خدا کو بڑی مشکل پیش آ جائے گی۔ ان اللہ بریٔ عما یصفون. مترجم

ابوالفضل بن ابوالحسن مخزومی نے باسنادہ احمد بن علی سے انہوں نے حسن بن عثمان بن شقیق سے انہوں نے اسود بن حفص المروزی سے انہوں نے حسین بن واقد سے انہوں نے یزید النحوی سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ جب بھی سفر سے واپس آتے تو خاتون جنت کو بوسہ دیتے۔

احمد بن علی نے محمد بن اسماعیل بن ابوسمینہ بصری سے انہوں نے محمد بن خالد حنفی سے انہوں نے موسیٰ بن یعقوب زمعی سے انہوں نے ہاشم بن ہاشم سے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی کہ خاتون جنت حضور اکرم سے ملنے آئیں۔ آپ نے ان سے خاموشی سے کوئی بات کہی تو وہ رو پڑیں پھر کوئی بات کہی تو ہنس دیں میں نے اس کی وجہ پوچھی تو فاطمہ نے بتایا کہ آپ نے جب مجھے بتایا کہ آپ اس سال کے دوران میں فوت ہو جائیں گے تو میں رو دی پھر فرمایا کیا تو نہیں چاہتی کہ تجھے تمام عورتوں کا سوائے فلاں کی سردار بنایا جائے تو میں ہنس پڑی۔

عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عفان سے انہوں نے معاذ بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

معاذ سے انہوں نے قیس بن ربیع سے انہوں نے ابوالمقدام سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ازرق سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کی کہ حضرت تشریف لائے اور میں سویا ہوا تھا۔ حسن یا حسین میں سے کسی ایک نے پانی مانگا تو حضور اٹھ کر ہماری بکری کا دودھ دوہنے لگے اتنے میں حسن آ گئے لیکن آپ نے انہیں دودھ نہ دیا حضرت فاطمہ نے کہا ابا جان! حسن تو آپ کو زیادہ پیارا ہے فرمایا حسین نے پہلے مانگا تھا اس کے بعد فرمایا میں، تم اور یہ دو بچے اور یہ سونے والا قیامت کے دن اکٹھے ہوں گے۔

ابراہیم وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے سلیمان بن عبدالجبار بغدادی سے انہوں نے علی بن قادم سے انہوں نے اسباط بن نصر ہمدانی سے انہوں نے سدی سے انہوں نے صبیح سے جو ام سلمہ کے مولیٰ ہیں انہوں نے زید بن ارقم سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت علی، خاتون جنت اور حسن و حسین سے فرمایا کہ جس نے تم سے جنگ کی اس نے مجھ سے جنگ کی اور جس نے تم سے صلح کی اس نے مجھ سے صلح کی۔

ابو محمد حسن بن علی بن حسین اسدی دمشقی نے جو ابن لبن کے عرف سے مشہور تھے اپنے دادا ابوالقاسم الحسین بن حسن سے انہوں نے قاضی علی بن محمد بن علی مصیصی سے انہوں نے قاضی ابونصر محمد بن احمد بن ہارون بن عبداللہ غسانی سے انہوں نے ابو الحسن خثیمہ بن سلیمان بن جیدرۃ طرابلسی سے انہوں نے ابراہیم بن عبداللہ قصار سے انہوں نے عباس بن ولید بن بکار الضبی سے بصرے میں انہوں نے خالد بن عبداللہ سے انہوں نے بیان سے انہوں نے شعبی سے انہوں نے ابوجحیفہ سے انہوں نے حضرت علی سے روایت کی کہ قیامت کے دن ایک پردے کے پیچھے سے ایک منادی کرنے والے کی آواز آئے گی "اے لوگو! آنکھیں جھکا لو تا کہ فاطمہ دختر رسول کریم گزر سکیں"۔

نوٹ: اگر راوی نے اس حدیث کو بیان کرنے سے پہلے قیامت کے لا انتہاء ہجوم کے بارے میں سوچ لیا ہوتا تو کتنا اچھا ہوتا۔ افسوس ہے کہ یہ نہیں سوچا گیا۔ مترجم

ابو یاسر بن ابی حبہ باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابن الحسن بن علی بن ابو طالب سے انہوں نے اپنی والدہ جناب فاطمہ دختر حسین بن علی سے انہوں نے اپنی دادی خاتون جنت سے روایت کی کہ حضور اکرم جب مسجد میں داخل ہوتے اور جب خارج ہوتے تو اپنے اوپر درود و سلام بھیجتے اور بایں لفاظ دعا فرماتے:

رب اغفرلی ذنوبی وافتح لی ابواب رحمتک.

اس حدیث کا اسناد متصل نہیں ہے کیونکہ فاطمہ دختر حسین اپنی دادی فاطمہ الکبریٰ کو دیکھ نہ سکی تھیں۔ واللہ اعلم

جناب فاطمہ حضور اکرم کے بعد صرف چھ ماہ زندہ رہیں اور یہی روایت درست ہے ایک روایت میں تین مہینے مذکور ہے ایک ور روایت میں ستر دن کا ذکر ہے۔

حضور اکرم کی وفات کے بعد خاتون جنت کو کسی نے ہنستے نہیں دیکھا اور انہیں آپ کی وفات کا سخت صدمہ ہوا۔ انس سے روی ہے کہ جناب فاطمہ نے ان سے کہا۔ اے انس تمہارا دل کیسے گوارا کرتا ہے کہ تم رسول کریم پر مٹی ڈال رہے ہو۔ سب سے پہلے حضورؐ کے ہاں ملنے والی تھیں جس سے حضورؐ کے قول کی تصدیق ہوتی ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب خاتون جنت کی وفات کا وقت آیا تو انہوں نے اسماء دختر عمیس سے کہا اے اسماء مجھے یہ طریقہ بہت برا معلوم ہوتا ہے کہ عورت کی لاش پر کپڑا ڈال دیتے ہیں جس سے اس کا پتہ چلتا رہتا ہے انہوں نے کہا اے جگر گوشہ رسول! میں آپ کو ایک عجیب طریقہ بتاتی ہوں انہوں نے کھجور کی تازہ ٹہنیاں منگوا کر ٹیڑھی کیں اور اوپر کپڑا ڈال دیا خاتون جنت نے دیکھ کر کہا یہ طریقہ بہت عمدہ اور بہتر ہے پھر کہا جب میں مر جاؤں تو تم اور علی مجھے نہلانا اور کسی اور کو اندر نہ آنے دینا۔

جب خاتون جنت فوت ہوگئیں تو حضرت عائشہ آئیں لیکن اسماء نے انہیں روکا انہوں نے حضرت ابوبکر کو بتایا کہ یہ خثعمیہ (اسماء دختر عمیس) مجھے اندر جانے نہیں دیتی خلیفہ نے پوچھا اے اسما تم ازواج نبی کو کیوں اندر داخل نہیں ہونے دیتی۔ تم نے اس گھر کو کجاوہ بنا رکھا ہے۔ اسماء نے کہا اے خلیفہ رسول خاتون جنت نے مجھے کہہ دیا تھا کہ میں کسی کو اندر نہ آنے دوں اور نیز یہ کہا تھا کہ ان کی میت کو بایں انداز ڈھانپا جائے۔ خلیفہ نے کہا ٹھیک ہے تم ان کے حکم کی تعمیل کرو چنانچہ انہیں علی اور اسماء نے غسل دیا اور اسلام میں خاتون جنت کی پہلی میت تھی جسے اس طرح ڈھانپا گیا تھا (ان کے بعد زینب دختر جحش کی وفات ہوئی) ان کی نماز جنازہ حضرت علی یا عباس نے پڑھائی۔ ان کی وصیت کے مطابق رات ہی کو ان کی تدفین کی گئی اور ان کی قبر میں حضرت علی عباس اور فضل بن عباس اترے۔

ان کی وفات رمضان کی تین تاریخ کو سن گیارہ ہجری میں ہوئی۔ واللہ اعلم اس وقت خاتون جنت کی عمر انیس برس تھی اور بقول عبداللہ بن حسن بن حسین بن علی جناب فاطمہ کی عمر بوقت وفات تیس برس تھی بقول کلبی ان کی عمر ۳۵ برس تھی۔

ایک روایت میں ہے کہ جب ان کی موت قریب آئی تو انہوں نے غسل کر کے کفن اوڑھ لیا اور حضرت علی سے کہا کہ وفات کے بعد ان کے کفن کو نہ کھولا جائے اور انہیں کپڑوں میں رات کو دفن کر دیا جائے لیکن صحیح روایت یہ ہے کہ خاتون جنت کو حضرت علی اور اسماء نے غسل دیا تھا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۷۷۔ سیدہ فاطمہؓ دختر سودہ

فاطمہ دختر سودہ بن ابی ضبیس جہنیہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بعد از ہجرت بیعت کی۔

۷۱۷۸۔ سیدہ فاطمہؓ دختر شیبہ

فاطمہ دختر شیبہ بن ربیعہ۔ یہ خاتون ہند دختر عتبہ بن ربیعہ کی عم زاد تھیں اور عقیل بن ابو طالب کی زوجہ غزوۂ حنین میں جب حضرت عقیل بعد از فتح اپنے گھر واپس آئے تو ان کی تلوار خون سے لتھڑی ہوئی تھیں۔ بیوی نے پوچھا میدان جنگ سے بطور غنیمت کیا لائے ہو۔ انہوں نے ایک سوئی انہیں دی یہ لو۔ اس سے کپڑے سیا کرنا۔ اتنے میں منادی کی آواز ان کے کان میں پڑی کہ اگر کسی نے گا تا یا سوئی بھی مال غنیمت سے اٹھائی ہو تو واپس کر دی جائے حضرت علی نے سوئی واپس کر دی۔

ابن ہشام نے زید بن اسلم سے انہوں نے اپنے والد سے اس خاتون کے بارے میں یہ روایت بیان کی۔ اور واقدی کہتے ہیں کہ سوئی کا واقعہ فاطمہ دختر ولید بن عتبہ کے بارے میں ہے جو عقیل کی زوجہ تھیں لیکن ابن ابی ملیکہ اور ابن ابی حسین سے مروی ہے کہ عقیل کی بیوی فاطمہ دختر عتبہ بن ربیعہ تھیں جو ہند کی بہن تھیں۔ غسانی نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابو عمر پر استدراک کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۱۷۹۔ سیدہ فاطمہؓ دختر صفوان

فاطمہ دختر صفوان بن امیہ بن محرث بن شق بن رقیہ بن مخرج کنانی جو عمرو بن سعید بن عاص کی زوجہ تھیں اور اپنے شوہر کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی تھی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ از بنوامیہ عمرو بن سعید بن عاص اور ان کی زوجہ فاطمہ کا ذکر کیا ہے فاطمہ حبشہ ہی میں فوت ہوگئی تھیں اور عمرو بن سعید بھی خلافت ابوبکر میں معرکہ اجنادین میں مارے گئے تھے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۱۸۰۔ سیدہ فاطمہؓ دختر ضحاک

فاطمہ دختر ضحاک کلابیہ بقول ابن اسحٰق حضور اکرم ﷺ نے جناب زینب کی وفات کے بعد اس خاتون سے نکاح کیا اور جب آیت اتری تو فاطمہ نے متاع دنیا کو ترجیح دی اور حضور اکرم ﷺ نے علیحدہ کر دیا۔ اس کے بعد فاطمہ کی یہ حالت ہوگئی کہ وہ اونٹ کی مینگنیاں چنتی تھی اور اپنی بدبختی پر افسوس کرتی تھی لیکن یہ روایت غلط ہے اور صحیح روایت وہ ہے جو حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ جب آیت تخییر نازل ہوئی تو آپ نے ابتدا مجھ سے کی اور جب آخرت کو دنیا پر ترجیح دی تو سب ازواج نے اسی طرح کیا۔ بقول قتادہ اور عکرمہ اس وقت ازواج کی تعداد نو تھی۔

علماء کی ایک جماعت کی رائے ہے کہ یہ شقیہ عورت وہ تھی جس نے حضور کو دیکھ کر عیاذ باللہ کہا تھا لیکن اس عورت کی تعیین کے بارے میں اہل السیر میں سخت اختلاف ہے۔ ایک روایت میں ہے کہ ضحاک بن سفیان نے اپنی لڑکی جس کا نام فاطمہ تھا آپ کو پیش کی لیکن اس عورت نے قطعاً اپنے میلان کا اظہار نہ کیا۔ اس پر آپ نے فرمایا مجھے اس کی ضرورت نہیں ایک روایت کے مطابق آپ نے اس سے آٹھویں سال ہجری میں نکاح کیا۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۸۱۔ سیدہ فاطمہؓ دختر ابی طالب

فاطمہ دختر ابی طالب ام ہانی ان کی کنیت تھی۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے کسی نے فاختہ کسی نے فاطمہ اور کسی نے ہند لکھا ہے۔ ہم کنیتوں کے تحت تفصیل سے لکھیں گے۔

۷۱۸۲۔ سیدہ فاطمہؓ دختر عبداللہ

فاطمہ دختر عبداللہ بن ابوالعاص ثقفی۔ ام عثمان۔ یہ خاتون حضوا کرم ﷺ کی ولادت کے وقت آپ کی والدہ کے پاس موجود تھیں۔ وہ کہا کرتیں رات کا یہ حال تھا کہ ہر شے نورانی تھی اور ستارے یوں معلوم ہوتے تھے کہ مجھ پر گر پڑیں گے۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۸۳۔ سیدہ فاطمہؓ دختر عتبہ

فاطمہ دختر عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس قرشیہ عبشمیہ جو ہند کی بہن اور معاویہ کی خالہ تھیں۔ فتح مکہ کے دن ایمان لائیں اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیعت کی۔

محمد بن عجلان نے اپنے والد سے انہوں نے فاطمہ دختر عتبہ سے روایت کی کہ ان کا بھائی ابوحذیفہ مجھے اور میری بہن ہند کو بیعت کے لئے حضور اکرمؐ کے پاس لے کر گیا جب آپ نے بیعت کی شرائط پیش کیں تو ہند نے کہا۔ اے بھائی! تم اپنی قوم کی عورتوں کی پسندیدہ اور ناپسندیدہ عادات سے واقف ہو۔ اس نے جواب دیا تم بیعت کرلو۔ یہ شرائط سب کے لئے ہیں۔

محمد بن عجلان سے مروی ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے فاطمہ سے روایت کی کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور گزارش کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک وہ وقت تھا کہ میں دنیا بھر میں نہیں چاہتی تھی کہ آپ کے مکان کے سوا کوئی اور مکان گرے اور اب میری یہ حالت ہے کہ میں چاہتی ہوں کہ دنیا میں کوئی اور مکان رہے یا نہ رہے مگر آپ کا مکان قائم رہے آپ نے فرمایا تم اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتی۔ جب تک تو مجھے اپنی ذات سے زیادہ نہ چاہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۱۸۴ا۷۔ سیدہ فاطمہؓ دختر عمرو

فاطمہ دختر عمرو بن حرام۔ جابر بن عبداللہ کی پھوپھی تھیں۔ ابوالفضل عبداللہ بن احمد نے باسنادہ ابوداؤدطیالسی سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے محمد بن منکدر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی کہ جب میرا والد قتل ہو گیا۔ تو میں ان کے چہرے سے کپڑا اٹھاتا تھا اور لوگ مجھے ایسا کرنے سے منع کرتے تھے مگر حضور اکرمؐ نے ایک بار بھی منع نہ فرمایا۔ ہاں میری پھوپھی بھائی کی موت پر روئے جارہی تھی حضور نے اسے مخاطب ہو کر فرمایا تو روئے یا نہ روئے فرشتے اس پر اپنے پر پھیلائے رکھیں گے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۱۸۵ا۷۔ سیدہ فاطمہؓ دختر عمرو بن حرام

فاطمہ دختر عمرو بن حرام انہیں صحبت حاصل ہوئی۔ جعفر مستغفری نے اسی طرح لکھا ہے اور اتنا اضافہ کیا ہے کہ میرے خیال میں یہ جابر بن عبداللہ کی پھوپھی ہیں۔ واللہ اعلم

۱۸۶ا۷۔ سیدہ فاطمہؓ دختر قیس بن خالد

فاطمہ دختر قیس بن خالد اکبر بن وہب بن ثعلبہ بن وائلہ بن عمرو بن شیبان بن محارب بن فہر قرشیہ فہریہ ضحاک بن قیس کی بہن تھیں اور بروایتے ان سے دس برس بڑی تھیں۔ اولین مہاجرین سے تھیں اور عقل وخرد کی مالک تھیں۔ یہ وہی خاتون ہیں جنہیں ابو حفص بن مغیرہ نے طلاق دی تھی اور حضور اکرم نے انہیں اجازت دی تھی کہ وہ ابن ام مکتوم کے گھر میں عدت گزاریں وہ اپنے بھائی ضحاک کے پاس کوفے میں جہاں وہ بطور امیر مقرر تھے۔ آ گئی تھیں شعبی کو ان سے سماع حاصل ہوا۔

اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسنادہم تا ابوعیسیٰ ہناد سے انہوں نے جریر سے انہوں نے مغیرہ سے انہوں نے شعبی سے روایت کی کہ فاطمہ دختر قیس نے انہیں بتایا کہ میرے خاوند نے مجھے بہ عہد حضور اکرم ﷺ تین طلاقیں دے دیں آپ نے فرمایا نہ تو تم اس کے گھر ٹھہر سکتی ہو اور نہ اس سے نفقہ لے سکتی ہو۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب جناب فاطمہ کو طلاق ہوگئی تو معاویہ اور ابوجہم بن حذیفہ دونوں نے نکاح کا پیغام بھیجا انہوں نے حضور اکرم سے مشورہ کیا۔ آپ نے فرمایا معاویہ تو قلاش ہے اور ابوجہم کی لاٹھی ہر وقت اس کے کندھے پر رہتی ہے۔ اس لئے آپ نے حکم دیا کہ اسامہ بن زید سے نکاح کرلو چنانچہ تعمیل ارشاد میں نکاح ہوگیا۔

جب حضرت عمر کو قتل کیا گیا تھا تو اصحاب شوریٰ کا اجتماع ان کے گھر میں ہوا تھا۔ اس خاتون نے حضور اکرمؐ سے کئی احادیث روایت کیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۸۷۔ سیدہ فاطمہ ؓ دختر مجلل

فاطمہ دختر مجلل بن عبداللہ بن قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی قرشیہ عامریہ کنیت ام جمیل تھی۔ آغاز بعثت میں اسلام قبول کیا اور حبشہ کو ہجرت کی۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ حاطب بن حارث بن مغیرہ اور ان کی زوجہ فاطمہ دختر مجلل اور ان کے دو بیٹوں محمد اور حارث کا ذکر کیا ہے حاطب حبشہ میں فوت ہوگئے اور فاطمہ ایک کشتی میں اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ مدینے آ گئیں۔

عبداللہ بن حارث بن محمد بن حاطب نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادے محمد سے روایت کی کہ جب ہم حبشہ سے واپس آئے تو میری والدہ مجھے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لے گئی اور گویا ہوئیں یارسول اللہ یہ لڑکا آپ کے بھائی حاطب کا بیٹا ہے جو آگ میں جل کر مر گیا تھا آپ اس کے لئے دعا فرمائیں ہم محمد بن حاطب کے ترجمے میں اس کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۸۸۔ سیدہ فاطمہ ؓ دختر منقذ

فاطمہ دختر منقذ بن عمرو بن خنساء انصاریہ از بنو مازن بہ قول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۱۸۹۔ سیدہ فاطمہ ؓ دختر ولید بن عقبہ

فاطمہ دختر ولید بن عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشیہ عبشمیہ سالم مولیٰ ابوحذیفہ کی زوجہ تھیں اولین مہاجرات اور قریش کی بہترین بیواؤں سے تھیں ان کے چچا ابوحذیفہ بن عتبہ نے انہیں سالم سے بیاہا تھا جب سالم جنگ یمامہ میں مارے گئے تو حارث بن ہشام بن مغیرہ مخزومی نے ان سے نکاح کرلیا جیسا کہ اسحٰق بن ابوفروہ نے بیان کیا ہے لیکن یہ قول قابل اعتماد نہیں ہے۔

عقیلی نے بھی ان کا نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور پھر اسحٰق بن فروہ کی حدیث ابراہیم بن عباس بن حارث سے انہوں نے ابوبکر بن حارث سے انہوں نے فاطمہ دختر ولید ام ابوبکر سے روایت کی کہ جب میں شام میں تھی تو اپنے جبے ریشمی کپڑے سے بناتی تھی پھر میں نے ریشمی ازار استعمال کرنا شروع کردی مجھ سے پوچھا گیا کیا ریشمی جبہ کافی نہیں تھا کہ تو نے ریشمی ازار پہننا بھی شروع کردی میں نے جواب دیا میں نے حضور اکرم ﷺ کو سنا کہ ایسی ازار استعمال کی جائے۔

اس حدیث کو عبدالسلام بن حرب نے اسحٰق بن ابی فروہ سے انہوں نے ابراہیم سے روایت کیا اور ابن ابی حثمہ نے ان کا نسب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نہیں بیان کیا اور عقیلی نے ان کا جو نسب بیان کیا ہے وہ اس نسب سے مختلف ہے اور انہوں نے اس خاتون کو ولید بن مغیرہ کی بیٹی اور خالد بن ولید کی بہن لکھا ہے۔

ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے اور حدیث کو اس خاتون کے ترجمے میں درج کیا ہے حالانکہ اس ترجمے کو فاطمہ دختر ولید بن مغیرہ مخزومی کے ترجمے میں ذکر کرنا چاہیے تھا کیونکہ اس حدیث کا تعلق ان سے ہے۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے اس حدیث کو ابوبکر بن عبدالرحمٰن سے روایت کیا ہے اور فاطمہ دختر ولید قرشیہ کے ترجمے میں لکھا ہے اور ان کی نسل کے بارے میں اس سے زیادہ کچھ نہیں کہا حالانکہ دونوں قرشی ہیں لیکن ابوبکر بن عبدالرحمٰن نے اس حدیث کو فاطمہ مخزومیہ سے روایت کیا ہے اور دونوں تراجم میں ہم نے اس کی علامت کو واضح کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۷۱۹۰۔سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا دختر ولید بن مغیرہ

فاطمہ دختر ولید بن مغیرہ مخزومیہ جو خالد بن ولید کی ہمشیرہ تھیں اور اپنے عم زاد حارث بن ہشام بن مغیرہ مخزومی کی زوجہ۔ فتح مکہ کے موقعہ پر ایمان قبول کیا ایک روایت میں ہے کہ حارث کے بعد عمر نے ان سے نکاح کیا لیکن روایت مخدوش ہے۔

ابن مندہ اور ابونعیم نے فاطمہ دختر ولید قرشیہ لکھا ہے اور دونوں نے اس سے حدیث ازار نقل کی ہے جیسا کہ ہم ذکر کر آئے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر کہتے ہیں کہ ابوعمر نے اس حدیث کو فاطمہ دختر ولید بن عتبہ عبشمیہ کے ترجمے میں ذکر کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے فاطمہ قرشیہ کے ترجمے میں بیان کیا ہے اور وہ حدیث قرشیہ مخزومیہ کے بارے میں ہے اور ہمارے اس استدلال کو اس امر سے تقویت ملتی ہے کہ بعض راویوں نے اس حدیث کو فاطمہ دختر ولید سے جو ابوبکر کی والدہ تھیں روایت کیا ہے اور وہ شام میں تھی اور فاطمہ مخزومیہ ہی اپنے خاوند حارث بن ہشام کے ساتھ شام میں تھیں اور جب حارث فوت ہو گئے تو فاطمہ مدینے آ گئیں اور یہی فاطمہ دختر ولید ابوبکر کی والدہ تھیں اور یہی مخزومیہ ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن ہشام کی دادی تھیں اور روات حدیث کی عادت ہے کہ ماں اور باپ کو دادی اور دادا کہہ دیتے ہیں۔

زبیر بن بکار نے ولید بن مغیرہ کی اولاد کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ فاطمہ دختر ولید نے عبدالرحمٰن اور ام حکیم دو بچے حارث بن ہشام سے جنے اور یہ حدیث فاطمہ دختر ولید سے مروی ہے۔

کئی راویوں نے اجازۃً حافظ ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی سے روایت کی اور لکھا کہ فاطمہ دختر ولید بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم کو حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی اور انہوں نے آپ سے صرف ایک حدیث روایت کی۔ ان سے ان کے پوتے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ ازار کو استعمال کرو وہ اپنے خاوند کے ساتھ شام گئیں اور ان سے خالد نے بعض معاملات میں مشورہ کیا تھا۔

۷۱۹۱۔سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا دختر یمان

فاطمہ دختر یمان جو حذیفہ بن یمان کی ہمشیرہ تھیں۔ ہم ان کا نسب ان کے بھائی کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ عبدالوہاب بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے حصین سے انہوں نے ابوعبیدہ بن حذیفہ سے انہوں نے اپنی پھوپھی فاطمہ سے روایت کی کہ ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں بعض خواتین کے ساتھ آپ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئیں۔ ہم نے دیکھا کہ چھت سے ایک مشکیزہ لٹکا ہوا تھا۔ جس سے پانی کے قطرے (گرمی کی شدت کو دور کرنے کے لئے) آپ پر ٹپک رہے تھے ہم نے کہا آپ دعا فرمائیں تا کہ شدت گرما آپ سے رفع ہو جائے۔ فرمایا انبیاء ہی پر مصائب کا نزول زیادہ ہوتا ہے اور پھر ان لوگوں پر جو ان کے قریب تر ہوتے ہیں۔

نیز اس خاتون نے روایت کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عورت کے سونے کے زیورات کو ناپسند کرتے تھے یہ روایت اگر صحیح ہے تو اب منسوخ ہو چکی ہے یا اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خواہش تھی کہ عورتیں اگر سونے کا زیور نہ پہنیں تو بہتر ہوگا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۱۹۲۔ سیدہ فاطمہؓ حضورؐ کی دودھ شریک بہن

فاطمہ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دودھ شریک بہن تھیں۔ آپ نے انہیں فرمایا جب تو بستر پر دراز ہو تو سورۃ الکافرون پڑھ لیا کرو کہ یہ شرک سے بیزاری ہے۔ ابو احمد عسکری نے ان کا ذکر کیا ہے۔ (متن کتاب میں فروہ ہے جو غلطی سے لکھا گیا ہے۔)

۷۱۹۳۔ سیدہ فریعہؓ دختر ابوامامہ

فریعہ دختر ابوامامہ اسعد بن زرارہ انصاری۔ ان کے والد نے انہیں اور ان کی دونوں بہنوں حبیبہ اور کبشہ کو حضور اکرم کی کفالت میں دے دیا تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے انہیں نبیط بن جابر سے جو بنو مالک بن النجار سے تھے بیاہ دیا تھا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ایک روایت میں فارعہ آیا ہے اور ابو عمر نے یہی نام لکھا ہے۔

۷۱۹۴۔ سیدہ فریعہؓ دختر حباب

فریعہ دختر حباب بن رافع بن معاویہ انصاریہ از بنو ابجر۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم سے بیعت کی۔

۷۱۹۵۔ سیدہ فریعہؓ دختر رافع

فریعہ دختر رافع بن معاویہ بن عبید بن جراح انصاریہ از بنو ابجر۔ حضور اکرمؐ سے بیعت کی یہ خاتون اسعد بن زرارہ کی والدہ تھیں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اول الذکر یہ دونوں ایک ہوں اور ہو سکتا ہے کہ کسی راوی سے ان کے والد حباب کا نام رہ گیا ہو۔ اس سے اگلا سلسلہ تو ایک ہی ہے چنانچہ نسب اور قبیلہ بھی ایک ہی ہے۔ واللہ اعلم

۷۱۹۶۔ سیدہ فریعہؓ دختر عمرو

فریعہ دختر عمرو بن خنیس بن لوذان بن عبدود۔ یہ خاتون حسان بن ثابت کی جو حضور اکرمؐ کے شاعر تھے والدہ تھیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۷۱۹۷۔ سیدہ فریعہ رضی اللہ عنہا دختر قیس

فریعہ دختر قیس بن عمیر بن لوذان بن ثعلبہ بن مجدعہ بن عمرو بن حریش بن جحجبا۔ بقول ابن اسحٰق حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۱۹۸۔ سیدہ فریعہ رضی اللہ عنہا دختر مالک

فریعہ دختر مالک بن دخشم بن مالک انصاریہ۔ از بنوعوف بن خزرج۔ انہوں نے آپ سے بیعت کی۔

۷۱۹۹۔ سیدہ فریعہ رضی اللہ عنہا دختر مالک بن سنان

فریعہ دختر مالک بن سنان جو ابوسعید خدری کی بہن تھیں۔ ہم ان کا نسب پہلے ان کی بہن کے ترجمے میں لکھ کر آئے ہیں۔ ایک روایت میں ان کا نام فارعہ مذکور ہے۔ بیعت رضوان میں موجود تھیں۔ ان کی والدہ جیبیہ دختر عبداللہ بن ابی بن سلول تھیں۔

ابواحمد بن سکینہ نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے عبداللہ بن مسلمہ قعنبی سے انہوں نے مالک سے انہوں نے سعد بن اسحٰق بن کعب بن عجرہ سے انہوں نے ان کی پھوپھی زینب دختر کعب بن عجرہ سے روایت کی کہ فریعہ دختر مالک بن سنان حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں کہ آپ سے اپنے خاندان بنوخدرہ میں لوٹ جائیں کیونکہ ان کا خاوند اپنے غلاموں کی جو بھاگ گئے تھے تلاش میں نکلا تھا وہ وادی قدوم کے کنارے پر پہنچے تھے کہ اس نے انہیں جالیا۔ انہوں نے اسے قتل کر دیا فریعہ کہتی ہیں میں نے حضورؐ سے مکے چلے جانے کی اجازت مانگی کیونکہ نہ تو میرے لئے رہنے کا مکان تھا اور نہ نفقہ تھا۔ آپ نے فرمایا ٹھیک ہے میں واپس ہوئی۔ ابھی حجرے یا مسجد ہی کے پاس تھی کہ آپ نے مجھے بلا بھیجا۔ دریافت فرمایا تو نے کیا کہا تھا۔ میں نے اپنے خاوند کے بارے میں واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا تم اپنے گھر ہی میں ٹھہرو تا کہ عدت پوری ہو جائے چنانچہ میں نے عدت کے چار مہینے اور دس دن پورے کئے جب عثمان بن عفان کی خلافت کا زمانہ آیا تو انہوں نے مجھے بلا بھیجا میں نے انہیں بتایا اور خلیفہ نے اس کے مطابق فیصلہ کیا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۰۰۔ سیدہ فریعہ رضی اللہ عنہا دختر معوذ

فریعہ دختر معوذ بن عفراء انصاریہ۔ ان کا نسب ربیعہ دختر معوذ کے ترجمے میں بیان ہو چکا ہے انہیں صحبت نصیب ہوئی اور یہ مستجاب الدعوات تھیں۔ ان سے شادی کے موقعہ پر گانے اور دف بجانے کی اجازت کے بارے میں اہل بصرہ کو ایک حدیث یاد ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۰۱۔ سیدہ فریعہ رضی اللہ عنہا دختر وہب

فریعہ دختر وہب زہریہ حضور اکرمؐ نے انہیں اپنے ہاتھ پر اٹھا لیا اور فرمایا کہ جو شخص میری خالہ کو دیکھنا چاہتا ہے وہ اسے دیکھ لے ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا کہ جعفر نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور اس پر کوئی اضافہ نہیں کیا۔

۷۲۰۲۔ سیدہ فسحم رضی اللہ عنہا دختر اوس

فسحم دختر اوس بن خولی بن عبداللہ بن حارث انصاریہ از بنوحبلی بقول ابن حبیب حضورؐ سے بیعت کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۲۰۳۔ سیدہ فضہ نوبیہؓ

فضۃ النوبیہ خاتون جنت کی کنیز تھیں۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد ثقفی سے انہوں نے ابوعثمان اسماعیل بن عبدالرحمٰن صابونی سے اجازۃً انہوں نے ابوسعید محمد بن عبداللہ بن حمدون اور ابوطاہر بن خزیمہ سے انہوں نے ابوحامد بن شرقی سے انہوں نے ابومحمد عبداللہ بن عبدالوہاب خوارزمی سے (جو احنف بن قیس کے عم زاد تھے) شوال دو سو اٹھاون ہجری میں (ح) ابوعثمان نے ابوالقاسم الحسن بن محمد حافظ سے انہوں نے ابوعبداللہ محمد بن علی بنسا سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالوہاب خوارزمی سے انہوں نے احمد بن حماد مروزی سے انہوں نے محبوب بن حمید بصری سے (اور اس حدیث کے بارے میں روح بن عبادہ نے ان سے دریافت کیا) انہوں نے قاسم بن بہرام سے انہوں نے لیث سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ابن عباس سے قرآن کی اس آیت "**یوفون بالنذر ویخافون یوما کان شرہ مستطیرا ویطعمون الطعام علی حبہ مسکینا ویتیما واسیرا**" کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ایک بار حضرت حسن اور حسین دونوں بیمار ہو گئے حضور اکرم ﷺ ان کی عیادت کو تشریف لائے اور عام لوگ بھی ان کی عیادت کو آئے۔ لوگوں نے حضرت علی سے کہا اے ابوالحسن ان بچوں کی صحت کے لئے کچھ نذر مان لو۔ حضرت علی نے نذر مانی کہ اگر یہ بچے اس بیماری سے صحت یاب ہو گئے تو شکرانے کے تین روزے رکھوں گا خاتون جنت اور ان کی کنیزہ نوبیہ نے بھی یہی نذر مانی۔ بچے دونوں تندرست ہو گئے لیکن گھر میں کھانے کو قطعاً کچھ نہ تھا حضرت علی شمعون خیبری سے تین صاع جو ادھار پر لے آئے اور گھر آ گئے اور خاتون جنت نے کھانا پکا کر ان کے سامنا رکھا ہی تھا کہ دروازے پر دستک ہوئی اور ایک شخص نے آواز دی اے آل محمد! میں مسکین ہوں اور مسلمان مجھے کھانا کھلاؤ۔ خدا تمہیں اس کا بدلہ دے۔ کھانا اٹھا کر اسے دے دیا گیا اور سارا خاندان دن رات بھوکا رہا اور سوائے پانی کے اور کوئی چیز ان کے پیٹ میں نہ گئی۔ دوسرے دن جب جنت خاتون نے غلہ پیس کر کھانا پکا کر پھر تیار کیا تو دروازے پر دستک پھر ہوئی اور ایک شخص نے سوال کیا اے آل محمد! میں یتیم ہوں اور بھوکا ہوں مجھے کھانا کھلاؤ واللہ تمہیں اس کا بدلہ دے گا۔ حسب سابق آج کا کھانا بھی سوالی کو مل گیا اور سارے خاندان کو دوسرے دن بھی اسی طرح بغیر کچھ کھائے گزارنا پڑا۔ تیسرے دن بھی پھر وہی صورت پیش آئی۔ دستک دینے والا ایک قیدی تھا چنانچہ اس دن کا کھانا وہ لے اڑا اور سارا خاندان تیسرے دن بھی بھوکا رہا اتفاق سے حضور تشریف لائے اور گھر بھر کی حالت دیکھی تو سورۂ دہر کی ابتدائی آیات اتریں **لا نرید منکم جزاء ولا شکورا** نہ تو ہم تم سے جزاء کی خواہش رکھتے ہیں اور نہ شکر کی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۰۴۔ سیدہ فکیہہؓ دختر سکن

فکیہہ دختر سکن بن یزید انصاریہ از بنوسواد بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۲۰۵۔ سیدہ فکیہہؓ دختر عبید

فکیہہ دختر عبید بن دلیم انصاریہ از بنوساعدہ۔ یہ خاتون سعد بن عبادہ کی عم زاد اور قیس بن سعد بن عبادہ کی والدہ تھیں۔ حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۷۲۰۶۔ سیدہ فکیہہؓ دختر مطلب

فکیہہ دختر مطلب بن خلدہ بن مخلد انصاریہ از بنوزریق رسول اکرمؐ سے بقول ابن حبیب بیعت کی۔

۷۲۰۷۔ سیدہ فکیہہؓ دختر یسار

فکیہہ دختر یسار جو خطاب بن حارث کی زوجہ تھیں۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن احمد بن حسن سے انہوں نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ سے انہوں نے منجاب بن حارث سے انہوں نے ابراہیم بن یوسف سے انہوں نے زیاد بن عبداللہ بکائی سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے بہ سلسلہ خواتین کہ جنہوں نے مکے میں اسلام قبول کیا اور ہجرت کی فکیہہ دختر یسار کا جو خطاب بن حارث کی زوجہ تھیں کا نام لیا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

باب القاف

۷۲۰۸۔ سیدہ قتیلہؓ دختر سعد

قتیلہ دختر سعد از بنو عامر بن لوی جو ابوبکر صدیق کی زوجہ تھیں اور عبداللہ اور اسماء کی والدہ جعفر نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے اور لکھا ہے کہ انہوں نے قبول اسلام میں تاخیر کی اور ابواحمد حافظ نے کتاب الکنی میں ان کا ذکر کیا ہے اور جعفر نے ان کی مشہور حدیث کا ذکر کیا ہے۔ ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی والدہ اسماء دختر ابوبکر سے روایت کیا کہ میری والدہ قبل از قبول اسلام میرے پاس اس زمانے میں آئی کہ جب صلح حدیبیہ کے بعد قریش اور آپ کے درمیان ایک معاہدہ طے پاچکا تھا میں نے حضور اکرم سے صلہ رحمی کی اجازت یہ کہہ کر طلب کی کہ میری ماں راغب ہو رہی ہے چنانچہ آپ نے حسن سلوک کی اجازت دے دی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ راویوں کی ایک جماعت نے اس حدیث کو ہشام سے روایت کیا ہے لیکن اس روایت میں ان کے اسلام کا کہیں ذکر نہیں اور تمام روایات میں انہیں مشرکہ ہی بیان کیا گیا ہے اور بعض لوگوں نے جناب اسماء کے اس قول کی (وھی راغبة) یہ تاویل کی ہے کہ وہ اسلام کی طرف راغب ہو رہی ہے حالانکہ ان الفاظ سے یہ مفہوم کیسے اخذ کیا جاسکتا ہے بلکہ ان الفاظ سے یہ مفہوم بھی اخذ کیا جاسکتا ہے کہ وہ اپنی بیٹی اسماء کے پاس قیام کی رغبت رکھتی ہے اور اور اگر فی الواقع قتیلہ مائل بہ اسلام ہوتی تو جناب اسماء کو حضور ﷺ سے اجازت طلب کرنے کی کوئی ضرورت نہ تھی۔

۷۲۰۹۔ سیدہ قتیلہؓ دختر صیفی

قتیلہ دختر صیفی جہنیہ ایک روایت میں انصاریہ ہے اولین مہاجرات سے تھیں۔ ان سے عبداللہ بن یسار نے روایت کی کہ عبدالوہاب بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے مسعودی سے انہوں نے سعید بن خالد سے انہوں نے عبداللہ بن یسار سے انہوں نے قتیلہ سے روایت کی کہ ایک یہودی عالم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آیا اور کہنے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لگا اے محمد! تمہاری جماعت بڑی اچھی ہے اگر شرک نہ کرتے فرمایا سبحان اللہ ہم پر یہ الزام! اس نے کہا جب تم قسم کھاتے ہو تو والکعبۃ کہتے ہو یعنی کعبے کی قسم حضور اکرم نے تھوڑی دیر توقف کیا اور پھر فرمایا کہ جو شخص قسم کھائے اسے والکعبۃ کہنے کی بجائے وبرب الکعبۃ کہنا چاہیے اس یہودی عالم نے پھر کہا کہ آپ کی جماعت بہت اچھی ہے بشرطیکہ یہ لوگ کسی کو اللہ کا شریک نہ بنائیں مثلاً وہ کہتے ہیں ماشاء اللہ و شئت آپ نے تھوڑی دیر توقف کیا اور پھر فرمایا کہ ایسے موقع پر ماشاء اللہ کہا جائے اور پھر کہا جائے شئت تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۱۰۔سیدہ قتیلہؓ دختر عرباض

قتیلہ دختر عرباض از بنو مالک بن حسل۔ان کا ذکر ایک حدیث میں آیا ہے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر مختصراً کیا ہے۔

۷۲۱۱۔سیدہ قتیلہؓ دختر عمرو

قتیلہ دختر عمرو بن ہلال کنانیہ۔بقول ابن حبیب حجۃ الوداع کے موقع پر حضور اکرم سے بیعت کی۔

۷۲۱۲۔سیدہ قتیلہؓ دختر قیس کندیہ

قتیلہ دختر قیس بن معدی کرب کندیہ جو اشعث بن قیس کی ہمشیرہ تھیں ایک روایت میں قیلہ مذکور ہے مگر پہلی روایت درست ہے۔

حضور اکرمؐ نے اس خاتون سے دسویں سال ہجری میں نکاح کیا پھر بیمار ہو گئے اور وفات پا گئے لیکن بعد از نکاح نہ یہ خاتون حضور اکرمؐ کے پاس آئیں اور نہ آپ نے انہیں دیکھا ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرمؐ نے ان سے وفات سے ایک ماہ پیشتر نکاح کیا۔ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ نے اختیار دیا تھا اگر وہ آپ کے ساتھ رہنا چاہیں تو ان پر حجاب فرض کر دیا جائے گا اور بعد از حضور ان سے نکاح کی کسی کو اجازت نہ ہوگی اور اگر وہ چاہیں تو طلاق دے دیں اور پھر جس سے چاہیں نکاح کر لیں آپ نے طلاق دے دی اور عکرمہ بن ابوجہل نے حضر موت میں ان سے نکاح کر لیا جب حضرت ابوبکر کو علم ہوا تو انہوں نے چاہا کہ ان کے گھر کو پھونک دیں لیکن حضرت عمر نے مزاحمت کی کیونکہ وہ امہات المومنین میں شامل نہیں ہوئی تھیں اور حجاب کا حکم نہیں دیا گیا تھا ایک روایت میں ہے کہ نبی کریم نے ان کے بارے میں کوئی خاص حکم نہیں دیا تھا نہ آپ نے دخول کیا تھا جب بعد از وصال حضور ارتداد کی وبا پھیلی تو یہ خاتون بھی اپنے بھائی کے ساتھ مرتد ہو گئی۔اس کے بعد عکرمہ نے نکاح کر لیا اور خلیفہ نے انہیں رجم کرنا چاہا لیکن حضرت عمر نے بدلائل بالا مزاحمت کی اور ابوبکر خاموش ہو گئے۔

اس خاتون کے علاوہ تمام ان خواتین کے بارے میں جن سے دخول کی نوبت نہیں آئی علماء میں زبردست اختلاف پایا جاتا ہے جس بحث پر کوئی خاص فائدہ مرتب نہیں ہوا مگر ہم نے ان کے بارے میں جو کچھ معلوم ہو سکا ہے بیان کر دیا۔واللہ اعلم ابونعیم اور ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۲۱۳۔سیدہ قتیلہؓ دختر نضر

قتیلہ دختر نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ بن عبد مناف بن عبد الدار بن قصی قرشیہ عبدریہ۔ یہ خاتون عبداللہ بن حارث بن امیہ الاصغر بن عبد شمس کی بیوی تھیں۔ ان سے ان کی چار اولادیں ہوئیں۔ علی' ولید' محمد اور ام الحکم واقدی لکھتے ہیں جس نے حضور اکرم ﷺ کے بارے میں ذیل کے اشعار کہے جب حضور ﷺ نے ان کے والد نضر بن حارث کو بدر کے دن قتل کرادیا تھا۔

یـار اکبـا ان الا ثیل مظـنـة　　　مـن صبح خـامسة وانت موفق

اے سوار! بلاشبہ اثیل تک پانچ کی صبح کو پہنچنا ایک خیال ہے اور تجھے اس کی توفیق حاصل تھی۔

ابـلـغ بـه میتـا فـان تـحیة　　　مـا ان تـزال بهـا الـنـجـائب تعنق

تو اس وفات یافتہ کو سلام پہنچا کیونکہ سلام تو عمدہ نسل کی اونٹنیاں اس تک پہنچاتی رہیں گی۔

منی الـیـه وعـبـرة مسفوحة　　　جادت لـمـا تـحتهـا واخـری تخنق

میری طرف سے ان بہتے ہوئے آنسوؤں کا تحفہ اس پانی پلانے والے تک پہنچا اور ان کا بھی جو گلے میں اٹک گئے ہیں۔

ظـلـت سیـوف بـنـی ابیـه تنوشه　　　لـلـه ارحـام هـنـاک تشقق

اس کے عزیزوں کی تلواروں نے اسے نوچ ڈالا اور اللہ کے لئے رشتوں کو یہاں توڑا گیا

قسـرا یـقـاد الی الـمـنیة معتبا　　　رسف الـمـقـیـد وهـو عـان موثق

اس معتوب کو موت کی طرف گھسیٹ کر لے گئے۔ اس کی رفتار قیدیوں والی رکھی اور وہ بنی ہوئی رسی میں جکڑا ہوا تھا۔

امـحـمـد اولـسـت صـنـو نـجیبة　　　من قـومـهـا والـفـحـل فـحل معرق

اے محمد کیا آپ ایک شریف بی بی کے بیٹے نہیں اور یہ جوان مرد بھی اپنی قوم کا نجیب فرد تھا۔

مـا کـان ضـرک لـو مننت وربما　　　من الـفـتـی وهـو الـمـغـیظ المحنق

بسا اوقات ایک جواں مرد احسان کرتا ہے حالانکہ غصے سے اس کا گلا بند ہوتا ہے۔

والـنـضـر اقـرب مـن تـرکـت قرابة　　　واحـقـهـم ان کـان عتق یـعتق

اور نضر تو آپ کا قرابت دار تھا اور اگر آزادوں کو آزادی دی جاتی ہے تو وہ مستحق تھا۔

جب حضور اکرم ﷺ کو ان اشعار کا علم ہوا تو آپ اتنا روئے کہ آپ کی ریش مبارک آنسوؤں سے تر ہوگئی اور فرمایا اگر مجھے پیشتر ازیں ان اشعار کا علم ہو جاتا تو میں اسے قتل نہ کرتا اس واقعہ کو عبداللہ بن ادریس نے بیان کیا ہے اور زبیر نے بھی بیان کیا ہے اور دیکھا ہے کہ آپ کی آنکھوں میں آنسو تیرنے لگ گئے اور ابوبکر سے مخاطب ہو کر فرمایا اے ابوبکر! اگر یہ اشعار مجھے پہلے سنا دیئے جاتے تو میں اس خاتون کے باپ کو قتل نہ کرتا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۲۱۴۔ سیدہ قرۃ العینؓ دختر عبادہ

قرۃ العین دختر عبادہ بن نضلہ بن مالک بن عجلان انصاریہ از بنوعوف بن خزرج۔ یہ خاتون عبادہ بن صامت کی والدہ تھیں۔

۷۲۱۵۔ سیدہ قریبہؓ دختر ابوامیہ

قریبہ دختر ابوامیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشیہ مخزومیہ۔ ان کا ذکر ام المومنین ام سلمہ کی حدیث میں ہے۔ جوان کی ہمشیرہ تھیں۔

ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام نے ام سلمہ سے روایت کی کہ جب زینب کے وضع حمل ہوا تو حضور اکرم ﷺ میرے پاس تشریف لائے جب میں نے زینب کو جنا حضور ﷺ تشریف لائے نکاح کا مطالبہ کیا اور نکاح ہو گیا ابوسلمہ کا بھائی عمار بن یاسر بہن کے پاس تھا آپ نے ابوسلمہ سے فرمایا میں آج رات تمہارے گھر آؤں گا۔ ابن مندہ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

اور ابوموسیٰ نے اس لئے ان کا ذکر کیا ہے کہ ابن مندہ نے ان کے ذکر میں اختصار سے کام لیا ہے اور اگر اس طرح کے امور میں بھی استدراک کرنا چاہیے تو پھر کوئی حد نہ رہے گی نہ معلوم اس نے ان کا ذکر کیوں کیا ہے؟

۷۲۱۶۔ سیدہ قریبہؓ دختر حارث

قریبہ دختر حارث عتواریہ۔ ان سے ان کی بیٹی عقیلہ نے روایت کی کہ میں اور یہ ان خواتین میں تھیں جو حضور اکرم ﷺ سے بیعت کرنے کو اس وقت گئیں جب آپ نے ابطح میں خیمہ لگایا ہوا تھا۔ آپ نے خواتین سے عہد لیا کہ وہ شرک نہیں کریں گی۔ خواتین نے بیعت کے لئے ہاتھ بڑھائے تو فرمایا کہ میں عورتوں سے ہاتھ نہیں ملاتا پھر ہماری مغفرت کی دعا فرمائی ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۱۷۔ سیدہ قریبہؓ دختر زید

قریبہ دختر زید بن عبدربہ بن زید انصاریہ جشمیہ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے انہیں بیعت نصیب ہوئی۔

۷۲۱۸۔ سیدہ قریرہؓ دختر حارث عتواریہ

قریرہ دختر حارث عتواریہ۔ ایک روایت میں قریبہ سے پہلے ان کا ذکر آچکا ہے۔ طبرانی وغیرہ نے ان کا ذکر یوں ہی کیا ہے۔ ان کی بیٹی عقیلہ دختر عبیدہ بن حارث نے روایت کی۔

ابوموسیٰ نے کتابۃً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ نے ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن علی صائغ سے انہوں نے حفص بن عمر جدی سے انہوں نے بکار بن عبداللہ بن برادر موسیٰ بن عبیدہ ربذی سے انہوں نے موسیٰ سے (ح) ابن ریذہ نے طبرانی سے انہوں نے معاذ بن مثنیٰ سے انہوں نے علی بن مدینی سے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے زید بن عبدالرحمٰن سے اور ایک روایت میں علی بن زید بن عبداللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بن ابوسلامہ سے انہوں نے اپنی والدہ جبہ دختر قریظہ سے انہوں نے اپنی والدہ عقیلہ دختر عبیدہ بن حارث سے روایت کی انہوں نے کہا کہ میری ماں قریرہ دختر حارث مہاجر خواتین کے ساتھ حضور اکرمؐ سے بیعت کرنے ابطح کے مقام گئیں جہاں حضور اکرم ایک خیمے میں تشریف فرما تھے آپ نے ہم سے اس امر پر بیعت کی کہ ہم شرک' چوری' زنا اور قتل اولاد کی مرتکب نہیں ہوں گی وغیرہ وغیرہ پھر ہم نے بیعت کے لئے ہاتھ آگے بڑھائے لیکن آپ نے فرمایا میں خواتین کے ہاتھوں کو نہیں چھوتا پھر آپ نے ان کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔ اور قریبہ کے ترجمے میں یہ ذکر ہو چکا ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۱۹۔ سیدہ قشرہؓ دختر رواس

قشرہ دختر رواس کندیہ۔ جو عرب کی عمر رسیدہ خاتون تھیں۔ ابوموسیٰ نے اذناابوعلی نے ابونعیم سے انہوں نے حسین بن علی بن احمد ربعی سے انہوں نے ذکوان بن محمد بن علی حرشی سے انہوں نے محمد بن خلاد عطار سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عمرو بن جبلہ باہلی سے انہوں میسرہ دختر حبشی طائیہ سے انہوں نے قتیلہ دختر عبداللہ سے انہوں نے قشرہ دختر رواس کندیہ سے روایت کی کہ حضور اکرم نے فرمایا اے قشرہ! جب تم سے کوئی خطا سرزد ہو تو اللہ کا ذکر کرو تا کہ وہ تمہیں اپنی مغفرت سے یاد رکھے اپنے شوہر کی اطاعت کرو یہ عمل تجھے دنیا اور آخرت میں کافی ہوگا اور اپنے والدین سے بھلائی کرو تمہارے گھر پر برکتوں کا نزول ہوگا۔

ابن جبلہ نے اس روایت کو خاصۂ خواتین کے اسانید کثیرہ سے روایت کیا ہے اور باقی راویوں نے اس سے اپنی سند کی توثیق کی ہے۔ ابوعمر ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۲۰۔ سیدہ قفیرہؓ ہلالیہ

قفیرہ اور ایک روایت میں ملیکہ ہلالیہ مذکور ہے۔ عبداللہ بن ابی حدرد کی زوجہ تھیں ان سے صرف عبدالرحمٰن اعرج نے روایت کی ہے مسلم نے کتاب الافراد میں ان کا ذکر کیا ہے نیز ابوعلی غسانی نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۲۱۔ سیدہ قہطمؓ دختر علقمہ

قہطم دختر علقمہ بن عبداللہ بن ابوقیس جو سلیط بن عمر بن عبد شمس بن عبدود بن نضر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی کی بیوی تھیں۔ دونوں میاں بیوی نے حبشہ کو ہجرت کی اور پھر دونوں نے اکٹھے ہی کشتی میں مدینے کو ہجرت کی۔ یہ ابن اسحٰق کا قول ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۲۲۔ سیدہ قیلہؓ انماریہ

قیلہ انماریہ۔ بقول ابن خیثمہ یہ خاتون انصاریہ تھیں اور بنو انمار کی ہمشیرہ تھیں اور ایک روایت میں ام بنی انمار آیا ہے حضور اکرم کی زیارت نصیب ہوئی اور عبداللہ بن عثمان بن خثیم نے ان سے روایت کی ان کا بیان ہے کہ انہوں نے رسول اکرم کو مروہ کے پاس دیکھا جہاں آپ عمرہ کے لئے تشریف لائے تھے میں حضور اکرم کی خدمت میں بیٹھ گئی اور گزارش کی یا رسول اللہ میں کاروباری عورت ہوں خرید و فروخت میرا کام ہے اکثر ایسا ہوتا ہے کہ میں کوئی چیز بیچنا چاہتی ہوں تو میں اس کی قیمت اس رقم سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

زیادہ بتاتی ہوں جس پر کہ میں اسے بیچنا چاہتی ہوں اسی طرح جب میں کوئی چیز خریدنا چاہتی ہوں تو اس کی قیمت اس رقم سے کم بتاتی ہوں جس پر کہ میں اسے خریدنا چاہتی ہوں آپ نے فرمایا اے قیلہ! تم اس طرح نہ کیا کرو بلکہ قیمت وہی بتایا کرو جس قیمت پر تم چیز کو بیچنا خریدنا چاہتی ہو۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۲۲۳۔ سیدہ قیلہؓ خزاعیہ

قیلہ خزاعیہ۔ یہ خاتون ام سباع بن عبدالعزیٰ بن عمرو بن نضلہ بن عباس بن سلیمان خزاعیہ از حلفائے بنو زہرہ ہیں لیکن یہ مشکوک ہے ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۲۴۔ سیدہ قیلہؓ دختر مخرمہ

قیلہ دختر مخرمہ غنویہ۔ ایک روایت میں عنزیہ ہے اور ایک میں عنبریہ اور یہی صحیح ہے کیونکہ انہیں تمیمیہ بھی کہا گیا ہے اور عنبر بنو تمیم کی ایک شاخ ہے اور عبداللہ بن حسان عنبری سے مروی ہے کہ ان کی دو دادیوں صفیہ اور دحیبہ نے جو علیہ کی بیٹیاں اور قیلہ دختر مخرمہ کی ربیب تھیں جو ان دونوں کے والد کی دادی تھیں۔ ان دونوں کو قیلہ دختر مخرمہ نے جو حبیب بن ازہر کی (جو بنو جناب کا بھائی تھا) بیوی تھی۔ ان کے بطن سے کئی لڑکیاں پیدا ہوئیں اور پھر حبیب فوت ہو گیا اور اس کی لڑکیاں عمر بن اثوب بن ازہر نے چھین لیں۔

چنانچہ قیلہ ابتدائے اسلام میں حضور اکرمؐ سے ملاقات کے لئے نکلی۔ اس پر سب سے چھوٹی لڑکی نے جس کا نام جویریہ تھا اور سیاہ رنگ کا لباس پہنے تھی رونا شروع کر دیا چونکہ ماں کو اس لڑکی سے محبت زیادہ تھی اسے اس پر رحم آ گیا اور اسے اٹھا لیا اور ساتھ لے چلی ماں بیٹی حضور اکرمؐ کے پاس اس وقت پہنچیں جب آپ صبح کی نماز پڑھا رہے تھے اور بعد از نماز نمازیوں سے فرما رہے تھے کہ مسلمان مسلمان کا بھائی ہے۔ پانی اور درخت انہیں اپنے اندر سمو لیتے ہیں اور تکلیف میں تعاون کرتے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے یہ حدیث بڑی طویل اور کثیر الغریب ہے اور ابو نعیم اور ابو عمر نے مختصر بیان کیا ہے اور ابن مندہ نے اسے پوری تفصیل سے بیان کیا ہے۔

کثیر التعداد راویوں نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عبد بن حمید سے انہوں نے عفان بن مسلم صفار سے انہوں نے عبداللہ بن حسان سے روایت کی کہ اس کی دو دادیوں صفیہ اور دحیبہ دختران علیبہ سے انہوں نے قیلہ بنت مخرمہ سے (یہ دونوں ان کی ربیب تھیں) اور قیلہ ان کے والد کی دادی اور اس کے باپ کی ماں تھی۔ ان سے مروی ہے کہ وہ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ساری حدیث بالتفصیل بیان کی اتنے میں ایک آدمی آیا اور سورج اوپر آ گیا تھا اس نے کہا السلام علیک یا رسول خدا آپ نے جواب میں فرمایا وعلیک السلام ورحمۃ اللہ وعلیہ یعنی نبی علیہ السلام پر بھی اور حضور اکرم نے دو پرانی چادریں جن کا زعفرانی رنگ اڑ گیا تھا اوڑھی ہوئی تھیں اور آپ کے پاس کھجور کی ایک چھڑی تھی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الکاف

۷۲۲۵۔ سیدہ کبشہؓ دختر ابوامامہ

کبشہ دختر ابوامامہ اسعد بن زرارہ جو عبداللہ بن ابی حبیبہ کی زوجہ اور ابوامامہ بن سہل بن حنیف کی خالہ اور فارعہ یا فریعہ کی بہن تھیں جو نبیط بن جابر کی زوجہ تھیں۔ان کے والد نے اپنی بیٹیوں کو رسول اکرم ﷺ کی کفالت میں دے دیا تھا چنانچہ حضور اکرم نے ان کی تربیت کی تھی اور بیاہا تھا۔ابن مندہ اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۲۶۔ سیدہ کبشہؓ انصاریہ

کبشہ انصاریہ جو عبدالرحمٰن بن ابوعمرہ کی دادی تھیں۔ایک روایت میں کبیشہ مذکور ہے۔ان کا عرف برصا تھا اور نسب مذکور نہیں لیکن ابوعروبہ نے نسب بیان کیا ہے کبشہ دختر ثابت بن منذر بن حرام ہمشیرہ حسان بن ثابت احمد بن زہیر نے اپنے والد سے روایت کی کہ یہ خاتون بنو مالک بن نجار سے تھیں۔اس سے ابوعروبہ کے قول کی تائید ہوتی ہے کیونکہ حسان بن ثابت بنی مالک بن نجار سے تعلق رکھتے تھے۔ابراہیم بن محمد بن مہران وغیرہ نے باسنادہم تا محمد بن عیسیٰ ابن ابی عمرہ سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے یزید بن یزید سے انہوں نے جابر بن عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے انہوں نے اپنی دادی کبشہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی میں نے دیکھا کہ حضور اکرمؐ نے اٹھ کر ایک مشکیزے سے جو لٹک رہا تھا منہ لگا کر پانی پیا۔اس کے بعد میں نے اٹھ کر اس کا منہ بند کر دیا۔یہ یزید بن یزید عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر کا بھائی ہے جو بھائی سے پہلے فوت ہوا۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۲۷۔ سیدہ کبشہؓ دختر اوس

کبشہ دختر اوس بن شریق۔یہی خاتون خزیمہ بن ثابت کی ماں ہیں اور بنوخطمہ انصاریہ ہیں۔بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۲۲۸۔ سیدہ کبشہؓ دختر ثابت

کبشہ دختر ثابت بن حارثہ بن ثعلبہ بن جلاس انصاریہ از بنوخدارہ بقول ابن حبیب حضور اکرم سے بیعت کی۔

۷۲۲۹۔ سیدہ کبشہؓ دختر حاطب

کبشہ دختر حاطب بن قیس بن ہیشہ از بنومعاویہ بقول ابن حبیب آپ سے بیعت کی۔

۷۲۳۰۔ سیدہ کبشہؓ دختر حکیم

کبشہ دختر حکیم ثقفیہ۔جو ام الحکم دختر یحییٰ بن عقبہ کی دادی تھیں۔ام الحکم نے ان سے روایت کی نیز حضور اکرم ﷺ کی زیارت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور صحبت نصیب ہوئی۔

۷۲۳۱۔ سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا دختر رافع

کبشہ دختر رافع بن عبید بن ابجر (جو خدرہ بن عوف بن خزرج ہے) انصاریہ خدریہ یہ خاتون سعد بن معاذ اشہلی کی والدہ تھیں۔ ان کا بیٹا فوت ہوا تو آہ وزاری کی۔ عبیداللہ بن احمد نے یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ جب کبشہ کے بیٹے سعد کی نعش اٹھائی گئی تو بایں انداز ندبہ کیا۔ ویل ام سعد سعدا صرامة و جداً (ام سعد اپنے بیٹے سعد پر رو رہی ہے اس کی دلیری اور استقلال پر) جب حضور اکرم ﷺ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا ہر نوحہ کرنے والی عورت جھوٹ بولتی ہے سوائے ام سعد کے ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۳۲۔ سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا دختر عبد عمرو

کبشہ دختر عبد عمرو بن عبید بن قمیہ بن عامر بن خزرج انصاریہ از بنو ساعدہ۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۲۳۳۔ سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا دختر فروہ

کبشہ دختر فروہ بن عمرو بن فروہ انصاریہ از بنو بیاضہ۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۲۳۴۔ سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا دختر کعب

کبشہ دختر کعب بن مالک انصاریہ سلمیہ جو ابوقتادہ انصاری کی زوجہ تھیں بقول جعفر انہیں صحبت نصیب ہوئی لیکن ان سے کوئی روایت مروی نہیں ایک اور روایت میں ہے کہ انہوں نے ابوقتادہ سے بلی کے جوٹھے کے بارے میں روایت بیان کی۔

اسحٰق بن عبداللہ بن ابوطلحہ نے حمیدہ دختر عبید بن رفاعہ سے انہوں نے کبشہ دختر کعب بن مالک سے روایت کی کہ ابوقتادہ گھر آئے تو میں نے ان کے وضو کے لئے پانی رکھا۔ اتنے میں ایک بلی آ گئی اور اس نے پانی پینا شروع کر دیا اس دوران میں ابوقتادہ نے برتن کو ایک طرف سے اٹھایا۔ جب وہ پانی پی چکی میں نے دیکھا کہ ابوقتادہ غور سے مجھے دیکھ رہے تھے کہنے لگے کبشہ کیا تمہیں تعجب ہو رہا ہے۔ میں نے کہا ہاں کہنے لگے حضور اکرم ﷺ نے فرمایا چونکہ یہ جانور اکثر تمہارے گھروں میں آتے جاتے ہیں اس لئے ان کا جھوٹا ناپاک نہیں ہے۔

۷۲۳۵۔ سیدہ کبشہ رضی اللہ عنہا دختر معدیکرب

کبشہ دختر معدیکرب کندیہ جو معاویہ بن خدیج کی والدہ تھیں۔ معاویہ بن خدیج سے مروی ہے کہ وہ اپنی والدہ کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے جو اشعث بن قیس کی پھوپھی تھیں۔ انہوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! میں نے نذر مانی ہے کہ میں کعبۃ الحرام کے صحن کا طواف کروں گی فرمایا تم اپنے دونوں پاؤں سے سات سات بار طواف کرو۔ سات بار ہاتھوں کے لئے اور سات بار پاؤں کے لئے طواف کرو۔ ابن دباغ اندلسی نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۲۳۶۔ سیدہ کبشہ ؓ دختر واقد

کبشہ دختر واقد بن عمرو بن اطنابہ بن عمرو انصاریہ از بنو حارث بن خزرج۔ یہ خاتون عبداللہ بن رواحہ کی والدہ تھیں۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ کی بیعت کی۔

۷۲۳۷۔ سیدہ کبیرہ ؓ دختر سفیان

کبیرہ دختر سفیان ایک روایت میں دختر ابوسفیان خزاعیہ یا ثقفیہ ہے انہوں نے حضور اکرم ﷺ کا زمانہ پایا اور آپ سے روایت کی۔ ان سے ان کے مولی ابوورقہ بن سعید نے روایت کی ایک روایت میں ہے کہ انہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی پایا اور آپ سے اسلام پر بیعت کی انہوں نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کی یارسول اللہ! میں نے زمانہ جاہلیت میں چار بچوں کو زندہ دفن کیا تھا فرمایا چار غلام آزاد کرو۔ انہوں نے حضور اکرم سے روایت کی آپ نے فرمایا کہ ایک سفید رنگ کی بکری کی قربانی دوسیاہ رنگ کی بکریوں کی قربانی سے بہتر ہے۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا نام کبیرہ لکھا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے کثیرہ تحریر کیا ہے ابوعمر اور ابن ماکولا نے بھی با سے اور ابوعبداللہ یعنی ابن مندہ نے ثا سے لکھا ہے۔

۷۲۳۸۔ سیدہ کبیشہ ؓ دختر مالک

کبیشہ دختر مالک بن قیس بن محرث انصاریہ۔ از بنو مازن بقول ابن حبیب حضور سے بیعت کی۔

۷۲۳۹۔ سیدہ کبیشہ ؓ دختر معن

کبیشہ دختر معن بن عاصم۔ ابن جریج نے عکرمہ مولی ابن عباس سے روایت کی کہ وہ کبیشہ دختر معن کے مہمان ہوئے وہ اسلت کی بیوی تھی۔ جب وہ مرگیا تو اس کے بیٹے ابوقیس بن اسلت نے اس خاتون پر غلبہ پالیا۔ کبیشہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر شکایت کی یارسول اللہ ﷺ نہ تو مجھے اپنے خاوند کا وارث بننے دیا گیا ہے اور نہ مجھے اس کی اجازت ہی ہے کہ میں نکاح کرلوں اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

لا یحل لکم ان ترثوا النساء کرھا تمہارے لئے یہ جائز نہیں کہ تم جبراً عورتوں کے وارث بن جاؤ۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۲۴۰۔ سیدہ کریمہ ؓ دختر ابی حدرد

کریمہ دختر ابی حدرد سلامہ اسلمی۔ بروایتے انہیں صحبت حاصل ہوئی اور کریمہ درداء الکبریٰ کی والدہ تھیں ان سے اہل شام نے روایت کی۔ ایک روایت میں ان کا نام خیرہ آیا ہے۔ امام بخاری کے مطابق انہیں صحبت نصیب نہیں ہوئی۔ بقول جعفر مستغفری یہ ابوالدرداء کی زوجہ نہیں اور یہ قول صرف جعفری کا ہے ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۲۴۱۔ سیدہ کریمہ رضی اللہ عنہا دختر کلثوم

کریمہ دختر کلثوم حمیریہ۔ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے ابوالقاسم سے انہوں نے محمد بن محمد جذوعی سے انہوں نے قاضی سے (ح) ابوموسیٰ نے ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن احمد بن حسن سے انہوں نے محمد بن عثمان بن ابی شیبہ سے انہوں نے عبدالجبار بن عاصم سے انہوں نے بقیہ بن ولید سے انہوں نے معاویہ بن یحییٰ سے انہوں نے سلیمان بن موسیٰ سے انہوں نے مکحول سے انہوں نے غضیف بن حارث سے انہوں نے عطیہ بن بشر مازنی سے روایت کی کہ عکاف بن وداعہ ہلالی حضور اکرم کے پاس آئے۔آپ نے دریافت فرمایا کیا تو نے شادی کی ہے انہوں نے نفی میں جواب دیا اور کہا جب تک آپ کسی عورت سے نکاح نہیں کرائیں گے میں از خود کچھ نہیں کروں گا فرمایا میں اللہ کے نام اور برکت کے ساتھ کریمہ دختر کلثوم سے تیرا نکاح کرتا ہوں۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۴۲۔ سیدہ کعیبہ رضی اللہ عنہا دختر سعید

کعیبہ دختر سعید اسلمیہ حضور اکرم کے ساتھ غزوۂ خیبر میں شریک تھیں مال غنیمت سے انہیں حضور اکرم ﷺ نے ایک مرد کے حصے کے برابر عطا کیا یہ واقدی کی روایت ہے۔ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۴۳۔ سیدہ کلثم رضی اللہ عنہا دختر برشن

کلثم ایک روایت میں کلیبہ ہے دختر برشن عنبریہ ام زبیب بنت ثعلبہ ابوموسیٰ نے اذناً ابوغالب سے انہوں نے ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن صالح بن ولید نرسی سے انہوں نے سعد بن عمار بن شعیب بن عبداللہ بن زبیب بن ثعلبہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے دادے زبیب سے سنا کہ انہیں کلیبہ دختر برشن عنبریہ نے بلایا اور کہا اے بیٹے! اس شخص نے میری چادر جو میں اوڑھا کرتی تھی لے لی ہے۔میں اس آدمی کے پاس گیا اور اسے حضور اکرم ﷺ کے پاس لے گیا اور عرض کیا کہ اس شخص نے میری ماں کی چادر لے لی ہے۔حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ واپس کر دو۔ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۴۴۔ سیدہ کلثم رضی اللہ عنہا عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کی دادی

کلثم جو عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ کی دادی تھیں ابن لہیعہ نے یزید بن یزید بن جابر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی عمرہ سے انہوں نے اپنی دادی کلثم سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے آپ نے لٹکتی مشک سے پانی پیا۔ اس کے بعد میں اٹھی اور مشک کا منہ بند کر دیا اور اٹھا لیا یہ ابن وہب کا قول ہے جو اس نے ابن لہیعہ سے نقل کیا ایک روایت میں ان کا نام کبشہ مذکور ہے چنانچہ یہ حدیث کبشہ کے ترجمے میں گزر چکی ہے۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب اللام

۷۲۴۵۔ سیدہ لبابہؓ دختر حارث

لبابہ دختر حارث بن حزن بن بجیر بن ہزم بن دویبہ بن عبداللہ بن ہلال بن عامر بن صعصعہ ہلالیہ۔ ان کی کنیت ام الفضل تھی اور عباس بن عبدالمطلب کی زوجہ تھیں۔ انہوں نے چھ بیٹے جنے۔ فضل' عبداللہ' معبد' عبیداللہ' قثم اور عبدالرحمٰن۔ یہ خاتون لبابۃ الکبریٰ کہلاتی تھیں اور ام المومنین میمونہ کی بہن تھیں اور خالد بن ولید کی خالہ تھیں بروایتے خدیجۃ الکبریٰ کے بعد دوسری خاتون تھیں جو ایمان لائیں حضور اکرم ان کے یہاں تشریف لاتے اور دن کو قیلولہ فرماتے یہ ان نجیب خواتین میں شمار ہوتی ہیں جنہوں نے چھ بیٹوں کو جنم دیا۔ اس عہد میں یہ شرف صرف ان کو حاصل ہوا۔ عبداللہ بن یزید ہلالی کہتا ہے۔

ما ولدت نجیبة من فحل   کستة من بطن ام الفضل

کسی نجیب عورت نے ایک جوانمرد سے اس طرح چھ لڑکے نہیں جنے۔ جس طرح کہ ام الفضل کے بطن سے چھ بیٹے تولد ہوئے۔

اکرم بها من کهلة و کهل   عم النبی المصطفی ذی فضل

وہ خاتون اپنی کہولت اور عمر رسیدہ بزرگ کی وجہ سے جو رسول کریم ﷺ کا قابل احترام چچا ہے کتنی معزز اور مکرم ہے۔

و خاتم م الرسل و خیر الرسل

''رسول کریم خاتم النبیین اور افضل المرسلین۔''

اور جناب لبابہ اسماء سلمٰی اور سلامہ کی اخیافی بہن تھیں جو عمیس خثعمی کی بیٹیاں تھیں اور ان کا اخیافی بھائی محمیہ بن جزء الزبیدی تھا اور ان سب کی ماں کا نام ہند دختر عوف کنانیہ تھا۔ ایک روایت میں حمیریہ مذکور ہے اور جس نے حمیریہ لکھا ہے اس نے ان کا نسب یوں لکھا ہے۔ ہند دختر عوف بن حارث بن حماطہ بن جرش از بنوحمیر اور یہ وہی خاتون ہیں جنہیں سسرال کے لحاظ سے اکرم الناس کہا جاتا ہے۔ کیونکہ رسول کریم رؤف رحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم جناب میمونہ کے شوہر تھے اور عباس لبابۃ الکبریٰ کے اسی طرح جعفر بن ابی طالب' حضرت علی اور ابوبکر صدیق اسماء دختر عمیس کے شوہر تھے نیز حمزہ سلمٰی دختر عمیس کے شوہر تھے۔ ان کے بعد شداد بن ہاد نے ان سے نکاح کیا تھا اور ولید بن مغیرہ لبابہ صغریٰ یعنی خالد کی والدہ کے شوہر تھے اور مغیرہ قریش کے سرداروں میں سے تھا اور جناب عباس' جعفر' محمد بن ابوبکر' یحییٰ بن علی اور خالد بن ولید کی اولاد ان کی ممانی کی اولاد تھی۔

جناب لبابہ نے حضور نبی کریم ﷺ سے روایت کی اور ان سے ان کے دو بیٹوں عبداللہ اور تمام نے انس بن مالک' عبداللہ بن حارث بن نوفل اور ان کے مولیٰ عمیر نے روایت کی۔

متعدد راویوں نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ہناد سے انہوں نے عبدہ سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے اپنی والدہ ام الفضل سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک دن مغرب کی نماز ہمارے یہاں ادا کی اور آپ نے دردسر کی وجہ سے پٹی باندھی ہوئی تھی آپ نے نماز میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سورۃ مرسلات کی قراءت فرمائی۔اس کے بعد آپ کا وصال ہوگیا۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۴۶۔سیدہ لبابہؓ دختر حارث

لبابہ دختر حارث۔اول الذکر کی ہمشیرہ تھیں اور انہیں لبابۃ الصغریٰ کہتے تھے۔خالد بن ولید کی والدہ تھیں مگر ان کی صحبت اور اسلام مخدوش ہیں۔ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

www.KitaboSunnat.com

۷۲۴۷۔سیدہ لبابہؓ دختر ابولبابہ

لبابہ دختر ابولبابہ انصاریہ۔انہوں نے حضور اکرم کی زیارت کی۔ان سے مروی ہے کہ میں اپنے والد کے ساتھ رہتی تھی۔وہ مجھے کہتا کہ اللہ اور اس کے رسول کے خائن کو رسی سے مسجد کے ستون کے ساتھ باندھ دے ہم یہ واقعہ لبابہ کے والد کے ترجمے بیان کر آئے ہیں۔ایک دن ان کا بھائی رفاعہ بن عبدالمنذر ان کے قریب سے گزرا۔میرے والد نے اپنے بھائی کو آواز دی ادھر آؤ مجھے تم سے کچھ کہنا ہے۔رفاعہ نے کہا میں تم سے اس وقت تک کلام نہیں کروں گا جب تک کہ تمہیں اللہ اور اس کا رسول معاف نہ کر دیں۔اس دوران میں حضور اکرم ﷺ نے میرے والد کے بارے میں دریافت فرمایا تو لوگوں نے صورت حال بیان کی آپ نے فرمایا اگر وہ میرے پاس آجاتا تو میں اس کے بارے میں سوچ وبچار کرتا آخر ذیل کی آیات نازل ہوئی۔

یا یھا الذین امنوا لا تخونوا اللہ والرسول اور **اخرون مرجون لا مر اللہ**

ابونعیم اور ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۴۸۔سیدہ لبنیٰؓ دختر خطیم

لبنیٰ دختر خطیم انصاریہ اوسیہ۔قیس بن زید بن عامر ظفری کی زوجہ تھیں بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۲۴۹۔سیدہ لسیبہؓ دختر کعب

لسیبہ دختر کعب اور ایک روایت میں دختر حرب آیا ہے۔ام عمارہ انصاریہ از بنونجار طبرانی نے ان کا نام لام سے لکھا ہے اور ایک روایت میں نسیبہ نون کے ساتھ ہے۔ہم اگلے باب میں پھر ان کا ذکر کریں گے۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۵۰۔سیدہ لمیسؓ دختر عمرو

لمیس دختر عمرو بن حرام انصاریہ۔بقول ابن حبیب انہیں حضور اکرم ﷺ سے بیعت حاصل ہوئی۔

۷۲۵۱۔سیدہ لُہیہؓ ام ولد عمر بن خطاب

لہیہ جو حضرت عمر کی ام ولد تھیں۔انہیں صحبت حاصل ہوئی۔جعفر نے انہیں صحابیہ شمار کیا ہے اور باسنادہ زہری کے بھتیجے سے انہوں نے چچا سے روایت کی کہ اہل علم کی ایک جماعت نے ام المومنین حفصہ کا یہ واقعہ بیان کیا کہ انہوں نے ایک دن لہیہ کو بھیجا کہ جاؤ اور دیکھو کہ رسول اکرم میرے گھر سے نکل کر کس بیوی کے پاس گئے ہیں لہیہ نے آپ کو ام المومنین صفیہ کے حجرے میں پایا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

اور انہیں بتا دیا۔ حفصہ کہہ رہی تھیں۔ اس یہودیہ نے آپ کو دھوکا دیا ہے۔ ام المومنین نے لہیہ سے کہا واپس جاؤ اور جب حضور اکرم ﷺ صفیہ کے حجرے سے نکلیں تو جو کچھ میں نے صفیہ کے بارے میں کہا اسے بتا دینا۔ ام ولد نے ایسا ہی کیا ام المومنین صفیہ نے کہا مجھ سے بلند مرتبہ کون ہو سکتا ہے میں نبی کی بیٹی ہوں۔ ہارون میرے باپ موسیٰ میرے چچا اور محمد رسول اللہ میرے شوہر ہیں حضور واپس آئے جناب صفیہ رو رہی تھیں نبی کریم نے دریافت فرمایا تو انہوں نے جناب حفصہ کی بات اور اپنا جواب حضور اکرم کو بتایا چنانچہ آپ نے ان کے جواب کی تصدیق فرمائی۔ جب حفصہ کو حضور اکرم ﷺ کی تصدیق کا علم ہوا تو انہوں نے عہد کر لیا کہ آئندہ وہ صفیہ کو طعنہ زنی سے دکھ نہیں دیں گی۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۵۲۔ سیدہ لیلیٰ رضی اللہ عنہا دختر اطنابہ

لیلیٰ دختر اطنابہ بن منصور بن معیص بن جشم انصاریہ از بنو بلحبلی بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی

۷۲۵۳۔ سیدہ لیلیٰ رضی اللہ عنہا دختر ثابت

لیلیٰ دختر ثابت بن منذر انصاریہ از بنو مالک بن نجار بقول ابن حبیب انہوں حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۲۵۴۔ سیدہ لیلیٰ رضی اللہ عنہا دختر ابی حثمہ

لیلیٰ دختر ابی حثمہ بن حذیفہ بن غانم بن عامر بن عبداللہ بن عبید بن عویج بن عدی بن کعب بن لوی قرشیہ عدویہ۔ عامر بن ربیعہ کی زوجہ تھیں اور بیٹے کا نام عبداللہ اور کنیت ام عبداللہ تھی دونوں ہجرتیں کیں اور دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی۔ ان سے الشفاء نے روایت کی نیز یہ پہلی خاتون ہیں جو مدینے میں بحیثیت مہاجر داخل ہوئیں۔ ایک روایت میں ام سلمہ پہلی مہاجر خاتون ہیں۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن حارث سے انہوں نے عبدالعزیز بن عبداللہ بن عامر بن ربیعہ سے انہوں نے اپنی والدہ لیلیٰ سے روایت کی کہ عمر بن خطاب ہم پر اسلام کے بارے میں بہت سختی کرتے تھے۔ جب ہم نے حبشہ جانے کا ارادہ کیا تو اس اثنا میں حضرت عمر آ گئے اور میں اپنی اونٹنی پر سوار رخصت ہونے کو تیار کھڑی تھی۔ پوچھا ام عبداللہ کہاں جا رہی ہو۔ میں نے کہا تم نے ہمیں قبول اسلام کے بعد سخت ستایا ہے۔ اب ہم یہاں سے جا رہے ہیں تاکہ تو ہمیں مزید دکھ نہ دے سکے۔ یہ سن کر عمر نے کہا اللہ تمہارے ساتھ ہو اتنا کہا اور چلا گیا اس کے بعد میرا شوہر عامر بن ربیعہ آ گئے اور میں نے انہیں عمر کی رقت کے بارے میں بتایا وہ کہنے لگے کیا تو چاہتی ہے کہ عمر اسلام قبول کر لے میں نے کہا ہاں بعد میں راوی نے حدیث بیان کی۔

عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ ایک دن نبی کریمؐ ہمارے گھر میں تھے کہ میری والدہ نے مجھے بلایا۔ آؤ تمہیں کچھ دوں حضور اکرمؐ نے دریافت کیا تم اسے کیا دو گی والدہ نے کہا یا رسول اللہ کھجور فرمایا اگر تو اسے کچھ نہ دیتی تو میں تجھے جھوٹا کہتا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۲۵۵۔ سیدہ لیلیٰ رضی اللہ عنہا دختر حکیم

لیلیٰ دختر حکیم انصاریہ اوسیہ۔ یہ وہ خاتون ہے جس نے اپنا نفس حضور اکرم کو ہبہ کر دیا تھا چنانچہ احمد بن صالح مصری نے انہیں ازواج النبی میں شمار کیا ہے لیکن اور کسی نے ایسا نہیں کیا۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن میں اسے تصحیف شمار کرتا ہوں کیونکہ جس خاتون نے اپنا نفس آپ کو ہبہ کر دیا تھا وہ انصاریہ اوسیہ تھیں اور ان کے والد کا نام خطیم تھا حکیم اور خطیم کی تجنیس لفظی سے ابو عمر کو غلطی لگی اور خطیم کو حکیم سمجھ بیٹھے۔ واللہ اعلم

۷۲۵۶۔ سیدہ لیلیٰ رضی اللہ عنہا دختر خطیم

لیلیٰ دختر خطیم بن عدی بن عمرو بن سواد بن ظفر بن خزرج بن عمرو انصاریہ ظفریہ قیس بن خطیم کی ہمشیرہ تھیں۔ یہ خاتون حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی اے ہوا سے زیادہ سختی میں لیلیٰ دختر خطیم ہوں میں اپنا نفس پیش کرتی ہوں آپ مجھ سے نکاح کر لیں فرمایا مجھے منظور ہے اس پر وہ اپنے قبیلے واپس گئیں اور بتایا کہ انہوں نے آپ سے نکاح کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا یہ تو نے کیا کیا؟ تو تو ایک دوسرے آدمی کی بیوی ہے...... اور آپ کی اور کئی بیویاں ہیں جاؤ اور آپ سے علیحدگی کی اجازت لے لو۔ لیلیٰ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر علیحدگی کی درخواست کی جو آپ نے قبول کر لی۔ یہ ابن ابی خیثمہ کی روایت ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے اور ابو علی نے ابو عمر پر استدراک کیا ہے۔

۷۲۵۷۔ سیدہ لیلیٰ رضی اللہ عنہا دختر ربعی

لیلیٰ دختر ربعی بن عامر بن خلدہ انصاریہ از بنو بیاضہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور سے بیعت کی۔

۷۲۵۸۔ سیدہ لیلیٰ رضی اللہ عنہا دختر رباب

لیلیٰ دختر رباب بن حنیف انصاریہ۔ از بنو عوف بن خزرج بقول ابن حبیب حضور نبی کریمؐ سے بیعت کی۔

۷۲۵۹۔ سیدہ لیلیٰ رضی اللہ عنہا سدوسیہ

لیلیٰ سدوسیہ جو بشیر بن خصاصیہ کی زوجہ تھیں۔ ان سے ایاد بن لقیط نے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے ان کے خاوند کا نام زحم سے بدل کر بشیر کر دیا تھا۔ لیلیٰ سے مروی ہے کہ انہوں نے دو دن کا روزہ رکھنے کی خواہش کی۔ انہوں نے شوہر سے ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ حضور نبی کریمؐ نے ایسے روزے سے جو یہود کا معمول تھا منع فرمایا ہے آپ کا فرمان ہے کہ دن کو روزہ رکھو اور رات کو افطار کرو۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۶۰۔ سیدہ لیلیٰ رضی اللہ عنہا دختر ابو سفیان

لیلیٰ دختر ابو سفیان بن حارث بن قیس بن زید بن امیہ انصاریہ اشہلیہ۔ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۷۲۶۱۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر سماک

سیدہ لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر سماک بن ثابت بن سفیان بن جشم بن عامر بن امرأالقیس انصار یہ از بنو حارث بن خزرج تھیں۔ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۲۶۲۔ سیدہ لیلیٰؓ حضرت عائشہ کی آزاد کردہ کنیز

لیلیٰ جو عائشہ صدیقہ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ ان سے ابو عبداللہ مدنی نے روایت کی انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں گزارش کی یا رسول اللہ! آپ بعض اوقات بیت الخلاء سے نکلتے ہیں تو میں آپ کے بعد داخل ہوئی ہوں وہاں مجھے سوائے کستوری کی خوشبو کے اور کچھ نظر نہیں آتا فرمایا انبیاء کے اجسام اس مادے سے بنائے گئے ہیں جس سے اہل جنت کے جسم بنائے گئے ہیں۔ اس لئے ہمارے جسم سے جو غلاظت نکلتی ہے اسے زمین نگل لیتی ہے۔ (یہ حدیث راوی کا اختراع ہے)۔

ابن اثیر کے نزدیک ابو عبداللہ مدنی مجہول الحال ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۶۳۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر عبادہ

لیلیٰ دختر عبادہ انصاریہ ساعدیہ جو عبادہ بن عبادہ کی ہمشیرہ تھیں۔ بقول ابن حبیب حضورؐ سے بیعت کی۔

۷۲۶۴۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر عبداللہ

لیلیٰ دختر عبداللہ بن عبد شمس بن خلف بن ضرار بن عبداللہ بن قرط بن رزاح بن عدی بن کعب قرشیہ عدویہ یہ وہی خاتون ہیں جن کا عرف الشفاء تھا یہ جعفر کا قول ہے جنہوں نے محمد بن حبان سے نقل کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۲۶۵۔ سیدہ لیلیٰؓ عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی پھوپھی

لیلیٰ جو عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ کی پھوپھی تھیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی اور آپ سے روایت بھی کی۔ ام حمادہ دختر محمد بن عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے اپنی پھوپھی سے روایت کی کہ ام لیلیٰ اس کے لئے قمیص چادر اوڑھنی ہر مہینے رنگا کرتی تھیں اور اسی طرح کپڑوں کو رنگدار پانی میں ڈبوتی تھیں اور کہا کرتیں کہ انہوں نے حضور نبی کریمؐ سے انہی امور پر بیعت کی ہے۔

غسانی نے ام لیلیٰ اور ابو عمر نے لیلیٰ لکھا ہے۔ واللہ اعلم

۷۲۶۶۔ سیدہ لیلیٰؓ غفاریہ

لیلیٰ غفاریہ۔ یہ خاتون حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ غزوات میں زخمیوں کی مرہم پٹی اور مریضوں کی تیمارداری کے لئے جایا کرتی تھیں۔ ان سے موسیٰ بن قاسم نے یہ بات اسی طرح روایت کی ہے انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ حدیث روایت کی کہ آپ نے جناب عائشہ سے فرمایا کہ سب سے پہلے ایمان قبول کرنے والے علی بن ابی طالب تھے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۲۶۷۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر قانف

لیلیٰ دختر قانف ثقفیہ۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے نوح بن حکیم ثقفی سے (جو قرآن کے قاری تھے) انہوں نے ایک آدمی سے جو عروہ بن مسعود کی اولاد سے تھا اور جس کا نام داؤد تھا اور جسے ام حبیبہ دختر ابوسفیان نے جنا تھا انہوں نے لیلیٰ دختر قانف سے روایت کی کہ وہ ان لوگوں میں شامل تھیں جو حضور اکرم ﷺ کی صاحبزادی ام کلثوم کے غسل کے وقت موجود تھیں۔ سب سے پہلے آپ نے ازار پھر اوڑھنی پھر قمیص پھر چادر دی پھر آپ نے انہیں آخری کپڑے میں لپیٹا۔ حضور اکرمؐ دروازے کے پاس کھڑے تھے اور کفن کے کپڑے ایک ایک دے رہے تھے۔ قانف: نون کے ساتھ لکھا گیا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۶۸۔ سیدہ لیلیٰؓ دختر نہیک

لیلیٰ دختر نہیک بن اساف بن عدی بن جشم بن مجدعہ۔ یہ خاتون براء کی ہمشیرہ تھیں بقول ابن حبیب آپؐ سے بیعت کی۔

باب المیم

۷۲۶۹۔ سیدہ ماریہؓ قبطیہ

ماریہ قبطیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مولیٰ سریہ تھیں اور آپ کے صاحبزادے ابراہیم کی ام ولد تھیں حاکم اسکندریہ مصر مقوقس نے ماریہ اور سیرین دو بہنیں ایک خصی غلام مابور ایک خچر شہباء اور ایک ریشمی حلہ بطور ہدیہ روانہ کیا تھا۔ بقول محمد بن اسحٰق مقوقس نے آپ کو چار کنیزیں روانہ کی تھیں جس میں ایک ماریہ ام ابراہیم تھیں اور دوسری سیرین جو حضور نبی کریمؐ نے حسان بن ثابت کو دے دی تھی۔ جن سے عبدالرحمٰن پیدا ہوئے ان کے ساتھ جو خصی غلام آیا تھا اس کا نام مابور تھا۔ اسے جناب ماریہ سے متہم کیا گیا تو آپ نے حضرت علی کو حکم دیا کہ مابور کو قتل کر دو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے گزارش کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! گرم لوہے کی طرح یا اس شاہد کی طرح جو ایک کو دیکھتا ہے۔ جسے غائب نہیں پاتا آپ نے فرمایا تم شاہد بننا چنانچہ حضرت علی نے دیکھا تو اس کا ذکر کٹا ہوا تھا جس کا ذکر حضرت علی نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کر دیا۔

نوٹ: یہ روایت اس لئے مخدوش ہے کہ صرف اتہام پر کسی کے قتل کا حکم دینا کیسے ممکن ہے؟ مترجم۔

جناب ماریہ بطور ہدیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کی گئیں۔ مدینے میں ان کی آمد آٹھویں سال ہجری میں ہوئی اور حضرت عمر کے عہد خلافت میں سولہویں سال ہجری میں وفات پائی۔ خلیفہ نے ان کی نماز جنازہ کے لئے لوگوں کو جمع کیا اور نماز جنازہ پڑھائی تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۷۰۔ سیدہ ماریہؓ حضور اکرمؐ کی کنیز

ماریہ حضور اکرم کی کنیز تھیں۔ ان کی کنیت ام رباب تھی۔ اہل بصرہ سے ان کی حدیث مروی ہے کہ جس رات کو حضور اکرم صلی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کی تھی اس رات ایک دیوار کو پھاندنے کے لئے میں دیوار کے ساتھ جھک گئی تھی تاکہ آپ کو آسانی ہو اس حدیث کو عبداللہ بن حبیب نے ام سلیمان سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے اپنی دادی جناب ماریہ سے روایت کیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۲۷۷۱۔ سیدہ ماریہؓ حضور اکرمؐ کی خادمہ

ماریہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزار اور مثنیٰ بن صالح بن مہران مولیٰ عمرو بن حریث کی دادی تھیں۔ ان سے اہل کوفہ نے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔ ابو بکر بن عیاش نے مثنیٰ بن صالح بن مہران سے انہوں نے اپنی دادی ماریہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ہتھیلی سے زیادہ نرم کسی چیز کو نہیں چھوا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابو عمر لکھتے ہیں میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ خاتون اول الذکر ہی ہیں یا کوئی اور ابو نعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے اول الذکر سے مختلف قرار دیا ہے۔ ابن اثیر کے خیال میں دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم

۲۷۷۲۔ سیدہ ماریہؓ حجیر کی آزاد کردہ کنیز

ماریہ یا ماویہ۔ یہ خاتون حجیر بن ابواہاب تمیمی کی آزاد کردہ کنیز تھیں جو بنی نوفل کے حلیف تھی یہ وہ کنیز تھی جن کے گھر میں حبیب بن عدی کو قید کیا گیا تھا۔ عبید اللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے ماریہ سے روایت کی کہ خبیب بن عدی ان کے گھر میں بند تھا۔ ایک دن انہوں نے اس کے ہاتھ میں انگوروں کا اس کے سر کے برابر ایک گچھا دیکھا جس سے وہ توڑ توڑ کر کھا رہا تھا حالانکہ اس زمانے میں عرب میں انگور کا ایک دانہ بھی دستیاب نہیں تھا۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

یونس اور بکائی نے بروایت ابن اسحٰق خاتون کا نام ماویہ لکھا ہے اور عبداللہ بن ادریس نے ماریہ لکھا ہے۔

۲۷۷۳۔ سیدہ محبہؓ دختر ربیع

محبہ دختر ربیع بن عمرو بن ابوزہیر انصاریہ از بنو حارث بن خزرج۔ یہ خاتون سعد بن ربیع کی بہن تھیں۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۲۷۷۴۔ سیدہ محجنہؓ

محجنہ سوداء۔ مسجد میں مقیم تھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں وفات پائی یحییٰ بن ابی انیسہ نے علقمہ بن مرثد سے انہوں نے ایک مدنی سے روایت کی کہ ایک مدنی خاتون مسجد میں مقیم تھیں کہ آپ ان کی خبر گیری فرماتے تھے کچھ دن وہ غائب رہی تو آپ نے دریافت فرمایا صحابہ نے گزارش کی وہ وفات پا گئی ہے فرمایا مجھے کیوں نہیں بتلایا؟ چنانچہ آپ نے اس کی قبر پر چار تکبیر نماز جنازہ ادا کی۔

اس حدیث کو یحییٰ بن ابی انیسہ نے زہری سے انہوں نے ابو امامہ بن سہل سے انہوں نے حضور رسول کریم رؤف رحیم صلی اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علیہ وسلم سے اسی طرح روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۷۵۔ سیدہ محیاۃؓ دختر خالد بن سنان

محیاہ دختر خالد بن سنان۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوالرجا احمد بن محمد بن عبدالعزیز قاری سے انہوں نے ابوبکر محمد بن احمد صفار سے انہوں نے ابوسعید محمد بن علی بن عمرو سے انہوں نے ابوبکر احمد بن ابراہیم جرجانی سے انہوں نے محمد بن عمیر رازی حافظ سے انہوں نے عمرو بن اسحٰق بن علاء سے انہوں نے اپنے دادا ابراہیم بن علاء سے انہوں نے ابومحمد قرشی ہاشمی سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے ابن عمارہ سے انہوں نے اپنے والد عمارہ بن حزن بن شیطان سے خالد بن سنان کا قصہ بیان کیا کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ہوئی تو محیاہ دختر خالد آپ کی خدمت میں آئیں اور اپنا نسب بیان کیا حضور اکرمؐ نے اپنی چادر بچھائی اور خاتون کو اس پر بٹھایا اور فرمایا کہ بنوضیعہ کی یہ خاتون میری بھتیجی ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۷۶۔ سیدہ مرضیہؓ

مرضیہ۔ ابن ابی عاصم نے الوحدان میں ان کا ذکر کیا ہے۔ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ تا احمد بن عمرو بن ابی عاصم' عمرو بن بشر ابوحفص صیرفی سے انہوں نے یحییٰ بن راشد سے انہوں نے محمد بن حمران سے انہوں نے عبداللہ بن حبیب سے انہوں نے ام سلیمان سے انہوں نے اپنی ماں مرضیہ سے روایت کی کیا تم ایسی بات سے انکار کرو گے جو حضور اکرمؐ کے عہد میں کی جاتی تھی کہ میت کے پیچھے پیچھے انگیٹھی لائی جاتی تھی۔

۷۲۷۷۔ سیدہ مریمؓ دختر ایاس

مریم دختر ایاس انصاریہ مدنیہ۔ ان سے عمرو بن یحییٰ مازنی نے روایت کی ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۲۷۸۔ سیدہ مریمؓ مغالیہ

مریم مغالیہ جو ثابت بن قیس بن شماس کی زوجہ تھیں۔ یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عبادہ بن ولید سے انہوں نے عبادہ بن صامت سے انہوں نے ربیع دختر معوذ سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے خاوند سے خلع کر لیا چنانچہ حضرت عثمان نے انہیں حکم دیا کہ وہ ایک حیض سے اپنے رحم کو صاف کر لے حضرت عثمان نے یہ حکم حضور اکرمؐ کے اس حکم سے اخذ کیا جو آپ نے مریم مغالیہ کو اس وقت دیا تھا جب مریم نے اپنے خاوند کو فدیہ دے کر علیحدگی اختیار کر لی ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۷۹۔ سیدہ مزیدہ عصریہؓ

مزیدہ عصریہ۔ ہود بن عبداللہ بن سعد نے اپنی دادی مزیدہ سے روایت کی کہ حضور نے انصار کے علم تیار کرائے اور ان پر زرد رنگ کرا دیا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابونعیم نے اس ترجمے میں مزیدہ کو خاتون بتایا ہے لیکن خود ابونعیم اور باقی علماء نے مزیدہ کو مرد شمار کیا ہے اور مزیدہ بن جابر العصری العبدی کو ہود بن عبداللہ بن سعد کا دادا لکھا ہے اور یہی درست ہے اور مزیدہ کو عورت شمار کرنا وہم ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بخاری نے انہیں مزیدہ عصری عبدی لکھا ہے اور ان کی صحبت کے قائل ہیں اور ان سے ہود بن عبداللہ نے روایت کی یہ بصری شمار ہوتے ہیں ابوعروبہ حرانی اور ابوعمرو غیرہ نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے ابوموسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے اور تحریر کیا کہ مزیدہ مرد کا نام ہے خاتون کا نام نہیں واللہ اعلم۔

۷۲۸۰۔ سیدہ مسرہؓ

مسرہ۔ ان کا نام غبرہ تھا۔ حضور اکرمؐ نے بدل کر مسرہ کر دیا ان کا ذکر اس حدیث میں ہے جسے زید بن ابی انیسہ نے زہری سے مرسلاً روایت کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۲۸۱۔ سیدہ مسیکہؓ عبداللہ بن ابی بن سلول کی لونڈی

مسیکہ۔ عبداللہ بن ابی منافق کی لونڈی تھیں۔ ان کے اور امیمہ کے بارے میں قرآن حکیم کی یہ آیت اتری "لا تکرھوا فتیاتکم علی البغاء" اور تم اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو۔ یہ ابن مندہ کا قول ہے۔

ابومعاویہ نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ امیمہ اور مسیکہ نے عبداللہ بن ابی کے خلاف حضور اکرمؐ کے پاس شکایت کی جس پر مذکور آیت نازل ہوئی۔

ابوالفضل بن ابوالحسن طبری فقیہ نے ابویعلی احمد بن علی سے انہوں نے ابن نمیر سے انہوں نے ابن ابی عبیدہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ عبداللہ بن ابی نے اپنی لونڈی کو بدکاری پر مجبور کیا تو کنیز نے حضور اکرمؐ سے شکایت کی اور مذکورہ آیت نازل ہوئی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے اور ہم نے معاذ کے ترجمے میں اسے زیادہ تفصیل سے لکھا ہے۔

۷۲۸۲۔ سیدہ مطیعہؓ دختر نعمان

مطیعہ دختر نعمان بن مالک انصاریہ از بنوعمرو بن عوف۔ ان کا نام عاصیہ تھا حضور اکرم نے بدل دیا۔ بقول ابن حبیب انہیں بیعت نصیب ہوئی۔

۷۲۸۳۔ سیدہ معاذہؓ زوجہ اعشیٰ

معاذہ زوجہ اعشی مازنیہ۔ یہ وہ عورت ہے جس نے اپنے خاوند عبداللہ بن اعور اعشی کے خلاف بغاوت کی ابوموسیٰ نے اجازۃً باسنادہ تا ابوغالب کوشیدی اور محمد بن ابی اسحاق فرابی اور ابوشکر احمد بن علی حبال نے ابوبکر احمد بن عبداللہ بن احمد سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے عبداللہ بن احمد سے انہوں نے عباس بن عبدالعظیم عنبری سے انہوں نے ابوسلمہ عبید بن عبدالرحمٰن حنفی سے انہوں نے جنید بن امین بن زروہ بن نضلہ بن طریف بن نہصل حرمازی سے انہوں نے امین سے انہوں نے ان کے باپ زروہ سے انہوں نے اپنے باپ نضلہ سے روایت کی کہ اعشی عبداللہ بن اعور کے پاس اس کے اپنے قبیلے کی عورت معاذہ تھی۔ اعشی رجب کے مہینے میں اپنے اہل وعیال کے لئے ہجر سے غلہ خریدنے گیا۔ اس کی غیر حاضری میں اس کی بیوی بھاگ گئی اور ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

دوسرے آدمی کے پاس جا کر پناہ لی۔اعشی واپسی پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور ذیل کے اشعار پیش کئے۔

یا سید الناس و دیان العرب اشکو الیک ذربة من الذرب

اے لوگوں کے سردار اور اے عرب کے حاکم میں آپ کے سامنے ایک سرکش عورت کے بارے میں شکایت کرتا ہوں۔

کالذئبة العنساء فی ظل السرب اخلفت العهد الطت بالذنب

اس جنگلی بھیڑیے کی طرح جو ریوڑ کی تاک میں ہوتا ہے عہد کی خلاف ورزی کی اور گناہ میں لت پت ہوگئی۔

خرجت ابغیها الطعام فی رجب فخلفتنی بنزاع و هرب

میں رجب میں اس کے لئے غلہ خریدنے گیا اس نے مجھ کو دھوکا دیا اور بھاگ گئی۔

واو ردتنی بین عیص مؤتشب وهن شر غالب لمن غلب

اس نے مجھے اوباشوں کے ہجوم میں پھنسا دیا اور عورتیں ایسا شر ہیں کہ جس پر غلبہ پالیں اسے دبا تی ہیں۔

ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے اور اعشیٰ کے ترجمے میں ہم یہ قصہ لکھ آئے ہیں۔

۷۲۸۴۔سیدہ معاذہؓ عبداللہ بن ابی بن سلول کی لونڈی

معاذہ۔عبداللہ بن ابی کی لونڈی تھیں۔لیث سے عقیل نے انہوں نے زہری سے انہوں نے محمد بن ثابت سے (بنو حارث بن خزرج کے بھائی ہیں) روایت کی کہ ولا تکرهو افتیاتکم علی البغاء معاذہ کے بارے میں نازل ہوئی عبداللہ اس خاتون کو بدکاری کے لئے مارتا تھا تا کہ وہ حاملہ ہو جائے اور اس طرح اسے فدیہ مل جائے لیکن یہ خاتون عبداللہ کا کہا ماننے سے انکار کرتی تھیں کیونکہ وہ اسلام قبول کر چکی تھیں قرآن کی آیت کے نزول کے بعد انہیں عبداللہ بن ابی نے آزاد کر دیا اور معاذہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کر لی اور سہل بن قرظہ نے جو بنوعمرو بن عوف کے بھائی تھے ان سے نکاح کر لیا اور عبداللہ بن سہل اور ام سعید دختر سہل کو جنم دیا اس کے بعد وہ فوت ہو گئے یا انہوں نے بیوی کو طلاق دے دی اور معاذہ نے حمیر بن عدی قاری سے جو بنوخطمہ کے بھائی تھے نکاح کر لیا اور دو جڑواں بیٹوں حارث اور عدی کو جنم دیا۔اس کے بعد اس شوہر سے علیحدگی ہوگئی اور بنوخطم کے عامر بن عدی سے نکاح کر لیا اور ان سے ام حبیب لڑکی پیدا ہوئی۔

معاذہ کا نسب اس طرح بیان ہوا ہے۔معاذہ دختر عبداللہ بن خیر بن ضریر بن امیہ بن خدارہ بن حارث بن خزرج۔ابن ماکولا نے بھی ان کا سلسلہ نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور اس واقعہ کو بھی اسی طور پر بیان کیا ہے اور ضریر۔ضاد پر پیش اور راء پر زبر ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ابوعمر نے معاذہ دختر عبداللہ لکھا ہے ایک روایت میں مسیکہ لکھا ہے زہری نے لکھا کہ معاذہ ہے اور اعمش نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر سے لکھا ہے کہ مسیکہ ہے۔اور کہا: لیکن صحیح روایت ابن شہاب کی ہے اور ابوصالح نے ابن عباس سے اس قصے کو نقل کیا ہے اور لونڈی کا نام مسیکہ لکھا ہے اور اس طرح وہ اعمش کے ہم نوا ہو گئے۔واللہ اعلم۔

ہم نے ابن شہاب کے قول کے مطابق معاذہ کا جو سلسلہ نسب خدارہ تک بیان کیا ہے اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انصار زمانہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جاہلیت میں ایک دوسرے کے آدمیوں کو جنگی قیدی بنالیا کرتے تھے کیونکہ بنوخدرہ اور بنوخدارہ حارث بن خزرج کی اولاد سے تھے اور عبداللہ بن ابی بنوحبلی بن غنم بن عوف بن خزرج سے تھا۔ اس لحاظ سے یہ سب خزرجی ہیں اور باوجودیکہ معاذہ بنوخدارہ سے تھیں۔ وہ عبداللہ بن ابی کی لونڈی تھیں۔ واللہ اعلم۔

۷۲۸۵۔ سیدہ معاذہ غفاریہؓ

معاذہ غفاریہ۔ ابوموسیٰ نے کتابتہً ابوسعد محمد بن عبداللہ معدانی سے انہوں نے ابوحسین بن ابوقاسم سے انہوں نے احمد بن موسیٰ سے انہوں نے محمد بن علی سے انہوں نے جعفر بن احمد بن رزین موصلی سے انہوں نے یعقوب دورقی سے انہوں نے یعلی بن عبید سے انہوں نے حارثہ بن ابوالرجال سے انہوں نے عمرہ سے روایت کی کہ انہیں معاذہ غفاریہ نے بتایا کہ میں ایک بار آپ کا ساتھ دینے کے لئے تاکہ مریضوں کی عیادت اور زخمیوں کی مرہم پٹی کرسکوں حضرت عائشہ کے حجرے میں حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ میں اندر داخل ہوئی تو حضرت علیؓ نکل رہے تھے۔ میں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ''اے عائشہ! علی مجھے سب آدمیوں سے زیادہ عزیز اور مکرم ہے تو اس کے حق کو پہچان اور جب تیرے پاس آئے تو احترام سے پیش آ۔'' راوی نے اس حدیث کو حضرت علی کی عبادت گزاری کے پیش نظر بیان کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۸۶۔ سیدہ ملیکہؓ اسحٰق بن عبداللہ کی دادی

ملیکہ جو اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ کی دادی تھیں۔ ایک روایت میں ہے کہ انس بن مالک کی دادی تھیں۔ انہیں صحبت ملی اور انس بن مالک نے ان سے روایت کی ابوالحرم مکی بن ربان نحوی نے باسنادہ یحیٰ بن یحیٰ سے انہوں نے مالک سے انہوں نے اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ ان کی دادی ملیکہ نے رسول اکرم ﷺ کی دعوت کی۔ آپ نے کھانے کے بعد فرمایا۔ اٹھو۔ میں تمہیں نماز پڑھاؤں۔ انس چٹائی لانے کو اٹھے۔ وہ کثرت استعمال سے سیاہ ہوچکی تھی۔ پانی سے دھوکر صاف کی حضورؐ آگے کھڑے ہوئے اور جناب انس اور ایک یتیم بچہ پیچھے کھڑے ہوئے اور ہمارے پیچھے بڑھیا کھڑی ہوئی۔ آپ نے دو رکعت نماز ادا کی اور پھر تشریف لے گئے۔ ترمذی نے اسحٰق انصاری سے انہوں نے معن سے انہوں نے مالک سے روایت کی۔

ایک روایت کے مطابق یہ خاتون ام سلیم اور ایک کے مطابق ام حرام ہیں لیکن یہ غلط ہے اور ام سلیم کے بارے میں بڑا اختلاف ہے جیسا کہ آگے آئے گا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔ ابوعمر نے انہیں اسحٰق کی دادی لکھا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے انہیں انس بن مالک کی دادی کہا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ اس خاتون کے بارے میں ابوعمر کا قول درست ہے کہ ملیکہ اسحٰق بن عبداللہ کی دادی اور عبداللہ کی ماں ہیں اور ام عبداللہ ہی ام سلیم ہیں لیکن ابن مندہ اور ابونعیم کے مطابق ہم انہیں ام سلیم نہیں کہہ سکتے کیونکہ اس طرح ام سلیم انس بن مالک کی والدہ بنے گی نہ کہ دادی اور انس بن مالک کی نہ تو کوئی دادی اور نہ نانی تھی جو اسلام لائی ہوتا کہ اس سے منسوب کیا جاسکے اور اس کا علم خدا ہی کو ہوسکتا ہے کہ ابوعمر کا قول کس حد تک درست ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۲۸۷۔سیدہ ملیکہؓ دختر خارجہ

ملیکہ ایک روایت میں حبیبہ ہے جو خارجہ بن زید بن ابوزہیر کی دختر تھیں از انصار۔ہم حبیبہ کے ترجے میں اس کا ذکر کرآئے ہیں۔ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۸۸۔سیدہ ملیکہؓ دختر خارجہ

ملیکہ دختر خارجہ بن سنان بن ابی حارثہ بن مرہ بن عوف بن سعد بن ذبیان بن بغیض بن ریث بن غطفان بن سعد بن قیس عیلان المریہ۔ابن جریج نے عکرمہ سے روایت کی کہ اسلام نے چار عورتوں اور ان کے چار سوتیلے بیٹوں کے درمیان علیحدگی کردی تھی۔ان میں سے ایک ملیکہ دختر خارجہ تھیں جو زبان بن سیار بن عمرو بن جابر بن عقیل بن ہلال بن سمی بن مازن بن فزارہ فزاری کی زوجہ تھیں اور زبان کی وفات کے بعد منظور بن زبان نے سوتیلی ماں کو بیوی بنالیا تھا۔ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۸۹۔سیدہ ملیکہؓ خباب بن ارت کی اہلیہ

ملیکہ زوجہ خباب بن ارت۔حضور ﷺ کی زیارت کی اور ان کی حدیث کو ابو خالد دالانی نے منہال بن عمرو سے موقوفاً روایت کیا۔ابن مندہ نے ذکر کیا ہے۔

۷۲۹۰۔سیدہ ملیکہؓ ام سائب

ملیکہ جو سائب بن اقرع ثقفی کی والدہ تھیں اور عطر بیچا کرتی تھیں۔عطاء بن سائب نے بعض دوستوں سے انہوں نے سائب بن اقرع سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ وہ حضور نبی کریم ﷺ کی خدمت میں عطر بیچنے کو حاضر ہوئیں۔آپ نے پوچھا ملیکہ تجھے مجھ سے کوئی کام ہے۔اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ! فرمایا کہو تاکہ میں اسے پورا کروں عرض کیا یا رسول اللہ! پہلے میرے بیٹے کے لئے دعا فرمایئے حضور اکرم نے بچے کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعا فرمائی۔ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۲۹۱۔سیدہ ملیکہؓ دختر عمرو زیدیہ

ملیکہ دختر عمرو الزیدیہ از لات بن سعد سعد العشیرہ بن مذحج۔ان کی حدیث کے راوی زہیر بن معاویہ ہیں جنہوں نے اپنے قبیلے کی ایک خاتون سے روایت کی ان کا بیان ہے کہ میرے گلے میں درد شروع ہو گیا۔میں ملیکہ کے پاس گئی تو اس نے گائے کا گھی علاج کے لئے بتایا کیونکہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ گائے کا دودھ شفا اور گھی دوا ہے۔

یحیٰی بن محمود نے (جس میں کہ انہوں نے اجازت دی) باسنادہ ابوبکر بن ابی عاصم سے انہوں نے اسماعیل بن عبداللہ بن عثمان بن صالح سے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے کہا کہ انہوں نے حمزہ بن عبدالواحد بن محمد بن عمرو بن حلحلہ کو لکھا انہوں نے محمد بن عمرو سے روایت کی کہ انہیں ملیکہ نے بتایا حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب تم کسی قوم کے بارے میں سنو کہ وہ زمین میں دھنس گئی ہے تو ان کی قیامت برپا ہو گئی۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۲۹۲۔ سیدہ ملیکہؓ دختر عمرو بن سہیل

ملیکہ دختر عمرو بن سہل انصاریہ۔ از بنو عبدالاشہل۔ ہیثم بن تیہان کی زوجہ تھیں اور بقول ابن حبیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۲۹۳۔ سیدہ ملیکہؓ دختر عویمر

ملیکہ دختر عویمر ہذلیہ۔ ان دو عورتوں میں سے ایک ہیں جنہوں نے دوسری کے پیٹ پر ضرب لگائی تھی اور اس کا حمل ساقط ہوگیا تھا لڑنے والی دونوں عورتیں بنو ہذیل سے تھیں۔ ابن عباس کے مطابق ایک کا نام ملیکہ اور دوسری کا نام ام غطیف تھا۔ اسے سماک نے عکرمہ سے اور انہوں نے ابن عباس سے روایت کیا اور ابو عمر اور ابو موسیٰ دونوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابو موسیٰ نے ان کے والد کا نام عویم (بغیر رأ) لکھا ہے۔ بقول ابو موسیٰ ایک روایت میں ان کے والد کا نام ساعدہ ہے اور دوسری عورت کا نام ام عفیف لکھا ہے۔ اور ابو عمر نے عویمر اور غطیف لکھا ہے۔ نیز ابو موسیٰ کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ ملیکہ عویم بن ساعدہ کی بیٹی تھیں یا بہن۔ اور سقوط حمل کا قصہ جو ابو موسیٰ نے بیان کیا ہے اس میں ایک غلام یا کنیز کے آزاد کرنے کا حکم بھی مذکور ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ملیکہ کا تعلق بنو ہذیل سے تھا۔

۷۲۹۴۔ سیدہ مندوسؓ دختر خلاد

مندوس دختر خلاد بن سوید بن ثعلبہ انصاریہ خزرجیہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۲۹۵۔ سیدہ مندوسؓ دختر عبادہ

سیدہ مندوس رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر عبادہ بن دلیم بن حارثہ بن ابو خزیمہ انصاریہ ساعدیہ۔ سعد بن ابن عبادہ کی بہن تھیں۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۲۹۶۔ سیدہ مندوسؓ دختر عمرو

مندوس دختر عمرو بن خنیس بن لوذان بن عبدود انصاریہ ہمشیرہ منذر بن عمرو اور مسلمہ بن مخلد کی والدہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔

۷۲۹۷۔ سیدہ منیعہؓ

منیعہ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی۔ ان سے ان کی بیٹی قریبہ نے روایت کی کہ وہ حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور النار النار کے الفاظ کہے آپ اٹھ کر ان کے پاس آئے اور پوچھا کہ تیرا کیا مقصد ہے؟ منیعہ نے اپنی بات بتائی۔ اس وقت انہوں نے نقاب اوڑھی ہوئی تھی آپ نے فرمایا اے خدا کی بندی تو اپنا چہرہ کھول دے کیونکہ اسفار اسلام ہے اور نقاب اوڑھنا گناہ ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۲۹۸۔سیدہ میمونہؓ دختر حارث ہلالیہ

میمونہ دختر حارث بن حزن ہلالیہ۔ ہم ان کا نسب ان کی ہمشیرہ لبابہ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ جناب میمونہ ازواج مطہرات میں شامل تھیں۔ ہم ان کی بہنوں لبابۃ الکبریٰ لبابۃ الصغریٰ اور اسماء دختران عمیس کا ذکر پہلے کر چکے ہیں۔ میمونہ کا نام برہ تھا جسے حضور اکرم نے بدل دیا تھا۔ کریب نے اسے ابن عباس سے روایت کیا ہے جناب میمونہ کریب اور خالد بن ولید کی خالہ تھیں۔ حضور اکرمؐ سے پہلے وہ ابورہم بن عبدالعزیٰ بن عبدود بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی اور ایک اور روایت میں سخبرہ بن ابورہم ایک روایت میں حویط بن عبدالعزیٰ اور ایک اور روایت میں فروہ بن عبدالعزیٰ اسدی اسد بن خزیمہ کا نام مذکور ہے۔ یہ قتادہ کا قول ہے۔

رسول کریمؐ نے عمرہ قضا کے دوران میں ذیقعدہ ساتویں سال ہجری میں جناب میمونہ سے نکاح کیا۔ آپ نے حضرت جعفر کو نکاح کا پیغام دے کر ان کے پاس بھیجا۔ میمونہ نے کہا عباس میرے کفیل ہیں۔ ان سے پوچھ لو بلکہ ایک روایت میں یوں آیا ہے کہ خود حضرت عباس نے آپ سے ذکر کیا کہ میمونہ دختر حارث بیوہ ہوگئی ہے۔ آپ نکاح کر لیں چنانچہ حضور اکرم نے نکاح کر لیا۔

ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ حضور نبی کریم رحمۃ اللعالمینؐ نے صفیہ سے نکاح کے بعد میمونہ سے نکاح کیا جو ابورہم کی بیوہ تھیں۔

یونس نے جعفر بن برقان سے انہوں نے میمون بن مہران سے انہوں نے یزید بن اصم سے روایت کی کہ آپ نے میمونہ سے نکاح کیا جب آپ نے احرام کھول دیا تھا۔ یہ نکاح میمونہ کے ایک بالاخانہ میں ہوا تھا اور بعد وفات وہ اسی میں دفن ہوئی تھیں اور یزید میمونہ کا بھتیجا تھا۔ ایک روایت میں ہے کہ حضور اکرمؐ نے بحالت احرام نکاح کیا تھا۔

کئی راویوں نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حمید بن مسعدہ سے انہوں نے سفیان بن حبیب سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عباس سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میمونہ سے بحالت احرام نکاح کیا۔

اسی اختلاف روایت کی بناء پر فقہاء میں اختلاف ہے کہ آیا بحالت احرام نکاح جائز ہے یا نہیں؟ بعض فقہاء کا کہنا ہے کہ جب آپ نے نکاح کیا تو احرام نہیں تھا جب لوگوں کو نکاح کا علم ہوا تو آپ نے احرام باندھا ہوا تھا۔ بعد میں جب ان سے بہ مقام سرف مجامعت کی تو احرام کھول دیا تھا۔ وہاں وہ فوت ہوگئیں اور انہیں وہیں دفن کی گئیں۔

جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم عمرے سے فارغ ہوئے تو آپ نے مکے میں تین دن قیام فرمایا انقضائے مدت کے بعد اہل مکہ طرف سے سہیل بن عمرو چند آدمیوں کے ساتھ آیا کہ آپ کی میعاد اقامت ہوگئی ہے۔ اس لئے آپ حسب شرائط مکے سے نکل جائیں آپ نے فرمایا مجھے شب زفاف کا موقع دو پھر میں تمہیں دعوت ولیمہ کھلاؤں گا۔ سہیل نے کہا ہمیں اس کی ضرورت نہیں چنانچہ آپ نے مکے سے کوچ فرمایا اور رات بہ مقام سرف بسر کی۔

ابن شہاب اور قتادہ کہتے ہیں کہ میمونہ وہی خاتون ہیں جنہوں نے اپنا نفس حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا تھا لیکن صحیح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

روایت ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔

ابومنصور بن مکارم بن احمد نے باسنادہ معافی بن عمران سے انہوں نے ہشام بن سعد سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے میمونہ سے دربارہ پنیر دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا چھری لے کر کاٹ لو اور خدا کا نام لے کر کھالو۔

جناب میمونہ کی وفات اکاون سال ہجری میں ہوئی اور ایک دوسری روایت کے مطابق تریسٹھ سال ہجری میں (سال حرہ) میں ہوئی۔ ابن عباس نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور یزید بن اصم اور عبداللہ بن شداد نے جوان کے بھانجے تھے اور عبیداللہ خولانی نے انہیں قبر میں اتارا آخرالذکر ان کی گود میں پل کر جوان ہوئے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۲۹۹۔ سیدہ میمونہؓ حضورﷺ کی آزاد کردہ کنیز

میمونہ رسول اللہﷺ کی آزاد کردہ کنیز۔ ان سے حضرت علی کرم اللہ وجہہ اور زیاد بن ابوسودہ نے روایت کی ابونعیم کے نزدیک میمونہ سعد کی دختر تھیں اور ابن مندہ نے ان کا علیحدہ ذکر کیا ہے۔

معاویہ بن صالح نے زیاد بن ابوسودہ سے انہوں نے میمونہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیت المقدس کے بارے میں دریافت کیا فرمایا یہ وہ مقام ہے جہاں حشر نشر بپا ہوگا اس لئے وہاں جاؤ اور نماز ادا کرو۔ وہاں کی ایک نماز ہزار نماز کے برابر ہے۔ میمونہ نے کہا جسے وہاں پہنچنے کی ہمت نہ ہو وہ کیا کرے فرمایا جو آدمی وہاں جانے کی استطاعت نہ رکھتا ہو اسے چاہیے کہ وہاں تیل بطور تحفہ روانہ کرے تاکہ مسجد میں دیا جلایا جائے اس کا یہ عمل نماز پڑھنے کے مساوی ہوگا۔

عبیداللہ بن موسیٰ نے اسرائیل سے انہوں نے زید بن جبیر سے انہوں نے ابویزید ضبی سے انہوں نے میمونہ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ولد الزنا کے بارے میں پوچھا گیا فرمایا اس میں کوئی بھلائی نہیں اگر میرے دونوں پاؤں میں نعل لگا دیئے جائیں۔ یہ مشقت میرے لئے اس سے بہتر ہے کہ میں ایک ولد الزنا کو آزاد کروں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آدمی کے بارے میں دریافت کیا گیا جو روزے میں عورت کا بوسہ لے فرمایا اس نے افطار کیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ البتہ اس روایت سے ابوعمر نے بیت المقدس کی فضیلت پر استدلال کیا ہے اور یہ کہ غیبت اور بول سے قبر کا عذاب شدید تر ہو جائے گا۔

۷۳۰۰۔ سیدہ میمونہؓ دختر سعد

میمونہ دختر سعد جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزار تھی۔ ان کی حدیث کو ایوب بن خالد اور ہلال بن ابی ہلال نے روایت کیا ہے۔ اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے علی بن خشرم سے انہوں نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے ایوب بن خالد سے انہوں نے میمونہ دختر سعد سے روایت کی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو آدمی اپنے لباس میں غیر مناسب طور پر اپنی ازار کو زمین پر لٹکاتا ہے۔ اس کی مثال قیامت کے دن اس اندھیرے کی طرح ہوگی جس میں کوئی روشنی کی کرن نہ ہو اور محمد بن ہلال نے اپنے والد سے انہوں نے میمونہ سے سنا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا جس شخص نے روزے کو رات سے ملایا تو روزہ رکھے اور جس نے صبح کر دی اور رات سے نہیں ملایا وہ روزہ نہ رکھے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۰۱۔ سیدہ میمونہؓ دختر صبیح

میمونہ دختر صبیح اور ایک روایت میں صفیح بن حارث ہے۔ یہ خاتون ابوہریرہ کی والدہ تھی۔ طبرانی ان کا نام لکھا ہے لیکن اس حدیث میں جو ہم نے امیمہ کے ترجمے میں لکھی ہے۔ ان کا نام مذکور نہیں ابو محمد بن قتیبہ نے لکھا ہے کہ سعید بن صفیح سخت آدمیوں میں سے تھا۔

عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے عکرمہ بن عمار سے انہوں نے ابوکثیر سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی حضور اکرم ﷺ نے فرمایا خدا نے ایسا کوئی مومن پیدا نہیں کیا جس نے میرے بارے میں سنا اور دیکھے بغیر مجھ سے محبت نہ کی ہو۔ میں نے کہا اے ابوہریرہؓ تجھے اس کا کیسے پتہ چلا۔ انہوں نے کہا میری ماں مشرکہ تھی اور میں اسے اسلام کی طرف بلاتا تھا لیکن وہ مجھ سے لڑتی جھگڑتی تھی اور راوی نے ابوہریرہ کی والدہ کے اسلام کا بالتفصیل ذکر کیا ہے اور جسے ہم ام ابوہریرہ کے ترجمے میں بیان کریں گے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۰۲۔ سیدہ میمونہؓ دختر عبداللہ

میمونہ دختر عبداللہ بنو مرید از بنو بلی۔ انہیں بعادرہ بھی کہتے تھے اور یہ لوگ بنوامیہ بن زید انصاری کے حلیف تھے یہ ابن اسحٰق کا قول ہے اور اس خاتون کے اسلام کا ذکر کیا ہے اور ابن ہشام نے ان کا نام لکھا ہے یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے کعب بن اشرف (یہودی) کے ان اشعار کا جواب لکھا ہے جو اس یہودی نے مقتولین بدر کے سوگ میں تصنیف کئے تھے۔ جناب میمونہ کے اشعار کا پہلا شعر درج ذیل ہے۔

بکت عین من یبکی لبدر و اھلہ وعلت باھلیہ لؤی بن غالب

جس کی آنکھ بدر اور اہل بدر پر روتی ہیں وہ روئیں اور لوی بن غالب نے اپنے اہل کے ساتھ کوئی کمی نہیں رہنے دی۔

غسانی نے ان کے ذکر سے ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۷۳۰۳۔ سیدہ میمونہؓ دختر ابوعنبسہ

میمونہ دختر ابوعنبسہ یا بنت عنبسہ۔ یہ ابن مندہ اور ابوعمر کا قول ہے۔ ابونعیم کے مطابق یہ لفظ عسیب کی تصحیف ہے۔ منتجع بن مصعب ابوعبداللہ العبدی نے ربیعہ دختر مرشد سے (اور وہ بنوفریع کے پاس ٹھہرا کرتی تھیں) انہوں نے منبہ سے انہوں نے میمونہ دختر عسیب سے (ایک روایت میں دختر ابی عنبسہ آیا ہے) جو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ کنیز تھیں روایت کی کہ ایک خاتون جرش قبیلہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس آئیں۔ اور کہا اے عائشہ! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے میرے بارے میں درخواست کرو کہ آپ میرے لئے دعا فرمائیں تا کہ میرے دل کو سکون و اطمینان نصیب ہو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے فرمایا اپنا دایاں ہاتھ دل پر رکھو اور اسے رگڑ اور ذیل کی دعا پڑھ۔

بسم الله اللهم داونی بدوائک و اشفنی بشفائک و اغننی بفضلک عمن سواک

ربیعہ سے مروی ہے کہ اس نے اس کو آزمایا اور تیر بہدف پایا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۰۴۔ سیدہ میمونہؓ دختر کردم

میمونہ دختر کردم ثقفیہ۔ ان سے یزید بن مقسم نے روایت کی ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے عبداللہ بن یزید بن مقسم بن ضبۃ الطائفی سے روایت کی کہ انہوں نے اپنی پھوپھی سارہ دختر مقسم سے انہوں نے میمونہ دختر کردم سے سنا کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکے میں دیکھا آپ اونٹنی پر سوار تھے اور میں اپنے والد کے ساتھ تھی حضور اکرم ﷺ کے ہاتھ میں کتاب کی طرح ایک درہ تھا اور بدو درہ درہ کر رہے تھے۔

میمونہ کے والد نے حضور اکرم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! میں نے بوانہ کے مقام پر قربانی کرنے کی نذر مانی ہے۔ فرمایا وہاں کوئی بت تو نہیں۔ انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ۔ فرمایا اپنی نذر پوری کرو۔ فضل بن دکین نے عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن یعلی بن کعب ثقفی سے انہوں نے یزید بن مقسم سے انہوں نے میمونہ سے روایت کی کہ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۰۵۔ سیدہ میمونہؓ

میمونہ غیر منسوبہ۔ ان سے آمنہ دختر عمر نے روایت کی۔ ابو نعیم کہتے ہیں ابن مندہ نے ان کا ذکر نہیں کیا اور سلیمان بن احمد نے انہیں میمونہ بن سعد کے ترجمے میں ذکر کیا ہے۔

یحییٰ بن ابوالرجاء نے اذناً باسنادہ ابوبکر بن ابی عاصم سے انہوں نے علی بن میمون ابوالحسن عطار سے انہوں نے عثمان بن عبدالرحمٰن حرانی سے انہوں نے عبدالحمید بن یزید سے انہوں نے آمنہ دختر عمر سے انہوں نے میمونہ سے روایت کی انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا یا رسول اللہ! ہمیں صدقے کے بارے میں کچھ بتائیے۔ آپ نے فرمایا صدقہ جہنم کی آگ سے پناہ ہے۔ اگر تو اسے اللہ کی رضا کے لئے پیش کرے۔ پھر دریافت کیا کتے کی قیمت کے بارے میں ارشاد فرمائیے۔ فرمایا یہ جاہلیت کا چسکا ہے اور اللہ اس سے بے نیاز ہے۔ پھر عذاب قبر کے متعلق پوچھا فرمایا یہ پیشاب کی اثر کی وجہ سے ہے جو اس سے ملوث ہو جائے۔ پانی سے دھولے اور اگر پانی نہ ملے تو صاف ستھری مٹی سے صفائی کر لے۔ اس حدیث کو ابن مندہ اور ابو نعیم نے بیان کیا ہے۔

اور ابو نعیم نے اس ترجمے میں سلیمان بن احمد سے انہوں نے احمد بن نضر عسکری سے انہوں نے اسحٰق بن زریق رابی سے انہوں نے عثمان بن عبدالرحمٰن طرائفی سے انہوں نے عبدالحمید بن یزید سے انہوں نے آمنہ دختر عمر سے انہوں نے میمونہ دختر سعد سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے چوری کے بارے میں دریافت کیا فرمایا جس نے چوری کی کوئی چیز جانتے بوجھتے کھائی وہ اس کے گناہ اور عار میں شریک ہے۔

نیز حسن بن سفیان نے عمرو بن ہشام سے انہوں نے عثمان بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبدالحمید سے انہوں نے آمنہ سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے میمونہ دختر سعد سے روایت کی کہ انہوں نے غسل جنابت کے بارے میں آپ سے دریافت کیا کہ سر پر کتنا پانی ڈالنا کافی ہوگا آپ نے فرمایا تین اوک۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابونعیم نے یہ حدیث سلیمان بن احمد اور حسن بن سفیان ہر دو سے روایت کی اور اس امر پر استدلال کیا کہ آمنہ دختر عمر (جس کے بارے میں ابن مندہ نے لکھا ہے کہ اس خاتون نے اس میمونہ غیر منسوبہ سے روایت کی اور یہ میمونہ دختر سعد سے مختلف ہیں) نے میمونہ دختر سعد سے بھی روایت کی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دونوں (میمونہ غیر منسوبہ اور میمونہ دختر سعد) ایک ہیں۔ فی الجملہ ابونعیم نے اس میمونہ اور پیشتر ازیں ذکر کردہ میمونہ کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ کنیز شمار کیا ہے جن سے حضرت علی نے روایت کی اور میمونہ دختر سعد کو ایک گردانا ہے اور ابن مندہ کے نزدیک یہ خواتین تین ہیں لیکن ابوعمر نے صرف میمونہ دختر ابوعنبہ کا جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آزادہ کردہ کنیز تھیں۔ ذکر کیا ہے اور میمونہ دختر سعد سے ایوب بن خالد نے صائم روزہ دار کے بوسے اور ولد الزناء کے آزاد کرنے کی حدیث روایت کی ہے۔ رہی دوسری میمونہ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی کنیز ہیں۔ ان سے اہل شام نے بیت المقدس کی فضیلت کے بارے میں حدیث روایت کی ہے اور اس امر پر سب کا اتفاق ہے کہ بیت المقدس کے بارے میں حدیث بیان کرنے والی خاتون اول الذکر تینوں سے مختلف ہیں۔ بلکہ اختلاف علماء تو ان تین کے بارے میں ہے اور ابونعیم کا قول کہاں تک درست ہے۔ واللہ اعلم

باب النون

۷۳۰۶۔ سیدہ نائلہؓ دختر سعد

نائلہ دختر سعد بن مالک انصاریہ از بنو ساعدہ۔ بہ قول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۳۰۷۔ سیدہ نبیتہؓ دختر ضحاک

نبیتہ دختر ضحاک بن خلیفہ۔ یہ ابن المدینی کا قول ہے اور لوگوں کے مطابق ان کا نام ثبیتہ ہے۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ امیر ابونصر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۰۸۔ سیدہ نبعہؓ حبشیہ

نبعہ حبشیہ جو ام ہانی کی لونڈی تھیں۔ عبد الغنی اور ابن ماکولا نے ان کا ذکر کیا ہے۔ کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے ام ہانی سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسراء کے بارے میں روایت کی کہ جس رات آپ کو یہ واقعہ پیش آیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر میں سوئے ہوئے تھے۔ آپ نماز عشاء پڑھ کر سو گئے تھے اور ہم بھی سو گئے تھے قبل از صبح ہم نے آپ کو بیدار کیا آپ نے نماز ادا کی اور ہم نے بھی آپ کے ساتھ نماز ادا کی۔ پھر مجھ سے فرمایا ام ہانی رات کو میں نے نماز عشاء پڑھی پھر میں بیت المقدس گیا اور وہاں نماز ادا کی اور پھر صبح کی نماز تمہارے ساتھ پڑھی پھر آپ باہر جانے کو اٹھے تو میں نے آپ کی چادر کا ایک کونہ پکڑا تو آپ کے شکم مبارک سے کپڑا ہٹ گیا تو ایسا دکھائی دیا کہ کتان قبطی کا تھان ہے میں نے گزارش کی اے رسول

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

خدا! آپ لوگوں سے یہ بات نہ کہیے گا ورنہ وہ آپ کو تکلیف دیں گے اور آپ کی تکذیب کریں گے آپ نے فرمایا بخدا میں لوگوں کو ضرور بتاؤں گا۔

میں نے اپنی لونڈی نبعہ حبشی کو بلایا اور کہا کہ تم رسول اکرم ﷺ کے پیچھے پیچھے جاؤ اور سنو کہ آپ لوگوں سے کیا کہتے ہیں اور لوگ آپ کے بارے میں کیا کہتے ہیں جب آپ نے لوگوں کو بتایا تو آپ کی بات سن کر لوگوں کو بڑی حیرت ہوئی اور انہوں نے آپ سے اس کی دلیل مانگی راوی نے ساری حدیث بیان کی۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۰۹۔ سیدہ نتیلہ رضی اللہ عنہا دختر قیس

نتیلہ دختر قیس بن جریر بن عمرو بن عوف بن مبذول انصاریہ از بنو مازن۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۳۱۰۔ سیدہ ندبہ رضی اللہ عنہا ام المؤمنین میمونہ کی آزاد کردہ کنیز

ندبہ جناب میمونہ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ حضرت عائشہ کی حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً ذکر کیا ہے۔

۷۳۱۱۔ سیدہ نسیبہ رضی اللہ عنہا دختر حارث

نسیبہ دختر حارث ام عطیہ انصاریہ۔ وہ اپنی کنیت سے مشہور ہیں۔ ان کا ذکر کنیتوں کے تحت زیادہ تفصیل سے آئے گا۔ یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی کو غسل دیا تھا۔ ان سے حفصہ دختر سیرین نے روایت کی یہ ابو عمر کا قول ہے لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم نے انہیں دختر کعب لکھا ہے اور نیز لکھا ہے کہ اس خاتون نے حضور اکرمؐ کی صاحبزادی کو غسل دیا تھا اور ان کا نام ام عمارہ نسیبہ دختر کعب لکھا ہے لیکن ابو عمر نے ان کا نام ام عطیہ دختر حارث بیان کیا ہے اور انہی کی طرح ام عمارہ نسیبہ دختر کعب کا بھی ذکر کیا ہے۔ ابن ماکولا نے ابو عمر کا تتبع کیا ہے اور ان کا نام نسیبہ ام عطیہ انصاریہ لکھا ہے اور ان کی صحبت کا ذکر کیا ہے اور ان سے محمد بن سیرین اور ان کی ہمشیرہ حفصہ نے روایت کی ہے نسیبہ کے علاوہ ایک اور خاتون نسیبہ نامی ہیں جن کا پورا تعاف ام عمارہ نسیبہ دختر کعب انصاریہ ہے۔ یہ خاتون حضور اکرم ﷺ کے ساتھ غزوات میں شریک ہوتی تھیں ان سے ایک حدیث مروی ہے ان سے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابی صعصعہ اور حارث بن عبداللہ بن کعب وغیرہ سے روایت کی۔ واللہ اعلم تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۱۲۔ سیدہ نسیبہ رضی اللہ عنہا دختر کعب

نسیبہ دختر کعب بن عمرو۔ ام عمارہ انصاریہ بیعت عقبہ میں موجود تھیں۔ ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ حاضرین عقبہ بیان کیا ہے کہ بنو خزرج سے باسٹھ (۶۲) مرد جن میں نو نقیب تھے اور دو خواتین شریک ہوئی تھیں۔ خیال ہے کہ خواتین نے بھی حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی تھی لیکن آپ ان سے ہاتھ نہیں ملاتے تھے بلکہ ہاتھ اٹھا رکھتے اور جب وہ اقرار کر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چکتیں تو فرماتے جاؤ تمہاری بیعت ہوگئی۔

جن خواتین نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی دونوں بنو مازن بن نجار سے تھیں ایک نسیبہ تھیں اور ان کی ہمشیرہ دختر ان کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار تھیں۔ نسیبہ کا شوہر زید بن عاصم بن کعب اور ان کے دونوں بیٹے عبداللہ اور حبیب بھی ساتھ تھے۔ حبیب وہی ہیں جنہیں مسیلمہ نے پکڑ لیا تھا۔ یہ واقعہ بیان ہو چکا ہے ایک اور روایت کے مطابق دوسری خاتون کا نام اسماء دختر عمرو بن عدی ام منیع تھا۔ ان کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے ام عمارہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک ایسے آدمی کے بارے میں روایت کی ہے جو روزہ دار کے سامنے کھانا کھائے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ امیر ابونصر کے مطابق نسیبہ ہیں نون پر زبر اور سین کے نیچے زیر ہے۔

۷۳۱۳۔ سیدہ نسیبہؓ دختر نیار

نسیبہ دختر نیار بن حارث بن بلال بن احیجہ انصاریہ از بنو جحجبی۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۳۱۴۔ سیدہ نسیکہؓ ام عمرو بن جلاس

نسیکہ ام عمرو بن جلاس۔ ان سے حبیبہ دختر سمعان نے روایت کی ابوموسیٰ نے اذناً احمد بن عباس سے انہوں نے محمد بن عبداللہ سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے محمد بن عبداللہ حضرمی سے انہوں نے عبداللہ بن حکم بن ابی زیاد قطوانی سے انہوں نے عبیداللہ بن موسیٰ سے انہوں نے ابراہیم بن اسماعیل سے انہوں نے حبیبہ دختر سمعان سے انہوں نے نسیکہ ام عمرو سے روایت کی کہ حضرت عائشہ نے غلام کو کہا کہ ان کے لئے ایک بکری ذبح کرے اتنے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے۔ آپ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی جو آپ نے پھینک دی اور مسجد کو چلے گئے اور دو رکعت نماز ادا کر کے واپس آئے اور بستر پر لیٹ گئے۔ دریافت فرمایا کیا کھانے کو کچھ ہے ہم نے ایک چنگیر میں جو کی روٹی گوشت کا ایک ٹکڑا اوجھڑی کا ایک ٹکڑا اور بکری کا بازو پیش کیا۔ اس کھانے میں سے جناب عائشہ نے اوجھڑی کا ٹکڑا لے لیا تا کہ دانتوں سے نوچ کر کھائیں پھر ام المومنین نے کہا آج بکری ذبح کی لیکن اپنے لئے صرف اتنا ہی بچایا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا نہیں بلکہ تم نے اس کے سوا باقی سارا گوشت اپنے لئے بچا لیا ہے۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۱۵۔ سیدہ نعامہؓ

نعامہ جو بنو عنبر کے جنگی قیدیوں سے تھیں خوبصورت خاتون تھیں آپ ان سے نکاح کرنا چاہتے تھے کہ ان کا شوہر حریش پہنچ گیا۔ ابن دباغ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۱۶۔ سیدہ نعمؓ شماس کی اہلیہ

نعم شماس بن عثمان بن شرید مخزومی کی زوجہ تھیں۔ ایک روایت کے مطابق وہ حسان کی بیٹی تھیں۔ ابن اسحٰق نے ان کے شوہر

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

...کے سوگ میں جو غزوۂ احد میں مارے گئے تھے ذیل کے اشعار کہے ہیں۔

یا عین جو دی بدمع غیر ابساس — علی کریم من الفتیان لباس

اے آنکھ! آہستہ آہستہ آنسو اس جواں مرد پر بہاؤ جو جوانوں میں کثیر اللباس تھا۔

صعب البدیهة میمون نقیبته — حمال الویة رکاب افراس

وہ سخت اچانک حملہ کرنے والا ہے اور وہ نجیب الفطرت ہے اور اس کے علم کو اٹھانے والے بڑے بڑے شاہ سوار ہیں۔

اقول لما اتی الناعی له جزعا — اودی الجواد واودی الطعم الکاسی

جب اس کی موت کی اطلاع دینے والا آیا تو میں نے آہ وزاری کرتے ہوئے کہا آہ سخاوت اور لوگوں کو کھلانا پلانے والا ہلاک ہو گیا۔

وقلت لما خلت منه مجالسه — لایبعد الله منا قرب شماس

اور جب اس کی مجالس اس سے خالی ہو گئیں تو میں نے دعا کی کہ خدا ہمیں شماس کے قرب سے محروم نہ کرے

ابن الدباغ نے غسانی سے ان کا ذکر کر کے ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۷۳۱۷۔ سیدہ نعمیؓ دختر جعفر

نعمی دختر جعفر بن ابوطالب۔ عبدالملک بن جریج نے جو حدیث عطاء سے انہوں نے اسماء دختر عمیس سے روایت کی ہے اس میں اس خاتون کا ذکر آتا ہے۔ ایک دن رسول اکرم ﷺ نے نعمی دختر جعفر سے دریافت کیا کیا وجہ ہے کہ جعفر کے بال بچے دبلے پتلے ہیں۔ کیا انہیں کوئی تکلیف ہے انہوں نے کہا نہیں یا رسول اللہ بیماری کوئی نہیں لیکن انہیں نظر جلدی لگتی ہے کیا میں ان پر منتر پڑھ دیا کروں۔ انہوں نے منتر پڑھ کر سنایا اور آپ نے اجازت دے دی ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر کہتے ہیں کہ مجھے اس منتر کا جو ان کی والدہ اسماء پڑھا کرتی تھیں علم ہے لیکن اولاد جعفر میں نعمی کو میں نہیں جانتا۔

۷۳۱۸۔ سیدہ نفیسہؓ دختر امیہ

نفیسہ دختر امیہ۔ ہمشیرہ یعلی بن امیہ تمیمی۔ ان کو آپ کی صحبت نصیب ہوئی اور روایت بھی۔ ان سے ام سعد دختر سعد بن ربیع نے روایت کی کہ جناب خدیجۃ الکبریٰ سے قاسم، طاہر، زینب، رقیہ، ام کلثوم اور خاتون جنت پیدا ہوئیں۔

۷۳۱۹۔ سیدہ نفیسہؓ دختر عمرو

نفیسہ دختر عمرو بن خلدہ بن مخلد انصاریہ زرقیہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور ﷺ سے بیعت کی۔

۷۳۲۰۔ سیدہ نہیہؓ

نہیہ یا بقول ابن ماکولا لہیہ۔ حضرت عمر کی ام ولد تھیں۔ ان کے لڑکے کا نام عبدالرحمٰن اور عرف ابو شحمہ تھا۔ ابوموسیٰ نے مختصراً

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۲۱۔سیدہ نوارؓ دختر قیس

نوار دختر قیس بن حارث بن عدی۔ ابن حبیب کے مطابق نوار دختر قیس بن لوذان بن عدی بن مجدعہ ہے لیکن ابن حبیب اور عدوی دونوں ان کی بیعت کے قائل ہیں۔

غسانی نے ابوعمر پر استدراک کیا ہے۔

۷۳۲۲۔سیدہ نوارؓ دختر مالک

نوار دختر مالک بن صرمہ از بنوعدی بن نجار۔ یہ خاتون زید بن ثابت کی والدہ تھیں جو فقیہ اور کاتب وحی تھے۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی اور ان سے ام سعد دختر اسعد بن زرارہ نے روایت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۲۳۔سیدہ نوبہؓ

نوبہ۔ عبدالغنی بن سعید حافظ کا بیان ہے کہ ان کا ذکر زائدہ کی حدیث میں عاصم سے انہوں نے ابو وائل سے انہوں نے مسروق سے انہوں نے عائشہ سے بیان کیا ہے کہ جب حضور اکرم ﷺ کا مرض شدید ہو گیا تو ایک دن آپ نے مرض میں کچھ کمی محسوس کی اور بریرہ اور نوبہ کی مدد سے کمرے سے باہر نکلے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۲۴۔سیدہ نویلہؓ دختر اسلم

نویلہ دختر اسلم۔ ایک روایت میں دختر مسلم مذکور ہے۔ بقول ابونعیم اور ابن مندہ یہ خاتون جعفر بن محمود بن مسلمہ کی دادی تھیں۔ بقول ابوعمر نولہ دختر اسلم انصاریہ نے دونوں قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔ ان کی حدیث کے راوی جعفر بن محمود ہیں جنہوں نے اپنی دادی نویلہ سے روایت کی۔

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے محمد بن سنان سے انہوں نے یزید بن اسحاق بن ادریس سے انہوں نے ابراہیم بن جعفر سے انہوں نے ان کے والد سے انہوں نے اپنی دادی نویلہ سے روایت کی کہ ہم نے ظہر اور عصر مسجد بنو حارثہ میں ادا کی پھر ہم مسجد ایلیاء کو چلے گئے۔ وہاں ہم نے دو رکعتیں ادا کی تھیں کہ ایک آدمی نے آ کر اطلاع دی کہ حضور اکرم ﷺ نے کعبۃ الحرام کی طرف سے منہ پھیر لیا ہے چنانچہ دوران نماز ہی میں عورتوں نے مردوں کی جگہ لے لی اور مرد عورتوں کی جگہ آ گئے اور بقیہ دو رکعتیں ہم نے کعبے کی طرف منہ کر کے ادا کیں۔ جب حضور اکرمؐ کو اس کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا یہی وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں تینوں نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ اس خاتون کے نام میں اختلاف ہے چنانچہ واقدی نے جعفر سے بدیلہ لکھا ہے (باسے) لیکن ابراہیم بن حمزہ نے جعفر سے تویلہ (تا سے) نقل کیا ہے اور اسحق بن ادریس نے جعفر سے نویلہ (نون سے) روایت کیا ہے۔ واللہ اعلم نام تو ایک ہی ہے۔ باقی تصحیفات ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الھاء

۷۳۲۵۔ سیدہ ہالہؓ دختر خویلد

ہالہ دختر خویلد بن اسد بن عبدالعزیٰ بن قصی قرشیہ اسدیہ جناب خدیجۃ الکبریٰ کی ہمشیرہ تھیں۔ جناب عائشہ کی حدیث میں ان کا ذکر آتا ہے۔

مسمار بن عمر بن عویس اور ابوالفرج محمد بن عبدالرحمٰن وغیرہ نے باسنادہم محمد بن اسماعیل سے انہوں نے اسماعیل بن خلیل سے انہوں نے علی بن مسہر سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی کہ ایک دفعہ ہالہ جناب خدیجہ کی ہمشیرہ حضور اکرم ﷺ سے ملنے آئیں۔ ان کے آنے سے آپ کو خدیجہ یاد آ گئیں اور آپ پر خوشی اور مسرت طاری ہوگئی اور فرمایا اے اللہ تو ہالہ کو اپنی برکتوں سے نواز جس سے وہ بے حد مسرور ہوئیں۔ جناب عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا یارسول اللہ! آپ قریش کی ایک بڑھیا کو جس کے گال سرخ تھے اور جسے مرے زمانہ گزر چکا ہے کیوں یاد فرماتے ہیں؟ حالانکہ اللہ نے آپ کو اس سے بہتر بیویاں عطا کی ہیں۔ ابومندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ہالہ کا جو نسب اوپر بیان ہوا ہے وہ ابوالعاص بن ربیع کی والدہ کا نسب ہے نیز جناب خدیجۃ الکبریٰ کی کوئی بہن اس نام کی نہیں تھی۔ واللہ اعلم۔

۷۳۲۶۔ سیدہ ہجیمہؓ ام درداء

ہجیمہ بروایتے خیرہ ام الدرداان کے نام اور صحبت کے متعلق اختلاف ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اسی طرح اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابونعیم اور ابوموسیٰ کی تحریر سے معلوم ہوتا ہے کہ ہجیمہ اور خیرہ دونوں ایک ہیں اور اختلاف ان کے نام اور صحبت کے بارے میں ہے اور ابوموسیٰ نے بے سوچ سمجھے ابونعیم کی تقلید کی ہے حالانکہ ام الدرداء دو ہیں۔ خیرۃ ام الدرداء الکبریٰ جسے صحبت حاصل ہوئی اور ہجیمہ ام الدرداء الصغریٰ جو صحبت سے محروم رہی ہم نے خیرہ کے ترجمے میں وضاحت کردی ہے۔

۷۳۲۷۔ سیدہ ہریرہؓ دختر زمعہ

ہریرہ دختر زمعہ بن قیس بن عبدشمس۔ جناب سودہ کی ہمشیرہ تھیں بقول جعفر انہیں صحبت حاصل ہوئی۔ جعفر نے باسنادہ طالب بن حجیر سے انہوں نے ہود سے انہوں نے عبدالقیس کے ایک آدمی سے جس نے جاہلیت میں کافی حج کیے تھے اور اس کا نام معبد بن وہب تھا اس نے قریش کی عورت ہریرہ نامی سے شادی کی تھی۔ وہ بدر میں موجود تھے اور دو تلواروں کے ساتھ لڑے تھے حضور اکرمؐ نے ان کے بارے میں فرمایا تھا خدا ان پر رحم کرے۔ یہ زمین میں خدا کے شیر ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۳۲۸۔ سیدہ ہزیلہ ؓ دختر ثابت

ہزیلہ دختر ثابت بن ثعلبہ بن جلاس انصاریہ۔ بقول ابن حبیب انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت نصیب ہوئی۔

۷۳۲۹۔ سیدہ ہزیلہ ؓ دختر حارث

ہزیلہ دختر حارث بن حزن ہلالیہ۔ ام المومنین میمونہ کی ہمشیرہ تھیں بقول جعفر یہ ام حفید کا نام ہے یہ وہ خاتون ہے جنہوں نے جناب میمونہ کو گوہ پنیر اور گھی بطور تحفہ پیش کیا تھا۔ انہوں نے ایک بدو سے نکاح کیا ہوا تھا۔ قعنبی نے مالک سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن ابو صعصعہ سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میمونہ دختر حارث کے گھر تشریف لے گئے تو انہوں نے گوہ جس میں انڈے بھی تھے پیش کی دریافت فرمایا یہ اشیاء کہاں سے آئی ہیں؟ انہوں نے کہا میری بہن ہزیلہ نے بطور تحفہ بھیجی ہیں۔ حضور اکرمؐ کے ساتھ عبداللہ بن عباس اور خالد بن ولید تھے آپ نے انہیں کھانے کو کہا انہوں نے دریافت کیا کیا آپ نہیں کھائیں گے آپ نے فرمایا۔ خدا کی طرف سے مجھے کسی قاصد کا انتظار ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۳۰۔ سیدہ ہزیلہ ؓ دختر سعید

ہزیلہ دختر سعید بن سہل بن مالک بن کعب۔ ان کا تعلق انصار کے بنو دینار سے ہے بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۳۳۱۔ سیدہ ہزیلہ ؓ دختر عمرو

ہزیلہ دختر عمرو بن عتبہ بن خدیج بن عامر بن جشم بن حارث بن خزرج۔ یہ خاتون سعد بن ربیع کی والدہ ہیں۔ بقول ابن حبیب اور ابن ماکولا انہوں نے آپ سے بیعت کی۔ خدیج: حاء پر زبر ہے۔ بقول دارقطنی انصار میں خدیج (حاء والا) نامی کوئی نہیں تھا۔

۷۳۳۲۔ سیدہ ہزیلہ ؓ دختر مسعود

ہزیلہ دختر مسعود بن زید انصاریہ۔ از بنو حرام بقول ابن حبیب انہوں نے آنحضرت ﷺ کی بیعت کی۔

۷۳۳۳۔ سیدہ ہمینہ ؓ دختر خالد

ہمینہ دختر خالد یا خلف بن اسعد بن عامر بن بیاضہ بن سبیع بن جعثمہ بن سعد بن ملیح بن عمرو بن ربیعہ خزاعیہ۔ ایک روایت میں ہمینہ دختر خلف ہے اور یہی درست ہے۔ یہ خاتون عبداللہ بن خلف کی جو (طلحہ الطلحات کے والد تھے) ہمشیرہ تھیں۔ اپنے شوہر خالد بن سعید بن عاص کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی۔ وہاں ان کے دو بچے سعید اور امہ پیدا ہوئے۔ وہاں امۃ نے زبیر بن عوام سے نکاح کیا اور خالد اور عمرو دو لڑکے پیدا ہوئے وہاں منجاب بن حارث نے زیاد بن عبداللہ البکائی سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ مہاجرین حبشہ خالد بن سعید اور ان کی زوجہ ہمینہ بنت خالد کا نام لیا ہے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابوموسیٰ نے ان کا نسب بر بنائے شک خالد یا خلف لکھا ہے اور ابونعیم نے بغیر از شک خالد لکھا ہے اور دونوں نے یہ روایت ابن اسحٰق سے بواسطہ بکائی بیان کی ہے۔ ہمارا اسناد ابن ہشام از بکائی از ابن اسحٰق میں خلف مذکور ہے اور یہی درست ہے کیونکہ ان کا نسب اس کا فیصلہ کرتا ہے اور وہ طلحہ الطلحات کی پھوپھی ہیں اور طلحہ عبداللہ بن خلف کے بیٹے ہیں نہ خلف کے۔

اسی طرح ان کے نام کے بارے میں بھی اختلاف ہے۔ امیمہ اور امینہ کی روایت بھی ہے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔

۷۳۴۴۔ سیدہ ہندؓ دختر اثاثہ

ہند دختر اثاثہ بن عباد بن مطلب بن عبد مناف قرشیہ مطلبیہ۔ یہ خاتون مسطح بن اثاثہ کی ہمشیرہ تھیں۔ عسکری نے مسطح کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ابوموسیٰ نے بھی یوں ذکر کیا ہے۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے صالح بن کیسان سے روایت کی کہ ہند دختر عتبہ بن ربیعہ احد کے معرکے میں ایک اونچی سی چٹان پر جس سے میدان جنگ نظر آتا تھا چڑھ کر بیٹھ گئی۔ جب اصحاب رسول کریم رؤف رحیم صلی اللہ علیہ وسلم کو وہ حادثہ پیش آیا تو اس عورت نے وہاں سے چلا چلا کر ذیل کے یہ اشعار پڑھے:

نحن جزینا کم بیوم بدر — والحرب بعد الحرب ذات سعر

ہم نے تم سے بدر کا بدلہ لے لیا اور لڑائی کے بعد دوسری لڑائی آگ کی طرح بھڑکتی ہے۔

ما کان من عتبة لی من صبر — ابی وعمی وشقیق بکری

میں عتبہ کی موت پر اور اسی طرح اپنے باپ چچا اور بکر بھائی کی موت پر صبر نہیں کر سکتی تھی۔

شفیت نفسی وقضیت نذری — شفیت وحشی غلیل صدری

میرے دل کو مسرت ہوئی اور میری نذر پوری ہوئی اور وحشی حبشی نے میرے درد دل کا علاج کر دیا۔

یہ اشعار اور بھی ہیں۔ اس کا جواب ہند دختر اثاثہ نے دیا یہ خاتون ان لوگوں میں سے تھیں جنہوں نے مکے ہی میں اسلام قبول کر لیا تھا۔

خزیت فی بدر و غیر بدر — یا بنت وقاع عظیم الکفر

تو بدر میں ذلیل ہوئی اور بدر کے سوا اور جنگوں میں بھی اے برا کہنے والے کافر اعظم کی بیٹی۔

صبحک اللہ غداۃ الفجر — با لھا شمین الطوال الزھر

اللہ کرے کہ کل صبح تجھ پر معزز اور روشن چہرے والے ہاشمی حملہ کر دیں۔

بکل قطاع حسام یفری — حمزہ لیثی وعلی صقری

ہر کاٹنے والی تلوار سے وہ دشمن کو کاٹ پھینکتے ہیں حمزہ میرا شیر اور علی میرا چیتا ہے۔

ابن ہشام نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ ان اشعار کے علاوہ بھی اس خاتون نے اشعار کہے ہیں جن میں ہند دختر عتبہ کے اشعار کا جواب دیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۳۳۵۔سیدہ ہندؓ دختر اسید

ہند دختر اسید بن حضیر انصاریہ۔ان کا ذکر محمد بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ کی حدیث میں ملتا ہے ابن مندہ اور ابونعیم نے اس پر کوئی اضافہ نہیں کیا لیکن ابوعمر نے یہ اضافہ کیا ہے کہ ان سے ابوالرجال نے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عموماً قرآن حکیم سے خطبہ دیا کرتے تھے چنانچہ میں نے ق و القران المجید حضور رسول کریمؐ کی زبانی سن کر یاد کرتی تھی۔

۷۳۳۶۔سیدہ ہندؓ دختر ابی امیہ

ہند دختر ابی امیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشیہ مخزومیہ۔ازواج مطہرات میں سے تھیں۔ان کے والد کا نام ابوامیہ حذیفہ اور عرف زادالرکب تھا جو قریش کے مشہور اور سخی آدمیوں سے تھے جناب ہند کی والدہ کا نام عاتکہ دختر عامر بن ربیعہ بن مالک بن خزیمہ بن علقمہ بن فراس کنانیہ تھا۔

ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ایک روایت میں رملہ ہے جو غلط ہے۔ایک میں ہند ہے اور اکثر اسی کو درست کہتے ہیں۔

حضور اکرمؐ کے نکاح میں آنے سے پہلے یہ خاتون ابوسلمہ بن عبدالاسد کی زوجہ تھیں اور دونوں میاں بیوی نے مہاجرین حبشہ میں سب سے پہلے ہجرت کی تھی اور نیز ایک روایت میں مذکور ہے کہ مدینے کو ہجرت کرنے والی پہلی خاتون بھی ام سلمہ تھیں ایک روایت میں ہے کہ مدینے کی پہلی مہاجر خاتون لیلیٰ دختر ابوحثمہ تھیں جو عامر بن ربیعہ کی زوجہ تھیں۔

حضور اکرم ﷺ نے جناب ہند سے بعد از غزوۂ بدر ہجرت کے تیسرے سال نکاح کیا۔ایک روایت میں ہے کہ ابوسلمہ غزوۂ احد میں موجود تھے اور ان کی وفات بعد میں ہوئی۔یہ ابن اسحٰق کا قول ہے روایت میں ہے کہ جب حضور اکرمؐ شب اول کو ان کے پاس آئے تو دریافت کیا کہ آیا تو میرا ساتویں دن آنا پسند کرے گی جیسا کہ میرا معمول ہے یا تیسرے دن تاکہ ویسا کروں۔

ام سلمہ کی وفات یزید کے عہد حکومت میں ہوئی۔ایک روایت میں ہے کہ ان کی وفات رمضان یا شوال کے مہینے میں ۵۹ ویں سال میں ہوئی اور ابوہریرہ نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ایک روایت کے مطابق سعید بن زید نے نماز پڑھائی۔محارب بن دثار سے مروی ہے کہ جناب ام سلمہ نے وصیت کی تھی کہ سعید بن زید ان کی نماز جنازہ پڑھائیں۔اس زمانے میں مروان بن حکم حاکم مدینہ تھا لیکن حسن بن عثمان کا قول ہے کہ مدینے کا امیر ولید بن عتبہ بن ابوسفیان تھا اور ان کی قبر میں عمر اور سلمہ (ان کے بیٹے) اور ان کے بھائی عبداللہ بن عبداللہ بن ابوامیہ کا بیٹا اترے تھے۔ان کی تدفین جنت البقیع میں ہوئی۔جناب ام سلمہ نے حضور اکرمؐ سے کئی احادیث روایت کیں ہم ان کا ذکر پھر کنیتوں کے عنوان کے تحت اس سے زیادہ کریں گے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۳۷۔سیدہ ہندؓ دختر اوس

www.KitaboSunnat.com

ہند دختر اوس بن شریق ام سعید بن خثیمہ انصاریہ از بنو خطمہ۔بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۳۳۸۔ سیدہ ہندؓ جہنیہ

ہند جہنیہ۔ ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم شافعی نے ابوالعباس بن مسروق سے انہوں نے عمر بن عبدالحکم اور حفص بن عبداللہ وراق اور قاسم بن حسن سے انہوں نے ابن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ابتدائے اسلام میں بشر نامی ایک شخص آپ کے پاس آتا جاتا تھا اس کا تعلق بنو اسد میں عبدالعزیٰ سے تھا اور اس کا معمول تھا جب بھی صبح کو رسول کریمؐ کی خدمت میں آتا وہ جہینہ کے پاس سے گزرتا۔ اس قبیلے میں ایک حسین وجمیل عورت تھی جس کے خاوند کا نام سعد بن سعید تھا وہ روزانہ اس کے راستے میں بیٹھ جاتی تاکہ وہ اسے دیکھ سکے اور بشر اسے دیکھے اس طرح اس عورت کو بشر سے محبت ہوگئی۔ راوی نے اس قصے کو تفصیل سے بیان کیا ہے۔ جعفر مستغفری نے ذکر کیا ہے اور ابوموسیٰ نے بھی اسے بیان کیا ہے۔

۷۳۳۹۔ سیدہ ہندؓ خولانیہ

ہند خولانیہ جو جناب بلال کی زوجہ تھیں۔ ان کا نام سعید بن عبدالملک نے اوزاعی سے انہوں نے عمیر بن ہانی سے روایت کیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ انہیں صحبت ملی یہ خاتون دمشق کے داریا بستی کی رہنے والی تھیں۔ ابومحمد بن ابوالقاسم بن حسن بن ہبۃ اللہ دمشقی نے اجازۃً ابوالبرکات بن مبارک سے انہوں نے ابوالحسین بن طیوری سے انہوں نے عبدالعزیز بن علی ازجی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن بن عمر بن احمد بن خیثمہ سے انہوں نے ابوبکر محمد بن احمد بن یعقوب بن شیبہ سے انہوں نے اپنے دادا سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مبارک سے انہوں نے عبدالعلی بن عبدالاعلیٰ سے انہوں نے سعید الجریری سے انہوں نے ابوالورد قشیری سے انہوں نے ابوعامر کی ایک عورت سے اس نے بلال کی بیوی سے روایت کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے یہاں آئے اور آپ نے سلام کہا اور دریافت فرمایا کیا بلال موجود ہے۔ ان کی بیوی نے جواب دیا کہ نہیں آپ نے فرمایا کہ تم بلال سے ناراض ہو بیوی نے کہا وہ اکثر میرے پاس آتا ہے اور کہتا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے یوں فرمایا ہے حضور نے فرمایا جو کچھ وہ تجھے میری طرف سے بتائے اس کی تصدیق کرو وہ جھوٹ نہیں کہتا۔ اس لئے اسے ناراض نہ کرنا اور تجھے کوئی ایسی بات نہیں کرنا چاہیے جس سے بلال ناراض ہو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن اثیر اس روایت کو غلط قرار دیتے ہیں کیونکہ حضرت بلال نے اس وقت شادی کی جب وہ شام میں مقیم ہوگئے ہیں اور یہ واقعہ حضور اکرمؐ کے وصال کے بعد پیش آیا تھا اور پھر حدیث میں خولان کا ذکر نہیں۔ غالباً یہ اس کے علاوہ کوئی اور خاتون ہیں۔ واللہ اعلم

۷۳۴۰۔ سیدہ ہندؓ دختر ربیعہ

ہند دختر ربیعہ بن حارث بن عبدالمطلب بن ہاشم۔ ان کی ولادت حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں ہوئی جبار بن واسع کی زوجہ تھیں۔ ان کی ایک بیوی بنو انصار سے تھی۔ جبار نے انصاریہ کو طلاق دے دی۔ اس وقت اس کا ایک شیر خوار بچہ بھی تھا۔ ایک سال کے بعد جبار بن واسع فوت ہوگئے اور خاتون کو حیض نہ آیا مطلقہ بیوی نے وراثت میں حصہ مانگا کہ اسے حیض نہ آیا تھا دونوں اپنا مقدمہ حضرت عثمان کے پاس لے گئیں چنانچہ انہوں نے اسے وراثت سے حصہ دے دیا۔ جب جناب ہند نے حضرت عثمان سے شکایت کی تو انہوں نے کہا کہ یہ تمہارے عم زاد حضرت علی کا کیا دھرا ہے۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۳۴۱۔سیدہ ہندؓ دختر سماک

ہند دختر سماک بن عتیک بن امرأالقیس۔اسید بن حضیر انصاری اشہلی کی پھوپھی تھیں۔یہ خاتون حارث بن اوس بن معاذ کی والدہ تھیں۔یہ عدوی کا قول ہے انہیں حضور اکرمؐ کی بیعت نصیب ہوئی۔ابن حبیب کے مطابق جناب ہند کے عبداللہ اور عمرو نامی سعد بن معاذ سے دو بیٹے تھے۔ابن الدباغ نے غسانی سے روایت کی ہے۔

۷۳۴۲۔سیدہ ہندؓ دختر ابوطالب

ہند دختر ابوطالب ام ہانی قرشیہ ہاشمیہ ان کے بارے میں اختلاف ہے۔ایک روایت میں ہند اور ایک میں فاختہ مذکور ہے اور جس آدمی نے ان کا نام ہند بتایا ہے اس کی دلیل یہ ہے ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ ہبیرہ بن ابی وہب مخزومی ام ہانی کا شوہر تھا وہ نجران میں مقیم تھا اور وہیں بحالت کفر مرا۔جب اسے ام ہانی کے قبول اسلام کا علم ہوا جو اس کی بیوی تھی اور جس کا نام ام ہانی ہند تھا تو اس نے ذیل کے شعر کہے:

اشاقتک هند ام اتاک سؤالها كذاک النوى اسبابها وانفتالها

کیا تجھے ہند کے شوق نے ستایا ہے یا اس کا پیغام آیا ہے جدائی اور دوری کے اسباب ایسے ہی ہوتے ہیں۔

وقد ارقت فی رأس حصن ممرد بنجران یسری بعد لیل خیالها

اس نے مجھے نجران کے ایک اونچے قلعے میں رات بھر جگائے رکھا اور اس کا خیال رات گزر جانے پر بار بار آتا رہا۔

ان اشعار کی تعداد کافی ہے ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۴۳۔سیدہ ہندؓ دختر عتبہ

ہند دختر عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس بن عبدمناف قرشیہ ہاشمیہ۔ابوسفیان بن حرب کی بیوی اور امیر معاویہ کی والدہ تھیں۔فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا اور حضور اکرمﷺ نے ابوسفیان سے ان کے نکاح کو (حالانکہ بیوی شوہر سے ایک رات بعد اسلام لائی) جائز قرار دیا تھا اور یہ ایسی خاتون تھیں جو جری' مغرور ذی رائے اور عقل مند تھیں غزوۂ احد کے موقع وہ ذیل کے رجزیہ اشعار پڑھ رہی تھیں

نحن بنات طارق نمشی علی النمارق ان تقبلوا نعانق

ہم صبح کے ستارے کی بیٹیاں ہیں۔ہم غالیچوں پر چلتی ہیں۔اگر تم دشمن کا مقابلہ کرو گے تو تم سے گلے ملیں گی۔

لو تدبروا نفارق فراق غیر وامق

اگر تم میدان جنگ سے پیٹھ پھیرو گے تو تم سے علیحدہ ہو جائیں گی یہ فراق بیگانوں کا فراق ہوگا۔

جب حمزہ شہید ہوئے تو ہند نے ان کے کان اور ناک کاٹ لی ان کا پیٹ پھاڑ دیا' ان کا کلیجہ نکال کر چبایا لیکن نگلا نہ جا سکا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس بات کا علم ہوا تو فرمایا اگر وہ اسے نگل سکتی تو دوزخ کی آگ اس پر حرام ہو جاتی (کاش! اس راوی کو خدا نے عقل دی ہوتی)

ایک روایت میں ہے کہ جس شخص نے حمزہ کا مثلہ کیا تھا وہ معاویہ بن مغیرہ بن ابوالعاص بن امیہ تھا جو عبدالملک بن مروان کا نانا تھا جسے حضور اکرم نے غزوۂ احد سے واپسی پر قتل کیا تھا۔

ہند دختر عتبہ نے فتح مکہ کے موقع پر اسلام قبول کیا اور مافات کی تلافی کی جب حضور اکرم ﷺ نے بیعت کے دوران میں خواتین سے عہد لیا کہ نہ وہ چوری کریں گی اور نہ زنا کا ارتکاب کریں گی تو ہند نے کہا کہ کیا کوئی شریف عورت بھی ایسے کام کر سکتی ہے اور جب آپ نے اس بات کا عہد لیا کہ تم اولاد کو قتل نہیں کرو گی تو ہند نے کہا کہ ہم نے انہیں پال پوس کر جوان کیا اور آپ نے میدانہائے جنگ میں انہیں قتل کیا۔

ہند نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں ابوسفیان کے بارے میں شکوہ کیا کہ چونکہ وہ طبعاً کنجوس واقع ہوا ہے۔ وہ میرے اور اپنے بیٹوں کے کھانے پینے میں کنجوسی سے کام لیتا ہے فرمایا اپنی ضرورت کے مطابق اس کے مال سے تھوڑا بہت نکال لیا کرو۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ ہند نے ابوسفیان سے کہا کہ میں رسول کریم سے بیعت کرنا چاہتی ہوں ابو سفیان نے کہا کل تو تو ان باتوں کی منکر تھی کہنے لگی میں نے کسی شخص کو اس مسجد میں ایسے خلوص سے اللہ کا حق ادا کرتے نہیں دیکھا اور بخدا یہ لوگ تو سب عبادت گزار ہیں۔ ابوسفیان نے کہا جو کچھ تو کر چکی ہے وہ تو بھولی نہیں ہوگی۔ بہتر ہوگا کہ اپنی قوم کے کسی آدمی کو اپنے ساتھ لے جاؤ چنانچہ ہند جناب عثمان بن عفان کے پاس گئی اور ایک روایت کے مطابق اپنے بھائی حذیفہ کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں ہند نے نقاب اوڑھ رکھی تھی۔ اور وہ حدیث ذکر کی اس کے بعد آپ نے ان سے بیعت کی یہ خاتون معرکہ یرموک میں حضور اکرمؐ کے ساتھ تھیں اور ابوسفیان کے ساتھ حکومت روم کے خلاف جہاد میں شرکت کی خواہش کی تھی۔

ابوسفیان سے پہلے ہند فاکہہ بن مغیرہ کے نکاح میں تھیں اور وہ قصہ مشہور عوام ہے۔ اس خاتون کی وفات حضرت عمر کے عہد خلافت میں ہوئی ان کی وفات اس دن ہوئی جس دن حضرت ابوبکر کے والد ابوقحافہ فوت ہوئے تھے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۴۴۔ سیدہ ہندؓ دختر عمرو

ہند دختر عمرو بن حرام انصاریہ جو عبداللہ بن عمرو کی ہمشیرہ تھیں اور جابر بن عبداللہ کی پھوپھی ان کی حدیث واقدی نے ایوب بن نعمان سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۴۵۔ سیدہ ہندؓ دختر محمود

ہند دختر محمود بن مسلمہ بن خالد بن عدی انصاریہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور ﷺ سے بیعت کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۳۴۶۔ سیدہ ہندؓ دختر منبہ

ہند دختر منبہ بن حجاج قرشیہ سہمیہ۔ فتح مکہ کے موقعہ پر بیعت کی اور اسلام لائیں۔ بقول واقدی عبداللہ بن عمرو بن عاص کی والدہ تھیں۔ ابن الدباغ نے غسانی پر استدراک کیا ہے۔

۷۳۴۷۔ سیدہ ہندؓ دختر منذر

ہند دختر منذر بن جموح بن زید بن منذر انصاریہ ساعدیہ۔ حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی یہ ابن حبیب کا قول ہے۔

۷۳۴۸۔ سیدہ ہندؓ دختر ہبیرہ

ہند دختر ہبیرہ۔ نسائی نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے۔ ابو القاسم یعیش بن صدقہ الفقیہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن نسائی سے انہوں نے عبداللہ بن سعید سے انہوں نے معاذ بن ہشام سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو یحیٰی بن ابوکثیر سے انہوں نے زید سے انہوں نے ابوسلام سے انہوں نے ابو اسماء رجبی سے روایت کی کہ انہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مولیٰ ثوبان نے بتایا کہ ہند دختر ہبیرہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں اور ان کے ہاتھ میں موٹی موٹی انگوٹھیاں تھیں۔ آپ نے انگوٹھیاں دیکھ کر ہاتھ پر ضرب لگائی بعد میں وہ خاتون جنت کے گھر گئیں اور حضور اکرم ﷺ کے بارے میں شکایت کی جناب فاطمہ الزہراء نے اپنے گلے سے سونے کا ہار جو حضرت علیؓ نے تحفۃً دیا تھا اتار کر ہاتھ میں پکڑ لیا اتنے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور ہار دیکھ فرمایا فاطمہ! کیا تو پسند کرے گی کہ لوگ کہیں کہ رسول اللہؐ کی بیٹی کے ہاتھ میں آگ کا ہار ہے یہ کہہ کر آپ واپس چلے گئے حضرت فاطمہ نے ہار بیچ دیا اور اس کی قیمت سے ایک کنیز یا غلام خرید کر آزاد کر دیا آنحضرت کو علم ہوا تو فرمایا خدا کا شکر ہے کہ فاطمہ آگ سے بچ گئی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۴۹۔ سیدہ ہندؓ دختر ولید

ہند دختر ولید بن عتبہ بن ربیعہ بن عبدشمس قرشیہ عبشمیہ جو معاویہ کی خالہ زاد تھیں۔ ابوعمر نے ان کا نام فاطمہ لکھا ہے بقول دار قطنی امام مالک نے ان کا نام فاطمہ لکھا ہے مگر اور لوگوں نے بر بنائے روایت زہری ان کا نام ہند لکھا ہے اور یہی درست ہے۔

ابواحمد عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے باسنادہ ابوداؤد سجستانی سے انہوں احمد بن صالح سے انہوں نے عنبسہ سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے عروہ بن زبیر سے انہوں نے حضرت عائشہ اور ام سلمہ سے روایت کی کہ ابوحذیفہ بن عتبہ بن ربیعہ نے سالم کو متبنیٰ بنا رکھا تھا اور اس کا نکاح اپنے بھائی کی بیٹی ہند دختر ولید بن عتبہ سے کر دیا تھا جو انصار کی ایک خاتون کا مولیٰ تھا جیسا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زید بن حارثہ کو متبنیٰ بنایا تھا۔ اور جاہلیت میں متبنیٰ کو صلبی بیٹے کی طرح سمجھا جاتا اس آدمی کی طرف اسکی نسبت کی جاتی تھی اور جائداد کا وارث قرار دیا جاتا تا آنکہ قرآن کی یہ آیت نازل ہوئی۔

ادعوھم لاباٰئھم تم انہیں ان کے باپوں کے نام سے پکارو اور جس کے باپ کا پتہ نہ لگ سکے تو اسے اپنا مولیٰ اور دینی بھائی سمجھو اور اس پر سہلہ دختر سہیل بن عمرو جو ابوحذیفہ کی بیوی تھی حضور اکرم ﷺ کے پاس آئی اور کہا یا رسول اللہ! ہم تو سالم کو اپنا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیٹا سمجھتے تھے اور میں نے اسے دودھ پلایا ہم نے ان کا ذکر اس کتاب میں کہیں اور بھی کیا ہے۔

۷۳۵۰۔ سیدہ ہندؓ دختر یزید

ہند دختر یزید بن برصاء از بنو ابوبکر بن کلاب۔ ابو عبیدہ نے اس خاتون کو ازواج النبی میں شمار کیا ہے۔ احمد بن صالح مصری کے مطابق ان کا نام عمرہ دختر یزید تھا۔ اس میں زبردست اختلاف ہے ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الیاء

۷۳۵۱۔ سیدہ یسیرہؓ دختر ملیل

سیدہ یسیرہ دختر ملیل بن زید بن خالد بن عجلان انصاریہ از بنو عوف بن خزرج۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۳۵۲۔ سیدہ یسیرہؓ ام یاسر

یسیرہ ام یاسر انصاریہ۔ ایک روایت میں دختر یاسر ہے اور کنیت ام حمیضہ ہے۔ انہوں نے بیعت کی اور ہجرت کی یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا نام یسیرہ از مہاجرات لکھا ہے۔ ان کا نسب بیان نہیں کیا گیا ہے ان کی حدیث حمیضہ دختر یاسر سے مروی ہے۔

کئی راویوں نے باسناد ہم ابو عیسیٰ سے انہوں نے موسیٰ بن حرام اور عبد بن حمید سے انہوں نے محمد بن بشر سے انہوں نے ہانی بن عثمان سے انہوں نے اپنی والدہ حمیضہ دختر یاسر سے انہوں نے اپنی دادی یسیرہ سے روایت کی حضور نبی کریم رؤف ورحیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم نے فرمایا تم خدا کی تسبیح (سبحان اللہ) تقدیس (الحمد للہ) اور تہلیل (لا الہ الا اللہ) کیا کرو اور انگلیوں پر گنا کرو کیونکہ ان سے سوال کیا جائے گا اور انہیں بلوایا جائے گا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

صحابیات جو اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور تھیں

۷۳۵۳۔ سیدہ ام ابانؓ دختر عتبہ

ام ابان دختر عتبہ بن ربیعہ بن عبد شمس بن عبد مناف قرشیہ عبشمیہ۔ معاویہ کی خالہ تھیں اور شام میں اپنے شوہر ابان بن سعید بن عاص کے ہمراہ تھیں۔ جب ابان جنگ اجنادین میں مارے گئے تو ام ابان مدینے واپس آ گئیں اور حضرت عمر، علی، زبیر اور طلحہ نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا مگر انہوں نے آخر الذکر کو ترجیح دی۔ ان سے کوئی روایت مروی نہیں۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۵۴۔ سیدہ ام ازہرؓ دختر زبرقان

ام ازہر عائشیہ۔ ان سے زینب دختر زبرقان عائشیہ نے روایت کی کہ ام ازہر کے والد انہیں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لے کر گئے اور آپ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا۔ یہ خاتون صالحہ اور عابدہ تھیں۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۵۵۔ سیدہ ام اسحٰق رضی اللہ عنہا غنویہ

ام اسحٰق غنویہ۔ ان سے ام حکیم دختر دینار نے روایت کی مہاجرہ تھیں۔ ابو عاصم ضحاک بن مخلد نے بشار بن عبدالملک سے انہوں نے ام حکیم دختر دینار سے جو ام اسحٰق کی آزاد کردہ کنیز تھیں روایت کی کہ وہ اپنے بھائی کے ساتھ آنحضرت کی ملاقات کے لئے روانہ ہوئیں۔ ابھی تھوڑا سا فاصلہ ہی طے کیا تھا کہ ان کے بھائی نے کہا کہ وہ اپنا زادِ راہ مکہ میں ہی بھول آیا ہے۔ بہن کو کہا کہ وہ یہاں بیٹھ کر انتظار کریں تا کہ وہ اپنا زادِ سفر لے آئے۔ بہن نے کہا مجھے ڈر ہے کہ میرا فاسق خاوند تمہیں آنے نہیں دے گا۔ اس نے مجھے تسلی دی اور خود زادِ سفر لینے چلا گیا مجھے وہاں بیٹھے کئی دن گزر گئے لیکن میرا بھائی نہ آیا۔ اتفاقاً ایک دن وہاں سے ایک آدمی جسے میں جانتی تھی گزرا۔ اس نے وہاں بیٹھنے کی وجہ پوچھی اور میں نے بتائی تو اس نے مجھے بتایا کہ میرے بھائی کو میرے خاوند نے قتل کر دیا ہے۔ میں جب حضور کی خدمت میں پہنچی تو آپ وضو فرما رہے تھے۔ میں روئے جا رہی تھی اور کہتی تھی کہ اسحاق کو قتل کیا گیا اور حضور نبی کریم ﷺ مجھے دیکھ رہے تھے آپ نے چلو بھر پانی لیا اور میرے منہ پر چھینٹا مارا۔ اس کے بعد میری یہ حالت ہو گئی تھی کہ بڑی بڑی مصیبتوں میں میری آنکھیں آنسوؤں میں ڈبڈبا گئیں مگر کبھی ایک آنسو بھی آنکھوں سے نہ ٹپکا۔

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے بشار بن عبدالملک سے انہوں نے ام حکیم دختر دینار سے انہوں نے اپنی آزاد کردہ کنیز ام اسحاق سے روایت کی کہ وہ رسول کریم کے پاس بیٹھی تھیں کہ آپ کے سامنے ثرید کا بڑا سا پیالہ پیش کیا گیا میں نے اور ذوالیدین نے بھی جو اس وقت وہاں موجود تھا ثرید کھایا اس کے بعد حضور اکرمؐ نے گوشت کا ایک ٹکڑا اٹھایا اور مجھے بھی فرمایا کہ کھاؤ مجھے یاد آ گیا کہ میں تو اس دن روزے سے تھی چنانچہ میرا ہاتھ رک گیا نہ آگے جاتا تھا نہ پیچھے ہٹتا تھا۔ حضور اکرمؐ نے وجہ دریافت فرمائی تو میں نے گزارش کی کہ میں تو روزے سے تھی۔ ذوالیدین نے کہا جب پیٹ بھر کر کھا چکی ہو تو اب تمہیں یاد آیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا یہ اللہ کا رزق تھا کہ جس تک تجھے خدا لے گیا۔

۷۳۵۶۔ سیدہ ام اسیدؓ انصاریہ

ام اسید انصاریہ۔ ابو اسید انصاری کی زوجہ تھیں محمد بن محمد بن سرایا بن علی الفقیہ کے علاوہ اور کئی راویوں نے باسنادہ محمد بن اسماعیل سے انہوں نے سعید بن ابو مریم سے انہوں نے ابوغسان سے انہوں نے ابو حازم سے انہوں نے سہل بن سعد ساعدی سے روایت کی کہ جب ابو اسید ساعدی نے شادی کی تو انہوں نے حضور اکرم ﷺ اور صحابہ کو کھانے کی دعوت دی کھانا تیار کرنے اور مہمانوں کے سامنے پیش کرنے کا سارا کام ابو اسید کی بیوی ام اسید نے سرانجام دیا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھا چکے تو ام اسید نے وہ مشروب جو پتھر کے ایک برتن میں رات کو کھجوریں بھگو کر تیار کیا تھا لا کر تحفہ کے طور پر آپ کو پیش کیا ابو موسیٰ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۵۷۔ سیدہ ام ابی امامہؓ

ام ابی امامہ بن ثعلبہ بن حارث۔ جب حضور اکرم نے بدر کو کوچ فرمایا تو ابو امامہ کی والدہ لب مرگ تھیں تو ان کے بیٹے ابو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

امامہ نے اپنے ماموں ابوبردہ بن نیار کو کہا کہ آپ اپنی بہن کی تیمارداری کے لئے رک جائیں۔ ابو بردہ نے کہا۔ میری بہن تمہاری ماں ہے۔ اس لئے تمہیں رکنا چاہیے۔ معاملہ حضور اکرم ﷺ کے علم میں لایا گیا تو آپ نے ابوامامہ کو رک جانے کا حکم دیا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بدر سے واپس تشریف لائے تو ام ابی امامہ وفات پا چکی تھیں۔ آپ نے ان کی نماز جنازہ ادا فرمائی۔

یہ خاتون ام ابی امامہ دختر سہیل بن حنیف سے مختلف ہیں کیونکہ ان کی ولادت بعد از ہجرت ہوئی اور حضور اکرمؐ نے ان کا نام اور کنیت تجویز فرمائی تھی۔ علاوہ ازیں ان کا تعلق بنوعمرو بن عوف سے ہے جو بنو اوس سے تھے اور ابوامامہ بن ثعلبہ ہجرت کے وقت جوان تھے اور ان کا تعلق بنوحارثہ بن حارث سے تھا جو خزرجی تھے۔ واللہ اعلم ہم ابوامامہ وغیرہ کے ترجمے میں انکا ذکر کر آئے ہیں۔

۷۳۵۸۔ سیدہ ام ابی امامہؓ بن سہل

ام ابی امامہ بن سہل بن حنیف جعفر مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے مگر اور کوئی بات نہیں لکھی۔ ابوموسیٰ نے بھی مختصراً ذکر کیا ہے۔

۷۳۵۹۔ سیدہ ام انسؓ انصاریہ

ام انس انصاریہ مگر یہ ام انس بن مالک نہیں ہیں۔ طبرانی نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابو غالب سے انہوں ابوبکر سے (ح) ابوموسیٰ نے حسن بن احمد سے انہوں ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے حسین بن اسحٰق تستری سے انہوں نے ہشام بن عمار سے انہوں نے ولید بن مسلم سے انہوں نے عنبسہ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے محمد بن زاذان سے انہوں نے ام سعد سے جو زید بن ثابت کی زوجہ تھیں انہوں نے ام انس سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم کی خدمت میں گزارش کی کہ نماز عشاء کے وقت مجھ پر نیند غلبہ پا لیتی ہے آپ نے فرمایا اے ام انس رات کے پیٹ میں کئی وادیاں ہیں جب نماز کا وقت ہو جائے تو جلد ہی نماز پڑھ لیا کرو اس میں کوئی حرج نہیں ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۶۰۔ سیدہ ام انسؓ دختر براء

ام انس دختر براء بن معرور۔ ایک روایت میں ام بشر اور ایک میں ام مبشر بھی مذکور ہے۔ وہب بن جریر نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ام انس دختر براء بن معرور سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا آپ نے فرمایا۔ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ بہترین انسان کون ہے۔ صحابہ نے عرض کیا ضرور یا رسول اللہ فرمایا کہ ایک آدمی (آپ نے اپنے ہاتھ سے مغرب کی طرف اشارہ کیا) نے اپنے ہاتھ میں گھوڑے کی لگام پکڑی ہوئی ہے اور انتظار کر رہا ہے کہ اللہ کی راہ میں کسی پر حملہ کرے یا اس پر کوئی حملہ آور ہو۔

پھر فرمایا۔ کیا میں تمہیں بتاؤں کہ اس سے ملتا جلتا آدمی کون ہے۔ صحابہ نے گزارش کی ہاں یا رسول خدا ضرور ارشاد فرمایئے آپ نے حجاز کی طرف ہاتھ اٹھا کر فرمایا وہ شخص جو اپنے مال غنیمت میں نماز قائم کرتا ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے اور اللہ کے حق کو پہچانتا ہے ایسا شخص لوگوں کے شر سے بچا رہتا ہے۔

اسے محمد بن سلمہ نے ابن اسحٰق سے انہوں نے ابن ابی نجیح سے روایت کیا اور صحابیہ کا نام ام بشر بتایا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۳۶۱۔ سیدہ ام انسؓ موسیٰ بن عمران کی دادی

ام انس جو موسیٰ بن عمران بن ابوانس انصاری کی دادی تھیں۔ ان سے موسیٰ بن عمران نے روایت کی کہ ام انس نے حضور ﷺ کی خدمت میں گزارش کی یا رسول اللہ میری تمنا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اعلیٰ علیین میں مقام عطا کرے اور میں آپ کے ساتھ ہوں آپ نے فرمایا آمین نیز فرمایا تو نماز کی پابند کر اور گناہوں کو چھوڑ دے کہ یہ عمل جہاد سے بھی بہتر ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ ہر دو نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابوعمر نے انہیں یونس بن ابوانس کی دادی لکھا ہے اور ابوموسیٰ نے موسیٰ کی دادی اور امام بخاری اس باب میں ابوعمر سے متفق ہیں چنانچہ تاریخ کبیر میں لکھتے ہیں کہ یونس بن عمران بن ابی انس نے اپنی دادی ام انس سے روایت کی۔ واللہ اعلم

اور ابوموسیٰ نے طبرانی سے دو طریقوں سے روایت کیا ہے اور ام موسیٰ بن عمران لکھا ہے۔

۷۳۶۲۔ سیدہ ام انسؓ دختر عمرو

ام انس دختر عمرو بن مرضحہ از بنوعوف بن خزرج انصاریہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے رسول اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۳۶۳۔ سیدہ ام اوسؓ بہزیہ

ام اوس بہزیہ۔ خلف بن خلیفہ نے ابوہاشم مانی سے انہوں نے اوس بن خالد بہزی سے انہوں نے ام اوس بہزیہ سے روایت کی کہ انہوں نے اپنے لئے کچھ گھی کا انتظام کیا اور پھر اسے ایک کپی میں ڈال کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بطور تحفہ کے روانہ کیا آپ نے ہدیہ قبول فرمالیا۔ گھی نکال لیا اور ام اوس کے لئے دعائے برکت فرمائی کپی واپس کردی لیکن گھی سے لبالب بھری ہوئی تھی ام اوس کو خیال آیا کہ حضور اکرمؐ نے تحفہ قبول نہیں کیا اور گھی واپس کر دیا ہے صحابیہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور وہ رو رہی تھیں آپ نے فرمایا اسے اصل حقیقت سے آگاہ کردو۔

ام اوس کہتی ہیں وہ حضور نبی کریم ﷺ کی عمر بھر اسی گھی کو استعمال کرتی رہیں۔ پھر ابوبکر کی خلافت کا زمانہ آیا پھر حضرت عمر اور عثمان کا تا آنکہ جناب علی اور معاویہ کے درمیان جنگ چھڑ گئی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۶۴۔ سیدہ ام ایمنؓ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ کنیز

ام ایمن جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آزاد کردہ کنیز تھیں اور جنہوں نے حضور نبی کریم کو دودھ پلایا تھا۔ ان کا نام برکہ تھا اور یہ حبشیہ تھیں۔ انہیں حضورؐ کے والد ماجد نے آزاد کیا تھا۔ قدیم الاسلام تھیں حبشہ اور مدینہ ہر دو مقامات کو ہجرت کی تھیں اور انہوں نے حضور اکرم سے بیعت کی تھی۔

ایک روایت میں ہے کہ ام ایمن جناب خدیجہ کی ہمشیرہ کی کنیز تھیں۔ جنہیں انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ہبہ کر دیا تھا۔

ایک روایت میں ہے کہ ام ایمن حضور اکرم ﷺ کی والدہ ماجدہ کی کنیز تھیں اور انہوں نے ہی غلطی سے آپ کا پیشاب پی لیا تھا اور آپ نے فرمایا تھا کہ اس کے بعد تیرے پیٹ میں درد نہ ہوگا (خدا ایسے راویوں کو عقل دے۔ مترجم) ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ کا پیشاب پینے والی صحابیہ کا نام برکہ اور کنیت ام ایمن تھی اور وہ ام حبیبہ کی کنیز تھی اور ان کے بیٹے کا نام ایمن تھا جو عبید

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کے بیٹے تھے اور جن سے عبید حبشی کے بعد زید بن حارثہ نے نکاح کر لیا تھا اور حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کرتے کہ ام ایمن میری ماں ہے اور اکثر ان کی ملاقات کو جایا کرتے۔

عبدالوہاب نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے حماد سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے تو ام ایمن بہت زیادہ روئیں۔ وجہ پوچھی گئی تو انہوں نے جواب دیا کہ مجھے حضور اکرم کی وفات کا علم تھا کہ اس حقیقت نے ہو کر رہنا ہے مگر میرے رونے کی وجہ یہ ہے کہ وحی کی آمدورفت منقطع ہو گئی ہے۔

یحییٰ بن محمود اور ابو یاسر نے باسنادہما مسلم ابوالحسین سے انہوں نے ابوطاہر اور حرملہ سے انہوں نے ابن وہب سے انہوں نے یونس سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ جب مہاجرین مکہ سے ہجرت کر کے آئے۔ انہوں نے حدیث بیان کی اور کہا کہ ابن شہاب نے ام ایمن کے حالات کے بارے میں بتایا کہ ام ایمن جو اسامہ بن زید کی والدہ تھیں اولاً حضور اکرم ﷺ کے والد ماجد کی حبشی کنیز تھیں۔ ان کی وفات کے بعد جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی تو ام ایمن نے انہیں دودھ پلایا جب آپ جوان ہوئے تو آپ نے ام ایمن کو آزاد فرمایا پھر ان سے زید بن حارثہ نے نکاح کیا اور حضور کی وفات کے بعد ام ایمن بھی فوت ہو گئیں۔ ایک روایت میں پانچ مہینے مذکور ہیں اور ایک میں چھ مہینے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت ابوبکر اور عمر اپنے اپنے زمانہ خلافت میں اسی طرح ان سے ملنے جایا کرتے تھے جس طرح کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۶۵۔ سیدہ ام ایوبؓ انصاریہ

ام ایوب انصاریہ جو ابوایوب کی زوجہ تھیں۔ ان کے والد کا نام قیس بن عمرو بن امرأالقیس تھا جو بنوخزرج سے تھے۔ کئی راویوں نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے حسن بن صباح سے انہوں نے ابن عیینہ سے انہوں نے عبیداللہ بن ابی یزید سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ انہیں ام ایوب نے بتایا کہ ہم نے حضور اکرم ﷺ کے لئے کھانا تیار کیا اور اس میں یہ سبزیاں (پیاز اور تھوم وغیرہ) ڈال دیں جسے آپ نے ناپسند فرمایا خود نہ کھایا اور باقی احباب کو کھانے کی اجازت دے دی فرمایا میں نہیں کھاتا کہ میرے رفیق (جبرائیل) کو تکلیف نہ ہو۔

حمیدی کا قول ہے کہ سفیان نے حضور اکرم کو خواب میں دیکھا اور دریافت کیا یارسول اللہ ام ایوب سے جو حدیث مروی ہے اور جس میں اس بات کا ذکر ہے کہ جس چیز سے انسانوں کو تکلیف پہنچتی ہے اس سے فرشتوں کو بھی اذیت ہوتی ہے کیا وہ حدیث آپ کی ہے آپ نے فرمایا۔ ہاں یہ درست ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۶۶۔ سیدہ ام ایوبؓ دختر مسعود

ام ایوب دختر مسعود۔ جعفر کا قول ہے کہ امام بخاری نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان سے کوئی چیز بیان نہیں کی۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب البآء

۷۳۶۷۔ سیدہ ام بجید ؓ انصاریہ

ام بجید انصاریہ حارثیہ۔ ایک روایت میں ان کا نام حواء مذکور ہے لیکن اس میں بڑی گڑبڑ ہے اور ان کی شہرت کنیت سے ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے قتیبہ سے انہوں نے سعید بن ابوہند سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن بجید سے انہوں نے اپنی دادی ام بجید سے (جنہوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی) روایت کی کہ انہوں نے آپ سے دریافت کیا یارسول اللہ! بعض اوقات ایک مسکین میرے دروازے پر کھڑا ہوتا ہے اور میرے پاس دینے کو کچھ نہیں ہوتا فرمایا ایسی حالت میں جلی روٹی کا ٹکڑا ہی دے دینا چاہیے تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۶۸۔ سیدہ ام بردہ ؓ دختر منذر

ام بردہ دختر منذر بن زید بن لبید بن خراش بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاریہ نجاریہ جب حضور اکرم کے صاحبزادے جناب ابراہیم حضرت ماریہ قبطیہ کے بطن سے پیدا ہوئے تو آپ نے بہ غرض رضاعت بچے کو ام بردہ کے سپرد کر دیا اور جب تک وہ زندہ رہے ام بردہ دودھ پلاتی رہیں۔ بقول ابوعمران کے شوہر کا نام براء بن اوس تھا۔

ابوموسیٰ نے ابوالقاسم بن اسماعیل بن محمد بن فضل سے روایت کی کہ حضور نبی کریم ﷺ کے صاحبزادے ابراہیم آٹھویں سال ہجری کے آخری مہینے ذی الحج میں پیدا ہوئے اور آپ نے انہیں ام بردہ دختر منذر کے سپرد کر دیا وہ دودھ پلاتی رہی اور ابوموسیٰ لکھتے ہیں کہ مشہور روایت میں صاحبزادے کی دودھ پلائی کا نام ام سیف تھا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ام بردہ اور ام سیف دونوں ہی بچے کو آگے پیچھے دودھ پلاتی تھیں۔ ایک صبح دوسری شام لیکن ام عمر نے ام سیف کا ذکر نہیں کیا۔

۷۳۶۹۔ سیدہ ام بشر ؓ دختر براء

ام بشر یا ام مبشر دختر براء بن معرور ایک روایت میں ان کا نام خلیدہ مذکور ہے لیکن یہ غلط ہے ان سے عبداللہ بن کعب بن مالک اور عبداللہ بن یزید نے روایت کی۔

زہری نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب کعب قریب الموت تھے تو ام بشر ان کے پاس آئیں اور کہا اے ابوعبدالرحمٰن اگر میرے باپ سے تیری ملاقات ہو تو انہیں میرا اسلام کہنا انہوں نے جواب دیا اے ام بشر خدا تجھے آباد رکھے وہاں تو ہمیں اپنی پڑی ہوگی۔ انہوں نے جواب میں کہا کہ اے ابوعبدالرحمٰن کیا تم نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے نہیں سنا کہ مومنوں کی روحیں بادصبا کی طرف جنت میں جہاں چاہیں گی گھومتی پھریں گی اور فاجر لوگوں کی روحیں جہنم کے پست ترین مقام پر رہوں گی۔ انہوں نے کہا ہاں ام بشر نے کہا جبھی تو میں تمہیں کہہ رہی ہوں۔

یونس اور زبیدی وغیرہ نے زہری سے روایت کی جس نے صحابیہ کا نام ام مبشر لکھا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۳۷۰۔ سیدہ ام بلالؓ زوجہ بلال

ام بلال جو بلال کی بیوی تھیں بقول جعفر امام بخاری نے ان کا ذکر ان لوگوں میں کیا ہے جنہوں نے (خزاعہ کی عورتوں میں) حضور اکرم سے روایت کی۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۷۱۔ سیدہ ام بلالؓ دختر ہلال

ام بلال دختر ہلال اسلمیہ۔ یہ ابو نعیم کا قول ہے بقول ابو عمر ام بلال ہلال مزنیہ کی دختر تھیں۔ ان کے والد حدیبیہ میں موجود تھے۔ اور ام بلال نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔

عبدالوہاب بن ابی حبہ باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن ابو یحییٰ اسلمی سے انہوں نے اپنی والدہ ام بلال سے روایت کی کہ ان کے والد حضور اکرمؐ کے ساتھ حدیبیہ میں تھے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ بھیڑ کا بچہ چھ ماہ کا ذبح کرو کہ اس کی قربانی جائز ہے۔

اسے انس بن عیاض نے محمد بن ابو یحییٰ سے انہوں نے اپنی والدہ انہوں نے ام بلال سے انہوں نے اپنے والد سے اسی طرح روایت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۷۲۔ سیدہ ام بیانؓ دختر زید

ام بیان دختر زید بن مالک۔ سعد بن زید کی بہن تھیں حضور اکرمؐ سے جنہوں نے بقول ابن حبیب بیعت کی۔

باب الثاء وجیم

۷۳۷۳۔ سیدہ ام ثابتؓ دختر ثعلبہ

ام ثابت دختر ثعلبہ بن مھشن انصاریہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۳۷۴۔ سیدہ ام ثابتؓ دختر جبر

ام ثابت دختر جبر بن عتیک۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۳۷۵۔ سیدہ ام ثابتؓ دختر سفیان

ام ثابت دختر سفیان بن عبید انصاریہ۔ از بنو ابجر۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضورؐ سے بیعت کی۔

۷۳۷۶۔ سیدہ ام ثابتؓ دختر قیس

ام ثابت دختر قیس بن شماس انصاریہ۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۳۷۷۔ سیدہ ام ثابتؓ دختر مسعود

ام ثابت دختر مسعود بن سعد بن قیس بن خلدہ انصاریہ زرقیہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۳۷۸۔ سیدہ ام ثعلبہؓ دختر ثابت

ام ثعلبہ دختر ثابت بن جذع انصاریہ۔ از بنو حرام۔ بقول ابن حبیب حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

باب الجیم

۷۳۷۹۔ سیدہ ام الجلاسؓ

ام الجلاس التمیمیہ۔ یہ خاتون عبداللہ بن عیاش بن ابی ربیعہ مخزومی کی والدہ تھیں اور ان کا نام اسماء تھا ہم ان کا ذکر پہلے ''ہمزہ'' میں کر آئے ہیں۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۸۰۔ سیدہ ام جمیلؓ دختر اوس

ام جمیل دختر اوس مزنیہ از بنو امرأ القیس۔ ان کا قول ہے کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں والد علی ذوائب اور قنزعہ کے ساتھ حاضر ہوئیں۔ ہم ان کا ذکر ان کے والد کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ یہ جعفر کا قول ہے۔ ابو موسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۸۱۔ سیدہ ام جمیلؓ دختر جلاس

ام جمیل دختر جلاس بن سوید انصاریہ از بنو عبدالاشہل۔ بہ قول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی ہے۔

۷۳۸۲۔ سیدہ ام جمیلؓ دختر حباب

ام جمیل دختر حباب بن منذر بن جموح الانصاریہ از بنو حرام بقول ابن حبیب انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۳۸۳۔ سیدہ ام جمیلؓ دختر ابی حزم

ام جمیل دختر ابی حزم بن عتیک بن نعمان انصاریہ از بنو مالک بقول ابن حبیب حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۳۸۴۔ سیدہ ام جمیلؓ دختر خطاب

ام جمیل دختر خطاب جو حضرت عمرؓ کی ہمشیرہ تھیں اور سعید بن زید کی زوجہ۔ ان کا نام فاطمہ تھا ہم ان کا ترجمہ لکھ آئے ہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۳۸۵۔سیدہ ام جمیلؓ دختر عبداللہ

ام جمیل دختر عبداللہ۔ان سے سعید بن میتب نے روایت کی۔موسیٰ بن عبیدہ نے سعید بن میتب سے انہوں نے ام جمیل سے روایت کی کہ ان کے خاوند نے انہیں پیٹا چنانچہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی۔آپ نے فرمایا۔آیا تو اس سے صلح کرنے کو آمادہ ہے؟ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق میں نے مصالحت کرلی۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۸۶۔سیدہ ام جمیلؓ دختر قطبہ

ام جمیل دختر قطبہ بن عامر بن حدیدہ انصاریہ از بنوسواد۔بقول ابن حبیب انہوں نے حضورؐ سے بیعت کی۔

۷۳۸۷۔سیدہ ام جمیلؓ دختر مجلل

ام جمیل دختر مجلل بن عبد اور ایک روایت میں عبید بن ابی قیس بن عبدود بن نصر بن مالک بن حسل بن عامر بن لوی ہے۔انہوں نے اپنے شوہر حاطب بن حارث کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی۔ان کے بیٹے کا نام محمد بن حاطب تھا۔ان کے شوہر حبشہ میں فوت ہوگئے تو زید بن ثابت نے ان سے نکاح کرلیا۔ان سے بھی اولاد ہوئی اور پھر وہ ہجرت کر کے مدینے آگئیں ان کے بیٹے محمد نے ان سے روایت کی۔

ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابراہیم بن ابوالعباس اور یونس بن محمد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عثمان بن ابراہیم بن محمد بن حاطب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ان کے دادا محمد بن حاطب سے انہوں نے ان کی والدہ جمیل دختر مجلل سے سنا انہوں نے بیان کیا کہ میں تجھے حبشہ سے لے کر مدینے کو روانہ ہوئی جب میں مدینے سے ایک دن یا دو دن کی مسافت پر تھی تو میں تیرے لئے ہانڈی میں کچھ پکانا چاہا۔لکڑیاں ختم ہوگئیں تو میں تلاش میں جنگل کو نکل گئی۔پک جانے پر میں نے ہانڈی اٹھائی تو سالن تجھ پر گر گیا اور تیرا بازو جل گیا۔ہم یہ حدیث پیشتر ازیں محمد کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔المجلل جیم کے ساتھ ہے۔

۷۳۸۸۔سیدہ ام جندبؓ ابوذر کی والدہ

ام جندب۔یہ ابوذر غفاری کی والدہ تھیں جن کا ذکر ہم ابوذر کے اسلام میں کر آئے ہیں۔عبداللہ بن ابی نصر خطیب نے باسنادہ تا ابوداؤد طیالسی سلیمان بن مغیرہ سے انہوں نے حمید بن ہلال سے انہوں نے عبداللہ بن صامت سے انہوں نے ابوذر سے روایت کی کہ جب میں نے اسلام قبول کیا تو میں اپنے بھائی اور والدہ کے پاس آیا۔انہوں نے کہا کہ ہمیں تمہارے دین میں کوئی دلچسپی نہیں۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۳۸۹۔سیدہ ام جندبؓ سلیمان بن عمرو کی والدہ

ام جندب۔یہ خاتون سلیمان بن عمرو کی والدہ تھیں ان کی حدیث کے راوی ان کے بیٹے سلیمان بن عمرو بن احوص تھے انہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ انہوں نے جمرہ کی صبح کو حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا۔

اے لوگو! تم ایک دوسرے کو زور زور سے کنکریاں پھینک کر زخمی نہ کرو۔

۷۳۹۰۔ سیدہ ام جندب ازدیہؓ

ام جندب ازدیہ۔ عبدالوہاب بن ابی حبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے یزید سے انہوں نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے ابو یزید مولیٰ عبداللہ بن حارث سے انہوں نے ام جندب ازدیہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کنکریاں آہستہ آہستہ پھینکو اور ایک دوسرے کو زخمی نہ کرو۔ یہ ابو عمر کا قول ہے اور ان کا کہنا کہ ام جندب سے مراد سلیمان بن عمرو بن احوص کی والدہ ہیں۔

ابن مندہ اور ابو نعیم نے ام جندب ازدیہ کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ نے یہ نہیں لکھا کہ اس سے مراد ام سلیمان ہیں ہاں البتہ ابو نعیم نے لکھا ہے کہ ان کے مطابق یہ خاتون ام سلیمان ہیں اور ان سے رمی جمار کی حدیث روایت کی اور دونوں نے اس کی سند یوں بیان کی۔ ابو یزید نے ام جندب سے انہوں نے جندب سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں۔ صحیح امر یہ ہے کہ دونوں ایک ہیں جیسا کہ ابو عمر اور ابو نعیم کا قول ہے اور یہ ابو عمر ہیں جنہوں نے اس پردے کو اٹھایا اور التباس کو دور کیا کہ ام جندب سے مراد ام سلیمان ہیں۔ جیسا کہ ہم نے ان سے ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

۷۳۹۱۔ سیدہ ام جندبؓ دختر مسعود

ام جندب دختر مسعود بن اوس انصاریہ ظفریہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

باب الحاء

۷۳۹۲۔ سیدہ ام حارثؓ انصاریہ

ام حارث انصاریہ عمارہ بن غزیہ کی دادی تھیں اور حنین کے موقعہ پر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھیں۔ ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۹۳۔ سیدہ ام حارثؓ دختر ثابت

ام حارث دختر ثابت بن جذع انصاریہ از بنو حرام بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔

۷۳۹۴۔ سیدہ ام حارثؓ دختر عیاش

ام حارث دختر عیاش بن ابو ربیعہ مخزومیہ۔ انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ہشام بن عمار سے انہوں نے شعیب بن اسحٰق سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے محمد بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یحییٰ بن حبان سے انہوں نے ام حارث دختر عیاش سے روایت کی کہ انہوں نے بدیل بن ورقاء کو ایک خاکستری رنگ ناقہ پر سوار منیٰ میں اہل منازل کے گھروں میں گھومتے دیکھا۔ وہ لوگوں کو بتا رہے تھے کہ حضور اکرم ﷺ نے ان ایام میں روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے کیونکہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۹۵۔ سیدہ ام حارثؓ دختر مالک

ام حارث دختر مالک بن خنساء بن سنان انصاریہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۳۹۶۔ سیدہ ام حارثۃ الربیعؓ دختر نضر

ام حارثۃ الربیع دختر نضر۔ ہم باب الراء کے تحت ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۳۹۷۔ سیدہ ام حبانؓ دختر عامر

ام حبان دختر عامر بن نابی بن زید بن حرام بن کعب بن سلمہ انصاریہ یہ خاتون عقبہ بن عامر بن نابی کی ہمشیرہ تھیں۔ اسلام قبول کیا اور بیعت کی۔ یہ ابن ماکولا کا قول ہے جو محمد بن سعد سے مروی ہے۔ حبان: حاء پر زیر اور باء کے ساتھ ہے۔

۷۳۹۸۔ سیدہ ام حبیبؓ دختر عاص

ام حبیب دختر عاص بن امیہ بن عبد شمس بقول جعفر عمرو بن عبدود کے پاس تھی اور ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے اور اس بنا پر وہ خالد، عمرو اور ابان بن عاص کی چچی تھیں لیکن یہ مستبعد ہے۔ واللہ اعلم

۷۳۹۹۔ سیدہ ام حبیبؓ دختر عباس

ام حبیب دختر عباس بن عبد المطلب۔ ایک روایت میں ام حبیبہ مذکور ہے مگر اول الذکر درست ہے اور عبداللہ بن عباس کی حدیث میں ان کا ذکر آیا ہے۔

یونس بن بکیر نے ابن اسحٰق سے انہوں نے حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ کی نظر ام حبیب پر پڑی۔ جب وہ گھٹنوں کے بل چلتی تھی فرمایا اگر میں اس بچی کے زمانہ بلوغت تک زندہ رہا تو میں اس سے شادی کروں گا لیکن آپ اس کے جوان ہونے سے پہلے ہی فوت ہو گئے۔ جب ام حبیب جوان ہوئیں تو ان سے اسود بن سفیان بن عبداللہ مخزومی نے نکاح کیا اور انہوں نے رزق بن اسود اور لبابہ دختر اسود کو جنم دیا اور اپنی والدہ کے نام پر ام الفضل لبابہ نام رکھا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۰۰۔ سیدہ ام حبیبؓ مولاۃ ام عطیہ

ام حبیب مولاۃ ام عطیہ۔ طبرانی نے اپنے تذکرے مکنیات من الصحابیات میں ان کا ذکر کیا ہے اور باسنادہ شریک بن عبداللہ سے انہوں نے عبداللہ بن عبدالملک بن ابوسلیمان سے انہوں نے ام حبیب سے روایت کی کہ میں ان خواتین میں موجود

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھیں جنہوں نے حضور اکرمؐ کی بعض صاحبزادیوں کو کچھ تحفے پیش کیے تھے تو آپ نے فرمایا تھا کہ جب تم اسے غسل جنابت دو تو اس کے سر پر تین بار پانی ڈالو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۰۱۔ سیدہ ام حبیبہؓ دختر جحش

ام حبیبہ اور ایک روایت میں ام حبیب ہے مگر اول صحیح ہے اور زیادہ استعمال ہوتا رہا ہے یہ خاتون جحش بن رئاب کی دختر تھیں اور زینب دختر جحش کی ہمشیرہ یہ استحاضہ کی مریضہ تھیں اور اہل سیر کہتے ہیں کہ استحاضہ کی مریضہ حمنہ تھیں۔ اور بقول ابوعمر دونوں استحاضہ کی مریضہ تھیں۔

ابو یاسر سے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن سلمہ حرانی سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے ام حبیبہ دختر جحش سے روایت کی کہ وہ مبتلائے استحاضہ ہو گئیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ نے نماز سے پہلے غسل کا حکم دیا اور فرمایا اگر تو ٹب سے نکلے اور خون کی سرخی پانی پر ظاہر ہو جائے جب بھی نماز پڑھ لیا کرو۔

اور اس حدیث کے اسناد کے بارے میں زہری سے اختلاف کیا گیا ہے ابن عیینہ نے زہری سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی کہ وہ ام حبیب یا ام حبیبہ ہیں۔

یحیٰی بن محمود اور ابو یاسر نے باسنادہما ابوالحسین بن حجاج سے انہوں نے محمد بن مسلمہ مرادی سے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے زہری سے انہوں نے ام حبیب دختر جحش سے جو عبدالرحمٰن کی زوجہ تھیں سات برس تک استحاضہ کے مرض میں مبتلا رہیں اور حضور اکرمؐ سے اس باب میں فتویٰ طلب کیا آگے حدیث بیان کی۔

اور معمر نے زہری سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے ام حبیب سے روایت کی اور یحیٰی بن ابی کثیر نے ابوسلمہ سے انہوں نے ام حبیبہ سے اسی طرح روایت کی ابوموسیٰ' ابوعمر اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۰۲۔ سیدہ ام حبیبہؓ دختر ابوسفیان

ام حبیبہ دختر ابوسفیان صخر بن حرب بن امیہ بن عبد شمس قرشیہ امویہ۔ یہ خاتون ازواج مطہرات میں شامل تھیں۔ ام حبیبہ ان کی لڑکی کے نام پر جو عبیداللہ بن جحش کی بیٹی تھیں ان کی کنیت تھی اور نام رملہ تھا۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ قدیم الاسلام ہیں اپنے شوہر کے ساتھ ہجرت کر کے حبشہ چلی گئیں۔ وہاں ان کی بیٹی حبیبہ پیدا ہوئیں۔ خاوند نے عیسائیت قبول کر لی اور وہیں مر گیا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے نجاشی کو پیغام بھیجا کہ وہ ام حبیبہ تک آپ کی یہ خواہش پہنچائیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان سے نکاح کے متمنی ہیں۔ ام حبیبہ کہتے ہیں مجھے اس وقت پتہ چلا جب نجاشی کی ایک لونڈی ابرہہ نامی یہ پیغام لے کر میرے پاس آئی جو نجاشی کی لڑکیوں کی خدمت پر مامور تھی اور بادشاہ کے لئے تیل کا بندوبست کرتی تھی۔ اس نے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور میں نے اسے اندر بلا لیا اور اس نے بتایا کہ حضور اکرمؐ نے نجاشی کو لکھا ہے کہ وہ آپ سے دریافت کریں آیا آپ حضور اکرم ﷺ سے نکاح پر آمادہ ہیں میں نے بصد شکریہ اس پیشکش کو قبول کر لیا۔ پھر لونڈی نے کہا نیز یہ بتاؤ کہ اس سلسلے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تمہارا وکیل کون ہوگا؟ میں نے خالد بن سعید بن عاص بن امیہ کو اپنا وکیل مقرر کیا اور ابرہہ کو میں نے چاندی کے دو کنگن اور انگشتریاں بطور تحفہ دیں۔

جب رات ہوئی تو نجاشی نے جعفر بن ابی طالب اور حبشہ میں موجود مسلمانوں کو مجلس نکاح میں شرکت کی دعوت دی۔ خطبہ نکاح کے بعد نجاشی نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور کہا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے لکھا کہ میں ام حبیبہ دختر ابوسفیان سے آپ کا نکاح پڑھا دوں۔ ام حبیبہ نے رضامندی کا اظہار کیا میں نے ان کا مہر چار سو دینار مقرر کیا ہے۔ اس پر نجاشی نے وہ رقم مجلس میں انڈیل دی۔

اس کے بعد خالد بن سعید نے اللہ کی حمد و ثنا کے بعد اہل مجلس کو بتایا کہ میں نے رسول اکرم کے ارشاد کی تکمیل میں ام حبیبہ دختر ابوسفیان کا نکاح آپ سے پڑھا دیا ہے میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتے کو حضور کے لئے مبارک کرے۔ اس پر نجاشی نے وہ دینار خالد بن سعید کے سپرد کر دیئے جب مجلس نکاح برخاست ہونے لگی تو نجاشی نے کہا ابھی بیٹھے رہو کیونکہ انبیاء کی یہ سنت ہے کہ بعد از نکاح ان کی طرف سے حاضرین کو کھانا کھلایا جاتا ہے چنانچہ کھانا کھانے کے بعد وہ لوگ منتشر ہو گئے۔

ایک روایت میں ہے کہ اس نکاح میں ام حبیبہ کی طرف سے وکالت کے فرائض عثمان بن عفان بن ابو العاص بن امیہ نے سرانجام دیئے تھے کیونکہ ام المومنین کی والدہ صفیہ دختر ابو العاص عثمان کی پھوپھی تھیں۔

ابن اسحٰق کا قول ہے کہ اس نکاح کا انعقاد زینب دختر خزیمہ ہلالیہ کے نکاح کے بعد ہوا اور تمام اہل السیر کا اس پر اتفاق ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کا نکاح جناب ام حبیبہ سے اس وقت پڑھا گیا ہے جب ام المومنین حبشہ میں تھیں لیکن امام مسلم بن حجاج نے صحیح مسلم میں لکھا ہے کہ یہ نکاح ابوسفیان کی خواہش پر اس وقت پڑھا گیا جب فتح مکہ کے بعد ابوسفیان نے اسلام قبول کیا لیکن یہ بعض رواۃ کا وہم ہے۔

ابوبکر محمد بن عبدالوہاب بن عبداللہ بن علی انصاری (جو ابن شیرجی دمشقی کے عرف سے مشہور ہیں) نے اور نیز اور کئی راویوں نے حافظ ابوالقاسم علی بن حسن بن ہبۃ اللہ سے انہوں نے ابوالمکارم محمد بن احمد بن محسن طوسی سے انہوں نے ابوالفضل محمد بن احمد بن حسن عارف المیہنی سے انہوں نے ابوبکر احمد بن حسن بن احمد حرشی سے انہوں نے ابومحمد حاجب بن احمد بن یرحم الطوسی سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن منیب مروزی سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے محمد بن عبداللہ شعیثی سے انہوں نے والد سے انہوں نے عنبسہ بن ابوسفیان سے انہوں نے ام حبیبہ سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا جس آدمی نے چار رکعتیں قبل از ظہر اور چار بعد از ظہر ادا کیں اس نے جہنم کو خود پر حرام کر لیا۔ جناب ام حبیبہ نے چوالیسویں سال میں وفات پائی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۰۳۔ سیدہ ام حذیفہؓ بن یمان

ام حذیفہ بن یمان حدیث حذیفہ میں ان کا ذکر آیا ہے اسرائیل نے میسرہ بن حبیب سے انہوں نے منہال بن عمرو سے انہوں نے زر بن حبیش سے انہوں نے حذیفہ سے روایت کی کہ میری والدہ نے مجھ سے پوچھا تمہیں حضور اکرم ﷺ سے ملاقات کئے کتنا عرصہ ہو چکا ہے؟ میں نے جواب دیا۔ فلاں وقت کے بعد مجھے آپ سے ملاقات کا موقع نہیں ملا چنانچہ میں حضور کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خدمت میں اس وقت حاضر ہوا جب آپ نماز مغرب ادا کر رہے تھے فرمایا اے حذیفہ! یہ شخص جو ابھی ابھی آیا تھا تو نے دیکھا تھا فرمایا یہ فرشتہ تھا جو مجھے یہ بشارت دینے آیا تھا کہ حسن اور حسین جنتیوں کے سردار ہیں۔ فاطمہ جنتیوں کی سردار ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۰۴۔ سیدہ ام حرامؓ دختر ملحان

ام حرام دختر ملحان بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاریہ خزرجیہ ان کی والدہ کا نام ملیکہ دختر مالک بن عدی بن زید مناۃ بن عدی بن عمرو بن مالک بن نجار تھا اور ام حرام انس بن مالک کی خالہ تھیں اور عبادہ بن صامت کی زوجہ اور ان کا نام رمیصاء تھا اور ایک روایت میں غمیصاء مذکور ہے لیکن ان کا صحیح نام معلوم نہیں ہو سکا حضور اکرمؐ ان کا احترام فرماتے اور ان سے ملاقات کو جاتے اور وہاں قیلولہ فرماتے آپ نے انہیں بتایا کہ انہیں شہادت نصیب ہوگی۔

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبدالصمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے محمد بن یحییٰ بن حبان سے انہوں نے انس بن مالک سے انہوں نے اپنی خالہ ام حرام سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ان کے گھر تشریف لائے قیلولہ فرمایا جب جاگے تو مسکرا رہے تھے۔ میں نے وجہ پوچھی تو فرمایا۔ میری امت کے کچھ لوگ مجھے دکھائے گئے جو بحر اخضر کی سطح پر اس طرح بیٹھے ہوئے تھے جس طرح بادشاہ تخت پر بیٹھتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! دعا فرمایئے کہ مجھے ان میں شمولیت کا موقعہ ملے فرمایا تو انہی میں سے ہے۔

آپ پھر سو گئے اور جب جاگے تو مسکرا رہے تھے میں نے وجہ دریافت کی تو مجھے وہی جواب دیا جو پہلی دفعہ دیا تھا میں نے گزارش کی یا رسول اللہ دعا فرمایئے کہ خدا مجھے اس میں شامل فرمائے فرمایا تم تو پہلے گروہ میں شامل ہو چکی ہو۔

عبادہ بن صامت نے ان سے نکاح کرایا اور وہ انہیں ساتھ لے کر بغرض سیاحت ساتھ لے گئے جب سمندر کو عبور کر چکے تو خاتون ایک چار پائے پر سوار ہوئیں جس نے انہیں گرا دیا اور وہ فوت ہو گئیں۔ یہ حادثہ جنگ قبرص میں پیش آیا اور انہیں وہیں دفن کر دیا گیا خلافت عثمان میں اس لشکر کے امیر معاویہ بن ابی سفیانؓ تھے اور ابوذر اور ابوالدرداء کے علاوہ کئی اور صحابہ ان کے ساتھ تھے یہ واقعہ ستائیسویں سال ہجری کا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۰۵۔ سیدہ ام حرملہؓ دختر عبدالاسود

ام حرملہ دختر عبدالاسود بن خزیمہ بن اقیش بن عامر بن بیاضہ بن سبیع بن جعثمہ بن سعد بن ملیح بن عمرو بن خزاعہ بقول ابن اسحاق آغاز بعثت میں اسلام قبول کیا اور پھر اپنے شوہر جہم بن قیس بن عبد بن شرحبیل کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابوموسیٰ نے ان کا نسب لکھا ہے۔

۷۴۰۶۔ سیدہ ام حسانؓ دختر شداد

ام حسان دختر شداد ہم نے ان کے بیٹے حسان کے ترجمے میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۷۴۰۷۔ سیدہ ام الحصینؓ دختر اسحٰق

ام الحصین دختر اسحٰق احمسیہ یحییٰ بن محمود اور ابویاسر نے باسناد ہما مسلم ابوالحسین سے انہوں نے احمد بن حنبل سے انہوں نے محمد بن سلمہ سے انہوں نے ابوعبدالرحیم سے انہوں نے زید بن ابی انیسہ سے انہوں نے یحییٰ بن حصین سے انہوں نے ام حصین اپنی دادی سے روایت کی کہ وہ حجۃ الوداع میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھیں اس نے اسامہ اور بلال کو دیکھا کہ ایک نے اونٹنی کی باگ پکڑی ہوئی تھی اور دوسرے نے آپ کو گرمی سے بچانے کے لئے کپڑا تان رکھا تھا تا کہ آپ رمی جمار کر سکیں۔ ابوعبدالرحیم کا نام خالد بن ابویزید تھا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۰۸۔ سیدہ ام حفیدؓ

ام حفید۔ ان کا نام ہزیلہ دختر حارث ہلالیہ تھا۔ یہ خاتون ام المومنین میمونہ دختر حارث کی بہن تھیں اور ابن عباس اور خالد بن ولید کی خالہ تھیں ہم ابن عباس کی حدیث میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ یہ وہی خاتون ہیں جنہوں نے حضور اکرم ﷺ کو گھی پنیر اور گوہ پیش کی تھی اول الذکر دو اشیاء تو آپ نے استعمال کی تھیں اور گوہ کو بوجہ اس کی غلاظت کے نہ کھایا لیکن آپ کے سامنے باقی لوگوں نے گوہ کا گوشت کھایا۔ ام حفید صحرا نشیں تھیں۔

ابوالفضل بن ابوالحسن طبری نے باسنادہ احمد بن علی سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابن بشیر سے انہوں نے سعید بن جبیر سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ میری خالہ ام حفید نے حضور اکرم ﷺ کو مذکورہ اشیاء بطور ہدیہ پیش کیں آپ نے اول الذکر دو اشیاء استعمال کیں لیکن گوہ کو بوجہ کراہت نہ کھایا البتہ باقی لوگوں نے کھالیا اگر گوہ حرام ہوتی تو آپ اپنے دسترخوان پر کھانے کی اجازت کیوں دیتے؟ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۰۹۔ سیدہ ام الحکمؓ دختر زبیر

ام الحکم دختر زبیر بن عبدالمطلب قرشیہ ہاشمیہ حضور اکرمؐ کی عم زاد تھیں اور ضباعہ دختر زبیر کی ہمشیرہ ایک روایت میں ان کا نام ام الحکیم مذکور ہے۔

ابواحمد بن علی الامین نے باسنادہ سلیمان بن اشعث سے انہوں نے احمد بن صالح سے انہوں نے عبداللہ بن وہب سے انہوں نے عیاش بن عقبہ حضرمی سے انہوں نے فضل بن حسن بن عمرو بن امیہ ضمری سے روایت کی کہ ام حکم یا ضباعہ نے جو زبیر کی بیٹی تھیں انہیں بتایا کہ رسول اکرمؐ کے پاس کچھ جنگی قیدی آئے ہم دونوں بہنیں جناب فاطمہ الزہرا کے پاس گئیں اور پھر سب مل کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی کہ ہمیں بھی حصہ ملنا چاہیے۔ فرمایا بدر کے یتامیٰ تم پر سبقت لے گئے ہیں لیکن میں کیوں نہ تمہیں اس سے بہتر چیز بتا دوں کہ تم ہر نماز کے بعد ۳۳ بار اللہ اکبر ۳۳ بار سبحان اللہ اور ۳۳ بار الحمد للہ و لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ لہ الملک ولہ الحمد وھو علی کل شئی قدیر پڑھا کرو۔

اور قتادہ نے عبداللہ بن حارث سے انہوں نے ام الحکم سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے جانور کے کندھے کا گوشت کھایا اور پھر بلا تجدید وضو (یا کلی) نماز ادا فرمائی ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۴۱۰۔ سیدہ ام الحکمؓ دختر ابوسفیان

ام الحکم دختر ابوسفیان صخر بن حرب قرشیہ امویہ جو ام حبیبہ زوجہ رسول اکرمؐ اور امیر معاویہ کی حقیقی ہمشیرہ تھیں۔ یہ فتح مکہ کے موقعہ پر ایمان لائی تھیں اور جب آیت ولا تمسکوا بعصم الکوافر۔ نازل ہوئی تو یہ عیاض بن غنم فہری کے پاس تھیں جنہوں نے انہیں طلاق دے دی اور عبداللہ بن عثمان ثقفی نے انہیں اپنی زوجیت میں لے لیا یہ خاتون عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن عثمان کی والدہ تھیں جو ابن ام الحکم کہلاتے تھے۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۱۱۔ سیدہ ام الحکم ضمریہؓ

ام الحکم ضمریہ۔ جنہیں حضور اکرم ﷺ نے خیبر کی پیداوار سے تیس وسق غلہ عطا فرمایا تھا۔ یہ جعفر کا قول ہے۔

یحییٰ نے کتابۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے عیاش بن عقبہ سے انہوں نے فضل بن الحسن بن عمرو بن امیہ ضمری سے انہوں نے ابن ام الحکم سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ کے پاس غلام آئے اور ہم دونوں بہنیں خاتون جنت کے پاس گئیں اور پھر میں حضور اکرم ﷺ کے پاس گئی اور اپنی حاجت بیان کی اور درخواست کی کہ انہیں کام کاج کے لئے غلام عطا فرمائیں۔ آپ نے فرمایا کہ شہدائے بدر کے یتیم بچے یا ان کی بیوہ خواتین کا حق تم پر فائق ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان پر بہ نسب ضمریہ ترجمہ لکھا ہے۔ اسی طرح ابن ابی عاصم نے بھی ان کا ذکر کیا ہے جیسا کہ ہم بیان کر آئے ہیں لیکن انہوں نے انہیں ضمریہ شمار نہیں کیا۔ ہاں البتہ ابن ابی عاصم نے انہیں ام الحکم دختر زبیر سے مختلف صحابیہ قرار دیا ہے اور علیحدہ ترجمہ لکھا ہے اور جس نے انہیں ضمریہ لکھا ہے اسے غالباً اشتباہ اس لئے ہوا کہ راوی ضمری ہے اور ابن مندہ نے اس حدیث کو ام الحکم دختر زبیر سے روایت کیا ہے اور ابوموسیٰ نے اس پر اتنا اضافہ کیا کہ ام الحکم کو ضمریہ بنا دیا ہے لیکن اگر انہوں نے ام الحکم دختر زبیر اور ام الحکم ضمریہ کو دو علیحدہ علیحدہ صحابیہ قرار دیا ہے تو یہ غلط ہے کیونکہ اسناد اور متن حدیث میں کوئی فرق نہیں ہے۔

۷۴۱۲۔ سیدہ ام الحکمؓ دختر عبداللہ بن مسعود

ام الحکم دختر عبداللہ بن مسعود بن ثعلبہ انصاریہ از بنو خدارہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۴۱۳۔ سیدہ ام الحکم غفاریہؓ

ام الحکم غفاریہ۔ حسن بن سفیان نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً حسن سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے عبداللہ بن محمد خطابی سے انہوں نے یحییٰ بن موکل سے انہوں نے ماطرہ سے انہوں نے ام جعفر دختر نعمان سے انہوں نے ام الحکم غفاریہ سے روایت کی کہ ان سے پوچھا گیا کہ آپ نے حضور اکرمؐ کو قیامت کا تذکرہ کرتے سنا؟ انہوں نے جواب دیا ہاں انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ جب عربوں کی تعداد کم ہو جائے گی تو قیامت بپا ہو جائے گی۔ یہ حدیث ام شریک سے مشہور ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۴۱۴۔ سیدہ ام حکیمؓ دختر حارث

ام حکیم دختر حارث بن ہشام قرشیہ مخزومیہ۔ ان کی والدہ کا نام فاطمہ تھا جو ولید کی دختر اور خالد کی ہمشیرہ تھیں وہ غزوۂ احد میں بحالت کفر شریک تھیں اور فتح مکہ کے موقعہ پر اسلام قبول کیا تھا وہ اپنے عم زاد عکرمہ بن ابو جہل کی بیوی تھیں۔ جب انہوں نے اسلام قبول کیا تو عکرمہ بھاگ کر یمن چلا گیا تھا ام حکیم نے حاضر ہو کر گزارش کی یا رسول اللہ! اگر آپ اجازت دیں تو میں عکرمہ کو واپس لے آؤں آپ نے اجازت دے دی اور بیوی شوہر کو ڈھونڈ لائی اور انہوں نے اسلام قبول کر لیا۔

بعد میں جب عکرمہ شہید ہو گئے تو خالد بن سعید نے (جب اسلامی لشکر نے مرج الصفر کے مقام پر دمشق کے قریب کیمپ کیا) ان سے نکاح کی خواہش کا اظہار کیا ام حکیم نے کہا اگر تم کفار کے لشکر کی شکست کا انتظار کر سکو؟ خالد نے کہا میری چھٹی حس مجھے بتا رہی ہے کہ میں اس معرکے میں مارا جاؤں گا چنانچہ مرج الصفر کے پل کے پاس ان کی رسم عروسی ادا کی گئی اور خالد نے احباب کو ولیمہ کھلایا۔ اس پل کا نام ان کے نام پر جسر ام حکیم ہو گیا۔

دعوت ولیمہ بہ مشکل ختم ہوئی ہو گی کہ رومیوں نے اسلامی لشکر پر یلغار دی اور خالد بن سعید شہید ہو گئے۔ شیر دل بیوی نے اس خیمے کا جس میں خالد نے شب عروسی گزاری تھی ایک ستون (پول) نکال لیا اور سات کافروں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۱۵۔ سیدہ ام حکیمؓ دختر حرام

ام حکیم دختر حرام غزوۂ بدر میں گرفتار ہو گئی تھیں۔ بقول ابن حبیب انہوں نے اسلام قبول کر کے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۴۱۶۔ سیدہ ام حکیمؓ دختر زبیر

ام حکیم دختر زبیر بن عبدالمطلب۔ ایک روایت میں ام الحکم ہے۔ ان کا نام صفیہ تھا اور ضباعہ کی ہمشیرہ تھیں۔ ان سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک جانور کے کندھے کا گوشت کھایا اور کلی کئے بغیر نماز ادا کی۔

ان سے ابن مندہ اور ابو نعیم نے باسنادہما عیاش بن عقبہ سے انہوں نے فضل بن حسن سے انہوں نے ابن ام حکم سے انہوں نے اپنی والدہ ام حکم سے وہ حدیث روایت کی کہ جس میں حضور اکرم ﷺ سے ایک خادم کی طلب کا ذکر ہے۔ جسے ہم ام حکم کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔

اور حماد بن سلمہ نے عمار سے انہوں نے ام حکیم سے وہ حدیث روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کندھے کا گوشت کھایا اور بغیر کلی کئے نماز ادا فرمائی۔

یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ہدبہ بن خالد سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے عمار بن ابی عمار سے انہوں نے ام حکیم دختر زبیر بن عبدالمطلب سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم میرے گھر تشریف لائے بکری کے کندھے کا گوشت تناول فرمایا اتنے میں بلال آ گئے نماز کی یاد دہانی کرائی۔ آپ اٹھ کر چلے گئے اور بغیر از تجدید وضو یا کلی کئے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بغیر نماز ادا فرمائی۔

یہ حدیث ام حکیم نے اپنی ہمشیرہ سے روایت کی ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۱۷۔ سیدہ ام حکیمؓ عثمان بن مظعون کی اہلیہ

ام حکیم زوجہ عثمان بن مظعون۔ یہ خاتون عمر کے ساتھ اعتکاف کیا کرتی تھیں اسے عمر بن ذر نے مجاہد سے مرسلاً روایت کیا ہے اور ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے ابونعیم نے ان کے والد کا نام حکیم اور ان کا اپنا نام خولہ لکھا ہے۔

۷۴۱۸۔ سیدہ ام حکیمؓ دختر عتبہ

ام حکیم دختر عتبہ بن ابو وقاص۔ یہ خاتون مہاجر خواتین سے ہیں۔ ابو عمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۱۹۔ سیدہ ام حکیمؓ دختر وداع

ام حکیم دختر وداع خزاعیہ۔ بقول ابونعیم وابوعمر انہوں نے ہجرت کی۔ ابن مندہ لکھتے ہیں کہ وداع سے صفیہ دختر جریر نے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے سنا کہ آپس میں ہدایا کا تبادلہ کیا کرو کہ اس سے سینے کی خباثتیں زائل ہو جاتی ہیں۔ نیز فرمایا کہ افطار میں جلدی کرو اور سحری میں تاخیر۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۲۰۔ سیدہ ام حمیدؓ انصاریہ

ام حمید انصاریہ جو ابوحمید ساعدی کی زوجہ تھیں۔ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے عبدالحمید بن منذر بن ابوحمید ساعدی سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی دادی ام حمید سے روایت کی کہ میں نے رسول کریم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی یارسول اللہ! ہم آپ کے ساتھ نماز پڑھنا پسند کرتی ہیں لیکن ہمارے شوہر ہمیں روکتے ہیں۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا خواتین کا گھروں کے اندر نماز ادا کرنا اس سے بہتر ہے کہ وہ برآمدوں میں نماز ادا کریں اور اسی طرح برآمدوں میں پڑھی ہوئی نماز صحن کی نماز سے سے بہتر ہے اور صحن کی نماز جماعت کے ساتھ نماز سے بہتر ہے۔

اسے ابن وہب نے داؤد بن قیس سے انہوں نے عبداللہ بن سوید انصاری سے انہوں نے اپنی پھوپھی ام حمید سے جو ابوحمید کی زوجہ تھیں انہوں نے حضور اکرمؐ سے اسی طرح روایت کی تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الخاء

۷۴۲۱۔ سیدہ ام خارجہؓ زید بن ثابت کی اہلیہ

ام خارجہ جو زید بن ثابت کی زوجہ تھیں انہیں حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ ابن ابی عاصم نے وحدان میں ان کا ذکر ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

یحیٰی نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے مکی بن ابراہیم سے انہوں نے عبداللہ بن ابی زیاد سے انہوں نے ابوبکر بن عبداللہ بن ابوربیعہ سے انہوں نے ام خارجہ سے روایت کی۔ ان کا بیان ہے کہ ہم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور آپ اپنے صحابہ کے ساتھ ایک دیوار کے احاطے میں بیٹھے تھے آپ نے فرمایا جو شخص اول از ہمہ دیوار کے پیچھے سے نمودار ہوگا وہ جنتی ہے۔ اس پر ہم میں سے ہر آدمی کی خواہش یہی تھی کہ کاش یہ موقعہ اسے نصیب ہوتا ہم اسی حالت میں تھے کہ ہمیں کسی کے پاؤں کی آہٹ سنائی دی ہم منتظر تھے دیکھئے کون آتا ہے۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ہوسکتا ہے کہ آنے والا علی ہو۔ اتنے میں حضرت علی سامنے آ گئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۲۲۔ سیدہ ام خارجہؓ دختر نضر

ام خارجہ دختر نضر بن ضمضم انصاریہ از بنوعدی بن نجار بقول ابن حبیب انہوں نے حضورؐ سے بیعت کی۔

۷۴۲۳۔ سیدہ ام خالدؓ دختر اسود

ام خالد دختر اسود بن عبد یغوث قرشیہ زہریہ۔ یحیٰی نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے محمد بن مصفی سے انہوں نے معاویہ بن حفص سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ام خالد سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں حاضرین سے دریافت کیا کون ہے؟ انہوں نے گزارش کی ام خالد فرمایا الحمد لله الذی یخرج الحی من المیت۔ بقول بعض ان کا نام خالدہ تھا اور ہم ان کا ذکر کر چکے ہیں۔

۷۴۲۴۔ سیدہ ام خالدؓ دختر خالد بن سعید

ام خالد دختر خالد بن سعید بن عاص بن امیہ قرشیہ امویہ۔ ان کا نام امہ اور ان کی والدہ کا نام ہمینہ تھا جو خلف خزاعیہ کی بیٹی تھیں انہوں نے اسلام قبول کیا اور ہم ان کا ذکر پہلے کر آئے ہیں۔

ابوبکر بن عمر بن عویس اور کئی اور راویوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے حبان سے انہوں نے ابن مبارک سے انہوں نے خالد بن سعید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی والدہ ام خالد سے روایت کی کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور میں نے زرد رنگ کی قمیص پہن رکھی تھی آپ نے فرمایا خوب خوب عبداللہ نے کہا یا رسول اللہ حبشہ میں اسے حسنہ کہا جاتا ہے ام خالد کہتی ہیں کہ میں اٹھ کر حضور اکرمؐ کی خاتم نبوت سے کھیلنے لگ گئی۔ میرے والد نے مجھے جھڑکا لیکن رسول اکرمؐ نے فرمایا اسے مت روکو۔

محمد بن اسماعیل نے فضل بن دکین سے انہوں نے اسحٰق بن سعید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سعید بن فلاں بن سعید بن عاص سے انہوں نے ام خالد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ایک کپڑا لائے جس میں سیاہ رنگ کا چھوٹا سا چوکور ٹکڑا تھا۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا تمہارا کیا خیال ہے کہ میں یہ کپڑا کسے پہناؤں گا۔ حاضرین خاموش رہے فرمایا ام خالد کو میرے پاس لاؤ۔ کوئی صاحب گئے اور ام خالد کو اٹھا لائے۔ حضور نبی کریمؐ نے کپڑا ہاتھ میں لیا اور ام خالد کو پہنا دیا اور فرمایا اسے اچھی طرح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

استعمال کرو تا آنکہ پرانا ہو جائے کپڑے میں سبز یا زرد رنگ کا نشان تھا فرمایا اے ام خالد یہ عمدہ ہے' عمدہ ہے اور حبشہ میں اسے حسنہ کہتے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۲۵۔ سیدہ ام خالدؓ دختر یعیش

ام خالد دختر یعیش بن قیس بن عمرو الانصاریہ از بنو مالک۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۴۲۶۔ سیدہ ام خلادؓ

ام خلاد۔ یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے حضور اکرمؐ سے اپنے شہید بیٹے کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ ان کا قصہ خلاد انصاری کے ترجمے میں بیان ہو چکا ہے۔

۷۴۲۷۔ سیدہ ام خناسؓ

ام خناس۔ ابن ماکولا نے خا اور نون خفیفہ سے لکھا ہے اور خناس سکونی کا ذکر کیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ ام خناس مسعود کی زوجہ تھیں اور حضور اکرمؐ سے صحبت نصیب ہوئی۔

۷۴۲۸۔ سیدہ ام خولہؓ دختر حکیم

ام خولہ دختر حکیم انصاریہ۔ بکیر بن اشج نے خولہ سے انہوں نے اپنی ماں سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ سے فرمایا کہ تم عدت گزارنے والی خاتون ہو اس لئے خوشبو نہ استعمال کرو اور نہ حنا استعمال کرو کہ وہ بھی خوشبو ہے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۲۹۔ سیدہ ام الخیرؓ دختر صخر

ام الخیر دختر صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ قرشیہ تیمیہ۔ ان کا نام سلمٰی تھا اور وہ ابو بکر صدیق کی والدہ تھیں۔ بقول زبیر انہوں نے رسول کریمؐ سے بیعت کی۔

قاسم بن محمد نے جناب عائشہ سے روایت کی کہ جب حضرت ابو بکر نے اسلام قبول کیا تو انہوں نے پہلا خطبہ دیا اور لوگوں کو خدا کی عبادت اور رسول اکرم ﷺ کی اطاعت کی طرف بلایا اس پر مشرکین مکہ نے ابو بکر پر حملہ کر دیا اور انہیں بُری طرح زدوکوب کیا عتبہ بن ربیعہ حضرت ابو بکر کے قریب کھڑا تھا وہ اپنے جوتوں سے جن میں نعل لگے تھے ان کے منہ پر ٹھوکریں مارتا رہا تا آنکہ ان کی ناک چہرے کے برابر ہو گئی۔ اس کے بعد وہ ان کے پیٹ کو مارتا رہا اور وہ گوشت کا ایک لوتھڑا بن گئے۔

جب بنو تیم کو معلوم ہوا تو وہ آئے اور انہیں ایک کپڑے میں ڈال کر لے گئے اور انہیں ان کی موت کا یقین ہو گیا حضرت ابو بکر کے والد اور ان کے اہل قبیلہ انہیں بلانے کی کوشش کرتے رہے۔ بمشکل تمام انہوں نے زبان کھولی اور دریافت فرمایا کہ رسول اکرم ﷺ پر کیا گزری؟ لوگوں نے انہیں بُرا کہا اور اہل قبیلہ انہیں چھوڑ کر چلے گئے۔ لیکن ابو بکر بار بار آپ کے متعلق دریافت کرتے۔ آخر الامر لوگ انہیں اٹھا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس لے گئے حضور اکرم نے جھک کر ابو بکر کو بوسہ دیا اور آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر شدید رقت طاری ہوگئی۔

اس موقعہ پر حضرت ابوبکر نے درخواست کی۔ یارسول اللہ! یہ میری ماں ہے اور آپ اللہ کے مقدس رسول ہیں۔ آپ میری والدہ کو دعوت اسلام دیں۔ ہوسکتا ہے کہ وہ آپ کے وسیلے سے دوزخ کی آگ سے بچ جائے۔ حضور اکرمؐ نے ام الخیر کو اسلام کی دعوت دی اور وہ مسلمان ہوگئیں۔

ابونعیم کا قول ہے کہ جب حضرت ابوبکر فوت ہوئے تو ان کے والد ابوقحافہ اور والدہ ام الخیر ان کے وارث ہوئے۔

زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ حضرت ابوبکر کی والدہ نے اسلام قبول کیا تو حضرت عثمان۔ طلحہ۔ زبیر۔ عبدالرحمٰن بن عوف اور عمار بن یاسر کی مائیں بھی دائرہ اسلام میں داخل ہوئیں۔ اور ایک روایت میں ہے کہ ام الخیر قدیم الاسلام ہیں اور انہیں نے حضرت ابوبکر کے ساتھ اسلام قبول کیا تھا اور ام الخیر ابوقحافہ سے پہلے فوت ہوئیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الدال وذال

۷۴۳۰۔ سیدہ ام الدحداحؓ

ام الدحداح۔ ابودحداح کی زوجہ تھیں۔ ان کا ذکر ابوالدحداح کی اس حدیث میں آیا ہے۔ جس میں ایک ایسے احاطے کے جس میں کھجور کے درخت تھے صدقے کا ذکر آیا ہے اور جس میں ابوالدحداح نے ام الدحداح سے کہا تھا کہ اس احاطے سے نکل جاؤ۔ اشیری نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۳۱۔ سیدہ ام الدرداءؓ

ام الدرداء جو ابوالدرداء کی زوجہ تھیں اور ان کا نام خیرہ دختر ابوحدرد اسلمی تھا۔ یہ امام احمد بن حنبل اور ابن معین کا قول ہے۔ ان کے مطابق ام الدرداء صغریٰ کا نام ہجیمہ وصابیہ تھا۔ یہ ابوعمر کا قول ہے ابونعیم کے مطابق ان کا نام خیرہ اور بروایتے ہجیمہ تھا۔ ان سے معاذ بن انس' طلحہ بن عبیداللہ اور میمون بن مہران نے روایت کی۔

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن نمیر سے انہوں نے فضیل بن غزوان سے انہوں نے طلحہ بن عبیداللہ بن کریز سے انہوں نے ام الدرداء سے انہوں نے رسول کریم ﷺ سے روایت کی کہ جو شخص اپنے بھائی کی غیر حاضری میں اس کے لئے دعا مانگتا ہے وہ مقبول ہو جاتی ہے اور جو شخص اپنے بھائی کے لئے دعائے خیر مانگتا ہے فرشتہ کہتا ہے خدا کرے یہ بھلائی تجھے بھی عطا ہو۔

ام الدرداء فاضلہ' عاقلہ اور زاہدہ خاتون تھیں اور ابوالدرداء سے دو سال پیشتر شام میں خلافت عثمان کے عہد میں فوت ہوئیں۔ انہیں حضور اکرم ﷺ اور اپنے شوہر سے کئی احادیث یاد تھیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابونعیم نے ان کا نام خیرہ یا ہجیمہ لکھا ہے اور ان کا خیال ہے کہ دونوں ایک خاتون کے نام ہیں لیکن یہ غلط ہے کیونکہ ام الدرداء دو ہیں۔ کبریٰ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور صغریٰ۔ کبریٰ کا نام خیرہ اور صغریٰ کا جیمہ تھا۔ ہم اس سے پہلے خیرہ کے ترجمے میں بوضاحت لکھ آئے ہیں۔

۷۴۳۲۔ سیدہ ام ذرؓ

ام ذر۔ ابوذر غفاری کی زوجہ تھیں۔ ابوذر کی وفات کے سلسلے میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۳۳۔ سیدہ ام ابی ذرؓ

ام ابی ذر۔ انہوں نے اسلام قبول کیا اور ہم ان کا ذکر (ایک طویل حدیث میں جو ابوذر کے اسلام کے بارے میں ہے) اور ان کی ماں اور بہن کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔

۷۴۳۴۔ سیدہ ام ذرہؓ

ام ذرہ۔ ان کا ذکر صحابیات میں کیا گیا ہے اور محمد بن منکدر ان کی حدیث کے راوی ہیں انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میں اور یتیم کا کفیل قیامت کے دن اس طرح اکٹھے ہوں گے جیسے کہ یہ دو انگلیاں۔

باب الراٗ

۷۴۳۵۔ سیدہ ام رافعؓ دختر عثمان

ام رافع دختر عثمان بن خلدہ بن مخلد انصاریہ از بنوزریق۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۴۳۶۔ سیدہ ام رافعؓ

ام رافع ان کا نام سلمیٰ تھا۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو پایا۔ ہم ان کا ذکر پہلے کر آئے ہیں۔ لیث نے ہشام بن سعد سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عبیداللہ بن وہب سے انہوں نے ام رافع سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم سے دریافت کیا یا رسول اللہ میں نماز کیسے شروع کروں فرمایا جب تو کھڑی ہو دس بار اللہ اکبر کہہ۔ جب تو یہ کلمہ کہے گی تو اللہ فرمائے گا یہ میرے لئے ہے پھر سبحان اللہ وبحمدہ دس بار کہہ۔ اس پر بھی اللہ فرمائے گا یہ بھی میرے لئے ہے پھر اللہ تعالیٰ کی دس بار حمد کر۔ اس پر اللہ کہے گا یہ میرے لئے ہے۔ پھر تو دس بار معافی طلب کر اس پر اللہ کہے گا میں نے تجھے معاف کیا۔

اس حدیث کو عطاف بن خالد نے زید بن اسلم سے انہوں نے ام رافع سے روایت کیا کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے درخواست کی یا رسول اللہ! مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے جس کا اللہ تعالیٰ مجھے اجر دے آپ نے فرمایا جب تو نماز کے لئے کھڑی ہو تو دس بار سبحان اللہ دس بار الحمد للہ دس بار لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر دس بار اور استغفر اللہ دس بار کہہ جب تو سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ اور اللہ اکبر کہے گی تو خدا کہے گا کہ یہ میرے بارے میں ہے لیکن جب تو استغفر اللہ کہے گی تو اللہ فرمائے گا میں نے تجھے معاف کیا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۴۳۷۔ سیدہ ام رافع رض دختر عبداللہ

ام رافع دختر عبداللہ بن نعمان بن عبید انصاریہ۔ از بنو مالک بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت اور بیعت کی۔

۷۴۳۸۔ سیدہ ام ربعہ رض دختر خذام

ام ربعہ دختر خذام۔ بقول ابوموسیٰ ام ربعہ خنساء دختر خذام کی کنیت معلوم ہوتی ہے۔
قاضی ابوالخیر عمر بن محمد بن عبداللہ بن عزیزہ نے شجاع اور احمد سے جو علی بن شجاع کے لڑکے تھے انہوں نے محمد بن اسحٰق حافظ سے انہوں نے احمد بن محمد بن زیاد سے انہوں نے عباس بن محمد دوری سے انہوں نے احمد بن یونس سے انہوں نے ابوبکر بن عیاش سے انہوں نے یعقوب بن عطا سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ خذام کی بیوی ربعہ کو اپنے خاوند سے نفرت تھی۔ وہ حضور اکرم ﷺ کے پاس آئیں اور شکایت کی۔ آپ نے میاں بیوی میں تفریق فرمادی اور پھر ابولبابہ نے ان سے نکاح کرلیا۔
یہ حدیث جو یعقوب سے مروی ہے۔ حدیث غریب ہے باقی تمام روایات میں خنساء کا نام مذکور ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۳۹۔ سیدہ ام ربیع رض دختر اسلم

ام ربیع دختر اسلم بن حریش بن عدی بن مجدعہ زوجہ بر ذرع بن زید ظفری یزید بن برذرع کی والدہ تھیں بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۴۴۰۔ سیدہ ام ربیع رض

ام الربیع۔ یعیش بن صدقہ بن علی نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن بن شعیب سے انہوں نے احمد بن سلیمان سے انہوں نے عفان سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ ام الربیع نے کسی آدمی کو زخمی کردیا مقدمہ حضور اکرم ﷺ کے سامنے پیش ہوا۔ حضور اکرم ﷺ نے قصاص کا حکم دیا۔ ام الربیع نے کہا یارسول اللہ! کیا آپ مستغاث علیہا سے قصاص لیں گے فرمایا اے ام ربیع! یہ کتاب اللہ کا حکم ہے ام ربیع نے پھر کہا یارسول اللہ خدا کے لئے قصاص نہ لیجئے۔ ام ربیع کا اصرار جاری رہا تاآنکہ دوسری پارٹی دیت قبول کرنے پر رضامند ہوگئی۔ اس پر آپ نے فرمایا بعض اللہ کے بندے ایسے بھی ہیں جب وہ اللہ کے نام کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ ان کی براءت کا انتظام فرمادیتا ہے۔ اس روایت میں اسی طرح مذکور ہے اور ایک دوسری روایت میں ہے کہ ام ربیع نے قسم کھائی تھی کہ وہ قصاص نہیں لینے دے گی۔ واللہ اعلم

۷۴۴۱۔ سیدہ ام رعلہ قشیریہ رض

ام رعلہ قشیریہ۔ جعفر مستغفری نے ان کا ذکر کیا ہے انہوں نے باسناد ضعیف اوزاعی سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عباس سے روایت کی کہ ایک خاتون کے جن کا نام ام رعلہ قشیریہ تھا۔ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ وہ بڑی فصیح البیان تھیں انہوں نے گزارش کی۔ ''السلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ ہم عورتیں گھروں میں محصور ہیں اور مردوں کے تسلط اور تغلب کا نشانہ ہیں ان کی اولاد کو پالتی ہیں اور ان کی آسائش کا انتظام کرتی ہیں۔ ہمارے بڑے بڑے لشکروں میں کوئی حصہ نہیں۔ وہ طریقہ بتایئے جس سے ہمیں اللہ کا قرب حاصل ہو۔'' حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تمہیں چاہیے کہ راتوں کو اور صبح و شام کے دوران میں اللہ کا ذکر کرو۔ آنکھوں کو نیچا رکھو اور آواز کو آہستہ رکھو۔ ابوموسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۴۲۔ سیدہ ام رمثہؓ

ام رمثہ غزوۂ خیبر میں موجود تھیں۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ مجھے ان کے بارے میں اس کے سوا اور کچھ معلوم نہیں۔

ابوجعفر نے باسنادہ یوسف سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے سلسلے میں جنہیں حضور اکرمؐ نے خراج خیبر سے خصوصی حصہ عطا کیا تھا ام رمثہ کے بارے میں روایت کیا کہ حضورؐ نے انہیں چالیس وسق دیئے تھے۔

۷۴۴۳۔ سیدہ ام رومانؓ دختر عامر

ام رومان دختر عامر بن عویمر بن عبدشمس بن عتاب بن اذینہ بن دھمان بن حارث بن غنم بن مالک بن کنانہ کنانیہ جو ابوبکر صدیق کی زوجہ اور حضرت عائشہ اور عبدالرحمٰن کی والدہ تھیں۔ زبیر نے ان کا سلسلہ نسب اسی طرح بیان کیا ہے اور باقی لوگوں نے اس کی سخت ممانعت کی ہے اور لکھا ہے کہ اس پر اجماع ہے کہ ان کا تعلق بنوغنم بن مالک بن کنانہ سے ہے۔ ان کی وفات چھٹے سال ہجری کے ماہ ذی الحجہ میں ہوئی ایک روایت میں چوتھا اور ایک میں پانچواں سال ہجری مذکور ہے لیکن ابن اثیر لکھتے ہیں کہ یہ دونوں روایات غلط ہیں کیونکہ ام رومان واقعہ افک کے وقت زندہ تھیں جو چھٹے سال ہجری ماہ شعبان میں واقع ہوا تھا۔ جب وہ فوت ہوئی تھیں تو حضور اکرمؐ قبر میں اترے تھے اور دعائے مغفرت فرمائی تھی۔

حضور اکرم ﷺ سے مروی ہے کہ ایک موقعہ پر آپ نے فرمایا تھا کہ جسے بہشت کی حورعین دیکھنے کی خواہش ہو وہ ام رومان کو دیکھ لے۔

حضرت ابوبکر کے نکاح میں آنے سے پہلے ام رومان عبداللہ بن سنجرہ بن جرثومہ الخیر بن غادیہ بن مرۃ الازدی کی زوجیت میں تھیں۔ ان سے ان کا ایک بیٹا ہوا جس کا نام طفیل تھا ابوبکر سے ان کی دو اولادیں ہوئیں۔ حضرت عائشہ اور عبدالرحمٰن۔

ہشام بن عروہ نے اپنے والد سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی کہ جب حضور اکرمؐ نے ہجرت کی تو نبی کریمؐ کی صاحبزادیاں اور ہمارا خاندان مکے میں ہی رہ گیا تھا۔ جب آپ مدینے میں ٹھہر گئے تو آپ نے زید بن حارثہ اور اپنے موالی ابو رافع کو دو اونٹ اور پانچ سو درہم دے کر (زاد سفر اور سواری کی خرید کے لئے) روانہ فرمایا۔ حضرت ابوبکر نے اپنے اہل خاندان کے لانے کے لئے عبداللہ بن اریقط کو دو یا تین اونٹ دے کر ان کے ساتھ کر دیا اور اپنے بیٹے عبداللہ کو لکھا کہ میری والدہ مجھے اور اسماء کو روانہ کرا دیں۔ ہم سب مل جل کر ایک ساتھ وہاں سے نکلے طلحہ بھی ہجرت کرنا چاہتے تھے۔ وہ بھی ساتھ ہو لئے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

زید بن حارثہ اور ابو رافع نے جناب فاطمہ ام کلثوم ام ایمن اور ام المومنین سودہ کو ساتھ لیا اور مدینے پہنچ گئے حضور اکرمؐ تعمیر مسجد اور اپنے لئے حجرے بنوا چکے تھے۔ اپنے خاندان کو وہاں ٹھہرایا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الزاء

۷۴۴۴۔ سیدہ ام زفرؓ

ام زفر۔ یہ وہ خاتون ہیں جنہیں جنون کی شکایت تھی۔ ابن جریج نے حسین بن مسلم سے انہوں نے طاؤس سے روایت کی کہ حضورؐ کے پاس دیوانے یا وہ لوگ جن پر جنوں کا تسلط ہوتا لائے جاتے آپ ان کے سینوں پر ضرب لگاتے اور وہ ٹھیک ہو جاتے۔ اسی طرح کی ایک عورت لائی گئی۔ آپ نے اس کے سینے پر ضرب لگائی لیکن وہ شفایاب نہ ہو سکی فرمایا۔ وہ دنیا میں اسی طرح رہے گی مگر آخرت میں اس کے لئے بھلائی ہے۔

ابن جریج کا قول ہے کہ انہیں عطاء نے بتایا کہ میں نے ام زفر کو دیکھا وہ ایک طویل القامت حبشن تھیں جنہیں میں نے کعبے کی سیڑھی پر دیکھا نیز عبدالکریم نے حسن سے روایت کی کہ انہوں نے لوگوں سے سنا کہ ایک دیوانی عورت تھی جس کے بھائی حضور اکرم کے پاس آئے اور صورت حال بیان کی فرمایا اگر تم چاہتے ہو تو میں دربار خداوندی میں دعا کرتا ہوں وہ ٹھیک ہو جائے گی لیکن اگر وہ موجودہ حالت میں رہنے کو تیار ہو تو وہ آخرت کے حساب کتاب سے بچ جائے گی۔ جب بھائیوں نے بہن کو بتایا تو اس نے کہا مجھے اسی حال میں رہنے دو تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۴۵۔ سیدہ ام زفرؓ حضرت خدیجہ کی نائن

ام زفر۔ ام المومنین خدیجہ کی نائن تھیں جو عمر رسیدہ حبشن تھیں اور جناب خدیجہ کے زمانے میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی تھیں۔

عطاء نے ابن ابو رباح سے روایت کی کہ ابن عباس نے مجھے کہا آیا تم پسند کرو گے کہ میں تمہیں ایک جنتی عورت دکھاؤں میں نے کہا ضرور دکھایئے انہوں نے کہا یہ حبشن حضور اکرم کی خدمت میں آئی اور کہنے لگی یا رسول اللہ مجھے مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور میں ننگی ہو جاتی ہوں میرے لئے دعا فرمایئے آپ نے فرمایا اگر تو راضی برضا رہے تو جنت عطا ہوگی اور اگر میں تو دعا کرتا ہوں اللہ تجھے شفا بخشے گا۔ اس عورت نے راضی برضا ہونے کو ترجیح دی اس شرط پر کہ جب اسے مرگی کا دورہ پڑے تو وہ ننگی نہ ہو۔ آپ نے دعا فرمائی۔

اور ابن جریج نے عطاء سے روایت کی کہ میں نے کعبے کی سیڑھی پر ایک سیاہ فام عورت کو دیکھا۔ ابو موسیٰ نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے ممکن ہے یہ خاتون وہی ہوں جن کا راویوں نے ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابو موسیٰ نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور ابن عباس اور ابن جریج کی حدیث بیان کیا ہے اور ان دونوں حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ دونوں خواتین ایک ہیں اور وہ حدیث جسے ابو موسیٰ نے اس ترجمے میں ابن جریج سے روایت کیا ہے اسے ابو عمر نے پہلے ترجمے میں بیان کیا ہے لیکن ان کے اس قول سے کہ یہ خاتون حضرت خدیجہ کے زمانے میں حضور اکرم ﷺ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی خدمت میں آتی تھیں معلوم ہوتا ہے کہ یہ اول الذکر سے مختلف ہیں الا یہ کہ انہیں مرگی کا دورہ بعد میں پڑنا شروع ہو گیا ہو۔ واللہ اعلم

۷۴۴۶۔سیدہ ام زیادؓ اشجعیہ

ام زیاد اشجعیہ جو حشرج کی دادی تھیں۔ یحیٰی بن ابوالرجاء نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے زید بن حباب سے انہوں نے رافع بن سلمہ اشجعی سے انہوں نے حشرج بن زیاد اشجعی سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت کی کہ غزوۂ خیبر کے موقع پر ۶۶ خواتین اسلامی لشکر کے ساتھ تھیں جب رسول خدا کو علم ہوا تو ہمیں بلا بھیجا اور دریافت فرمایا کس کی اجازت سے تم شامل لشکر ہوئی ہو ہم نے حضور کے چہرے پر ناراضگی کے آثار ملاحظہ کیے۔ عرض کیا یا رسول اللہ! ہمارے پاس دوائیں ہیں جن سے زخمیوں کی مرہم پٹی کی جائے گی۔ تیر اندازوں کو تیر اٹھا اٹھا کر دیں گی پیاسوں کو ستو پلائیں گی سپاہ کو جوش دلانے کے لئے رجز خوانی کریں گی اور فی سبیل اللہ ان کی امداد کریں گی۔ اس پر ہمیں اجازت مل گئی۔

جب خیبر فتح ہوا تو خواتین کو مردوں کے برابر کھجوریں دی گئیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۴۷۔سیدہ ام زیدؓ دختر حرام

ام زید دختر حرام بن عمرو صاحبۃ الجمل انصاریہ از بنو مالک۔ انہوں نے بقول ابن حبیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۴۴۸۔سیدہ ام زیدؓ دختر سکن

ام زید دختر سکن بن عتبہ بن عمرو بن خدیج انصاریہ از بنو حشم۔ بقول ابن حبیب حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۷۴۴۹۔سیدہ ام زیدؓ

ام زید۔ اسباط نے سدی سے روایت کی کہ انصار میں ام زید نامی ایک خاتون تھی جو اپنے شوہر سے لڑ پڑی اور چاہا کہ اپنے سسرال چلی جائے جب خاوند نے بیوی کو روکا تو اس خاتون کے اعزہ اور اس کے شوہر میں جھگڑا اٹھ کھڑا ہوا چنانچہ اس موقعہ پر درج ذیل آیت نازل ہوئی۔

وان طائفتان من المومنین اقتتلو فا صلحوا بینھما میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ خاتون ماقبل الذکر خواتین سے ہیں یا ان کے علاوہ ہیں کیونکہ ان کا نسب نہیں بتایا گیا تا کہ اس معاملہ پر غور کیا جا سکتا۔ ہم نے احتیاط کے طور پر ان کا ذکر کر دیا ہے تا کہ تحقیق کی جا سکے۔

۷۴۵۰۔سیدہ ام زینبؓ دختر فریعہ

ام زینب۔ ان کا نام حبیبہ دختر فریعہ تھا اور وہ ام زینب دختر نبیط بن جابر ہیں۔ عبداللہ بن ادریس نے محمد بن عمارہ سے انہوں نے ام زینب سے روایت کی کہ ابوامامہ نے میری والدہ اور خالہ کو حضور اکرم ﷺ کی تحویل میں دیا اور آپ کو سونے کی بالیاں جن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں موتی جڑے ہوئے تھے دیں تا کہ ان سے ہمارے لئے زیور تیار کئے جاسکیں۔ہم پیشتر ازیں حبیبہ کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۵۱۔سیدہ ام زینبؓ

ام زینب۔حضور اکرمؐ نے ان کے لئے دعا فرمائی تھی۔

عطاف بن خالد نے اپنے والد خالد بن زبیر سے انہوں نے اپنے والد زبیر بن عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد عبداللہ بن رذیح بن ذوئیب سے انہوں نے اپنے والد ذوئیب سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ کا ایک وفد ام زینب کے پاس سے گزرا اور انہوں نے ام زینب کی والدہ کی ایک دری اٹھالی۔ام زینب دربار رسالت میں حاضر ہوئیں اور شکایت کی کہ اہل وفد ان کی والدہ کی دری اٹھا لائے ہیں۔حضور اکرمؐ نے حکم دیا کہ دری واپس کردی جائے۔اس کے بعد آپ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا اے لڑکے اللہ تجھے برکت دے اور تجھے اپنی ماں کے لئے مبارک فرمائے۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب السین

۷۴۵۲۔سیدہ ام سالمؓ اشجعیہ

ام سالم اشجعیہ۔ابوبکر بن ابی عاصم نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے۔ابوموسیٰ نے کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ اور عبدالرحمٰن بن محمد سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن فورک سے انہوں نے ابوبکر بن ابی عاصم سے انہوں نے عقبہ بن مکرم سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حبیب بن ابوثابت سے انہوں نے ایک آدمی سے انہوں نے ام سالم اشجعیہ سے روایت کی کہ حضور اکرمﷺ تشریف لائے اور وہ ایک قبہ میں تھیں فرمایا یہ کتنا خوبصورت ہوتا اگر اس میں مردہ نہ ہوتا ام سالمؓ کہتی ہیں اس پر میں نے مردے کی تلاش شروع کردی۔ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۵۳۔سیدہ ام سارہؓ

ام سارہ اور بروایتے سارہ جو قریش کی ایک آزاد کنیز تھیں۔ان کا ذکر انس کی حدیث میں آتا ہے۔قتادہ نے انس سے روایت کی کہ ام سارہ قریش کی ایک آزاد کردہ کنیز تھیں۔وہ حضورﷺ کی خدمت میں کسی ضرورت کے لئے آئیں پھر ایک آدمی نے ام سارہ کو ایک رقعہ دے کر ایک آدمی کے ساتھ مکے روانہ کیا تا کہ اس کے اہل وعیال کی حفاظت کی جائے اس پر یہ آیت اتری یا یھا الذین امنو الا تتخذوا عدوی وعدو کم اولیآء ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

ابونعیم لکھتے ہیں کہ میں کسی آدمی کو نہیں جانتا جس نے ام سارہ کو صحابیات میں شمار کیا ہو سوائے ابن مندہ کے اور جنہوں نے ان کے اسلام کا ذکر کیا ہو۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ اس قصے کا تعلق حاطب بن ابی بلتعہ کے ساتھ ہے جنہوں نے اہل مکہ کو بذریعہ خط حضور اکرمؐ کے مکے پر حملے کے بارے میں اطلاع دی تھی اور پھر رسول اکرم نے حضرت علی اور زبیر کو اس عورت کے تعاقب میں روانہ کیا تھا اور انہوں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نے اسے روضہ خاخ کے پاس پکڑ لیا تھا۔

۷۴۵۴۔ سیدہ ام السائبؓ انصاریہ

ام السائب یا ام المسیب انصاریہ۔ ابوالفضل بن ابوالحسن مخزومی نے باسنادہم ابویعلی سے انہوں نے قواریری سے انہوں نے یزید بن زریع سے انہوں نے حجاج الصواف سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ ام السائب کے گھر میں تشریف لے گئے اور وہ کانپ رہی تھیں آپ نے وجہ دریافت کی تو انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ! بخار کا بھلا نہ ہو بخار کی وجہ سے کانپ رہی ہوں فرمایا ام سائب بخار کو برا بھلا مت کہو۔ یہ بنی آدم کی خطاؤں کو یوں زائل کر دیتا ہے جس طرح لوہار کی بھٹی لوہے کے زنگ کو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۵۵۔ سیدہ ام السائبؓ نخعیہ

ام السائب نخعیہ۔ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت نصیب ہوئی۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۵۶۔ سیدہ ام سبرہؓ

ام سبرہ۔ ان کی حدیث کے اسناد میں کچھ شبہ ہے۔ محمد بن اسحٰق ثقفی نے قتیبہ سے انہوں نے رشدین سے انہوں نے ابوبکر انصاری سے انہوں نے سبرہ سے انہوں نے والدہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا جو شخص وضوء نہ کرے اس کی نماز نہیں ہوتی اور جو اللہ کو یاد نہ کرے اس کا (کامل) وضوء نہیں ہوتا جو انصار سے محبت نہیں کرتا اس کا خدا اور مجھ پر ایمان اکارت جائے گا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۵۷۔ سیدہ ام سعدؓ انصاریہ

ام سعد انصاریہ۔ یہ خاتون کبشہ دختر رافع بن عبید بن ثعلبہ ام سعد بن معاذ ہیں۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۵۸۔ سیدہ ام سعدؓ دختر ربیع انصاریہ

ام سعد دختر ربیع انصاریہ۔ ہم ان کا نسب ان کے بیٹے کے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ یہ خاتون سعد کے بعد فوت ہوئی تھیں۔ ام سعد ام خارجہ کی جو زید بن ثابت کی زوجہ تھیں ہمشیرہ ہیں۔ ان کا ذکر تو صحابیات میں ملتا ہے لیکن ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۵۹۔ سیدہ ام سعدؓ دختر زید

ام سعد دختر زید بن ثابت انصاریہ۔ ایک روایت میں انہیں زید بن ثابت کی زوجہ بتایا گیا ہے محمد بن زاذان ان کی حدیث کے راوی ہیں۔ ایک روایت میں ہے کہ راوی کو ان سے سماع حاصل نہیں کیونکہ ان دونوں میں عبداللہ بن خارجہ حائل ہے۔

محمد بن عبداللہ بن عمار موصلی نے عثمان بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عنبسہ کوفی سے انہوں نے محمد بن زاذان سے انہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام سعد دختر زید بن ثابت سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم فصد کراؤ تو خون کو دفن کر دو۔ اور ان سے یہ بھی مروی ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں آئینہ اور سرمہ دانی ساتھ رکھتے تھے اور ان سے محمد نے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وضو کے لئے ایک سیر اور غسل کے لئے ایک صاع (تقریباً تین سیر) پانی کافی ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۶۰۔ سیدہ ام سعدؓ دختر سعد بن ربیع

ام سعد دختر سعد بن ربیع بن ابوزہیر از بنو حارث بن خزرج ہم ان کا نسب ان کے والد کے ترجے میں لکھ آئے ہیں۔ ابونعیم نے ان کا اور قبل الذکر خاتون میں فرق کیا ہے۔

ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے (ح) ابوموسیٰ نے حبیب بن محمد بن احمد سے انہوں نے احمد بن محمد بن نعمان سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن علی سے انہوں نے حسین بن محمد بن حماد سے انہوں نے عمرو بن ہشام حرانی سے انہوں نے محمد بن مسلمہ سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے داؤد بن حصین سے روایت کی کہ میں اور ام سعد کا پوتا موسیٰ بن سعد اس خاتون کے پاس پڑھتے تھے اور ابوبکر کی گود میں ایک یتیم بچی تھی میں نے ام سعد کے سامنے پڑھا والذین عقدت ایمانکم انہوں نے کہا نہیں یوں پڑھو: والذین عاقدت ایمانکم یہ آیت ابوبکر اور ان کے بیٹے عبدالرحمٰن کے بارے میں اس وقت نازل ہوئی جب عبدالرحمٰن نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا تو ابوبکر نے قسم کھائی کہ وہ عبدالرحمٰن کو اپنی وراثت سے محروم کر دیں گے بعد میں جب اسلام قبول کر لیا تو یہ آیت نازل ہوئی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۶۱۔ سیدہ ام سعدؓ ابوسعید خدری کی والدہ

ام سعد ابوسعید خدری کی والدہ تھیں۔ ان کے راوی ان کے بیٹے ابوسعید ہیں۔ قتیبہ نے ابن ابوالرجال سے انہوں نے عمارہ بن غزیہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ میری والدہ نے مجھے حضور اکرمؐ کے پاس بھیجا۔ آپ نے فرمایا جو شخص خدا سے دولت طلب کرتا ہے خدا اسے دولت عطا کرتا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۶۲۔ سیدہ ام سعدؓ بن عبادہ

ام سعد بن عبادہ۔ حضور اکرمؐ کے عہد میں فوت ہوئیں۔ زہری نے عبیداللہ بن عبداللہ سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ سعد نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہوگئی ہے اور اس نے منت مانی تھی جو وہ پوری نہ کر سکی۔ فرمایا تم اس کی طرف سے پوری کر دو۔

فتیان نے باسنادہ قعنبی سے انہوں نے مالک سے انہوں نے سعید بن عمرو بن شرحبیل بن سعید بن سعد بن عبادہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ سعد بن عبادہ حضور اکرمؐ کے ساتھ ایک غزوہ میں شریک تھے۔ اس اثنا میں مدینہ میں ان کی والدہ کا آخری وقت آ گیا۔ لوگوں نے ان سے وصیت کے بارے میں کہا انہوں نے کہا وصیت مال کے بارے میں کی جاتی ہے اور مال میرا نہیں سعد کا ہے چنانچہ وہ سعد کی واپسی سے پہلے فوت ہو گئیں۔ جب واپسی پر سعد کو اس کا علم ہوا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تو انہوں نے کہا اگر میں اپنی ماں کی طرف سے راہ خدا میں کچھ خیرات کروں تو کیا اسے کچھ فائدہ پہنچے گا آپ نے فرمایا ہاں اس پر جناب سعد نے ایک احاطہ کا نام لے کر صدقہ کر دیا۔

کئی راویوں نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے سعید بن ابو عروبہ سے انہوں نے ابن مسیب سے روایت کی کہ ام سعد حضور اکرم کی غیر حاضری میں فوت ہو گئیں واپسی پر آپ نے ان کی نماز پڑھی حالانکہ ام سعد کو فوت ہوئے کم و بیش مہینہ گزر چکا تھا ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۶۳۔ سیدہ ام سعدؓ دختر مرہ

ام سعد دختر مرہ بن عمرو جحیہ۔ یہ ابو نعیم کا قول ہے۔ ابن مندہ نے سعد بن عمرو لکھا ہے اور یہی درست ہے ابو عمر نے ام سعید دختر عمرو الجحیہ تحریر کیا ہے اور ایک روایت میں دختر عمیر مذکور ہے اور اس امر پر سب کا اتفاق ہے کہ کافل الیتیم کی راوی یہی خاتون ہیں۔

یزید بن زریع نے محمد بن عمرو سے انہوں نے صفوان بن سلیم سے انہوں نے ام سعد دختر مرہ سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی یتیم کی کفالت اختیار کی۔ یتیم ان کے اپنے خاندان کا ہو یا کسی اور خاندان کا وہ جنت میں میرے ساتھ اکٹھا ہو گا جس طرح کہ انگشت شہادت اور درمیان کی انگلی ساتھ ساتھ ہیں۔

اسی حدیث کو محمد بن بشر نے محمد بن عمرو سے انہوں نے صفوان سے انہوں نے ام سعد دختر عمرو بن مرہ سے اور ابن عیینہ نے صفوان سے انہوں نے ام سعد دختر مرہ زہریہ سے روایت کیا۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۶۴۔ سیدہ ام سفیانؓ دختر ضحاک

ام سفیان بن ضحاک۔ ان کا شمار صحابیات میں کیا گیا ہے لیکن بغیر از ثبوت چنانچہ طبرانی اور جعفر مستغفری نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے۔

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے ہدبہ بن خالد سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے یعلی بن عطاء سے انہوں نے موسیٰ بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ام سفیان سے روایت کی کہ ایک یہودی عورت حضرت عائشہ کے پاس آیا کرتی تھیں اور جب بات چیت کر چکنے کے بعد اٹھتی تو کہتی خدا آپ کو عذاب قبر سے محفوظ رکھے جب رسول اکرم تشریف لائے تو حضرت عائشہ نے آپ سے ذکر کیا فرمایا یہ تو اہل کتاب کے بارے میں ہے پھر سورج کو گرہن لگ گیا آپ نے فرمایا۔ اعوذ باللہ من عذاب القبر۔

ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو موسیٰ نے بھی ابن مندہ پر ان کے ذکر سے استدراک کیا ہے لیکن چونکہ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اس لئے استدراک بے محل ہے۔

۷۴۶۵۔ سیدہ ام سلمہؓ دختر ابو امیہ

ام سلمہ دختر ابو امیہ بن مغیرہ بن عبداللہ بن عمر بن مخزوم قرشیہ مخزومیہ جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ تھیں۔ ان کا نام ہند

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

تھا اور ان کے والد کا عرف زاد الرکب تھا اور حضور اکرم ﷺ سے پہلے وہ ابو سلمہ بن عبدالاسد مخزومی کی زوجیت میں تھیں۔ وہاں ان کے بطن سے سلمہ' عمر' درہ اور زینب پیدا ہوئیں جب ام سلمہ فوت ہو گئے تو حضور نے ان سے نکاح کر لیا۔ انہوں نے حبشہ اور مدینہ کو ہجرت کی۔

ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے اپنے والد اسحٰق بن یسار سے انہوں نے سلمہ بن عبداللہ بن عمرو بن ابو سلمہ سے انہوں نے اپنی دادی ام سلمہ سے روایت کی کہ جب ابو سلمہ نے ہجرت مدینے کی تیاری کی تو اپنے لئے ایک اونٹ کا بندوبست کیا اور مجھے اور میرے بیٹے سلمہ کو اس پر سوار کر کے مہار پکڑ لی اور مدینے کو نکل کھڑا ہوا۔ جب اسے میرے قبیلے کے لوگوں نے دیکھا تو انہوں نے اسے روکا یہ تیری خواہش ہے جس نے تجھے ہجرت پر مجبور کیا ہے۔ رہا معاملہ تیری زوجہ کا وہ کیوں گھر کو چھوڑے اور تو اسے شہروں میں لئے پھرے اس پر انہوں نے اونٹ کی مہار اس کے ہاتھ سے چھین لی اور مجھے پکڑ لیا اس صورت حال سے بنو عبدالاسد بھڑ گئے اور سلمہ کا رخ کیا اور کہنے لگے کہ ہم اپنے بیٹے کو اس کی ماں کے پاس نہیں رہنے دیں گے جب تم نے اس کی بیوی کو شوہر سے چھین لیا ہے چنانچہ ابو سلمہ کے اہل قبیلہ نے میرے بیٹے سلمہ کا ہاتھ پکڑ لیا اور اسے اپنے ساتھ لے گئے مجھے میرے قبیلہ والوں نے قابو کر لیا اور میرا شوہر ابو سلمہ مجھے چھوڑ کر خود مدینے چلا گیا اور اس طرح ہم تینوں ایک دوسرے سے جدا ہو گئے۔

اب میری یہ حالت تھی کہ میں روزانہ صبح اٹھ کر ابطح کے مقام پر آ جاتی اور شام تک وہاں بیٹھی روتی رہتی کم و بیش ایک سال اسی حال میں گزر گیا تا آنکہ ایک دن ایک شخص جس کا تعلق میرے بنو عم (بنو مغیرہ) سے تھا وہاں سے گزرا اور اسے میری حالت پر رحم آ گیا۔ اس نے میرے قبیلے سے کہا کیا تم اس بے بس عورت کو چھوڑنے پر آمادہ نہیں ہو تم نے اسے خاوند اور بیٹے ہر دو سے جدا کر دیا چنانچہ میرے اہل قبیلہ نے اجازت دے دی اور کہا کہ اگر تم چاہتی ہو تو اپنے شوہر کے پاس جا سکتی ہو۔ اسی دوران میں بنو عبدالاسد نے میرا بیٹا بھی مجھے لوٹا دیا۔ میں نے اونٹ کا بندوبست کیا بیٹے کو گود میں لیا اور اپنے شوہر کے تعاقب میں چل دی۔ میں بالکل اکیلی تھی اور کوئی رفیق سفر نہ تھا۔ میں نے دل میں کہا خدا کرے کہ مجھے کوئی رفیق سفر مل جائے تا آنکہ میں اپنے شوہر تک پہنچ جاؤں۔

جب میں تنعیم میں پہنچی تو اتفاق سے میری ملاقات عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ سے ہو گئی جو بنو عبدالدار کا بھائی تھا۔ انہوں نے کہا اے ابوامیہ کی بیٹی کہاں جا رہی ہو۔ میں نے کہا اپنے شوہر کے پاس مدینے جا رہی ہوں پوچھا کیا تمہارا کوئی رفیق سفر ہے میں نے کہا سوائے اللہ اور اس بچے کے اور کوئی نہیں کہا پھر تو تمہاری کوئی منزل نہیں۔ اس نے اونٹ کی مہار پکڑ لی اور مجھے لے کر روانہ ہو پڑا بخدا میں نے عرب بھر میں ایسا شریف النفس کوئی انسان نہیں دیکھا تھا جب منزل پر پہنچتا تو اونٹ کو بٹھاتا اور خود ایک طرف ہو کر درخت کے نیچے جا کر لیٹ جاتا پھر جب کوچ کا وقت آتا تو اونٹ کے پاس آ کر کجاوہ رکھتا۔ ہٹ کر ایک طرف کو کھڑا ہو جاتا اور مجھے کہتا کہ سوار ہو جاؤ۔ جب میں سوار ہو چکتی اور اونٹ پر جم کر بیٹھ جاتی۔ عثمان بن طلحہ آتا۔ اونٹ کی مہار پکڑ کر چل پڑتا اور جب منزل آتی تو ٹھہر جاتا۔ وہ اسی طریقے سے چلتا آیا تا آنکہ ہم مدینے پہنچ گئے۔ جب قبا میں اس نے عمرو بن عوف کی بستی دیکھی تو کہنے لگا تیرا خاوند یہیں ٹھہرا ہوگا اور فی الواقع ابو سلمہ وہیں ٹھہرا ہوا تھا چنانچہ خدا کا نام لے کر میں اس بستی میں اتر پڑی اور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عثمان بن طلحہ وہاں سے مکے کو لوٹ گیا وہ اکثر کہا کرتا کہ میں نے کوئی ایسا خاندان نہیں دیکھا جسے قبول اسلام کے بعد اتنی تکالیف پیش آئی ہوں جتنی کہ ابوسلمہ کے خاندان کو پیش آئیں اور خود میں نے بھی عثمان بن طلحہ جیسا کریم النفس رفیق سفر نہیں دیکھا ایک روایت کے مطابق ام سلمہ وہ پہلی خاتون ہیں جو ہجرت کر کے مدینے آئیں واللہ اعلم اور ابوسلمہ کے بعد حضور اکرم ﷺ نے ان سے نکاح کیا۔

یعیش بن صدقہ فقیہ نے باسنادہ احمد بن شعیب سے انہوں نے محمد بن اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے یزید سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت البنانی سے انہوں نے ابن عمر بن ابی سلمہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی کہ جب ان کی عدت گزر گئی تو ابوبکر نے انہیں نکاح کا پیغام بھیجا مگر انہوں نے انکار کر دیا اس کے بعد حضور اکرمؐ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو نکاح کا پیغام دے کر بھیجا۔ اس کے جواب میں جناب ام سلمہ نے گزارش کی کہ اول تو میں غیرت مند عورت ہوں دوم یہ میں صاحب اولاد ہوں اور سوم یہ کہ میرے خاندان میں کوئی ایسا آدمی نہیں جو میرا وکیل یا کفیل ہو آپ نے عمر کو کہا کہ ام سلمہ کو میری طرف سے جا کر کہو کہ سوکنوں سے غیرت کے بارے میں جناب باری میں التجا کروں گا کہ یہ جذبہ تیرے دل سے نکال دے۔ اسی طرح تیری اولاد کی کفالت میں کروں گا اور تیرے خاندان میں کوئی شاہد و غائب نہیں تو اچھی بات ہے کہ کوئی بھی تیرے معاملات میں دخل انداز نہیں ہوگا۔ اس پر جناب ام سلمہ نے اپنے بیٹے عمر سے کہا اٹھو اور تم حضور اکرمؐ سے میرا نکاح کر دو چنانچہ یہ مہم اختصار سے انجام پذیر ہوئی۔

ارسلان بن یغان ابومحمد صوفی نے ابوالفضل بن طاہر بن سعید بن ابوسعید میہی صوفی سے انہوں نے ابوبکر بن احمد بن علی بن خلف سے انہوں نے حاکم ابوعبداللہ محمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابوالعباس محمد بن یعقوب اصم سے انہوں نے حسن بن مکرم سے انہوں نے عثمان بن عمر سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ بن دینار سے انہوں نے شریک بن ابی نمر سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ام سلمہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ میرے حجرے میں قیام فرما تھے کہ آیت تطہیر نازل ہوئی۔ "انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت" آپ نے خاتون جنت، حضرت علی، حضرت حسن اور حضرت حسین رضوان اللہ اجمعین کو بلوا بھیجا اور فرمایا۔ یہ میرے اہل بیت ہیں جناب ام سلمہ نے کہا یا رسول اللہ! کیا میں اہل بیت میں شامل نہیں ہوں۔ آپ نے فرمایا انشاء اللہ ضرور شامل ہو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۶۶۔ سیدہ ام سلمہؓ دختر ابوحکیم

ام سلمہ دختر ابوحکیم ایک روایت میں ام سلیم مذکور ہے اور ایک میں ام سلیمان ان کے نام کا علم نہیں ہو سکا ان سے یہ حدیث مروی ہے کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کے پیچھے بوڑھی خانہ نشین عورتوں کو نماز پڑھتے دیکھا تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۶۷۔ سیدہ ام سلمہؓ دختر یزید بن سکن

ام سلمہ دختر یزید بن سکن۔ ان کا نام اسماء تھا۔ ابراہیم بن محمد وغیرہ نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے عبد بن حمید سے انہوں نے ابونعیم (فضل بن دکین سے) انہوں نے یزید بن عبداللہ شیبانی سے انہوں نے شہر بن حوشب سے انہوں نے ام سلمہ انصاریہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے روایت کی کہ ایک عورت نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! ہمارے معمولات میں کون سا عمل ایسا ہے کہ ہمیں اس میں آپ کے فرمان کے خلاف نہیں چلنا چاہیے آپ نے فرمایا کسی کی موت پر بین نہ کرو' میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! فلاں خاتون نے میرے چچا کی وفات پر بین کئے تھے۔ اب مجھے اس سلسلے میں اس کا بدلہ چکانا ہے۔ آپ نے منع فرمایا چنانچہ میں نے اس کے بعد نہ تو اس خاتون کا بدلہ چکایا اور نہ کسی اور ماتم پر بین کیا لیکن میرے بغیر تمام عورتیں بین کرتی رہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ بقول ابوعیسیٰ عبد بن حمید کا قول ہے کہ اسماء دختر یزید بن سکن ہی ام سلمہ ہیں۔

۷۴۶۸۔ سیدہ ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا بنت ابوامیہ

ام سلمیٰ دختر ابوامیہ۔ ابوموسیٰ نے اذنا ابوسعد محمد بن علی الکاتب اور ابوعلی حسن بن احمد سے انہوں نے ابومنصور عبدالرزاق بن احمد سے انہوں نے عبداللہ بن محمد ابوالشیخ سے انہوں نے زکریا ساجی سے انہوں نے محمد بن حارث بن مدلج مخزومی سے انہوں نے عمرو بن عثمان بن سہل بن ابی حثمہ سے روایت کی کہ انہوں نے ام سلمہ دختر ابوامیہ سے سنا کہ رسول کریم نے شوال میں نکاح کیا اور اسی مہینے میں شب زفاف منائی۔ ابوالشیخ نے کتاب النکاح میں اسی طرح بیان کیا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ عمرو بن عثمان نے ابوبکر بن سلیمان بن ابی حثمہ سے روایت کی اور شاید ام سلمہ نے حضرت عائشہ سے روایت کی۔ واللہ اعلم ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۶۹۔ سیدہ ام سلمیٰ رضی اللہ عنہا

ام سلمیٰ۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ میرے خیال کے مطابق یہ خاتون ابورافع کی زوجہ ہیں۔

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابونضر سے انہوں نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے محمد بن اسحق سے انہوں نے عبداللہ بن علی بن ابورافع سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ام سلمیٰ سے روایت کی کہ خاتون جنت بیمار پڑ گئیں اور پھر اسی مرض سے وفات پا گئیں۔ میں اس بیماری میں ان کی تیمار دار تھی۔ ایک دن ان کی حالت ایسی ہو گئی کہ اس بیماری کے دوران میں ان پر کبھی ایسی حالت طاری نہیں ہوئی تھی۔ حضرت علی کسی کام کے لئے گھر سے نکلے مجھ سے جناب فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ میرے غسل کا بندوبست کرو میں نے ان کی خواہش کی تعمیل کی چنانچہ انہوں نے نہایت اہتمام سے غسل کیا۔ پھر مجھ سے نئے کپڑے مانگے میں نے دیئے اور انہوں نے پہن لئے پھر مجھے کہا کہ میرا بستر مکان کے وسط میں لگا دو۔ میں نے لگا دیا وہ لیٹ گئیں منہ قبلے کی طرف کر کے اپنا دایاں ہاتھ دائیں گال کے نیچے رکھ لیا اور مجھے مخاطب کر کے کہا کہ میرا آخری وقت آ گیا ہے اور میں نے اپنا بدن نہا دھو کر پاک صاف کر لیا ہے اس لئے دوبارہ مجھے برہنہ نہ کیا جائے۔ اس کے بعد وہ فوت ہو گئیں جب حضرت علی واپس آئے تو میں نے ساری روئداد ان کے گوش گزار کر دی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۴۷۰۔ سیدہ ام سلیطؓ

ام سلیط۔ حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی اور غزوۂ احد میں شریک تھیں اور بقول حضرت عمر فاروق غازیوں کے لئے پانی کی مشکیں بھر کر لاتی تھیں۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۷۱۔ سیدہ ام سلیمؓ دختر سحیم

ام سلیم دختر سحیم۔ ان کا نام امہ یا امیہ دختر ابوالحکم غفاریہ تھا۔ ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۷۲۔ سیدہ ام سلیمؓ دختر ملحان

ام سلیم دختر ملحان بن خالد بن زید بن حرام بن جندب بن عامر بن غنم بن عدی بن نجار انصاریہ خزرجیہ نجاریہ انس بن مالک کی والدہ تھیں۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے سہلہ کسی نے رمیلہ کسی نے رمیثہ کسی نے ملیکہ' غمیصاء اور رمیصاء بھی لکھا ہے۔ زمانہ جاہلیت میں یہ عورت مالک بن نضر جو کہ انس بن مالک کے والد تھے کی زوجہ تھی میاں بیوی میں ناچاقی ہوگئی اور مالک بن نضر شام چلا گیا اور وہیں مرگیا۔

اس پر ابوطلحہ انصاری نے ام سلیم کو نکاح کا پیغام بھیجا انہوں نے جواب میں کہلا بھیجا کہ میں خود تمہیں پسند کرتی ہوں اور تمہارے جیسے آدمی کو رد نہیں کیا جاسکتا لیکن میں مسلمان ہوں اور تم مشرک ہو اگر تم مسلمان ہو جاؤ تو اسی کو میں اپنا مہر سمجھ لوں گی اور کسی اور چیز کا تقاضا نہیں کروں گی۔ ابوطلحہ مسلمان ہوگیا اور ام سلیم سے نکاح کرلیا۔ کچھ عرصے کے بعد خدا نے انہیں ایک لڑکا دیا جو بچپن ہی میں فوت ہوگیا اس کا نام ابوعمیر تھا چونکہ باپ اس سے پیار کرتا تھا اس لئے اس کی وفات سے ابوطلحہ کو بہت دکھ ہوا۔

بعد میں ان کے یہاں ایک اور بیٹا ہوا جس کا نام عبداللہ بن ابوطلحہ تھا پھر عبداللہ کو جوانی اور شادی کے بعد خدا نے انہیں اسحٰق دیا انہیں خدا نے برکت دی اور اسحٰق اور ان کے بھائیوں کی تعداد دس تھی اور سب نے اپنے باپ سے علم حاصل کیا۔

عمر بن محمد بن طبرزد وغیرہ نے ابوالقاسم ہبۃ اللہ بن عبدالواحد بن حصین سے انہوں نے ابوطالب محمد بن محمد بن غیلان سے انہوں نے ابوبکر محمد بن عبداللہ بن ابراہیم سے انہوں نے ابوجعفر محمد بن مسلمہ واسطی سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے حماد بن سلمہ سے انہوں نے ثابت اور اسماعیل بن عبداللہ بن ابوطلحہ سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ ابوطلحہ نے ام سلیم کو نکاح کا پیغام بھیجا۔ ام سلیم نے کہلا بھیجا اے ابوطلحہ کیا تم اتنا بھی نہیں جانتے کہ جس خدا کی تم پوجا کرتے ہو وہ لکڑی کا بنا ہوا ہے جو زمین سے اگتی ہے جسے حبشی بن فلاں کھینچ کر لے آتا ہے۔ ابوطلحہ نے جواب دیا ہاں میں جانتا ہوں۔ ام سلیم نے کہا لکڑی کو پوجتے تمہیں شرم نہیں آتی اور اگر تم اسلام قبول کرلو تو میں تم سے مہر طلب نہیں کروں گی ابوطلحہ نے کہا اچھا مجھے سوچنے دو چنانچہ تھوڑی دیر کے بعد آکر ابوطلحہ نے اسلام قبول کرلیا۔ اس کے بعد ام سلیم نے اپنے بیٹے انس سے کہا اٹھو اور ابوطلحہ سے میرا نکاح پڑھا دو۔

یہ خاتون کئی غزوات میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ رہیں اور آپ سے کئی احادیث روایت کیں اور ان سے جناب انس نے روایت کی۔

کئی راویوں نے باسناد ہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے محمد بن بشار سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے روایت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کہ انہوں نے قتادہ کو انس بن مالک سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ ان کی والدہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی یا رسول اللہ! انس آپ کا خدمت گزار ہے۔ اس کے لئے دعا فرمائیں آپ نے دعا فرمائی اے اللہ تو اس کے مال اور اولاد میں برکت دے اور جو کچھ تو اسے عطا کرے اسے اس کے لئے مبارک کر۔ ام سلیم کا شمار عقل مند خواتین میں ہوتا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۷۳۔ سیدہ ام سلیمانؓ دختر ابوحکیم

ام سلیمان یا ام سلمہ یا ام سلیم دختر ابوحکیم عدویہ وہی ہیں ام سلیمان بن ابی حثمہ۔ ان سے عبداللہ بن طیب نے روایت کی کہ انہوں نے خانہ نشین (عمر رسیدہ) عورتوں کو آپ کے پیچھے نماز پڑھتے دیکھا۔ تینوں نے ذکر ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ان کا تذکرہ ام سلمہ میں کیا گیا ہے۔

۷۴۷۴۔ سیدہ ام سلیمانؓ دختر عمرو

ام سلیمان بن عمرو الاحوص۔ ان سے ان کے بیٹے سلیمان نے روایت کی کہ یحییٰ نے باسنادہ ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے انہوں نے علی بن مسہر سے انہوں نے یزید بن ابوزیاد سے انہوں نے سلیمان بن عمرو بن احوص سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ انہوں نے آپ کو جمرہ عقبہ کے پاس ایک خچر پر سوار دیکھا آپ کے ساتھ ایک اور آدمی تھا جو آپ کو لوگوں کے ہجوم سے دور رکھتا تھا مجھے بتایا گیا کہ یہ فضل بن عباس ہیں۔ آپ نے ہجوم سے خطاب کر کے فرمایا اے لوگو! ایک دوسرے کو زخمی نہ کر دینا۔ جب تم کنکریاں پھینکنے لگو تو چھوٹی کنکریاں پھینکو آپ وادی میں داخل ہوئے اور آپ نے سات کنکریاں پھینکیں اور ہر کنکری پر اللہ اکبر کہتے پھر آپ مڑ گئے۔

اس حدیث کے راوی کے بارے میں اختلاف ہے کوئی کہتا ہے کہ اس کے راوی ان کے دادا سلیمان بن عمرو احوص ہیں بعض کے نزدیک ان کی والدہ ہیں بعض کہتے ہیں کہ سلیمان نے اپنے والد سے روایت کی بعض لوگوں نے ام سلیمان کو ام جندب بتایا ہے۔ آگے چل کر ان کا ذکر انشاء اللہ آئے گا۔ ابوعمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۷۵۔ سیدہ ام سمرہؓ دختر جندب

ام سمرہ بنت جندب۔ ان کا ذکر عبدالحمید بن جعفر کی حدیث میں ہے۔ انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ام سمرہ کا خاوند مر گیا اور اس کا بیٹا سمرہ رہ گیا۔ یہ خاتون اچھی خاصی خوبصورت تھیں۔ جب مدینے آئیں تو انہیں نکاح کے پیغامات آنے شروع ہو گئے۔ انہوں نے کہا میں اس شخص سے شادی کروں گی جو میرے بیٹے سمرہ کی کفالت اس کے زمانہ بلوغت تک اپنے ذمہ لے چنانچہ ایک انصاری نے اس شرط پر ان سے نکاح کر لیا اور اس کے ساتھ اس کے گھر میں رہنے لگ گئیں۔

اور حضور اکرم ﷺ کا دستور تھا کہ انصار کے جولڑکے بلوغت کو پہنچ جاتے آپ ان کو طلب فرماتے آپ نے انہیں بلایا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۴۷۶۔ سیدہ ام سنانؓ اسلمیہ

ام سنان اسلمیہ۔ ان سے ابن عباس اور ان کی بیٹی ثبیتہ بن حنظلہ نے روایت کی ابوسنان یزید بن حریث نے ثبیتہ دختر حنظلہ سے انہوں نے اپنی والدہ ام سنان اسلمیہ سے (جنہوں نے آپ سے بیعت کی تھی) روایت کی کہ میں نے خدمت اقدس میں حاضر ہو کر گزارش کی۔ مجھے آپ کے پاس آنے میں شرم محسوس ہو رہی تھی اور میں اس وقت حاضر ہوئی ہوں جب ضرورت نے مجھے مجبور کر دیا آپ نے فرمایا اگر تو استغنا سے کام لیتی تو تیرے لئے بہتر ہوتا۔ ان سے مروی حدیث یہ ہے کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے اسلام پر بیعت کی۔ اس دوران میں آپ کی نظر میرے ہاتھوں پر پڑ گئی فرمایا کیوں تم خواتین اپنے ناخن نہیں کٹواتی ہو۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ثبیتہ: ثاء پر پیش' باء پر زبر اور یاء اور آخر میں ثاء ہے۔

۷۴۷۷۔ سیدہ ام سنانؓ انصاریہ

ام سنان انصاریہ۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے علی بن ہارون سے انہوں نے یوسف قاضی سے انہوں نے محمد بن ابوبکر سے انہوں نے یزید بن زریع سے انہوں نے حبیب المعلم سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ جب حضور اکرم ﷺ حجۃ الوداع سے واپس تشریف لائے تو انصار کی ایک خاتون ام سنان نے آپ سے ملاقات کی آپ نے فرمایا رمضان کے مہینے میں عمرہ ادا کرنا' حج کے یا میری معیت میں حج کے مساوی ہے۔ ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۷۸۔ سیدہ ام سنبلہؓ اسلمیہ

ام سنبلہ اسلمیہ۔ ان کا شمار اہل مدینہ میں ہوتا ہے۔ زید بن حباب نے عمرو بن قیظی بن شداد بن اسید المدنی سے انہوں نے سلیمان' زرعہ اور محمد بن حصین بن سنان بن سوار سے انہوں نے ام سنبلہ سے (جو ان کی دادی تھیں) روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ازواج مطہرات کو کوئی ہدیہ دینا چاہا لیکن انہوں نے لینے سے انکار کر دیا۔ اتنے میں حضور اکرم ﷺ تشریف لے آئے اور آپ نے فرمایا کہ ہدیہ قبول کر لو یہ ہماری اہل بادیہ سے ہے اور ہم اس کے اہل شہر ہیں آپ نے اس خاتون کو فلاں فلاں وادی بطور عطیہ کے دے دی۔ پھر ان سے عبداللہ بن حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب نے خرید لی اور انہیں ان کے بدلے میں چند اونٹ دے دیئے۔ عمرو بن قیظی کہتے ہیں کہ انہوں نے ان میں سے بعض کو دیکھا تھا۔

اور سلیمان بن بلال اور عبدالعزیز بن ابی حازم وغیرہ نے عبدالرحمٰن بن حرملہ سے انہوں نے عبداللہ بن دینار بن مکرم اسلمی سے انہوں نے عروہ سے انہوں نے عائشہ سے روایت کی کہ ام سنبلہ نے حضور اکرم کو کچھ ہدایا پیش کئے اور باقی حدیث اس طرح بیان کی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۷۹۔ سیدہ ام سوادہؓ

ام سوادہ بن ربیع۔ عبداللہ بن یزید خثعمی نے مسلم بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے سوادہ بن ربیع سے روایت کی کہ وہ اپنی والدہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے ان کی والدہ کو چند بکریاں عطا کیں اور ہدایت فرمائی کہ اپنے بیٹوں کو کہنا کہ وہ اپنے ناخن کٹوا دیں تا کہ بکریوں کے تھنوں کو تکلیف نہ ہو۔ ان کا ذکر ابن الدباغ نے غسانی سے لیا ہے تا کہ ابوعمر پر استدراک کریں۔

۷۴۸۰۔ سیدہ ام سہلہؓ

ام سہلہ۔ عاصم بن عدی کی زوجہ تھیں اور بقول واقدی انہوں نے خیبر کے مقام پر سہلہ کو جنم دیا۔ ابن الدباغ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۸۱۔ سیدہ ام سیفؓ

ام سیف۔ یہ خاتون حضور اکرمؐ کے صاحبزادے ابراہیم کی رضاعی والدہ تھیں۔ ان کا ذکر انس کی حدیث میں آیا ہے۔

عاصم بن علی نے سلیمان بن مغیرہ سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے انس سے روایت کی کہ آج رات کو میرے گھر میں بچہ پیدا ہوا جس کا نام میں نے اپنے جد امجد کے نام پر ابراہیم رکھا اور پھر میں نے اسے ام سیف کی تحویل میں دے دیا جو ابو سیف لوہار کی زوجہ تھیں حضور اکرمؐ اپنے صاحبزادے کو اٹھا کر ابوسیف کے گھر کو روانہ ہوئے میں حضور کے آگے نکل گیا اور جلدی جلدی چل کر ابوسیف کے گھر جا پہنچا اور وہ اپنی بھٹی کو گرم کر رہے تھے۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

باب الشین

۷۴۸۲۔ سیدہ ام شباثؓ

ام شباث۔ یہ ام منیع ہیں جن کا ذکر ہم ان کے بیٹے شباث کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۸۳۔ سیدہ ام شبیبؓ

ام شبیب۔ جو ضحاک بن سفیان کلابی کی زوجہ تھیں۔ زہری نے روایت کی کہ ضحاک بن سفیان کلابی نے رسول اکرمؐ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کیا آپ کو ام شبیب (جو ضحاک بن سفیان کی زوجہ ہے) کی بہن میں کوئی دلچسپی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۸۴۔ سیدہ ام شرحبیلؓ

ام شرحبیل دختر فروہ بن عمرو انصاریہ بیاضیہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے آپؐ سے بیعت کی۔

۷۴۸۵۔ سیدہ ام شریدؓ

ام شرید۔ ابو داؤد سجستانی نے موسیٰ بن اسماعیل سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے ابوسلمہ سے انہوں نے شرید سے روایت کی کہ میری ماں نے نذر مانی کہ وہ ایک مومن کنیز کو آزاد کرے گی میرے پاس ایک حبشی لونڈی ہے حضور نے فرمایا اسے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میرے سامنے لاؤ۔ جب وہ آئی تو آپ نے دریافت کیا تیرا رب کون ہے؟ اس نے جواب دیا اللہ آپ نے پھر پوچھا میں کون ہوں۔ اس نے جواب دیا اللہ کے رسول۔ فرمایا جاؤ اسے آزاد کر دو یہ مومن ہے۔

۷۴۸۶۔ سیدہ ام شریکؓ دختر انس

ام شریک دختر انس بن نافع بن امرأالقیس بن زید انصاریہ اشہلیہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی۔

۷۴۸۷۔ سیدہ ام شریکؓ دختر جابر

ام شریک دختر جابر غفاریہ۔ احمد بن صالح مصری نے انہیں ازواج مطہرات میں شمار کیا ہے بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔ ابوعمر نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۸۸۔ سیدہ ام شریکؓ دختر خالد

ام شریک دختر خالد بن خنیس بن لوذان بن عبدود۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔

۷۴۸۹۔ سیدہ ام شریکؓ دوسیہ

ام شریک دوسیہ۔ مہاجرات سے ہیں۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ ابن مندہ (متاخر) نے ان کا ذکر کیا ہے اور انہیں ام شریک عامریہ سے مختلف قرار دیا ہے حالانکہ میرے نزدیک دونوں ایک ہیں اور ان کا ذکر آگے آئے گا اور ایک روایت میں انہیں دختر جابر لکھا ہے۔

ابوجعفر بن سمین نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے عبدالاعلیٰ بن ابوالمساور قرشی سے انہوں نے محمد بن عمرو بن عطاء سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ بنو دوس کی ایک خاتون نے جن کا نام ام شریک تھا ماہ رمضان میں اسلام قبول کیا اب انہیں کسی ایسے شخص کی تلاش تھی جو انہیں حضور اکرم ﷺ کے پاس لے چلے۔ اتفاقاً ان کی ایک یہودی سے ملاقات ہوگئی۔ اس نے پوچھا اے ام شریک تم فکر مند کیوں ہو؟ انہوں نے کہا مجھے کسی ایسے آدمی کی تلاش ہے جو مجھے دربار رسالت میں لے چلے۔ یہودی نے کہا واہ یہ بھی کوئی مشکل کام ہے۔ آؤ میں تمہیں لے چلتا ہوں۔ راوی نے ساری حدیث بیان کی۔

ابن مندہ نے اس حدیث کو بیان کیا ہے۔ ابونعیم نے بھی اسے بیان کیا ہے اور پھر اس کے ساتھ وہ حدیث بھی بیان کی ہے جسے کلبی نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ ام شریک کے دل میں اسلام قبول کرنے کا خیال پیدا ہوا۔ ان کا تعلق قریش کے قبیلے بنو عامر بن لوی سے تھا اور ابوالعکر دوسی کی زوجہ تھی چنانچہ وہ اسلام لے آئیں۔ اس کے بعد ان کا معمول تھا کہ چپکے چپکے قریش کے گھروں میں جا کر انہیں اسلام کی طرف مائل کرتیں جب قریش کو اس کا علم ہوا تو انہوں نے انہیں پکڑ کر اپنے قبیلے میں بھیج دیا راوی نے یہ حدیث مکمل طور پر بیان کی ہے اور اس سے اس امر پر استدلال کیا ہے کہ اس خاتون کا تعلق بنو عامر سے تھا۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

ابن اسحٰق نے بھی اس حدیث کو ابن مندہ کی طرح بیان کیا ہے اور اس کا عنوان رکھا ہے ''ام شریک دوسیہ کا اسلام'' واللہ اعلم ابوعمر نے ان کا ذکر نہیں کیا۔ شاید وہ انہیں ام شریک عامریہ سمجھے ہیں۔

۷۴۹۰۔ سیدہ ام شریکؓ قریشیہ

ام شریک قرشیہ عامریہ از بنو عامر بن لؤی۔ ان کا نام غزیہ یا براویتے غزیلہ دختر دودان بن عوف بن عمرو بن عامر بن رواحہ بن حجیر بن عبد بن معیص بن عامر بن لؤی تھا۔ ابن کلبی نے ان کا نسب رواحہ تک اسی طرح بیان کیا ہے۔ اس سے آگے رواحہ بن منقذ بن عمرو بن معیص بن عامر بن لؤی لکھا ہے۔ ایک روایت کے مطابق ان کا نسب یوں بیان ہوا ہے۔ ام شریک دختر عوف بن عمرو بن جابر بن ضباب بن حجیر بن عبد بن معیص بن عامر بن لوی ایک روایت میں ہے کہ یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے اپنا نفس حضور اکرم کو بخشا تھا۔ ایک اور روایت میں کسی اور خاتون کا ذکر ہے جنہوں نے اپنا نفس آپ کو ہبہ کیا تھا بلکہ اس سلسلے میں کئی خواتین کا ذکر ہے جنہوں نے اپنا نفس آپ کو ہبہ کیا چنانچہ بعض سیرت نگاروں نے ایسی خواتین کو ازواج مطہرات میں شمار کیا ہے لیکن اس بات میں راویوں نے اتنی گڑبڑ پیدا کی ہے کہ اس طرح کی روایات کو درست قرار نہیں دیا جاسکتا ہے۔

یہ خاتون ابوالعکر بن سمی بن حارث ازدی کی زوجہ تھیں۔ جہاں انہوں نے شریک نامی ایک بیٹا جنا ایک اور روایت میں ہے کہ ان کے شوہر کا نام طفیل بن حارث تھا لیکن پہلی روایت درست ہے۔ یہ ابوعمر کا قول ہے۔

ایک روایت میں ام شریک انصاریہ مذکور ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ان سے نکاح کیا لیکن دخول کی نوبت نہ آئی کیونکہ آپ نے انصار کی غیرت کو ناپسند فرمایا۔

عبدالوہاب بن ہبہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے روح سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر بن عبداللہ سے انہوں نے ام شریک سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا کہ لوگ دجال کے ڈر سے پہاڑوں میں جا چھپیں گے ام شریک نے دریافت کیا یارسول اللہ اس موقعہ پر عرب کہاں ہوں گے؟ فرمایا ان کی تعداد تھوڑی ہوگی۔

ام شریک سے ابن مسیب نے روایت کی کہ آپ نے انہیں چھپکلی کے مارنے کا حکم دیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۹۱۔ سیدہ ام شیبہؓ ازدیہ

ام شیبہ ازدیہ مکیہ۔ حماد بن سلمہ نے ان کی حدیث عبدالملک بن عمیر سے روایت کی اور وہ حدیث حسن ہے آداب مجلس کے بارے میں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب الصاد

۷۴۹۲۔ سیدہ ام صابرؓ

ام صابر دختر نعیم بن مسعود اشجعی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ کا زمانہ پایا۔ اس خاتون نے اپنے والد سے روایت کی ان سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابراہیم بن صابر نے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ام صابر کے والد سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ لڑائی ایک طرح کا دھوکا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۹۳۔ سیدہ ام صبیحؓ

ام صبیح۔ ان کی حدیث کے راوی ان کے بیٹے صبیح بن سعید نجاشی ہیں۔ ان کا بیان ہے ان کا نام عنبہ تھا کہ آپ نے بدل کر عنقودہ بنا دیا۔ ابن ماکولا نے ذکر کیا ہے۔ عنبہ: نون اور باء کے ساتھ ہے۔

۷۴۹۴۔ سیدہ ام صبیہؓ

ام صبیہ جہنیہ۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ بقول ابوعمر خولہ دختر قیس نام تھا اور بعض نے کچھ اور بتایا ہے۔ یہ خاتون خارجہ بن حارثہ بن رافع بن مکیث کی دادی تھیں۔ ان کے حدیث کے راوی اہل مدینہ ہیں۔ یحیٰی بن محمود بن باسنادہ اذنا ابو بکر بن عمرو سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے اسامہ بن زید سے انہوں نے ابونعمان بن خربوذ سے انہوں نے ام صبیہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کے ساتھ پانی کے ایک برتن سے وضو کیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

امام احمد بن حنبلؒ نے اپنی مسند میں خولہ دختر قیس کے ترجمے میں لکھا ہے کہ وہ جناب حمزہ کی زوجہ تھیں اور ان سے الدنیا خضرة حلوة مروی ہے اور ام حبیبہ جہنیہ کا ترجمہ علیحدہ تحریر کیا ہے اور ان سے وضو والی حدیث روایت کی ہے اور یہ ان کا معمول ہے کہ وہ ایک ہی حدیث کو دو دو تین تین بلکہ اس سے بھی زیادہ تراجم میں ذکر کرتے رہتے ہیں۔ واللہ اعلم

باب الضاد

۷۴۹۵۔ سیدہ ام الضحاکؓ دختر مسعود

ام الضحاک دختر مسعود یہ انصاریہ حارثیہ غزوہ خیبر میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ تھیں۔ انہیں مال غنیمت سے مردوں کے برابر حصہ ملا تھا حزام بن محیصہ اور سہل بن ابوحثمہ ان کے راوی تھے۔

زہری نے حزام بن محیصہ سے انہوں نے ام ضحاک سے روایت کی آپ نے فرمایا کہ کوئی ہمسائی اپنی ہمسائی کو ذلیل نہ سمجھے خواہ وہ اسے بکری کا کھر ہی بھیجے۔ تینوں نے ان ذکر کیا ہے۔

۷۴۹۶۔ سیدہ ام ضمیرہؓ

ام ضمیرہ۔ حضور اکرمؐ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ ابن وہب نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے حسین بن عبداللہ بن ضمیرہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ ضمیرہ کے پاس سے گزرے اور وہ رو رہی تھیں۔ آپ نے دریافت فرمایا کیوں رو رہی ہو انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ! مجھے اپنی والدہ سے علیحدہ کر دیا گیا ہے آپ نے فرمایا والدہ اور اس کی اولاد میں تفریق نہ کی جائے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الطاء

۷۴۹۷۔ سیدہ ام طارقؓ سعد بن عبادہ کی آزاد کردہ کنیز

ام طارق۔ سعد بن عبادہ کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ ابوالفرج بن ابوالرجاء نے باسنادہ ابوبکر بن ابو عاصم سے انہوں نے مسیب بن واضح سے انہوں نے ابواسحٰق فزاری سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے جعفر بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ام طارق سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ ہمارے ہاں تشریف لائے آپ نے کئی بار اندر آنے کی اجازت مانگی مگر ہم نے جواب نہ دیا آپ واپس چلے گئے۔ اس پر سعد نے کہا تم حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں جاؤ۔ آپ کو سلام کہو اور آپ کو بتا دینا کہ ہم اس لئے خاموش رہے تھے کہ آپ ہمیں بار بار بلائیں ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۴۹۸۔ سیدہ ام طارقؓ

ام طارق۔ حضور اکرمؐ نے خیبر کی پیداوار سے انہیں چالیس وسق فرمائے تھے۔ اسے جعفر نے باسنادہ ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۴۹۹۔ سیدہ ام الطفیلؓ ابی بن کعب کی اہلیہ

ام الطفیل جو ابی بن کعب کی زوجہ تھیں۔ ان سے محمد بن ابی بن کعب' عمارہ بن عمیر اور بشر بن سعید نے روایت کی......اور یاسر بن ابوحبہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اسحٰق بن عیسیٰ سے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے بکیر سے انہوں نے بشر بن سعید سے انہوں نے ابی بن کعب سے روایت کی کہ عمر بن خطاب کا مجھ سے ایک ایسی بیوہ عورت کے بارے میں جھگڑا ہو گیا جو حاملہ ہو میں یہ کہتا تھا کہ وہ وضع حمل کے بعد ہی نکاح کر سکتی ہے۔ اس پر ام الطفیل نے کہا کہ حضور اکرمؐ نے حضرت عمر کی ام ولد سبیعہ اسلمیہ کو وضع حمل کے بعد نکاح کی اجازت دی تھی۔

سعید بن ہلال نے مروان بن عثمان سے انہوں نے عمارہ بن عامر بن حزم الانصاری سے انہوں نے ام الطفیل سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے خواب میں اللہ تعالیٰ کی زیارت نصیب ہوئی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۰۰۔ سیدہ ام طلیقؓ

ام طلیق جو ابوطلیق کی زوجہ تھیں۔ مختار بن فلفل نے طلیق بن حبیب سے انہوں نے ابوطلیق سے روایت کی کہ ان کی زوجہ ام طلیق نے انہیں کہا (ان کے پاس ایک اونٹ تھا اور ایک اونٹنی تھی) کہ مجھے اپنا اونٹ دو تا کہ میں حج کر آؤں۔ میں نے کہا اونٹ کو تو میں نے فی سبیل اللہ روک رکھا ہے اس کے بعد ام طلیق نے آپ سے دریافت کیا یا رسول اللہ! کونسی عبادت حج کے برابر ہو سکتی ہے فرمایا ماہ رمضان میں عمرہ۔ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب العین

۷۵۰۱۔ سیدہ ام عامرؓ اشہلیہ

ام عامر اشہلیہ۔ انہیں حضور اکرمؐ کی صحبت نصیب ہوئی اور ان سے ابوسفیان مولیٰ ابن ابواحمد نے واقدی کی حدیث روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۰۲۔ سیدہ ام عامرؓ دختر جراح

ام عامر بن جراح ابوعبیدہ فہری۔ اس خاتون کا تعلق بنو حارث بن فہر سے تھا۔ انہوں نے اسلام قبول کیا۔ یہ جعفر کا قول ہے جو انہوں نے خلیفہ بن خیاط سے لیا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۰۳۔ سیدہ ام عامرؓ دختر سوید

ام عامر دختر سوید۔ بقول ابوموسیٰ جعفر نے صرف ان کا نام لینے پر اکتفا کیا اور زیادہ کچھ نہیں لکھا۔

۷۵۰۴۔ سیدہ ام عامرؓ دختر کعب انصاریہ

ام عامر دختر کعب انصاریہ ان سے لیلیٰ نے جو خبیب بن عبدالرحمٰن کی آزاد کردہ کنیز تھیں روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آؤ اور کھاؤ انہوں نے گزارش کی یارسول اللہ! میں تو روزے سے ہوں آپ نے فرمایا کہ جب کسی روزہ دار کے سامنے کوئی کھا رہا ہو تو اللہ کے فرشتے اس شخص پر رحمت بھیجتے ہیں۔ ابوعمر نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۰۵۔ سیدہ ام عامرؓ دختر واثلہ

ام عامر بن واثلہ ابوالطفیل یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ ابوبکر قاضی سے انہوں نے ابوکریب سے انہوں نے معاویہ بن ہشام سے انہوں نے شیبان سے انہوں نے جابر الجعفی سے انہوں نے ابوالطفیل سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریمؐ کو فتح مکہ کے دن دیکھا اور حضور اکرمؐ کے سفید رخسار اور سیاہ بالوں کو ابھی تک نہیں بھول سکے۔ انہوں نے والدہ سے پوچھا یہ کون ہیں؟ ماں نے کہا یہ رسول کریم ہیں۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۰۶۔ سیدہ ام عامرؓ دختر یزید بن سکن

ام عامر دختر یزید بن سکن انصاریہ اشہلیہ ابوعمر لکھتے ہیں اگر یہ نام درست ہے تو یہ خاتون اسماء دختر یزید بن سکن ہیں اور ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے البتہ ان کی کنیت میں اختلاف ہے یا یہ خاتون اسماء کی ہمشیرہ ہیں۔

ایک روایت میں ام عامر دختر سعید بن سکن ہے۔ ان کا نام فکیہہ تھا اور ان کے بارے میں اکثر علماء کا یہی قول ہے۔ اس بنا پر یہ خاتون اسماء دختر یزید بن سکن کی عم زاد ہیں اور بقول ابوعمر انہوں نے حضورؐ سے بیعت کی۔

اسی طرح ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام ام عامر دختر سعید بن سکن لکھا ہے لیکن بقول ابونعیم یہ ان کا وہم ہے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کیونکہ یہ خاتون دختر یزید بن سکن ہیں اور اس باب میں ابو عمرؒ ابن مندہ کے قول کی تائید کرتے ہیں اور اسے درست قرار دیتے ہیں۔

ان کی حدیث ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو عامر سے انہوں نے ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیبہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن عبداللہ اشہلی سے انہوں نے ام عمرو دختر یزید بن سکن سے (جنہیں حضور اکرم کی بیعت نصیب ہوئی) روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ کے لئے جب آپ فلاں محلے کی مسجد میں تھے عرق لائیں اور آپ نے نوش جان فرمایا پھر بغیر کلی کے نماز ادا کی۔

اس حدیث کو داؤد بن حصین نے ابوسفیان مولیٰ ابن ابی احمد سے انہوں نے ام عامر سے روایت کی کہ یہ وہ خاتون ہیں جنہوں نے عورتوں میں سب سے پہلے آپ سے بیعت کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۰۷۔ سیدہ ام عبداللہؓ بن انس

ام عبداللہ بن انس از اولاد عبداللہ بن انیس۔ یہ خاتون کعب بن مالک کی زوجہ تھیں۔ ان کی حدیث کو وہب نے عمرو بن حارث سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے عبداللہ بن انیس سے انہوں نے اپنی والدہ سے (جو کعب بن مالک کے پاس تھیں) روایت کی کہ کعب مسجد نبوی میں بیٹھے اشعار پڑھ رہے تھے کہ حضور اکرم ﷺ تشریف لائے اور کعب نے ایسی چپ سادھ لی گویا ان کی روح قبض ہوگئی فرمایا پڑھتے جاؤ چپ کیوں ہوگئے ہو چنانچہ انہوں نے پڑھنا شروع کر دیا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۰۸۔ سیدہ ام عبداللہؓ بن اوس

ام عبداللہ بن اوس جو شداد بن اوس انصاریہ کی ہمشیرہ تھیں۔ ابو منصور بن مکارم المؤدب نے باسنادہ معافی بن عمران سے انہوں نے ابوبکر غسانی سے انہوں نے ضمرہ بن حبیب سے انہوں نے ام عبداللہ ہمشیرہ شداد بن اوس سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ کو افطار کے وقت دودھ بھیجا۔ یہ سخت گرمی کا زمانہ تھا اور دن بہت لمبے تھے۔ آپ نے ام عبداللہ کے قاصد کو واپس کر دیا اور دریافت فرمایا کہ ام عبداللہ سے پوچھو کہ اس نے یہ دودھ کہاں سے لیا۔ ام عبداللہ نے جواب دیا کہ یہ دودھ ان کی بکری کا ہے۔ آپ نے دودھ لانے والے کو پھر واپس کر دیا اور فرمایا کہ ام عبداللہ سے پوچھ کر بتاؤ کہ بکری کہاں سے آئی تھی۔ انہوں نے کہلا بھیجا کہ میں نے اپنے روپوں سے خریدی تھی۔ جب آپ کو اطمینان ہوگیا تو دودھ لے لیا۔

دوسرے دن ام عبداللہ نے دربار رسالت میں حاضر ہوکر التماس کی یا رسول اللہ کل کی گرمی اور دن کی طوالت کی وجہ سے آپ کی خدمت میں دودھ بھیجا تھا لیکن آپ کے سوال و جواب میں پریشان ہوگئی آپ نے فرمایا انبیا کو حکم دیا گیا ہے کہ وہ پاک چیز کھائیں اور نیک عمل کریں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۰۹۔ سیدہ ام عبداللہؓ دختر بشر

ام عبداللہ بن بشر۔ ان سے ان کے بیٹے عبداللہ بن بشر نے روایت کی۔ ابوالفضل عبداللہ بن احمد طوسی نے ابوداؤد طیالسی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یزید بن خمیر سے انہوں نے عبداللہ بن بشر سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم ہمارے گھر تشریف لائے میری ماں نے ایک دری بچھائی۔ آپ اس پر بیٹھ گئے۔ پھر میری ماں کھجوریں لائی۔ آپ تناول فرما رہے تھے اور گٹھلیاں انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کے درمیان رکھ کر پھینک رہے تھے پھر آپ نے پانی طلب فرمایا اور پی کر اس شخص کو دیا جو دائیں جانب بیٹھا تھا اس کے بعد میری ماں نے گزارش کی یا رسول اللہ! ہمارے لئے دعائے خیر فرمایئے حضور اکرمؐ نے دعا کے لئے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا ''اے اللہ جو رزق تو نے انہیں دیا ہے اس میں برکت فرما' ان کے گناہ معاف کر اور ان پر رحم کر۔'' اس کے بعد ہم ہمیشہ ہی اس دعا کا اثر محسوس کرتے رہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۱۰۔ سیدہ ام عبداللہؓ دوسیہ

ام عبداللہ دوسیہ انہیں حضور اکرم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ زہری نے ان کی حدیث روایت کی کہ انہیں حضور اکرم کی صحبت نصیب ہوئی۔ آپ نے فرمایا ہر اس بستی میں جہاں ایک امام اور چار آدمی موجود ہوں جمعہ فرض ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۱۱۔ سیدہ ام عبداللہؓ از بنو زہرہ

ام عبداللہ از بنو زہرہ۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ جعفر نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے لیکن کوئی روایت بیان نہیں کی۔

۷۵۱۲۔ سیدہ ام عبداللہؓ بن عامر

ام عبداللہ بن عامر بن ربیعہ۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسی طرح اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے اور ابو موسیٰ نے بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ اور ان کا نام ام عبداللہ دختر ابی حثمہ لکھا ہے اور یہی خاتون ام عبداللہ بنت عامر بن ربیعہ ہیں۔ ابن مندہ لکھتے ہیں کہ انہوں نے ان کا ذکر ان کے بیٹے یا ان کے شوہر کے ترجمے میں کیا ہے۔ یہ گفتگو ابو موسیٰ کی ہے لیکن ان کا استدراک بلاوجہ ہے کیونکہ ابن مندہ نے ان کا ترجمہ علیحدہ لکھا ہے اور ان کے بیٹے یا شوہر کے تراجم میں انہیں شامل نہیں کیا۔

۷۵۱۳۔ سیدہ ام عبداللہؓ دختر عمر بن خطاب

ام عبداللہ بن عمر بن خطاب۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ عبداللہ بن عمر نے اپنے والدین کے ساتھ ہجرت کی ایک روایت میں ہے کہ ان کی والدہ کا نام زینب دختر مظعون تھا۔

۷۵۱۴۔ سیدہ ام عبداللہؓ ابو موسیٰ اشعری کی اہلیہ

ام عبداللہ زوجہ ابو موسیٰ اشعری۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو معاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے سہم بن منجاب سے انہوں نے قرثع سے روایت کی کہ انہوں نے ابو موسیٰ اشعری کو کہتے سنا اور ان کی بیوی خاموش تھیں کیا تم نے سنا تھا جو کچھ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

بیوی نے جواب دیا ہاں میں نے سنا تھا پھر وہ خاموش رہیں۔ جب ابوموسیٰ فوت ہو گئے تو ان کی بیوی سے پوچھا گیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا فرمایا تھا۔ انہوں نے جواب دیا آپ نے اس شخص پر لعنت بھیجی تھی جس نے سر مونڈا، کپڑا پھاڑا یا منہ نوچا تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۱۵۔ سیدہ ام عبداللہؓ دختر نبیہ

ام عبداللہ دختر نبیہ بن حجاج سہمیہ جو عمرو بن عاص کی زوجہ تھیں اور ان کے بیٹے عبداللہ بن عمرو کی والدہ تھیں۔ حضور اکرمؐ نے ان سے ایک بار فرمایا کیا اچھا خاندان ہے جو ابوعبداللہ ام عبداللہ اور عبداللہ پر مشتمل ہے۔ اس خاتون سے ان کے بیٹے عبداللہ نے روایت کی اور عبدالملک بن قدامہ نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے روایت کی کہ ام عبداللہ بن عمرو نبیہ بن حجاج کی دختر تھیں اور حضور اکرمؐ کو دل و جان سے چاہتی تھیں۔ ایک دن حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں تو آپ نے پوچھا ام عبداللہ! کہو کیا حال ہے انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ بہ خیر و عافیت ہوں لیکن میرا بیٹا عبداللہ تو تارک دنیا ہو گیا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۱۶۔ سیدہ ام عبداللہؓ نعیم بن نحام کی اہلیہ

ام عبداللہ۔ نعیم بن نحام کی زوجہ تھیں۔ عروہ بن زبیر نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی کہ وہ اپنے والد حضرت عمر کے پاس گئے اور کہا کہ میں نے نعیم بن نحام کی بیٹی کو نکاح کا پیغام بھیجا ہے میں چاہتا ہوں کہ آپ میرے ساتھ چلیں اور اس سے میرے نکاح کے بارے میں گفتگو کریں۔ حضرت عمر نے کہا میں نعیم کو تم سے بہتر جانتا ہوں۔ اس کا ایک یتیم بھتیجا ہے اور میں باور نہیں کر سکتا کہ وہ اپنا گوشت (رشتہ) چھوڑ دے اگر یہ کام کرنا چاہتے ہو تو اپنے چچا زید بن خطاب کو لے جاؤ۔ ہم وہاں گئے اور میرے چچا نے ان سے بات کی مجھے ایسا معلوم ہوا کہ نعیم نے حضرت عمر کی بات سن لی تھی انہوں نے ہمیں بہ طیب خاطر خوش آمدید کہا اور حضرت عمر کے مقام اور شرف کا ذکر کیا اس کے بعد نعیم نے کہا کہ میرا ایک بچہ یتیم بھتیجا ہے یہ تو نہیں ہو سکتا کہ میں غیروں کے گوشت کو اپنے ساتھ ملالوں اور اپنے گوشت کو چھوڑ دوں۔ اس موقعہ پر اس کی ماں گھر کے ایک کونے سے بول پڑی بخدا یہ معاملہ اس وقت تک طے نہیں ہو سکتا جب تک کہ رسول اکرمؐ اس بات میں اپنا فیصلہ نہ دیں کیا تم بنو عدی کی ایک بیوہ کو اپنے فاتر العقل بھتیجے کے لئے روک رکھو گے۔ (یا راوی نے ضعیف کا لفظ استعمال کیا تھا) اس کے بعد وہ خاتون حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور واقعہ بیان کیا اس کے بعد آپ نے نعیم کو بلایا اور انہوں نے وہی بات کہی جو عبداللہ بن عمر سے کہہ چکے تھے۔ اس کے بعد حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ تم اپنوں سے صلہ رحمی کرو اور اپنی بیوہ کی رضامندی بھی حاصل کرو کیونکہ ان دونوں رشتوں کا اس معاملہ میں حصہ ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۱۷۔ سیدہ ام عبدالحمیدؓ رافع بن خدیج کی اہلیہ

ام عبدالحمید۔ رافع بن خدیج کی زوجہ تھیں۔ ان سے یحییٰ بن عبدالحمید بن رافع بن خدیج نے روایت کی کہ رافع غزوۂ احد میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یا خیبر میں ایک تیر سے زخمی ہو گئے وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور درخواست کی کہ آپ وہ تیر ان کے سینے سے کھینچ کر نکال دیں۔ آپ نے فرمایا صرف تیر ہی نکالوں یا روئی بھی اگر تو چاہے تو تیر نکال لیتا ہوں اور روئی کو رہنے دیتا ہوں اور میں قیامت کے دن شہادت دوں گا کہ تم شہید ہو۔ جناب رافع نے اس مشورے سے اتفاق کیا اور آپ نے ان کا تیر کھینچ کر نکال دیا۔ ان کا زخم مندمل ہو گیا اور وہ امیر معاویہ کے عہد تک زندہ رہے۔ پھر وہ زخم کھل گیا اور اس وجہ سے فوت ہو گئے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۱۸۔ سیدہ ام عبدالرحمٰنؓ بن اذینہ

ام عبدالرحمٰن بن اذینہ ان سے وہ حدیث مروی ہے جس کا مخرج اہل کوفہ ہیں انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم رمی جمار کرو تو چھوٹے چھوٹے کنکریاں استعمال کرو۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۱۹۔ سیدہ ام عبدالرحمٰنؓ دختر ابوسعید خدری

ام عبدالرحمٰن دختر ابوسعید خدری۔ عبدالعزیز بن محمد نے محمد بن ابوحمید سے انہوں نے ہند دختر سعد بن ابراہیم بن ابوسعید خدری سے انہوں نے اپنی پھوپھی یعنی ام عبدالرحمٰن سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ابوسعید کی عیادت کے لئے ہمارے گھر تشریف لائے ہم نے بکری کا بازو کھانے کو پیش کیا آپ نے اس سے تناول فرمایا پھر آپ نے نماز ادا فرمائی اور کلی نہیں کی۔ ان کا ذکر ابن مندہ اور ابونعیم نے کیا ہے۔

۷۵۲۰۔ سیدہ ام عبدالرحمٰنؓ بن طارق

ام عبدالرحمٰن بن طارق بن علقمہ یحییٰ بن محمود نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے ابو عاصم سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عبیداللہ بن ابی یزید سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن طارق سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ دار یعلی کے ایک مکان میں تشریف لاتے اور کعبے کی طرف منہ کر کے دعا کرتے پھر آپ کے ساتھ ہم باہر نکلتیں۔ آپ دعا فرماتے۔ ہم اسلام قبول کر چکی تھیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۲۱۔ سیدہ ام عبدالرحمٰنؓ بن کعب

ام عبدالرحمٰن بن کعب بن مالک۔ جعفر نے ان کا ذکر اسی طرح کیا ہے اور ان سے کوئی حدیث روایت نہیں کی اگر یہ خاتون کعب بن مالک کی بیٹی نہیں ہیں تو پھر یہ کوئی اور خاتون ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۲۲۔ سیدہ ام عبدؓ دختر سود بن قویم

ام عبد دختر سود بن قویم بن صاہلہ ہذلیہ۔ یہ خاتون بقول ابوعمر عبداللہ بن مسعود کی والدہ تھیں اور ان کا نام اللہ تعالیٰ کے نام کی طرف مضاف نہیں تھا۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ام عبداللہ بن مسعود لکھا ہے اور ان سے ان کے بیٹے نے روایت کی یہ دونوں ایک ہیں اور ابوعمر کا قول صحیح ہے کیونکہ حضور اکرم ﷺ عبداللہ بن مسعود کو ابن ام عبد کہتے ہیں۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام عبد نے حضور اکرمؐ سے روایت کی کہ آپ دعائے قنوت قبل از رکوع پڑھتے تھے اور ابواسحٰق سبیعی نے مصعب بن سعد
روایت کی کہ حضرت عمر نے جن مہاجر عورتوں کو دو دو ہزار درہم دیئے تھے ان میں ام عبد بھی تھیں اور ابواسحٰق نے روایت کی
حضرت عمر نے ام عبد کا انتظار کیا تا کہ وہ اپنے بیٹے عتبہ بن عبداللہ کی نماز جنازہ ادا کریں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۲۳۔ سیدہ ام عبدؓ دختر حارث

ام عبد دختر حارث بن یزید ہذلی۔ جعفر نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے۔ ابوموسیٰ نے اختصار سے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۲۴۔ سیدہ ام عبسؓ دختر مسلمہ

ام عبس انصاریہ۔ محمد بن سعد نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے اور ام عبس دختر مسلمہ سے اور ام محمد بن مسلمہ تحریر کیا۔
ان سے ابوعبس بن جبر بن عمرو نے نکاح کیا ان کی اولاد ہوئی۔ انہوں نے اسلام قبول کیا آپ سے بیعت کی اشیری نے ان کا
کیا ہے۔

۷۵۲۵۔ سیدہ ام عبیدؓ دختر سراقہ

ام عبید دختر سراقہ بن حارث بن عدی انصاریہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے آپؐ سے بیعت کی۔

۷۵۲۶۔ سیدہ ام عبیدؓ دختر صخر

ام عبید دختر صخر بن مالک۔ ابن جریج نے عکرمہ سے روایت کی کہ اسلام نے چار عورتوں اور ان کے سوتیلے بیٹوں کے درم
جو جاہلیت کے زمانے سے اپنی سوتیلی ماؤں کے خاوند بنے ہوئے تھے تفریق کی ایک حمنہ دختر ابوطلحہ بن عبدالعزیٰ بن عثمان
عبدالدار جو خلف بن اسد بن عاصم بن بیاضہ خزاعی کی زوجہ تھی۔ اس کے مرنے کے بعد اس کے بیٹے اسود بن خلف نے اسے
بنالیا۔ دوسری فاختہ دختر اسود بن عبدالمطلب تھی جو امیہ بن خلف کی بیوی تھی۔ جس پر امیہ کی موت کے بعد اس کے بیٹے صفوان
امیہ نے قبضہ کرلیا تھا۔ تیسری ام عبید دختر صخر بن مالک بن عمرو بن عزیز تھی جو اسلت کی بیوی تھی اور خاوند کی موت کے بعد ابو
بن اسلت نے سنبھال لی تھی اور اسلت بنوانصار سے تھا چوتھی ملیکہ دختر خارجہ بن سنان بن ابی حارثہ تھی جو زبان بن سیار کی
تھی۔ جسے زبان کی وفات کے بعد منظور بن زبان نے بیوی بنالیا تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا۔

زبان: زاء' باء اور آخر میں نون ہے۔ سیار: سین اور یاء کے ساتھ ہے۔

۷۵۲۷۔ سیدہ ام عبیسؓ

ام عبیس۔ بقول زبیر ان کا تعلق بنوتیم بن مرہ سے تھا یہ کنیز تھیں جب اسلام قبول کیا تو مشرکین مکہ نے انہیں سخت تکال
دیں۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید کر انہیں آزاد کردیا۔ ان کی کنیت ان کے بیٹے عبیس بن کریز کے نام پر ہے...... ابو
نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ہشام بن عروہ سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہ ابوبکر نے سات ایسے غلا
اور لونڈیوں کو جنہیں کفار تکلیفیں دیتے تھے خرید کر آزاد کیا۔ بلال' عامر بن فہیرہ' زنیرہ' بنومؤمل کی ایک کنیز نہدیہ' ان کی لڑکی او

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

س ابوعمر ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔
عُبیس: عین پر پیش با ء پر زبر اور یاء کے ساکنہ کے بعد سین ہے۔

۷۵-سیدہ ام عثمانؓ دختر خثیم

ام عثمان دختر خثیم خزاعیہ۔ وہب بن جریر نے اپنے والد سے انہوں نے قیس بن سعد سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ام ن دختر خثیم سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم سے عقیقے کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا لڑکے کے لئے دو ن بکریاں اور لڑکی کے لئے ایک بکری۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ یہ حدیث ام کرز کعبیہ کے نام سے معروف ہے۔

۷۵-سیدہ ام عثمانؓ دختر سفیان

ام عثمان دختر سفیان ام بنوشیبہ اکابر۔ حضور اکرمؐ سے بیعت کی۔ ان سے صفیہ دختر شیبہ نے روایت کی اور عبداللہ بن مسافع اپنی والدہ سے انہوں نے ام عثمان سے۔
ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے روح سے اور ابونعیم سے انہوں نے ہشام بن ابوعبداللہ ۔انہوں نے بدیل بن میسرہ سے انہوں نے صفیہ دختر شیبہ سے انہوں نے ام ولد شیبہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم ﷺ کو صفا اور مروہ کے درمیان دوڑتے دیکھا اور فرماتے سنا کہ ابطح کی وادی کو تیز رفتاری سے طے کرنا چاہیے۔
حماد بن زید نے بدیل بن میسرہ سے انہوں نے مغیرہ بن حکیم سے انہوں نے صفیہ سے انہوں نے ایک عورت سے روایت کی انہوں نے حضور اکرمؐ کو دیکھا اسی طرح حدیث بیان کی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۵-سیدہ ام عثمانؓ دختر ابوالعاص

ام عثمان بن ابوالعاص ثقفی۔ ان کے بیٹے عثمان ان کی حدیث کے راوی ہیں۔ ان کی حدیث کو عبداللہ بن عثمان بن ابوسلیمان ۔ابن ابوسوید ثقفی سے انہوں نے عثمان بن ابوالعاص سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ وہ اس وقت حضور اکرم ﷺ والدہ کے پاس موجود تھیں جب آپ کی ولادت ہونے کو تھی جب جناب آمنہ کو دردزہ شروع ہوا تو میں نے دیکھا کہ ستارے ن کے قریب آرہے ہیں اور مجھے یوں لگا کہ ستارے مجھ پر گرنے والے ہیں جب آپ کی ولادت ہو چکی تو نور کا ایسا ظہور ہوا جس کمرے میں ہم تھے وہ چمک اٹھا اور جدھر بھی نظر پڑتی تھی ہر طرف نور ہی نور تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵-سیدہ ام عجردؓ خزاعیہ

ام عجر دخزاعیہ۔ ان کا ذکر مثنیٰ بن صباح کی حدیث میں ہے جو انہوں نے عمرو بن شعیب سے انہوں نے والد سے انہوں نے ا سے روایت کی کہ انہوں نے ام عجر دخزاعیہ کو حضور اکرم ﷺ سے یہ بات دریافت کرتے سنا انہوں نے کہا یارسول اللہ! زمانہ ہلیت میں جو باتیں ہم کیا کرتے تھے کیا وہ زمانہ اسلام میں کی جا سکتی ہیں؟ آپ نے پوچھا کوئی چیز بتاؤ۔ انہوں نے گزارش کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مثلاً عقیقہ آپ نے فرمایا ہاں اس رسم کی اجازت ہے۔ لڑکے کے لئے دو جوان بکریاں اور لڑکی کے لئے ایک یہ حدیث ام کرز کی حدیث کی طرح ہے۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم نے حدیث کے الفاظ نہیں لکھے انہوں نے صرف اتنا لکھا ہے کہ عمرو بن شعیب نے اپنے والد سے اور انہوں نے دادا سے روایت کی اور بس۔ ہاں البتہ ابو عمر نے حدیث نقل کی ہے۔

۷۵۳۲۔ سیدہ ام عصمہؓ عوصیہ

ام عصمہ عوصیہ۔ حضور اکرمؐ کی زیارت نصیب ہوئی اور ان سے ام الشعثاء نے روایت کی حضور اکرمؐ نے فرمایا جب کسی مسلمان سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے تو وہ فرشتہ جو اس کے گناہوں کا شمار کرنے کے لئے مقرر ہے وہ تین ساعت تک کھڑا انتظار کرتا ہے کہ آیا وہ توبہ کرتا ہے یا نہیں۔ اگر توبہ کرے تو یہ گناہ قیامت کے دن اس کے خلاف پیش نہیں کیا جائے گا۔

سعید بن سنان نے اس حدیث ام الشعثاء سے اسی طرح روایت کیا ہے باقی لوگوں نے ان کا نام ام عطیہ لکھا ہے۔ واللہ علم ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۳۳۔ سیدہ ام عطاءؓ زبیر کی کنیز

ام عطاء۔ زبیر بن عوام کی کنیز تھیں۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی اور روایت بھی ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے یعقوب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن عطاء بن ابراہیم سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے دادی سے روایت کی۔ بخدا میں اب بھی زبیر بن عوام کو سفید خچر پر سوار ہماری طرف آتا دیکھ رہی ہوں مجھے انہوں نے مخاطب ہو کر کہا اے ام عطاء حضور اکرم ﷺ نے مسلمانوں کو منع فرمایا ہے کہ وہ اپنی قربانیوں کا گوشت تین دن سے زیادہ دنوں تک کھائیں۔ انہوں نے کہا پھر ہم اس گوشت کا کیا کریں جو دوست احباب ہدیۃً بھیج دیتے ہیں انہوں نے کہا ایسے گوشت کے بارے میں جو مناسب سمجھو کرو۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۳۴۔ سیدہ ام عطیہؓ انصاریہ خافضہ

ام عطیہ انصاریہ خافضہ (عورتوں کا ختنہ کرنے والی) جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے۔ بقول ابو موسیٰ ان ام عطیہ کا نام نسیبہ تھا جس کا ذکر آگے آتا ہے اور ابو موسیٰ نے باسنادہ ولید بن صالح سے انہوں نے عبید اللہ بن عمرو بن عبد الملک بن عمیر سے انہوں نے عطیہ قرظی سے روایت کی کہ مدینے میں ایک ختانہ ام عطیہ نامی تھی حضور اکرمؐ نے فرمایا۔ تھوڑا سا کاٹو اور زیادہ نہ تا کہ ظاہر درست رہے اور خاوند کو لذت محسوس ہو۔ ابو موسیٰ کہتے ہیں کہ یہ حدیث اس اسناد کے علاوہ بھی مروی ہے۔

۷۵۳۵۔ سیدہ ام عطیہؓ انصاریہ

ام عطیہ انصاریہ۔ ان کا نام نسیبہ دختر حارث یا نسیبہ دختر کعب تھا۔ احمد بن زہیر سے مروی ہے کہ انہوں نے یحییٰ بن معین اور احمد بن حنبل سے سنا کہ انہوں نے ان کا نسب ام عطیہ انصاریہ نسیبہ دختر کعب لکھا ہے۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ یہ امر مشکوک ہے کیونکہ ام

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عمارہ نسیبہ دختر کعب کو اہل بصرہ ام عطیہ کہتے تھے جو جلیل القدر صحابیات میں سے تھیں۔ مردوں کو غسل دیتیں اور غزوات میں شریک ہوتیں۔ محمد بن سیرین، ان کی ہمشیرہ حفصہ۔ عبدالملک، بن عمیر اور علی بن اقمر نے روایت کی۔

متعدد راویوں نے باسنادہم ابوعیسیٰ ترمذی سے انہوں نے احمد بن منیع سے انہوں نے ہشیم سے انہوں نے خالد منصور اور ہشام سے (لیکن خالد اور ہشام نے محمد اور حفصہ سے اور منصور نے محمد سے انہوں نے ام عطیہ سے) روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک صاحبزادی فوت ہوگئیں۔ آپ نے غسل دینے والی عورتوں کو حکم دیا کہ غسل دینے میں خیال رکھیں کہ تعداد بشرط ضرورت تین یا پانچ یا سات یعنی طاق ہو پہلے پانی اور بیر کے پتوں سے اور آخر میں کافور یا ایسی ہی کسی چیز کو پانی میں ملا دیا جائے اور جب فارغ ہو چکو تو مجھے بتانا بعد از فراغت ہم نے آپ کو بتایا تو آپ نے ایک کپڑا ہماری طرف پھینکا اور فرمایا کہ اس سے اس کے بال باندھ دو۔

ابوعمر نے اس خاتون کا ذکر کنیتوں کے عنوان کے تحت کیا ہے لیکن تینوں نے حرف نون کے تحت ذکر کیا ہے۔

۷۵۳۶۔ سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا عوصیہ

ام عطیہ عوصیہ۔ ایک روایت میں ام عصمہ مذکور ہے لیکن اول الذکر عام ہے انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ ان سے ابومہدی سعید بن سنان نے ام الشعثاء سے انہوں نے ام عصمہ عوصیہ سے جو بنو قیس کی ایک خاتون تھیں روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جب کسی مسلمان سے کوئی گناہ سرزد ہوتا ہے یہ حدیث اس سے ام عصمہ کے ترجمے میں بیان ہو چکی ہے۔ غیر از سعید جن راویوں نے اس حدیث کو بیان کیا ہے انہوں نے ام عطیہ سے روایت کی ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۳۷۔ سیدہ ام عفیف رضی اللہ عنہا دختر مسروح

ام عفیف دختر مسروح زوجہ حمل بن مالک بن نابغہ۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے عبداللہ بن احمد سے انہوں نے محمد بن عباد المکی سے انہوں نے محمد بن سلیمان بن مسمول سے انہوں نے عمرو بن تمیم بن عویم سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنے دادا سے روایت کی کہ میری ہمشیرہ ملیکہ اور ہمارے قبیلے کی ایک عورت جس کا نام ام عفیف تھا حمل بن مالک بن نابغہ کی زوجیت میں تھیں۔ ملیکہ نے اپنی سوکن کو جو حاملہ تھی ڈنڈے سے مارا جس سے وہ زخمی ہوگئی اور حمل ساقط ہوگیا جب مقدمہ حضور اکرم کے سامنے پیش ہوا تو آپ نے دیت ادا کرنے کا حکم دیا اور سقوط حمل کے لئے ایک غلام یا کنیز خرید کر آزاد کرنا پڑا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۳۸۔ سیدہ ام عفیف رضی اللہ عنہا نہدیہ

ام عفیف نہدیہ۔ حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی ان سے ابوعثمان نہدی نے یہ حدیث روایت کی کہ بیعت کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے عہد لیا کہ ہم تنہائی میں کسی غیر محرم سے گفتگو نہیں کریں گی اور مردوں پر سورۂ فاتحہ پڑھیں گی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

۷۵۳۹۔ سیدہ ام عقیل رض

ام عقیل ان کے راوی ان کے بیٹے عقیل ہیں۔ عبدالسلام بن حرب نے اسحٰق بن ابو فروہ سے انہوں نے عُقیل سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی یارسول اللہ! ابو عقیل فوت ہوگیا ہے اور اس نے وصیت کی ہے کہ یہ اونٹ اللہ کی راہ میں دے دیا جائے لیکن وہ بہت دبلا ہے۔ آپ نے فرمایا اے ام عقیل! تو عمرہ کر کہ ماہ رمضان میں اس کے ادا کرنے کا ثواب حج کے ثواب کے برابر ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔ بقول ابن نعیم صحیح نام ام معقل ہے اور ان شآء اللہ ان کا ذکر ''میم'' میں آئے گا۔

۷۵۴۰۔ سیدہ ام العلاء رض انصاریہ

ام العلاء انصاریہ۔ حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی۔ عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابو کامل سے انہوں نے ابراہیم بن سعد سے انہوں نے ابن شہاب اور (ح) یعقوب سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے خارجہ بن زید بن ثابت سے انہوں نے ام العلاء سے یہ خاتون ان کے قبیلے سے تھی یعقوب کہتے ہیں کہ انہیں اس خاتون نے بتایا کہ انہوں نے رسول کریم سے بیعت کی اور جس زمانے میں کہ مہاجرین کے لئے انصار کے گھروں پر قرعہ ڈالا گیا تو عثمان بن مظعون ان کے گھروں میں درآئے تھے۔ ام العلاء کہتی ہیں کہ عثمان بن مظعون بیمار پڑ گئے ہم نے ان کی تیمارداری کی اور جب وہ فوت ہوگئے تو ہم نے انہیں ان کے ان کپڑوں ہی میں دفن کر دیا جو انہوں نے پہن رکھے تھے۔

اتنے میں حضور اکرمؐ ہمارے یہاں تشریف لے آئے میں نے کہا اے ابو السائب تجھ پر اللہ کی رحمت ہو۔ میں اس امر کی شہادت دیتی ہوں کہ خدا نے تجھ پر فضل و کرم کیا ہے حضور اکرمؐ نے دریافت فرمایا تجھے اس پر اللہ کے فضل و کرم کا کیسے علم ہوا؟ میں نے عرض کیا یارسول اللہ! اس کا تو مجھے علم نہیں آپ نے فرمایا اسے اس کا یقین خدا کی طرف سے مرحمت ہوا ہے اور مجھے امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے نوازے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ میں نبی ہوں لیکن کہہ نہیں سکتا کہ وہاں مجھے کیا پیش آئے گا یعقوب نے کہا ام العلاء کہنے لگی میں نے ارادہ کرلیا کہ آئندہ کسی آدمی کے بارے میں حسن ظن کا اظہار نہیں کروں گی۔ اس سے میں حد درجہ افسردہ ہوئی اور سوگئی خواب میں دیکھا کہ عثمان کے لئے پانی کا ایک چشمہ جاری ہے میں حضورؐ کے پاس آئی اور خواب بیان کیا آپ نے فرمایا یہ اس کے اعمال ہیں۔

عمرو بن دینار نے آخرین میں زہری اور عبدالملک بن عمیر نے ام العلاء سے روایت کی کہ مرض مسلمانوں کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ جس خاتون کو یہ واقعہ پیش آیا وہ اس خاتون کے علاوہ کوئی اور خاتون تھیں ابن سکن کا قول ہے کہ جس ام العلاء نے خارجہ بن زید سے روایت کی وہ اس ام العلاء سے مختلف ہے جس نے عبدالملک بن عمیر سے روایت کی اور انہوں نے ایک تیسری ام العلاء کا ذکر کیا ہے جو ان دو کے علاوہ ہے۔ ان کی حدیث کا مخرج اہل شام ہیں۔ جب حضور اکرمؐ ان کی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

عیادت کو تشریف لائے تھے اور ہم پیشتر ازیں بیان کر آئے ہیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۴۱۔ سیدہ ام العلاءؓ حرام بن حکیم کی پھوپھی

ام العلاء حرام بن حکیم کی پھوپھی۔ ان سے عبدالملک بن عمیر نے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ام العلاء کی عیادت کو تشریف لائے فرمایا ام العلاء تجھے مبارک ہو کہ بیماری سے مسلمان کے گناہ ایسے ڈھل جاتے ہیں جس طرح آگ میں لوہے کا زنگ اتر جاتا ہے۔

اور اس حدیث کو حزام بن حکیم نے اپنی پھوپھی سے روایت کیا ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابو عمر کا قول ہم ام العلاء انصاریہ کے ترجمے میں ابن سکن سے بیان کر چکے ہیں۔ ابو عمر نے بھی ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان علیحدہ ترجمہ نہیں لکھا۔ واللہ اعلم

۷۵۴۲۔ سیدہ ام علیؓ دختر خالد

ام علی دختر خالد بن تیم بن بیاضہ بن خفاف۔ یہ وہ خاتون ہیں کہ بقول ابن کلبی ان کے گھر میں اذان کا حکم نازل ہوا۔ عدوی کہتے ہیں کہ اہل حجاز میں اس کا کوئی قائل نہیں اور نہ ابن قداح اور نہ ابن مزروع اس کے قائل ہیں۔ ابن دباغ نے انہیں ابو علی سے ذکر کیا ہے۔

۷۵۴۳۔ سیدہ ام عمارہؓ انصاریہ

ام عمارہ انصاریہ۔ اسماعیل بن علی وغیرہ نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے عبد بن حمید سے انہوں نے محمد بن کثیر سے انہوں نے سلیمان بن کثیر سے انہوں نے عکرمہ سے انہوں نے ام عمارہ سے روایت کی کہ وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی یارسول اللہ میں دیکھتی ہوں کہ قرآن میں ہر جگہ مردوں کا ذکر ہے اور کہیں بھی عورتوں کا نام نہیں آیا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

ان المسلمین والمسلمات والمؤمنین والمؤمنات الی آخرہ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے اور انہوں نے اس حدیث کو اس ترجمے میں ذکر کیا ہے اور ابو عمر نے ام عمارہ دختر کعب کے ترجمے میں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ابو عمر کے خیال میں دونوں ایک ہیں۔

۷۵۴۴۔ سیدہ ام عمارہؓ دختر کعب انصاریہ

ام عمارہ دختر کعب بن عمرو بن عوف بن مبذول بن عمرو بن غنم بن مازن بن نجار انصاریہ از بنو مازن۔ ان کا نام نسیبہ تھا اور ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ یہی خاتون ام حبیب وعبداللہ ہیں۔ ان کے شوہر کا نام زید بن عاصم تھا۔ یہ خاتون بیعت عقبہ میں موجود تھیں اور اسی طرح اپنے دونوں بیٹوں اور شوہر کے ساتھ غزوۂ احد میں بھی موجود تھیں نیز بقول ابن اسحاق یہ بیعت رضوان میں بھی موجود تھیں جنگ یمامہ میں بھی موجود تھیں اور مردوں کے شانہ بشانہ لڑیں ان کا ایک ہاتھ کٹ گیا تھا اور انہیں بارہ زخم لگے تھے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور اکرمؐ نے یہ حدیث روایت کی جب روزہ دار کے سامنے کھانا کھایا جائے تو فرشتے اس پر رحمت بھیجتے ہیں۔ ان سے عکرمہ مولیٰ ابن عباس نے روایت کی کہ انہوں نے آپ کے سامنے گزارش کی تھی یا رسول اللہ ﷺ ہر جگہ مردوں کا ذکر آتا ہے الیٰ آخرہ یہ ابوعمر کا قول ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان کا نسب نہیں لکھا اور صرف ام عمارہ دختر کعب انصار لکھا ہے اور ابونعیم نے الصائم اذا اکل والی حدیث ان سے روایت کی ہے اور ابن مندہ نے ان سے یہ حدیث روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے قربانی کا اونٹ قیام کی حالت میں ذبح فرمایا اور دعا فرمائی کہ اللہ سر منڈانے والوں پر رحم کرے چنانچہ ابن مندہ اور ابونعیم نے اس خاتون ماقبل الذکر پر دو علیحدہ تراجم لکھے اور ابوعمر نے دونوں کو ایک گردانا ہے اگر ابن مندہ اور ابونعیم بھی ان کا نسب لکھتے تو اندازہ لگایا جا سکتا کہ آیا یہ دونوں کو علیحدہ علیحدہ شمار کرتے ہیں یا ایک ہی۔ واللہ اعلم۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۴۵۔ سیدہ ام عمرؓ بن خلدہ

ام عمر بن خلدہ انصاریہ۔ یحییٰ نے اذناً باسنادہ قاضی ابوبکر احمد بن عمرو سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے موسیٰ بن عبیدہ سے انہوں نے منذر بن جہم سے انہوں نے عمر بن خلدہ سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ رسول اللہؐ نے حضرت علی ؓ کو منیٰ میں اس امر کی منادی کرنے کو روانہ فرمایا کہ آج کھانے پینے اور عورتوں سے میل ملاپ کا دن ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۴۶۔ سیدہ ام عمروؓ بن حریث

ام عمرو بن حریث۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابونصر احمد بن عمر غازی سے انہوں نے اسماعیل بن زاہر نیشاپوری سے انہوں نے قطان سے انہوں نے عبداللہ بن جعفر بن درستویہ سے انہوں نے یعقوب بن سفیان سے انہوں نے ابن نمیر سے انہوں نے یحییٰ بن یمان سے انہوں نے اسماعیل بن ابوخالد سے انہوں نے عمرو بن حریث سے سنا کہ ان کی والدہ انہیں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں لے کر گئیں۔ حضورؐ نے ان کے سر پر ہاتھ پھیرا اور کشائش رزق کی دعا فرمائی ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۴۷۔ سیدہ ام عمروؓ زبیر بن عوام کی اہلیہ

ام عمرو۔ زبیر بن عوام کی زوجہ۔ ان سے ام شیب نے روایت کی کہ رسول اکرمؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس آدمی پر فضل و کرم کرے جو حجر میں نماز ادا کرے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۴۸۔ سیدہ ام عمروؓ بنت سلامہ

ام عمرو دختر سلامہ بن وقش بن زغبہ بن زعوراء انصاریہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور سے بیعت کی۔

۷۵۴۹۔ سیدہ ام عمروؓ بن سلیم

ام عمرو بن سلیم زرقی۔ یزید بن ہاد نے عبداللہ بن ابوسلمہ سے انہوں نے عمرو بن سلیم سے انہوں نے اپنی والدہ سے سنا کہ حضرت علی منیٰ میں اعلان کر رہے تھے کہ آج کھانے پینے کا دن ہے تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ اور یہ متن ام عمر بن خلدہ کے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں گزر چکا ہے اس کو ابن اسحٰق نے حکیم بن عباد سے انہوں نے مسعود بن حکم سے انہوں نے ان کی والدہ سے روایت کی ور ہم ان شآء اللہ اپنے مقام پر ان کا ذکر کریں گے۔

۷۔ سیدہ ام عمرو ؓ دختر محمود

م عمر دختر محمود بن مسلمہ بن سلمہ بن خالد بن عدی بن مجدعہ۔ یہ خاتون محمد بن مسلمہ کی بھتیجی ہیں۔ ان کے والد خیبر میں قتل تھے۔ بقول ابن حبیب انہوں نے بیعت کی۔

www.KitaboSunnat.com

۷۔ سیدہ ام عمیس ؓ

م عمیس بنت مسلمہ بن سلمہ بن خالد بن عدی انصاریہ جو محمد اور محمود پسران مسلمہ کی ہمشیرہ تھیں اور رافع بن خدیج کی زوجہ۔ ان رے میں یہ آیت نازل ہوئی تھی۔ "وان امراۃ خافت من بعلھا نشوزا او اعراضا" بقول ابن حبیب انہوں نے اکرم ﷺ سے بیعت کی۔

۵۷۔ سیدہ ام عیاش ؓ

ام عیاش حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزار یا آزاد کردہ کنیز یا جناب رقیہ کی آزادہ کردہ کنیز تھیں۔ یحیٰی بن ابوالرجاء جازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ہدیہ سے انہوں نے عبدالواحد بن صفوان سے انہوں نے والد سے انہوں نے سے انہوں نے اپنی دادی ام عیاش سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اپنی صاحبزادی کے ساتھ حضرت کے پاس بھیجا۔ ان کا بیان ہے کہ میں عثمان کے لئے کھجوریں پانی میں بھگور کھتی چنانچہ صبح کی بھگوئی ہوئی کھجوروں کا پانی واور شام کی بھگوئی ہوئی کھجوروں کا پانی صبح کو پی لیتے۔ ایک دن مجھ سے پوچھا کیا تم اس میں کوئی اور چیز بھی ملاتی ہو۔ نے اثبات میں جواب دیا تو فرمایا پھر ایسا نہ کرنا۔

عبدالکریم بن روح نے عنبسہ بن بزار سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے اپنی دادی ام عیاش سے جو جناب رقیہ کی تھیں روایت کی کہ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو وضو کراتی تھیں۔ آپ بیٹھے ہوتے اور ام عیاش کھڑی ہوتیں۔ تینوں ن کا ذکر کیا ہے۔

۵۷۔ سیدہ ام عیسیٰ ؓ بن جزار

ام عیسیٰ بن جزار عصریہ انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت اور روایت حاصل ہوئی۔ بقول ابن ماکولا عبدالرحمٰن بن عمرو سبلہ نے ام فروہ دختر مزاحم العصریہ سے اپنی والدہ ام عیسیٰ سے روایت کی۔

جزار: جیم کے بعد زاء اور الف کے بعد راء ہے۔

باب الغین

۵۷۔ سیدہ ام غادیہ ؓ

ام غادیہ انہوں نے مدینے کو ابوالغادیہ اور حبیب بن حارث کے ساتھ ہجرت کی محمد بن عبدالرحمٰن طفاوی نے عاصی بن عمرو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

طفاوی سے انہوں نے حبیب بن حارث اور ابوالغادیہ سے روایت کی کہ وہ دونوں ام غادیہ کے ساتھ مدینے کو روانہ ہوئے اور وہاں پہنچ کر انہوں نے اسلام قبول کرلیا ام غادیہ نے گزارش کی یارسول اللہ ﷺ مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ آپ نے فرمایا تو ایسی گفتگو سے بچ جس سے کان متاثر ہوں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ بقول ابوعمر اس کا اسناد مجہول ہے۔

۷۵۵۵۔ سیدہ ام غطیفؓ

ام غطیف ہذلیہ۔ یہ وہ خاتون ہیں جنہیں ملیکہ نے حمل بن مالک بن نابغہ کی حدیث میں بیان کیا تھا اسباط کی روایت میں جسے انہوں نے سماک سے انہوں نے عکرمہ سے روایت کی ہے ان کا نام اسی طرح مذکور ہے۔ ابونعیم اور ابوبکر خطیب کا یہی قول ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

باب الفاء

۷۵۵۶۔ سیدہ ام فروہؓ حضور علیہ السلام کی رضاعی والدہ

حضور اکرم ﷺ کی رضاعی والدہ تھیں۔ جعفر مستغفری نے اسی طرح ان کا ذکر کیا ہے اور انہوں نے باسنادہ اسحٰق بن ابو اسرائیل سے انہوں نے مؤمل سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے ام فروہ سے روایت کی کہ آپ نے انہیں فرمایا جب تم بستر پر لیٹو تو سورۂ الکافرون پڑھ لیا کرو کہ یہ تمہاری طرف سے شرک سے اعلان بیزاری شمار ہوگا۔

اس حدیث کے راوی کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے فروہ کسی نے ام فروہ اور کسی نے نوفل بتایا ہے اور یہ قول عجیب وغریب ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۵۷۔ سیدہ ام فروہؓ انصاریہ

ام فروہ انصاریہ۔ حضور اکرمؐ سے بیعت کی ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے ابو عاصم سے انہوں نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے قاسم بن غنام بیاضی سے انہوں نے اپنی پھوپھیوں سے انہوں نے ام فروہ سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ سے پوچھا گیا یارسول اللہ! کون سا عمل افضل ہے فرمایا اول وقت میں نماز ادا کرنا اسے لیث عبدالرزاق اور ابونعیم وغیرہ نے عبداللہ بن عمر سے انہوں نے قاسم سے انہوں نے اپنی قریبی دادی سے انہوں نے اپنی دادی ام فروہ سے روایت کیا اور قزعہ بن سوید اور معتمر بن سلیمان نے عبیداللہ بن عمر سے روایت کیا اور ابن ابی فدیک نے ضحاک بن عثمان سے انہوں نے قاسم بن غنام سے اور انہوں نے ایک عورت سے جس نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیعت کی تھی۔ روایت کی ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۵۸۔ سیدہ ام فروہؓ دختر ابوقحافہ

ام فروہ دختر ابوقحافہ تیمیہ۔ ہم ان کا نسب ان کے ترجمے میں بیان کرآئے ہیں۔ یہ خاتون حضرت ابوبکر کی ہمشیرہ تھیں۔ ان کی والدہ کا نام ہند دختر نجیر بن عبد بن قصی تھا جنہیں ان کے بھائی ابوبکر نے اشعث بن قیس کندی کے ساتھ بیاہا تھا اور پھر ان سے محمدؐ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اسحٰق قریبہ اور حبابہ چار اولادیں ہوئی تھیں۔ ام فروہ نے حضور اکرمؐ سے بیعت کی تھی اور آپ سے بقول ابو عمر یہ حدیث روایت کی کہ سب اعمال میں بہترین عمل اول وقت میں نماز ادا کرنا ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے اسے مختصر کر دیا ہے کہ ام فروہ ابو قحافہ کی بیٹی اور ابو بکر کی ہمشیرہ تھیں۔ ان کا ذکر فتح مکہ کی حدیث میں آیا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ابو عمر نے یہ حدیث اس ترجمے میں بیان کی ہے اور آگے چل کر لکھتے ہیں کہ بعض لوگ اس خاتون (ام فروہ) کو انصاریہ گردانتے ہیں حالانکہ یہ غلط ہے لیکن یہ روایت موجود ہے کیونکہ قاسم بن غنام انصاری اس حدیث کو کبھی تو اپنی قریبی دادی سے کبھی دور کی دادی سے اور کبھی اپنی دادیوں نانیوں سے اور پھر اپنی پھوپھی سے روایت کرتے ہیں لیکن صحیح بات وہ ہے جو ہم نے لکھی ہے لیکن ابن مندہ اور ابو نعیم نے اس حدیث کو ام فروہ انصاریہ سے روایت کیا ہے جیسا کہ ہم اس سے پہلے ترجمے میں لکھ آئے ہیں۔ طبرانی نے ام فروہ کو ابو بکر کی ہمشیرہ لکھا ہے مگر بعض اور لوگ اس کے خلاف ہیں واللہ اعلم حالانکہ قاسم بن غنام انصاری اس حدیث کو کبھی اپنی دادی سے اور کبھی اور اپنے رشتہ داروں سے روایت کرتے ہیں حیرت ہے کہ اس حدیث میں ان کے پاس پہنچ کر اختلاف کیوں پیدا ہو گیا ام فروہ انصاریہ ہیں اور ابو بکر کی ہمشیرہ یہاں کیسے آ گئیں۔ واللہ اعلم۔

۷۵۵۹۔ سیدہ ام الفضلؓ دختر حارث

ام الفضل دختر حارث جو عباس بن عبدالمطلب کی زوجہ تھیں اور ان کا نام لبابہ تھا ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی کہ آپ نے نماز مغرب میں سورۂ والمرسلات پڑھی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۶۰۔ سیدہ ام الفضلؓ دختر حمزہ

ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا دختر حمزہ بن عبدالمطلب۔ ایک روایت میں ان کا نام فاطمہ تھا اور بعض نے کچھ اور لکھا ہے یہ خاتون حضور اکرمؐ کی عم زاد تھیں۔ ان سے عبداللہ بن شداد بن ہاد نے روایت کی کہ ہمارا ایک آزاد کردہ غلام مر گیا۔ اس کی ایک بیٹی تھی اور ایک بہن۔ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئیں اور آپ نے اس کا ترکہ نصف نصف کر کے ان میں بانٹ دیا۔ یہ ابو عمر کی روایت ہے۔

ابن مندہ اور ابو نعیم نے عبداللہ بن شداد سے انہوں نے ام الفضل دختر حمزہ سے روایت کی کہ ہمارا ایک آزاد کردہ غلام ایک لڑکی اور ایک بہن چھوڑ مرا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی میراث نصف نصف کر کے ان میں بانٹ دی تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۶۱۔ سیدہ ام الفضلؓ دختر عباس

ام الفضل دختر عباس بن عبدالمطلب۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور مزید لکھا ہے کہ جعفر نے ابو الفضل دختر عباس اور زوجہ عباس میں اسی طرح فرق بیان کیا ہے۔

امام بخاری نے ان کا ذکر بنو ہاشم کی ان خواتین میں کیا ہے جنہوں نے حضور اکرم ﷺ سے روایت حدیث کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

باب القاف

۷۵۶۲۔ سیدہ ام قرثع رضی اللہ عنہا

ام قرثع۔ ان کا نسب مذکور نہیں ابو موسیٰ نے اذناً ابو علی سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے ابو محمد بن حبان سے انہوں نے محمد بن جریر سے انہوں نے عصام بن رواد سے انہوں نے والد سے انہوں نے عمرو بن قیس سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ام قرثع سے روایت کی کہ وہ رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور انہوں نے گزارش کی یا رسول اللہ! میری عقل میں کچھ فتور پیدا ہو گیا ہے آپ میرے لئے دعا فرمائیں کہ یہ فتور رفع ہو جائے آپ نے فرمایا اگر تو چاہتی ہے کہ تو تندرست ہو جائے تو میں جناب باری میں شفا کی دعا کرتا ہوں تو ٹھیک ہو جائیں گی لیکن اگر تو صبر کر سکتی ہے تو میں تجھے جنت کی بشارت دیتا ہوں۔ ابو موسیٰ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ہم اس حدیث کو ام زفر کے ترجمے میں بیان کر آئے ہیں۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ نام میں تصحیف ہو گئی ہے۔

۷۵۶۳۔ سیدہ ام قرہ رضی اللہ عنہا دختر دعموص

ام قرہ دختر دعموص۔ صحابیات میں کا نام شامل ہے۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۶۴۔ سیدہ ام قیس رضی اللہ عنہا دختر محصن

ام قیس دختر محصن بن حرثان اسدیہ عکاشہ بن محصن کی ہمشیرہ تھیں مکے میں اسلام قبول کیا۔ حضور اکرم ﷺ کی بیعت کی اور پھر مدینے کو ہجرت کی۔

روات کی ایک جماعت نے ابو عیسیٰ سے انہوں نے قتیبہ اور احمد بن منیع سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبید اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ سے انہوں نے ام قیس سے روایت کی کہ اپنے بیٹے کو جو ابھی روٹی نہیں کھاتا تھا ساتھ لے کر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ اس نے آپ پر پیشاب کر دیا۔ آپ نے پانی طلب فرمایا اور کپڑے پر پانی چھڑکا۔ ابو عمر کہتے ہیں کہ صحابہ میں سے وابصہ بن معبد، عبید اللہ بن عبد اللہ اور رافع مولیٰ حمنہ دختر شجاع نے ان سے روایت کی اور وہ حدیث جو ابن لہیعہ نے ابو الاسود سے انہوں نے درہ دختر معاذ سے روایت کی بقول عقیلی انہوں نے وہ حدیث ام قیس سے روایت کی انہوں نے حضور اکرم سے دریافت کیا۔ یا رسول اللہ! کیا ہم مرنے کے بعد ایک دوسرے سے ملاقات کیا کریں گے؟ آپ نے فرمایا کہ روحیں پرندوں کی طرح جسم میں معلق رہیں گی اور جب قیامت آئے گی تمام روحیں اپنے جسموں میں داخل ہو جائیں گی۔

عقیلی کہتے ہیں کہ ام قیس جو انصار سے ہیں یہ محصن کی بیٹی نہیں ہیں۔ ابو عمر کا قول ہے کہ ایک روایت کی رو سے اس حدیث کی راویہ ام ہانی انصاریہ ہیں۔ ابن ابی خیثمہ وغیرہ نے ان کا ذکر کیا ہے ہم پھر ان کا ذکر کریں گے تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے ابو عمر ام قیس انصاریہ پر ایک علیحدہ ترجمہ لکھنا چاہتے تھے۔ ایسا تو نہ کر سکے لیکن ان کی حدیث کو ام قیس دختر محصن اسدیہ کے ترجمے میں

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بیان کر دیا۔

محمد بن محمد بن سرایا نے باسنادہ محمد بن اسماعیل سے انہوں نے ابوالیمان سے انہوں نے شعیب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ سے روایت کی کہ ام قیس دختر محصن اسدیہ بنو اسد خزیمہ سے تعلق رکھتی تھیں اور وہ قدیم الاسلام مہاجرات سے تھیں جنہوں نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی تھی اور وہ عکاشہ کی بہن تھیں وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں اپنے بیٹے کے ساتھ حاضر ہوئیں۔ انہوں نے اپنے بیٹے کے گلے میں گنڈی باندھی تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اپنے بیٹوں کے گلے میں غلاظت سے کیوں انہیں ذلیل کرتے ہو۔ تمہیں چاہیے کہ عود ہندی استعمال کرو کہ اس میں سات بیماریوں کی شفا ہے جن میں ایک نمونیہ ہے۔

۷۵۶۵۔ سیدہ ام قیسؓ

ام قیس مہاجرات سے ہیں اور غیر منسوب۔ اعمش نے وائل سے انہوں نے ابن مسعود سے روایت کی کہ ہم میں ایک آدمی تھا جس نے ام قیس کو نکاح کا پیغام بھیجا ام قیس نے جواب دیا کہ اگر وہ ہجرت کرے تو مجھے اس سے نکاح کرنے میں کوئی تامل نہ ہوگا اس آدمی نے ہجرت کی اور نکاح ہو گیا اور اس آدمی کو مہاجر ام قیس کہتے تھے ابن مندہ اور ابونعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۶۶۔ سیدہ ام قیسؓ ہذلیہ

ام قیس ہذلیہ۔ جعفر نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے لیکن اسے کوئی روایت نہیں کی۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

باب الکاف

۷۵۶۷۔ سیدہ ام کبشہؓ قضاعیہ

ام کبشہ قضاعیہ عذریہ۔ یحییٰ بن محمود نے باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے حمید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے حسن بن صالح سے انہوں نے اسود بن قیس سے انہوں نے سعید بن عمرو قرشی سے روایت کی کہ ام کبشہ نے حضور اکرم ﷺ سے اسلامی لشکر کے ساتھ جانے کی اجازت طلب کی مگر آپ نے انکار کر دیا۔ انہوں نے گزارش کی یارسول اللہ! میرا مقصد دشمن سے جنگ کرنا نہیں بلکہ میری خواہش یہ ہے کہ زخمیوں کی مرہم پٹی اور مریضوں کی تیمارداری کروں گی اور پیاسوں کو پانی پلاؤں گی۔ فرمایا اگر اس سال قحط نہ ہوتا اور میں جہاد کے لئے روانہ ہوتا تو تجھے اجازت دے دیتا ابھی آرام کرو۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۶۸۔ سیدہ ام کثیرؓ دختر یزید

ام کثیر دختر یزید انصاریہ۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے ابواحمد غطریفی سے انہوں نے محمد بن ابراہیم بن شعیب غازی سے انہوں احمد بن سہیل الوراق سے انہوں نے اسحٰق بن عیسٰی انہوں نے ابوالصباح (ایک

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

نسخے میں احمد بن صباح ہے) انہوں نے ام کثیر سے روایت کی کہ میں اپنی ہمشیرہ کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور گزارش کی یا رسول اللہ بہن آپ سے کچھ پوچھنا چاہتی ہے مگر حیاء مانع ہے آپ نے فرمایا تم دریافت کرلو علم کا حاصل کرنا فرض ہے میں نے گزارش کی یا میری بہن نے کہا کہ میرا ایک لڑکا ہے جو حمام میں کھیلتا ہے فرمایا یہ منافقین کا کھیل ہے۔ ابو نعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۶۹۔ سیدہ ام کجہؓ اوس بن ثابت کی اہلیہ

ام کجہ۔ اوس بن ثابت کی زوجہ تھیں۔ انہی کے بارے میں آیت مواریث نازل ہوئی ابو محمد عبداللہ بن علی بن عبداللہ بن سویدہ نے باسنادہ ابوالحسن علی بن احمد مفسر سے اس آیت "لِلرّجال نصیب مما ترک الوالدین والاقربون" کے بارے میں ابن عباس سے کلبی کی روایت میں بیان کیا کہ اوس بن ثابت انصاری فوت ہوگئے اور ان کی تین لڑکیاں رہ گئیں اور ایک بیوی ام کجہ نامی۔ اوس کے بنوعم میں سے دو آدمی آئے اور متوفی کا سارا ترکہ اٹھا کر لے گئے اور بیوہ اور لڑکیوں کے لئے کچھ بھی نہ چھوڑا۔ اس پر بیوہ نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر صورت حال بیان کی تو مندرجہ بالا آیت نازل ہوئی۔

عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر سے روایت کی کہ ام کجہ نے حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں گزارش کی یا رسول اللہؐ! میرا خاوند دو لڑکیاں چھوڑ مرا ہے اور وارثوں نے ان کے لئے کچھ نہیں چھوڑا۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی۔ "یوصیکم اللہ فی اولادکم للذکر مثل حظ الانثیین" ابو نعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۷۰۔ سیدہ ام الکرامؓ سلمیہ

ام الکرام سلمیہ۔ انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے ایک حدیث نقل کی جس میں عورتوں کو سونے کے زیور پہننے سے منع کیا گیا ہے۔ ان سے حکم بن جحل نے روایت کی لیکن اس کا اسناد ضعیف ہے حالانکہ اس بارے میں عورتوں کے لئے اجازت ثابت ہے۔ ابو عمر نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۷۱۔ سیدہ ام کرزؓ خزاعیہ

ام کرز خزاعیہ کعبیہ۔ ان سے ابن عباس، حبیبہ دختر میسرہ، مجاہد اور عطاء بن ابی رباح نے روایت کی یحییٰ نے کتابۃً ابن ابی عاصم سے انہوں نے محمد بن خالد بن عبداللہ واسطی سے انہوں نے والد سے انہوں نے سعید بن ابی عروبہ سے انہوں نے قتادہ سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے ابن عباس سے انہوں نے ام کرز خزاعیہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم سے عقیقے کے بارے میں دریافت کیا آپ نے لڑکے کے لئے دو جوان بکرے اور لڑکی کے لئے ایک بکرا بتایا۔

اس اسناد میں عطاء پر اختلاف ہے ایک سلسلے میں عطاء نے ام کرز سے روایت کی اور ایک دوسرے سلسلے میں عطاء نے حبیبہ دختر میسرہ سے اور انہوں نے ام کرز سے روایت کی اور عیینہ نے اس روایت کو عبیداللہ بن ابو یزید سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے سباع بن ثابت سے انہوں نے ام کرز سے بیان کیا اور ابو احمد بن علی صوفی نے باسنادہ ابوداؤد سجستانی سے انہوں نے مسدد سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے عبیداللہ بن ابو یزید سے باسنادہ اسی طرح روایت کی تینوں نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۵۷۲۔سیدہ ام کعبؓ انصاریہ

ام کعب انصاریہ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں فوت ہوئیں۔ یحیٰی بن محمود اور عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ مسلم بن حجاج سے انہوں نے یحیٰی بن یحیٰی سے انہوں نے عبدالوارث بن سعید سے انہوں نے حسین بن ذکوان سے انہوں نے عبداللہ بن بریدہ سے انہوں نے سمرہ بن جندب سے روایت کی کہ نبی اکرم ﷺ نے ام کعب کی (جو نفاس سے فوت ہوئی تھی) نماز جنازہ پڑھائی اور آپ میت کی چارپائی کے درمیان میں کھڑے ہوئے ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۷۳۔سیدہ ام کلثومؓ دختر ابوبکر

ام کلثوم دختر ابوبکر صدیقؓ۔ ابراہیم بن طہمان نے یحیٰی بن سعید سے انہوں نے حمید بن نافع سے انہوں نے ابن کلثوم دختر ابوبکر صدیق سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے عورتوں کو مارنے پیٹنے سے منع کیا اور اس کے بعد مردوں نے عورتوں کے بارے میں شکایت کی اس پر آپ نے اس مار پیٹ سے علیحدگی اختیار کرلی اور فرمایا کہ آل محمد پر ایک رات ایسی بھی گزری ہے کہ جس میں ستر عورتوں کو پیٹا گیا۔

لیث بن سعد نے اس حدیث کو یحیٰی سے روایت کیا۔ ثوری نے یحیٰی بن حمید بن نافع سے انہوں نے زینب دختر ابوسلمہ سے اسی طرح روایت کی۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ ام کلثوم دختر ابوبکر کو حضور اکرم کی صحبت نصیب نہیں ہوئی کیونکہ ان کی پیدائش حضور اکرم ﷺ کی وفات کے بعد ہوئی اور ان کی والدہ کا نام خارجہ تھا جن کے بارے میں حضرت ابوبکر نے اپنی وفات سے پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو وصیت کی تھی کہ میرے اندازے کے مطابق تمہاری سوتیلی والدہ اگر میری وفات کے بعد لڑکی جنے تو اس کا نام ام کلثوم رکھنا چنانچہ ایسا ہی ہوا اور اسے حضرت ابوبکر کی کرامت شمار کرتے ہیں۔

۷۵۷۴۔سیدہ ام کلثومؓ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی

ام کلثوم حضور اکرم ﷺ کی صاحبزادی جناب خدیجۃ الکبریٰ کے بطن سے تھیں۔ زبیر کا قول ہے کہ ام کلثومؓ رقیہ اور فاطمہ سے بڑی تھیں۔ باقی لوگ اس سے اختلاف کرتے ہیں لیکن صحیح بات یہ ہے کہ ام کلثوم رقیہ سے چھوٹی تھیں کیونکہ حضور اکرمؐ نے پہلے جناب رقیہ کو حضرت عثمان ذوالنورین سے بیاہا تھا اور ان کی وفات کے بعد ام کلثوم کو اور ظاہر ہے کہ چھوٹی بہن کو بڑی سے پہلے کیوں بیاہا جاتا۔ واللہ اعلم

آپ نے اولاً رقیہ اور ام کلثوم کو ابولہب کے بیٹوں عتبہ اور عتیبہ کے ساتھ بیاہا تھا۔ جب سورۃ تبت یدا ابی لہب نازل ہوئی تو ابولہب نے اپنے دونوں بیٹوں کو بلا کر کہا کہ اگر تم محمد ﷺ کی بیٹیوں کو طلاق نہ دو تو تم میرے بیٹے نہیں ہو اور ان کی ماں ام جمیل نے جو حرب بن امیہ کی بیٹی تھی اپنے بیٹوں کو کہا کہ تمہاری بیویاں صابی ہوگئی ہیں۔ انہیں طلاق دے دو اور یہ سب کچھ شب زفاف سے پہلے ہوگیا۔ اس کے بعد آپ نے رقیہ کا نکاح عثمان سے کردیا اور جب وہ فوت ہوگئیں تو ام کلثوم سے بیاہ دیا یہ نکاح ہجری کے تیسرے سال ماہ ربیع الاول میں ہوا تھا اور شب زفاف کی نوبت جمادی الآخرہ میں آئی۔ ان سے حضرت عثمان کی کوئی اولاد نہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی اور سیدہ ام کلثوم نویں سال ہجری میں وفات پا گئیں اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی۔ ام کلثوم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی وہی صاحبزادی ہیں جنہیں ام عطیہ نے غسل دیا تھا اور جن کے بارے میں آپ نے فرمایا تھا کہ انہیں تین پانچ یا سات بار غسل دینا اور آپ نے صاحبزادی کے بال باندھنے کے لئے ایک پٹکا دیا تھا۔

ان کی قبر میں حضرت علی فضل اور اسامہ بن زید اترے تھے اور ایک روایت میں ہے کہ ابوطلحہ انصاری نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبر میں اترنے کی اجازت مانگی تھی اور آپ نے اجازت دے دی تھی۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اگر میری تیسری لڑکی ہوتی تو میں اسے بھی عثمان سے بیاہتا۔

سعید بن مسیب سے مروی ہے کہ آپ نے عثمان کو دیکھا کہ رقیہ کی وفات کے بعد وہ افسردہ اور پریشان تھے حضور اکرم ﷺ نے وجہ دریافت فرمائی تو انہوں نے کہا یا رسول اللہ! جو دکھ مجھے پہنچا ہے کیا کسی اور کو ایسی مصیبت پیش آئی ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادی جس نے مجھے آپ سے جوڑا ہوا تھا فوت ہو گئی ہے۔ وہ رشتہ منقطع ہو گیا ہے اور میری کمر ٹوٹ گئی ہے حضرت عثمان یہاں تک پہنچے ہوئے تھے کہ آپ نے فرمایا عثمان! یہ جبرئیل ہیں جو دربار خداوندی سے یہ پیغام لائے ہیں کہ میں تمہیں اپنی بیٹی ام کلثوم سے بیاہ دوں۔ اس کا مہر بھی وہی ہوگا جو رقیہ کا تھا اور اس کی بود و باش بھی وہی ہوگی جو اس کی تھی۔

تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے اور ابوموسیٰ نے ابن مندہ پر استدراک کیا ہے حالانکہ اس کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کیونکہ ابن مندہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صاحبزادیوں کے ذکر میں ان کا ذکر کیا ہے اور ہم نے کاف کے تحت بھی اختصار سے ان کے حالات لکھے ہیں۔ واللہ علم۔

۷۵۷۵۔ سیدہ ام کلثومؓ دختر ابوسلمہ

ام کلثوم دختر ابوسلمہ بن عبدالاسد مخزومیہ۔ یہ خاتون حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ربیبہ اور ام سلمہ کی بیٹی تھیں۔

یحییٰ بن ابوالرجاء نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے صلت بن مسعود سے انہوں نے مسلم بن خالد سے انہوں نے موسیٰ بن عقبہ سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے ام کلثوم دختر ابوسلمہ سے روایت کی کہ جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ سے نکاح کیا تو آپ نے ان سے کہا کہ میں نے نجاشی کو کچھ اشیاء بطور ہدیہ روانہ کی تھیں چونکہ نجاشی مر گیا ہے اس لئے جلد ہی وہ اشیاء واپس آ جائیں گی مجھے یاد پڑتا ہے کہ ایک حلہ تھا اور کچھ کستوری تھی۔ جب وہ ہدیہ واپس آ جائے گا تو میں تمہیں دے دوں گا ہدیہ واپس آ گیا تو آپ نے تمام ازواج کو ایک ایک اوقیہ کستوری عطا فرمائی (اوقیہ چالیس دام کا ہوتا ہے اور دام ساڑھے تین ماشے کا) حلہ اور باقی ماندہ کستوری مجھے عطا فرما دی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ نے ان کا نسب نہیں لکھا بلکہ لکھا ہے ام کلثوم غیر منسوب اور ان سے یہ حدیث دربارۂ ہدیہ روایت کی۔ واللہ اعلم

۷۵۷۶۔ سیدہ ام کلثومؓ دختر سہیل

ام کلثوم دختر سہیل بن عمرو آغاز کار ہی میں اسلام قبول کیا عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے بہ سلسلہ اسمائے مہاجرین حبشہ ابوسبرہ بن ابورہم از بنو عامر بن لوی اور ان کی زوجہ ام کلثوم دختر سہیل بن عمرو کا نام لیا ہے۔ ہم ان کا

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ذکران کے شوہر کے ترجمے میں کر آئے ہیں۔

۷۵۷۷۔ سیدہ ام کلثومؓ دختر عباس

ام کلثوم دختر عباس بن عبدالمطلب حضور اکرمؐ کا زمانہ پایا۔ ان کی والدہ کا نام ام سلمہ دختر محمیہ بن جزء الزبیدی تھا دراوردی نے یزید بن ہاد سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ام کلثوم سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ جب بندے کے بدن پر اللہ کے ڈر سے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں تو گناہ اس کے جسم سے اس طرح جھڑتے ہیں جس طرح کہ خشک درخت کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

ابن مندہ نے بھی اس حدیث کو اسماعیل بن عبداللہ بن مسعود سے انہوں نے ضرار بن صرد سے انہوں نے دراوردی سے روایت کیا اور ابونعیم نے حسین بن جعفر القتات سے انہوں نے ضرار سے انہوں نے دراوردی سے انہوں نے یزید سے انہوں نے محمد بن ابراہیم سے انہوں نے ام کلثوم سے انہوں نے اپنے والد عباس سے روایت کی اور مجھے یہ اسناد صحیح معلوم ہوتا ہے۔

جناب حسن بن علی نے ان سے نکاح کیا اور ان کے بطن سے محمد اور جعفر دو لڑکے پیدا ہوئے پھر ان میں تفریق ہو گئی اور ابو موسیٰ اشعری نے ان سے نکاح کیا اور موسیٰ نامی لڑکے کو جنم دیا۔ ابوموسیٰ کی وفات کے بعد عمران بن طلحہ نے ان سے نکاح کیا۔ ان میں تفریق ہو گئی تو واپس ابوموسیٰ کے گھر چلی گئیں۔ وہیں وفات پائی اور کوفہ کے باہر دفن ہوئیں۔

۷۵۷۸۔ سیدہ ام کلثومؓ دختر عقبہ

ام کلثوم دختر عقبہ بن ابی معیط بن ابوعمرو بن امیہ بن عبدشمس قرشیہ امویہ۔ ولید بن عقبہ کی ہمشیرہ تھیں۔ ابومعیط کا نام ابان اور ابوعمرو کا نام ذکوان تھا اور ان کی والدہ کا نام اروی دختر کریز بن ربیعہ بن حبیب بن عبدشمس تھا اور عبداللہ بن عامر کی پھوپھی اور عثمان بن عفان کی اخیافی بہن تھیں۔ مکے میں ایمان لائیں دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھی۔ رسول کریم سے بیعت کی اور چل کر مدینے کو ہجرت کی۔ ان کے بھائیوں عمارہ اور ولید پسران عقبہ نے انہیں واپس لانے کے لئے ان کا تعاقب کیا لیکن وہ نہ رکیں۔

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے زہری اور عبداللہ بن ابوبکر بن حزم سے روایت کی کہ ام کلثوم دختر عقبہ نے حدیبیہ کے سال میں مدینے کو ہجرت کی۔ ان کے دونوں بھائی عمارہ اور ولید حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ بہن کو واپس لے جائیں لیکن آپ نے انہیں لوٹانے سے انکار کر دیا بعض مفسروں کا خیال ہے کہ یہ آیت "یا ایھا الذین امنوا اذا جاء کم المومنات مہاجرات فامتحنو ھن اللہ اعلم بایما نھن" ان کے بارے میں نازل ہوئی تھی۔

جب ام کلثوم مدینے آئیں تو زید بن حارثہ نے ان سے نکاح کیا۔ جب وہ جنگ موتہ میں شہید ہو گئے تو زبیر بن عوام کے نکاح میں آ گئیں اور زینب نامی لڑکی کو جنم دیا۔ اس کے بعد شوہر نے بیوی کو طلاق دے دی اور عبدالرحمٰن بن عوف نے ان سے نکاح کر لیا اور ابراہیم اور حمید وغیرہ لڑکے ان کے بطن سے پیدا ہوئے عبدالرحمٰن کی وفات کے بعد عمرو بن عاص نے ان سے نکاح

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

کرلیا اور وہ ایک مہینے کے بعد فوت ہوگئیں ان سے ان کے بیٹے حمید بن عبدالرحمٰن نے روایت کی۔

کئی رواۃ نے ابوعیسیٰ سے انہوں نے احمد بن منیع سے انہوں نے اسماعیل بن ابراہیم سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زہری سے انہوں نے حمید سے انہوں نے والدہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا لوگوں میں مصالحت کرانے والا جھوٹا نہیں کہلاتا اگر اس کا ارادہ نیک ہو۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۷۹۔ سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا دختر علی بن ابی طالب

ام کلثوم دختر علی بن ابی طالب جناب فاطمۃ الزہرا ان کی والدہ تھیں۔ حضور اکرم ﷺ کی وفات سے پہلے پیدا ہوئیں۔ حضرت عمر نے حضرت علی سے ان کا رشتہ مانگا۔ حضرت علی نے کہا امیر المومنین وہ تو ابھی کم عمر ہے حضرت عمر نے کہا اے ابوالحسن آپ اسے بیاہ دیں مجھے اس سے ایسی کرامت کی توقع ہے جو اور کسی کو نہیں ہوسکتی۔ حضرت علی نے کہا اچھا میں اسے آپ کے پاس بھیج دیتا ہوں اگر آپ نے اسے راضی کرلیا تو مجھے کوئی عذر نہ ہوگا چنانچہ حضرت علی نے انہیں حضرت عمر کے پاس یہ کہہ کر بھیجا کہ چادر لے جاؤ اور انہیں دے آؤ۔ جناب ام کلثوم نے حضرت عمر کو کہا کہ میں یہ چادر آپ کے لئے لائی ہوں خلیفہ نے کہا مجھے چادر پسند ہے اللہ تجھ سے راضی ہو۔ اس کے بعد خلیفہ نے ان کے کندھے پر ہاتھ رکھا صاحبزادی نے کہا کہ اگر آپ امیر المومنین نہ ہوتے تو میں آپ کی ناک توڑ دیتی واپس گئیں تو حضرت علی سے کہا آپ نے مجھے کیسے برے بوڑھے آدمی کے پاس بھیجا۔ حضرت علی نے کہا بیٹی وہ تو تمہارے شوہر ہیں اس کے بعد حضرت عمر آئے اور روضے میں جہاں مہاجرین اولین بیٹھا کرتے تھے بیٹھ گئے اور حاضرین سے کہا کہ مجھے مبارک دو انہوں نے پوچھا امیر المومنین! کس بات پر؟ حضرت عمر نے کہا میں نے حضور اکرم ﷺ سے سنا آپ نے فرمایا قیامت کے دن تمام تعلقات نسب اور سسرال کے رشتے ختم ہوجائیں گے مگر میرا تعلق نسب اور سسرال کا رشتہ علی حالہ باقی رہے گا مجھے حضور اکرم ﷺ سے تعلق اور نسب تو حاصل تھا میری خواہش تھی کہ خاندان نبوت سے سسرال کا رشتہ بھی قائم ہوجائے چنانچہ ام کلثوم دختر علی المرتضیٰ سے نکاح کرکے یہ کمی پوری کرلی ہے حضرت عمر نے ان کا مہر چالیس ہزار درہم مقرر کیا تھا۔ اس کے بطن سے زید بن عمر اکبر اور رقیہ پیدا ہوئیں اور پھر ام کلثوم اور ان کا صاحبزادہ ایک دن فوت ہوگئے۔ جناب زید کی وفات کی وجہ یہ تھی کہ ایک دن بنوعدی کے ایک جھگڑے میں صلح کرانے کے لئے ان کے ہاں گئے رات کے اندھیرے میں کسی شخص نے ان کے سر پر ضرب لگائی جس سے ان کا سر پھٹ گیا اور وہ گر پڑے اور کچھ دنوں کے بعد فوت ہوگئے اور ساتھ ہی ان کی والدہ بھی فوت ہوگئیں دونوں کی نماز جنازہ عبداللہ بن عمر نے پڑھائی جنہیں حسن بن علی نے آگے کردیا تھا۔ حضرت عمر کی شہادت کے بعد عون بن جعفر نے ان سے نکاح کرلیا۔ عبدالوہاب بن علی بن علی الامین نے ابوالفضل محمد بن ناصر سے انہوں نے خطیب ابوطاہر محمد بن احمد بن ابی الصقر سے انہوں نے ابوالبرکات احمد بن عبدالواحد بن فضل بن نظیف بن عبداللہ الفراء سے انہوں نے ابومحمد حسن بن رشیق سے انہوں نے ابوبشر محمد بن احمد بن حماد دولابی سے انہوں نے احمد بن عبدالجبار سے انہوں نے یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے حسن بن حسن بن علی بن ابی طالب سے روایت کی کہ جب ام کلثوم بیوہ ہوگئیں تو ان کے بھائی حسن اور حسین ان کے پاس آئے اور کہا اے ہماری بہن تو خاندان نبوت میں اس ماں کی بیٹی ہے جسے حضور اکرم ﷺ نے خاتون جنت کا لقب دیا تھا بخدا اگر ابا جان کا بس چلا تو وہ تجھے بوسیدہ رسی پر کسی کے ساتھ بیاہ دیں گے لیکن اگر تیری

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

خواہش ہو کہ تجھے کافی مال ملے تو ایسا ضرور ہوگا۔ ابھی یہ بھائی وہیں بیٹھے تھے کہ حضرت علی ایک عصا کے سہارے وہاں آ گئے۔ بیٹھے اللہ کی حمد و ثنا کی اور فرمایا کہ اے فاطمہ کے بیٹو! میں تمہاری قدر و منزلت سے پوری طرح واقف ہوں اور چونکہ حضور اکرم ﷺ تم لوگوں سے محبت فرماتے تھے اس لئے میں بھی تمہیں اپنی باقی اولاد سے بہتر جانتا ہوں۔ صاحبزادوں نے سن کر کہا آپ نے درست فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر دے۔ اس کے بعد حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے صاحبزادی کی طرف رخ کر کے فرمایا اے میری بیٹی اللہ تعالیٰ نے تیرا اختیار تیرے ہاتھ میں دیا ہے لیکن میں چاہتا ہوں کہ تو یہ اختیار میرے سپرد کر دے انہوں نے کہا ابا جان! میرا جی بھی انہیں چیزوں کو پسند کرتا ہے جنہیں اور خواتین پسند کرتی ہیں اور میں بھی مال دنیا سے وہ اشیاء حاصل کرنا چاہتی ہوں جو دوسری عورتیں حاصل کرنا چاہتی ہیں اس لئے میں چاہتی ہوں کہ یہ اختیار میرے ہی ہاتھ میں رہے حضرت علی نے فرمایا بیٹی! یہ تیری اپنی رائے نہیں بلکہ یہ ان دو اشخاص کی رائے ہے اگر تو میری بات نہیں مانے گی تو میں ان دونوں سے کبھی نہیں بولوں گا۔ یہ کہا اور اٹھ کر چل دیئے۔ بیٹوں نے ان کے کپڑوں کو پکڑ لیا اور گزارش کی ہم آپ کی جدائی کیسے گوارا کر سکتے ہیں پھر بہن سے کہا کہ ابا جان کی بات مان لو۔ بیٹی رضامند ہوگئی تو حضرت علی نے عون بن جعفر سے نکاح کر دیا وہ ابھی لڑکے ہی تھے پھر بیٹی کو چار ہزار درہم بطور مہر بھجوا دیئے اور صاحبزادی کو ان کے پاس بھیج دیا۔ ابو عمر نے ذکر کیا ہے۔

باب اللام و میم

۷۵۸۰۔ سیدہ ام لیلیٰ رضی اللہ عنہا دختر رواحہ

ام لیلیٰ دختر رواحہ انصاریہ۔ ابو لیلیٰ کی زوجہ اور عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ کی والدہ تھیں حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی ان کی حدیث کو محمد بن عمران بن ابی لیلیٰ نے اپنی پھوپھی حمادہ دختر محمد سے انہوں نے اپنی پھوپھی آمنہ دختر عبدالرحمٰن سے انہوں نے دادی ام لیلیٰ سے روایت کی کہ ہم نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی اور آپ نے ہمیں گاڑھی مہندی لگانے کا حکم دیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۸۱۔ سیدہ ام مالک رضی اللہ عنہا انصاریہ

ام مالک انصاریہ۔ یحییٰ بن محمود اجازۃً ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے محمد بن فضیل سے انہوں نے عطاء بن سائب سے انہوں نے یحییٰ بن جعدہ سے انہوں نے ایک آدمی سے جنہوں نے ام مالک انصاریہ سے روایت کی کہ وہ گھی کی ایک کپی لے کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئیں۔ حضور اکرمؐ نے بلال کو حکم دیا کہ وہ کپی لے لیں۔ بلال نے گھی نچوڑ کر کپی ام مالک کو واپس کر دی مگر انہوں نے دیکھا کہ کپی لبالب بھری ہوئی ہے انہوں نے آ کر حضور اکرمؐ سے کہا یا رسول اللہؐ مجھے عجیب واقعہ پیش آیا ہے پوچھا کیا ہے؟ ام مالک نے کہا کہ میرا ہدیہ لوٹا دیا گیا ہے حضرت بلال کو بلایا گیا تو انہوں نے کہا یا رسول اللہؐ بخدا میں نے تو گھی کو اس طرح نچوڑا تھا کہ خود مجھے شرم آ گئی تھی حضور اکرمؐ نے فرمایا ام مالک تمہیں مبارک ہو کہ تمہارا تحفہ مقبول ہوا اور تمہیں فوراً ہی اس کا بدلہ بھی مل گیا پھر فرمایا تم ہر نماز کے بعد دس بار سبحان اللہ دس بار الحمد للہ اور دس بار اللہ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکبر پڑھ لیا کرو۔

ام مالک سے عبدالرحمٰن بن سابط نے روایت کی کہ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی اور بخار سے میرے دونوں جبڑے لرز رہے تھے رسول اکرمؐ نے پوچھا تو میں نے کہا خدا اسے برباد کرے مجھے ملیریا ہو گیا ہے فرمایا اسے برا بھلا مت کہو کہ اللہ تعالیٰ ان تکالیف سے بندے کے گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتا ہے جس طرح درخت کے خشک پتے جھڑ جاتے ہیں۔تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۸۲۔سیدہ ام مالکؓ بہزیہ

ام مالک بہزیہ۔اسماعیل اور ابراہیم وغیرہ نے باسنادہم تا ابو عیسیٰ عمران بن موسیٰ قزاز سے انہوں نے عبدالوارث بن سعید سے انہوں نے محمد بن جحادہ سے انہوں نے ایک آدمی سے انہوں نے طاؤس سے انہوں نے ام مالک بہزیہ سے روایت کی کہ رسول کریم ﷺ نے ایک فتنے کا ذکر یوں کیا گویا وہ بہت قریب ہے انہوں نے رسول کریم سے دریافت کیا یا رسول اللہ! بہترین آدمی کون ہے فرمایا کثیر الاولاد ہوان کا حق ادا کرے اور اللہ کی عبادت کرے اور اسی طرح وہ آدمی بھی جس نے گھوڑے کی لگام ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہو وہ دشمن سے ڈرتا ہے اور دشمن اس سے ڈرتا ہے۔تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۸۳۔سیدہ ام مبشرؓ دختر براء بن معرور

ام مبشر دختر براء بن معرور انصاریہ۔ایک روایت کے مطابق وہ زید بن حارثہ کی زوجہ تھیں۔اور دوسری روایات میں کسی دوسرے کی زوجہ تھیں۔ان سے جابر بن عبداللہ وغیرہ نے روایت کی اس خاتون نے حضور اکرم ﷺ سے کئی احادیث روایت کیں جن میں سے ایک یہ بھی ہے۔یحیٰ نے کتابۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن نمیر سے انہوں نے عبداللہ بن ادریس سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابوسفیان سے انہوں نے جابر سے انہوں نے ام مبشر سے انہوں نے رسول اکرم سے جناب حفصہ کے گھر میں یہ فرماتے سنا کہ جو لوگ غزوۂ بدر اور بیعت رضوان میں شریک تھے ان میں سے کوئی بھی آگ میں داخل نہیں ہوگا اس پر ام المومنین نے کہا یا رسول اللہ قرآن کا ارشاد تو یہ ہے "وان منکم الا واردھا" آپ نے فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ دروازے تک تو سب کو جانا پڑے گا اس کے بعد اللہ سے ڈرنے والوں کو نجات مل جائے گی۔

اور محمد بن اسحٰق نے ابن ابی نجیح سے انہوں نے مجاہد سے انہوں نے ام مبشر سے روایت کی کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو صحابہ سے فرماتے ہوئے سنا کیا تمہیں بتاؤں کہ اللہ تعالیٰ کے ہاں بہتر آدمی کون ہے صحابہ نے گزارش کی یا رسول اللہ ضرور ارشاد فرمایئے آپ نے فرمایا جو آدمی چند بکریاں رکھتا ہے زکوٰۃ ادا کرتا ہے نماز قائم کرتا ہے اور برے لوگوں سے دور رہتا ہے تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ابن مندہ اور ابونعیم نے ان دونوں حدیثوں کو ایک ترجمے کے تحت ذکر کیا ہے اور دونوں صحابیات ام مبشر دختر براء بن معرور اور ام مبشر انصاریہ کو ایک قرار دیا ہے اور ابونعیم نے جابر کی حدیث زید کی زوجہ سے روایت کی ہے اور مجاہد والی حدیث کو براء بن معرور کی لڑکی سے منسوب کیا ہے اور دو ترجمے قائم کئے ہیں لیکن معلوم ایسا ہوتا ہے کہ دونوں ایک ہیں۔واللہ اعلم

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۵۸۴۔ سیدہ ام مبشرؓ انصاریہ زید بن حارثہ کی اہلیہ

ام مبشر زوجہ زید بن حارثہ انصاریہ۔ ایک روایت میں ہے کہ یہ خاتون اور اول الذکر دونوں ایک ہیں اور ایک روایت میں اس کے خلاف ہے چنانچہ ابو موسیٰ اور ابو نعیم نے اس خاتون کو اول الذکر سے مختلف گردانا ہے مگر ابن ابی عاصم نے دونوں کو علیحدہ علیحدہ شمار کیا ہے اور دختر براء بن معرور کے ترجمے میں وہ حدیث بیان کی ہے جس میں اہل بدر کی فضیلت کا ذکر ہے اور اس ترجمے میں وہ حدیث بیان کی ہے جو ابن ابی حبہ اور ابوالفرج بن ابوالرجاء نے باسنادہما تا مسلم بن حجاج قتیبہ سے انہوں نے لیث سے (ح) مسلم نے محمد بن رمح سے انہوں نے لیث سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ام مبشر انصاریہ کے گھر تشریف لے گئے انہوں نے آپ کو کھجور کے درخت کے نیچے بٹھایا۔ ان سے پوچھا یہ درخت کسی مسلم نے لگایا تھا یا غیر مسلم نے انہوں نے جواب دیا یا رسول اللہ یہ درخت ایک مسلمان نے لگایا تھا فرمایا جب ایک مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے اور پھر اس کے پھل سے کوئی انسان جانور یا پرندہ فائدہ اٹھاتا ہے تو یہ اس کی طرف سے صدقہ شمار ہوتا ہے۔ امام احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں ام مبشر زوجہ زید بن حارثہ کے ترجمے میں دو حدیثیں بیان کی ہیں اور دونوں کو ام مبشر سے منسوب کیا ہے اور براء بن معرور کی بیٹی کا ذکر نہیں کیا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک دونوں ایک ہیں۔ واللہ اعلم۔

۷۵۸۵۔ سیدہ ام محجنؓ

ام محجن۔ ابن بریدہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ایک بار ایک نئی قبر کے پاس سے گزرے دریافت فرمایا یہ کس کی قبر ہے صحابہ نے عرض کیا یہ ام محجن کی قبر ہے جو مسجد نبوی کی صفائی میں بڑی دلچسپی لیتی تھی۔ فرمایا مجھے کیوں نہ بتایا صحابہ نے گزارش کی کہ آپ آرام فرما رہے تھے ہم نے جگانا نہ چاہا فرمایا ایسا مت کیا کرو کیونکہ میری دعا سے ان کی اندھیری قبر میں نور جگمگا اٹھتا ہے اس کے بعد صحابہ نے صف باندھی اور آپ نے قبر پر نماز ادا فرمائی۔ یحییٰ بن ابوانیسہ نے علقمہ سے انہوں نے ایک مدنی آدمی سے مرسلاً روایت کیا ہے اور اس خاتون کا نام محجنہ لکھا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۸۶۔ سیدہ ام محمدؓ انصاریہ

ام محمد انصاریہ۔ عمر بن ذر نے عبیداللہ بن حجاب سے انہوں نے ام محمد انصاریہ سے روایت کی کہ حضور اکرم نے فرمایا جو شخص کھانا کھاتے اور پیتے وقت ذیل کے کلمات استعمال کرے اسے اس کھانے اور پینے سے کوئی ضرر نہ پہنچے گا۔

"بسم اللہ خیر الاسماء بسم اللہ رب الارض والسماء بسم اللہ لا یضر مع اسمہ شیء" ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۸۷۔ سیدہ ام محمدؓ دختر حاطب

ام محمد بنت حاطب بن حارث۔ یہی خاتون ام جمیل دختر مجلل ہیں۔ باب جیم میں ان کا ذکر ہو چکا ہے بقول جعفر ایک روایت میں ان کا نام فاطمہ مذکور ہے۔ انہیں ام محمد اس لئے کہتے تھے کہ ان کے بیٹے کا نام محمد تھا اور کنیت کم ہی استعمال ہوئی۔ ابو موسیٰ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۸۸۔ سیدہ ام محمد خولہؓ دختر قیس

ام محمد خولہ دختر قیس۔ آدم بن ابوایاس نے ابومعشر سے انہوں نے سعید المقبری سے انہوں نے عبید سنوطی سے روایت کی کہ ایک بار خولہ دختر قیس ہمارے ہاں آئیں (وہ پیشتر ازیں حضرت حمزہ کی زوجہ تھیں۔ ان کے بعد ان سے نعمان بن عجلان نے نکاح کر لیا تھا) ہم نے ان سے کہا ہمیں رسول اللہ کریم ﷺ کی کوئی حدیث سنایئے اس پر ان کے خاوند نعمان نے کہا تم نبی کریم کی حدیث سنانے لگے ہو حالانکہ بغیر از ثبوت آپ سے کوئی بات منسوب کرنا بہت بڑا گناہ ہے جناب خولہ نے جواب دیا کتنی بری بات ہے کہ میں انہیں حضور اکرم کی حدیث اس لئے سناؤں کہ انہیں فائدہ پہنچے اور خود آپ پر بہتان باندھوں انہوں نے کہا حضور اکرم ﷺ کو میں نے فرماتے سنا "الدنیا خضرۃ حلوۃ" جو شخص حلال مال کماتا ہے اللہ تعالیٰ اس مال میں برکت ڈالتا ہے اور کئی ایسے لوگ ہیں جو اللہ اور رسول کے مال میں دست درازی کرتے ہیں انہیں قیامت میں جہنم کی آگ سے پالا پڑے گا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۸۹۔ سیدہ ام مرثدؓ

ام مرثد اسلمیہ۔ ایک روایت میں غنویہ آیا ہے۔ فتح مکہ کے دن اسلام لائیں اور حضور اکرمؐ سے بیعت کی ان سے ام خارجہ دختر سعد بن ربیع زوجہ زید بن ثابت نے روایت کی کہ ہم حضور اکرم ﷺ کے ساتھ مدینے سے نکلیں اور آپ رعل کے مقام پر انصار کے ساتھ تھے آپ نے فرمایا کہ اس وادی میں جس کے پاؤں کی آہٹ سنائی دے رہی ہے اور جو جلدی ہی تمہارے سامنے نمودار ہوگا وہ اہل جنت سے ہے۔ اتنے میں حضرت علی آتے دکھائی دیئے۔

اسے مکی بن ابراہیم نے ابوبکر بن عبداللہ بن ابوربیعہ سے انہوں نے ام خارجہ سے انہوں نے حضور اکرم ﷺ سے اسی طرح سنا اور انہوں نے ام مرثد کا ذکر نہیں کیا ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۹۰۔ سیدہ ام مسطحؓ

ام مسطح دختر ابورہم بن مطلب بن عبد مناف قرشیہ مطلبیہ۔ اور ابورہم کا نام انیس تھا اور ام مسطح ابوبکر صدیق کی خالہ کی بیٹی تھیں اور ان کی والدہ صخر بن عامر کی بیٹی تھیں۔ کہتے ہیں کہ ان کا نام سلمیٰ دختر صخر بن عامر بن کعب بن سعد بن تیم بن مرہ تھا۔ حدیث افک میں ان کا ذکر آیا ہے ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۹۱۔ سیدہ ام مسعودؓ بن حکم

ام مسعود بن حکم۔ محمد بن اسحٰق نے حکیم بن حکیم بن عباد بن حنیف سے انہوں نے مسعود بن حکم سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ وہ کہتی ہیں کہ میں گویا اب بھی حضرت علی ﷜ کو آنحضرت ﷺ کے سفید خچر پر سوار شعب انصار میں گھومتا دیکھ رہی ہوں وہ کہتے پھرتے ہیں آج کھانے پینے کا دن ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس حدیث کو یزید بن ہاد نے عبداللہ بن ابی سلمہ سے انہوں نے عمرو بن سلیم سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۹۲۔ سیدہ ام مسلم الاشجعیہؓ

ام مسلم اشجعیہ۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی۔ ان کی حدیث کے راوی اہل کوفہ ہیں۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنی والدہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن مہدی سے انہوں نے سفیان سے انہوں نے حبیب بن ابی ثابت سے انہوں نے بنو مصطلق کے ایک شخص سے انہوں نے ام مسلم اشجعیہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے اور وہ چمڑے کے ایک قبے میں تھیں آپ نے فرمایا کتنا اچھا ہوتا اگر اس میں مردہ نہ ہوتا۔

اس کے بعد میں آپ کی پیروی کرتی تھی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۹۳۔ سیدہ ام مسلمؓ خادمہ صفیہ

ام مسلم جو جناب صفیہ کی خدمت گار تھیں ان کا شمار صحابہ میں ہوتا ہے لیکن ان کی صحبت ثابت نہیں۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۹۴۔ سیدہ ام المسیبؓ

ام المسیب یا ام السائب انصاریہ۔ ابو موسیٰ نے کتابۃً ابوعلی سے انہوں نے احمد بن جعفر بن معبد سے انہوں نے یحیٰی بن مطرف سے انہوں نے مسلم بن ابراہیم سے انہوں نے حسن بن ابو جعفر سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ایک بار انصار کی ایک خاتون ام المسیب کے یہاں تشریف لائے اور وہ خاتون بخار سے کانپ رہی تھی دریافت فرمایا ام المسیب تمہیں کیا تکلیف ہے؟ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! خدا اس کا بھلا نہ کرے بخار ہو گیا ہے فرمایا اسے برا بھلا نہ کہو اس سے گناہ یوں ختم ہو جاتے ہیں جس طرح آگ سے لوہے کا زنگ۔

اس حدیث کو عبدالوہاب ثقفی نے ایوب سے انہوں نے ابوالزبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کیا اور کہا کہ ان کی کنیت ام السائب تھی۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۹۵۔ سیدہ ام مطاعؓ اسلمیہ

ام مطاع اسلمیہ مدنیہ۔ ان کی حدیث کے راوی عطاء بن ابو مروان ہیں۔ انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ام مطاع سے روایت کی کہ وہ غزوۂ خیبر میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ شامل لشکر تھیں۔ انہیں مال غنیمت سے ایک مرد کے حصے کے برابر حصہ دیا گیا تھا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابو عمر لکھتے ہیں خیبر میں ام مطاع کی موجودگی درست ہے لیکن مرد کے برابر حصہ پانا مشکوک ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۵۹۶۔ سیدہ ام معاذؓ

ام معاذ ایوب سختیانی نے حفصہ دختر سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے روایت کی کہ ہم نے حضور اکرم ﷺ سے بیعت کی اور آپ نے ہمیں شرک سے روکا اور بین کرنے سے منع کیا ہم میں ایک عورت نے اپنا ہاتھ بند کیا ہوا تھا حضور اکرم ﷺ نے اسے کچھ نہ کہا وہ چلی گئی پھر واپس آئی اور بیعت کی مگر کسی عورت نے سوائے ام سلیم' ام العلاء دختر ابو سبرہ اور ام معاذ کے وعدہ پورا نہ کیا یا راوی نے دختر ابو سبرہ اور معاذ کی بیوی کا نام لیا۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۹۷۔ سیدہ ام معاذؓ انصاریہ

ام معاذ انصاریہ۔ محمد بن اسحٰق نے عبدالعزیز بن عبداللہ بن حارث سے انہوں نے سالم ابو النضر سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ عثمان بن مظعون کے گھر ایسے وقت پر گئے کہ وہ مر رہے تھے آپ نے ایک کپڑا طلب فرمایا اور اسے عثمان پر ڈال دیا اور عثمان بنو انصار کی ایک خاتون ام معاذ کے پاس ٹھہرے ہوئے تھے رسول اکرم کافی دیر ان کے پاس ٹھہرے رہے پھر ان سے ہٹ کر علیحدہ بیٹھ گئے اور روئے۔ اہل خانہ بھی روئے پھر آپ نے ابو السائب کو مخاطب کر کے فرمایا (السائب عثمان کا بیٹا تھا جو غزوۂ بدر میں اسلامی لشکر میں تھا) اے ابو السائب تیرے اوپر خدا کی رحمت ہو اس پر ام معاذ کہا اے ابو السائب! تجھے مبارک ہو اس پر حضور اکرم ﷺ نے ام معاذ سے مخاطب ہو کر پوچھا تجھے اس کا کیسے یقین آ گیا۔ ہم تو صرف امید ہی رکھ سکتے ہیں۔ یہ سن کر ام معاذ نے کہا۔ آئندہ میں کسی کے بارے میں ایسی بات نہیں کہوں گی۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۵۹۸۔ سیدہ ام معبدؓ دختر خالد

ام معبد دختر خالد خزاعیہ کعبیہ۔ ان کا نام عاتکہ تھا اور حبیش بن خالد کی ہمشیرہ تھیں اور یہ وہ خاتون ہیں جن کے پاس حضور اکرم ﷺ نے سفر ہجرت کے دوران مختصر سا قیام فرمایا تھا اور یہ واقعہ پہلے گزر چکا ہے اور آپ کے معجزات بیان ہو چکے ہیں۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۵۹۹۔ سیدہ ام معبدؓ قرظہ کی آزاد کردہ کنیز

ام معبد جو قرظہ بن کعب کی آزاد کردہ کنیز تھیں۔ ان کی صحبت کے بارے میں اختلاف ہے۔ موسیٰ بن محمد انصاری نے یحییٰ بن حارث تیمی سے انہوں نے معبد سے روایت کی کہ میں نبی کریم کے صحابہ کو نبیذ الذرہ پلا رہی تھی ان لوگوں میں زید بن ارقم اور معاذ بن جبل بھی موجود تھے انہوں نے کہا تم مزفت کے متعلق کیا کہتی ہو انہوں نے کہا تم نے اس سے سوال کیا ہے جو جانتی ہو حرام کو جب حلال سمجھا جائے وہ ایسا ہو جیسے خدا کی حرام کردہ شے کو حلال قرار دیا جائے دباء کدو کی شراب جس سے حضور اکرم ﷺ نے منع فرمایا حنتم اور حناتم اہل عجم کی وہ شراب ہے جو قیر آلود سبوچہ میں زمین میں دفن کر دیتے ہیں آپ نے اس سے منع کیا۔ نقیر کھجور کے تنے میں کوکھ بنا کر شراب تیار کرتے ہیں۔ آپ نے اس سے منع فرمایا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم سے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۶۰۰۔ سیدہ ام معبدؓ کعب بن مالک کی اہلیہ

ام معبد زوجہ کعب بن مالک انصاریہ۔ دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنے کا شرف حاصل کیا۔ یہ معبد بن کعب کی والدہ ہیں۔ یزید بن زریع نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے معبد بن کعب سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے کھجور (تمر) اور زبیب کو ملا کر نبیذ تیار کرنے سے منع کیا۔ ہاں دونوں سے علیحدہ علیحدہ نبیذ بنانے کی اجازت دی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۰۱۔ سیدہ ام معبدؓ

ام معبد جن کا نسب نامعلوم ہے۔ یہ ابونعیم کا قول ہے لیکن ابوعمر نے انہیں انصاریہ لکھا ہے۔ ابوموسیٰ نے اذناً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن نصر سے انہوں نے محمد بن عبداللہ بن حسن سے انہوں نے محمد بن بکیر حضرمی سے انہوں نے فرج بن فضالہ سے انہوں نے افریقی سے انہوں نے مولیٰ ام معبد سے انہوں نے معبد سے روایت کی کہ حضور اکرم مندرجہ ذیل الفاظ میں دعا مانگا کرتے تھے۔ اللھم طھر قلبی من النفاق و عملی من الریاء ولسانی من الکذب و عینی من الخیانة فانک تعلم خائنة الاعین وما تخفی الصدور ''ابونعیم' ابوعمر اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۰۲۔ سیدہ ام معقلؓ اسدیہ

ام معقل اسدیہ از بنو اسد بن خزیمہ۔ ایک روایت میں اشجعیہ اور ایک میں انصاریہ مذکور ہے۔ ابواحمد بن سکینہ نے باسنادہ ابو داؤد سلیمان بن اشعث سے انہوں نے ابوکامل سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے ابراہیم بن مہاجر سے انہوں نے ابوبکر بن عبدالرحمٰن بن حارث بن ہشام سے انہوں نے اس قاصد سے جسے مروان نے ام معقل کے پاس بھیجا تھا اور ام معقل نے کہا کہ ابومعقل حضور اکرمؐ کے ساتھ حج کرنے آئے تھے جب ابومعقل حج کر کے واپس آئے تو ام معقل نے کہا تم جانتے ہو کہ مجھ پر ایک حج فرض ہے۔ دونوں میاں بیوی چل کر حضور اکرمؐ کی خدمت میں آئے اور ام معقل نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھ پر ایک حج فرض ہے اور ابومعقل کے پاس ایک اونٹ ہے۔ ابومعقل نے کہا یا رسول اللہ! یہ سچ کہہ رہی ہے اور میں اس اونٹ کو فی سبیل اللہ وقف کرتا ہوں آپ نے فرمایا تو اس اونٹ پر سوار ہو کر حج کر سکتی ہے اس پر ام معقل نے کہا یا رسول اللہ ﷺ آپ دیکھ رہے ہیں کہ میں بوڑھی ہوگئی ہوں اور اکثر بیمار رہتی ہوں کیا کوئی ایسا عمل ہے کہ اس کے کرنے سے ادائے حج کی منت پوری ہو جائے آپ نے فرمایا رمضان میں عمرہ کرنے کا ثواب حج کے برابر ہے۔

اس حدیث کو ابوبکر بن عبدالرحمٰن' عمارہ بن عمیر' جامع بن شداد نے (اور ان کے مولیٰ کا نام لیا) اور زہری نے بیان کیا کہ معقل یا ابومعقل حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور گزارش کی یا رسول اللہ ام معقل نے منت مانی تھی کہ وہ آپ کے ساتھ حج کرے گی لیکن وہ تو نہ ہو سکا کیا کوئی ایسا عمل ہے جس کا ثواب حج کے برابر ہو آپ نے فرمایا رمضان میں عمرہ۔

ابن اسحٰق نے اس حدیث کو عیسیٰ بن معقل بن ابی معقل سے انہوں نے یوسف بن عبداللہ بن سلام سے انہوں نے اپنی دادی ام معقل سے اسی طرح روایت کیا۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۶۰۳۔ سیدہ ام مغیثؓ

ام مغیث۔ انہیں صحبت نصیب ہوئی اور دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی اسحٰق بن عبداللہ بن ابی فروہ نے محمد بن یوسف سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ام مغیث سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم ﷺ نے تمر اور زبیب ملانے سے منع کیا اور ام مغیث ربیعہ بن عبدالرحمٰن کی نانی تھیں۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۰۴۔ سیدہ ام المغیرہؓ

ام المغیرہ بن نوفل بن حارث بن عبدالمطلب۔ ہم ان کا ذکر ابوالبراد کے ترجمے میں کر آئے ہیں رسول کریم نے انہیں تمیم الداری میں بیاہا تھا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۰۵۔ سیدہ ام المنذرؓ دختر قیس

ام المنذر دختر قیس انصاریہ۔ بقول ابوعمرو عدویہ تھیں۔ بروایتے ان کا نام سلمٰی تھا۔ اہل مدینہ ان کی حدیث کے راوی ہیں۔ بقول ابونعیم وہ سلیط بن قیس (از بنو مازن) کی ہمشیرہ تھیں اور حضور اکرم ﷺ کی ایک خالہ تھیں۔ دونوں قبلوں کی طرف نماز ادا کی۔

ابواحمد عبدالوہاب نے باسنادہ سلیمان بن اشعث سے انہوں نے ہارون بن عبداللہ سے انہوں نے ابوداؤد اور ابوعامر سے انہوں نے فلیح بن سلیمان سے انہوں نے ایوب بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے عبداللہ بن ابوصعصعہ سے انہوں نے یعقوب بن ابو یعقوب سے انہوں نے ام منذر دختر قیس انصاریہ سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم تشریف لائے اور حضرت علی ان کے ساتھ اونٹنی پر سوار تھے اور کھجور کے گچھے لٹکے ہوئے تھے حضور اکرم اٹھے اور اس سے کھانے لگے حضرت علی نے بھی کھانا چاہا لیکن حضور نے انہیں منع کر دیا چنانچہ حضرت علی رک گئے۔ ام منذر جو اور سبزی پکا رہی تھیں۔ وہ لائیں تو حضور اکرم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے کہا تمہارے لیے یہ مناسب ہے یہ کھالو۔

محمد بن اسحٰق نے سلیط بن ایوب سے انہوں نے اپنی ماں سلمٰی دختر قیس ام منذر سے یہ حدیث بیان کی۔ تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں عدویہ اور انصاریہ میں کوئی فرق نہیں کیونکہ عدی بن نجار کا تعلق انصار سے ہے۔ ابوعمر نے ام منذر کو عدویہ لکھا ہے اور ابونعیم نے انہیں بنو مازن بن نجار سے شمار کیا ہے اور پھر انہیں حضور اکرمؐ کی خالہ بتایا ہے۔ اس سے ابوعمر کے قول کی تائید ہوتی ہے کیونکہ بنوعدی بن نجار حضور اکرم ﷺ کے ننھیال تھے۔ واللہ اعلم

۷۶۰۶۔ سیدہ ام منظورؓ

ام منظور دختر محمد بن مسلمہ بن سلمہ بن خالد بن عدی انصاریہ۔ بقول ابن حبیب انہوں نے حضور ﷺ سے بیعت کی۔

۷۶۰۷۔ سیدہ ام منیعؓ

ام منیع انصاریہ۔ ایک روایت میں ان کی کنیت ام شباث ہے اور ان کا نام اسماء دختر عمرو بن عدی بن نابی بن عمرو بن سواد بن

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

غنم بن کعب بن سلمہ تھا اور بیعت عقبہ میں ام منیع اور ام عمارہ نسیبہ کے علاوہ اور کوئی خاتون موجود نہ تھی۔ ابو نعیم' ابو عمر اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

باب النون

۷۶۰۸۔ سیدہ ام نائلہؓ

ام نائلہ خزاعیہ۔ ان سے ام الاسود خزاعیہ نے روایت کی ابراہیم بن نصر نے مسلم بن ابراہیم سے انہوں نے اسود خزاعیہ سے انہوں نے ام نائلہ خزاعیہ سے روایت کی کہ رسول اکرم ﷺ نے اس شخص کے بارے میں جس کا نام قیس تھا دریافت کیا آپ نے فرمایا اسے کسی قطعہ زمین پر آرام نہیں آتا۔ جہاں جاتا ہے کچھ دنوں کے بعد وہاں سے چل دیتا۔ ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ ابو نعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن راویوں میں بریدہ کا نام نہیں لیا۔ ان کا نام نائلہ خزاعیہ ہے اور عبداللہ بن جعفر نے اسماعیل بن عبداللہ سے انہوں نے مسلم بن ابراہیم سے انہوں نے ام الاسود خزاعیہ سے انہوں نے بریدہ سے روایت کی۔

۷۶۰۹۔ سیدہ ام نبیطؓ

ام نبیط انصاریہ۔ ان کے نام میں اختلاف ہے اور ان کے راوی نبیط ان کے بیٹے ہیں۔ حسن بن محمد بن ہبۃ اللہ دمشقی نے محمد بن خلیل بن فارس سے انہوں نے ابوالقاسم علی بن محمد بن علی بن ابو العلاء سے انہوں نے ابو محمد بن عثمان بن ابو نصر سے انہوں نے ابراہیم بن ابی ثابت سے انہوں نے یزید بن محمد سے انہوں نے عتبہ بن زبیر (از اولاد کعب بن مالک) سے انہوں نے محمد بن عبدالخالق (از اولاد نعمان بن بشیر) سے انہوں نے عبدالملک بن نبیط سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے دادا سے انہوں نے اپنی دادی ام نبیط سے روایت کی کہ بنونجار کی ایک کنیز ہمیں بطور ہدیہ کے کسی نے دی میرے پاس ایک دف تھی۔ میں گاتی تھی اور بجاتی تھی۔

اتیناکم اتیناکم فحیونا نحییکم لو لا الذھب الا حمر ما حلت بوادیکم

ہم تمہارے پاس آئے ہیں ہم تمہارے پاس آئے ہیں تم ہمیں خوش آمدید کہو ہم تمہیں خوش آمدید کہتے ہیں۔ اگر سرخ سونا نہ ہوتا تو تمہاری وادی میں نہ آتا۔

ام نبیط کہتے ہیں رسول اکرم وہاں ٹھہر گئے اور فرمایا ام نبیط یہ کیا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! بنونجار کی یہ ایک کنیز ہے جسے ہم اس کے خاوند کے حوالے کر رہے ہیں۔ دریافت فرمایا تم کیا گا رہی تھی میں نے وہ شعر دہرایا۔ آپ نے دوسرے مصرع کو یوں بدل دیا۔

لو لا الحنطة السمراء مامن عذاریکم

ابن مندہ اور ابو نعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۶۱۰۔ سیدہ ام نصرؓ

ام نصر محاربیہ۔ ابراہیم بن مختار رازی نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عاصم بن عمر بن قتادہ سے انہوں نے ام نصر محاربیہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے حضور اکرم ﷺ سے گھریلو گدھے کے گوشت کے بارے میں دریافت کیا آپ نے فرمایا وہ گھاس اور درختوں کے پتے نہیں کھاتا اس آدمی نے جواب دیا یارسول اللہ! کھاتا ہے فرمایا تم اس کا گوشت کھا سکتے ہو۔ تینوں نے ان ذکر کیا ہے۔

ابو عمر کا قول ہے کہ اسے ابراہیم نے ابن اسحٰق سے روایت کیا ہے لیکن اس حدیث کو حجت نہیں بنایا جا سکتا کیونکہ یہ مکروہ ہے اور کئی اور وجوہ کی بنا پر اس کے کھانے سے منع کیا گیا ہے۔

باب الھاء

۷۶۱۱۔ سیدہ ام ہاشمؓ دختر حارثہ

ام ہاشم یا ام ہشام دختر حارثہ بن نعمان انصاریہ۔ بیعت رضوان میں شریک تھیں۔ ان سے عبدالرحمٰن بن سعد، خبیب بن عبدالرحمٰن اور عمرہ نے روایت کی۔

ابوالفرج بن ابوالرجاء اور عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہما مسلم بن حجاج سے انہوں نے عمرو الناقد سے انہوں نے یعقوب بن ابراہیم بن سعد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر بن حزم سے انہوں نے یحییٰ بن عبداللہ بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارہ سے انہوں نے ام ہشام دختر حارثہ بن نعمان سے روایت کی کہ ہم اور رسول کریم دو سال میں ایک دفعہ یا سال میں ایک بار یا ہر سال کچھ عرصے گزرنے کے بعد روشنی کیا کرتے میں نے سورۂ ق کو رسول کریم کی زبان سے سن کر یاد کر لیا کیونکہ آپ ہر جمعے کے خطبے میں اس کی قراءت فرماتے۔ تینوں نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۱۲۔ سیدہ ام ہانیؓ انصاریہ

ام ہانی انصاریہ۔ مجھے ان کا نسب معلوم نہیں۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے ام قیس اور کسی نے ام ہانی لکھا ہے۔ واللہ اعلم

یحییٰ بن محمود نے باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر سے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے ابوالاسود محمد بن عبدالرحمٰن بن نوفل سے انہوں نے درہ دختر معاذ سے انہوں نے ام ہانی انصاریہ سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم سے دریافت کیا کہ یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم مرنے کے بعد ایک دوسرے سے ملاقات کریں گے آپ نے فرمایا روحیں پرندوں کی صورت میں درختوں سے لٹکتی رہیں گی اور جب قیامت بپا ہوگی تو اپنے اپنے جسموں میں داخل ہو جائیں گی۔ تینوں نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۶۱۳۔سیدہ ام ہانیؓ دختر ابی طالب

ام ہانی دختر ابی طالب عبد مناف قرشیہ ہاشمیہ۔حضور کی عم زاد تھیں اور حضرت علی کی ہمشیرہ۔ان کی والدہ فاطمہ دختر اسد تھیں۔ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔کسی نے ہند کسی نے فاطمہ اور کسی نے فاختہ لکھا ہے ان کے شوہر کا نام ہبیرہ بن عمرو بن عائذ بن عمران بن مخزوم مخزومی تھا۔فتح مکہ کے دن ایمان لائیں اور اس دن ان کا شوہر بھاگ کر نجران چلا گیا اور مندرجہ ذیل اشعار بطور اعتذار کہے۔

لعمرک ما ولیت ظهری محمداً　　　واصحابه جبنا ولا خیفة القتل

مجھے تیری عمر کی قسم کہ میں نے محمد اور ان کے اصحاب سے بزدلی اور قتل کے ڈر کی وجہ سے پیٹھ نہیں پھیری۔

ولکننی قلبت امری فلم اجد　　　لسیفی غناء ان ضربت ولا نبلی

لیکن میں نے اپنے کام کو پلٹ دیا (مسلمان نہ ہوا) اور تلوار چلانے اور تیراندازی میں کوئی فائدہ نہ دیکھا۔

وقفت فلما خفت ضیقة موقفی　　　رجعت لعود کا لهزبر الی الشبل

میں مقابلے کے لئے اڑا رہا لیکن جب مجھے اپنے موقف کے بارے میں خطرہ پیدا ہوا تو میں مڑا تا کہ دوبارہ حملے کے لئے اس طرح آؤں جس طرح شیر اپنے بچے کی طرف آتا ہے۔

خلف الاحمر کی رائے ہے کہ ہبیرہ کے یہ اشعار حارث بن ہشام کے اس شعر سے بہتر ہیں جو اس نے میدان جنگ میں بھاگنے کے متعلق اعتذاراً کہا تھا۔

الله یعلم ما ترکت قتالهم　　　حتیٰ علوا فرسی با شقر مزبد

خدا جانتا ہے کہ میں ان کے خلاف لڑنے سے اس وقت تک دست بردار نہیں ہوا جب تک انہوں نے میرے گھوڑے کو بھورے رنگ کے جھاگ والے خون میں غرق نہ کر دیا۔

لیکن اصمعی کا قول یہ ہے کہ حارث بن ہشام کا شعر ہبیرہ کے اشعار سے بہتر ہے۔

عبیداللہ بن احمد بن باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ ہبیرہ نجران میں سکونت پذیر ہو گیا۔جب اسے ام ہانی کے قبول اسلام کی اطلاع ہوئی تو اس نے کچھ اشعار کہے جن میں سے دو درج ذیل ہیں۔

وعا ذلة هبت بلیل تلومنی　　　وتعذلنی باللیل ضل ضلالها

ایک ملامت کرنے والی نے مجھے رات کو جگایا اور سخت اندھیری رات میں مجھے ملامت کرنے لگی۔

وتزعم انی ان اطعت عشیرتی　　　ساردی وهل یردینی الازوالها

اور اس کا خیال ہے کہ اگر میں نے اپنے خاندان کی پیروی کی تو میں ہلاک ہو جاؤں گا حالانکہ میں اپنے خاندان کی عدم متابعت ہی سے ہلاک ہو رہا ہوں۔

اسی نظم میں وہ ام ہانی کو مخاطب کرتا ہے۔

فان کنت قد تابعت دین محمد　　　وقطعت الارحام منک حبالها

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اگر تو نے دین محمد کی پیروی کر لی ہے اور قطع رحمی کر کے سب رسیوں کو کاٹ دیا ہے۔

فکونی علی اعلیٰ سحیق بھضبۃ ململمۃ غبراء یبس بلالھا

تو ایک دور دراز ٹیلے کی چوٹی پر جا جو گول اور مٹیالا ہو اور جس کی نمی خشک ہو چکی ہو۔

اس میں اور بھی کافی اشعار ہیں۔

ام ہانی کے بطن سے عمر (ہبیرہ نے اپنی کنیت ابو عمر رکھ لی تھی) ہانی' یوسف اور جعدہ پیدا ہوئے۔

کافی راویوں نے باسنادہم محمد بن عیسیٰ سے انہوں نے ابو موسیٰ سے انہوں نے محمد بن جعفر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے عمرو بن مرہ سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابو لیلیٰ سے روایت کی کہ انہوں نے ام ہانی کے سوا اور کوئی ایسا آدمی نہیں دیکھا جس نے حضور اکرمؐ کو چاشت کے وقت نماز پڑھتے دیکھا ہو۔ ان سے مروی ہے کہ فتح مکہ کے دن رسول اکرمؐ ان کے گھر میں تشریف لائے غسل فرمایا اور آٹھ رکعت نماز ادا کی اور انہوں نے کہا کہ میں نے حضور اکرم ﷺ کو کبھی بھی اس طرح جلدی جلدی نماز پڑھتے نہیں دیکھا تھا البتہ رکوع' سجود باقاعدہ ادا فرمائے تینوں نے ان ذکر کیا ہے۔

۷۶۱۴۔ سیدہ ام الہذیل رضی اللہ عنہا

ام الہذیل غیر منسوبہ۔ محمد بن ابو بکر مدینی نے اذناً ابو علی سے انہوں نے ابو نعیم سے انہوں نے ابو بحر محمد بن حسن سے انہوں نے محمد بن غالب بن حرب سے انہوں نے ہانی بن یحییٰ یشکری سے انہوں نے حسن بن ابو جعفر سے انہوں نے لیث سے انہوں نے سلیم الفقیمی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ایک ایسے علاقے میں وارد ہوئے جہاں ایک اکیلا گڈریا تھا آپ نے اسے فرمایا۔ میاں گڈریے اپنے کام کا خیال رکھا کرو۔ اپنی پوری مزدوری وصول کرو اور اپنے کنبے کا حق ادا کرو۔ اس نے گزارش کی یا رسول اللہ! کیا میں نے اپنا فرض منصبی ٹھیک طریقے سے ادا نہیں کیا آپ نے فرمایا بے شک تم نے ادا کیا ہے لیکن ہمیں ایسا آدمی بالکل نہیں چاہیے کہ جب وہ اکیلا ہو تو اسے خدا سے شرم نہ آئے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۱۵۔ سیدہ ام ابی ہریرہ رضی اللہ عنہا

ام ابی ہریرہ انہوں نے اسلام قبول کیا اور ابو ہریرہ نے ان کے اسلام کے بارے میں روایت کی۔

ابو الفرج بن محمود اور ابو یاسر نے باسنادہما تا ابو الحسین مسلم' عمرو الناقد سے انہوں نے عمر بن یونس یمانی سے انہوں نے عکرمہ بن عمار سے انہوں نے ابو کثیر یزید بن عبدالرحمٰن سے انہوں نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ میں اپنی ماں کو اسلام قبول کرنے پر مائل کرتا رہتا۔ ایک دن مجھے اس سے حضور اکرم ﷺ کے بارے میں ایسی گفتگو سننا پڑی جسے میں نے سخت ناپسند کیا میں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور رو رہا تھا آپ کو میں نے ساری بات بتائی اور درخواست کی کہ دربار خداوندی میں دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے قبول اسلام کی توفیق عطا فرمائے حضور اکرم نے دعا فرمائی۔

اے اللہ! تو ابو ہریرہ کی ماں کو قبول اسلام کی توفیق ارزانی فرما۔

میں دربار رسالت سے اٹھا اور خوشی خوشی گھر چلا جب دروازے کے قریب پہنچا تو مجھے محسوس ہوا کہ میرے ماں بستر سے اٹھی

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہوئی ہے اس نے میرے پاؤں کی آہٹ سن لی اور آواز دی کہ ابھی باہر ٹھہرو مجھے پانی سے نہانے کی آواز آئی پھر اس نے کپڑے پہنے اوڑھنی سے سر کو ڈھانپا دروازہ کھولا اور کلمہ شہادت پڑھ کر مسلمان ہوگئی۔ میں نے آپ کو اس کی اطلاع دی تو آپ نے خدا کی تعریف بیان کی اور دعائے خیر فرمائی۔

۷۶۱۶۔ سیدہ ام ہشامؓ دختر حارثہ

ام ہشام دختر حارثہ بن نعمان انصاریہ۔ ایک روایت میں ام ہاشم ہے۔ ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

ابوالفضل بن ابوالحسن طبری نے باسنادہ ابویعلی احمد بن علی سے انہوں نے زہیر سے انہوں نے جریر سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر سے انہوں نے یحیٰی بن عبداللہ سے انہوں نے ام ہشام دختر حارثہ سے روایت کی کہ انہوں نے سورۃ ق والقران المجید حضور اکرم کی زبان مبارک سے سن سن کر یاد کر لی تھی کیونکہ آپ ہر جمعے کے خطبے میں اس سورۃ کی تلاوت فرماتے تھے۔

ابوداؤد سجستانی نے یحیٰی بن ایوب اور ابن ابی الرجال سے انہوں نے یحیٰی بن سعید سے انہوں نے عمرہ سے انہوں نے ام ہشام دختر حارثہ بن نعمان سے روایت کی۔

۷۶۱۷۔ سیدہ ام ہلالؓ بن بلال

ام ہلال بن بلال۔ مسلم بن حجاج نے انہیں صحابیات میں شمار کیا ہے مگر ان سے کوئی روایت بیان نہیں کی ابن مندہ نے ام ہلال دختر بلال لکھا ہے اور نیز یہ بھی لکھا ہے کہ مسلم نے انہیں صحابہ میں شمار کیا ہے۔ ابونعیم لکھتے ہیں کہ ابن مندہ سے غلطی ہوئی ہے کیونکہ ان کا نام ام بلال ہے جیسا کہ پہلے گزر چکا ہے۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔ مقام تعجب ہے کہ ابن مندہ نے پیشتر ازیں ام بلال لکھا ہے اور یہاں دونوں نام بدل دیئے ہیں۔

باب الواو

۷۶۱۸۔ سیدہ ام ورقہؓ دختر حمزہ

ام ورقہ دختر حمزہ بن عبدالمطلب۔ جعفر کے مطابق محمد بن حبان کا قول ہے کہ ان کے نام کے بارے میں اختلاف ہے۔ کسی نے عمارہ کسی نے امامہ اور کسی نے ام الفضل لکھا ہے۔ ان کا ذکر گزر چکا ہے ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۱۹۔ سیدہ ام ورقہؓ دختر عبداللہ

ام ورقہ دختر عبداللہ بن حارث بن عمیر انصاریہ۔ ایک روایت میں ام ورقہ دختر نوفل ہے اور وہ اپنی کنیت کی وجہ سے مشہور ہیں۔ ان کے نسب میں اختلاف ہے۔

عبدالوہاب بن علی الصوفی نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے عثمان بن ابی شیبہ سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے ولید بن عبداللہ بن جمیع سے انہوں نے اپنی دادی اور عبدالرحمٰن بن خلاد انصاری سے انہوں نے ام ورقہ دختر نوفل سے روایت کی کہ جب

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضور اکرم ﷺ نے غزوۂ بدر کے لئے کوچ فرمایا تو ورقہ نے حضور کے ساتھ چلنے کی اجازت طلب کی تا کہ مریضوں کی تیمارداری کریں شاید انہیں بھی شہادت نصیب ہو جائے۔ فرمایا تم اپنے گھر میں مقیم رہو تمہیں یہیں شہادت مل جائے گی چنانچہ لوگ انہیں شہیدہ کہتے تھے انہوں نے قرآن حکیم پڑھا تھا اور آپ نے انہیں گھر میں موذن رکھنے کی اجازت دی ہوئی تھی۔

انہوں نے اپنے غلام اور لونڈی سے مکاتبت کی تھی ایک رات وہ دونوں اٹھے اور ایک کپڑا اماں کے گلے میں ڈال کر اسے قتل کر دیا اور بھاگ گئے صبح کو جب حضرت عمر بیدار ہوئے تو لوگوں سے کہا کہ تم میں سے جس شخص نے ان ڈاکوؤں کو دیکھا ہو یا علم ہو وہ انہیں پکڑ لائیں چنانچہ انہیں مدینے میں پھانسی دی گئی۔

ابو داؤد کہتے ہیں کہ مجھے حسن بن حماد حضرمی نے محمد بن فضیل سے انہوں نے ولید بن جمیع سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن خلاد سے انہوں نے ام ورقہ سے یہ حدیث روایت کی لیکن اول الذکر اسناد زیادہ مکمل ہے تینوں نے ان کا ذکر کیا ہے۔ مروی ہے کہ جب حضرت عمر کو علم ہوا کہ فلاں خاتون قتل ہوگئی ہے تو انہوں نے کہا حضور اکرم ﷺ سچ ہی فرمایا کرتے تھے۔ آؤ فلاں شہیدہ سے ملنے چلیں۔

۷۶۲۰۔ سیدہ ام ولیدؓ دختر عمر

ام ولید دختر عمر۔ ان سے سالم بن عبداللہ بن عمر نے روایت کی کہ ایک شام کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا اے لوگو! کیا تمہیں حیا نہیں آتی انہوں نے گزارش کی یا رسول اللہ! کس چیز سے؟ فرمایا تم وہ اشیاء جمع کرتے ہو جنہیں کھاتے نہیں اور ایسی چیزوں کی بنیاد رکھتے ہو جن کی تعمیر نہیں کرتے اور ایسے معاملات کے بارے میں سوچتے ہو جن کا تم ادراک نہیں کر سکتے۔ کیا تمہیں ان حرکتوں سے شرم نہیں آتی۔ تینوں نے ذکر ان کا ذکر کیا ہے۔

ابو عمر کا قول ہے کہ وازع بن نافع کے نزدیک یہ راوی منکر الحدیث ہے اور ابوسلمہ اور سالم سے ایسی روایت بیان کرتا ہے جنہیں اس کے بغیر اور کوئی نہیں جانتا۔

۷۶۲۱۔ سیدہ ام وہبؓ دختر ابوامیہ

ام وہب دختر ابوامیہ۔ ابن جریج کا قول ہے کہ ابوسفیان بن حرب کے پاس چھ اور صفوان بن امیہ بن خلف کے پاس بھی چھ بیویاں تھیں۔ (۱) ام وہب دختر ابوامیہ بن قیس از بنوغیاطلہ (۲) فاختہ دختر اسود بن عبدالمطلب (۳) امیمہ دختر ابوسفیان بن حرب (۴) عاتکہ دختر ولید بن مغیرہ (۵) برزہ دختر مسعود بن عمرو (۶) ملاعب الاسنہ عامر بن مالک بن جعفر کی بیٹی۔

صفوان نے ام وہب کو طلاق دے دی کہ وہ بوڑھی ہوگئی تھیں اور فاختہ چونکہ امیہ بن خلف (والد صفوان) کے پاس رہ چکی تھی اس لئے وہ بھی علیحدہ ہوگئیں عاتکہ اور دختر ملاعب الاسنہ صفوان کے نکاح میں رہیں آخر کار عاتکہ کو خلافت عمر کے دوران میں طلاق ہوگئی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

باب الیاء

۷۶۲۲۔ سیدہ ام یحییٰؓ اسید کی اہلیہ

ام یحییٰ زوجہ اسید بن حضیر۔ حدیث قراءت اسید میں ان کا ذکر آیا ہے مگر ان سے کوئی حدیث مروی نہیں۔ ابن مندہ اور ابونعیم نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۲۳۔ سیدہ ام یحییٰؓ دختر ابی اہاب

ام یحییٰ دختر ابی اہاب۔ عمر بن محمد بن معمر نے ابوغالب بن بناء سے انہوں نے ابومحمد جوہری سے انہوں نے ابوبکر بن مالک سے انہوں نے بشر بن موسیٰ سے انہوں نے ہودہ بن خلیفہ سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے عبداللہ بن ابوملیکہ سے انہوں نے عقبہ بن حارث بن عامر سے روایت کی کہ ام یحییٰ دختر ابی اہاب نے نکاح کیا تو ایک سیاہ فام کنیز ان کے یہاں آئی اور کہا کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے ام یحییٰ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں اور واقعہ بیان کیا آپ نے فرمایا اس کنیز کو زعم ہے کہ اس نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے پس وہ اس کے قریب نہ جائے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۲۴۔ سیدہ ام یحییٰؓ بن حصین

ام یحییٰ بن حصین۔ ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے وکیع سے انہوں نے اسرائیل سے انہوں نے ابواسحٰق سے انہوں نے یحییٰ بن حصین سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا اے لوگو! تم امیر کی اطاعت کرو خواہ تمہارا حاکم ناک کٹا غلام ہی کیوں نہ ہو۔ یحییٰ بن سعید نے اسے شعبہ سے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت کیا ہم آگے جدۂ یحییٰ کے ترجمے میں اس کا ذکر کریں گے۔ انشاءاللہ تعالیٰ

۷۶۲۵۔ سیدہ ام یحییٰؓ دختر یعلی

ام یحییٰ دختر یعلی بن منیہ۔ قاضی ابواحمد نے اپنی تاریخ میں ان کا ذکر کیا ہے کہ وہ فتح مکہ کے موقعہ پر حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ سعید بن صلت کا یہ قول ہے مگر باقی ان کے خلاف ہیں۔ ابوعبداللہ نے اپنی تاریخ میں ذکر کیا ہے اور لکھا ہے کہ انہیں حضور اکرم ﷺ کی صحبت حاصل ہوئی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۲۶۔ سیدہ ام یحییٰؓ

ام یحییٰ یہ اوپر مذکور خواتین کے علاوہ ہیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ ہم زیدہ کے ترجمے میں ان کا ذکر کر آئے ہیں ایک روایت میں زائدہ مذکور ہے جو حضرت عمر بن خطاب کی لونڈی تھیں۔

۷۶۲۷۔ سیدہ ام یزیدؓ دختر حارث

ام یزید دختر حارث۔ حماد بن سلمہ نے حجاج بن ارطاۃ سے انہوں نے یزید بن حارث سے انہوں نے اپنی والدہ سے روایت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی کہ انہوں نے رسول کریمؐ کو عرفات یا منیٰ کے مقام پر فرماتے سنا اے لوگو! اطمینان اور وقار سے کام کرو۔ یزید بن ہارون نے اس حدیث کو حجاج سے انہوں نے ابو یزید مولیٰ عبداللہ بن حارث سے انہوں نے ام جندب ازدیہ سے روایت کیا ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۲۸۔ سیدہ ام یقظہؓ دختر علقمہ

ام یقظہ دختر علقمہ زوجہ سلیط بن عمرو۔ انہوں نے اپنے خاوند کے ساتھ حبشہ کو ہجرت کی اور وہاں انہوں نے ایک لڑکا سلیط بن سلیط نامی جنا۔ یہ صحابیات کی کنیتوں میں آخری کنیت تھی۔

والحمد لله رب العلمين و صلاته علىٰ سيدنا محمد النبى و آله و صحبه و سلم

ان صحابیات کا ذکر جو اپنے بھائیوں کی وجہ سے مشہور ہیں

۷۶۲۹۔ اخوات جابر بن عبداللہ انصاریؓ

ان کی تعداد کے بارے میں اختلاف ہے۔ کوئی سات کہتا ہے اور کوئی نو۔

ابوالقاسم یعیش بن صدقہ بن علی فقیہ نے باسنادہ تا ابوعبدالرحمٰن احمد بن شعیب اور اسماعیل بن مسعود سے انہوں نے خالد سے انہوں نے عبدالملک سے انہوں نے عطاء سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ میں نے شادی کی حضور اکرمؐ سے ملاقات ہوئی تو دریافت فرمایا کیا تم نے شادی کی ہے؟ میں کہا ہاں یارسول اللہؐ پوچھا باکرہ یا ثیبہ سے۔ میں نے کہا ثیبہ یارسول اللہؐ! آپ نے فرمایا کنواری لڑکی سے شادی کی ہوتی کہ وہ تم سے کھیلتی۔ میں نے کہا یارسول اللہؐ میری کئی بہنیں ہیں مجھے فکر تھی مبادا وہ مجھ میں اور میری بہنوں میں گڑبڑ نہ پیدا کردے۔ آپ نے فرمایا تیری بات درست ہے۔ عورت سے شادی کی تین وجوہ ہوتی ہیں۔ دین، مال اور جمال تو اول الذکر کو ترجیح دو۔ خدا تجھے برکت دے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۳۰۔ سیدہ اخت حارث بن سراقہؓ

اخت حارث بن سراقہؓ۔ ابوجعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ جب مقتولین بدر کے نام مدینے میں پہنچے تو ان کی رشتہ دار خواتین نے آہ وزاری شروع کر دی لیکن ام حارث بن سراقہ اور ان کی ہمشیرہ جو بنو عدی بن نجار سے تھیں فیصلہ کیا کہ وہ رسول اکرمؐ کی واپسی تک انتظار کریں گی اگر ان کے مقتولین بہشتی ہیں تو وہ صبر کریں گی اگر ایسا نہیں ہے تو پھر ہم بھی روئیں گی۔

جب رسول کریم ﷺ واپس آئے تو دونوں بہنیں حاضر خدمت ہوئیں تو آپ نے بتایا کہ مقتولین بدر جنت میں ہیں اور انہیں فردوس میں اعلیٰ مقام عطا ہوا۔

۷۶۳۱۔ سیدہ اخت حذیفہؓ بن یمان

اخت حذیفہ بن یمان۔ کوئی ان کا نام فاطمہ اور کوئی خولہ بتاتا ہے ابواحمد بن سکینہ نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے مسدد

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے ابوعوانہ سے انہوں نے منصور سے انہوں نے ربعی سے انہوں نے اپنی بیوی سے انہوں نے اخت حذیفہ سے روایت کی کہ ایک موقعہ پر حضور اکرم ﷺ نے خواتین کو مخاطب کر کے فرمایا اے خواتین تم چاندی کے زیور سے اپنے آپ کو سنوار سکتی ہو مگر تم میں سے جو عورت سونے کا زیور پہن کر اس کی نمائش کرتی ہے اسے عذاب دیا جائے گا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۳۲۔ سیدہ اخت عقبہؓ بن عامر

اخت عقبہ بن عامر ابواحمد نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے مخلد بن خالد سے انہوں نے عبدالرزاق سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے سعید بن ابوایوب سے انہوں نے یزید بن ابوحبیب سے انہوں نے ابوالخیر سے انہوں نے عقبہ بن عامر جہنی سے روایت کی کہ میری بہن نے نذر مانی کہ وہ بیت اللہ تک چل کر جائے گی اس نے مجھے کہا کہ میں اس سلسلے میں حضور اکرم ﷺ کا فتویٰ دریافت کروں آپ نے فرمایا کبھی چل لے اور کبھی سوار ہولے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۳۳۔ سیدہ اخت معقلؓ بن یسار

اخت معقل بن یسار۔ متعدد راویوں نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے عبد بن حمید سے انہوں نے ہاشم بن قاسم سے انہوں نے مبارک بن فضالہ سے انہوں نے حسن سے انہوں نے معقل بن یسار سے روایت کی کہ عہد رسالت میں ایک شخص نے ان کی بہن سے نکاح کیا کچھ عرصے بعد اس نے اسے ایک طلاق دے دی اور انقطاع عدت تک رجوع نہ کیا بعد از عدت اس نے نکاح کی پھر خواہش کی لیکن عورت کے بھائی نے مزاحمت کی اس پر ذیل کی آیت نازل ہوئی۔

"**اذا طلقتم النساء فبلغن اجلهن فلا تعضلو هن**" اس خاتون کا نام جمیل تھا۔ پیشتر ازیں ہم باب جیم میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۳۴۔ سیدہ اخت نعمانؓ بن بشیر

اخت نعمان بن بشیر۔ محمد بن اسحٰق نے سعید بن مینا سے روایت کی کہ بشیر کی بیٹی کو اس کی ماں عمرہ دختر رواحہ نے بلایا اور کھجوروں کی ایک لپ کپڑے میں لپیٹ کر دی کہ اسے اپنے والد اور ماموں عبداللہ بن رواحہ کے پاس کھانے کے لئے لے جاؤ۔ میں والد اور ماموں کی تلاش میں حضور اکرمؐ کے پاس سے گزری دریافت فرمایا یہ کیا ہے عرض کیا یارسول اللہ یہ کھجوریں ہیں جو میں اپنے والد اور ماموں کے لئے لیے جارہی ہوں فرمایا ادھر لاؤ میں نے حضور اکرمؐ کے دونوں ہاتھوں میں انڈیل دیں پھر فرمایا کپڑے کو زمین پر بچھا دو آپ نے کھجوریں اس کپڑے پر ڈال دیں اور انہیں بکھیر دیا پھر ایک آدمی کو کہا کہ تمام اہل خندق کو کھانے کے لئے آواز دو سب لوگ جن کی تعداد تین ہزار کے لگ بھگ تھی آ گئے وہ کھا رہے تھے اور کھجوریں بڑھتی چلی جارہی تھیں تا آنکہ کپڑے کے کنارے سے باہر گرنے لگیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

چند لڑکیوں کا ذکر ان کے والد کے حوالے سے

۷۶۳۵۔ حضرت اوس بن ثابتؓ کی دو بیٹیاں

اوس بن ثابت کی دو لڑکیاں۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوالفتح اسماعیل بن فضل اور ابوالفضل جعفر بن عبدالواحد سے انہوں نے ابو

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

طاہر بن عبدالرحیم سے انہوں نے ابوالشیخ سے انہوں نے ابو یحییٰ رازی سے انہوں نے سہل بن عثمان سے انہوں نے عبداللہ بن اجلح کندی سے انہوں نے ابوصالح سے انہوں نے ابن عباس سے روایت کی کہ زمانہ جاہلیت کے لوگ لڑکیوں کو اور چھوٹی عمر کے لڑکوں کو بالغ ہونے تک وراثت سے کچھ نہیں دیتے تھے۔ انصار میں سے اوس بن ثابت فوت ہو گئے اور ان کی دو لڑکیاں اور ایک نابالغ لڑکا رہ گئے۔ ان کے عم زاد جوان کے اقارب تھے آئے اور ان کا سارا ترکہ اٹھا کر لے گئے۔ اس پر قرآن کی درج ذیل دو آیتیں نازل ہوئیں۔

یستفتونک فی النساء اور **یوصیکم اللہ فی اولادکم** ان کو بتائی گئیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۳۶۔ حضرت ثابت بن قیس کی لڑکی

ثابت بن قیس بن شماس کی لڑکی: ابوموسیٰ نے ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے عبداللہ بن محمد سے انہوں نے ابوبکر بن ابوعاصم سے انہوں نے ہشام بن عمار سے انہوں نے صدقہ بن خالد سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن یزید بن جابر سے انہوں نے عطاء خراسانی سے انہوں نے ثابت بن قیس بن شماس کی لڑکی سے روایت کی کہ جب **یا یھا الذین امنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی** نازل ہوئی تو ثابت بن قیس بن شماس گھر آئے کمرے کا دروازہ بند کر لیا اور رونا شروع کر دیا جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل میں چند دن نہ گئے اور آپ کو ان کی دربندی کا علم ہوا تو آپ نے جناب ثابت کو بلوا بھیجا آپ نے غیر حاضری کی وجہ دریافت فرمائی تو انہوں نے گزارش کی یارسول اللہ میں فطری طور پر کچھ درشت آواز ہوں مجھے خطرہ پیدا ہو گیا مبادا سارے اعمال ضائع نہ کر بیٹھوں۔ فرمایا تم ان میں سے نہیں ہو۔ تمہاری دنیا اور دین بخیر ہو۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۳۷۔ حضرت حصینؓ کی لڑکی

حصین بن حارث بن مطلب کی لڑکی۔ حضور اکرمؐ نے ان کے لئے اور ان کی عم زاد بہن دختر عبیدہ بن حارث کے لئے خیبر کی پیداوار سے ایک سو وسق کھجوریں عطا فرمائی تھیں۔ یہ یونس کا قول ہے ابن اسحٰق سے۔

۷۶۳۸۔ حضرت ابوالحکم غفاریؓ کی لڑکی

ابوالحکم غفاری کی لڑکی۔ ابوموسیٰ کتابۃً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے حجاج بن عمران سدوسی سے انہوں نے یحییٰ بن خلف سے انہوں نے عبدالاعلیٰ سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے سلیم بن حکیم سے انہوں نے اپنی ماں دختر الحکم غفاری سے روایت کی کہ انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ کبھی ایسا ہوتا ہے کہ ایک آدمی جنت کے اتنا قریب ہو جاتا ہے کہ ان میں صرف ہاتھ بھر کا فاصلہ رہ جاتا ہے پھر وہ کوئی ایسی بات کہہ بیٹھتا ہے اور اس میں اور جنت میں اتنا فاصلہ حائل ہو جاتا ہے جتنا کہ مدینہ سے صنعاء۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۳۹۔ حضرت خباب بن ارتؓ کی لڑکی

خباب بن ارت کی لڑکی۔ یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے وکیع

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابو اسحٰق سے انہوں نے عبدالرحمٰن بن زیاء الفائشی سے انہوں نے خباب کی لڑکی سے روایت کی کہ میرے والد ایک سریے کے سلسلے میں مدینے سے باہر تھے اور حضور اکرم ﷺ ہماری نگرانی فرماتے چنانچہ ہماری ایک بکری کا دودھ ایک برتن میں آپ ہی دوہتے اور برتن بھر جاتا۔ جب میرے والد واپس آئے اور انہوں نے دودھ دوھنا شروع کیا تو دودھ کی مقدار گھٹ کر اتنی رہ گئی جتنی کہ پہلے ہوتی تھی۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔ اس کو اسرائیل نے ابو اسحاق سے اور کہا کہ انہوں نے عبدالرحمٰن بن مالک احمسی سے روایت کی ہے ان کا ذکر ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے کیا ہے۔

۷۶۴۰۔ حضرت ابو سبرہ کی لڑکی

حضرت ابو سبرہ کی لڑکی۔ ام معاذ کے ترجمے میں ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۴۱۔ حضرت سعد بن ربیع کی لڑکیاں

سعد بن ربیع کی لڑکیاں۔ عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی کہ ایک عورت نے حضور اکرمؐ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ! سعد بن ربیع کی جو غزوۂ احد میں شہید ہو گیا ہے دو لڑکیاں رہ گئی ہیں اور ان کے عم زاد ان کا سارا ترکہ اٹھا کر لے گئے آپ نے فرمایا جلد ہی اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں فیصلہ فرمادے گا۔ اس پر یوصیکم اللہ فی اولادکم نازل ہوئی۔ حضور اکرمؐ نے فرمایا ان دو لڑکیوں کو دو ثلث اور ان کی والدہ کو آٹھواں حصہ دے دو اور جو باقی بچ جائے وہ تم لے لو ابو موسیٰ نے اس کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۴۲۔ حضرت صفوان بن امیہ بن خلف کی لڑکی

حضرت صفوان بن امیہ بن خلف جمحیہ کی لڑکی جمعہ۔ عبدالرحمٰن بن عبدالقاری نے صفوان بن امیہ کی لڑکی جمحی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے وضو کے لئے پانی مانگا۔ پس میں نے مد کے تین چوتھائی کے اندازے سے پانی دیا اور انہوں نے وضوء فرمایا۔ دعا کی اور ابو احمد عسکری نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۴۳۔ حضرت عبیدہ بن حارثؓ کی لڑکیاں

عبیدہ بن حارث بن مطلب کی لڑکیاں۔ ان کے والد بدر میں مارے گئے تھے ابو جعفر نے باسنادہ یونس سے انہوں سے ابن اسحٰق سے ان لوگوں کے سلسلہ میں جنہیں حضور اکرمؐ نے خیبر کی پیداوار سے حصہ عطا فرمایا تھا۔ عبیدہ کی لڑکیوں اور حصین بن حارث کا ذکر کیا ہے۔ انہیں حضور اکرمؐ نے ایک سو وسق کھجوریں عنایت کی تھیں۔

۷۶۴۴۔ عفیف کی لڑکی

عفیف کی لڑکی۔ یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے عقبہ بن مکرم سے انہوں نے محمد بن موسیٰ سے انہوں نے عبدالمنعم بن صلت سے انہوں نے ابو یزید مدنی سے انہوں نے اپنی ایک عورت سے جو عفیف کی لڑکی تھی روایت کی کہ وہ حضور اکرمؐ سے بیعت کے لئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں۔ آپؐ نے ہم سے عہد لیا کہ ہم سوائے محرم کے کسی اور مرد سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

بات نہیں کریں گی اور یہ کہ ہم اپنے مرجانے والوں پر سورۃ فاتحہ تلاوت کریں گی۔ ابن ابی عاصم نے انہیں دختر عفیف لکھا ہے اور ان کے سوا اور لوگوں نے ام عفیف۔

۷۶۴۵۔ فہد کی لڑکی

فہد کی لڑکی۔ بروایتے ان کا نام خولہ تھا اور ان سے محمود بن لبید نے ذکر کیا ہے کہ ایک دن حضور اکرمؐ اپنے چچا حمزہ سے ملنے گئے اور دختر فہد جناب حمزہ کی زوجہ تھیں۔ انہوں نے آپ کے لئے حلوہ پکایا جسے سب نے کھایا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نسب نہیں بیان کیا اور ان کا ذکر پہلے ہو چکا ہے۔

۷۶۴۶۔ ولید بن مغیرہ کی لڑکی

ولید بن مغیرہ کی لڑکی۔ ان کا نام عاتکہ تھا اور یہ وہی خاتون ہیں جنہوں نے اپنے شوہر صفوان بن امیہ کے لئے حضور سے امان طلب کی تھی۔ ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۴۷۔ ہبیرہ کی لڑکی

ہبیرہ کی لڑکی۔ ابوقاسم بن صدقہ الفقیہ نے باسنادہ ابوعبدالرحمٰن نسائی سے انہوں نے سلیمان بن سلمہ بلخی سے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے ہشام سے انہوں نے یحییٰ سے انہوں نے ابوسلام سے انہوں نے ابواسماء رحبی سے انہوں نے ثوبان سے روایت کی کہ ہبیرہ کی لڑکی حضور اکرم کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور ان کے ہاتھ میں سونے کا چھلا تھا۔ بروایتے ان کا نام ہند تھا۔ ان کا ذکر ہو چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

وہ دادیاں جو اپنے پوتوں کی وجہ سے متعارف ہوئیں

۷۶۴۸۔ جدہ انصاری

وکیع نے اسماعیل بن رافع ابی رافع سے انہوں نے انصار کے ایک شیخ سے انہوں نے اپنی دادی سے جنہوں نے ہجرت کی تھی روایت کی کہ میں خضاب لگا رہی تھی کہ حضور اکرمؐ ہمارے ہاں تشریف لائے فرمایا خدا تجھ پر رحم کرے تو ایسا کیوں کرتی ہے۔ اور ہاتھ سے ایک نقش کی طرف اشارہ کیا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۴۹۔ حشرج بن زیاد کی دادی

یہ خاتون زیاد کی ماں تھیں ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے حسین بن موسیٰ سے انہوں نے رافع بن سلمہ اشجعی سے انہوں نے حشرج بن زیاد سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت کی کہ غزوۂ خیبر میں ہم چھ عورتوں نے لشکر کے ساتھ چلنے کا ارادہ کیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کا علم ہوا تو ہمیں بلا بھیجا ہم نے آپ کے چہرے پر ناراضامندی کے آثار دیکھے۔ دریافت فرمایا تم کیوں لشکر کا ساتھ دینا چاہتی ہو اور کس کی اجازت سے جانا چاہتی ہو ہم نے کہا یا رسول اللہ ہم تیر اندازوں کو تیر فراہم کریں گی انہیں ستو پلائیں گی زخمیوں کی مرہم پٹی کریں گی رجز پڑھیں گی اور راہ اللہ کی راہ میں [illegible] کی معاونت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کریں گی فرمایا اٹھو اور جاؤ جب خیبر فتح ہوا تو حضور اکرمؐ نے مال غنیمت سے ہمیں بھی حصہ عطا فرمایا میں نے دادی سے دریافت کیا آپ کو کیا ملا تھا؟ انہوں نے کہا کھجوریں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۵۰۔ حفص بن سعید قرشی کی دادی

ابومحمد بن سویدہ نے باسنادہ واحدی سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن محمد بن احمد بن جعفر سے انہوں نے ابوبکر بن حسن شیبانی سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن دغولی سے انہوں نے ابوعبدالرحمٰن محمد بن یونس سے انہوں نے فضل بن دکین سے انہوں نے حفص بن سعید بن اعور قرشی سے انہوں نے اپنی والدہ سے کہ انہوں نے ان کی والدہ سے (جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزار تھیں) روایت کیا کہ ایک کتے کا پلا حضور اکرم کے گھر میں آپ کی چارپائی کے نیچے مر گیا چار دن گزر گئے اور آپ پر کوئی وحی نازل نہ ہوئی مجھ سے فرمایا اے خولہ! ہمارے گھر میں کیا نئی بات ہوگئی کہ چار دن سے جبرائیل نہیں آرہے اس کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر چلے گئے۔ میں نے دل میں ہی کہا کیوں نہ گھر کی صفائی کردوں۔ میں نے جھاڑو دینا شروع کردیا تو چارپائی کے نیچے مرے ہوئے کتے کا پلا نظر آیا جسے میں نے اٹھا کر مکان کے پیچھے پھینک دیا اتنے میں حضور اکرم تشریف لائے تو آپ کے دانت بج رہے تھے اور جب بھی وحی نازل ہوتی آپ کو یہ صورت پیش آتی آپ نے فرمایا اے خولہ! مجھے چادر اوڑھادو اس موقعہ پر سورۃ والضحیٰ تا فترضیٰ نازل ہوئی ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

یہ روایت مشکوک ہے کیونکہ یہ سورت ان سورتوں میں سے ہے جو آغاز کار میں مکے میں نازل ہوئی تھیں اور اس بارے میں اصل واقعہ مشہور ہے اور وہی صحیح ہے۔

۷۶۵۱۔ خارجہ بن زید کی دادی

عبداللہ بن محمد بن عقیل نے جابر بن عبداللہ سے روایت کی کہ ہم حضور اکرمؐ کے ساتھ ایک انصاری خاتون کے گھر گئے اور وہ خارجہ بن زید بن ثابت کی دادی تھیں۔ انہوں نے ہمارے لئے کھجور کے ایک پیڑ کے نیچے چھڑکاؤ کیا ہم بیٹھ گئے اور کھانا کھایا پھر وہ خاتون اپنی دو لڑکیوں کو ساتھ لائی اور کہنے لگی یارسول اللہ! یہ دونوں لڑکیاں ثابت بن قیس کی ہیں جو غزوۂ احد میں شہید ہوگئے تھے اور ان کے چچا ان کا سارا مال اٹھا کر لے گئے ہیں۔

ہم اوس بن ثابت کی لڑکیوں کا یہ واقعہ بیان کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں صحیح بات یہ ہے کہ دونوں لڑکیاں اوس بنؓ ثابت کی بیٹیاں تھیں کیونکہ غزوۂ احد میں شہید ہونے والے کا نام اوس بن ثابت تھا نہ کہ ثابت بن قیس واللہ اعلم۔

۷۶۵۲۔ ابوالسائب کی دادی

یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے محمد بن ادریس سے انہوں نے نعیم بن حماد سے انہوں نے حسین بن زید بن علی سے انہوں نے ابوالسائب سے انہوں نے اپنی دادی سے (یہ خاتون مہاجرات سے تھیں) روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے انہیں ایک کنواں وادی عقیق میں بطور جاگیر عطا فرمایا تھا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۶۵۳۔ سلمیٰ کی دادی

علی بن حجر نے عیسیٰ بن یونس سے انہوں نے بنوسلیم کے آدمی سے انہوں نے ان کی دادی سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں تشریف لائے اور وہ مہندی لگا رہی تھیں آپ نے مخاطب ہو کر فرمایا اے فلاں تو ہاتھ کی ہتھیلی پر نقش کیوں نہیں بناتی۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے اور انصاری کی دادی سے ایسی ہی روایت مروی ہے۔

۷۶۵۴۔ الصلت بن زبید کی دادی

دو چھوٹے چھوٹے لڑکوں کی ماں رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی یا رسول اللہ! میرے دونوں بیٹوں کے گلے میں تکلیف ہے اس کا کیا علاج کروں فرمایا کٹ کی کڑوی لکڑی' کالا زیرہ اور زیتون کا تیل ان کی ناک میں ڈالو اور خدا پر توکل کرو۔ اس پر اس کے دل نے نہ مانا اور ان دونوں کے گلے کو دبایا مگر تقدیر میں ان کی موت لکھی تھی ان کو دفن کر دیا اس کے بعد وہ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں کہنے لگیں یا رسول اللہ! خدا اور رسول کی نافرمانی کا رنج اس مصیبت کے دکھ سے زیادہ تکلیف دہ ہے فرمایا کوئی حرج نہیں تم ماں ہو۔ اس وقت کچھ خواتین موجود تھیں فرمایا بچوں کے گلے نہ دبایا کرو کہ یہ قتل سر ہے۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۵۵۔ ضمرہ بن سعید کی دادی

عبدالوہاب بن ہبۃ اللہ نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے ضمرہ بن سعید کے بیٹے سے انہوں نے اپنے اہل سے انہوں نے اپنی دادی سے (اس خاتون کو دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنا نصیب ہوا) روایت کی کہ رسول اکرمؐ ہمارے یہاں تشریف لائے فرمایا تم خضاب لگایا کرو میں نے گزارش کی یا رسول اللہ! میں نے اس کا استعمال ترک نہیں کیا۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۵۶۔ عمرو بن معاذ کی دادی

یحییٰ نے اجازتاً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے یعقوب بن حمید سے انہوں نے اسماعیل بن داؤد بن عبداللہ بن مخراق سے انہوں نے ہشام بن سعد سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عمرو بن معاذ انصاری سے روایت کی کہ ان کے دروازے پر ایک سائل کھڑا تھا۔ ہماری دادی نے کہا اسے کھانے کو کچھ دو۔ ہم نے کہا اس وقت گھر میں کچھ بھی نہیں۔ انہوں نے کہا۔ اسے ستو ہی پلا دو۔ حضور اکرمؐ کا فرمان ہے کہ سائل کو اور کچھ نہیں تو جلا ہوا کھر ہی دے دو۔ ان کا نام حوا تھا اور ان کا ذکر گزر چکا ہے۔

۷۶۵۷۔ قریشی کی دادی

زکریا بن ابی زائدہ نے عبدالملک بن عمیر سے انہوں نے فلاں قرشی سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت کی کہ انہوں نے رسول کریم کو فرماتے سنا کہ اللہ پر ایمان جہاد فی سبیل اللہ اور حج مبرور بہترین اعمال ہیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۶۵۸۔ یحییٰ بن حصین کی دادی

جوام حصین کی ہمشیرہ تھیں۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبداللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے یحییٰ بن حصین بن عروہ سے انہوں نے اپنی دادی سے روایت کی کہ انہوں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا اگر تم پر ایک غلام حاکم ہو جائے اور کتاب اللہ کے مطابق تمہاری قیادت کرے تو اس کے حکم کو مانو۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۵۹۔ یوسف بن مسعود کی دادی

یہی خاتون ام مسعود بن حکم انصاری' زرقی ہیں۔ یوسف بن مسعود بن حکم انصاری نے اپنی دادی سے حکایت کی کہ یہ کھانے پینے کے دن ہیں۔ ان کا ذکر پیشتر ام مسعود کے ترجمے میں گزر چکا ہے۔ ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ان صحابیات کا ذکر جو اپنے راویوں کی خالائیں تھیں

۷۶۶۰۔ ابوامامہ بن سہل بن حنیف کی خالہ

یحییٰ بن محمود نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے ابن ابی مریم اور ابو صالح سے انہوں نے لیث بن سعد سے انہوں نے خالد بن یزید سے انہوں نے سعید بن ابو ہلال سے انہوں نے مروان بن عثمان سے انہوں نے ابوامامہ بن سہل بن حنیف سے انہوں نے اپنی خالہ سے روایت کی انہیں رسول اکرم نے رجم کی آیت پڑھ کر سنائی الشیخ والشیخة اذ زنیا فار جمو هما البتة بما قضیا من اللذة" ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

نوٹ: حیرت ہے کہ ہمارے محدثین نے اس جملے کو جسے معمولی پڑھا لکھا آدمی بھی دیکھ کر ناک منہ چڑھاتا ہے قرآن حکیم کی غیر متلو آیت قرار دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں شیطان کے شر سے بچائے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اقبال نے ایسی ہی کوئی حدیث پڑھ کر ذیل کا شعر کہا ہوگا۔

یہ امت روایات میں کھو گئی　　حقیقت خرافات میں کھو گئی

(مترجم)

۷۶۶۱۔ جابر بن عبداللہ کی خالہ

یحییٰ نے اجازۃً ابن ابی عاصم سے انہوں نے حسن بن علی سے انہوں نے ابو عاصم سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابوزبیر سے انہوں نے جابر سے روایت کی کہ ان کی خالہ عدت گزار رہی تھیں کہ انہیں ایک کھجور کے کاٹنے کا خیال آیا۔ ایک آدمی نے کہا تو ایسا نہیں کر سکتی۔ انہوں نے حضور اکرمؐ سے دریافت کیا۔ آپ نے فرمایا تو گھر سے نکل سکتی ہے اور اسے کاٹ سکتی ہے کیونکہ ممکن ہے تو صدقہ یا کوئی اچھا کام سرانجام دے سکے۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۶۶۲۔ خالد بن عبداللہ بن حرملہ مدلجی کی خالہ

یحییٰ نے اجازۃً ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے انہوں نے محمد بن بشر سے انہوں نے خالد بن عبداللہ بن حرملہ سے انہوں نے اپنی خالہ سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ نے ایک موقعہ پر خطاب فرمایا اور چونکہ بچھو نے آپ کے ہاتھ کی انگلی پر ڈنگ مارا تھا آپ نے پٹی باندھی ہوئی تھی آپ نے فرمایا اے لوگو! تم کہتے ہو کہ اب کوئی دشمن نہیں رہا حالانکہ تم ساری عمر دشمنوں سے لڑتے رہو گے تا آنکہ تمہارا مقابلہ یاجوج ماجوج سے بھی ہوگا ان کے چہرے چوڑے آنکھیں چھوٹی اور ان کے بال بھورے ہوں گے اور ہر گھاٹی سے پھسلتے چلے آئیں گے اور ان کے چہرے تہ در تہ ڈھال کی طرح ہوں گے۔

اسی حدیث کو کسی اور راوی نے محمد بن بشر سے انہوں نے محمد بن عمرو سے انہوں نے خالد سے روایت کیا ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۶۳۔ زینب دختر نبیط کی خالہ

محمد بن عمارہ بن عامر نے زینب دختر نبیط سے انہوں نے اپنی والدہ یا خالہ سے جو ابوامامہ اسعد بن زرارہ کی لڑکیاں تھیں روایت کی کہ ہمارے والد نے ہمیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سپرد کر دیا۔ ان کا ذکر پہلے گزر چکا ہے۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۶۴۔ سائب بن یزید کی خالہ

یحییٰ نے اجازۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ہشام بن عمار سے انہوں نے حاتم بن اسماعیل سے انہوں نے جعید بن عبدالرحمٰن بن اوس سے انہوں نے سائب بن یزید سے روایت کی کہ مجھے میری خالہ حضور اکرم کی خدمت میں لے کر گئی اور گزارش کی یا رسول اللہ! میرے بھانجے کے سر میں درد ہے آپ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور دعائے خیر فرمائی پھر آپ نے وضو فرمایا اور میں نے وضو کا پانی پیا۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۶۵۔ ام سلمہ اسماء دختر یزید کی خالہ

شہر بن حوشب نے ام سلمہ انصاریہ سے روایت کی کہ وہ ان خواتین میں شامل تھیں جن سے حضور اکرم نے بیعت کرتے وقت بعض باتوں کا عہد لیا تھا اور ان کی خالہ بھی ان کے ساتھ تھیں۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

وہ خواتین جو اپنے شوہروں کی وجہ سے متعارف ہوئیں

۷۶۶۶۔ اوس بن ثابت کی زوجہ

جن کا ذکر دختر اوس کے ترجمے میں گزر چکا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۶۶۷۔ بلال کی زوجہ

ابوالوردالقشیری نے بنو عامر کی ایک خاتون سے انہوں نے بلال کی بیوی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ان کے یہاں تشریف لائے سلام کیا اور بلال کے بارے میں دریافت کیا ہم ام بلال کے ترجمے میں ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۶۸۔ ثابت بن قیس کی زوجہ

ان کی بیٹی کے ترجمے میں ہم ان کا ذکر کر آئے ہیں۔ ابوموسیٰ نے مختصراً ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۶۹۔ جابر بن عبداللہ کی زوجہ

خطیب عبداللہ بن احمد بن عبداللہ بن عبدالقاہر نے باسنادہ ابوداؤد طیالسی سے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے عمرو بن دینار سے روایت کی کہ انہوں نے جابر بن عبداللہ سے سنا کہ انہوں نے حضور اکرمؐ کے عہد میں ایک ثیبہ خاتون سے نکاح کیا۔ حضور نے فرمایا تم نے کنواری لڑکی سے نکاح کیا ہوتا۔ وہ تم سے کھیلتی تم اس سے کھیلتے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۷۰۔ رافع بن خدیج کی زوجہ

جعفر نے ان کا ذکر کیا ہے لیکن ان سے کوئی حدیث روایت نہیں کی ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۷۱۔ سعد بن ربیع کی زوجہ

ان کی بیٹی کے ترجمے میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۷۲۔ سلمہ بن ہشام کی زوجہ

عبیداللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے عبداللہ بن ابوبکر بن حزم سے انہوں نے عامر بن عبداللہ بن زبیر سے روایت کی کہ ام سلمہ نے جو ازواج مطہرات سے تھیں بیان کیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمہ بن ہشام بن مغیرہ کی بیوی سے دریافت فرمایا کہ کیا وجہ ہے کہ کئی دنوں سے سلمہ مجھے نظر نہیں آیا؟ وہ میرے ساتھ اور عام مسلمانوں کے ساتھ جماعت میں شریک نہیں ہوتا انہوں نے کہا یارسول اللہ مشکل یہ پڑ گئی ہے کہ وہ گھر سے باہر نکل ہی نہیں سکتا کیونکہ جب سے یہ لوگ غزوۂ موتہ سے واپس آئے ہیں خانہ نشین ہو گئے ہیں جب بھی وہ گلیوں میں نکلتے ہیں لوگ انہیں بھگوڑا بھگوڑا کہہ کر ان کا منہ چڑاتے ہیں۔

۷۶۷۳۔ عبداللہ بن رواحہ کی بیوی

اسماعیل بن عیاش نے ربیعہ بن صالح مدلجی سے انہوں نے عکرمہ سے روایت کی کہ عبداللہ بن رواحہ اپنی بیوی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ مکان کے ایک کنارے پر ان کی نظر ایک لونڈی پر پڑ گئی۔ یہ اٹھے اور اس لونڈی پر پڑ گئے چنانچہ اسی حالت

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں ان کی بیوی نے انہیں دیکھ لیا وہ چھری لینے کے لئے گئی لیکن جب یہ خاتون واپس آئی تو عبداللہ فارغ ہو چکے تھے بیوی نے پوچھا تم اتنی دیر کہاں تھے میں نے تمہیں دیکھا نہیں ان کے جواب سے خاتون مطمئن نہ ہوئی انہوں نے اپنے شوہر سے کہا رسول اکرمؐ نے ہمیں بحالت جنابت قرآن پڑھنے سے منع کیا ہے اگر تو سچا ہے تو قرآن کی تلاوت کر انہوں نے کہا بہت اچھا اور درج ذیل اشعار پڑھے

اتـانـا رسـول الـلـه يتلو كتابـه كـمـا لاح مشهور من الصبح ساطع

رسول اکرم ہم میں یوں تشریف لائے جس طرح کہ صبح کے وقت چمکتا سورج طلوع ہوتا ہے اور آپ نے ہمیں اللہ کی کتاب پڑھ کر سنائی۔

اتـى بـالـهـدى بـعـد الـعـمـى فقلوبنا بـه مـوقـنـات ان مـاقـال واقـع

آپ ہدایت لے کر تشریف لائے اور ہمارے دل کفر کی جہالت کے بعد اس پر یقین رکھتے ہیں کہ جو کچھ آپ نے فرمایا وہ ضرور واقع ہوگا۔

يبيـت يـجـافـى جنبه عن فـراشـه اذا استـقـلـت بـالمشركين مضاجع

آپ اس طرح رات بسر کرتے ہیں کہ آپ کے پہلو بستر سے دور رہتے ہیں حالانکہ مشرکین کا یہ حال ہوتا ہے کہ ان کے بستر ان کے پہلوؤں سے چمٹے ہوتے ہیں۔

ایک روایت میں ہے کہ عبداللہ بن رواحہ نے ان اشعار کے علاوہ کوئی اور اشعار پڑھے تھے چنانچہ خاتون نے کہا میں خدا کے کلام کو (وہ ان اشعار کو قرآن آیات سمجھیں) سچا اور اپنی آنکھوں کو جھوٹا قرار دیتی ہوں۔

دوسرے دن عبداللہ بن رواحہ حضور اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ کو سارا واقعہ سنایا حضور اکرمؐ اس خاتون کی سادگی اور شوہر کی چالاکی پر اتنا ہنسے کہ ڈاڑھیں تک نمایاں ہوگئیں۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۷۴۔ معاذ کی زوجہ

ام عطیہ کی حدیث میں ان کا ذکر گزر چکا ہے۔ ابوموسیٰ نے اجازۃً ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے محمد بن جعفر بن ہثیم سے انہوں نے جعفر بن محمد صائغ نے معاویہ بن عمرو سے انہوں نے زائدہ سے ابونعیم کے بقول انہیں ابواحمد غطریفی نے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن شیرویہ سے انہوں نے اسحٰق بن راہویہ سے انہوں نے نضر بن شمیل سے (ح) ابونعیم نے ابوعمرو بن حمدان سے انہوں نے حسن بن سفیان سے انہوں نے محمد بن قدامہ سے انہوں نے نضر بن شمیل سے انہوں نے ہشام بن حسان سے انہوں نے حفصہ بنت سیرین سے انہوں نے ام عطیہ سے روایت کی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے وقت ہم سے عہد لیا تھا کہ مرنے والوں پر نوحہ وزاری نہیں کریں گی چنانچہ پانچ خواتین کے جن میں زوجہ معاذ شامل تھیں باقی خواتین اپنا عہد نہ نبھا سکیں۔

ابوعمرو کی روایت میں ہے کہ سوائے ام سلیم ابوسبرہ کی بیٹی معاذ کی زوجہ اور ایک اور عورت کے کوئی بھی اپنا عہد نہ نبھا سکی۔ یہ خاتون راوی اپنا نام نہیں لیتی تھیں اور جب حرہ کا ابتلا پیش آیا تھا اور یہ خواتین ان کے ساتھ تھیں تا کہ یہ بھی آہ وزاری کے لئے اٹھ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کھڑی ہوئیں۔ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۷۵۔ابوموسیٰ اشعری کی زوجہ

یحییٰ نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے انہوں نے ابومعاویہ سے انہوں نے اعمش سے انہوں نے ابراہیم سے انہوں نے سہم بن منجاب سے انہوں نے قرثع سے روایت کی کہ جب ابوموسیٰ بہرے ہو گئے تو ان کی بیوی چیخنے لگی۔ابوموسیٰ نے کہا کیا تمہیں علم نہیں کہ حضور اکرمؐ نے اس بارے میں کیا فرمایا انہوں نے کہا ہاں مجھے علم ہے۔اس کے بعد وہ خاموش ہو گئیں۔پھر انہوں نے ابوموسیٰ کی زوجہ سے پوچھا حضور اکرمؐ نے کیا فرمایا تھا۔انہوں نے کہا رسول اکرمؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس سے بیزار ہے جو کسی کی موت پر سر منڈائے یا کپڑے پھاڑے یا کسی کو برا بھلا کہے۔

ان صحابیات کا ذکر جو اپنے بھتیجوں کی وجہ سے متعارف ہیں۔

۷۶۷۶۔عمۃ الحارث بن ابوقرظہ

بقول جعفر امام بخاری نے ان کا ذکر کیا ہے۔یہ بنوخزاعہ کی ان خواتین میں شامل ہیں جنہوں نے حضور اکرمؐ سے روایت کی۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۷۷۔عمۃ حسناء صریمیہ

اسحاق بن راہویہ نے اسحٰق ازرق سے انہوں نے عوف اعرابی سے انہوں نے حسناء دختر معاویہ صریمیہ سے انہوں نے اپنی پھوپھی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ سے دریافت کیا یارسول اللہؐ جنت میں کون کون لوگ ہوں گے آپ نے فرمایا نبی شہید بچے اور زندہ مدفون بچے جنت میں ہوں گے۔ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔اکثر کتابوں میں ان کا نام خنساء آیا ہے لیکن محققین نے حسناء لکھا ہے۔واللہ اعلم

۷۶۷۸۔عمۃ حصین بن محصن خطمی

ابوموسیٰ نے اذناً ابومنصور محمد بن عبداللہ بن مندویہ شروطی اور حسن بن احمد مقری سے انہوں نے احمد بن عبداللہ سے انہوں نے احمد بن یوسف بن خلاد سے انہوں نے حارث بن ابواسامہ سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے یحییٰ بن سعید سے انہوں نے بشیر بن بشار سے انہوں نے حصین بن محصن سے روایت کی کہ ان کی پھوپھی حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں کسی کام کے لئے حاضر ہوئیں۔آپ نے ان کی حاجت برآری کے بعد ان سے دریافت کیا بی بی! کیا تم خاوند والی ہو؟ انہوں نے جواب دیا ہاں یارسول اللہ ﷺ! میرا خاوند ہے دریافت فرمایا تمہارا اس سے کیسا سلوک ہے گزارش کی کہ یارسول اللہ میں اس کی خدمت میں کوتاہی نہیں کرتی جب تک میں بے بس نہ ہو جاؤں فرمایا خیال رکھنا کہ تم اس سے کیسی گزر بسر کرتی ہو کہ تمہاری جنت اور دوزخ وہی ہے۔ابوموسیٰ اور ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۶۷۹۔ عمۃ سنان بن عبداللہ جہنی

ابوموسیٰ نے اذناً ابو غالب کوشیدی سے انہوں نے ابو بکر بن ریذہ سے انہوں نے طبرانی سے انہوں نے عمرو بن ابوالطاہر بن ابوالسرح سے انہوں نے یوسف بن عدی سے (ح) طبرانی نے عبید بن غنام سے انہوں نے ابو بکر بن ابی شیبہ سے انہوں نے عبدالرحیم بن سلیمان سے انہوں نے محمد بن کریب سے انہوں نے ابن عیاش سے انہوں نے سنان بن عبداللہ سے روایت کی کہ ان کی پھوپھی نے انہیں بتایا کہ میں نے رسول اکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر گزارش کی یارسول اللہ! میری ماں فوت ہو گئی ہے اور اس نے نذر مانی تھی کہ وہ چل کر کعبۃ اللہ کو جائے گی آپ نے دریافت فرمایا کیا تو اس کی طرف سے یہ نذر ادا کر سکتی ہے میں نے کہا ہاں میں کر سکتی ہوں فرمایا پھر ادا کرو۔ میں نے دریافت کیا۔ یارسول اللہ ﷺ! کیا یہ عمل اس کی طرف سے قبول کر لیا جائے گا۔ فرمایا ہاں اگر بالفرض اس پر کسی کا قرض واجب الادا ہوتا اگر وہ قبول ہو جاتا ہے تو یہ اللہ کا قرض ہے جس کی قبولیت میں کیا شبہ ہو سکتا ہے۔ ابو نعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۸۰۔ عمۃ العاص طفاوی

ایک روایت کے مطابق یہ ام الغادیہ ہیں۔ عاص بن عمرو الطفاوی نے اپنی پھوپھی سے روایت کی کہ وہ کچھ آدمیوں کے ساتھ حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کسی مفید نصیحت کی درخواست کی فرمایا کسی کے کان میں بری بات ڈالنے سے پرہیز کرو۔ ابو نعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۸۱۔ عمۃ عبدربہ بن سعید انصاری

یحییٰ بن محمود نے کتابۃً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے یعقوب بن حمید سے انہوں نے عبدالعزیز بن محمد سے انہوں نے محمد بن ابوحمید سے انہوں نے عبدربہ بن سعید بن قیس سے انہوں نے اپنی پھوپھی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا کہ تپ انسان کے گناہوں کو اس طرح جلا دیتا ہے جس طرح آگ لوہے کے زنگ کو۔ ابو نعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۸۲۔ عمۃ معبد بن کعب

اس اسناد کی رو سے جو پہلے گزر چکا ہے یعقوب بن حمید نے ابن عیینہ سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے معبد بن کعب سے انہوں نے اپنی والدہ یا پھوپھی سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے فرمایا خستہ حالی ایمان کا حصہ ہے۔ ابو نعیم اور ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ (کیونکہ ابتدائے اسلام میں اکثر مسلمان خستہ رہے۔ مترجم)

۷۶۸۳۔ عمۃ ہند بنت سعید بن ابوسعید خدری

اور ایک روایت میں دختر ابوسعید مذکور ہے اور ایک روایت میں ان کی کنیت ام عبدالرحمٰن آئی ہے۔ ابوموسیٰ نے کتابۃً حسن بن احمد سے انہوں نے احمد بن عبداللہ اور عبدالرحمٰن بن ابوبکر سے انہوں نے عبداللہ بن محمد بن محمد سے انہوں نے ابو بکر بن ابو عاصم سے انہوں نے یعقوب بن حمید سے انہوں نے عبدالعزیز بن محمد سے انہوں نے محمد بن ابوحمید سے انہوں نے ہند دختر سعید سے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انہوں نے اپنی پھوپھی سے روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ان کے ہاں تشریف لائے آپ نے بکری کے کندھے کا گوشت تناول فرمایا اور پھر کلی کئے بغیر نماز ادا فرمائی۔ ابو نعیم اور ابو موسیٰ نے کا ذکر کیا ہے۔

بعض صحابیات کا ذکر جن کے نام نہیں معلوم ہو سکے

۷۶۸۴۔ ایک خاتون از بنو اسد

یحییٰ بن محمود نے اجازۃً تا احمد بن عمرو انہوں نے محمد بن عوف سے انہوں نے محمد بن اسماعیل سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے ضمضم بن زرعہ سے انہوں نے شریح بن عبید سے انہوں نے حبیب بن عبید سے انہوں نے ابن ابج سلیحی سے روایت کی کہ وہ ایک دن ام المومنین زینب کے پاس بیٹھی تھیں اور وہ اپنے کپڑوں کو سرخی مائل رنگ سے رنگ رہی تھیں کہ اتنے میں رسول اکرم ﷺ تشریف لے آئے۔ جب آپ کی نظر اس رنگ پر پڑی تو واپس چلے گئے ام المومنین سمجھ گئیں کہ حضور اکرمؐ نے رنگ کو ناپسند کیا ہے چنانچہ انہوں نے اپنے کپڑوں کو اس طرح دھویا کہ رنگ اتر گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد آپ پھر تشریف لائے اور جب رنگ کا کوئی نشان نظر نہ آیا تو اندر آ گئے۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۸۵۔ خاتون از بنو عبد الاشہل از انصار

ابو احمد بن سکینہ نے باسنادہ بجستانی سے انہوں نے عبد اللہ بن محمد نفیلی اور احمد بن یونس سے انہوں نے زہیر سے انہوں نے عبد بن عیسیٰ سے انہوں نے موسیٰ بن عبد اللہ بن یزید سے انہوں نے عبد الاشہل کی ایک خاتون سے روایت کی یا رسول اللہ! ہماری مسجد کا راستہ گندہ اور بدبودار ہے جب بارش ہو جائے ہم کیا کریں؟ دریافت فرمایا کیا بارش کے بعد صورت حال بہتر نہیں ہو جاتی۔ خاتون نے جواب دیا یا رسول اللہؐ یہ تو ہوتا ہے فرمایا یہ ادلے کا بدلہ ہے۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۸۶۔ خاتون

ابو الفرج بن ابو الرجاء نے باسنادہ قاضی ابو بکر بن عمرو سے انہوں نے عقبہ بن مکرم سے انہوں نے ابن ابی عدی سے انہوں نے حسین المعلم سے انہوں نے اسحٰق بن عبد اللہ بن ابی فروہ سے انہوں نے عبد اللہ بن محمد بن عبد اللہ انصاری سے انہوں نے انصار کی ایک خاتون سے روایت کی کہ رسول اکرمؐ ان کے ہاں تشریف لائے اور وہ بائیں ہاتھ سے کھانا کھا رہی تھیں کیونکہ میں ہر کام بائیں ہاتھ سے کرتی تھی آپ نے میرے ہاتھ پر ٹھوکر لگائی اور فرمایا کہ دائیں ہاتھ سے کھاؤ۔ اس پر بائیں ہاتھ سے کھانے کی عادت چھوٹ گئی اور پھر کبھی اس ہاتھ سے کھانا نہ کھایا۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۸۷۔ خاتون انصاری

ابو یاسر نے باسنادہ عبد اللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے یزید سے انہوں نے سوید بن عبد اللہ سے انہوں نے جامع بن ابو شداد سے انہوں نے منذر ثوری سے انہوں نے حسن بن محمد بن علی سے انہوں نے انصار کی ایک خاتون سے روایت کی کہ وہ ام المومنین ام سلمہ سے ملنے گئیں تو اتنے میں حضور اکرمؐ تشریف لے آئے اور میں نے خود کو قمیص کی آستین سے ڈھانپ لیا آپ نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ام سلمہ سے ایسے طریقے سے بات کی کہ میں کچھ بھی نہ سمجھ سکی آپ اٹھ کر چلے گئے تو میں نے ام سلمہ سے پوچھا میرا خیال ہے کہ حضور اکرم تشریف لائے تھے اور آپ سے کچھ باتیں بھی کیں انہوں نے کہا ہاں تمہارا خیال درست ہے۔ آپ آئے اور کچھ گفتگو بھی کی اس خاتون نے پوچھا آپ نے کیا فرمایا تھا ام سلمہ نے کہا حضور اکرم نے فرمایا کہ جب دنیا میں برائی پھیل جائے اور اسے نہ روکا جائے تو اللہ تعالیٰ اہل زمین پر عذاب بھیجتا ہے اس پر اس خاتون نے کہا کہ دنیا والوں میں اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ کہا ہاں ہوتے ہیں مگر انہیں بھی وہ عذاب بھگتنا پڑتا ہے اور بعد از وفات اللہ تعالیٰ انہیں اپنے جوار رحمت میں جگہ دیتا ہے۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۸۸۔ خاتون مبایعہ

عبدالوہاب بن علی بن سکینہ نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے مسدد سے انہوں نے حمید بن اسود سے انہوں نے حجاج عامل ربذہ عمر بن عبدالعزیز سے انہوں نے اسید بن ابواسید سے انہوں نے ایک مبایعہ خاتون سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے بوقت بیعت ہم سے عہد لیا تھا کہ ہم نیک اعمال میں آپ کی نافرمانی نہیں کریں گی اپنے چہرے نہیں نوچیں گی بالوں کو پراگندہ نہیں کریں گی گریبان نہیں پھاڑیں گی اور نوحہ نہیں کریں گی۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۶۸۹۔ خاتون مبایعہ

یحییٰ بن محمود ثقفی نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے ابوسعید عبدالرحمٰن بن ابراہیم سے انہوں نے ابن ابی فدیک سے انہوں نے ضحاک بن عثمان سے انہوں نے اپنے چچا سے انہوں نے عمرو بن عبداللہ بن کعب بن مالک سے انہوں نے ایک خاتون مبایعہ سے روایت کی کہ ایک بار حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بنوسلمہ کی بستی میں تشریف لائے ہم نے کھانا پیش کیا آپ نے تناول فرمایا۔ آپ کے ساتھ صحابہ کی جماعت بھی تھی پھر ہم نے وضو کے لئے پانی پیش کیا آپ نے بعد از وضو صحابہ کی طرف توجہ فرمائی اور فرمایا کیا میں تمہیں ایسی باتیں نہ بتاؤں جو گناہوں اور خطاؤں کا کفارہ بنتی ہیں۔ صحابہ نے گزارش کی یارسول اللہ! ضرور ارشاد فرمایئے فرمایا ناگواری کے باوجود وضوء کرنا اور مسجد کی طرف آمد و رفت کی کثرت اور بعد از ادائے نماز اگلی نماز کا انتظار۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۹۰۔ خاتون از بنوخثعم

کثیر راویوں نے باسنادہم ابوعیسیٰ سے انہوں نے احمد بن منیع سے انہوں نے روح بن عبادہ سے انہوں نے ابن جریج سے انہوں نے ابن شہاب سے انہوں نے سلیمان بن یسار سے انہوں نے عبداللہ بن عباس سے انہوں نے فضل بن عباس سے انہوں نے بنوخثعم کی ایک خاتون سے روایت کی یارسول اللہ میرا والد بہت بوڑھا ہے اور حج اس پر فرض ہے کیا کیا جائے فرمایا تم اس کی طرف سے ادا کرو۔

۷۶۹۱۔ خاتون از بنوعبدالدار

یحییٰ نے اذناً باسنادہ ابن ابی عاصم سے انہوں نے محمد بن علی بن میمون سے انہوں نے سلیمان بن عبیداللہ سے انہوں نے

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یونس سے انہوں نے ابن ابی ذئب سے انہوں نے زہری سے انہوں نے عبداللہ بن عتبہ سے انہوں نے صفیہ دختر ابوعبید سے انہوں نے داریہ سے جو بنوعبدالدار کی ایک خاتون حضور اکرمؐ کی تحویل میں تھیں آپ نے فرمایا جو شخص مدینے میں مرنا چاہے اس کے لئے یہ زریں موقع ہے میں اس کا گواہ اور شفیع ہوں گا۔ یہ ابن ابی عاصم کی روایت ہے۔

ابونعیم کی روایت میں ہے کہ ایک یتیم عورت از بنوثقیف جو حضور اکرمؐ کی تحویل میں تھی انہوں نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر سے روایت کی اور ابن ابی عاصم نے عبیداللہ بن عبداللہ بن عتبہ سے واللہ اعلم۔

۷۶۹۲۔ خاتون حبشیہ

ابواحمد بن سکینہ نے باسنادہ ابوداؤد سے انہوں نے سلیمان بن حرب اور مسدد سے انہوں نے حماد بن زید سے انہوں نے ثابت سے انہوں نے ابورافع سے انہوں نے ابوہریرہ سے روایت کی کہ ایک حبشن یا حبشی مسجد میں مقیم تھا چند دن حضور اکرم نے اسے نہ دیکھا تو دریافت فرمایا صحابہ نے جواب دیا وہ مر گیا ہے۔ فرمایا تم نے مجھے کیوں نہیں بتایا مجھے اس کی قبر پر لے چلو آپ نے اس کی قبر پر نماز جنازہ ادا کی۔

۷۶۹۳۔ خاتون جس نے دونوں قبلوں کی طرف نماز ادا کی

ابویاسر نے باسنادہ عبداللہ بن احمد سے انہوں نے والد سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے ابن ضمرہ بن سعید سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے ایک خاتون سے جس نے دونوں قبلوں کی طرف نماز ادا کی تھی روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ ان کے یہاں تشریف لائے اور فرمایا کہ مہندی لگایا کریں کہ کہ خواتین مہندی لگانا چھوڑ دیتی ہیں اور ان کے ہاتھ مردوں کے ہاتھوں کی طرح ہو جاتے ہیں خاتون نے کہا۔ میں نے ابھی مہندی لگانا نہیں چھوڑی۔ حالانکہ یہ مہندی والی خاتون اسی برس کی ہو چکی تھیں۔ ابونعیم نے ان کا ذکر کیا ہے۔

ابن اثیر لکھتے ہیں کہ مہندی کا ذکر ضمرہ بن سعید کی دادی کے ترجمے میں گزر چکا ہے اور اسی حدیث کو ابوموسیٰ نے باسنادہ ابن نمیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے انہوں نے ابن ضمرہ سے انہوں نے اپنی زوجہ سے انہوں نے ضمرہ کی دادی سے روایت کیا انہوں نے دونوں قبلوں کی طرف منہ کر کے نماز ادا کی تھی اور امام احمد نے اپنی مسند میں یزید سے انہوں نے ابن اسحٰق سے ابوموسیٰ کی روایت کی طرح ضمرہ کی دادی سے روایت کی ہے جنہیں دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھنا نصیب ہوا۔ نیز امام احمد نے یزید سے باسنادہ ابن اسحٰق سے انہوں نے ابن ضمرہ سے انہوں نے اپنی دادی سے انہوں نے ایک خاتون سے جس نے قبلتین کی طرف نماز ادا کی تھی روایت کی۔ واللہ اعلم

۷۶۹۴۔ خاتون

یحییٰ بن محمود اور ابویاسر نے باسنادہما مسلم سے انہوں نے محمد بن مثنیٰ سے انہوں نے عثمان بن عمر سے انہوں نے شعبہ سے انہوں نے ثابت بنانی سے انہوں نے انس بن مالک سے روایت کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک عورت پر گزرے جو اپنے بیٹے کی موت پر رو رہی تھی آپ نے فرمایا اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ اس عورت نے جواب دیا آپ کو میری مصیبت سے کیا غرض؟ جب آپ

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

چلے گئے تو لوگوں نے بتایا کہ وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ خاتون کی یہ حالت ہوگئی گویا اس پر موت طاری ہوگئی ہے۔ وہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آئی۔ کوئی دربان نہ تھا گزارش کی یا رسول اللہؐ میں آپ کو پہچان نہ سکی آپ نے فرمایا ابتداءِ صدمے پر صبر کرنا چاہیے۔

۷۶۹۵۔ خاتون از بنو غفار

عبید اللہ بن احمد نے باسنادہ یونس سے انہوں نے محمد بن اسحٰق سے انہوں نے سلیمان بن سحیم سے انہوں نے آمنہ دختر ابو الصلت سے انہوں نے بنو غفار کی ایک خاتون سے روایت کی کہ ہم چند عورتیں حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور گزارش کی کہ ہمیں خیبر کی مہم میں اسلامی لشکر کے ساتھ کوچ کی اجازت عطا فرمائی جائے۔ ہم زخمیوں کی مرہم پٹی کریں گی اور مختلف کاموں میں مسلمانوں کی اعانت کریں گی فرمایا اللہ تمہیں برکت دے۔ اور پوری حدیث ذکر کی۔

۷۶۹۶۔ ہفتے کے دن کے روزے کے بارے میں پوچھنے والی خاتون

یہ ایک خاتون تھیں جنہوں نے حضور اکرمؐ سے سبت (ہفتے) کے روزے کے بارے میں دریافت کیا تھا۔ ابو یاسر نے باسنادہ عبد اللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے حسن بن موسیٰ سے انہوں نے ابن لہیعہ سے انہوں نے موسیٰ بن وردان سے انہوں نے عبید بن حنین سے جو خارجہ کے مولی تھے روایت کی کہ ایک عورت نے حضور اکرمؐ سے سبت کے روزے کے بارے میں دریافت کیا فرمایا نہ تجھے اس سے کوئی فائدہ اور نہ نقصان ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

۷۶۹۷۔ عطاء بن یسار نے جن سے روایت کی وہ خاتون

ان سے عطاء بن یسار نے روایت کی۔ انہوں نے ابو یاسر سے باسنادہ عبد اللہ سے انہوں نے والد سے انہوں نے عبد الرزاق سے انہوں نے معمر سے انہوں نے زید بن اسلم سے انہوں نے عطاء بن یسار سے انہوں نے ایک خاتون سے روایت کی کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو آپ مسکرا رہے تھے اور آپ نے بحری جنگ کا ذکر کیا اس کا ذکر ام حرام دختر ملحان کے ترجمے میں گزر چکا ہے۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔ ابو القاسم بن عساکر الدمشقی کا قول ہے کہ یہ خاتون ام حرام نہیں کیونکہ انہوں نے منذر بن زبیر کے ساتھ جہاد کیا اور ام حرام نے عثمان بن عفان کے عہد میں جہاد کیا تھا اور اس وقت یہ فوت ہو چکی تھی اور منذر نے یزید بن معاویہ کے ساتھ قسطنطنیہ میں جہاد کیا۔ واللہ اعلم

۷۶۹۸۔ خاتون مکی

ابو یاسر نے باسنادہ عبد اللہ سے انہوں نے اپنے والد سے انہوں نے عبد الصمد سے انہوں نے دیلم ابو غالب قطان سے انہوں نے حکم بن جحل سے انہوں نے ام الکرام سے روایت کی کہ انہوں نے حج کیا اور مکے میں ایک خاتون سے ملاقات کی وہ خاتون بڑی دولت مند تھی مگر اس نے صرف چاندی کے زیور پہن رکھے تھے اس خاتون نے بیان کیا کہ وہ اپنے دادے کے ساتھ حضور اکرمؐ کی خدمت میں موجود تھیں اور انہوں نے سونے کے جھمکے پہن رکھے تھے حضور نے فرمایا یہ آگ کے دو آویزے ہیں اور ہمارے اہل بیت صرف چاندی استعمال کرتے ہیں۔ ابو نعیم نے ذکر کیا ہے۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۷۶۹۹۔ خادمہ حبشیہ

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت گزار تھیں ثمامہ بن حزن القشیری کہتے ہیں کہ انہوں نے حضرت عائشہ صدیقہ سے نبیذ کے بارے میں پوچھا انہوں نے کہا وہ حبشیہ لونڈی حضور اکرم کی خدمت کرتی رہی ہے اس سے دریافت کرو۔ اس لونڈی نے جواب دیا میں آپ کے لئے نبیذ تیار کرتی تھی کہ عشاء کو کسی مشکیزے میں کھجوریں ڈال کر لٹکا دیتی اور وہ صبح کو تناول فرماتے۔ ابو موسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۷۰۰۔ خادمہ عبداللہ بن عمر بن خطاب

ابوجعفر نے باسنادہ یونس بن بکیر سے انہوں نے ابن اسحٰق سے روایت کی کہ حضور اکرمؐ نے عمر بن خطاب کو بنوہوازن کی ایک لونڈی عطا کی جو انہوں نے عبداللہ بن عمر کو دے دی۔ ابن اسحٰق کا قول ہے کہ انہوں نے نافع سے انہوں نے ابن عمر سے روایت کی کہ میں نے اس لونڈی کو اپنے ننھیال بنوجمح میں بھیج دیا کہ وہ اسے نہلا دھلا دیں اور میں اتنی دیر میں طواف کعبہ سے فارغ ہو آؤں جب میں فارغ ہو کر مسجد سے باہر نکلا تو دیکھا کہ بنوہوازن کوچ کی تیاری کر رہے ہیں۔ میں نے جب صورت حال دریافت کی تو انہوں نے کہا کہ رسول اکرم نے ہماری عورتوں اور بیٹوں کو آزاد کر دیا ہے۔ میں نے کہا تمہاری لڑکی بنوجمح میں ہے۔ وہ گئے اور اسے ساتھ لے لیا۔

www.KitaboSunnat.com

۷۷۰۱۔ خادمہ از بنومؤمل

قدیم الاسلام تھیں اور ان لوگوں میں شامل ہیں جنہیں مکے میں کفار نے تکلیفیں دی تھیں انہیں حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے خرید کر آزاد کر دیا تھا۔ ان کے علاوہ بلال' عامر بن فہیرہ وغیرہ کو بھی خرید کر آزاد کر دیا تھا کیونکہ ان سب لوگوں کو تکالیف دی جاتی تھیں لوگوں نے کہا اگر تو ایسے جوانوں کو خریدتا جو تیری پشت پناہ بنتے! کہا میرا یہی مقصد ہے۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔

۷۷۰۲۔ دایہ محمد بن طلحہ

ابوموسیٰ نے کتابۃً ابوالعباس سے انہوں نے ابوبکر ضبی سے انہوں نے سلیمان بن احمد سے انہوں نے عبید بن غنام سے انہوں نے ابوبکر بن ابوشیبہ سے (ح) ابوموسیٰ نے ابوعلی سے انہوں نے ابونعیم سے انہوں نے ابوعمر بن حمدان سے انہوں نے محفوظ بن ابوتومہ سے انہوں نے یزید بن ہارون سے انہون نے ابراہیم بن عثمان سے انہوں نے محمد بن عبدالرحمٰن مولیٰ آل طلحہ سے انہوں نے عیسیٰ بن طلحہ سے انہوں نے محمد بن طلحہ کی دایہ سے روایت کی کہ جب محمد بن طلحہ پیدا ہوئے تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر تشریف لائے ہم بچے کو آپ کے سامنے لائے دریافت فرمایا تم نے اس کا کیا نام رکھا ہے؟ ہم نے کہا محمد فرمایا یہ میرا اہم نام ہے اور اس کی کنیت ابوالقاسم ہوگی۔ ابونعیم اور ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۷۰۳۔ ام ولد شیبہ بن عثمان

ہشام دستوائی نے بدیل بن میسرہ سے انہوں نے صفیہ دختر شیبہ سے انہوں نے ام ولد شیبہ سے روایت کی کہ انہوں نے حضور

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرتے دیکھا آپ مقام ابطح سے دوڑتے گزرتے۔ ابوموسیٰ نے ذکر کیا ہے۔

۷۰۷۴۔ غامدیہ

جسے زنا کی وجہ سے رجم کیا گیا۔ یہ وہ خاتون ہے جو حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں آئیں اور درخواست کی کہ انہیں پاک کیا جائے فرمایا واپس چلی جاؤ۔ دوسرے دن وہ پھر آئیں اور ارتکاب زنا کا اعتراف کیا اور کہا کہ وہ حاملہ ہیں فرمایا جاؤ اور وضع حمل کے بعد آنا بعد از وضع حمل بچے کو اٹھا لائیں اور کہا کہ میں نے یہ بچہ جنا ہے فرمایا جاؤ اور اس کی پرورش کرو اور جب اس کا دودھ چھڑاؤ تو آنا پھر بچے کو ساتھ لئے آئیں اور بچے کے ہاتھ میں روٹی کا ایک ٹکڑا تھا آپ نے بچے کو ایک آدمی کے حوالے کیا اور حکم کیا کہ غامدیہ کو رجم کر دو چنانچہ سنگ باری شروع ہوئی۔ جب خالد نے پتھر مارا تو ان کے چہرے پر خون کے چند قطرے پڑ گئے۔ انہوں نے مرحومہ کو برا بھلا کہا رسول اکرم ﷺ نے سنا تو فرمایا تم اسے گالیاں دے رہے ہو بخدا اس نے گناہوں سے ایسی سچی توبہ کی ہے کہ اگر چنگی وصول کرنے والا بھی ایسی توبہ کرے معاف کر دیا جائے اس کے بعد آپ نے مرحومہ کی نماز جنازہ پڑھی اور پھر اسے دفن کر دیا گیا۔ ابوموسیٰ نے ان کا ذکر کیا ہے۔ واللہ اعلم۔

تمت بالخیر

www.KitaboSunnat.com

مکتبۃ الرحمانیۃ
۹۹۔ جے ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 15710

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

www.KitaboSunnat.com

سیرۃ النبی ۳ جلد

اردو زبان میں آنحضرت ﷺ کی سب سے بڑی اور مستند سوانح حیات۔ جس پر ہندوستان کو فخر ہے۔ فن سیرت پر آج تک کوئی ایسی کتاب نہیں لکھی گئی جس میں صرف صحیح روایتوں کا التزام کیا گیا ہو۔ یہ امتیاز صرف علامہ شبلی نعمانی رحمۃ اللہ علیہ اور سید سلیمان ندوی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف "سیرت النبی ﷺ" کو حاصل ہے۔

المیزان نے نہایت عقیدت و محبت کے ساتھ کتاب کو شایان شان کمپیوٹر کمپوزنگ، اعلیٰ کاغذ، مضبوط جلد اور خوبصورت سرورق کے ساتھ شائع کیا۔

ہندوستان کے معروف سیرت نگار مولانا مناظر احسن گیلانی کے قلم سے "سیرت نبویہ" کے تمام قابل غور پہلوؤں پر حاوی

النبی الخاتم ﷺ

سیرت کی لائبریری میں اس قسم کی کوئی کتاب موجود نہیں ہے کمپیوٹر کمپوزنگ،

غلطیوں کی تصحیح اور معیاری کاغذ پر المیزان نے شائع کی۔

اسوۂ رسول اکرم ﷺ

حدیث کی مستند کتابوں سے آنحضرتؐ کے شمائل و خصائل کو جمع کر کے انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں اور ہر شعبہ زندگی کے متعلق ہدایات۔ جس سے اتباع سنت اور اطاعت رسول کا صحیح مفہوم متعین ہوتا ہے۔

غلطیوں کی تصحیح اور معیاری کاغذ پر المیزان نے شائع کی۔

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ہماری دیگر مطبوعات

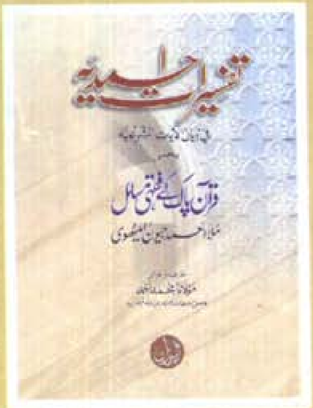

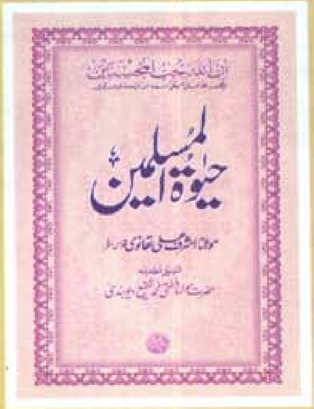

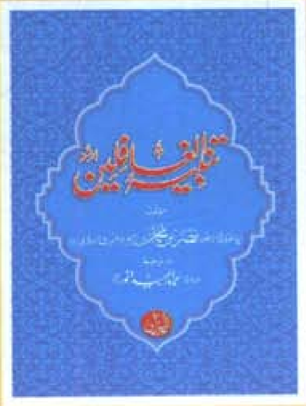

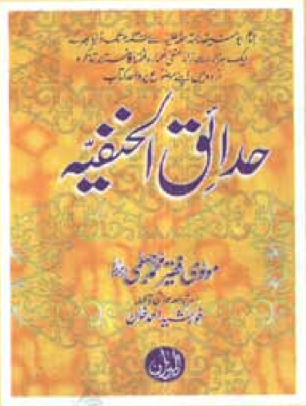

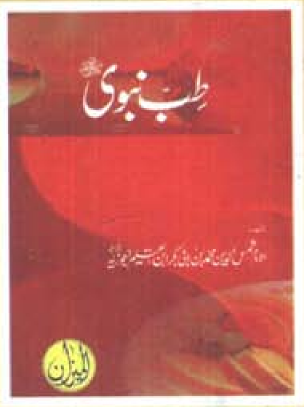

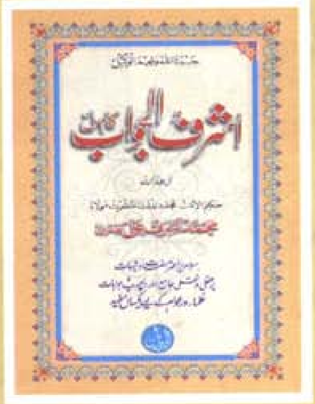

المیزان ناشران و تاجران کتب
الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان
Ph.:042-7122981, 7212762
E-mail: al.mezaan@gmail.com

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ